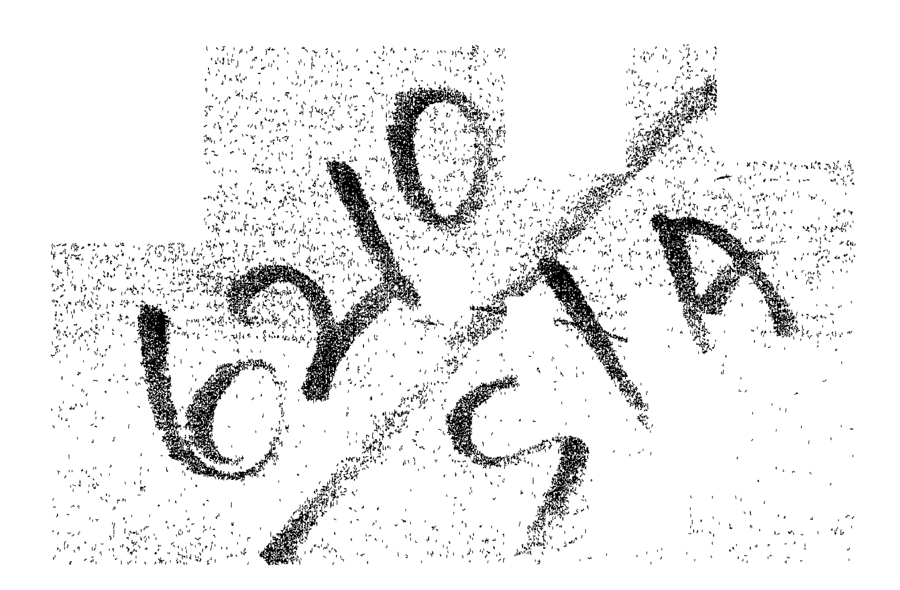






١٣٢٠ھ
درة الناصحين
مع ترجمہ اردو
تحفة الواعظين
١٩٠٢ع
از اہتمام احقر الانام خادم العلماء محمد عبد الاحد حفظہ اللہ عن شر حاسد وحسد سنہ ١٣٢٠
در مطبع مجتبائی واقع دہلی مطبوع شد

شائقین کتب مندرجہ ذیل اور دیگر جملہ علوم و فنون کی کتابین مطبع مجتبائی دہلی سے طلب فرمائین

خیر المواعظ [illegible] اردو ترجمہ [illegible]
یہ کتاب بالحیثیت تمام مسلمانون [illegible]
واعظون کے واسطے نہایت [illegible]
ہے اور [illegible] صحیحہ کی [illegible]
سے بے پروا کر دینے والی کتاب ہے
اور ایسی بسوط اور جامع کتاب ہے جس
مین تمام علوم مندرج ہین اسکا ایک
ایک بیان ایسا بسیط اور سلیس ہے جسکو
واعظ بہت عرصہ تک بلا تکلف بیان
کرسکتا ہے اس کتاب کی ہر فصل [illegible]
دنیا بھر کے بیشمار علوم درج ہین جس
باب یا فصل کو جس عنوان سے شروع
کیا ہے اُسکے مناسب اول نصوص
قرآنیہ سے استدلال کرکے احادیث
صحیحہ مع حوالہ کتب بیان کی ہین پھر
صحابہ کرام کے صحیح صحیح آثار اور اُسکے
ضمن مین اکابر کے حالات اور [illegible]
سوانح عمریان درج ہین اسکے بعد
گذشتہ ناموران اسلام کے ولولہ انگیز
واقعات سلف صالحین کی تعجب خیز
حالات اگلے زمانہ کے لوگون کی
عبرت افزا حکایات عجیب پیرایہ مین
بیان کی ہین اور ہر ایک جملہ سے
متعلق بیشمار فوائد اور لطائف کی انتہا
نکات وحقائق فقہی مسائل طبی
معلومات جسمانی امراض کی تحقیق اُسکے
متعلق مجرب آزمودہ نسخجات صحیح اور
ماثور عملیات۔ دنیا کی ہر ایک چیز کی
ماہیت اور خاصیت خاصکر بوٹیوں کے
منافع و فوائد مشرح بیان کیے ہین

[illegible] جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم کے ابتداء پیدائش سے [illegible] وفات
تک کے صحیح صحیح واقعات [illegible]
کے مناقب و فضائل [illegible]
سے لکھے ہین [illegible] کتاب [illegible]
جامع اور [illegible] مفید [illegible]
کتاب دیکھنے مین نہین آئی اسکا مطالعہ
کرنے والا تمام علوم سے واقف ہوسکتا
ہے اور وہ مضامین بیان کرسکتا ہے جو
ایک بڑا عالم بمشکل بیان کرسکے یہ
کتاب عربی زبان مین تھی مطبع نے تمام
مسلمانون اور خصوصًا واعظون کے فائدہ
کے لیے سلیس اردو زبان مین اسکا ترجمہ
کرایا ہے اور دو جلدون مین اسکو
چھاپا ہے۔ کاغذ دیسی
کاغذ ولایتی

ہے
للعہ

اوراد رحمانی و اذکار سبحانی مؤلفہ
مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی۔
دربیان فضائل تسبیح۔ تحمید۔ تکبیر مولانا
نے اسمین بڑے بڑے نکتے احادیث
صحیحہ سے بیان کیے ہین اور ہر حدیث کا
ماخذ لکھ دیا ہے اور جو کلمات تسبیح و تحمید
لکھے ہین انکا ہفت روزہ حزب بنایا
ہے اور اسکے متعلق لطائف و نکات
مین بحوالہ اسناد درج فرمائے ہین مجتبائی

۴؍

ستر الجمیل ترجمہ سر الجلیل مع
ضمیمہ از مولوی عبد الصمد صاحب رضوی
مرحوم مجتبائی۔ یہ اصل رسالہ متبرک زبان
عربی امام ہمام شیخ ابو الحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کی
طرف منسوب ہے اور اسمین آیہ کریمہ حسبنا اللہ

[illegible] کے خواص [illegible]
علاوہ بیان کیے گئے ہین [illegible] ایک ضمیمہ
اعمال مفیدہ [illegible] معمولات صمدیہ
اضافہ کیا گیا
قیمت

۵ر

مجموعہ وظائف ہر سہ حصہ مجتبائی۔
اہم صورت ہم [illegible] دلائل الخیرات کامل
شریف اشرفی فی علطی انعام والی مجتبائی۔
حصہ اول اسمین آمنت باللہ پانچون
کلمے سید الاستغفار۔ اسمائے حسنی اسمائے
رسول مقبول۔ درود تاج مع اسناد درود
معظم مع اسناد صلوۃ تنجینا مع اسناد۔ درود
اکبر مع اسناد۔ یہ دس جواہر اسمین مندرج
ہین۔ حاشیہ پر بامحاورہ ترجمہ خط نہایت
پاکیزہ۔ کاغذ چکنا

۳؍

حصہ دوم۔ اسمین ہشت سورۃ مع خواص
و فضائل یعنی سورہ یسین مع فضائل سورۃ
انا فتحنا مع فضائل۔ سورۃ تبارک مع فضائل
سورۃ واقعہ مع فضائل۔ سورۃ مزمل مع
فضائل۔ سورۃ رحمن مع فضائل۔ سورۃ
کہف مع فضائل۔ ہر کام کی ماثورہ و مجرب
دعائین اور اوراد و وظائف۔ درود مستغاث
مع دعائے حاضری و دعائے مغنی مع فضائل
و خواص ہے

۳؍

حصہ سوم۔ اس مین قصیدہ بردہ مع
اسناد و قصیدہ غوثیہ مع اسناد حزب البحر
مع اسناد و فضائل و خواص و اظہار اشارات
و مقامات اجابت دعا۔ اوراد فتحیہ مع اسناد
و دعائے [illegible] دعائے سیفی مع اسناد
و طریق دعوت [illegible] اجابت و خواص و
فضائل دعا [illegible] حیدری مع ترکیب زکوٰۃ

۳؍


اللہ یجتبی الیہ من یشاء ویہدی الیہ من ینیب
الحمد للہ والمنہ کہ کتاب ہدایت مآب مفید واعظان اولی الالباب نافع المومنات والمومنین مسمی
درۃ الناصحین
مع ترجمہ اردو
تحفۃ الواعظین
ازاہتمام احقر انام خادم العلماء محمد عبدالاحد حفظہ اللہ عن شر حاسد اذا حسد سنہ ۱۳۱۹
در مطبع مجتبائی واقع دہلی مطبوع شد



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حَامِدًا وَمُصَلِّيًا بالکل صحیح ہو کہ ہندوستان کی قسمت مین روز ازل سے لکھا جاچکا تھا کہ وہ ایک زمانہ تک دینی و دنیاوی علوم کا مطلق حصہ نہ لے اور اندلسی و بغدادی علوم کی راحت افزا ہواؤن کے جان بخش اور خوش آیندہ جھونکے یا تو کوہ ہمالیہ کی برفانی چوٹیون سے ٹکرا کے رہجائین یا بحر ہند کی خونی موجون مین غرق ہوجائین یا ہندوکش کے خطرناک درون مین اٹک رہین اور اسکی خاص وجہ وہ عظیم الشان قابل اتحاد تھا جو ہندو مسلمانون مین چولی دامن کی طرح قائم ہوتا جاتا تھا جب سے مسلمانون نے ہندوستان مین قدم رکھا اُنکی ہوسناک طبائع فتوحات کی طرف برابر مائل رہین اور اُنہون نے اپنی قسمت کا فیصلہ ہمیشہ تلوار ہی پر رکھا یہی وجہ ہے کہ اُن مین نہ کسی اسلامی مدرسہ کی بنیاد پڑی نہ اندلس و بغداد کی طرح دار العلوم مقرر ہوئے اس مین ذرا شک نہین کہ اُس عہد مین ہندوستان دنیاوی جاہ و جلال اور سلطانی جبروت و شوکت کا گھر تھا مگر اسلامی علوم سے محض خالی تھا لیکن الحمد للہ کہ تھوڑا زمانہ گزرنے کے بعد اُسکی خوش قسمتی کا چاند افق پر چمکنے لگا اور یہ فانی اور ہندوستان کو برباد کرنے والا نقشہ خوش آیندہ فوٹو سے بدل گیا وہ اپنی غلطی پر بہت جلد متنبہ ہوگئے اور کھوئی ہوئی عزت حاصل کرنے کے لیئے … ترقی کرنے لگے۔

یہ امر مجبورًا تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اسلام نے دنیا کے جن طبقون پر حکومت کی وہان کی زبان اگر بالکل مٹ نہین گئی تو اتنا ضرور ہوا کہ علمی حیثیت کا عہدہ اُس سے چھین کر عربی زبان کو دیدیا گیا فارس اسپین اندلس کی ملکی زبانین گو بالکل مختلف تھین مگر علمی زبان ہر جگہ پہلے بھی عربی ہی رہی اور اب بھی ہے۔ ہندوستان بھی اس عام اثر سے مستثنےٰ نہین لیکن اس خصوصیت مین آج ہندی مسلمانون کا تمام اسلامی ملکون مین امتیازی پھریرا اُڑ رہا ہے کہ اُنہون نے عربی زبان کی اطاعت کے ساتھ ساتھ اپنی ملکی زبان کو بھی علمی خزانون کے انمول جواہر سے محروم نہین ہونے دیا جس عہد مین علوم قدیمہ سلطنت کر رہے تھے گو اُسوقت ہندی زبان مین اُن علوم کا پورا سلسلہ موجود نہ تھا لیکن نہایت مسرت سے دیکھا جاتا ہے کہ آج وہ تمام سلسلہ ہندی مسلمانون کی ملکی زبان مین موجود ہے۔ حدیث فقہ تفسیر تاریخ ادب معانی بلاغت تصوف اخلاق غرضکہ تمام دینی و دنیاوی علوم کی کتابین جو نہایت ضخیم ہین ہندوستانیون سب کا ترجمہ موجود ہے۔ علوم قدیمہ

کے علاوہ جدید علوم و فنون کی سینکڑون کتابین ترجمہ ہو چکی ہین اور برابر ہو رہی ہین مستقل تصنیفات کے علاوہ اگر صرف ترجمہ شدہ کتابون کا ذکر کیا جاوے تو ایک بڑی فہرست طیار کرنی ہوگی۔

کتب نصائح کے سلسلہ مین **درۃ الناصحین** ایک مشہور کتاب ہے جس کے نادر مضامین حقیقت مین ہدایت ارشاد کے درۃ التاج ہین اور الفاظ و معانی سراسر معرفت بنیاد۔ باکمال مصنف نے انتخاب مطالب کیلئے مختلف کتابون کے سینکڑون ورق اُلٹ ڈالے اور سخت غواصی کے بعد صدف تحقیق سے وہ گرانبہا موتی نکالے ہین جن کی نظیر سے جوہریان فن کے خزانے خالی ہین اسمین ابتدا سے انتہا تک قرآن مجید کی جستہ جستہ آیتین نحوی ترکیبین حل لغات احادیث سید کائنات اور دیگر فاضلانہ نکات اور محققانہ ابحاث مندرج ہین جس آیت سے عنوان کو شروع کیا ہے اُسکے متعلق علاوہ مراتب مذکورہ کے نہایت عبرت انگیز حکایتین اور نتائج خیز نصیحتین اور دلون مین فوری جوش پیدا کر دینے والی مستند روایتین لکھکر ثابت کر دیا ہے کہ یہ کتاب عموماً اخلاق پر نیک اثر ڈالنے کا بہت کچھ سامان رکھتی ہے اور واعظون کے لئے اس سے بہتر وعظ و درس کا ذریعہ ملنا نہایت مشکل ہے وعظ کے وقت بسم اللہ کہکر قرآن کی ایک آیت پڑھ دیجئے پھر تفسیر بیضاوی خازن ابو السعود روح البیان کبیر وغیرہ کے دقیق و [illegible] نکات بیان کرتے چلے جایئے بعد ازان احادیث رسول امین آثار صحابہ و تابعین [illegible] سلف صالحین سے سامعین کو محظوظ کیجئے۔ قدرے استعداد ہو تو صرف ایک آیت کا وعظ [illegible] گھنٹے ذکر الٰہی [illegible] ہے علاوہ ازین مصنف نے ہر عنوان کے بعد درود شریف کے فضائل اور اُس کے متعلق صحیح حدیثین اس کثرت سے لکھی ہین جنکا یکجا [illegible] دوسری کتاب مین مل نہین سکتا غرضکہ **درۃ الناصحین** اپنی خاص نوعیت کے لحاظ سے تفاسیر و احادیث اور دیگر مفید علوم کا ایک مختصر مجموعہ اور واعظین کے لئے بیش بہا ارمغان ہے چونکہ مندرجہ عربی زبان کے لباس سے آراستہ تھی اسلئے اکثر احباب و طلبہ کی خواہش نے مطبع مجتبائی کو اسے ملکی زبان مین لانے پر مجبور کر دیا چنانچہ نہایت کوشش کے بعد نہایت سلیس بامحاورہ اور صاف اردو مین اس کا ترجمہ ہوا اور **تحفۃ الواعظین ترجمہ درۃ الناصحین** نام رکھا گیا۔ نصف صفحہ مین اصل عربی کتاب رکھی اور دوسرے نصف مین ترجمہ کو جگہ دی۔ ترجمہ مین لفظی پابندی قصداً ترک کر دی گئی ہے کیونکہ بامحاورہ ترجمہ مین لفظی پابندی ہمیشہ مخل مطالب ہوا کرتی ہے اس بنا پر یہ خیال نہایت مرکوز خیال ہے کہ اصل [illegible] بعض الفاظ و فقرات کا ترجمہ کیون قلم انداز کیا گیا ہے ہان اسبات کا بہت لحاظ کیا گیا ہے کہ ترجمہ مطلب خیز مختصر اور [illegible] ہو اور اصل کتاب کی کوئی بحث چھوٹی نہ جائے ہر صفحہ کے متعلق جو دقائق و نکات اصل کتاب مین موجود ہین وہ آپ ترجمہ مین بھی پائینگے جو نحوی ترکیب وہان ہے یہان بھی موجود ہے مطالب کی جن باریکیون کی طرف مصنف نے اشارہ کیا ہے وہ ترجمہ مین بھی صراحت کے ساتھ دکھائی گئی ہین غرضکہ اصل کتاب کے تمام مراتب ترجمہ مین موجود ہین اور ترجمہ اصل کا پورا [illegible] ہے

محمد عبد الاحد عفی عنہ مدیر مطبع مجتبائی دہلی

ماہ ربیع الثانی ۱۳۱۹ھ

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی جعلنا من الناصحین ، وافھمنا من علوم العلماء الراسخین ، والصلوٰۃ والسلام علی من نسخ دینہ ادیان الکفرۃ والطالحین ، وعلی آلہ واصحابہ الذین کانوا بتمسك شریعتہ صالحین **وبعد** فیقول البائس الفقیر الی رحمۃ ربہ القدیر عثمان بن حسن بن احمد الخوبوی ، اکرمھم اللہ بلطفہ وکرمہ العلی ، قد کنت ماکثا فی البلدۃ العظیمۃ المسماۃ بالقسطنطنیۃ صانھا اللہ تعالٰی وسائر البلاد من الآفات والبلیۃ ، فلما رایت بین الاخوان الطلبۃ والمشائخ الموالی ، الذین ھم بین الانام کالمصابیح فی ظلم اللیالی ، موعظۃ مرغوبۃ فیما بینھم وبین العلماء والفضلاء الذین ھم کانوا باعنصام معدن العلم ورثۃ الانبیاء ، لکنھا غیر مرتبۃ علی نسق القرآن العظیم والفرقان المجید ، اردت ان اکتبھا واصلح خطائھا بعنایۃ الملك المجید ، وقد صادفنا بعض الطلبۃ من اخواننا ، یقولون بالسنتھم مالیس فی کتابنا ، ویخطئون بل یکفرون فی نصائحھم الی المنغمسین فی النعاس ، ویرون الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس

سب تعریف اُس خدا کے لئے جس نے ہمکو ناصحین کے گروہ میں پیدا کیا۔ اور علمائے مستند کے علوم کا مطلب سمجھایا، اور درود وسلام اُس پیغمبر کے لئے جس کے دین نے تمام کفار بداطوار کے دینوں کو منسوخ کر دیا۔ اور رحمت کاملہ کا سوال اُسکی آل واصحاب کے لئے جو اپنے پیغمبر کی شریعت پر چلنے کے سبب صالحین میں شمار کئے گئے **اما بعد** ربّ قدیر کی رحمت کا محتاج۔ **عثمان بن حسن بن احمد خوبوی** عرض رسا ہے۔ کہ میں نے زمانۂ اقامت بلدۂ **قسطنطنیہ** (صانھا اللہ تعالٰی من الآفات والبلیۃ) میں اکثر اُن طلبہ اور مشائخ کی (جو آسمانِ علوم کے آفتاب اور جہل کی اندھیریوں میں چراغ کی طرح چمک رہے تھے) دِلی رغبت اپنی کتاب **موعظت** کی طرف دیکھی اور مجھے معلوم ہوا کہ اکثر فضلا، جو معدنِ علوم اور اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ کے مصداق ہیں اُس کے زیادہ شایق ہیں اس لئے ارادہ کیا کہ بتائید الٰہی اُسے اچھے اسلوب سے لکھوں اور نظرثانی میں کاتبوں کی غلطیاں درست کر دوں۔ اور ترتیب آیات کا لحاظ رکھکر نظم قرآن مجید کی طرح مرتب کروں کیونکہ بعض طلبہ ایسی باتیں جن کا نشان بھی ہماری کتاب میں نہیں ملتا ہماری طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ اور بیان لکھنے میں اُن سے اکثر غلطیاں واقع ہوتی ہیں۔ بلکہ بعض وقت غافلوں کو نصیحت کرتے ہوئے ہمیں اُنکے کفر کا اندیشہ ہو جاتا ہے۔ اور اُن کو وہ شیطان نظر آجاتا ہے جو لوگونکے دلوں میں وسوسے ڈالا کرتا ہے

نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا، صرف اللہ عن الفاء الفتن فی قلوبنا، ثم طرأنی من الادیام والحادثۃ مرض شدید، بامر اللہ وتقدیر الملک الحمید، وکنت ذا فراش عدۃ من الایام وصحیث ما قدرت علی نبذۃ من الکلام، ونذرت فی اثنائہ ان عصمنی العاصم من الآفات والبلایا، لنجلی معشوقا بین العشاق والبرایا، وافیض علی وجہ القرطاس ضیاء الشموس والانوار، واجری بین الانام ماء المد والبحار، ولما رزقت الخلاص من المرض المسطور وما بقی عندی شیئ من الفتور، وعثرت علی ہذہ الاقوال وما وقع ایدیہم فی الخطاء والضلال، واخذت فی الکتابۃ بعنایۃ الملک المنان، صار کل مسائلہا کانہن الیاقوت والمرجان لم یطمثہن انس قبلہم ولا جان، ورتبت کل آیۃ بتنظیم القرآن الکریم وانتقیت ما دل علی اوصاف الجنان والجحیم، والحقت بعض الاحادیث الشریفۃ والقصص اللطیفۃ فیمن یعمل عمل قوم لوط من الخبیث والخبیثۃ

ہم اپنے نفس کی برائیوں اور برے کاموں سے خدا کی پناہ مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں میں فتنہ ڈالنے سے اسے دور رکھے۔ پھر مجھے ایک سخت مرض نے آدبایا اور میں عرصہ دراز تک صاحب فراش بنا رہا۔ یہانتک کہ بولنے تک کی طاقت نہ رہی۔ چنانچہ میں نے اپنی بیماری میں نذر مانی کہ اگر خدا نے مجھے اس مرض اور آفات وبلیات سے بچالے تو ایک نرالے انداز کے شاہد زیبا کو عموماً مخلوق اور خصوصاً عشاق کے روبرو جلوہ آرائے مشاہدہ ومناظر کروں گا۔ اور صفحہ قرطاس پر آفتاب علوم کی شعاعیں ڈالوں گا۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ فیض کا ایک ناپیدا کنار دریا بہاؤں گا۔ چنانچہ بفضل الٰہی جب مرض جاتا رہا اور قدرے نقاہت باقی رہگئی اور مجھے بعض غلط گو طلبہ کے اقوال اور ضلال واضلال کی خبر ملی تو میں نے اس کتاب کو مرتب کرنا شروع کیا۔ للہ الحمد جس کی مدد سے اس نیک کام کا آغاز ہوا تھا اسی کی توفیق نے انجام کو پہنچا دیا۔ اس کے مسائل کانہن الیاقوت والمرجان لم یطمثہن انس قبلہم ولا جان کے مصداق ہیں۔ میں نے ہر آیت کو نظم قرآن کے مطابق مرتب کیا ہے۔ اور جو آیتیں بہشت یا دوزخ کے اوصاف پر دلالت کرتی ہیں۔ اُن کے مطالب واضح طور پر بیان کرے ہیں۔ اس کے علاوہ صحیح حدیثیں بھی درج کردی ہیں۔ اور اُن لوگوں کی عبرت کے لیے جو کہ قوم لوط کے سے برے کام کرنے کے عادی ہیں عجیب وغریب قصے۔ اور نادر حکایتیں لکھی ہیں۔

وبينت ما شانه في الدنيا والآخرة وهل يجب الحد او الرجم على قياس الزاني والزانية ، ولما خرجت من بطن الام الى دار الفناء واحتاجت الى اسم معين من اشرف الاسماء سميتها بدرة الناصحين جعلها الله بين الاخوان من الصالحين ، الا اني التمس من بعض الاذكياء فضلا عن الفضلاء والكبراء ان يصلح ما وقع خطأ مني ، وان يرفع ما نشأ سهوا عني ، لان الانسان محل النسيان ولان شروع مثلي في مثل هذا من الفضاحة كما ان كتابة الامثل من الضياعة والاشتغال بمثل هذا في اثناء التحصيل ، كالقاء الموجودات في ماء النيل ما العفو وما التكفير الا من الغفران ، ما من ذنب وما التقصير الا من العصيان يهدي من يشاء الى سواء السبيل وهو حسبي ونعم الوكيل له الحمد على كل حال سوى الكفر والضلال وهو المنزه عن الشبيه والمثال

اور یہ بھی بیان کر دیا ہے کہ ایسے بدفعل آدمی کا دنیا و آخرت میں کیا حال ہوگا نیز اس مسئلہ کی تحقیق بھی ہے کہ لوطی شخص کو حد مارنی چاہئے یا زانی پر قیاس کر کے اُسے سنگسار کرنا لازم ہے پھر جب یہ کتاب پردۂ غیب سے عرصۂ وجود میں آئی تو مجھے ایک قیمتی نام رکھنے کی ضرورت ہوئی۔ اس لئے اس کا نام درۃ الناصحین رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ اس کو نیک مسلمان بھائیوں میں درجۂ قبولیت عطا کرے۔ اب میں مشہور علما و فضلا سے قطع نظر عموماً ازکیا کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ اگر کہیں مجھسے بھول چوک رہ گئی ہو تو اُس کی اصلاح کریں۔ اور میرے سہو نسیان کو درست کر دیں۔ کیونکہ انسان محل نسیان ہے۔ اور مجھ جیسے لیاقت کے آدمی کو ایسے اہم کام کا شروع کرنا خود اپنی رسوائی اور گویا ایسی فالج زدہ کاتب کے ہاتھ کی لکھائی ہے۔ باایںہمہ طالب علمی کے زمانہ میں ایسا مشکل کام لے بیٹھنا اپنے موجودہ سامان کو دریائے نیل میں ڈالدینے کے برابر ہے لیکن جس طرح خطا اور تقصیر گناہ میں شامل ہے اسی طرح معافی اور چشم پوشی بخشش میں داخل ہے اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے راہِ راست پر لے آتا ہے۔ اور وہی میری مدد کو کافی اور اچھی طرح میرے کام بنانے والا ہے۔ سوائے حالت کفر و ضلالت کے اور تمام احوال میں اُسی کی تعریف کرنی چاہئے۔ وہ اپنے شریک اور اپنے مثل سے بالکل پاک ہے۔

شهر رمضان مبتدأ خبره ما بعده او خبر مبتدأ محذوف تقديره ذلكم
شهر رمضان او بدل من الصيام على حذف المضاف اى كتب عليكم الصيام
صيام شهر رمضان وقرئ بالنصب على اضمار صوموا او على انه مفعول
وان تصوموا وفيه ضعف او بدل من ايام معدودات ورمضان مصدر
رمض اذا احترق فاضيف اليه الشهر وجعل علما ومنع من الصرف للعلمية
والالف والنون كما منع داية فى ابن داية علما للغراب للعلمية والتانيث وقوله
عليه السلام من صام رمضان فعلى حذف المضاف لامن الالتباس وانما سموه بذلك اما
لارتماضهم فيه من حر الجوع والعطش او لارتماض الذنوب فيه او لوقوعه ايام
الرمض اى الحر حيثما نقلوا اسماء الشهور عن اللغة القديمة

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ الآیة

لفظ شَهْرُ رَمَضَانَ ترکیب نحوی میں مبتدا ہے اور جملہ مابعد (یعنے اَلَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ) اس کی خبر یا شَهْرُ رَمَضَانَ خود خبر ہے اور اس کا مبتدا لفظ ذٰلِکُمْ محذوف۔ یا یوں کہئے کہ یہ لفظ الصِّیَامُ سے بدل واقع ہوا ہے۔ علی حذف المضاف۔ یعنے اس ترکیب میں مضاف محذوف ماننا پڑے گا اور ترکیب اس طرح ہو گی کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ صِیَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ۔ بعض قراتوں میں شَهْرَ رَمَضَانَ بالنصب یعنے رائے غیر منقوطہ کے زبر کے ساتھ بھی آیا ہے۔ اس صورت میں عامل ناصب (لفظ صوموا) محذوف ہو گا یعنے صُوْمُوْا شَهْرَ رَمَضَانَ۔ یا اسے اَنْ تَصُوْمُوْا کا مفعول کہیں گے (مگر یہ ترکیب ضعیف ہے) یا یوں سمجھئے کہ شَهْرَ رَمَضَانَ بالنصب اَیَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ سے بدل واقع ہوا ہے۔ اور لفظ رمضان مصدر ہے جو رمض سے لیا گیا ہے رمض گرمی و تپش کو کہتے ہیں۔ لفظ شہر اس کا مضاف ہے اور اب یہ ایک خاص مہینے کا عَلَم یعنے نام مقرر ہو گیا ہے اسی لئے یعنے عَلَمِیَّتْ اور الف نون زائدتان ہونے کے باعث غیر منصرف ہے۔ جیسا کہ لفظ دایہ ابن دایہ کی ترکیب میں آکر علمیت اور تانیث کے سبب غیر منصرف ہو گیا ہے کیونکہ ابن دایہ کوے کا نام ہے۔ اور حدیث شریف مَنْ صَامَ رَمَضَانَ الخ میں حذف مضاف ہے۔ یعنے مَنْ صَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ اس مہینے کا نام یا تو اس لئے رمضان رکھا گیا ہے کہ بھوک پیاس عموماً اجسام میں حرارت پیدا کر دیتی ہے یا اس سے کہ یہ گناہوں کو جلا ڈالتا ہے یا اس لئے کہ یہ گرمیوں میں واقع ہوا تھا کیونکہ مہینوں کے نام لغت قدیمہ سے منقول ہوئے ہیں

(الذي انزل فيه القرآن) اي ابتدئ فيه انزاله وكان ذلك ليلة القدر
او انزل فيه جملة الى سماء الدنيا ثم نزل منجما الى الارض او انزل في شأنه
القرآن وهو قوله تعالى كتب عليكم الصيام وعن النبي عليه السلام نزلت صحف
ابراهيم عليه السلام اول ليلة من رمضان وانزلت التورية لست من رمضان
والانجيل لثلاث عشرة والزبور في ثماني عشرة من رمضان والقرآن لاربع
وعشرين والموصول بصلته خبر المبتدا او صفته والخبر فمن شهد والفاء لوصف المبتدا
بما تضمن معنى الشرط وفيه اشعار بان الانزال فيه سبب اختصاصه بوجوب الصوم فيه
(هدى للناس وبينات من الهدى والفرقان) حال من القرآن اي انزل فيه وهو هداية
للناس باعجاز وآيات واضحات بما يهدي الى الحق ويفرق بينه وبين الباطل
بما فيه من الحكم والاحكام (قاضي بيضاوي) روى عن ابي هريرة رضي الله عنه
انه قال عليه السلام رغم انف رجل اي لحقه ذل وحقارة ذكرت عنده ولم يصل علي
ورغم انف رجل عنده ابواه او احدهما فلم يعمل في حقهما عملا يدخل بسببه الجنة

یعنی اسی رمضان کے مہینے میں نزولِ قرآن کی ابتدا ہوئی ہے۔ اور اس ابتدا کا شرف لیلۃ القدر کو ملا ہے
یا یہ معنے ہیں کہ شہر رمضان میں تمام قرآن مجید آسمانِ دنیا کی طرف نازل ہوا اور پھر حسب موقع آیت آیت ہو کر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پر اُترتا رہا۔ یا یہ مطلب ہے کہ رمضان کی شان میں قرآن مجید اُترا ہے اور وہ یہ آیت ہے کُتِبَ
عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر رمضان کی
پہلی رات میں صحیفے نازل ہوئے۔ اور توریت چھٹی رمضان کو انجیل تیرھویں رمضان کو۔ زبور اٹھارھویں
رمضان کو اُتری۔ اور قرآن مجید چوبیسویں رمضان المبارک کو نازل ہوا۔ الذی موصول انزل
فیہ القرآن اُسکا صلہ دونو ملکر مبتدا یعنی شہر رمضان کی خبر۔ یا اُس کی صفت۔ اور فمن شہد
خبر۔ اور چونکہ مبتدا کی صفت معنے شرط کو متضمن ہے اس لیے جملہ خبریہ میں فائے جزائیہ لائی
گئی نیز اس آیت میں اشارہ ہے کہ رمضان میں قرآن کا نازل ہونا روزہ کی فرضیت کا ایک
خاص سبب ہے۔ آیندہ آیت میں ھُدًی لِّلنَّاسِ الخ لفظ قرآن سے حال واقع ہوا ہے
یعنی قرآن اس حالت میں نازل ہوا ہے کہ اپنے اعجاز اور ظاہر آیات کے باعث لوگوں کے
لیے ہدایت ہے کہ حق کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور اپنے احکام کے سبب حق و باطل کو جُدا جُدا
کر دیتا ہے (قاضی بیضاوی) ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ
خدا کرے (۱) وہ شخص ذلیل ہو کہ جو میرا تذکرہ سنے اور مجھپر درود نہ بھیجے (۲) وہ شخص ذلیل ہو کہ جسکے ماں
باپ دونوں یا دونوں میں سے ایک موجود ہو اور وہ اُنکے ساتھ ایسا سلوک نہ کرے کہ جسکے باعث جنت میں داخل ہو سکے

ورغم انف رجل ادخل علیه رمضان و تحرم رمضان قبل ان یغفر له لان رمضان شهر رحمة ومغفرة من الله تعالی فمن لم یغفر فیه فهو مغبون (زبدة الواعظین) روی من صلی علیّ یوم الجمعة مائة مرة جاء یوم القیامة ومعه نور لو قسم ذلك النور بین الخلائق کلهم لوسعهم (زبدة الواعظین) عن النبی علیه السلام انه قال من فرح بدخول رمضان حرم الله جسده علی النیران وقال علیه السلام اذا کان اول لیلة من رمضان یقول الله تعالی من ذا الذی یحبنا فنحبه ومن ذا الذی یطلبنا فنطلبه ومن ذا الذی یستغفرنا فنغفر له بحرمة رمضان فیامر الله تعالی الکرام الکاتبین فی شهر رمضان بان یکتبوا لهم الحسنات ولا یکتبوا علیهم السیئات ویمحوا الله تعالی عنهم ذنوبهم الماضیة روی ان صحف ابراهیم علیه السلام انزلت لیلة اول شهر رمضان والتوریة لست لیال من رمضان بعد سبعمائة عام من صحف ابراهیم علیه السلام والزبور لاثنتی عشرة لیلة منه خلت من بعد التوریة خمسمائة عام والانجیل لثمان عشرة سنه بعد الزبور بالف ومائتی سنة والفرقان لسبع وعشرین منه بعد الانجیل بستمائة وعشرین سنة انتهی (من کتاب الحیاة)

(۲۱) وہ شخص ذلیل ہو جس کے پاس رمضان آئے اور اُس کی مغفرت سے پہلے رخصت ہو جائے کیونکہ رمضان مغفرت اور خدا کی رحمت کا مہینا ہے جس کسیکی اس مہینے میں مغفرت نہوئی وہ بڑے خسارہ میں ہوگا (زبدۃ الواعظین) دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھپر سو مرتبہ درود بھیجے گا وہ قیامت کے دن ایسے نور کے ساتھ اُٹھیگا کہ اگر اُس کو تمام مخلوقات میں تقسیم کر دیا جائے تو سب کو کافی ہو (زبدۃ الواعظین) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ جو شخص رمضان کے آنے سے خوش ہوتا ہے اللہ تعالی اُسکے بدن کو دوزخ کی آنچ حرام کر دیتا ہے۔ نیز آنحضرت فرماتے ہیں کہ رمضان کی پہلی رات کو اللہ تعالی کی طرف سے ندا ہوتی ہے کہ کوئی ایسا ہی جو ہمیں دوست رکھے ہم اُسے دوست رکھیں گے۔ کوئی ایسا ہے جو ہما طالب بنیں ہم اُس کے طالب بنیں گے۔ کوئی ایسا ہے جو ہمسے مغفرت چاہے ہم رمضان کی تعظیم کے باعث اُسے بخشدیں گے۔ پھر اللہ تعالی کراماً کاتبین کو حکم دیتا ہے کہ رمضان میں لوگوں کی نیکیاں لکھو۔ بُرائیاں درج نکرو۔ اور اُنکے پچھلے گناہ مٹا دیتا ہے۔ روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام پر رمضان کی پہلی رات کو صحیفے اُترے۔ اور صحف ابراہیم علیہ السلام کے سات سو برس بعد چھٹی رمضان کو توریت۔ اور توریت کے پانسو برس بعد بارہویں رمضان کو زبور۔ اور زبور کے بارہ سو برس بعد اٹھارہویں رمضان کو انجیل نازل ہوئی۔ اور انجیل کے چھ سو بیس برس کے بعد ستائیسویں رمضان کو قرآن مجید نازل ہوا۔ انتہے (من کتاب الحیات)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ قال سمعت رسول اللہ علیہ السلام یقول لو علم امتی ما فی رمضان لتمنّا ان تکون السنۃ کلھا رمضان لان الحسنات فیہ مجتمعۃ والطاعۃ مقبولۃ والدعاء مستجابۃ والذنوب مغفورۃ والجنۃ مشتاقۃ لہم زبدۃ الواعظین وعن حفص الکبیر انہ قال یقول داود الطائی غلبنی النوم فی اول لیلۃ من رمضان فرایت الجنۃ فکانی جالس علی شط نہر من در و یاقوت واذا رایت جواری الجنۃ کان نور الشمس من نور وجوھھن فقلت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ فقلن لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ نحن للحامدین الصائمین الراکعین الساجدین فی شہر رمضان ولذا قال صلی اللہ علیہ وسلم الجنۃ مشتاقۃ الی اربعۃ نفر تالی القرآن وحافظ اللسان ومطعم الجیعان والصائمین فی شہر رمضان (رونق المجالس) وفی الخبر اذا اھل ھلال رمضان صاح العرش والکرسی والملائکۃ وما دونہم یقولون طوبی لامۃ محمد علیہ السلام بسبب ما عند اللہ تعالی لھم من الکرامۃ واستغفرت لہم الشمس والقمر والکواکب والطیور فی الھواء والسمک فی الماء وکل ذی روح علی وجہ الارض فی اللیل والنہار الا الشیاطین علیہم اللعنۃ فاذا اصبحوا لا یترک اللہ تعالی احدا منہم الا یغفر لہ

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ سے سنا۔ اگر میری امت کو رمضان کا ثواب معلوم ہوجاتا تو اُن کی آرزو ہوتی کہ سارے سال رمضان ہی رہا کرے کیونکہ اس مہینے میں نیکیاں جمع اور عبادت مقبول اور دعا مستجاب ہوتی ہے اور گناہ معاف ہوتے ہیں۔ اور جنت روزہ داروں کی مشتاق رہتی ہے (زبدۃ الواعظین) حفص کبیر داؤد طائی سے روایت کرتے ہیں کہ ایکبار سے مجھے رمضان کی پہلی رات میں نیند کا غلبہ ہوا خواب میں جنت دکھائی دی۔ داؤد کہتے ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو جنت میں یاقوت اور موتیوں کی ایک نہر کے کنارہ بیٹھا دیکھا۔ اور وہاں جنت کی چند خوبصورت لڑکیاں نظر پڑیں جنکے چہرے سورج سے زیادہ چمک رہے تھے میں نے کہا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اُسکے جواب میں اُنہوں نے بھی کلمۂ شہادت پڑھا اور یہ کہا کہ ہم خدا کی تعریف کرنے والوں روزہ داروں اور رمضان میں رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے ہیں۔ اس لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت چار طرح کے آدمیوں کی مشتاق ہے (۱) قرآن مجید پڑھنے والوں کی (۲) بیہودہ باتوں سے زبان کو نگاہ رکھنے والوں کی (۳) بھوکوں کو کھانا کھلانے والوں کی (۴) رمضان کے روزہ داروں کی (رونق المجالس) حدیث شریف میں ہے کہ جب رمضان کا چاند نظر آتا ہے تو عرش و کرسی اور فرشتے وغیرہ بآواز بلند یہ کہتے ہیں کہ امت محمدؐ کو اُس بزرگی کی بشارت ہو جو اللہ تعالیٰ نے اُن کے لئے رکھ چھوڑی ہے۔ اور اُن کے لئے بجز شیاطین علیہم اللعنۃ کے چاند سورج ستارے پرندے مچھلیاں اور ہر ذی روح رات دن مغفرت مانگتا ہے۔ اور پہلی تاریخ کی صبح کو اللہ تعالیٰ ایک ایک کرکے سبکو بخشدیتا ہے۔

ویقول اللہ تعالیٰ للملائکۃ اجعلوا صلاتکم وتسبیحکم فی رمضان لامۃ محمد علیہ السلام حکی ان رجلا اسمہ محمد کان لا یصلی قط فاذا دخل رمضان یزین نفسہ بالثیاب والطیب ویصلی ویقضی مافاتہ فقیل لہ لم تفعل ذلک فقال ھذا شھر التوبۃ والرحمۃ والبرکۃ عسی اللہ ان یتجاوز عنی بفضلہ فمات فرؤی فی المنام فقیل لہ ما فعل اللہ بک فقال غفر لی ربی بحرمۃ تعظیم رمضان عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ عن النبی علیہ السلام انہ قال اذا استیقظ احدکم من نومہ فی شھر رمضان وتحرک فی فراشہ وتقلب من جانب الی جانب یقول لہ ملک قم بارک اللہ فیک ورحمک اللہ فاذا قام بنیۃ الصلوۃ یدعو لہ الفراش ویقول اللھم اعطہ الفرش المرفوعۃ واذا لبس ثوبہ یدعو لہ الثوب ویقول اللھم اعطہ من حلل الجنۃ واذا لبس نعلیہ تدعو لہ نعلاہ وتقولان اللھم ثبت قدمیہ علی الصراط واذا تناول الاناء یدعو لہ الاناء ویقول اللھم اعطہ من اکواب الجنۃ واذا توضأ یدعو لہ الماء ویقول اللھم طھرہ من الذنوب والخطایا واذا قام الی الصلوۃ یدعو لہ البیت ویقول اللھم وسع قبرہ ونور حفرتہ وزد رحمتہ وینظر اللہ تعالیٰ الیہ بالرحمۃ ویقول عند الدعاء یا عبدی منک الدعاء ومنا الاجابۃ ومنک السوال ومنا النوال ومنک الاستغفار ومنا الغفران زبدۃ الواعظین

اور اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ تم رمضان میں اپنی عبادت وتسبیح کا ثواب اُمت محمدیہ کے نام کر دو۔ **حکایت** ایک شخص محمد نامی سخت بے نماز تھا مگر جب رمضان کا چاند دیکھتا تھا تو نفیس کپڑے پہنکر خوشبو لگا کر نماز شروع کر دیتا تھا اور قضائے عمری پڑھا کرتا تھا۔ لوگوں نے اس کا سبب پوچھا اُس نے جواب دیا کہ یہ توبہ اور رحمت و برکت کا مہینا ہی کیا عجب خدا اپنے فضل سے میرے گناہ معاف کر دے چند روز بعد یہ شخص مر گیا کسی بزرگ نے خواب میں دیکھا پوچھا کہو کیا گزری اُس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے رمضان کی تعظیم کے باعث مجھے بخشدیا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب رمضان میں روزہ دار نیند سے جاگتا اور بستر پر پڑا کروٹیں لیتا ہی تو ایک فرشتہ یہ کہتا ہی کہ خدا تجھے برکت دے اور تجھپر رحم کرے اُٹھ کھڑا ہو۔ پھر جب وہ نماز کی نیت سے کھڑا ہوتا ہی تو بستر اسکے لیے دعا کرتا ہے اور یہ کہتا ہی کہ الٰہی اسے جنت کے عالی مرتبہ فرش عنایت فرما پھر جب کپڑا پہنتا ہے تو وہ یہ دعا کرتا ہے کہ الٰہی اسے جنت کے حُلّے دے۔ اور جب نعلین پہنتا ہے تو وہ یہ کہتے ہیں کہ الٰہی پلصراط پر اس کو ثابت قدم رکھ۔ اور جب پانی کا برتن لیتا ہے تو وہ یہ دعا کرتا ہے کہ الٰہی اسے جنت کے کوزے عطا کر۔ اور جب وضو کرتا ہے تو پانی دعا کرتے ہوئے یہ کہتا ہے کہ الٰہی اسے گناہوں اور خطاؤں سے پاک صاف کر دے۔ اور جب نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو گھر یہ دعا کرتا ہے کہ الٰہی اس کی قبر کو فراخ اور لحد کو نورانی کر دے اور اپنی رحمت نازل فرما۔ اور اللہ تعالیٰ اس پر رحمت کی نظر کرتا ہے اور دعا کے وقت یہ فرماتا ہے کہ اے بندے تیری طرف سے دعا ہے حاجت۔ ہماری طرف سے قبولیت۔ تیری جانب سے سوال۔ ہماری جانب سے عطا و نوال۔ تیری طرف سے استغفار۔ ہماری جانب سے مغفرت بے شمار۔ زبدۃ الواعظین

وفی الخبر ان رمضان یجی یوم القیامۃ فی احسن صورۃ فیسجد بین یدی الله تعالٰی فیقول الله تعالٰی یا رمضان سل حاجتک فخذ بید من عرف حقک ید ور فی العرصات فیاخذ بید من عرف حقہ فیقف بین یدی الله تعالٰی فیقول الله تعالٰی یا رمضان ماذا ترید فیقول ارید ان تتوجہ بتاج الوقار فیتوجہ الله تعالٰی بالف تاج ثم یشفع فی سبعین الفا من اهل الکبائر ثم یزوج بالف حوراء مع کل حوراء سبعون الف وصیفۃ ثم یرکبہ علی البراق فیقول الله تعالٰی ماذا ترید یا رمضان فیقول انزلہ بجوار نبیک فینزلہ الفردوس فیقول الله یا رمضان ماذا ترید فیقول قضیت حاجتی یا رب این کرامتہ وثوابہ فیعطی مائۃ مدینۃ من یاقوتۃ حمراء وزبرجدۃ خضراء وفی کل مدینۃ الف قصر (زهرۃ الریاض) عن ابن مسعود رضی الله عنهما عن النبی علیہ السلام انہ قال ان اولی الناس بی یوم القیامۃ اکثرهم علی صلوۃ (صدق) وعن زید بن رفیع عن النبی علیہ السلام انہ قال من صلی علی مائۃ مرۃ فی کل یوم جمعۃ غفر الله ولو کانت ذنوبہ مثل زبد البحر (زبدۃ الواعظین خ)

حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے دن رمضان نہایت اچھی صورت میں ہوکر الله تعالٰی کو سجدہ کریگا۔ وہاں سے حکم ہوگا کہ اے رمضان مانگ کیا مانگتا ہے اور جس نے تیرا حق ادا کیا ہو اُس کا ہات پکڑلے پس رمضان اپنا حق ادا کرنے والوں کا ہات پکڑکے حضور میں کھڑا ہو جائے گا۔ پھر حکم ہوگا کہ اے رمضان تو کیا چاہتا ہے۔ رمضان عرض کریگا کہ الٰہی جس نے میرا حق ادا کیا ہے اُس کے سر پر عزت و وقار کا تاج رکھدے۔ چنانچہ الله تعالٰی اُسے ایکہزار تاج مرحمت کریگا اور ستر ہزار کبیرہ گناہ کرنے والوں کی بابت اُس کی شفاعت قبول فرمائے گا اور ایسی ایکہزار حوروں کے ساتھ اُس کا نکاح کردیگا کہ جنہیں ایک ایک حور کے آگے ستر ستر ہزار لونڈیاں ہوں گی۔ پھر اس کو براق پر سوار کرکے پوچھے گا کہ اے رمضان اب تیرا کیا منشا ہے۔ رمضان عرض کریگا کہ الٰہی اس کو اپنے پیغمبر کی ہمسائگی میں جگہ دے۔ بس تو الله تعالٰی اُس کو فردوس میں بھیجدیگا اور پھر ارشاد فرمائیگا کہ اے رمضان اب کیا چاہتا ہے۔ رمضان کہے گا کہ الٰہی تو نے میری حاجت تو پوری کردی لیکن اس شخص کا ثواب اور عزت کدھر ہے۔ چنانچہ اس پر الله تعالٰی اُسے سُرخ یاقوت اور سبز زبرجد کے سو شہر کہ ہر شہر میں ایکہزار محل ہوں گے اور عنایت کریگا (زہرالریاض) ابن مسعود رسول خدا صلی الله علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ کا قول ہے قیامت کے دن میرے پاس وہی رہیگا جو مجھپر بکثرت درود بھیجے گا۔ زید بن رافع پیغمبر خدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص مجھپر جمعہ کے دن درود بھیجے اُسکے گناہ دریا کے جھاگوں کے برابر ہوں گے تو بھی معاف ہو جائیں گے (زبدۃ الواعظین)

ابو هريرة روى البخاري عنه من قام رمضان اى احيى لياليه بالعبادة نية ليلة القدر
تقديرا او معناه ادى التراويح فيه ايمانا اى تصديقا بثواب واحتسابا اى اخلاصا نصبهما
على الحالية او على انهما مفعولان له غفر له ما تقدم من ذنبه مشارق عن ابن عباس عن النبي
عليه السلام انه قال اذا كان اول يوم رمضان هبت ريح من تحت العرش يقال لها المثيرة
فتحرك اوراق اشجار الجنة فيسمع من ذلك صداء لم يسمع السامعون احسن منه فتنظر
الحور العين الى ذلك فيقلن اللهم اجعل لنا في هذا الشهر من عبادك ازواجا فما من عبد صام
رمضان الا زوجه الله تعالى زوجة من تلك الحور في الخيمة كما قال الله تعالى في كلامه
القديم حور مقصورات في الخيام وعلى كل حوراء منهن سبعون حلة ليس على لون
واحد ولكل امرأة سرير من ياقوتة حمراء منسوج بالدر وعلى كل سرير سبعون فراشا
وسبعون مائدة من الوان الطعام هذا لمن صام رمضان سوى ما عمل من الحسنات فينبغي
للمؤمن ان يحترم شهر رمضان ويحترز من المنكرات ويشتغل بالطاعات من الصلوة
والتسبيح والتذكير وتلاوة القرآن قال الله تعالى لموسى عليه السلام اني اعطيت امة
محمد نورين كيلا يضرهم ظلمتان فقال موسى عليه السلام ما النوران يا رب فقال الله نور
رمضان ونور القرآن فقال موسى عليه السلام وما الظلمتان يا رب فقال الله تعالى

ابوہریرہ سے بخاری روایت کرتے ہیں کہ جو شخص رمضان میں کھڑا رہا یعنے شب قدر کی تلاش کے لئے رمضان کی تمام راتوں میں
عبادت کے ساتھ شب بیدار رہا۔ یا تمام تراویحیں ادا کیں۔ لیکن یہ عبادت ثواب کی نیت اور سچے اخلاص سے کی تو اس کے
تمام گزشتہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں حدیث میں لفظ ایمانًا واحتسابًا یا تو حال واقع ہوئے ہیں یا مفعول لہ (مشارق)
ابن عباس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا رمضان کی پہلی تاریخ عرش کے نیچے سے ایک ہوا
جس کا نام میثرہ ہے چلکر جنت کے درختوں کو لگتی ہے اور اس سے ایک ایسی سہانی صدا پیدا ہوتی ہے کہ سننے والوں
نے اس سے بہتر کوئی آواز نہ سنی ہوگی۔ حوریں یہ عالم دیکھکر دعائیں مانگتی ہیں کہ الٰہی اس مہینے کے روزہ داروں سے
ہمارے نکاح کردے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ہر روزہ دار کا نکاح اُن حوروں میں سے ایک کے ساتھ کردیگا جو حسب فرمان الٰہی نیچی نگاہ
والیاں اور خیموں میں رکھی گئی ہیں۔ ایک ایک حور کے پاس مختلف رنگ کے ستر ستر حلے ور سرخ یاقوت کا جڑاؤ تخت اور
ہر تخت پر ستر رنگ کا فرش اور طرح طرح کے کھانوں کے دسترخوان چنے ہوئے ہوں گے۔ یہ اُس کا حصہ ہے جو
رمضان کے روزے رکھے دیگر حسنات کا ثواب الگ رہا۔ بس تو ہر مومن مسلمان پر لازم ہے کہ رمضان کی تعظیم کرے
اس مہینے میں منہیات سے بچے۔ اور ذکر و تسبیح و درود و تلاوت قرآن اور دیگر طاعات میں مشغول رہے۔ اللہ تعالیٰ
نے موسے علیہ السلام سے فرمایا کہ میں نے امت محمدیہ کو اس لئے دو نور عنایت کیے ہیں کہ اُن کو دو اندھیریاں نہ ستائیں
موسے علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی وہ کیا؟ فرمایا ایک نور قرآن دوسرا نور رمضان۔ پھر پوچھا کہ دو اندھیریاں کونسی ہیں حق تعالیٰ

ظلمۃ القبر وظلمۃ القیامۃ (درۃ الواعظین) وعن انس بن مالک رضی اللہ عنہ
عن النبی علیہ السلام انہ قال من حضر مجلس العلم فی رمضان کتب اللہ تعالی
لہ بکل قدم عبادۃ سنۃ ویکون معی تحت العرش ومن داوم علی الجماعۃ فی
رمضان اعطاہ اللہ تعالی یوم القیمۃ بکل رکعۃ مدینۃ مملوٗ من نعم اللہ تعالی ومن
بر والدیہ فی رمضان ینال نظر اللہ تعالی بالرحمۃ وانا کفیل فی الجنۃ وما من امرأۃ
تطلب رضی زوجہا فی رمضان الا ولہا ثواب مریم وآسیۃ ومن قضی حاجۃ
اخیہ المسلم فی رمضان قضی اللہ تعالی لہ الف حاجۃ یوم القیامۃ وعن ابی
ھریرۃ رضی اللہ عنہ انہ قال قال علیہ السلام من اسرج فی مسجد من مساجد
اللہ تعالی فی رمضان کان لہ نورا فی قبرہ وکتب لہ ثواب المصلین فی ذلک
المسجد وصلت علیہ الملائکۃ واستغفر لہ حملۃ العرش مادام ذلک المسجد (ذخیرۃ
العابدین) روی عن النبی علیہ السلام انہ قال اذا کان اول لیلۃ من رمضان
صفدت الشیاطین ومردۃ الجن وغلقت ابواب النیران ولم یفتح باب منہا وفتحت
ابواب الجنان ولم یغلق باب منہا ویقول اللہ تعالی فی کل لیلۃ من رمضان ثلاث
مرات ھل من سائل فاعطیہ سؤلہ ھل من تائب فاتوب علیہ

کہ ایک قبر کی اندھیری دوسری قیامت کی (درۃ الواعظین) انس ابن مالک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص رمضان کے مہینے میں علم دین کی مجلس میں حاضر ہو اُس کے نامۂ اعمال میں ہر
قدم کے بدلے ایک سال کی عبادت لکھی جاتی ہے اور وہ عرش کے نیچے میرے ساتھ ہوگا۔ اور جو شخص رمضان
میں التزام کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھے خدا اُسے قیامت کے دن ہر رکعت کے بدلے اپنی نعمتوں سے بھرا ہوا ایک شہر
عنایت کریگا۔ اور جو رمضان میں اپنے والدین سے احسان کریگا اللہ تعالی اُس پر مہر کی نگاہ رکھیگا اور میں جنت کی بابت اُس کا ضامن
ہوں۔ اور جو عورت رمضان میں اپنے خاوند کی مرضی پر چلے گی اُسے حضرت مریم اور آسیہ کا سا ثواب ملیگا۔ اور جس نے رمضان میں
کسی مسلمان بھائی کی حاجت روائی کردی قیامت کو اللہ تعالی اُسکی ہزار حاجتیں پوری کریگا۔ ابوہریرہ سے روایت ہے
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان میں کسی مسجد میں چراغ جلادیا اُسکی قبر میں نور بھر دیا جائیگا اور اُسے تمام نمازیوں
کی نماز کا ثواب دیا جائیگا اور جب تک وہ مسجد قایم رہے گی فرشتے اُس پر رحمت بھیجتے اور حاملان عرش اُسکی مغفرت
چاہتے رہیں گے (ذخیرۃ العابدین) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا۔ رمضان کی پہلی رات کو
شیاطین اور سرکش جنات قید کردیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند ہو کر آخر رمضان تک نہیں کھلتے اور
جنت کے دروازے کھلکر آخر تک بند نہیں ہوتے اور اللہ تعالی کی طرف سے ہر رات میں تین بار یہ ندا ہوتی ہے
کہ ہے کوئی سوال کرنے والا کہ ہم اُس کا سوال پورا کردیں۔ ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ ہم اُسکی توبہ قبول کرلیں

هل من مستغفر فاغفر له ويعتق الله بكل يوم من رمضان الف الف عتيق من النار قد استوجب العذاب
واذا كان يوم الجمعة يعتق فى كل ساعة الف الف عتيق من النار فاذا كان اخر يوم من
رمضان يعتق بعدد من اعتق من اول الشهر (زبدة الواعظين) صوم يوم الشك على سبعة
اوجه ثلاثة منها جائزة مع الكراهة وثلاثة بغير كراهة وواحد لا يجوز اصلاً اما الثلاثة
التى هى جائزة مع الكراهة فالاول هو ان يصوم يوم الشك بنية رمضان والثانى ان ينوى
به واجبا اخر والثالث ان يصومه بنية مترددة يعنى ان كان من رمضان فهو منه وان كان
من شعبان فهو منه فهذه جائزة واما الثلاثة التى هى جائزة بغير كراهة فهو ان يصوم يوم
الشك بنية التطوع او بنية شعبان او بنية مطلقة واما الواحد الذى لا يجوز اصلاً فهو
ان يصوم يوم الشك على انه ان كان من رمضان فانا صائم والا فلا فهو لا يجوز اصلاً (قاضيخان)

سورة البقرة — بسم الله الرحمن الرحيم

(يا ايها الذين امنوا كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم) يعنى الانبياء
والامم من لدن آدم عليه السلام وفيه توكيد للحكم وترغيب فى الفعل وتطييب للنفس

ہے کوئی مغفرت مانگنے والا کہ ہم اُسے بخشدیں۔ اللہ تعالیٰ رمضان کی ہر تاریخ میں ایسے بے شمار لوگوں کو دوزخ سے
آزاد کر دیتا ہے جو فی الواقع عذاب کے مستحق ہو چکے تھے۔ اور رمضان میں جمعہ کے دن ہر ساعت میں بے انتہا
گنہگار دوزخ سے چھٹکارا پاتے ہیں۔ اور رمضان کی آخری تاریخ میں اسقدر لوگوں کو دوزخ سے نجات ملتی ہے کہ
جسقدر پہلی تاریخ سے آجتک ملی تھی (زبدۃ الواعظین) یوم شک میں روزہ رکھنے کے سات طریقے ہیں تین جائز مع الکراہت
اور تین جائز بلا کراہت۔ اور ایک کسی طرح جائز نہیں جائز مع الکراہت کی تینوں صورتیں یہ ہیں (۱) یوم شک میں
رمضان کی نیت کرکے روزہ رکھے (۲) کسی اور واجب کی نیت سے روزہ رکھے (۳) نیت میں تردد ہو یعنے اس
طرح نیت کرے کہ اگر یہ دن رمضان کا ہے تو رمضان کا اور شعبان کا ہے تو شعبان کا نفلی روزہ رکھے لیتا ہوں
اور جائز بلا کراہت کی یہ شکلیں ہیں (۱) یوم شک میں نفلی روزہ کی نیت کرے (۲) شعبان کے روزہ کی نیت کرے
(۳) مطلق روزہ کی نیت کرلے۔ اور مطلق ناجائز روزہ کی یہ صورت ہے کہ یوم شک میں یہ نیت کرے کہ اگر یہ
رمضان کا دن ہے تو میں روزہ رکھے لیتا ہوں۔ اور اگر نہیں تو نہیں رکھتا۔ (قاضی خان)

سورہ بقرہ — بسم اللہ الرحمن الرحیم

(یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ)

مسلمانو! تمپر روزے اس طرح فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلوں پر فرض کئے گئے تھے۔
پہلوں سے حضرت آدم اور دیگر تمام انبیاء اور اُن کی اُمتیں مراد ہیں۔ اور اس میں روزہ
کے حکم کی تاکید اور ترغیب اور لوگوں کی خوشدلی مقصود ہے

والصوم فی اللغة الامساك عما تنازع اليه النفس وفی الشرع الامساك عن المفطرات الثلاث فانها معظم ما تشتهيه الانفس (لعلکم تتقون) المعاصی فان الصوم يكسر الشهوة التی هی مبدؤها كما قال عليه السلام يا معشر الشباب من استطاع منكم الباءة فليتزوج فانه اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم يستطع فعليه بالصوم فانه له وجاء او الاخلال باداءه لاصالته وقدمه (اياما معدودات) موقتات بعدد معلوم او قلائل فان القليل من المال يعد عدا والكثير يهال هيلا ونصبها ليس بصيام لوقوع الفصل بينهما بل باضمار صوموا لدلالة الصيام عليه والمراد بها رمضان او ما وجب صومه قبل وجوبه ونسخ به وهو عاشوراء او ثلاثة ايام من كل شهر او بكما كتب على الظرفية او على انه مفعول ثان لكتب عليكم على السعة وقيل معناه صومكم كصومهم فی عدد الايام لما روی ان رمضان كتب على النصاری فوقع فی برد او حر شديد فحولوه الى الربيع وزادوا عليه عشرة يوما كفارة لتحويله

صوم لغت میں مطلوب نفس سے رُکنے کو کہتے ہیں اور شرع میں کھانے پینے اور جماع سے باز رہنے کا نام صوم ہے کیونکہ خواہشات نفسانی کی فہرست میں بڑی چیزیں یہی تینوں امر ہیں۔ روزہ کا حکم اس لئے ہے کہ تم گناہوں سے بچو کیونکہ روزہ اُس شہوت کو جو گناہوں کا مقدمہ ہے توڑ دیتا ہے چنانچہ آنحضرتؐ کا قول ہے کہ اے جوانو۔ تم میں جس کسیکو نکاح کی طاقت ہو توضرور نکاح کرے کیونکہ نکاح نگاہ کو پست اور شرمگاہ کو حرام سے محفوظ رکھنے کا ذریعہ ہے۔ اور جس میں نکاح کی قدرۃ نہو وہ روزے رکھا کرے۔ کیونکہ یہ اُسکے لئے گویا خصی ہوجانا ہے اور اُسکے اداکی پسندیدگی اُسکی اصالت اور قدامت کے باعث ہی۔ روزہ کے دن گنتی کے ہیں یعنے موقت ہیں جن کی تعداد معلوم ہے یا تھوڑے سے ہیں۔ کیونکہ تھوڑا سا مال گنتی میں آسکتا ہے اور بہت سی چیز گنی نہیں جاتی بلکہ بلا حساب رکھدی جاتی ہے۔ آیت میں اَیَّامًا لفظ صیام کے باعث منصوب نہیں ہوسکتا کیونکہ دونوں میں فاصلہ واقع ہے بلکہ یہ لفظ صوموا کے سبب منصوب ہے جو یہاں مضمر ہے کیونکہ صیام صُومُوا پر دال ہے۔ اور روزوں سے یا تو رمضان کے روزے مراد ہیں یا یوم عاشورا اور ایام بیض کے تین روزے جو رمضان سے پہلے فرض تھے اور پھر منسوخ ہوگئے یا یہ کہئے کہ اَیَّامًا۔ کَمَا کُتِبَ کے باعث منصوب علی الظرفیۃ ہے۔ یا یہ کُتِبَ عَلَیْکُمْ کا بطریق توسیع مفعول ثانی ہے اور بعض نے یہ معنے کہے ہیں کہ تعداد ایام میں تمہارے روزے پہلی امتوں کے روزوں کے برابر ہیں۔ کیونکہ ایک روایت میں ہے کہ رمضان نصاریٰ پر فرض ہوکر کبھی سخت جاڑے میں آیا۔ کبھی شدت کی گرمیوں میں۔ اس لئے اُنہوں نے اُسے بہار کے موسم میں منتقل کر دیا۔ اور اس کے تاوان میں دس روزے اور بڑھا لیئے

وقيل زاد واذلك لمو تان اصابهم (فمن كان منكم مريضاً) مرضا يضره الصوم ويعسر معه (او على سفر) اوراكبا عليه وفيه ايماء بان من سافر اثناء اليوم لم يفطر (فعدة من ايام اخر) اى فعليه عدة صوم ايام المرض او السفر من ايام اخر ان افطر (قاضى بيضاوى) عن عبدالرحمن بن عوف عن النبى عليه السلام انه قال جاءنى جبرائيل وقال يا محمد لا يصلى عليك احد الا صلى عليه سبعون الف ملك ومن صلت عليه الملائكة كان من اهل الجنة (زبدة) عن النبى عليه السلام انه قال حكاية عن ربه تعالى كل عمل ابن ادم له الا الصوم فانه لى وانا اجزى به لان الصوم سر ليس فيه عمل يشاهد له بخلاف سائر الطاعات لان الصوم سر لا يراه احد الا الله تعالى فالتزم جزاءه ولذا روى عن النبى عليه السلام انه قال اذا كان يوم القيامة يجئ قوم لهم اجنحة كاجنحة الطير فيطيرون بها على حيطان الجنة فيقول لهم خازن الجنة من انتم فيقولون نحن من امة محمد عليه السلام فيقول هل رايتم الحساب فيقولون لا ثم يقول ثانيا هل رايتم الصراط فيقولون لا ثم يقول بم وجدتم هذه الدرجات فيقولون عبدنا الله تعالى سرا فى دار الدنيا وادخلنا الجنة سرا فى الاخرة (زبدة الواعظين) واذا خاف الصائم على نفسه الهلاك من الجوع والعطش او كان مريضا فخاف زيادة المرض جاز له ان يفطر لان الحالة حالة الضرورة والضرورات تبيح المحظورات (روضة العلماء)

اور بعض کا قول ہے کہ وبا پھیلنے کے باعث دس روز بڑھائے گئے پھر جو تم میں ایسا بیمار ہو کہ روزہ سے ضرر پہنچے یا حالت سفر میں ہو تو اُسپر لازم ہے کہ اگر افطار کرے تو ایام مرض اور ایام سفر کے افطار کردہ روزے گن کر اور دنوں میں رکھ دے اس آیت میں یہ اشارہ ہے کہ جو شخص مثلاً دو پہر تک روزہ رکھکر سفر کرے وہ افطار نہیں کر سکتا (قاضی بیضاوی) عبدالرحمن بن عوف رسول خدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میرے پاس جبرئیل آکر یہ کہہ گئے ہیں کہ اے محمد جو شخص آپ پر درود بھیجے اُسپر ستر ہزار فرشتے رحمت بھیجتے ہیں اور جسپر فرشتے رحمت بھیجتے ہیں وہ جنتی ہوتا ہے (زبدة الواعظین) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ابن آدم کے کل عمل اُسکے لئے ہیں مگر روزہ میرے لئے ہے میں خود اُس کا بدلہ دونگا کیونکہ دیگر عبادتوں کے برخلاف روزہ بالکل چھپی ہوئی عبادت ہے جسکو اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی نہیں دیکھ سکتا اسلئے اسکا بدلہ اُسی نے اپنے ذمہ لیا ہے اور اسی لئے ایک روایت میں رسول خدا نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن ایک ایسی قوم کو لایا جائیگا کہ بازو انکے ہونگے وہ اُن پروں سے جنت کی دیوار پر جا بیٹھینگے داروغہ جنت (رضوان) پوچھے گا کہ تم کون لوگ ہو جواب دینگے کہ ہم محمد رسول اللہ کی اُمت میں ہیں رضوان کہیگا کہ تم سے حساب لیا گیا یا نہیں اور پل صراط پر تمہارا گذر ہوا یا نہیں وہ جواب دینگے کہ نہیں رضوان پوچھے گا کہ اچھا یہ تمکو درجے کیونکر ملگئے وہ جواب دینگے کہ ہمنے دنیا میں سب سے چھپا کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی تھی اُس نے سب سے چھپا کر ہمیں جنت میں بھیجدیا (زبدة الواعظین) اگر روزہ دار کو بھوک پیاس سے اپنی ہلاکت کا خوف ہو یا مریض کو شدت مرض کا اندیشہ ہو تو اُسے افطار کرنا جائز ہے کیونکہ یہ ضرورة کی حالت ہے اور شدة ضرورة میں ممنوع چیزیں مباح ہو جاتی ہیں (روضة العلماء)

روی عن النبی علیه السلام انه قال اعطیت امتی خمسة اشیاء لم تعط لاحد قبلهم الاول اذا کان اول لیلة من رمضان ینظر الله الیهم بالرحمة ومن نظر الله الیه بالرحمة لایعذبه بعدہ ابدا والثانی یامر الله تعالیٰ الملائکة بالاستغفار لهم والثالث ان رائحة فم الصائم اطیب عند الله تعالیٰ من ریح المسک والرابع یقول الله تعالیٰ للجنة اتخذی زینتک ویقول طوبیٰ لعبادی المؤمنین هم اولیائی۔ والخامس یغفر الله تعالیٰ لهم جمیعا ولذا روی عن ابی هریرة رضی الله عنه انه قال من صام رمضان ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه (زبدة الواعظین) روی عن النبی علیه السلام انه قال ان الله تعالیٰ فی کل ساعة من رمضان یعتق ستمائة الف رقبة من النار ممن استوجب العذاب الی لیلة القدر وفی لیلة القدر یعتق بعدد من اعتق من اول الشهر وفی یوم الفطر یعتق بعدد من اعتق من اول الشهر الی یوم الفطر (مشکوٰة) وعن جابر عن النبی علیه السلام انه قال اذا کان اٰخر لیلة من رمضان بکت السموٰت والارض والملائکة مصیبة لامة محمد علیه السلام قیل یا رسول الله ای مصیبة هی قال علیه السلام ذهاب رمضان فان الدعوات فیه مستجابة والصدقات مقبولة والحسنات مضاعفة والعذاب مدفوع فای مصیبة اعظم من ذهاب رمضان فاذا بکت السموات والارض لاجلنا فنحن احق بالبکاء والتاسف

رسولِ خدا فرماتے ہیں کہ میری امت کو پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں کہ اس سے پہلے کسی کو نہیں ملیں (۱) رمضان کی پہلی رات میں اللہ تعالیٰ انکو نظرِ رحمت سے دیکھتا ہے اور جسپر وہ مہر کی نگاہ ڈال لیتا ہے اُسے کبھی مبتلائے عذاب نہیں کیا کرتا (۲) فرشتوں کو انکے لئے مغفرت چاہنے کا حکم کرتا ہے (۳) روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ خوشبودار ہے (۴) اللہ تعالیٰ جنت کو بناؤ سنگار کرنے کا حکم نافذ فرماتا ہے اور یہ فرماتا ہے کہ مومن بندوں کو مبارکباد میرے خالص دوست یہی لوگ ہیں (۵) یہ کہ اللہ تعالیٰ ایک سرے سے سبکو بخشدیتا ہے اسی لئے ابوہریرہ سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا کہ جوشخص رمضان میں ایمان اور طلب ثواب کی نیت سے عبادت کرتا رہا اُسکے تمام گزشتہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں (زبدة الواعظین) ایک روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ رمضانکی ہر ساعت میں شب قدر تک چھ لاکھ قابل عذاب گنہگاروں کو دوزخ سے آزاد کرتا رہتا ہے اور شب قدر میں اس قدر لوگ دوزخ سے آزاد ہوتے ہیں جسقدر پہلی تاریخ سے شب قدر تک ہوئے تھے اور عید کے دن اس قدر گردنیں دوزخ سے نجات پاتی ہیں جسقدر پہلے روزہ سے عید تک رہائی پاچکی ہیں (مشکوٰة) جابر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا کہ رمضان کی سب سے آخری رات کو آسمان اور زمین اور فرشتے امت محمدیہ کی مصیبت پر رویا کرتے ہیں کسی نے پوچھا کہ اے رسول خدا وہ مصیبت کیا ہے آپنے فرمایا کہ رمضان کا رخصت ہوجانا۔ کیونکہ اس میں دعا مستجاب۔ صدقہ مقبول۔ نیکیاں دوچند اور عذاب دفع ہوتے تھے بس تو رمضان کے چلے جانے سے بڑھکر اور کونسی مصیبت ہوگی۔ پھر جب آسمان و زمین ہمارے لیے روتے ہیں تو ہم اُن سے زیادہ رونے اور افسوس کرنے کے مستحق ہیں۔

ثم ما ينقطع عنا من هذه الفضائل والكرامات (حياة القلوب) روى عن النبي عليه السلام انه
قال ان الله تعالى خلق ملكا له اربعة اوجه من وجه الى وجه مسيرة الف سنة فلوجه يسجد الى يوم
القيامة ويقول في سجوده سبحانك ما اعظم جمالك وبوجه ينظر الى جهنم ويقول الويل لمن دخلها
وبوجه ينظر الى الجنان ويقول طوبى لمن دخلها وبوجه ينظر الى عرش الرحمن ويقول رب ارحم
ولا تعذب صائمي رمضان من امة محمد عليه السلام (زهرة الرياض) عن النبي عليه السلام انه قال ان
الله تعالى يأمر الكرام الكاتبين في شهر رمضان ان يكتبوا الحسنات لامة محمد عليه السلام ولا يكتبوا
عليهم السيئات ويذهب عنهم ذنوبهم الماضية وقال عليه السلام من صام رمضان ايمانا
واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه (زهرة الرياض) يقال للصوم ثلث درجات صوم العوام
وصوم الخواص وصوم خواص الخواص اما صوم العوام فكف البطن والفرج عن قضاء
الشهوة واما صوم الخواص فهو صوم الصالحين وهو كف الجوارح عن الآثام فلا يتم ذلك
الا بدوام خمسة اشياء الاول غض البصر عن كل ما يذم شرعا والثاني حفظ اللسان
عن الغيبة والكذب والنميمة واليمين الغموس لما روى انس عن النبي عليه السلام انه
قال خمسة اشياء تحبط الصوم اي تبطل ثوابه الكذب والغيبة والنميمة واليمين الغموس والنظر بشهوة

کیونکہ ہم سے مذکورہ فضیلتیں اور بزرگیاں منقطع ہوئی جاتی ہیں (حیات القلوب) رسول خدا سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا
اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ پیدا کیا ہے اور اُسکے چار مُنہ بنائے ہیں ایک مُنہ سے دوسرے تک ہزار برس کی راہ کا
فاصلہ ہے اس فرشتے کا ایک منہ سجدہ میں ہے جو قیامت تک رہیگا۔ اس منہ سے سجدہ ہی کی حالت میں یہ فرشتہ یوں
کہتا ہے کہ الٰہی میں تیری تسبیح کرتا ہوں تیرا جمال نہایت عظیم الشان ہے دوسرے منہ سے جہنم کی طرف دیکھکر یہ کہتا ہے کہ اُسپر
افسوس جو اسمیں داخل ہوا تیسرے منہ سے جنت کی طرف دیکھتا اور یہ کہتا رہتا ہے کہ اسکے داخل ہونے والے کو مبارکباد
چوتھے منہ سے عرش الٰہی کی طرف دیکھکر یہ کہا کرتا ہے کہ الٰہی رحم کر اور امت محمدیہ میں جو رمضان کے روزہ دار ہیں انہیں
عذاب نہ دے (زہرۃ الریاض) رسولِ خدا کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کراماً کاتبین کو رمضان میں یہ حکم کرتا ہے کہ امت محمدیہ کی نیکیاں
لکھو اور بدیاں لکھنی چھوڑ دو۔ اور انکے گزشتہ گناہ معاف کر دیتا ہے اور یہ بھی آپکا فرمان ہے کہ جس نے ایمان کے ساتھ طلب
ثواب کیلئے رمضان کے روزے رکھے اُسکے سابق گناہ معاف ہو جاتے ہیں (زہرۃ الریاض) بعض علما کا قول ہے کہ روزے تین طرح کے
ہوتے ہیں (۱) عوام کا روزہ (۲) خواص کا روزہ (۳) اخص الخواص کا روزہ۔ عوام کا روزہ یہ ہے کہ پیٹ اور شرمگاہ کو اُسکی
خواہشوں سے روکا جائے۔ اور خواص یعنے صالحین کا روزہ یہ ہے کہ تمام اعضا گناہوں سے باز رہیں۔ یہ مرتبہ پانچ چیزوں
پر مداومت کرنے سے حاصل ہوتا ہے (۱) ممنوعات شرعیہ پر نگاہ نہ ڈالنا (۲) زبان کو جھوٹ۔ غیبت۔ چغلخوری۔ اور جھوٹی
قسم سے روکنا کیونکہ انس پیغمبر خدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا پانچ چیزیں روزہ کو نابود یعنے اُس کے ثواب کو
باطل کر دیتی ہیں۔ جھوٹ۔ غیبت۔ چغلخوری۔ جھوٹی قسم۔ نامحرم عورت پر بدنگاہی۔

والثالث كف الاذن عن استماع كل مكروه والرابع كف جميع الاعضاء عن المكاره وكف البطن عن الشبهات فى وقت الافطار اذ لا معنى للصوم عن الطعام الحلال ثم الافطار على الحرام فمثله كمن بنى قصرا وهدم مصرا قال عليه السلام كم من صائم ليس له الا الجوع والعطش والخامس ان لا يستكثر من الحلال وقت الافطار بحيث يملأ بطنه ولذا قال عليه السلام فما من وعاء ابغض الى الله تعالى من بطن صائم ملئ من الحلال ، واما صوم خواص الخواص فصوم القلب عن الهمم الدنية والافكار الدنيوية وكفه عما سوى الله بالكلية فاذا تفكر هذا الصائم فيما سوى الله يحصل الفطر من صومه وهو رتبة الانبياء والصديقين فان تحقيق هذا المقام الاقبال الى الله تعالى بالكلية والانصراف عن غيره (زبدة الواعظين) اعلم ان الصوم عبادة لا يقع عليها حواس العباد فلا يعلمها الا الله والصائم فصار الصوم عبادة بين الرب والعبد فلما كان هذا عبادة وطاعة لا يعرفها الا الله اضافها الى نفسه فقال الصوم لى وانا اجزى به وقيل اضافه الى نفسه لان الصوم عبادة لا يقع لاحد فيها شركة مع الله تعالى لان من العباد من يعبد الصنم ويسجد له ويصلى للشمس والقمر ويتصدق لاجل الصنم وهم الكفار وليس من العباد احد يصوم للصنم او للشمس او للقمر او للنار بل يصوم لله تعالى خالصا فلما كان هذا عبادة لا يتعبد بها لغير الله وهى عبادة خالصة لله تعالى اضافه الى نفسه فقال الصوم لى وانا اجزى به قوله وانا اجزى به

(۳) کانوں کو بُری باتیں سننے سے روکنا (۴) تمام اعضا کا مکروہات سے اور افطار کیوقت پیٹ کا مشتبہ مال سے بچانا کیونکہ روزہ کی حالت میں حلال طیب کھانے سے رکنا اور پھر حرام سے افطار کرنا بالکل بےمعنے بات ہے اسکی ایسی مثال ہے کہ کسی نے بڑی محنت سے ایک محل بنایا اور ایک شہر کا شہر ڈھا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اکثر روزہ دار بجز بھوک پیاس کی تکلیف اٹھانے کے اور کچھ حاصل نہیں کر سکتے (۵) یہ کہ افطار کے وقت اگرچہ حلال ہی کھانا کیوں نہو ادھوڑی تان کر نہ کھائے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ اللہ تعالی کو روزہ دار کا تنا ہوا پیٹ تمام برتنوں سے زیادہ ناپسند ہے۔ اخص الخواص کا روزہ یہ ہے کہ دل تمام دینی و دنیوی افکار اور ماسوے اللہ سے بالکل کاٹ ہے ماسوے اللہ کے خیال سے ان لوگوں کا روزہ افطار ہو جاتا ہے۔ یہ روزہ انبیا اور صدیقین کا حصہ ہے کیونکہ اس مقام کا حصول ہونا محض اللہ تعالی کی طرف توجہ اور ماسوے سے کلی انقطاع پر موقوف ہے (زبدۃ الواعظین) واضح رہے کہ روزہ ایک ایسی عبادت ہے جسکو اللہ تعالی کے سوا اور کوئی معلوم نہیں کر سکتا اس لحاظ سے یہ خدا اور بندہ کے مابین پردہ کی عبادت ہے اور اسی لئے اللہ تعالی نے اسکو اپنی ذات کی طرف منسوب کرکے یہ فرمایا ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اسکی جزا دونگا بعض علما نے اس نسبت کی یہ وجہ لکھی ہے کہ صرف روزہ ہی ایسی عبادت ہے جسمیں کوئی باطل معبود خدا کا شریک نہیں کیونکہ بتونکی پوجا ہوتی ہے۔ لوگ چاند سورج کو سجدہ کرتے ہیں بتونکے نام پر صدقہ دیا جاتا ہے مگر خدا کی مخلوق میں کوئی شخص بھی ایسا نہیں کہ جو بت یا چاند سورج یا آگ کیلئے روزہ رکھتا ہو بلکہ روزہ میں ہر شخص کی نیت خدا ہی کیلئے ہوتی ہے پھر جبکہ یہ عبادت غیر اللہ کیلئے نہیں ہوتی بلکہ خالص اُسی کیلئے ہے اسلئے اسکو اپنی ذات کی طرف منسوب کرکے فرمایا ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں اسکی جزا دونگا

يعني اكون له عن صومه على كرم الربوبية لا على استحقاق العبودية وقال ابو الحسن معنى قوله وانا اجزي به كل طاعة ثوابها الجنة والصوم جزاؤه لقائي انظر اليه وينظر الي ويكلمني واكلمه بلا رسول ولا ترجمان انتهى ما قاله في مختصر الروضة فاحفظه وانصح الناس ولا تكن من المشتبهين ويجوز للصائم ان يمس امرأته ويقبلها في رمضان عندنا اذا كان يأمن على نفسه فان خاف على نفسه الجماع او الانزال بنفس المس لا يجوز ذلك وقال سعيد بن المسيب لا يباح للصائم التقبيل والمس خاف او لم يخف لما روي عن ابن عباس ان شابا قام الى ابن عباس فقال له اقبل وانا صائم فقال لا فقام اليه شيخ فقال اقبل وانا صائم فقال نعم فعاد اليه الشاب فقال له اتحل له ما حرمت علي ونحن على دين واحد فقال لانه شيخ يملك اربه وانت شاب لا تملك اربك يعني عضوك وعورتك (روضة العلماء) قيل المراد بالصوم قهر عدو الله فان وسيلة الشيطان بالشهوة وانما تقوى الشهوات بالاكل والشرب فلا يستفاد من الصوم قهر عدو الله وكسر الشهوات الا بتذليل النفس بقلة الاكل ولذا روي في مشروعية الصوم ان الله تعالى خلق العقل فقال اقبل فاقبل ثم قال ادبر فادبر ثم قال من انت ومن انا قال العقل انت ربي وانا عبدك الضعيف

یعنے میں اُسکے روزہ کے باعث اپنے کرم ربوبیت سے پیش آؤں گا۔ گو استحقاق عبودیت اِس کا مقتضے نہیں ابو الحسن نے اَنَا اَجْزِیْ بِہٖ کے یہ معنے کیے ہیں کہ ہر قسم کی عبادت کا ثواب جنت ہے اور روزہ کا بدلہ میری ملاقات میں اُسکی طرف دیکھوں گا وہ میری طرف میں اُس سے کلام کروں گا وہ مجھسے (خلاصہ مختصر الروضہ) اِسکو یاد رکھ اور لوگوں کو نصیحت کرتا رہ اور دِلوں میں شبہے نہ ڈال۔ رمضان میں روزہ دار کو اپنی بیوی کا چھونا اور بوسہ لینا (بشرطیکہ جماع کا خوف نہو) جائز ہے اور اگر جماع یا فقط چھونے سے انزال کا اندیشہ ہو تو جائز نہیں سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ جماع وغیرہ کا اندیشہ ہو یا نہو روزہ دار کو کسی طرح عورت کو ہات لگانا درست نہیں کیونکہ ابن عباس سے مروی ہے کہ اُنسے ایک جوان آدمی نے پوچھا کہ میں روزہ کی حالت میں عورت کا بوسہ لے سکتا ہوں یا نہیں؟ آپ نے فرمایا ہرگز نہیں۔ پھر ایک بوڑھے نے یہی سوال کیا جواب ملا کہ ہاں۔ یہ سنکر اُس نوجوان نے کہا یہ کیا کہ آپ نے جس چیز کو میرے لئے حرام فرمایا اُسی کو دوسرے کے لئے حلال کر دیا آپ نے جواب دیا کہ وہ بڑھاپے کے باعث اپنے نفس پر قابو رکھ سکتا ہے اور تو نوجوانی کے سبب اپنی نفسانی خواہش کو روک نہیں سکتا (روضۃ العلماء) بعض علماء کا قول ہے کہ روزہ سے خدا کے دشمن کا مقہور کرنا مقصود ہے۔ کیونکہ شہوت نفسانی جو کھانے پینے سے حاصل ہوتی ہے تقرب شیطان کا وسیلہ ہے اسلیے خدا کے دشمن کا مقہور کرنا بغیر روزہ رکھنے کے متصور نہیں ہو سکتا اور ترک غذا بغیر جو تذلیل نفس کا ذریعہ ہے خواہشوں کی سرکوبی نہیں ہوتی اسی لیئے روزہ کی مشروعیت کے متعلق یہ روایت آئی ہے کہ اللہ تعالی نے عقل کو پیدا کر کے حکم دیا کہ آگے آ وہ آگے آگئی۔ پھر ارشاد ہوا کہ پیچھے ہٹ وہ پیچھے ہٹ گئی پھر فرمایا کہ میں کون ہوں اور تو کیا ہے؟ عقل نے عرض کیا کہ تو میرا پروردگار ہے اور میں تیرا ناچیز بندہ

فقال الله تعالیٰ یا عقل ما خلقت خلقا اعز منک ثم خلق الله تعالیٰ النفس فقال لها اقبل فلم تجب ثم قال لها من انت ومن انا فقالت انا انا وانت انت فعذبها بنار جهنم مائة سنة ثم اخرجها فقال من انت ومن انا فاجابته کالاول ثم جعلها فی نار الجوع مائة سنة فسالها فاقرت بانها العبد وانه الرب فاوجب الله تعالیٰ علیها الصوم بسبب ذلک (مشکوٰۃ) قیل الحکمة فی فرضیة الصوم ثلاثین یوما ان ابانا آدم علیه السلام لما اکل فی الجنة من الشجرة بقی فی جوفه مقدار ثلاثین یوما فلما تاب الی الله تعالیٰ امره بصوم ثلاثین یوما بلیالیها لان لذة الدنیا اربعة الطعام والشراب والجماع والنوم فانها حجاب للعبد عن الله تعالیٰ فرض علی محمد وامته بالنهار وابیح الاکل باللیل وهو فضل من الله تعالیٰ وکرم علینا (بهجة الانوار) حکی ان مجوسیا رای ابنه فی رمضان یاکل فی السوق فضربه وقال لم تحفظ حرمة المسلمین فی رمضان فمات المجوسی فراٰه عالم فی المنام علی سریر العزة فی الجنة فقال الست مجوسیا فقال بلی ولکن سمعت وقت الموت نداء من فوقی یاملائکتی لا تترکوه مجوسیا فاکرموه بالاسلام بحرمة رمضان فالاشارة ان المجوسی لما احترم رمضان وجد الایمان فکیف بمن صامه واحترمه (زبدة المجالس)

پھر ارشاد ہوا کہ اے عقل میں نے تجھ سے بہتر کوئی چیز پیدا نہیں کی۔ بعد ازاں نفس کو پیدا کر کے آگے آنے کا حکم دیا۔ مگر نفس نے اُس کا حکم نہ مانا۔ پھر فرمایا کہ میں کون ہوں اور تو کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا کہ میں میں ہی ہوں اور تو۔ تو ہی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے نفس کو سو برس تک جہنم کا عذاب چکھا کر اپنے سامنے بلایا مگر اُس نے وہی جواب دیا جو پہلی مرتبہ دیا تھا پھر اُسے سو برس تک بھوک کی آگ میں رکھکر پوچھا کہ اب بتا میں کون ہوں اور تو کیا ہے اُسوقت نفس نے اپنی عبدیت اور اُسکی ربوبیت کا اقرار کر لیا اسی حکمت کے مقتضا سے اللہ تعالیٰ نے اُسپر روزے فرض کر دیئے (مشکوٰۃ) تیس روزے فرض ہونے میں بعض علماء کے قول کے مطابق یہ حکمت ہے کہ آدم علیہ السلام کے پیٹ میں گیہوں کے دانے تیس روز تک رہے تھے۔ پھر جب اُنکی توبہ قبول ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے تیس روزوں کا حکم دیا انہیں راتیں بھی داخل تھیں۔ کیونکہ دنیوی لذتیں چار طرح کی ہیں۔ کھانا پینا جماع کرنا سونا۔ اور یہی خدا اور بندے کے مابین بمنزلہ حجاب ہیں۔ امت محمدیہ پر صرف دنکو روزہ فرض کیا گیا رات کھانے پینے کے لئے مستثنیٰ رہی۔ یہ ہمپر محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اُس کا کرم ہے (بہجۃ الانوار) کہتے ہیں کہ ایک مجوسی نے اپنے بیٹے کو رمضان میں سر بازار کچھ کھاتے دیکھکر مارا۔ اور یہ کہا کہ تو رمضان میں مسلمانوں کی تعظیم کو نگاہ کیوں نہیں رکھتا اتفاقاً مرنے کے بعد اس مجوسی کو کسی عالم نے خواب میں دیکھا کہ جنت میں عزت کے تخت پر بیٹھا ہے۔ پوچھا کہ تو مجوسی تھا اُس نے کہا ہاں تھا تو سہی لیکن میں نے مرتے وقت ایک غیبی ندا سنی کہ اے فرشتو اسے مجوسی طریقہ پر نہ چھوڑو۔ بلکہ تعظیم رمضان کے باعث اسلام کی بزرگی سے ممتاز کردو۔ اس میں ادھر اشارہ ہے کہ جب مجوسی کو اعزاز رمضان کے سبب ایمان نصیب ہو گیا تو اُس کو روزے رکھنے اور تعظیم کرنے والے مسلمانوں کو کیا کچھ نہ ملیگا (زبدۃ المجالس)

روی عن رسول اللہ علیہ السلام حاکیا عن ربہ تعالیٰ کل حسنۃ یعملہا ابن آدم یضاعف لہ اجرہا من عشرۃ الی سبع مائۃ ضعف الا الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ اختلف العلماء فی قولہ تعالیٰ الصوم لی وانا اجزی بہ مع ان الاعمال کلہا لہ وھو الذی یجزی بہا علی اقوال احدہا ان الصوم لا یقع فیہ الریاء کما یقع فی غیرہ لان الریاء یقع لابن آدم وانما الصوم شیٔ فی القلب وذلک ان الاعمال لا تکون الا بالحرکات الا الصوم فانما ھو بالنیۃ التی تخفی عن الناس وثانیہا ان المراد بقولہ وانا اجزی بہ انہ انفرد بعلم مقدار ثوابہ وتضعیف اجرہ واما غیرہ من العبادات فقد یطلع علیہا بعض الناس وثالثہا معنی قولہ الصوم لی وانا اجزی بہ ای انہ احب العبادۃ الیہ ورابعہا الاضافۃ الیہ وھی اضافۃ تشریف وتضعیف کما یقال بیت اللہ وخامسہا ان الاستغناء عن الطعام وغیرہ من الشہوات من صفات الرب فلما تقرب الصائم الی اللہ بما یوافق صفاتہ اضافہ الیہ وسادسہا ان المعنی کذلک لکن بالنسبۃ الی الملائکۃ لان ذلک صفاتہم وسابعہا ان جمیع العبادات یوفی منہا مظالم العباد الا الصیام واتفق العلماء علی ان المراد بالصوم فی قولہ الصوم لی وانا اجزی بہ صیام من سلم صیامہ من المعاصی قولا وفعلا (مفتاح الصلوۃ) روی عن النبی علیہ السلام انہ قال من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ صدق رسول اللہ فیما قال

رسولِ خدا اللہ تعالیٰ سے حکایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آدمی کی ہر نیکی دس سے لیکر سات سو کے دو چند تک بڑھا دیجاتی ہے مگر روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں ہی اسکا بدلہ دونگا۔ باوجودیکہ تمام عبادتیں خدا ہی کے لئے ہیں اور وہی انکا بدلہ دیگا پھر روزہ کی تخصیص کیوں ہے؟ اسمیں علماء کے مختلف اقوال ہیں (۱) اسکا سبب یہ ہے کہ روزہ میں دیگر عبادتوں کی طرح ریا کا شائبہ نہیں ہوتا حالانکہ آدمی سے ریاکاری ہو ہی جاتی ہے البتہ روزہ قلبی عبادت ہے۔ اور اسکا باعث یہ ہے کہ دیگر تمام اعمال ظاہری حرکات سے تعلق رکھتے ہیں اور روزہ لوگوں کی نگاہ سے مخفی ہو کر دلی نیت سے متعلق ہوتا ہے (۲) اس قول کا کہ روزہ کا بدلہ میں ہی دونگا یہ مطلب ہے کہ روزہ کے ثواب اور اسکے اجر کی زیادتی کا اندازہ خدا ہی کے علم میں ہے اسکے سوا دیگر عبادتوں کے ثواب کے اندازہ پر بعض آدمی بھی مطلع کیئے گئے ہیں (۳) روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اسکا ثواب دونگا اسکے معنے یہ ہیں کہ مجھے روزہ تمام عبادتوں سے زیادہ تر پسند ہے (۴) روزہ کو اپنی ذات کی طرف منسوب کرنے سے اسکی بزرگی کا اظہار مقصود ہے اور یہ اضافت ایسی ہے جیسے بیت اللہ کی (۵) کھانے پینے اور دیگر نفسانی خواہشوں سے الگ رہنا صفات خداوندی میں سے ہے چونکہ روزہ دار نے اس صفت میں موافقت کر کے تقرب الٰہی حاصل کیا ہے اسلیئے اللہ تعالیٰ نے روزہ کو اپنی ذات کی طرف منسوب کر دیا (۶) فرشتے کھانے پینے اور دیگر خواہشوں سے پاک ہیں آدمی روزہ رکھکر ملکی صفات بنجاتا ہے اس بزرگی کے سبب روزہ کو اپنی طرف منسوب فرمایا ہے (۷) ظالموں کی تمام نیکیاں قیامت کے روز مظلوموں اور حقداروں کو دیجائینگی لیکن روزہ مستثنیٰ رہیگا۔ اسلیئے فرمایا ہے کہ روزہ خاص میرے لئے ہے تمام علماء کا اسپر اتفاق ہے کہ خدا کے لئے وہی روزہ ہو سکتا ہے جو قولی اور فعلی گناہوں سے سالم رہا ہو (مفتاح الصلوۃ) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص رمضان میں ایمان اور طلب ثواب کی نیت سے عبادت کرتا رہا اسکے گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ حضور کا یہ ارشاد بالکل سچ ہے

سورۃ البقرۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم

(وعلم ادم الاسماء كلها) اما بخلق علم ضروري بها فيه او بالقاء في روعه ولا يفتقر الى سابقة اصطلاح ليتسلسل والتعليم فعل يترتب عليه العلم غالبا ولذلك يقال علمته فلم يتعلم وادم اسم اعجمي كآزر وشالخ واشتقاقه من الادمة بالضم او الادمة بالفتح بمعنى الاسوة او من اديم الارض لما روي عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم انه تعالى قبض قبضة من جميع الارض سهلها وحزنها فخلق منها ادم فلذلك يأتي بنوه اخيافا (ثم عرضهم على الملائكة) الضمير فيه للمسميات المدلول عليها ضمنا اذ التقدير اسماء المسميات فحذف المضاف اليه لدلالة المضاف عليه وعوض عنه اللام كقوله تعالى واشتعل الراس شيبا لان العرض للسؤال عن اسماء المعروضات فلا يكون المعروض نفس الاسماء سيما ان اريد به الالفاظ والمراد به ذوات الاشياء او مدلولات الالفاظ وتذكيره لتغليب ما اشتمل عليه من العقلاء (فقال انبئوني باسماء هؤلاء) تبكيت لهم

سورۃ بقرہ بسم اللہ الرحمن الرحیم

(وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ الاٰیۃ)

اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو کل چیزوں کے نام سکھا دیئے یعنی یا تو انکا بدیہی علم حضرت آدمؑ کو دیدیا تھا یا انکے دل میں القا کر دیا تھا اور اس علم لغت کے لئے کسی سابق اصطلاح کی ضرورت نہیں تاکہ تسلسل لازم آئے اور تعلیم ایک فعل ہے جس پر غالبًا علم مرتب ہو جاتا ہے اسی لئے کہا کرتے ہیں کہ میں نے زید کو تعلیم دی مگر وہ کچھ حاصل نہ کر سکا آدم آزر اور شالخ کی طرح عجمی لفظ ہے اور یہ اُدمۃ بالضم یا اَدمۃ بالفتح (بمعنے آسوۃ) سے مشتق ہے۔ کیونکہ آنحضرت علیہ السلام سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سخت اور نرم ہر قسم کی زمین میں سے ایک مٹھی مٹی کی لیکر اس سے آدم کو پیدا کیا اسلئے انکی اولاد رنگ برنگ ہوتی ہے ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ پھر ان چیزوں کو فرشتوں کے آگے لا رکھا۔ عرضھم کی ضمیر مسمیات کی طرف راجع ہے جو ضمنا سمجھے جاتے ہیں کیونکہ تقدیر کلام اسماء المسمیات ہے۔ مضاف الیہ محذوف ہے اور مضاف الیہ پر ال اور لف لام عوض مضاف الیہ جس طرح کہ اس آیت میں ہے وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا (یعنے اشتعل راسی شیبا) کیونکہ سوال کی غرض یہ تھی کہ پیش کردہ چیزوں (مسمیات) کے نام بتائے جائیں اس لحاظ سے اسماء کو پیش کردہ چیزوں میں شمار نہیں کر سکتے۔ خاصکر اس حالت میں جبکہ اسماء سے الفاظ مراد ہوں (کیونکہ جب فرشتوں کے سامنے الفاظ ہی پیش کر دیئے گئے تو سوال کی غرض جاتی رہی۔ بلکہ ان سے ذات اشیاء یا مدلولات الفاظ مراد ہیں۔ اور ضمیر کے مذکر لانے میں ذوی العقول کی تغلیب کا لحاظ ہے فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِيْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ یعنے پھر اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ اے فرشتو اگر تم اپنے اس گمان میں کہ ہم خلافت کے مستحق ہیں سچے ہو تو ہمیں ان چیزوں کے نام بتا دو یہ فرشتوں کے لئے سرزنش

و تنبیه علی عجزهم عن امر الخلافة فان التصرف والتدبیر فی الموجودات واقامة المعدلة قبل تحقق المعرفة والوقوف علی مراتب الاستعدادات وقدر الحقوق محال و لیس بتکلیف لیکون من باب التکلیف بالمحال (ان کنتم صدقین) فی زعمکم انکم احق بالخلافة لعصمتکم (قالوا سبحنك لا علم لنا الا ما علمتنا) اعتراف بالعجز والقصور واشعار بان سؤالهم کان استفسارا ولم یکن اعتراضا وانه قد بان لهم ما خفی علیهم من فضل الانسان والحکمة فی خلقه واظهار لشکر نعمته عما عرفهم وکشف لهم ما اعتقل علیهم ومراعاة للادب بتفویض العلم کله الیه (انك انت العلیم) الذی لا یخفی علیه خافیة (الحکیم) المحکم لمبدعاته الذی لا یفعل الا ما فیه حکمة بالغة (قاضی بیضاوی) روی عن النبی صلے الله تعالی علیه وسلم انه قال ان انجاکم یوم القیامة من اهوالها ومواطنها اکثرکم علی صلوة (شفاء شریف) عن ابی هریرة عن النبی صلے الله تعالی علیه وسلم انه قال من سلك طریقا الی العلم سلك الله به طریقا الی الجنة وان العالم یستغفر له من فی السموات ومن فی الارض حتی الحیتان فی البحر وان العلماء ورثة الانبیاء وعن ابی ذر انه قال قال علیه السلام یا ابا ذر لان تغدو فتعلم بابا من کتاب الله تعالی خیر لك من ان تصلی مائة رکعة ولان تغدو فتعلم بابا من العلم عمل او لم یعمل خیر لك من ان تصلی الف رکعة قال علیه السلام من تعلم بابا من العلم لیعلم الناس اعطی ثواب سبعین نبیا

امر خلافت سے انکے عجز پر تنبیہ ہے۔ کیونکہ موجودات میں تصرف وتدبیر کرنا اور مراتب استعداد اور اندازہ حقوق کے علم سے پہلے عدالت وانصاف قایم رکھنا محالات سے ہے اور اللہ تعالی کا یہ ارشاد تکلیف میں داخل نہیں اسلئے تکلیف مالا یطاق کہنے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی قَالُوا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ الآیہ یعنے فرشتوں نے کہا کہ الٰہی تیری ذات ہر عیب اغراض سے پاک ہے ہمکو تو اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے دیا بیشک تو ایسا دانا ہے کہ تجھپر کوئی چیز مخفی نہیں اور ایسا صاحب حکمت ہے کہ تیری تمام مصنوعات میں حکمت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ یہ اپنے عجز وقصور کا اقرار اور اس امر کی اطلاع ہے کہ انکا سوال محض حقیقت حال معلوم کرنے کے لیے تھا اعتراضانہ تھا۔ اور ادھر بھی اشارہ ہے کہ انکو انسان کی مخفی فضیلت اور اسکی پیدایش کے متعلق خاص حکمت اب معلوم ہوئی ہے نیز اس جدید علم وکشف کی بابت اسکی نعمت کے شکر کا اظہار ہے اور علم کلی اللہ تعالی کو سونپ کر فرشتوں نے سمیں بدرجہ کمال ادب کو نگاہ رکھا ہے (قاضی بیضاوی) رسول خدا سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا قیامت کے دن اسکی ہولوں اور خوفناک مقاموں سے وہی نجات پائیگا جو مجھپر زیادہ درود بھیجیگا (شفا شریف) ابوہریرہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا جو شخص علم کے رستہ کی طرف چلیگا اللہ تعالی اُسے جنت کے رستہ پر ڈال دیگا اور آسمان وزمین کی مخلوق حتےکہ دریا کی مچھلیاں عالم کے حق میں دعا کرتی ہیں۔ اور علما پیغمبروں کے وارث ہیں اور ابوذر سے روایت ہے کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ابوذر تیرا صبح کو اٹھکر کتاب اللہ کا ایک کوح سیکھنا سو رکعتیں پڑھنے سے بہتر ہے اور تیرا صبح کو اٹھکر علم کا ایک باب حاصل کرنا خواہ اُسپر کوئی عمل کرے یا نکرے ہزار رکعتوں سے افضل ہے۔ نیز آپ کا قول ہے کہ جس نے لوگوں کے سکھانے کو علم کا ایک باب سیکھ لیا اُسے ستر نبیوں کا ثواب ملیگا۔

وقال علیہ السلام من جلس عند العالم ساعتین او اکل معہ لقمتین او سمع منہ کلمتین او مشٰی معہ خطوتین اعطاہ اللہ تعالٰی جنتین کل جنۃ مثل الدنیا مرتین (مشکوٰۃ الانوار) عن علی کرم اللہ وجہہ عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم انہ قال سالت جبرئیل عن صاحب العلم فقال ھم سرج امتک فی الدنیا والاخرۃ طوبٰی لمن عرفہم والویل لمن انکرھم وابغضہم (کواشی) وروی عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم انہ قال من صلی الصلوۃ مع الجماعۃ وجلس فی حلقۃ العلم وسمع کلام اللہ وعمل بہ اعطاہ اللہ تعالٰی ستۃ اشیاء الرزق من الحلال وینجو من عذاب القبر ویعطی کتابہ بیمینہ ویمر علی الصراط کالبرق الخاطف ویحشر مع النبیین ویبنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ من یاقوتۃ حمراء لہ اربعون بابا (زبدۃ) عن ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما انہ قال للعلماء درجات فوق درجات المؤمنین بسبعمائۃ درجۃ ما بین الدرجتین خمسمائۃ سنۃ یقال العلم افضل من العمل بخمسۃ اشیاء الاولی العلم بغیر عمل یکون والعمل بغیر علم لا یکون والثانی العلم بغیر عمل ینفع والعمل بغیر علم لا ینفع والثالث العلم منور کالسراج والرابع العلم مقام الانبیاء کما قال علیہ السلام علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل والخامس العلم صفوۃ اللہ والعمل صفۃ العباد وصفۃ اللہ افضل من صفۃ العباد (تفسیر تیسیر) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ قال خیر سلیمان علیہ السلام بین العلم والملک فاختار العلم فاعطی العلم والملک

اور آنحضرت علیہ السلام فرماتے ہیں جو شخص کسی عالم کے پاس دو گھڑی بیٹھا یا اُسکے ساتھ دو لقمے کھائے یا دو باتیں سنیں یا دو قدم اُسکے ساتھ چلا اُسے اللہ تعالٰی دو جنتیں دیگا ہر جنت دنیا سے دوچند ہو گی (مشکوٰۃ الانوار) حضرت علی [illegible] علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں نے جبرئیل سے اہل علم کا حال پوچھا جواب دیا کہ وہ دین و دنیا میں آپکی امت کے چراغ ہیں انکے قدر شناس کو مبارکباد اور انکے منکروں اور دشمنوں پر افسوس (کواشی) آنحضرت علیہ السلام کا قول ہے کہ جو شخص جماعت سے نماز پڑھکر اہل علم کے حلقہ میں بیٹھ گیا اور کلام الٰہی سنکر اُسپر عمل کرے گا اللہ تعالٰی اُسے چھ نعمتیں عطا کرتا ہے (۱) رزق حلال (۲) عذاب قبر سے نجات (۳) داہنے ہاتھ میں اعمالنامہ (۴) بجلی کی طرح پلصراط سے گزرنے کی آسانی (۵) پیغمبروں کے ساتھ حشر (۶) سُرخ یاقوت کا چالیس دروازوں والا ایک محل (زبدہ) ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ علماء جنت میں عام مومنیں کی نسبت سات سو درجے اوپر ہوں گے ہر درجہ میں پانسو برس کی راہ کا فاصلہ ہے۔ بعض علماء کا قول ہے کہ علم پانچ چیزوں کے سبب عمل سے افضل ہے (۱) علم کا بلا عمل ہونا ممکن۔ اور عمل کا بلا علم ہونا غیر ممکن (۲) علم بلا عمل کسی قدر نافع ہے اور عمل بلا علم غیر نافع (۳) علم چراغ کی طرح ایک روشن چیز ہے (۴) علم انبیا کا مقام ہے چنانچہ آنحضرت علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میری امت کے علماء انبیاء بنی اسرائیل کی برابر ہیں (۵) علم اللہ تعالٰی کی صفت ہے اور عمل بندوں کی اور یہ ظاہر ہے کہ خدا کی صفت بندوں کی صفت سے افضل ہوا کرتی ہے (تفسیر تیسیر) [illegible] ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو علم اور سلطنت میں سے ایک چیز پسند کر لینے کا اختیار دیا گیا تھا آپ نے علم کو پسند کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالٰی نے دونوں چیزیں عنایت کیں

وقال سلیمان علیہ السلام العلم ثلاثة احرف عین ولام ومیم واشتقاق العين من عليين واشتقاق اللام من اللطف واشتقاق الميم من الملك فالعين يجاوز صاحبه الى عليين واللام يجعله لطيفا والميم يجعله ملكا على الخلق ويقال يدل على شرف العلم قوله تعالى لمحمد عليه السلام وقل رب زدني علما لان الله تعالى اعطى محمدا كل العلوم ولو يامره بطلب زيادة غير العلم (مجالس الابرار) حكى ان النبي صلى الله تعالى عليه وسلم جاء الى باب المسجد فراى الشيطان عند بابه فقال صلى الله تعالى عليه وسلم يا ملعون ما تصنع هنا فقال الشيطان اريد ان ادخل المسجد وافسد صلوة هذا المصلي ولكن اخاف من هذا الرجل النائم قال صلى الله عليه وسلم يا ملعون لم لم تخف من المصلي وهو في العبادة والمناجاة مع ربه والنائم في الغفلة تخاف منه قال الشيطان المصلي جاهل وافساده اسهل ولكن النائم عالم اذا اغويت المصلي وافسدت صلوته اخاف من يقظته واصلاحه عجلا فقال عليه السلام نوم العالم خير من عبادة الجاهل (منهاج المتعلمين) قال عليه السلام من اراد ان يحفظ العلم فعليه ان يلازم خمس خصال (الاولى) صلوة الليل ولو ركعتين (والثانية) دوام الوضوء (والثالثة) التقوى في السر والعلانية (والرابعة) ان ياكل للتقوى لا للشهوات (والخامسة) السواك

سلیمان علیہ السلام کا قول ہے کہ علم کے تین حرف ہیں عین - لام - میم - عین علیین سے - لام لطف الٰہی سے - میم ملک (یعنے بادشاہی) سے مشتق ہے - عالم کو علم کی عین علیین سے برتر مقام پر پہنچا دیتی ہے - لام لطیف بنا دیتا ہے اور میم مخلوق کا مالک کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا اپنے پیغمبر سے یہ خطاب وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (الٰہی میرے علم میں ترقی دے) خود علم کے شرف پر دلالت کرتا ہے - کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو علم کلی عطا فرمایا تھا - باایںہمہ علم کے سوا اور کسی چیز کی زیادتی کے سوال کا حکم نہیں کیا (مجالس الابرار) مروی ہے کہ رسول خدا کسی مسجد کے قریب جا نکلے اور شیطان کو اُسکے دروازہ کے قریب کھڑا دیکھا - پوچھا کہ اے ملعون تو یہاں کیا کر رہا ہے - جواب دیا کہ میرا ارادہ ہے مسجد میں داخل ہو کر اُس نمازی کی نماز میں خلل ڈالوں - لیکن اس سونے والے شخص سے ڈر لگتا ہے آپ نے فرمایا اے ملعون تو اُس نمازی سے جو عبادت و مناجات میں مشغول ہے کیوں نہیں ڈرتا اور اس سونے والے سے جو غفلت میں ہے کیوں اندیشہ کرتا ہے، شیطان نے کہا وہ نمازی جاہل آدمی ہے جس کا بہکا دینا نہایت آسان ہے - اور یہ سونے والا عالم ہے - مجھے یہ خوف ہے کہ اُس نمازی کو بہکاؤں اور نماز میں خلل ڈالوں تو کہیں یہ سونے والا جلدی سے بیدار ہو کر اُسکی سلاح نہ کر دے اسوقت آپ نے فرمایا کہ عالم کی نیند جاہل کی عبادت سے بہتر ہے (منہاج المتعلمین) آنحضرت علیہ السلام کا قول ہے کہ جو شخص علم کو محفوظ رکھنا چاہے وہ پانچ باتوں کا التزام کرے (۱) رات کی نماز خواہ دو ہی رکعتیں ہوں - (۲) ہمیشہ با وضو رہنا (۳) ظاہری و باطنی تقوے (۴) محض پرہیزگاری کی نیت سے خورد و نوش کی تدبیر (۵) مسواک

وقال النبی علیہ السلام خیر الدنیا والاٰخرۃ مع العلم وشرف الدنیا والاٰخرۃ مع العلم والعالم الواحد اکبر من جہۃ الفضل عند اللہ تعالیٰ من الف شہید والمراد من العالم فی ھذا الحدیث ھو عالم عمل بعلمہ قال علیہ السلام ان اللہ تعالیٰ خلق تحت العرش مدینۃ مکتوبا علی بابھا من زار العلماء فکانما زار الانبیاء ولذا قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوس ساعۃ عند العلماء احب الی اللہ تعالیٰ من عبادۃ الف سنۃ وروی عن النبی علیہ السلام ان اللہ تعالیٰ خلق قدام من نور تحت العرش مثل الدنیا عشر مرات فیھا الف شجرۃ من در ویاقوت وزبرجد ولؤلؤ ومرجان فاذا کان یوم القیامۃ فتحت اوراقھا ثم ینادی مناد من قبل الرحمن این الذین صلوا الصلوۃ الخمس مع الجماعۃ فجلسوا فی حلقۃ العلم یجیئون الی ظل ھذہ الاشجار الیوم فیجیئون فیجلسون تحت ھذہ الاشجار ثم یوضع بین ایدیھم مائدۃ من نور فیھا ما تشتھیہ الانفس وتلذ الاعین فیقال لھم کلوا منھا جمیعا کذا فی مکاشفۃ الاسرار وقال النبی علیہ السلام ما من مؤمن یحزن بموت العالم الا کتب اللہ تعالیٰ لہ ثواب الف عالم والف شہید وکذا قال علیہ السلام موت العالم موت العالم وفی الکواشی من شتم امرأ من اھل العلم بکلمۃ الھجاء یکفر وتطلق امرأتہ طلاقا بائنا عند محمد وعند اھل الفقہ وقال الصدر الشہید فی فتاوی بدیع الدین من استخف بالعالم یکفر وتطلق امرأتہ بائنا وقال علیہ السلام سیاتی زمان علی امتی یفرون من العلماء والفقہاء فیبتلیھم اللہ تعالیٰ بثلث بلیات

نیز آپ فرماتے ہیں کہ دوجہان کی بھلائی اور دارین کی عزت علم کے ساتھ ہے اور ایک عالم فضیلت علم کے باعث اللہ کے نزدیک ہزار شہیدوں سے بڑھکر ہے۔ اس حدیث میں عالم سے وہ شخص مراد ہے جو اپنے علم پر عمل بھی کرتا ہو رسول خدا نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عرش کے نیچے ایک شہر پیدا کیا اور اسکے دروازے پر یہ لکھدیا کہ جس نے عالموں کو دیکھا اس نے گویا پیغمبروں کی زیارت کی۔ اسی لئے آپ فرماگئے ہیں کہ عالم کے پاس ایک گھڑی بیٹھنا اللہ تعالیٰ کو ہزار برس کی عبادت سے زیادہ پسند ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عرش کے نیچے دنیا سے دس گنا ایک نور کا شہر پیدا کیا۔ اسمیں موتی۔ یاقوت۔ زبرجد۔ اور مرجان کے ہزار درخت ہیں۔ قیامت کے دن ان درختوں کے پتے چوڑے کردیے جائینگے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک منادی ندا کریگا کہ وہ لوگ کہاں ہیں جو جماعت سے نماز پڑھکر اہل علم کے حلقہ میں بیٹھا کرتے تھے آج ان درختوں کے سایہ میں چلے آئیں چنانچہ لوگ اُنکے سایہ میں آبیٹھیں گے۔ پھر اُنکے آگے نور کا دسترخوان بچھایا جائے گا جسمیں نفس کی خواہش کے مطابق اور آنکھوں کو لطف دینے والی نعمتیں ہونگی اور اُن کو حکم ہوگا کہ خوب پیٹ بھر کے کھاؤ (کذا فی مکاشفۃ الاسرار) آنحضرت علیہ السلام کا قول ہے کہ جو مومن کسی عالم کی موت کا غم کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے ہزار عالموں اور ہزار شہیدوں کا ثواب دیتا ہے اور یہ بھی آپ کا قول ہے کہ عالِم کا مرنا عالَم کے مرنے کے برابر ہے۔ اور کتاب کواشی میں ہے کہ عالِم کو فحش گالی دینے والا کافر ہو جاتا ہے اور اُسکی عورت پر بائن طلاق پڑجاتی ہے یہ امام محمد اور اہل فقہ کی رائے ہے اور صدر الشہید فتاوی بدیع الدین لکھتے ہیں کہ عالِم کو ذلیل کرنے والا کافر اور اُسکی عورت مُطلقہ ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری امت پر ایک زمانہ ایسا آئیگا کہ لوگ علماء اور فقہاء سے نفرت کرنے لگیں گے اُسوقت اللہ تعالیٰ انکو تین طرح کی بلاؤں میں مبتلا کرے گا

اولاها یرفع البرکة من کسبهم والثانیة یسلط الله تعالیٰ علیهم سلطانا ظالما والثالثة یخرجون من الدنیا بغیر ایمان (کذا فی مکاشفة الاسرار) وروی ان النبی علیه السلام قال اذا کان یوم القیامة یؤتی باربعة نفر عند باب الجنة بغیر رؤیة الحساب والعذاب الاول العالم الذی عمل بعلمه والثانی الحاج الذی حج بغیر عمل الفساد والثالث الشهید الذی قتل فی المعرکة والرابع السخی الذی اکتسب مالا حلالا وانفقه فی سبیل الله بغیر ریاء فینازع بعضهم بعضا لدخول الجنة اولا فیرسل الله تعالیٰ جبرائیل لیحکم بینهم فیسال اولا الشهید فیقول لم ما عملت فی الدنیا وانت ترید دخول الجنة اولا فیقول قتلت فی المعرکة لرضی الله تعالیٰ فیقول ممن سمعت ثواب الشهید فیقول من العلماء فیقول احفظ الادب لا تتقدم علی معلمك ثم یرفع راسه الی الحاج فیقول مثل ذلك ثم الی السخی فیقول مثل ذلك ثم یقول العالم الٰهی ما حصلت العلم الا بسخاوة السخی بسبب احسانه فیقول الله عز وجل صدق العالم یا رضوان افتح ابواب الجنة حتی یدخل السخی الجنة وهؤلاء بعده (کذا فی مشکوة الانوار) وقال علیه السلام فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم وکذا اوحی الله تعالیٰ الی ابراهیم علیه السلام انا علیم احب علیما وقال حسن رحمه الله علیه مداد العلماء یوزن یوم القیامة بدم الشهداء فیترجح مداد العلماء علی دم الشهداء وکذا قال النبی علیه السلام کن عالما او متعلما او سامعا ولا تکن رابعا فتهلك

(۱) کمائیوں میں برکت نہ رہے گی (۲) اُنپر ظالم بادشاہ مسلط کر دیا جائیگا (۳) دنیا سے بے ایمان ہو کر اُٹھیں گے (کذا فی مکاشفة الاسرار) آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ قیامت کے دن چار شخص بلا حساب کتاب جنت کے دروازہ کے قریب لائے جائینگے (۱) عالِم جس نے اپنے علم پر عمل کیا ہو (۲) حاجی جس نے حج میں کوئی خرابی نہ کی ہو (۳) شہید جو معرکہ میں قتل ہوا ہو (۴) سخی جس نے حلال کی کمائی میں سے بلا ریا و سمعہ خدا کی راہ میں دیا ہو۔ یہ چاروں پہلے جنت میں داخل ہونیکے لئے آپسمیں جھگڑ پڑینگے تب جبریلؑ کو حکم ہوگا کہ انکا جھگڑا چکادو جبریلؑ اول شہید سے پوچھینگے کہ تم سب سے پہلے جنت میں جانے کا کیا استحقاق رکھتے ہو وہ جواب دیگا کہ میں نے صرف رضائے الٰہی طلب کرنیکے لئے معرکہ میں اپنی جان دی ہے جبریلؑ فرمائینگے کہ تونے شہادت کا ثواب کس سے سنا تھا شہید جواب دیگا کہ علماء سے۔ جبریلؑ ارشاد کرینگے کہ بس تو ادب سے رہ اور اپنے معلّم سے آگے نہ بڑھ۔ پھر حاجی اور سخی سے اسی طرح کے سوال و جواب ہوں گے اسوقت عالِم عرض کریگا کہ الٰہی میں نے سخی لوگوں کی سخاوت اور اُن کے احسانات ہی کے وسیلے سے علم حاصل کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد کرے گا کہ عالِم نے سچ کہا اے رضوان جنت کے دروازے کھولدے۔ تاکہ سخی پہلے داخل ہو۔ اور یہ لوگ اسکے پیچھے پیچھے جائیں (کذا فی مشکوة الانوار) آنحضور کائنات فرماتے ہیں کہ عالِم کو عابد پر اتنی فضیلت ہے جتنی مجھے ایک ادنے مسلمان پر۔ اور اسی طرح حضرتِ ابراہیمؑ پر وحی آئی تھی کہ میں علیم ہوں اور عالِم کو دوست رکھتا ہوں۔ اور حسن رحمہ اللہ کا قول ہے کہ قیامت کے دن علماء کی دوات کی روشنائی شہیدوں کے خون سے تولی جائے گی اور اُسی کا پلّہ جھکتا رہیگا۔ اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ اے شخص تو یا عالم بن یا طالبعلم۔ یا سامع۔ چوتھی چیز کا طالب نہ رہ ورنہ ہلاک ہوجاسے گا۔

قیل یارسول اللہ ای الاعمال افضل فقال العلم باللہ لان قلیل العمل ینفع مع العلم وان کثیر العمل لا ینفع مع الجھل فعلم من ھذا ان العلم اشرف جواھر من العبادۃ ولکن لا بد للعبد من العبادۃ مع العلم والا لکان عملہ ھباء منثورا وقال النظر الی وجہ العالم عبادۃ وقال علیہ السلام ان اللہ وملائکتہ واھل السموات والارض حتی النملۃ فی جحرھا والحوت فی البحر لیصلون علی معلم الناس خیرا (زبدۃ الواعظین) قال النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ان اللہ جعل بنی آدم علی ثمان خصال منھا اربع لاھل الجنۃ وجہ ملیح ولسان فصیح وقلب تقی وید سخی واربع لاھل النار وجہ عابس ولسان فاحش وقلب شدید وید بخیل صدق رسول اللہ قال النبی علیہ السلام احذروا ثلاثۃ اصناف من الناس وھم العلماء الغافلون والفقراء المداھنون والمتصوفون الجاھلون بلا علم قال النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قوام الدنیا باربعۃ اشیاء اولھا بعلم العلماء والثانی بعدل الامراء والثالث بسخاوۃ الاغنیاء والرابع بدعوۃ الفقراء ولولا علم العلماء لھلک الجھلاء ولولا سخاوۃ الاغنیاء لھلک الفقراء ولولا دعاء الفقراء لھلک الاغنیاء ولولا عدل الامراء لاکل بعض الناس بعضا کما یاکل الذئب الغنم قال النبی علیہ السلام من انفق درھما علی طالب العلم فکانما انفق مثل جبل احد من الذھب الاحمر فی سبیل اللہ تعالی قال النبی علیہ السلام من صلی صلوۃ الجماعۃ من المسلمین اربعین یوما

بعض صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کونسا عمل افضل ہے آپ نے فرمایا وہ علم جو معرفت الٰہی کا ذریعہ ہو کیونکہ علم کے ہوتے تھوڑا سا عمل مفید اور جہل کے ہوتے بہت سا عمل غیر مفید ہے اس سے معلوم ہوا کہ علم اپنی ذات میں عبادت سے بہتر ہے لیکن علم کے ساتھ عبادت ضروری چیز ہے ورنہ سارے عمل تنکے کی طرح اُڑ جائینگے نیز آپکا ارشاد ہے کہ عالم کی طرف دیکھنا عبادت ہی اور یہ بھی فرمایا ہے کہ خدا اور فرشتے اور آسمان و زمین کی مخلوق یہانتک کہ سوراخوں کی چیونٹیاں اور دریاؤں کی مچھلیاں اسکے لئے دعا کرتی ہیں جو لوگوں کو نیک علم سکھاتا پڑھاتا ہے (زبدۃ الواعظین) آنحضرتؐ کا قول ہے کہ اللہ تعالی نے بنی آدم کو آٹھ خصلتوں پر پیدا کیا ہے انہیں سے چار خصلتیں جنتیوں کی ہیں (۱) ملیح اور بشاش چہرہ (۲) فصیح اور میٹھی زبان (۳) خدا سے ڈرنے والا دل (۴) داد و دہش کرنے والا ہات۔ اور چار خصلتیں دوزخیوں کی ہیں (۱) ترش خوئی کے سبب بگڑا ہوا چہرہ (۲) فحش بکنے والی زبان (۳) پتھر کی طرح سخت دل (۴) بخیلی کرنے والا ہات رسُول خدا کا یہ فرمان بالکل سچ ہے نیز آپ فرماتے ہیں کہ تین طرح کے آدمیوں سے بچتے رہو (۱) غافل علماء سے (۲) خوشامدی فقرا سے (۳) جاہل صوفیوں سے اور ارشاد ہوا ہے کہ دنیا چار چیزوں سے قایم ہے (۱) علماء کے علم سے (۲) امراء کے انصاف سے (۳) دولتمندوں کی سخاوت سے (۴) فقراء کی دعا سے۔ علماء کا علم نہو تو جاہل ہلاک ہو جائیں امراء کا انصاف نہو تو آدمی کو آدمی اس طرح کھا جائے جس طرح بھیڑیا بکری کو کھا جاتا ہے۔ آنحضرتؐ کا ارشاد ہے کہ طالب علم پر ایک درم خرچنے والے کو اتنا ثواب ملتا ہے گویا اُس نے کوہ احد کے برابر سونا خیرات کیا۔ یہ بھی ارشاد ہوا ہی کہ جس نے چالیس دن تک تکبیر اولی کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھی

لم تفتہ رکعۃ کتب اللہ لہ براءۃ من النفاق وقال النبی علیہ السلام من صلی الصبح ثم جلس لیذکر اللہ تعالیٰ یعطیہ اللہ فی الفردوس سبعین قصرا من ذہب وفضۃ وقال النبی علیہ السلام انما مثل الصلوۃ کمثل نہر جار علی باب احدکم یغتسل فیہ کل یوم خمس مرات ہل یبقی علیہ شیء قالوا لا قال کذلک الصلوۃ تغسل الذنوب (دقائق الاخبار)

سورۃ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم البقرۃ

(واذا سألک عبادی عنی فانی قریب) ای فقل لہم انی قریب وھو تمثیل لکمال علمہ بافعال العباد واقوالہم واطلاعہ علی احوالہم بحال من قریب مکانہ منہم روی ان اعرابیا جاء الی النبی علیہ السلام فقال یا رسول اللہ اقریب ربنا فنناجیہ ام بعید فنناديہ فنزلت ھذہ الآیۃ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان تقریر للقرب ووعد للداعی بالاجابۃ فلیستجیبوا لی ای بعثتی اذا دعوتہم للایمان والطاعۃ کما اجیبہم اذا دعونی لمھماتہم (ولیؤمنوا بی) امر بالثبات والمداومۃ علیہ (لعلہم یرشدون) راجین اصابۃ الرشد وھو اصابۃ الحق وقری بفتح الشین وکسرھا واعلم ان اللہ تعالی لما امرھم بصوم الشھر ومراعاۃ العدۃ وحثہم علی القیام بوظائف التکبیر عقبہ بھذہ الآیۃ الدالۃ علی انہ خبیر باحوالہم سمیع لاقوالہم

اللہ تعالیٰ اُسے نفاق سے آزادی کا پروانہ لکھدیتا ہے اور آپکا ارشاد ہے کہ جو صبح کی نماز پڑھکر ذکر الٰہی کرنے بیٹھ گیا اُسے جنت الفردوس میں سونے چاندی کے ستر محل عطا ہوں گے پیغمبر خدا فرماتے ہیں کہ نماز کی مثال اُس نہر کی سی ہے جو کسیکے دروازہ پر پڑی بہہ رہی ہو اور وہ ہر روز پانچ دفعہ اُس میں نہاتا ہو۔ بتاؤ اُس شخص کے بدن پر کچھ میل کچیل باقی رہیگا؟ صحابہ نے کہا ہرگز نہ رہیگا آپنے فرمایا نماز اسی طرح گناہوں کو دھو دیتی ہے (دقایق الاخبار)

سورہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بقرہ

(واذا سألک عبادی الآیۃ)

یعنے اے محمد جب میرے بندے تمسے میری بابت سوال کریں تو اُنسے کہدو کہ میں اُنکے پاس ہوں۔ یہ بندوں کے افعال و اقوال اور اطلاع احوال کے متعلق اللہ تعالیٰ کے کمال علم کی تمثیل ہے جسکو قرب مکانی کے طور پر بیان کیا گیا ہے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول خدا سے سوال کیا کہ اگر ہمارا پروردگار قریب ہو تو ہم اُس سے چپکے چپکے مناجات کیا کریں اور اگر بعید ہو تو پکار پکار کر عرض معروض کرتے رہیں اُسکے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اُجیب دعوۃ الداع اذا دعان اس سے اللہ تعالیٰ کے قرب کا ثبوت اور دعا کی قبولیت کا وعدہ نکلتا ہے فلیستجیبوا لی الآیۃ یعنے بندوں پر لازم ہے کہ میں ایمان اور طاعت کی طرف بلاؤں تو میرا کہا مانیں۔ کیونکہ مہمات میں میں اُنکی دعا قبول کر لیتا ہوں اور اُنکا فرض ہے کہ ایمان پر ثابت قدم رہیں تاکہ اُن کو سیدھا رستہ ملجائے یرشدون میں شین منقوطہ کا زبر زیر پیش تینوں قرأتیں آئی ہیں واضح ہے کہ جبکہ اللہ تعالیٰ نے روزوں اور اُنکی گنتی پورا کرنے کا حکم دیا اور بندوں کو تکبیر اور ادائے شکر پر اُبھارا تو اُسکے بعد اس آیت میں ادھر اشارہ فرمادیا کہ خدا اُنکے احوال سے مطلع۔ اُنکے اقوال کا سامع

مجیب لدعائهم مجازیهم علی اعمالهم تاکید اله وحثا علیه (قاضی بیضاوی) عن ابن مالک عن النبی علیه السلام انه قال وما من دعاء الا بینه وبین السماء حجاب حتی یصلی علی النبی علیه السلام فاذا صلی علیه یخرق ذلک الحجاب ید خل الدعاء واذا لم یفعل ذلک رجع دعاؤ وحکی ان واحدا من الصلحاء جلس للتشهد ونسی الصلوٰۃ علی النبی علیه السلام فرای رسول الله فی نومه فقال له لم نسیت الصلوٰۃ علی فقال یا رسول الله اشتغلت بثناء الله وعبادته فنسیت الصلوٰۃ علیک فقال علیه السلام اما سمعت قولی الاعمال موقوفة والدعوات محبوسة حتی یصلی علی ولو ان عبدا جاء یوم القیامة بحسنات اهل الدنیا ولم یکن فیها صلوٰۃ علی ردت علیه حسناته فلم یقبل منها شیء (زبدہ) روی ان موسیٰ علیه السلام ناجی ربه فقال الٰهی هل اکرمت احدا مثل ما اکرمتنی حیث اسمعتنی کلامک قال الله تعالیٰ یا موسیٰ ان لی عبادا اخرجهم فی اٰخر الزمان فاکرمهم بشهر رمضان وانا اکون اقرب الیهم منک فانی کلمتک وبینی وبینک سبعون الف حجاب فاذا صامت امة محمد وابیضت شفاههم واصفرت الوانهم ارفع تلک الحجب وقت الافطار یا موسیٰ طوبیٰ لمن عطش کبده وجاع بطنه فی رمضان فلا اجازیهم دون لقائی فینبغی للعاقل ان یعرف حرمة هذا الشهر

اُسکے دعا قبول کرنے والا اور اُنکو مطابق اعمال جزا دینے والا ہے اسمیں عبادتوں کی تاکید اور اُنپر ترغیب پائی جاتی ہے (قاضی بیضاوی) انسؓ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جبتک دعا کرنے والا اپنے نبی پر درود نہ بھیجے اُسکی دعا اور آسمان کے مابین ایک پردہ حائل رہتا ہے۔ درود بھیجنے کے بعد پردہ پھٹکر دعا آسمان تک پہنچ جاتی ہے ورنہ واپس آجاتی ہے۔ روایت ہے کہ ایک شخص تشہد میں درود پڑھنا بھول گیا خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے دیکھا کہ تونے ہمپر درود کیوں نہیں بھیجا عرض کیا کہ میں خدا کی ثنا اور شغل عبادت کے باعث درود بھول گیا تھا۔ آپ نے فرمایا کیا تونے یہ حدیث نہیں سنی کہ جبتک انسان مجھپر درود نہ بھیجے اُسکے تمام اعمال نامقبول اور دعائیں غیر مستجاب رہتی ہیں۔ قیامت میں اگر کوئی شخص تمام اہل دنیا کی برابر نیکیاں لیکر آئے لیکن اُنمیں درود نہو تو اسکی تمام نیکیاں رد کردی جائینگی اور کوئی طاعت قبول نہوگی (زبدہ) مروی ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے اپنی مناجات میں فرمایا کہ الٰہی تونے میرے برابر کسی اور کو بزرگی دی ہے یا نہیں کیونکہ تو مجھسے ہمکلام ہوا ہے۔ جواب ملا کہ اے موسیٰ میں آخر زمانہ میں ایک امت کو پیدا کروں گا اور رمضان کے باعث اُنکو بزرگی دوں گا اور تمھاری نسبت اُنسے بہت قریب ہوجاؤں گا کیونکہ میں تمھارے ساتھ ستر ہزار پردوں میں ہمکلام ہوا ہوں۔ لیکن امت محمدیہ جب روزے رکھے گی اور اُن کے ہونٹ سفید اور رنگ زرد ہوجائیں گے تو میں افطار کے وقت ان پردوں کو اُٹھادوں گا۔ اے موسیٰ رمضان میں جس کا کلیجا پیاسا۔ اور پیٹ بھوکا رہا ہو اُس کو مبارک باد۔ ایسوں کی جزا میری ملاقات کے سوا اور کچھ نہیں۔ اسلیے عقلمند کو لازم ہے کہ رمضان میں تعظیم کو نگاہ رکھے۔

ويحفظ قلبه فيه من الحسد والعداوة للمسلمين ومع ذلك يكون خائفا وخاشيا ان الله يقبل صومه ام لا حيث قال الله تعالى انما يتقبل الله من المتقين، يخرج الصائمون من قبورهم ويعرفون صيامهم تلقون بالموائد والتحف والاباريق يقال لهم كلوا قد جعتم حين شبع الناس واشربوا قد عطشتم حين روى الناس واستريحوا فيأكلون ويشربون والناس في الحساب (تنبيه الغافلين) عن علي ابن ابي طالب رضي الله تعالى عنه انه قال سئل النبي عليه السلام عن فضائل التراويح في شهر رمضان فقال يخرج المؤمن من ذنبه في اول ليلة كيوم ولدته امه وفي الليلة الثانية يغفر له ولابويه ان كانا مؤمنين وفي الليلة الثالثة ينادي ملك من تحت العرش استأنف العمل غفر الله ما تقدم من ذنبك وفي الليلة الرابعة له من الاجر مثل قراءة التوراة والانجيل والزبور والفرقان وفي الليلة الخامسة اعطاه الله تعالى مثل من صلى في المسجد الحرام ومسجد المدينة والمسجد الاقصى وفي الليلة السادسة اعطاه الله تعالى ثواب من طاف بالبيت المعمور واستغفر له كل حجر ومدر وفي الليلة السابعة فكانما ادرك موسى عليه السلام ونصره على فرعون وهامان وفي الليلة الثامنة اعطاه الله تعالى ما اعطى ابراهيم عليه السلام

اور اسمیں دل کو مسلمانوں کی عداوت اور حسد سے بچاتے۔ اور با اینہمہ اللہ تعالیٰ سے اسلیے ڈرتا کانپتا رہے کہ دیکھیے روزہ قبول ہوا یا نہوا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خدا پرہیزگاروں ہی کی طاعت قبول کیا کرتا ہے روزہ دار قبروں سے نکلکر اپنے روزونکو پہچان لینگے اور روزے۔ کھانے کے خوان تحفے اور آفتابے لیکر اُنسے ملاقات کرینگے۔ پھر اُن کو حکم ہوگا کہ خوب کھاؤ کیونکہ لوگونکے پیٹ بھرائی کے وقت تم بھوکے رہ چکے ہو۔ اور خوب پیو۔ کیونکہ اوروں کی سیرابی کے زمانہ میں تم پیاسے رہے ہو۔ چنانچہ روزہ دار کھانے پینے میں مشغول رہیں گے اور انکے سوا دیگر لوگ حساب دیں گے (تنبیہ الغافلین) حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا سے رمضان میں تراویح کی بابت سوال کیا گیا آپ نے فرمایا رمضان کی پہلی رات میں مومن بندہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے گویا آج ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے دوسری رات میں اُسکی اور اُسکے مسلمان ماں باپ کی مغفرت ہوتی ہے۔ تیسری رات میں فرشتہ عرش کے نیچے سے ندا کرتا ہے کہ اب نئے سرے سے عمل کر کیونکہ تیرے گزشتہ گناہ معاف ہو چکے ہیں۔ چوتھی رات میں اُسے توریت۔ انجیل۔ زبور۔ اور قرآن مجید پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ پانچویں رات میں اللہ تعالیٰ اسے اُس شخص کا ثواب عطا کرتا ہے جس نے مسجد حرام و مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ میں نماز ادا کی ہو چھٹی رات میں بیت المعمور کے طواف کرنے والے کی برابر ثواب ملتا ہے اور ہر ایک پتھر اور ڈھیلے اسکی مغفرت چاہتے ہیں۔ ساتویں رات میں اتنا ثواب ملتا ہے کہ گویا حضرت موسیٰ سے ملاقات کی اور فرعون کے مقابلہ میں اُنکی مدد کی آٹھویں میں اُسی اتنا ثواب ملتا ہے جتنا حضرت ابراہیم کو ملا۔

وفی اللیلۃ التاسعۃ فکانما عبد اللہ تعالٰی عبادۃ النبی علیہ السلام وفی اللیلۃ العاشرۃ یرزقہ اللہ خیر الدنیا والاخرۃ وفی اللیلۃ الحادیۃ عشرۃ یخرج من الدنیا کیوم ولدتہ من بطن امہ وفی اللیلۃ الثانیۃ عشرۃ جاء یوم القیامۃ ووجھہ کالقمر فی لیلۃ البدر وفی اللیلۃ الثالثۃ عشرۃ جاء یوم القیامۃ امنا من کل سوء وفی اللیلۃ الرابعۃ عشرۃ جاءت الملائکۃ یشھدون لہ انہ قد صلی التراویح فلا یحاسبہ اللہ یوم القیامۃ وفی اللیلۃ الخامسۃ عشرۃ تصلی علیہ الملائکۃ وحملۃ العرش والکرسی وفی اللیلۃ السادسۃ عشرۃ کتب اللہ لہ براءۃ النجاۃ من النار وبراءۃ الدخول فی الجنۃ وفی اللیلۃ السابعۃ عشرۃ یعطی مثل ثواب الانبیاء وفی اللیلۃ الثامنۃ عشرۃ نادی ملک یا عبد اللہ ان اللہ رضی عنک وعن والدیک وفی اللیلۃ التاسعۃ عشرۃ یرفع اللہ درجاتہ فی الفردوس وفی لیلۃ العشرین یعطی ثواب الشھداء والصالحین وفی اللیلۃ الحادیۃ والعشرین بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ من النور وفی اللیلۃ الثانیۃ والعشرین جاء یوم القیامۃ آمنا من کل غم وھم وفی اللیلۃ الثالثۃ والعشرین بنی اللہ لہ مدینۃ فی الجنۃ وفی اللیلۃ الرابعۃ والعشرین کان لہ اربع وعشرون دعوۃ مستجابۃ وفی اللیلۃ الخامسۃ والعشرین یرفع اللہ عنہ عذاب القبر وفی اللیلۃ السادسۃ والعشرین یرفع اللہ لہ ثواب اربعین عاما وفی اللیلۃ السابعۃ والعشرین جاز یوم القیامۃ علی الصراط کالبرق الخاطف

نویں رات میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا ثواب ملتا ہے دسویں رات میں اللہ تعالیٰ دین و دنیا کی بہتری عنایت کرتا ہے گیارھویں رات میں دنیا سے اس طرح الگ ہوجاتا ہے گویا آج ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے بارھویں رات میں یہ فضیلت ملتی ہے کہ اُس کا چہرہ قیامت کے دن چودھویں کے چاند کی طرح روشن ہوگا تیرھویں رات کی برکت سے قیامت میں اُسے ہر طرح کی برائی سے امن ملے گا۔ چودھویں رات کی عبادت کے باعث فرشتے اُسکی تراویح کی گواہی دینگے اور اللہ تعالیٰ قیامت کے حساب سے بری کریگا پندرھویں رات میں فرشتے اور حاملان عرش و کرسی اسپر رحمت بھیجتے ہیں سولھویں رات میں اللہ تعالیٰ دوزخ سے آزادی اور جنت میں داخل ہونے کا پروانہ لکھدیتا ہے سترھویں رات میں انبیاء کے برابر ثواب ملتا ہے اٹھارھویں رات میں ایک فرشتہ ندا کرتا ہے کہ اے خدا کے بندے تجھسے اور تیرے ماں باپ سے خدا راضی ہے انیسویں رات میں اللہ تعالیٰ جنۃ الفردوس میں اُسکے درجے بلند کردیتا ہے بیسویں رات میں شہیدوں اور صالحوں کا اجر ملتا ہے اکیسویں رات میں اللہ تعالیٰ اُسکے لیے جنت میں ایک محل تیار کرتا ہے بائیسویں رات میں یہ برکت حاصل ہوتی ہے کہ وہ قیامت کے دن ہر طرح کے غم اور اندیشہ سے بےخوف رہیگا تئیسویں رات میں اللہ تعالیٰ اسکے لئے بہشت میں ایک شہر تیار کرتا ہے چوبیسویں رات میں ہیں دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ پچیسویں رات میں اُس سے عذاب قبر اُٹھا دیا جاتا ہے۔ چھبیسویں رات میں چالیس سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ ستائیسویں رات کی فضیلت کے باعث وہ پلصراط پر سے کوندتی بجلی کی طرح گزرجاتا ہے

وفي الليلة الثامنة والعشرين يرفع الله له الف درجة في الجنة وفي الليلة التاسعة والعشرين
اعطاه الله ثواب الف حجة مقبولة وفي ليلة الثلاثين يقول الله يا عبدي كل من ثمار الجنة واغتسل
من ماء السلسبيل واشرب من الكوثر انا ربك وانت عبدي (مجالس) عن عائشة رضي الله عنها
عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال من اعتكف ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه
(خ م) عن عائشة رضي الله عنها انها قالت كان النبي عليه السلام يعتكف العشر الاخير
من رمضان حتى توفاه الله تعالى ثم اعتكف ازواجه بعده اى اعتكفن في بيوتهن ولذا
قال الفقهاء يستحب للنساء ان يعتكفن في مكانهن (شرح المشارق)

سورة بسم الله الرحمن الرحيم البقرة

(وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى) انما سال ذلك ليصير علمه عيانا (قال
اَوَلَمْ تُؤْمِنْ) بانى قادر على الاحياء باعادة التركيب والحياة (قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ)
اى بلى امنت ولكن سالت لازيد بصيرة وسكون قلب باضافة العيان الى الوحي والاستدلال
(قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ) قيل طاؤسا وديكا وغرابا وحمامة (فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ) فاملهن
واضممهن اليك لتتعلمها وتعرف شانها لئلا تلتبس عليك بعد الاحياء

اٹھائیسویں رات میں اللہ تعالی اُسکے لیے جنت میں ہزار درجے بلند کر دیتا ہے انتیسویں رات میں ہزار مقبول
حج کا ثواب ملتا ہے تیسویں رات میں اللہ تعالی فرماتا ہے اے میرے بندے جنت کے میوے نوش کر اور سلسبیل
کے پانی سے نہا اور آب کوثر پی میں تیرا رب ہوں اور تو میرا بندہ (مجالس) حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے ایمان کے ساتھ طلب ثواب کے لئے اعتکاف کیا اسکے گزشتہ
گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں (بخاری و مسلم) نیز حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تا روز وفات رمضان
کے پچھلے عشرہ میں اعتکاف کرتے رہے۔ اسکے بعد آپکے ازواج مطہرات نے اپنے گھروں میں اعتکاف کیا
اسلئے فقہا کا قول ہے کہ عورتوں کے لیے اپنے گھروں میں اعتکاف کرنا مستحب ہے (شرح المشارق)

سورہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بقرہ

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى یعنی جب ابراہیم نے یہ کہا کہ الٰہی مجھے دکھادے کہ تو مردوں کو
کیونکر زندہ کریگا۔ یہ سوال اسلئے تھا کہ علم الیقین عین الیقین کے مرتبہ میں آجائے قال اولم تؤمن ارشاد ہوا کہ ابراہیم کیا تجھے یقین
نہیں آیا کہ میں مردوں کے جسم و روح کو دوبارہ ترکیب دینے اور انکو زندہ کرنے پر قادر ہوں قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ ابراہیم نے کہا کہ
ہاں ہاں مجھے تیری قدرت پر یقین تو ہے مگر یہ سوال اسلئے کرتا ہوں کہ وحی اور استدلال کے ساتھ شہادت عینی کو ملا کر اور زیادہ
یقین اور دلی اطمینان حاصل کروں قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ حکم ہوا کہ اچھا چار پرندے پکڑو جیسے مور مرغ۔ کوا۔ کبوتر
فَصُرْهُنَّ اِلَيْكَ پھر انہیں اپنے سے ہلالو تاکہ تمہیں اچھی طرح شناخت ہو اور زندہ ہونے کے بعد اشتباہ نکرو

(ثم اجعل على كل جبل منهن جزءا) اى ثم جزئهن (ثم ادعهن) قل لهن تعالين باذن الله (يأتينك سعيا)
ساعيات مسرعات طيرانا او مشيا (واعلم ان الله عزيز) لا يعجز عما يريده (حكيم) ذو حكمة بالغة فى كل ما يفعل
ويذره (قاضى بيضاوى) (واذ قال ابراهيم رب ارنى كيف تحى الموتى) قال الحسن كان سبب هذا السؤال
من ابراهيم انه مر على دابة ميتة قال ابن جريج كانت جيفة حمار على ساحل البحر فرآها وقد توزعتها دواب البحر
والبر فكان اذا مد البحر جاءت الحيتان ودواب البحر فاكلن منها فما وقع منها يصير فى البحر واذا جزر
البحر جاءت السباع فاكلت منها فما وقع منها فى التراب يصير ترابا فاذا ذهبت السباع عنها جاءت
الطيور فاكلت منها فما سقط منها دفعه الريح فى الجو فلما رأى ذلك تعجب منها وقال يا رب قد علمت انك
تجمعها من بطون السباع وحواصل الطيور واجواف دواب البحر فارنى كيف تحييها لاعاين فازداد
يقينا فعاتبه الله (قال اولم تؤمن قال بلى) يا رب علمت وآمنت (ولكن ليطمئن قلبى) اى
ليسكن قلبى الى المعاينة والمشاهدة اراد ان يصير له علم اليقين عين اليقين (قال فخذ اربعة من الطير)
قال مجاهد اخذ طاؤسا وديكا وحمامة وغرابا وقيل بطة خضراء وغرابا اسود وحمامة بيضاء وديكا احمر
(فصرهن اليك) اى قطعهن ومزقهن وقيل اجمعهن واضممهن اليك (ثم اجعل على كل جبل منهن جزءا)

ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا پھر اُن کو قیمہ قیمہ کرکے چار پہاڑوں پر رکھدو ثُمَّ ادْعُهُنَّ پھر اُن کو بلاؤ آواز
دو اور کہو کہ خدا کے حکم سے چلے آو يَأْتِيْنَكَ سَعْيًا وہ تمہارے پاس دوڑتے یا اڑتے چلے آئینگے وَاعْلَمْ اَنَّ
اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ اور تمکو معلوم رہے کہ اللہ تعالی اپنے ارادہ میں غالب اور ہر چیز کے کرنے کرانے میں حکمت
سے کام لیتا ہے (بیضاوی) حسن کہتے ہیں اس سوال کا یہ سبب تھا کہ حضرت ابراہیمؑ ایک بار کسی مرے ہوئے
جانور اور جیسا ابن جریج کہتے ہیں کسی مرے ہوئے گدھے کی طرف سے ہوکر گزرے جو دریا کے کنارے پڑا تھا اور جنگلی
و دریائی جانور اسے کھا رہے تھے جب دریا چڑھ آتا تھا تو اسے مچھلیاں نوچتی تھیں اور رہا سہا
گوشت دریا میں گر جاتا تھا اور جب اتر جاتا تو درندے پھاڑتے تھے اور انکا بچا کھچا مٹی میں ملجاتا تھا اور درندوں
کے چلے جانے کے بعد پرندے کھا جاتے تھے اور انکی چونچ سے جو کچھ گرتا تھا اسے ہوا اڑا لیجاتی تھی حضرت ابراہیمؑ
نے یہ نظارہ دیکھکر تعجب کیا اور یہ فرمایا الٰہی میں جانتا ہوں کہ تو اسکو درندوں کے پیٹ پرندوں کے پوٹے اور
دریائی جانوروں کے شکم سے نکال کر ضرور زندہ کریگا لیکن مجھے یہ کرشمہ آنکھوں سے دکھادے تاکہ اور زیادہ یقین حاصل ہو
جانے اس پر حق سے عتاب یہ خطاب ہوا کہ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ یعنے اے ابراہیم کیا تمکو یقین نہیں آیا قَالَ بَلٰی الآیۃ ابراہیمؑ نے
کہا مجھے یقین ہے اور میرا ایمان ہے مگر آنکھوں سے دیکھ لونگا تو دلکو تسکین ہوجائیگی اور علم الیقین عین الیقین کے
مرتبہ میں آجائیگا حکم ہوا کہ چار پرندے پکڑ کر پہلے انکو اپنے سے ہلا لو اور پھر قیمہ قیمہ کرکے پہاڑ پر رکھدو اور پھر انکو آواز
دو وہ دوڑتے چلے آئینگے مجاہد کا قول ہے کہ ابراہیمؑ نے مور مرغ کوے کبوتر کو لیا تھا اور بعض علما کہتے ہیں
مرغابی سبز اور کالا کوا اور سفید کبوتر اور لال مرغ مفسرین لکھتے ہیں اللہ تعالی نے ابراہیمؑ کو حکم دیا

قال المفسرون امر الله تعالى ابراهيم ان يذبح تلك الطيور وينتف ريشها ويقطعها ويخلط ريشها ودماءها ولحومها بعضها ببعض ففعل ثم امره ان يجعل اجزاءها على الجبال واختلفوا في عدد الجبال فقال ابن عباس رضي الله عنهما امر ان يجعل طائر اربعة اجزاء ويجعلها على اربعة جبال وقيل جبل على جانب الشرق وجبل على جانب الغرب وجبل على الشمال وجبل على الجنوب وقيل جزأه سبعة اجزاء ووضعها على سبعة اجبل وامسك رؤسهن ثم دعاهن بقوله فتعالين باذن الله تعالى فجعلت كل قطرة من دم طائر تطير الى القطرة الاخرى وكل ريشة تطير الى الريشة الاخرى وكل عظم يطير الى العظم الاخر وكل بضعة تطير الى البضعة الاخرى وابراهيم عليه الصلوة والسلام ينظر حتى لقيت كل جثة بعضها الى بعض في السماء بغير راس ثم اقبلن الى رؤسهن سعيا فكلما جاء طائر طار راسه فان وجد راسه دنا منه وان لم يجده تاخر حتى يلقى كل طائر راسه فذلك قوله تعالى ثم ادعهن يأتينك سعيا قيل المراد بالسعي الاسراع والعدو وقيل المشي كما قال الله تعالى فاسعوا الى ذكر الله والحكمة في المشي دون الطيران كونه ابعد من الشبهة لانها لو طارت لتوهم انها غير تلك الطير وان ارجلها غير سليمة وقيل السعي الطيران. واعلم ان الله عزيز حكيم (تفسير معالم)

کہ ان چاروں کو ذبح کرکے گوشت اور خون کو پر پرزوں سمیت ملا جلا کر [illegible] اور پہاڑ پر رکھدو چنانچہ آپنے اسکی تعمیل کی۔ پہاڑوں کی گنتی میں اختلاف ہے ابن عباسؓ فرماتے ہیں یہ حکم ہوا تھا کہ گوشت کے چار حصے کرکے چار پہاڑوں پر رکھدو بعض کا قول ہے ایک پہاڑ مشرق میں تھا ایک مغرب میں ایک شمال میں ایک جنوب میں اور بعض علما کہتے ہیں کہ آپنے سات حصے کرکے سات پہاڑوں پر رکھے اور [illegible] خدا کے حکم سے چلے آؤ۔ چنانچہ [illegible] ہر ہڈی دوسری ہڈی سے اور [illegible] تماشا دیکھتے رہے یہانتک کہ بغیر سروں کے [illegible] اپنے سروں کی طرف آگئے جب ایک طائر کا دھڑ قریب آتا تو سر اسکی طرف اڑجاتا [illegible] سر تھا اسی کا دھڑ نکلا تو دونو ملگئے ورنہ سر اس سے الگ رہا اور اپنے دوسرے طائر کے ساتھ اپنے واقعی دھڑ سے جاملا۔ چنانچہ ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا کا یہی مطلب ہے ایک قول یہ ہے کہ لفظ سعی چلنا دوڑ کر چلنے کے معنوں میں ہے اور بعض نے اس سے معمولی رفتار مراد رکھی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاسْعَوْا إِلَى ذِكْرِ اللَّهِ یعنے ذکر الٰہی کیلئے چلو۔ [illegible] حکمت چلنے میں تھی اڑنے میں نہیں۔ کیونکہ چلنے میں دیکھنے والیکو [illegible] اتنی شکل و شباہت کے متعلق شبہہ باقی نہیں رہتا۔ یہ پرندے اگر اڑکر آتے تو توہم ہو سکتا تھا کہ شاید اسی [illegible] [illegible]

روی ان الله تعالیٰ لما اراد الله ان یخلق السموات والارض خلق جوهرة خضراء اضعاف السموات والارض ثم نظر الیها نظرة هیبة فصارت ماء ثم نظر الی الماء فغلی وارتفع منه زبد ودخان وبخار وارتعد من خشیة الله فمن ثم یرتعد الی یوم القیامة وخلق الله من ذلک الدخان السماء وخلق من ذلک الزبد الارض ثم بعث الله ملکا من تحت العرش فهبط الی الارض حتی دخل تحت الارضین السبع فوضعها علی عاتقه احدی یدیه کانت بالمشرق والاخری کانت بالمغرب باسطتین قابضتین علی الارضین السبع حتی ضبطها فلم یکن لقدمیه موضع قرار فاهبط الله من الفردوس ثورا له سبعون الف قرن واربعون الف قائمة وجعل قرار قدم الملک علی سنامه فلم تستقر قدماه فاهبط الله یاقوتة خضراء من اعلی درجة فی الجنة غلظها مسیرة خمسمائة عام فوضعها بین سنام الثور الی ذنبه فاستقرت علیها قدماه وقرون ذلک الثور خارجة من اقطار الارض ولکن ذلک الثور فی البحر فهو یتنفس فی کل یوم نفسین فاذا تنفس مد البحر واذا امسک نفسه جزر فلم یکن لقوائم الثور موضع قرار فخلق الله صخرة کغلظ سبع سموات وارضین فاستقرت قوائم الثور علیها ولم یکن للصخرة مستقر فخلق الله نونا وهو الحوت العظیم اسمه نون وکنیته بلهوت ولقبه بهموت

روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب آسمان و زمین پیدا کرنے کا قصد کیا تو پہلے سبز رنگ کا ایک جوہر پیدا کیا جو آسمان و زمین سے دو چند تھا پھر اس پر اپنے جلال کی نظر ڈالی وہ پگھل کر پانی ہو گیا پھر پانی پر نظر کی فوراً کھولنے لگا اور اسمیں جھاگ اور دھواں اٹھا اور پانی ہیبت الٰہی سے کپکپا اٹھا یہ تھرتھری قیامت تک پانی کی ذات میں موجود رہے گی پھر اس دھویں سے آسمان اور جھاگ سے زمین بنائی بعدہ اللہ تعالیٰ نے عرش کے نیچے سے ایک فرشتہ زمین پر بھیجا جس نے ساتویں زمین کے نیچے جا کر زمین کو اپنے کندھے پر رکھ لیا اسکا ایک ہاتھ مشرق میں دوسرا مغرب میں ہے اس نے دونوں ہاتھ پھیلا کر زمین کو اپنے قبضہ میں کر رکھا ہے لیکن اس فرشتہ کے قدم رکھنے کو کوئی جگہ نہ تھی اللہ تعالیٰ نے فردوس سے ایک بیل بھیجا جس کے ستر ہزار سینگ اور چالیس ہزار پاؤں ہیں فرشتے نے اسکی کوہان پر کھڑا ہونا چاہا مگر پاؤں نہ ٹکے اسلئے اللہ تعالیٰ نے جنت کے اعلیٰ درجہ سے سبز یاقوت کی ایک سل بھیجی جسکا دل پانسو برس کی راہ کا ہے یہ اس بیل کی کوہان سے لیکر دم تک بچھائی گئی اور فرشتے کے دونوں قدم اس پر ٹک گئے اس بیل کے سینگ زمین کے کناروں سے باہر نکلے ہوئے ہیں اور یہ دریا میں کھڑا ہے اور روزانہ دو سانس لیتا ہے اسکے سانس لیتے وقت دریا چڑھ جاتا ہے اور روکتے وقت اتر جاتا ہے [illegible] اسلئے اللہ تعالیٰ نے تمام آسمانوں [illegible] اور چونکہ اس پتھر کے رکھنے [illegible] اور لقب بہموت ہے

فوضع الصخرۃ علی ظهرہ وسائر جسدہ خال فالحوت علی البحر علی متن الریح والریح علی القدرۃ قال کعب الاحبار ان ابلیس تغلغل الی الحوت الذی کان علی ظهرہ الارض کلها والشجر والدواب وغیرها وقال له الق عن ظهرک هؤلاء الاثقال اجمع قال فهم الحوت ان یفعل ذلک فبعث الله دابة فدخلت منخرہ ووصلت الی دماغه فضج الی الله تعالی منها فاذن الله لها فخرجت قال کعب انها تنظر الیها وتنظر الیه فان هم بشیٔ من ذلک عادت کما کانت وهذا الحوت هو الذی اقسم الله به فقال نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ (تفسیر ثعلبی) هذہ کلها من قدرۃ الله العلیة البدیعة فمن لم یؤمن بها فهو کافر نعوذ بالله تعالی ٭ نوع اخر متعلق باحوال الدنیا والاخرۃ ٭ ذکر فی الخبر عن النبی علیه الصلوۃ والسلام انه قال من کانت لاخیه عندہ مظلمة من عرض او مال فلیطلب من المظلوم ان یهبها له اویستحل منه اویقضی منه قبل ان یاخذ منه خصماؤہ یوم لا یوجد دینار ولا درهم (حکایة) ان صیادا فی الزمن الاول اخذ سمکة فاخذها منه العوان وضربه فقال الصیاد یارب خلقتنی ضعیفا وخلقته قویا حتی ظلمنی سلط علیه خلقا من خلقک فاجعله عبرۃ للمسلمین فلما ذهب العوان الی دارہ شوی السمکة فلما وضعها علی مائدۃ واراد ان یتناول لدغته السمکة باذن الله تعالی

وہ پتھر اس مچھلی کی صرف پیٹھ پر رکھا ہوا ہے باقی جسم خالی ہے۔ اور یہ مچھلی دریا پر۔ دریا ہوا کی پشت پر۔ اور ہوا خدا کی قدرت اور اُسکے حکم پر ٹھیری ہوئی ہے۔ کعب احبار کہتے ہیں کہ شیطان نے ایکبار اس مچھلی کو جسکی پشت پر زمین درخت۔ اور تمام جاندار رکھے ہوئے ہیں بہکا کر یہ کہا کہ اس بوجھ کو اپنی پیٹھ پر سے پھینکدے۔ مچھلی نے ابھی اس کا ارادہ ہی کیا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک جانور بھیجا جو فوراً اُسکے نتھنے میں گھسکر دماغ میں جا اُترا مچھلی نے نہایت دکھ اُٹھا کر اللہ تعالیٰ سے فریاد کی چنانچہ وہ وہاں سے نکل آیا۔ کعب کا قول ہے مچھلی اُسکی طرف اور وہ مچھلی کی طرف تاکتا ہوا دیکھتا رہتا ہے۔ پھر مچھلی نے بُرا ارادہ کیا اُدھر یہ نتھنے میں داخل ہوا۔ اور یہ وہی مچھلی ہے جسکی بابت ن والقلم میں اللہ تعالیٰ نے قسم کھائی ہے (تفسیر ثعلبی) یہ سب اللہ تعالیٰ کی بلند اور نادر قدرت کی باتیں ہیں جو شخص ایسے خدا پر ایمان نہ لاوے وہ نعوذ باللہ کتنا کافر ہے۔ احوال دنیا و آخرت کے متعلق رسول خدا سے یہ حدیث مروی ہے کہ جس نے اپنے بھائی مسلمان کا کوئی حق یا مال اسباب دبا رکھا ہو اُسپر لازم ہے کہ قیامت میں مدعیوں کے چھین لینے سے پہلے یا تو خدا سے بخشوا لے یا کسی صورت سے مباح کرالے یا ادا کر دے کیونکہ قیامت کے دن نہ ہیں دینار ملیگا نہ درہم حکایت کسی شکاری سے ایک مچھلی پکڑی اُس سے ایک ظالم کوتوال نے بزور چھین لی۔ اور چلتے بار خوب مارا شکاری نے بددعا کی کہ الٰہی تو نے مجھے ناتواں اور اُسے زبردست بنایا ہے اُس نے مجھپر ظلم کیا۔ تو اپنی مخلوق میں سے کسیکو اُسپر مسلط کر دے تاکہ دیگر مسلمانوںکو عبرت ہو۔ کوتوال نے مچھلی بھونکر دسترخوان پر رکھی۔ کھانے کے لئے ہات ڈالنا چاہتا تھا کہ خدا کے حکم سے مچھلی نے کاٹ کھایا

واخذ الحديدة فلم يقدر على صبر حتى قطعها ثم سرى الى ذراعه حتى قطعها ثم نام فرأى فى المنام من يقول له رد الحق الى صاحبه حتى تنجو من هذه العلة فلما استيقظ من نومه علم ذلك فجاء الى الصياد فاعطاه عشرة آلاف درهم واستحل منه فلما جعله فى حل نبتت الدود فصارت يده كما كانت بقدرة الله تعالى (مكاشفة القلوب) عن ابى امامة الباهلى رضى الله تعالى عنه انه قال اذا توفى الرجل ووضع فى قبره جاءه ملك وقعد عند رأسه عذبه وضربه ضربة واحدة بمطرقة لم يبق عضو منه الا قطع وتلهب فى قبره ثم قيل له قم باذن الله فاذا هو يقوم مستويا فيصيح صيحة يسمعها ما بين السماء والارض الا الجن والانس ثم يقول الميت لم فعلت هذا ولم تعذبنى وانى اقيم الصلوة واؤدى الزكوة واصوم رمضان فيقول اعذبك بانك [illegible] يوما بمظلوم وهو يستغيث [illegible] فلم تغثه [illegible] وهذا قيل نصرة المظلوم [illegible] كما روى عنه عليه الصلوة والسلام [illegible] رأى مظلوما فاستغاثه فلم يغثه ضرب فى قبره مائة سوط من نار [illegible] قال النبى عليه السلام [illegible] مسلما [illegible] كانت وان تمادت بغير توبة فتح الله فى قبره ثلاثة ابواب من نار

اور فوراً ہاتھ کے زخم میں کیڑے پڑ گئے۔ [illegible] اگر بغیر ہاتھ کاٹے صبر نہ آیا۔ ہاتھ کاٹتے ہی زخم نے بازو میں سرایت کر کے کیڑے ڈالدیے چنانچہ بازو بھی کاٹنا پڑا۔ پھر اسے نیند آگئی اور خواب میں ایک شخص کو یہ کہتے دیکھا کہ حقدار کو اس کا حق دیدے تاکہ اس بلا سے نجات ملے۔ فوراً آنکھ کھل گئی اور شکاری پاس آکر اسے دس ہزار درہم دیئے اور اس سے [illegible] [illegible] تمام کیڑے جھڑ پڑے اور ہاتھ قدرت الٰہی سے ویسا ہی ہو گیا جیسا تھا۔ ابو امامہ باہلی روایت کرتے ہیں کہ [illegible] مر کر قبر میں رکھا جاتا ہے تو ایک فرشتہ آکر اسکے سر کے پاس بیٹھ جاتا ہے اور [illegible] [illegible] ایسی ضرب مارتا ہے کہ ہر عضو الگ کانی ہو جاتا ہے اور [illegible] [illegible] چنانچہ وہ سیدھا کھڑا ہو جاتا ہے اور [illegible] تمام مخلوق انس و جن کے سوا سنتی ہے [illegible] کیوں کیا اور مجھے عذاب کیوں [illegible] میں تو نمازی زکوۃ دینے والا اور روزہ دار آدمی تھا۔ فرشتہ جواب دیتا ہے میں نے تجھے اسلیے عذاب دیا کہ تو فلاں روز ایک مظلوم کے پاس سے گزرا [illegible] تجھ سے فریاد کی مگر تو اُسکی امداد سے پہلوتہی کر گیا اور تو نے فلاں [illegible] اس حالت میں نماز پڑھی کہ پیشاب کی چھینٹ [illegible] اسی لیے کہا گیا ہے کہ مظلوم کی مدد واجب ہے چنانچہ پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام [illegible] مظلوم کو [illegible] دیکھا اور وجود فریاد کرنے کے اسکی مدد نہ کی وہ قبر [illegible] آگ کے سو کوڑے [illegible] مسلمان یا غیر مسلمان [illegible] بغیر توبہ [illegible] قبر کی طرف [illegible] دروازے کھولے جائینگے

يعذب فيه الى يوم القيامة فاذا كان يوم القيمة يدخل النار مع الداخلين (حياة القلوب) حكى ان الحسن البصري ومالك بن دينار وثابت البناني دخلوا على الرابعة العدوية فقال الحسن البصري يا رابعة اختاري منا واحدا فان النكاح سنة النبي عليه السلام فقالت لى مسائل من اجابها زوجت نفسي منه فسالت الحسن اولا ما تقول حيث قال يوم الميثاق هؤلاء في الجنة ولا ابالى وهؤلاء في النار ولا ابالى من اى صنف اكون فقال لا ادري فقالت حين صورني الملك في رحم امي هل كنت شقية او سعيدة قال لا ادري قالت اذا قيل لواحد ان لا تخافوا ولا تحزنوا ولو احد لا بشرى لكم من اى صنف اكون قال لا ادري قالت القبر يكون روضة من رياض الجنان او حفرة من حفر النيران كيف يكون قبري قال لا ادري قالت يوم تبيض وجوه وتسود وجوه كيف يكون وجهي قال لا ادري قالت اذا نادى المنادي يوم القيامة الا ان فلان بن فلانة قد سعد سعادة وفلان بن فلانة قد شقي شقاوة فمن اكون انا قال لا ادري فبكوا جميعا وخرجوا من عندها (بهجة الانوار) (وحكى ايضا) انه لما مات زوج رابعة العدوية استاذن في الدخول عليها الحسن واصحابه فاذنت لهم في الدخول عليها وارخت سترا وجلست وراء الستر

اور قیامت تک عذاب ہوتا رہیگا۔ پھر قیامت کے دن جہنمیوں کے ساتھ دوزخ میں داخل ہو جائیگا (حیاۃ القلوب) روایت ہے کہ ایکدن حسن بصری اور مالک بن دینار اور ثابت بنانی رابعہ عدویہ کے پاس گئے اور یہ کہا کہ آپ ہم تینوں میں سے کسی کو پسند کر لیں کیونکہ نکاح سنت نبوی ہے۔ رابعہ بولیں کہ جو شخص میرے چند سوالوں کا جواب دیدیگا اُس سے نکاح کر لونگی چنانچہ پہلے حسن بصری سے سوال کیا کہ اللہ تعالی میثاق کے دن فرما چکا ہے کہ یہ مخلوق جنت کے لئے ہے اور یہ دوزخ کے لئے اور مجھے نہ اسکی پرواہ ہے نہ اُسکی اب یہ بتاؤ کہ میں کونسے گروہ میں ہوں حسن نے کہا میں نہیں جانتا دوسرا سوال کیا کہ جب اللہ تعالی نے ماں کے پیٹ میں میری تصویر بنائی تھی تو مجھے نیکبخت لکھا تھا یا بدبخت حسن بولے مجھے اسکا جواب نہیں آتا تیسرا سوال کیا کہ قبر یا تو جنت کے باغوں میں کا ایک باغ ہے یا دوزخ کے گڑھوں میں کا ایک گڑھا میری قبر کیسی ہوگی حسن نے فرمایا مجھے معلوم نہیں چوتھا سوال کیا کہ جسدن بہت سے چہرے روشن اور بہت سے سیاہ ہو جائینگے اُسدن میرا چہرہ کیسا ہوگا حسن نے کہا مجھے خبر نہیں۔ پانچواں سوال کیا کہ جسدن ایک منادی ندا کریگا کہ فلاں عورت کا بیٹا فلاں شخص سعید ہے اور فلاں عورت کا بیٹا فلاں شخص شقی اُسدن میں کن لوگوں میں ہونگی حسن بولے مجھے اسکا جواب نہیں آتا اسکے بعد سب رو پڑے اور پھر رابعہ کے پاس سے چلے گئے (بہجۃ الانوار) **حکایت دوم** کہتے ہیں جب رابعہ بصریہ کے خاوند مر گئے تو حسن بصری اور انکے چند احباب رابعہ کی خدمت میں گئے اور اندر آنے کی اجازت چاہی اُنہوں نے اجازت دی اور سامنے پردہ ڈالکر اُسکے پیچھے بیٹھ گئیں۔ حسن اور اُنکے احباب بولے کہ آپ کے پہلے خاوند مر چکے ہیں اب اور نکاح کرنا چاہیئے۔

فقال لها الحسن البصري واصحابه انه قد مات بعلك ولا بدلك منه فقالت نعم ولكن من اعلمكم حتی ازوجه نفسی فقالوا الحسن البصری فقالت ان اجبتنی فی اربع مسائل فانا لك فقال سلی ان وفقنی الله تعالی اجبتك قالت ما تقول لو مت وخرجت من الدنیا اخرج علی الایمان ام لا قال هذا غیب لا یعلم الغیب الا الله ثم قالت ما تقول لو وضعت فی القبر وسالنی منکر ونکیر اقدر علی جوابهما ام لا قال هذا غیب لا یعلم الغیب الا الله قالت اذا حشر الناس یوم القیامة وتطایرت الکتب اعطی کتابی بیمینی ام بشمالی فقال هذا غیب ایضا ثم قالت اذا نودی للناس فریق فی الجنة وفریق فی السعیر اکون انا من ای الفریقین قال هذا غیب ایضا قالت من کان له غم هذه الاربعة کیف یشتغل بالتزویج ثم قالت یا حسن اخبرنی کم جزء خلق الله العقل قال عشرة اجزاء تسعة للرجال وواحد للنساء ثم قالت یا حسن کم جزء خلق الله الشهوة قال عشرة اجزاء تسعة للنساء وواحد للرجال ثم قالت یا حسن انا اقدر علی حفظ تسعة اجزاء من الشهوة بجزء من العقل وانت لا تقدر علی حفظ جزء واحد من الشهوة بتسعة اجزاء من العقل فبکی الحسن وخرج من عندها (مشکوٰة الانوار)

رابعہ بولیں ہاں ضرور مگر ہیں تم میں سب سے بڑے عالم سے نکاح کرونگی حاضرین نے کہا کہ ہم میں حسن سب سے بڑے عالم ہیں۔ رابعہ نے کہا کہ اے حسن اگر تم میری چار باتوں کا جواب دیدوگے تو میں تمہاری ہوجاؤنگی حسن بولے اگر توفیق الٰہی شامل حال رہی تو ضرور جواب دونگا۔ رابعہ نے کہا اچھا (۱) یہ بتاؤ کہ میں جب مرکر دنیا سے اٹھونگی تو ایمان کے ساتھ جاؤنگی یا نہیں حسن بولے کہ یہ تو غیب کی بات ہے جسکا حال خدا ہی کو معلوم ہے پھر بولیں (۲) قبر میں جب منکر نکیر سوال کرینگے تو میں انکے جواب پر قادر ہوسکونگی یا نہیں۔ حسن نے کہا کہ غیب کی بات خدا ہی جانتا ہے۔ پھر فرمایا (۳) محشر میں جب نامۂ اعمال اڑائے جائینگے تو میرا اعمال نامہ مجھے ہاتھ میں ہوگا یا بائیں ہاتھ میں حسن نے جواب دیا کہ یہ بھی غیب کی [illegible] پھر پوچھا (۴) جسدن لوگوں میں یہ ندا دیجائے گی کہ آج ایک فرقہ جنتی ہے اور ایک دوزخی اسدن میں کونسے فریق میں ہونگی حسن نے فرمایا کہ یہ بھی خدائے عالم الغیب ہی [illegible] رابعہ [illegible] جان کے ساتھ یہ چار طرح کے غم لگے ہوئے ہوں اسکو [illegible] حسن کو مخاطب کرکے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے عقل کے کتنے حصے کیے ہیں حسن نے کہا [illegible] مردوں کے لئے ایک عورتوں کے لئے۔ پھر پوچھا کہ شہوت کے کتنے حصے ہیں۔ جواب دیا کہ دس۔ نو عورتوں کے لئے۔ ایک مردوں کے لئے۔ یہ سنکر رابعہ نے کہا اے حسن میں باوجود ایک حصہ عقل رکھنے کے خواہش نفسانی کے نو حصوں کی حفاظت پر قدرت رکھتی ہوں اور تم نو حصے عقل رکھتے ہو مگر ایک حصہ خواہش کے [illegible] حسن [illegible] اور [illegible] چلے گئے (مشکوٰة الانوار)

(مثل الذين ينفقون اموالهم فی سبیل الله كمثل حبة) ای مثل نفقتهم كمثل حبة او مثلهم كمثل باذر حبة على حذف مضاف (انبتت سبع سنابل فی كل سنبلة مائة حبة) اسند الانبات الى الحبة لما كانت من الاسباب كما يسند الى الارض والماء والمنبت على الحقيقة هو الله تعالیٰ والمعنى انه يخرج منها ساق يتشعب منه سبع شعب لكل منها سنبلة فيها مائة حبة وهو تمثيل لا يقتضى وقوعه وقد يكون فی الذرة والدخن وفی البر فی الارض المغلة فی بعض الاراضی (والله يضاعف) تلك المضاعفة (لمن يشاء) بفضله على حسب حال المنفق من اخلاصه وتعبه ومن اجل ذلك تفاوتت الاعمال فی مقادير الثواب (والله واسع) لا يضيق عليه ما يتفضل به من الزيادة (عليم) بنية المنفق وقدر انفاقه (قاضی بیضاوی) نزلت فی شان عثمان بن عفان وعبد الرحمن بن عوف وذلك ان رسول الله عليه الصلوة والسلام لما حث الناس على الصدقة حين اراد الخروج الى غزوة تبوك جاء عبد الرحمن باربعة آلاف درهم فقال يا رسول الله كانت لی ثمانية آلاف درهم فامسكت منها لنفسی وعيالی اربعة آلاف واربعة آلاف اقرضتها لربی

بسم الله الرحمن الرحيم

مَثَلُ الَّذِيۡنَ يُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَهُمۡ الاية یعنے جو لوگ خدا کی راہ میں اپنا مال خرچتے ہیں انکے اس صرف کی مثال ایسی ہے جیسا کھیتی کا بیج۔ یا خود انکی مثال ایسی ہے جیسا بیج ڈالنے والا کسان اس تقدیر پر مضاف محذوف ہے یعنے مثل نفقتهم كمثل حبة او مثلهم كمثل باذر حبة انبتت سبع سنابل (الاية) اُس بیج نے سات خوشے نکالے اور ہر خوشے میں سو دانے پیدا ہوئے چونکہ بیج خوشے اُگنے کا سبب ہے اسلئے اگانا اُسکی طرف منسوب کر دیا ہے جیسا کہ زمین اور پانی کی طرف منسوب کر دیا کرتے ہیں ورنہ فی الواقع اگانے والا اللہ تعالیٰ ہے مطلب آیت یہ ہے کہ اول اُس بیج سے ایک تنہ نکلا پھر اس سے سات شاخیں پھوٹیں پھر ہر شاخ میں ایک خوشہ آیا اور ہر خوشہ میں [illegible] پیدا ہوئے یہ محض تمثیل کے طور پر ہے جس سے یہ لازم نہیں آتا کہ فی الواقع ایسا ہی ہوتا ہو گو کبھی [illegible] درختوں اور عمدہ زمین میں جہاں غلہ بکثرت پیدا ہوتا ہے ایسا اتفاق ہو جاتا ہے وَاللّٰهُ يُضَاعِفُ الاٰية اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صرف کرنے والے کے اخلاص اور محنت مشقت کی کمائی کے باعث جسکے لئے چاہے اسکو دوگنا گنا کر دیتا ہے۔ اسی لئے ثواب کے اندازہ میں لوگوں کے اعمال متفاوت ہیں اور اللہ تعالیٰ کشایش دینے والا اور صرف کرنے والے کی نیت کو جانتا ہے نیک نیتوں پر اپنے فضل کی زیادتی میں تنگی نہیں کرتا (قاضی بیضاوی) یہ آیت عثمان بن عفان اور عبد الرحمن بن عوف کی شان میں نازل ہوئی ہے جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں جانے کا ارادہ کیا اور عبد الرحمن بن عوف چار ہزار درہم لیکر آئے اور کہا کہ میرے پاس آٹھ ہزار درہم تھے انمیں سے چار ہزار اہل و عیال کو دے آیا ہوں اور چار ہزار بطور قرض حسنہ خدا کو دیتا ہوں

فقال له رسول الله بارك الله فيما امسكت وفيما اعطيت وقال عثمان بن عفان يا رسول الله علي جهاز من لا جهاز له فنزلت هذه الاية (مثل الذين ينفقون الاية) (ابو الليث) قال الكلبي ومقاتل نزلت هذه الاية في شان علي ابن ابي طالب رضي الله عنه كانت له اربعة دراهم ولم يملك غيرها فلما نزل التحريض على الصدقة تصدق بدرهم بالليل وبدرهم بالنهار وبدرهم في السر وبدرهم في العلانية فنزلت (الذين ينفقون الاية (ابو الليث) قال عليه السلام ان اولى الناس بي يوم القيامة اكثرهم علي صلاة) روي عن علي بن ابي طالب رضي الله عنه قال قال عليه السلام ما من دعاء الا بينه وبين الله تعالى حجاب حتى يصلي صاحبه على محمد عليه السلام فاذا فعل فلذلك خرق الحجاب واستجيب له الدعاء (وعن) انس رضي الله عنه انه قال قال عليه السلام لما خلق الله تعالى الارض وتحركت خلق الجبال فوضعها عليها فاستقرت فتعجب الملائكة وقالوا يا رب هل من خلقك شئ اشد من الجبال قال نعم الحديد فقالوا يا رب هل من خلقك شئ اشد من الحديد قال نعم النار فقالوا يا رب هل من خلقك شئ اشد من النار قال نعم الماء فقالوا يا رب هل من خلقك شئ اشد من الماء قال نعم الريح فقالوا يا رب هل من خلقك شئ اشد من الريح قال نعم ابن آدم يتصدق صدقة بيمينه يخفيها عن شماله فهو اشد منه الا موا احدها ان تخفي الصدقة كما قال الله تعالى

آنحضرتؐ نے فرمایا خدا دونوں میں برکت دے اور عثمانؓ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ جس کسی کے پاس جہاد کا سامان نہو اسکا مین ذمہ دار ہوں۔ اسوقت یہ آیت اتری مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ الآیۃ (ابو اللیث) کلبی اور مقاتل کا قول ہے کہ یہ آیت حضرت علیؓ کی شان میں ہے جب صدقہ دینے کی ترغیب نازل ہوئی تو آپ کے پاس صرف چار درہم تھے۔ ایکدرم دن میں خیرات کیا۔ ایکدرم رات میں۔ ایک چھپا کر دیا ایک ظاہر کرکے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی (ابو اللیث) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن میرے قریب وہی شخص ہوگا جو مجھپر کثرت درود بھیجے گا حضرت علیؓ رسولؐ خدا سے روایت کرتے ہیں کہ جبتک پیغمبر خدا پر درود نہ بھیجا جائے بندہ کی دعا اور اللہ تعالی کے مابین ایک پردہ حائل رہتا ہے درود پڑھنے سے یہ پردہ چاک اور دعا مستجاب ہوجاتی ہے انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے جب زمین کو پیدا کیا تو لرزتی تھی۔ اُسپر پہاڑون کو میخونکی طرح ٹھوک دیا ٹھیر گئی۔ فرشتوں نے ازراہ تعجب عرض کیا کہ الٰہی تیری مخلوق مین پہاڑوں سے زیادہ مضبوط بھی کوئی چیز ہے فرمایا۔ ہاں۔ لوہا۔ فرشتوں نے کہا اچھا لوہے سے زیادہ۔ حکم ہوا ہان آگ فرشتے بولے کہ آگ سے زیادہ۔ اللہ تعالی نے فرمایا ہان پانی۔ ملائکہ نے التماس کیا کہ پانی سے زیادہ فرمایا ہان ہوا فرشتون نے کہا کہ اچھا ہوا سے زیادہ ارشاد ہوا کہ ہان وہ ابن آدم جو دہنے ہات سے خیرات کرتا ہی اور بائین کو خبر نہیں ہوتی فی الواقع صدقہ دینے والا ان سب سے زیادہ مضبوط ہے بشرطیکہ چند امور کا لحاظ رکھے (۱) چھپا کر صدقہ دے جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَاۗءَ الآیۃ

(وان تخفوها وتؤتوها الفقراء فهو خير لكم) وهذا السبب بالغ السلف فى اخفاء صدقتهم عن اعين الناس حتى طلب بعضهم فقيرا اعمى لئلا يعلم من المتصدق وبعضهم ربط فى ثوب الفقير نائما وبعضهم القى فى طريق الفقراء ليأخذوها والثانى ان تحذر من المن والاذى كما قال الله تعالى يا ايها الذين امنوا لا تبطلوا صدقاتكم بالمن والاذى كالذى ينفق ماله رياء الناس والثالث ان تخرجها من اطيب اموالك كما قال الله تعالى (لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون) حتى لا تكون ممن قال الله تعالى فيهم (ويجعلون لله ما يكرهون) الاية ولذا قال رسول الله عليه الصلوٰة والسلام ان الله طيب لا يقبل الا الطيب اى الحلال كما قال سفيان الثورى من انفق الحرام فى طاعات الله كان كمن طهر الثوب بالبول، والثوب لا يطهر الا بالماء الطاهر والذنب لا يطهر الا بالحلال والرابع ان تعطى بوجه طليق مستبشر غير مستكره كما قال الله تعالى (الذين ينفقون اموالهم فى سبيل الله ثم لا يتبعون ما انفقوا منا ولا اذى لهم اجرهم عند ربهم ولا خوف عليهم ولا هم يحزنون) ولذا قال عليه السلام سبق درهم على مائة الف يعنى ان درهما واحدا بالاستبشار

یعنے اگر تم چھپا کر فقیروں کو صدقہ دیا کرو تو تمھارے حق میں بہتر ہے اسی لیئے بعض سلف کے لوگوں نے صدقہ کے اخفا میں بہت کوشش کی ہے بعض نے اندھے فقیر کو ڈھونڈا تاکہ غیروں سے قطع نظر خود لینے والے کو بھی دینے والا معلوم نہو بعض نے سوتے ہوئے محتاج کے آنچل میں کچھ باندھ دیا بعض حضرات فقیروں کے گزرگاہ میں کچھ ڈالا جایا کرتے تھے (۲) صدقہ دیکر احسان جتانے اور محتاج کا دل دکھانے سے پرہیز کرتا ہے جیساکہ اللہ تعالی فرماتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذَى الآیۃ مسلمانو۔ احسان جتانے اور ایذا پہنچانے کے سبب اپنی خیرات کا ثواب باطل نکرو اور اس شخص کی طرح نہ ہو جو لوگوں کے دکھاوے کو مال خرچ کرتا ہی (۳) صدقہ حلال کی کمائی میں سے دیا کرے جیساکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ الآیۃ یعنے تم جبتک اپنی پسند کی چیز خیرات نکروگے نیکی کے درجہ کو نہ پہنچ سکوگے آدمی بری بھلی چیز دیکر اس آیت کا مصداق نہ بنے وَيَجْعَلُونَ لِلَّهِ مَا يَكْرَهُونَ یعنے جس چیز کو خود مکروہ جانتے ہیں اُسے خدا کے نام کی کر دیتے ہیں اسی لیئے آنحضرت کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالی خود پاک ہی اور پاک ہی چیز کو قبول کرتا ہے (پاک سے مراد حلال ہی) سفیان ثوری کہتے ہیں جس نے خدا کی راہ میں حرام کا مال خرچ کیا وہ گویا ناپاک کپڑے کو پیشاب سے پاک کرنا چاہتا ہے حالانکہ جس طرح کپڑا پاک پانی بغیر طاہر نہیں ہوسکتا اسی طرح پاک کمائی میں سے خرچ کیئے بغیر گناہ نہیں دہل سکتے (۴) نہایت خوشی اور بشاشی کے ساتھ صدقہ دینا چاہیئے جیساکہ اللہ تعالی فرماتا ہے الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنْفَقُوا مَنًّا الآیۃ یعنے جو لوگ خدا کی راہ میں اپنا مال صرف کرکے احسان نہیں دہرتے اور ایذا انہیں پہنچاتے اُن کو خدا کے یہاں پورا ثواب ملے گا اور انہیں قیامت کے دن کسی طرح کا خوف اور غم نہوگا۔ آنحضرت علیہ السلام کا قول ہے کہ ایک درہم ہزار درہم سے بڑھ جاتا ہے یعنے خوشی سے ایک درہم دینا

افضل من مائة الف مع الكراهة والخامس ان تتحرى بصدقتك محلا وتعطي العالم التقي الذي يستعين بها على طاعة الله تعالى وتقواه والصالح للفقل ولذا قال الله تعالى انما الصدقات للفقراء والمساكين ورُوي عن النبي عليه الصلوة والسلام انه قال الصدقة اذا خرجت من يد صاحبها تكلمت بخمس كلمات الاولى كنت صغيرة فكبرتني والثانية كنت حارسي فالآن صرت حارسك والثالثة كنت عدوا فاحببتني والرابعة كنت فانية فابقيتني والخامسة كنت قليلة فكثرتني كما قال الله تعالى من جاء بالحسنة فله عشر امثالها قال رسول الله عليه السلام ما من مسلم يطعم اخاه حتى يشبعه ويسقيه حتى يرويه الا بعده الله تعالى من النار وجعل بينه وبينها سبعة خنادق بين كل خندق خمسمائة عام ونادت جهنم يارب ائذن لي بالسجود شكرا لك فقد اردت ان تعتق احدا من امة محمد عليه السلام من عذابي لاني كنت استحيي من محمد عليه السلام ان اعذب المتصدق من امته فلابد لي من طاعتك ثم امر الله تعالى ليدخل الجنة المتصدق بلقمة خبز او بقبضة تمر (وقد حكي) انه كان في بني اسرائيل قحط شديد سنين متوالية وكان عند امرأة لقمة من خبز فوضعتها في فمها لتأكلها فنادى السائل في الباب اعطيني لله لقمة فاخرجتها من فمها فدفعتها الى السائل ثم خرجت الى الصحراء لان تحتطب وكان لها ابن صغير معها فيها فجاء الذئب فحمله وذهب

ایسے ہزار درم سے افضل ہے جو بکراہت دیے جائیں (۵) صدقہ کے لیئے نیک مصرف تلاش کرنا چاہیے یعنے کسی پرہیز گار عالم کو دے تاکہ وہ طاعت الٰہی اور پرہیز گاری میں اُس مال سے مدد لے سکے یا کسی مفلس نیکبخت کو دیا کرے اسلیئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ صدقہ فقیروں اور مسکینوں کا حق ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ صدقہ مالک کے ہات سے نکلتے وقت پانچ باتیں کہہ جاتا ہے (۱) میں حقیر چیز تھا تونے مجھے عظیم الشان بنادیا (۲) پہلے تو میرا نگہبان تھا اب میں تیرا پاسبان ہوں (۳) میں عموماً لوگوں کو ناپسند تھا تونے مجھے محبوب رکھا (۴) میں فانی چیز تھا تونے مجھے بقا کا مرتبہ دیا (۵) میں قلیل چیز تھا تو نے مجھے بڑھا دیا چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو ایک نیکی کریگا اُسکو دس گنا ثواب ملیگا رسول خدا فرماتے ہیں کہ جسنے کسی مسلمان کو پیٹ بھر کر کھلایا پلایا اللہ تعالیٰ اُسے دوزخ سے دور رکھیگا اُسکے اور جہنم کے مابین چند ایسی خندقیں بنادیگا کہ ہر خندق میں پانسو برس کی راہ کا فاصلہ ہوگا اور جہنم سے ندا آے گی کہ الٰہی مجھے اپنے لیئے سجدہ شکر کی اجازت دے کہ تو نے امت محمدیہ کے ایک شخص کو میرے عذاب سے نجات دی کیونکہ مجھے محمد رسول اللہ سے شرم آتی ہے کہ اُنکی امت میں سے خیرات کرنے والے شخص کو عذاب دوں مجھپر تیری طاعت لازم ہے پھر اللہ تعالیٰ ارشاد کریگا کہ جس نے روٹی کا ایک نوالہ یا ایک مٹھی کھوریں خیرات کی ہوں وہ جنت میں داخل ہو جائے **حکایت** بنی اسرائیل میں ایک بار متواتر چند سال تک شدید قحط پڑا ایک عورت جسکو ایک ہی نوالہ میسر آیا تھا اُسے منہ میں ڈالنا چاہتی تھی کہ ایک سائل نے صدا دی اُس نے وہ نوالہ اپنے منہ سے الگ کرکے سائل کو دیدیا اور اپنے ننھے سے بچہ کو ساتھ لے کر جنگل میں لکڑیاں چننے چلی گئی۔ اتفاقاً بچہ کو بھیڑیا اٹھا لے گیا

فوقعت الصيحة فذهبت الام في اثر الذئب فبعث الله تعالى جبرائيل فاخرج الصبي من فم الذئب فدفعه الى امه وقال لها يا امة الله ارضيت لقمة بلقمة (كذا في تفسير حنفي) وكذا قالت عائشة رضي الله عنها ان امرأة اتت الى النبي عليه السلام وقد يبست يدها اليمنى فقالت يا نبي الله ادع الله حتى يصلح يدي فقال لها النبي عليه الصلوة والسلام ما الذي ايبس يدك قالت رايت في المنام قد قامت القيامة والجحيم سعرت والجنة ازلفت فرايت في نار جهنم والدتي في يدها قطعة من الشحم وفي الاخرى خرقة صغيرة تتقي بهما النار قلت مالك اراك في هذا الوادي وكنت مطيعة لربك وراضيا عنك زوجك قالت يا ابنتي كنت في الدنيا بخيلة وهذا موضع للبخلاء قلت لها وما هذه الشحمة والخرقة في يدك قالت هما اللتان تصدقت بهما في الدنيا وما تصدقت في جميع عمري الا بهما وقلت اين ابي قالت هو سخي وهو في موضع الاسخياء ثم جئت الى الجنة واذا والدي قائم على حوضك يسقي الناس يا رسول الله فقلت يا ابي ان والدتي كانت امرأتك المطيعة لربها وانت راض عنها وهي في نار جهنم تحرق وانت تسقي الناس من حوض النبي عليه السلام فاعطها شربة من الحوض فقال يا ابنتي حرم الله تعالى على البخلاء والمذنبين حوض النبي عليه السلام

ہانک پکار سنکر ماں اسکے پیچھے پیچھے گئی اللہ تعالی نے جبریلؑ کو بھیجکر اس بچہ کو بھیڑیے کے منہ سے چھڑوا دیا اور یہ فرمایا کہ اے اللہ کی بندی تو کچھ خوش بھی ہوئی یہ لقمہ اُس لقمہ کے بدلے میں ہے جو تونے سائل کو دیا تھا (تفسیر حنفی) اسی طرح حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ ایک عورت رسولؐ خدا کے پاس آئی اسکا دہنا ہات سوکھ گیا تھا آنحضرت سے کہا کہ خدا سے دعا کیجیے تاکہ میرا ہات درست ہوجائے آپنے فرمایا کہ اسکے خشک ہوجانیکا کیا سبب ہے وہ بولی کہ ایکبار مین خواب مین کیا دیکھتی ہون کہ قیامت قائم ہے دوزخکو بھڑکایا جاتا ہے اور جنت سامنے موجود ہے اور میری والدہ دوزخ مین ہے مگر اُسکے ایک ہات مین چربی کا ٹکڑا ہے اور دوسرے مین ایک کپڑا ہے جنسے وہ دوزخکی آنچ روکتی ہے مین بول اٹھی کہ اچھی ماں تم تو اپنے خدا کی [illegible] کرتی تھین [illegible] جواب دیا کہ بیٹی باینہمہ مین بخیل تھی بخیلون کو دوزخ ہی مین ٹھکانا ملتا ہے پھر مین نے پوچھا [illegible] ٹکڑا اور کپڑا کیسا ہے تو جواب دیا کہ مین نے زندگی بھر دنیا مین یہی دو چیزین خیرات کی تھین پھر مینے اپنے باپ کا حال پوچھا وہ بولین کہ تیرا باپ سخی تھا اسی سے مقام جنت ہی مین ہے جنت کی طرف آئی اور اپنے باپ کو حوض کوثر پر لوگونکو پانی پلاتے دیکھا مین اُنسے کہنے لگی کہ تمہاری بیوی اپنے خدا کی مطیع و فرمانبردار تھی اور تم اُنسے بہت خوش تھے مگر وہ دوزخ مین ہے اور تم رسول اللہ کے حوض کوثر سے لوگونکو پانی پلاتے ہو ایک گلاس اُنکو بھی دیدو میرے باپ نے جواب دیا کہ بیٹی حوض کوثر بخیلوں اور گنہگار کے لیے نہیں ہے اللہ نے حرام کردیا ہے

ثم اخذت منه كاسا بلا اذن ابي فسقيت به امي العطشى ثم سمعت صوتا يقول ايبس الله تعالى يدك حيث سقيت العاصية البخيلة من حوض النبي عليه السلام فانتبهت فاذا يدي يبست ثم قالت عائشة رضي الله عنها فلما سمع النبي عليه السلام قولها وضع عصاه على يدها فقال الهي بحق الرؤيا التي حكت اصلح يدها فصلحت يدها فصارت كما كانت قال النبي عليه السلام السخاء شجرة في الجنة اغصانها متدليات في الدنيا فمن اخذ غصنا منها قاده الى الجنة والبخل شجرة في النار اغصانها متدليات في الدنيا فمن اخذ غصنا منها قاده الى النار وكذا قال عليه السلام السخي قريب الى الحق والخلق والبخيل بعيد من الحق والخلق كما قال عليه السلام البخيل لا يدخل الجنة ولو كان زاهدا (حكي) ان حداة جاءت سليمان ابن داود عليهما السلام فقالت ان رجلا له شجرة وانا افرخ على تلك الشجرة وهو يرفع افراخي فدعا سليمان عليه السلام صاحب الشجرة فنهى منه وقال للشيطانين ان امركما اذا كان العام القابل ورفع هذا الرجل فرخ هذا الطير فخذاه واجعلاه نصفين وارميا نصفه الى المشرق ونصفه الى المغرب فلما كان العام القابل نسي صاحب الشجرة قول سليمان عليه السلام واراد ان يصعد الشجرة وقد تصدق بلقمة فرفع فرخ الطير فجاء الطير الى سليمان عليه السلام وشكا من صاحب الشجرة

یہ سنکر بلا اجازت والدین سے خود ایک گلاس بھرا اور اپنی پیاسی ماں کو پلا دیا پھر میں نے سنا کہ ایک طرف سے ندا آئی۔ خدا کرے تیرا ہات سوکھ جائے کہ تو نے حوض کوثر کا پانی خدا کی نافرمان بخیل عورت کو پلا دیا۔ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی اور میں نے اپنا ہاتھ خشک پایا حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں رسول خدا نے یہ سنکر اپنا عصا اسکے ہات پر رکھا اور دعا کی کہ الٰہی اس خواب کے طفیل جو اسنے بیان کیا ہے اسکے ہات کو درست کردے چنانچہ اسکا ہات بالکل درست ہوگیا۔ رسول خدا فرماتے ہیں سخاوت کے درخت کی جڑ بہشت میں اور اسکی ٹہنیاں دنیا میں جھکی ہوئی ہیں۔ اسکی ایک ٹہنی پکڑیگا تو آدمی ٹہنیوں ٹہنیوں جنت میں پہنچ جائیگا اور کنجوسی کے درخت کی جڑ بیچ دوزخ میں ہے اور اسکی شاخیں دنیا میں پھیل پڑین ہیں ایک ہی ٹہنی سیدھی دوزخ میں پہنچادے گی۔ اور ارشاد ہوا کہ سخی آدمی۔ اللہ تعالی اور مخلوق دونوں سے قریب ہے۔ اور بخیل دونوں سے دور۔ اسی طرح حضور فرماتے ہیں کہ بخیل کیسا ہی عابد وزاہد ہو جنت میں داخل نہو گا حکایت سلیمان علیہ السلام سے ایک چیل نے شکایت کی کہ میں ایک شخص کے درخت پر گھونسلا بنا کر بچے نکالا کرتی ہوں مگر وہ ہمیشہ میرے بچوں کو اڑا لیجاتا ہے۔ آپنے اُسے بلا کر اس حرکت سے منع کر دیا۔ اور دو جنوں کو بلاکر حکم دیا کہ آیندہ سال یہ شخص اسکے بچوں کو اُتارنا چاہے تو پکڑ کر اُسکے دو ٹکڑے کر ڈالنا اور آدھا حصہ مشرق میں پھینک دینا اور آدھا مغرب میں چنانچہ آیندہ سال اس درخت والے کو سلیمان کا امتناعی حکم یاد نہ رہا اور بچے اُتار لایا مگر اس سے پہلے یہ شخص کسی محتاج کو کچھ روٹی کا ٹکڑا دے چکا تھا چیل نے جب اپنے بچے نہ پائے تو پھر حضرت سلیمان سے شکایت کی

فدعا سليمان عليه السلام الشيطانين فاراد ان يعاقبهما وقال لهما لم لا تفعلان ما امرتكما فقالا يا خليفة الله ان صاحب الشجرة لما اراد ان يصعد الشجرة قصدنا ان ناخذه ولكن تصدق على رجل مسلم بقطعة خبز فبعث الله اليه ملكين من السماء حتى اخذ كل واحد منا ورمى به فرمى احدنا الى المشرق والآخر الى المغرب ودفع شرنا عنه ببركة صدقته (وحكى) انه وقع القحط فى بنى اسرائيل فدخل فقير على باب غنى فقال تصدقوا بقطعة خبز لوجه الله تعالى فاخرجت اليه ابنة الغنى خبزا حارا فدفعته اليه وجاء الغنى الشوم داره فقطع يد بنته فحول الله حاله واذهب ماله وافتقر ومات فى حال ذلته وبنته تدور بين الابواب سائلة وكانت جميلة فجاءت يوما الى باب غنى فخرجت والدته فنظرت اليها وجمالها فادخلتها الى بيتها وقصدت تزويجها الى ابنها فلما زوجها زينتها وقدمت اليها مائدة بالليل فاخرجت هذه الابنة يدها اليسرى لتاكل مع الغنى فقال لقد سمعت بان الفقير يكون قليل الادب اخرجى يدك اليمنى فاخرجت يدها اليسرى مرة اخرى فرد عليها مرات فهتف هاتف من زاوية البيت اخرجى يدك اليمنى يا امة الله اعطيت الخبز لاجلنا والجرم قطعت يدك فاخرجت يدها اليمنى بالتمام بقدرة الله تعالى واكلت مع زوجها فاعتبروا يا اولى الابصار وانفقوا فى سبيل الله تعالى حتى تنالوا سعادة الدارين (كذا فى زبدة الواعظين)

آپنے اُن دونوں جنونکو بلا کر سزا دینے کا ارادہ کیا کہ تمنے عدول حکمی کیوں کی اُنہوں نے عرض کیا کہ اس شخص کے درخت پر چڑھتے وقت ہمنے اِسکی گرفتاری کا ارادہ کیا تھا لیکن روٹی کا ایک ٹکڑا خیرات کر دینے کے باعث خدا نے اسکی حفاظت کے لیئے دو فرشتے بھیجدیئے اُنہوں نے ہم دونوں کو پکڑ لیا اور ایک کو مشرق میں پھینکا ایک کو مغرب میں اور یہ شخص اُس اپنے صدقہ کی برکت کے باعث ہمارے شر سے محفوظ رہا۔ حکایت بنی اسرائیل میں ایک مرتبہ سخت قحط پڑا اس مخمصہ میں ایک فقیر نے کسی دولتمند کے دروازہ پر صدا دی کہ اللہ کے نام روٹی کا ایک ٹکڑا ملجائے اس دولتمند کی بیٹی نے گرماگرم ایک روٹی حوالے کر دی اتنے میں اُسکا نہایت منحوس باپ آنکلا اور اپنی بیٹی کا ہات کاٹ ڈالا خدا نے اُسے تباہ کر دیا مال و دولت سب جاتا رہا اور دانہ دانہ کو محتاج ہو کر ذلت کی حالت میں مر گیا اور وہ لنجی لڑکی جو نہایت حسین تھی در در کی بھیک مانگنے لگی اتفاقاً ایکدن کسی دولتمند کے دروازہ پر پہنچی اُس شخص کی ماں نے لڑکی کا حسن و جمال دیکھکر اُسے اندر بلا لیا اور اُس سے اپنے بیٹے کا نکاح کر دیا نکاح کی رات دولہا دلہن ایک دسترخوان پر ساتھ کھانے بیٹھے لڑکی نے بایاں ہات کھانیکی طرف بڑھایا میاں نے کہا بیشک فقیر بے ادب ہوا کرتے ہیں اری بیکبخت دہنے ہات سے کھا۔ مگر وہاں تو سرے سے دہنا ہات ہی ندارد تھا۔ لڑکی نے پھر بائیں ہات سے نوالہ اُٹھانا چاہا اور خاوند نے پھر جھڑکدیا اسوقت گھر کے ایک کونے میں سے غیبی آواز آئی کہ اے ہماری بچی بندی دہنا ہات بڑہا تو نے ہماری راہ میں روٹی دی تھی ہم تجھے تیرا ہات عنایت کرتے ہیں یہ سنکر اُسنے جو ہات بڑہایا تو خدا کی قدرت سے بالکل صحیح سالم تھا چنانچہ دونوں میاں بیوی نے مل جلکر کھایا اور خدا کا شکر ادا کیا آنکھوں والو اس سے نصیحت پکڑو۔ اور خدا کی راہ میں کچھ دیکر سعادت دارین حاصل کرو (زبدۃ الواعظین)

قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من اکرم الضیف فقد اکرمنی ومن اکرمنی فقد اکرم اللہ تعالیٰ ومن جحر الضیف فقد اغضبنی ومن اغضبنی فقد اغضب اللہ تعالیٰ قال النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ان الضیف اذا دخل بیت المؤمن دخل معہ الف برکۃ والف رحمۃ صدق رسول اللہ وقال النبی علیہ السلام ما من احد یاتیہ الضیف فیکرمہ بما وجد من الطعام الا فتح اللہ لہ بابا فی الجنۃ ومن عمر خرابا یطعم شبعا جائعا وجبت لہ الجنۃ ومن منع الطعام عن الجائع منع اللہ تعالیٰ فضلہ عنہ یوم القیامۃ وعذبہ فی النار ولو کان ابراہیم الخلیل ومن اطعم جائعا لوجہ اللہ تعالیٰ وجبت لہ الجنۃ قال النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام افضل الاعمال علی ظہر الارض ثلاثۃ طلب العلم والجہاد والکسب من الحلال فطالب العلم حبیب اللہ تعالیٰ والمجاہد ولی اللہ والکاسب من الحلال کریم علی اللہ صدق رسول اللہ (دقائق الاخبار) وقال النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اتقوا النار ای اجعلوا بینکم وبینہا وقایۃ ای حجابا من الصدقۃ ولو بشق تمرۃ ای جانبہا او نصفہا فانہ یسد الرمق سیما للطفل فلا یحتقر المتصدق ذلک اتفق البخاری ومسلم علی الروایۃ عن عدی بن حاتم کذا فی الجامع الصغیر فالحاصل ان الانفاق فی سبیل اللہ سببا لوصول الی الاجر الجزیل والنجاۃ من المخاوف والشدائد والبلایا فی الدنیا والآخرۃ کما روی الخطیب (عن) انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

رسول خدا فرماتے ہیں کہ جس نے مہمان کی تعظیم کی اُسنے میری تعظیم کی اور جسنے میری تعظیم کی اُسنے خدا کی تعظیم کی اور جسنے مہمان کو ناراض کیا اُسنے مجھے ناراض کیا اور جس نے مجھے ناراض کیا اُسنے خدا کو ناراض کیا آپکا ارشاد ہے کہ مہمان مومن کے گھر میں ہزار برکتیں اور ہزار رحمتیں لیکر داخل ہوتا ہے (یہ بالکل سچ ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص مہمان کی تعظیم کرے اور جو کچھ میسر ہو اُسکے آگے لا رکھے اللہ تعالیٰ اُسکیلئے جنت کا دروازہ کھولدیگا۔ اور جو اجڑی بستی کو آباد کرے یعنی بھوکے کو پیٹ بھر کے کھلاوے اُسکیلئے جنت واجب ہوگئی ہے اور جو بھوکے سے کھانا روک رکھے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس سے اپنا فضل روک رکھیگا گو وہ کیسا ہی مقرب الٰہی کیوں نہو عذاب دوزخ میں مبتلا کیا جائیگا۔ اور محض خدا کی رضامندی کیلئے محتاج کو کھانا دینے والا جنتی ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ دنیا کے پردہ پر تین عمل سب سے بہتر ہیں (۱) طلب علم (۲) جہاد (۳) کسب حلال طالب علم خدا کا حبیب اور جہاد کرنے والا خدا کا ولی اور حلال کی کمائی کرنے والا خدا کے نزدیک بزرگ ہے۔ (رسول اللہ کا یہ ارشاد بالکل راست ہے) (دقایق الاخبار)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ صدقہ کو اپنے اور دوزخ کے مابین آڑ بنالو اور کچھ نہو تو آدھی یا پاؤ کھجور ہی دیدیا کرو کیونکہ سد رمق خاصکر بچوں کے لئے تو یہ بھی بہت ہے۔ اسلئے صدقہ دینے والا یہ خیال ہرگز نکرے کہ حقیر چیز کا کیا دینا۔ اس حدیث کو بخاری و مسلم نے عدی بن حاتم سے روایت کیا ہے (کذا فی الجامع الصغیر) حاصل یہ ہے کہ خدا کی راہ میں صرف کرنا بڑے ثواب اور دنیا و آخرت کی بلاؤں سختیوں اور خوفناک گھاٹیوں سے نجات پانے کا وسیلہ ہے چنانچہ خطیب انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الصدقۃ تمنع سبعین نوعا من انواع البلاء اھونھا الجذام والبرص کذا فی الجامع الصغیر

سورۃ البقرۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا) ای الاخذون لہ وانما ذکر الاکل لانہ اعظم منافع المال ولان الربا شائع فی المطعومات وھو زیادۃ فی الاجل بان یباع مطعوم بمطعوم او نقد بنقد الی اجل او فی العوض بان یباع احدھما باکثر منہ من جنسہ (لَا يَقُوْمُوْنَ) اذا بعثوا من قبورھم (اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ) الا قیاما کقیام المصروع وھو وارد علی ما یزعمون من ان الشیطان یخبط الانسان فیصرع والخبط ضرب علی غیر استواء کخبط العشواء (مِنَ الْمَسِّ) ای الجنون وھذا ایضا من زعماتھم ان الجنی یمسہ فیختلط عقلہ ولذا قیل جن الرجل وھو متعلق بلا یقومون ای لا یقومون من المس الذی بھم بسبب اکل الربا او بیقوم او یتخبط فیکون نھوضھم وسقوطھم کالمصروعین لا لاختلال عقولھم ولکن لان اللہ اربی فی بطونھم ما اکلوہ من الربا فاثقلھم (ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْۤا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا) ای ذلک العقاب بسبب انھم نظموا الربا والبیع فی سلک واحد

کہ صدقہ دینا ستر بلاؤں کو ٹالتا ہے ان میں سب سے ادنٰے جذام اور برص ہے (جامع صغیر)

سورہ بقرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا الآیۃ یعنے سود کھانے والے قیامت کے دن قبروں سے اس طرح اٹھیں گے جسطرح وہ شخص اٹھتا ہے کہ جسکو جن بھوت نے لپٹ کر پاگل کر دیا ہو (کہ اٹھتا ہے اور گر پڑتا ہے) سود کھانے والوں سے مراد ہیں سود لینے والے کھانا چونکہ مال کا سب سے بڑا نفع ہے اسلئے لینے کو کھانے سے تعبیر کیا ہے یا اسکی یہ وجہ ہے کہ سود کھانے پینے کی چیزوں میں زیادہ پھیلا ہوا ہے۔ سود یا تو مدت کی زیادتی کو کہتے ہیں مثلاً گیہوں گیہوں کے یا نقد نقد کے بدلے میں مدت ٹھیر اکر بیچا جائے یا یہ کہ سود شئے کی زیادتی کا نام ہے۔ مثلاً گیہوں گیہوں کے بدلے میں دست بدست بیچے جائیں مگر ایک طرف سیر بھر ہوں ایک طرف ڈیڑھ سیر ایسے لوگ قبروں سے اس طرح اٹھینگے جیسے کوئی مرگی کا بیمار کہ ادھر اٹھا ادھر گرا۔ یہ آیت عرب کے گمان کے مطابق نازل ہوئی ہے انکا خیال تھا کہ جن آدمی کو لپٹ کر پاگل بنا دیتا ہے اس سے آدمی پچھڑ جاتا ہے خبط حرکات نادرست یا جنوں کو کہتے ہیں جیسا کہ اندھے اونٹ کی حرکتیں اور جن کا لپٹنا اور اس سے انسان کا پاگل یا خبطی ہو جانا بھی عرب ہی کے زعم کے موافق ہے وہ کہتے تھے کہ جن آدمی کو لپٹ جاتا ہے اور اس سے اسکی عقل خبط ہو جاتی ہے اسلیئے انکا محاورہ ہے جن الرجل (یعنے فلاں آدمی پر جن سوار ہے) آیتہ میں لفظ مِنَ الْمَسِّ یا تو لا یقومون سے متعلق ہے یعنے سود خوار اپنے جنوں اور خبط کے باعث جو سود خواری سے انکو لازم ہو گیا ہے اٹھ ہی نہ سکینگے۔ یا لفظ یقوم سے علاقہ رکھتا ہے یا یتخبط سے مربوط ہے اس صورت میں آیت کے وہی معنے ہیں جو پہلے بیان ہوئے۔ غرضکہ سود خوار ونکا قبروں سے اٹھنا اور گر گر پڑنا اختلال عقل کے باعث مرگی والوں۔ یا خبطیوں کی طرح ہوگا اور اسکا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سود کے لقمہ کو بڑھا بڑھا کر انکی توند کو حد سے زیادہ بوجھل کر دیگا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْۤا الآیۃ یعنے یہ عذاب اسلئے ہوگا کہ انہوں نے سود اور بیع کو نفع کے اعتبار سے ایک ہی لڑی میں پرو رکھا تھا۔

[illegible] مثل البیع ولکن عکس للمبالغۃ
[illegible] درھمین بدرھم ضیع درھما ومن
[illegible] الحاجۃ الیہا او توقع رواجھا یجبر ھذا الغبن واحل
اللہ البیع وحرم الربوا انکار لتسویتھم وابطال القیاس لمعارضۃ النص (قاضی بیضاوی) عن زید بن
الحباب انہ قال سمعت رسول اللہ علیہ السلام یقول من قال اللھم صل علی محمد وانزلہ المنزل المقرب عندک
یوم القیامۃ وجبت لہ شفاعتی (شفاء) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی علیہ السلام انہ قال اربعۃ
حق علی اللہ تعالی ان لا یدخلھم الجنۃ ولا یذیقھم نعیمھا مدمن خمر واکل الربوا واکل مال الیتیم بغیر حق والعاق
لوالدیہ (رواہ الحاکم) ففیہ تاویلان احدھما انہ محمول علی من فعلہ مستحلا والثانی ان لا یدخلھم الجنۃ
اولا عند دخول الفائزین واھل السلامۃ ثم انہ قد یجازی بمنعہ عن دخولھا اولا ثم یدخلھا بعد ذلک
وقد لا یجازی بل یعفو اللہ تعالی عنہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ انہ قال قال النبی علیہ السلام اجتنبوا السبع
الموبقات قالوا وما ھی قال الشرک باللہ والسحر وقتل النفس التی حرم اللہ الا بالحق واکل الربوا واکل
مال الیتیم والتولی والفرار یوم الزحف وقذف المحصنات الغافلات المؤمنات الحدیث

اور تجارت کے نفع کی طرح سود کو حلال جانتے تھے۔ دراصل تمثیل یوں چاہیے تھی کہ اِنَّمَا الرِّبٰوا مِثْلُ الْبَیْعِ لیکن نظر مبالغہ اسے پلٹ دیا ہے گویا اُنہوں نے سود کو اصل ٹھیرا کر بیع کو اُسپر قیاس کیا ہی حالانکہ ان دونوں میں ظاہر فرق موجود ہے کیونکہ جس نے ایک درم کے بدلے دو درم دیئے اُسنے اپنا ایک درم ضائع کر دیا۔ اور جس نے ایکدرم کی چیز دو درم کو خریدی تو یہ توقع ہے کہ شاید وہ چیز کسی زمانہ میں کمیاب ہو جائے اور لوگونکو ضرورت ہو اسوقت اسکا گھاٹا بھر جائیگا وَاَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ الآیۃ خدا نے بیع کو حلال اور سود کو حرام کر دیا ہے اسمیں بمقابلہ نص اُنکے قیاس مع الفارق کا ابطال اور مساوات کا انکار ہے (قاضی بیضاوی) زید بن جباب کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا سے سنا فرماتے تھے کہ جس نے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کہا خدا اُس کو قیامت کے دن مقام قرب میں اُتاریگا اور میں شفاعت کرونگا (شفا) ابو ہریرہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالی چار آدمیونکو جنت میں داخل نکریگا اور نہ انکو اسکی نعمتیں نصیب ہونگی (۱) دائمی شرابی (۲) سود خوار (۳) یتیم کا مال کھانے والا (۴) ماں باپکا نافرمان (رواہ الحاکم) اسکی دو تاویلیں ہیں (۱) یہ اُس حالت میں ہے کہ آدمی ان چیزوں کو حلال جانتا ہو (۲) ایسے لوگ بخشے بخشائے آدمیوں کے ساتھ اوّل ہی اوّل جنت میں نہ جا سکینگے۔ پھر یا تو خدا انکو سزا دیکر بہشت میں جگہ دیگا۔ یا بغیر سزا دیئے معاف کر دیگا۔ ابو ہریرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپنے فرمایا کہ سات چیزوں سے (جو ہلاک کرنیوالی ہیں) بچتے رہو (۱) شرک (۲) جادو (۳) قتل بیگناہ (۴) سود (۵) مال یتیم کھانا (۶) جہاد میں عین وقع جنگ سے بھاگ جانا (۷) مسلمان گناہ سے بے خبر اور پاکدامن عورتونکو تہمت لگانا۔

(وعن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال قال النبي عليه السلام الربا ثلاث وسبعون بابا أيسرها
مثل أن ينكح الرجل أمه رواه الحاكم وقال عليه السلام درهم الربا أعظم عند الله من ثلث وثلاثين
زنية يزنيها الرجل في الإسلام وقال عليه السلام درهم ربا يأكله الرجل وهو يعلم أشد من ست وثلاثين
زنية (حياة القلوب) عن عائشة رضي الله عنها أنها قالت قال رسول الله عليه السلام إذا باع الرجل
الدرهم بالدرهمين والدينار بالدينارين حتى إذا عمل شيئا من الحيلة فقد أربى وحارب الله ورسوله
واتخذ آيات الله هزوا (فردوس اكبر) جابر بن عبد الله رضي الله عنه أنه قال لعن رسول الله عليه
السلام آكل الربا وموكله وكاتبه وشاهديه رواه مسلم عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال قال
عليه السلام في قصة الإسراء فانطلق بي جبرئيل عليه السلام إلى رجال كثيرة كل رجل منهم بطنه مثل
البعير الضخم منضدين بعضهم على بعض على سابلة آل فرعون بطريق آل فرعون يعرضون
على النار غدوا وعشيا يقبلون مثل الإبل المنهومة أي مثل الإبل التي يهيم بها لتجد في
سيرها أو كذي النهم بالتحريك إفراط في الشهوة للطعام من الجوع يخبطون الحجارة
والشجر لا يسمعون ولا يعقلون فإذا أحس بهم أصحاب تلك البطون قاموا فتميل بهم
بطونهم فيصرعون ثم يقوم أحدهم فيميل به بطنه فيصرع

عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا سود کھانے میں تہتر گناہ ہیں سب سے ادنے درجہ کا
یہ ہے کہ گویا اُس نے اپنی ماں سے زنا کیا (رواہ الحاکم) آپکا ارشاد ہے کہ خدا کے نزدیک سود کا گناہ اسلامی
حالت میں تینتیس بار زنا کرنے سے زیادہ ہے اور جان بوجھکر سود کا ایکدرم کھانا چھتیس بار زنا کرنیسے بدتر ہے
(حیاۃ القلوب) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا جس نے ایکدرم دو درموں یا ایک دینار دو
دیناروں کے بدلے بیچا اُسنے سود کھایا اور جسنے سود خواری کا کوئی حیلہ کھڑا کر لیا اُسنے سود کھایا اور خدا کو دھوکا
دیا اور خدا کی آیتوں کو ٹھٹھے میں اُڑایا (فردوس اکبر) جابر بن عبد اللہ آنحضرت سے روایت کرتے ہیں کہ سود کھانے
والے کھلانے والے اُسکا حساب وکتاب وغیرہ لکھنے والے اور اُسکے گواہ پر رسول خدا نے لعنت بھیجی ہے (مسلم)
ابو سعید خدری روایت کرتے ہیں کہ آنسرور کائنات نے معراج کے تذکرہ میں فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام مجھے آدمیوں
کے ایک بڑے مجمع میں لیگئے اُنمیں ہر شخص کا پیٹ موٹے تازے اونٹ کے پیٹ کی برابر ہے یہ لوگ فرعون کے
لشکر کی رَوندن میں برابر پڑے ہیں فرعونی لشکر جو صبح وشام دوزخ کی طرف ہنکایا جاتا ہے آتے جاتے
اُن کو پامال کر رہا ہے یہ لشکر اُن کی طرف بولکھلائے ہوئے یا نہایت بھوکے اونٹوں کی طرح بڑھا چلا
آرہا ہے اس لشکر کے لوگ پتھر ہو یا درخت جو سامنے آتا ہے پیٹ میں بھرے چلے جاتے ہیں نہ خود کچھ
سمجھتے ہیں اور نہ کسی کی سنتے ہیں اُن بڑے بڑے پیٹ والوں نے اس لشکر کی آمد دیکھکر چل کھڑے
ہونے کا ارادہ کیا مگر پیٹ کے بل پچھڑ کر گر پڑے۔

فلا یستطیعون ان یرجعوا ای ان یزایلوا مکانہم حتی یغشاھم آل فرعون ای یطؤہم مقبلین ومدبرین فذالک عذابہم فی البرزخ ای بین الدنیا والاخرۃ قال علیہ السلام وآل فرعون یقولون اللھم لا تقم الساعۃ ابدا ای یوم القیامۃ یقول اللہ تعالیٰ ادخلوا آل فرعون اشد العذاب قلت یا جبرائیل من ھؤلاء قال ھؤلاء اکلوا الربا من امتک لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطان من المس الآیۃ وعن سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ انہ قال کان علیہ السلام اذا صلی الغداۃ اقبل علینا بوجہہ فقال ربما یہ ھل رای احد منکم من رؤیا فیقص علیہ ما شاء اللہ ان یقص فیوما قال ھل رای احد منکم من رؤیا اللیلۃ قلنا لا قال علیہ السلام لکنی رایت اللیلۃ شخصین اتیانی فاخرجانی الی ارض مقدسۃ فانطلقا حتی اتینا علی نہر من دم فیہ رجل قائم وعلی شط النہر رجل بین یدیہ حجارۃ فاقبل الرجل الذی فی النہر فاذا اراد ان یخرج رمی الرجل الذی علی الشط بحجر فی فیہ فردہ حیث کان فجعل کلما جاء لیخرج رمی فی فیہ بحجر فیرجع کما کان فقلت ما ھذا الذی رایتہ فی النہر قال آکل الربا رواہ البخاری وعن ابی رافع رضی اللہ عنہ انہ قال بعت خلخالا فضۃ من ابی بکر رضی اللہ عنہ فوضع الخلخال فی کفۃ والدراھم فی کفۃ الاخری فکان الخلخال اثقل منہا قلیلا فاخذ مقراضا لیقطعہ

اور اس جگہ سے کھسک نہ سکے یہانتک کہ فرعونی لشکر نے آلیا اور آتے جاتے سبکو اپنے پانوں میں روندڈالا دوزخکو ہر روز دو مرتبہ جھانکنا فرعونیوں کیلئے عالم برزخ کا عذاب ہے مگر قیامت کے دن دوزخ میں داخل ہوکر انپر بڑا سخت عذاب ہوگا اسلئے وہ دعا کرتے رہتے ہیں کہ الٰہی قیامت قایم ہی نہو. کیونکہ اسدن ارشاد خداوندی ہوگا کہ اَدۡخِلُوۡۤا اٰلَ فِرۡعَوۡنَ اَشَدَّ الۡعَذَابِ یعنے فرعونیوں کو بڑے سخت عذاب میں دھکیل دو رسُول خدا فرماتے ہیں میںنے جبرئیل سے پوچھا کہ یہ بڑے بڑے پیٹ والے جو پیچھے پڑے ہیں کون لوگ ہیں فرمایا کہ آپکی امت کے سود خوار ہیں لَا یَقُوۡمُوۡنَ اِلَّا کَمَا یَقُوۡمُ الَّذِیۡ یَتَخَبَّطُہُ الشَّیۡطٰنُ مِنَ الۡمَسِّ سمرہ بن جندب سے مروی ہے کہ رسُول خدا صبح کی نماز پڑھکر فرمایا کرتے تھے کہ جسنے کوئی خواب دیکھا ہو تو بیان کرے لوگ اپنا اپنا خواب عرض کردیا کرتے تھے ایکدن حسب معمول آپنے ایسا ہی فرمایا. صحابہ نے کہا کہ آجکی رات ہمنے کوئی خواب نہیں دیکھا حضور نے فرمایا میںنے یہ دیکھا ہے کہ دو شخص مجھے بیت المقدس کی طرف لیگئے اور ہم تینوں ملکر ایک خون کی نہر پر پہنچے اسکے بیچوں بیچ ایک شخص کھڑا ہے اور کنارہ پر ایک اور شخص ہاتھوں میں پتھر لئے موجود ہے. نہر کے اندر والا آدمی جب باہر نکلنا چاہتا ہے تو یہ کنارہ والا شخص اسکے منہ پر پتھر مار کر پیچھے ہٹا دیتا ہے چنانچہ وہ اندر والا پھر اپنی جگہ جا کھڑا ہوتا ہے اور تھوڑی دیر کے بعد پھر نکلنا چاہتا ہے اور پھر منہ پر پتھر کھاتا ہے میںنے پوچھا کہ یہ جو نہر میں کھڑا ہے کون شخص ہے جواب ملا کہ سود کھانے والا (بخاری) رافع کہتے ہیں کہ میںنے حضرت ابوبکر صدیق کے ہات ایک پازیب بیچی آپ نے ایک طرف پازیب دوسری طرف درم رکھکر جو وزن کیا تو پازیب قدرے بھاری نکلی آپنے ٹکڑا کاٹنے کیلئے قینچی نکالی

فقلت الزيادة لك يا خليفة رسول الله عليه السلام فقال ابو بكر رضي الله عنه عن النبي عليه السلام الزائد والمستزيد في النار (موعظة) وذكر بعض العلماء الفرق بين البيع والربا فقال اذا باع رجل ثوبا يساوي عشرة بعشرين فقد حصل ذلك الثوب مقابلا للعشرين فلما حصل التراضي على هذا التقابل صار كل واحد منهما مقابلا للآخر في المالية عندهما فلم يكن اخذ صاحبه شيئا بغير عوض اما اذا باع عشرة دراهم بعشرين فقد اخذ العشرة الزائدة بغير عوض ولا يمكن ان يقال ان العوض هو الامهال في مدة الاجل فان الامهال ليس مالا او شيئا يشار اليه حتى يجعل عوضا من العشرة الزائدة فقد ظهر الفرق بين الصورتين (حياة القلوب) وذكر في سبب تحريم الربا وجوه احدها ان الربا يقتضي اخذ مال الغير بغير عوض لان من يبيع درهما بدرهمين نقدا ونسيئة فقد حصل له زيادة درهم من غير عوض فهو حرام، الوجه الثاني انما حرم عقد الربا لانه يمنع الناس عن الاشتغال بالتجارة لان صاحب الدرهم اذا تمكن من عقد الربا خف عليه تحصيل الزيادة من غير تعب ولا مشقة فيفضي ذلك الى انقطاع منافع الناس بالتجارة وطلب الارباح، والوجه الثالث ان الربا هو سبب الى انقطاع المعروف بين الناس من القرض فلما حرم الربا طابت النفوس بقرض الدراهم للمحتاج واسترجاع مثلها لطلب الاجر من الله تعالى والوجه الرابع ان تحريم الربا قد ثبت بالنص

میںنے کہا کہ اے خلیفہ رسول اللہ میں زیادتی کو آپ کیلئے مباح کرتا ہوں آپ نے رسول خدا سے روایتاً یہ حدیث سنائی کہ زیادہ لینے والا اور دینے والا دونوں دوزخی ہیں (موعظہ) بعض علما نے بیع اور سود کے فرق کی مثال لکھی ہے کہ جب کسی نے دس درم کی مالیت کا کپڑا بیس کو بیچا تو گویا کپڑا بیس ہی کے مقابلہ میں رہا اور جب بایع مشتری دونوں اس پر رضامند ہو گئے تو اپنے اپنے عندیہ میں مالیت کے اعتبار سے دونوں برابر ہو گئے نہ اسنے بلاعوض اس کا کچھ لیا نہ اُسنے اسکا لیکن جب دس درم بیس کے مقابلہ میں بیچے گئے تو دوسرے نے دس درم بلاعوض حاصل کئے۔ یہاں یہ شبہ نہیں ہوسکتا کہ مہلت دس درم زائد کے بدلے میں ہی کیونکہ مہلت کوئی مال یا مشارٌ الیہ چیز نہیں کہ ہم اسکو دس درم زائد کے مقابلہ میں فرض کرسکیں۔ (حیات القلوب) سود کی حرمت کے متعلق علماء نے چند وجوہ لکھے ہیں (۱) سود کا مقتضا یہ ہے کہ آدمی بلاعوض پرایا مال مارلے۔ کیونکہ جسنے ایکدرہم دو درم کو بیچا (نقد ہو یا قرض) اُسنے بلاعوض ایکدرہم حاصل کرلیا اسلئے سود حرام ہے (۲) سود کا رواج لوگوں کو تجارت کے مشغلے سے روکتا ہے کیونکہ مالدار آدمی جب سود پر روپیہ چلانے لگے گا تو اسکو بلا محنت و مشقت بڑھتی دولت ملنے لگی گی اور اس سے تجارت کے باعث جو لوگوں کو نفع در نفع ہوا کرتا ہے منقطع ہو جائیگا (۳) قرض دام سے جو لوگوں کی کارروائی ہوتی ہے سود کے رواج سے بالکل بند ہو جائیگی اسلئے سود حرام ہو گیا کہ لوگ خوش ہو کر طلب ثواب کے لئے کسی حاجتمند کو جسقدر روپیہ قرض دیں لتنے کا اتنا ہی وصول کریں (۴) سود کی حرمت نص قطعی سے ثابت ہی

ولا يجب ان تكون حكمة جميع التكاليف معلومة للخلق فوجب القطع بتحريم الربا وان كنا لا نعلم وجه الحكمة في ذلك وهذا تصريح بان النص يبطل القياس لانه جعل تحليل الله وتحريمه دليلا على بطلان قياسهم (حياة القلوب) عن عبادة بن الصامت رضي الله عنه انه قال عليه السلام لا تبيعوا الذهب بالذهب والورق بالورق والبر بالبر والشعير بالشعير ولا التمر بالتمر ولا الملح بالملح الا سواء بسواء عينا بعين يدا بيد ولكن بيعوا الذهب بالورق والورق بالذهب والبر بالشعير والتمر بالملح يدا بيد كيف شئتم من التفاضل لان تفاضلها لا يكون ربا لان الجنس معدوم فاحفظ ولا تكن من الغافلين وما نص على تحريم الربا فيه كيلا فهو كيلي ابدا كالبر والشعير والتمر او نص على تحريمه وزنا فهو وزني ابدا كالذهب والفضة ولو تعورف بخلاف لان النص قاطع وهو اقوى من العرف والاقوى لا يترك بالادنى وما لا نص فيه حمل على العرف كغير الستة المذكورة وهي قوله عليه السلام لا تبيعوا الذهب بالذهب الى آخره واعلم ان الحيل الشرعية للاحتراز عن الربا وان كانت جائزة عند بعض الفقهاء الا انها مكروهة عند البعض وهو الارجح صورتها رجل اراد ان يستقرض عشرة دراهم من آخر بعشرة ونصف مدة شهر

اور یہ ضرور نہیں کہ جمیع احکام شرع کی حکمت یا مصلحت بندونکو معلوم کرا دیجائے اسلئے گو وجہ معلوم نہو مگر سود کو قطعاً حرام جاننا چاہیئے اس سے ثابت ہی کہ نص قطعی قیاس کو باطل کر دیتی ہے (حیاۃ القلوب) عبادۃ ابن صامت پیغمبر خدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا سونا سونے کے عوض چاندی چاندی کے عوض گیہوں گیہوں کے عوض جو جو کے عوض کھجور کھجور کے عوض نمک نمک کے عوض برابر سرابر دست بدست اور یہ ادہر وہ رکھکر بیچا کرو۔ لیکن سونا چاندی کے عوض یا چاندی سونے کے عوض یا گیہوں جو کے عوض یا کھجور نمک کے عوض بیچنا چاہو تو دست بدست بیچو کمی بیشی کا تمہیں اختیار ہی کیونکہ اس صورت میں زیادتی سود میں داخل نہیں (لوگو اس مضمون کو یاد رکھو اور غافل نرہو) جن چیزوں میں کیل (پیمانہ) کی رو سے سود کی تصریح آئی ہے وہ ہمیشہ کیلی ہی رہینگی مثلاً گیہوں اور جو اور کھجوریں اور جن چیزوں میں تول کے لحاظ سے ربا کی صراحت ہے وہ قیامت تک وزنی ہی شمار کی جائینگی ملکوں کا رواج اسکے خلاف ہو تو ہوا کرے کیونکہ یہ نص قطعی ہے اور نص رواج وعرف سے قوی ہوا کرتی ہے اور قوی شے ادنے کے مقابلہ میں چھوڑا نہیں کرتے ان چھہ چیزوں کے سوا (جو حدیث میں مذکور ہیں) اور چیزیں جنکے متعلق کوئی نص وارد نہیں ہوا انہیں عرف پر قیاس کی جائینگی واضح ہے کہ سود سے بچنے کیلئے کوئی حیلہ کرنا اگرچہ بعض فقہا کے نزدیک جائز ہی مگر بعض نے اسے مکروہ لکھا ہے اور اسی پچھلی بات کو ترجیح ہے حیلہ کی صورت یہ ہی کہ مثلاً زید خالد سے ایک مہینے کے وعدہ پر دس درم قرض لینے اور ادا کرتے وقت اسے ساڑھے دس درم دینے چاہتا ہے

مثل ان یبیع الرجل ثوبا یساوی عشرۃ بعشرۃ الی اخر ویسلمہ ویاخذ منہ عشرۃ ثم ان یقول الاٰخر فی المجلس ابیع ھذا الثوب بعشرۃ ونصف ویشتری المستقرض منہ بتلک القیمۃ بمدۃ معلومۃ الربا فی ھذہ الصورۃ مندفع ولکن الاولی ان لا یفعل مثل ھذہ الحیلۃ لان التقوی خیر من الفتوی اوان یعطی المقرض الی المستقرض ثوبا یساوی اثنی عشر درھما بقیمتہ فی مدۃ معلومۃ ثم یبیع المستقرض الی الاجنبی بعشرۃ ثم الاجنبی الی البائع الاول وھو المقرض بعشرۃ ایضا ویقول لہ اعط العشرۃ الی فلان الذی اشتریت ھذا الثوب منہ فاذا اعطی البائع الاول الذی ھو المشتری من الاجنبی والمقرض من وجہ عشرۃ دراھم الی المستقرض منہ کان المستقرض مدیونا لہ باثنی عشر درھما والزیادۃ ایضا فی ھذہ الصورۃ لیست بربا ولکن ینبغی للمومن ان یحترز عن المعاملۃ غیر الشرعیۃ حتی لا یواخذ فی دار الاخرۃ وتفصیل ھذا فی العلوم الفقھیۃ فعلیک بمطالعۃ اصل ھذہ المنقولۃ من الترجمۃ الی العربیۃ وادع لنا قلبا الحقیر بالادعیۃ الخیریۃ تنل الشفاعۃ المصطفویۃ بعد التمسک بالسنۃ السنیۃ ولا تشککن فی نعم اللہ الجلیۃ المفاضۃ علی العباد المذنبۃ حتی لا تحرم من السعادۃ السرمدیۃ وابصرھا احضرنا بامعان النظریۃ قال النبی علیہ السلام لیس لاھل الربا نور علی وجوھھم ولا بھاء ولم یجعل اللہ فی ارزاقھم برکۃ وھم عند اللہ تعالیٰ انتن من الجیفۃ

تو زید یوں کرے کہ دس درم کی مالیت کا ایک کپڑا خالد کے ہات دس ہی درم کو بیچے اور کپڑا دیکر اس سے دس درم وصول کرے پھر اسی مجلس میں خالد زید سے کہے کہ میں نے یہ کپڑا ساڑھے دس درم کو تیرے ہات بیچ ڈالا اور زید ایک مہینے کی مدۃ لگا کر ساڑھے دس درم کو خرید لے۔ گو اس صورت میں ربا لازم نہیں آتا مگر تاہم ایسا حیلہ کرنا ہی بچنا چاہیے کیونکہ تقوے فتوے سے بہتر ہے دوسری صورت یہ ہو کہ خالد زید کو دس درم قرض دیکر دس کے بارہ لینے چاہتا ہے تو یہ کرے کہ ایک کپڑا جو بارہ درم کی مالیت کا ہو زید کے ہات مدۃ مقرر کرکے بارہ ہی درم کو بیچے اور زید اس کپڑے کو کسی غیر شخص مثلاً محمود کے ہات دس درم کو بیچ ڈالے اور پھر محمود اسی خالد کے ہاتھ دس درم کو بیچکر کہے کہ اس کی قیمت دس درم دلوادو تاکہ میں اپنے بایع یعنے زید کو دیدوں پس اگر خالد نے کپڑا لیکر دس درم محمود کو دئے اور محمود نے زید کو دیدیے تو گو زید کے پلے دس ہی درم پڑے مگر سبب پہلی بیع کے سبب خالد کے بارہ درم اسکے ذمہ قرض رہے اس صورت میں بھی لفظاً ربا نہیں مگر مومن کو خلاف شرع معاملات کرنے سے پرہیز چاہیئے تاکہ عقبے میں بچ رہو اسکی تفصیل فقہ کی کتابوں میں ہے جنکا ہمنے عربی میں ترجمہ کردیا ہے انھیں مطالعہ کرنا چاہیے لوگو اسکے ناقل کے لئے دعائے خیر کرتے رہو انشاءاللہ تعالیٰ سنت مصطفوی پر چلنے سے تم شفاعت کرنے کے مستحق ہوجاؤگے اور خدا کی بڑی بڑی نعمتوں میں جو بندوں پر مینہ کی طرح برس رہی ہیں ہرگز شک نکرو تاکہ سعادت ابدی سے محروم نرہو اور جو کچھ اس کتاب میں درج ہے اسے گہری نظر سے دیکھو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سود خواروں کے چہرہ پر رونق اور نور نہیں ہوتا اور اللہ نے انکی روزی میں برکت نہیں رکھی وہ خدا کے نزدیک مردار سے بدتر

وليس في النار اشد عذابا من اهل الربا صدق رسول الله صلى الله عليه وسلم (دقائق الاخبار) قال النبي عليه السلام الدنيا سجن المؤمن والقبر حصنه والجنة ماواه والدنيا جنة الكافر والقبر سجنه والنار ماواه صدق رسول الله قال النبي عليه السلام سياتي زمان على امتي يكون امراؤهم على الجور والظلم وعلماؤهم وعبادهم على الرياء وتجارهم على اكل الربا ونساؤهم على زينة الدنيا صدق رسول الله (دقائق الاخبار)

سورة بسم الله الرحمن الرحيم البقرة

(ان الذين امنوا) بالله ورسوله وبما جاءهم (وعملوا الصالحات واقاموا الصلوة واتوا الزكوة) عطفهما على ما يعمها لاضافتهما على سائر الاعمال الصالحة (لهم اجرهم عند ربهم ولا خوف عليهم من آت ولاهم يحزنون على فائت) (قاضي بيضاوي) روي عن النبي عليه السلام انه كان جالسا في المسجد فدخل عليه شاب فعظمه واجلسه بجنبه فوق ابي بكر رضي الله عنه ثم اعتذر النبي عليه السلام اليه فقال يا ابا بكر انما اجلسته اعلى منك لانه ليس في الدنيا احد يصلي علي اكثر منه فانه يقول كل غداة وعشية اللهم صل على محمد بعدد من صلى عليه وصل على محمد بعدد من لم يصل عليه وصل على محمد كما تحب ان يصلى وصل على محمد كما امرتنا بالصلوة وصل على محمد كما تنبغي الصلوة عليه

اور دوزخ میں سود خوار سے زیادہ کسی پر عذاب نہو گا بیشک رسول خدا کا فرمان برحق ہے (دقائق الاخبار) حضور کا قول ہے کہ مومن کیلئے دنیا ایک قید خانہ اور قبر ایک قلعہ اور جنت نہایت اچھا ٹھکانا ہے اور کافر کے لئے دنیا ایک بہشت اور قبر ایک قید خانہ اور دوزخ بہت ہی برا مقام ہے (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالکل سچ فرمایا) اور حدیث میں آپ کا ارشاد ہے کہ میری امت پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اُن کے بادشاہ اور حاکم ظالم اور طماع۔ علما اور درویش ریاکار۔ تاجر سود خوار اور عورتیں دنیا کے بناؤ سنگار میں مصروف رہنے والیاں ہونگی (رسول خدا کا ارشاد بالکل درست ہے) (دقائق الاخبار)

سورہ بسم اللہ الرحمن الرحیم بقرہ

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ لَھُمْ اَجْرُھُمْ الآیۃ یعنے جنہوں نے خدا اور رسول اور شریعت کو مان لیا اور نیک عمل کئے اور نماز پڑھی اور زکوۃ دی خدا کے ہاں انکو پوری مزدوری ملیگی اور انپر کسی آنے والی چیز کا خوف اور جانے والی چیز کا غم نہو گا۔ گو نماز اور زکوۃ نیک عملوں میں داخل ہے مگر بالتخصیص انکا تذکرہ کرنا انکی زیادہ فضیلت کے باعث ہے (بیضاوی) روایت ہے کہ رسول خدا مسجد میں تشریف رکھتے تھے کہ ایک جوان آدمی آیا آپنے اُسکی تعظیم کی اور اپنے پہلو میں حضرت ابوبکرؓ سے اونچی جگہ بٹھایا اور عذر کرتے ہوئے یہ فرمایا کہ اے ابوبکر مینے اسکو تیری نشست میں اسلئے ترجیح دی ہے کہ دنیا بھر میں کوئی شخص مجھپر اس سے زیادہ درود نہیں بھیجتا۔ یہ ہر صبح شام یوں کہا کرتا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تَنْبَغِی الصَّلٰوۃُ عَلَیْہِ

فلذ لک اجلستہ اعلی منک (روی عن النبی علیہ السلام من صلی صلاۃ الخمس مع الجماعۃ فلہ خمسۃ اشیاء الاول لا یصیبہ فقر فی الدنیا والثانی یرفع اللہ تعالی عنہ عذاب القبر والثالث یعطی کتابہ بیمینہ والرابع یمر علی الصراط کالبرق الخاطف والخامس یدخلہ اللہ تعالی الجنۃ بلا حساب ولا عذاب (مصابیح) قال علیہ السلام صلوۃ الرجل مع الجماعۃ خیر من صلاۃ اربعین سنۃ فی بیتہ منفردا (وروی) ان الجماعۃ تفضل علی المنفرد بسبع وعشرین درجۃ وفی الخبر عن النبی علیہ السلام انہ قال اذا کان یوم القیامۃ یحشر اللہ قوما وجوھھم کالکواکب فتقول لھم الملائکۃ ما اعمالکم فیقولون کنا اذا سمعنا الاذان قمنا الی الطہارۃ والوضوء ولا نشتغل بغیرہ وقوما وجوھھم کالقمر فیقال لھم ما اعمالکم فیقولون کنا نتوضأ قبل الاذان وقوما وجوھھم کالشمس فیقولون بعد السؤال کنا نسمع النداء فی المسجد (درۃ الواعظین) روی عن النبی علیہ السلام انہ قال اذا کبر العبد للصلوۃ یقول اللہ تعالی للملائکۃ ارفعوا ذنوب عبدی عن رقبتہ حتی یعبدنی طاھرا فتاخذ الملائکۃ الذنوب کلھا فاذا فرغ العبد من الصلوۃ تقول الملائکۃ یاربنا انعیدھا علیہ فیقول اللہ تعالی یا ملائکتی لا یلیق بکرمی الا العفو قد غفرت خطایاہ عن النبی علیہ الصلوۃ والسلام انہ قال ان اللہ تعالی یحشر مساجد الدنیا یوم القیامۃ

اسلئے مینے اسکو تمسے اونچی جگہ بٹھایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی کہ جو شخص پانچوں وقت کی نماز جماعت سے پڑہتا ہے اُسے پانچ طرح کی فضیلتیں ملتی ہیں (۱) دنیا میں کبھی محتاج نہو گا (۲) اللہ تعالی اُس سے عذاب قبر اُٹھالیگا (۳) نامۂ اعمال دہنے ہات میں ملیگا (۴) کوندتی ہوئی بجلی کی طرح پلصراط سے گزر جائیگا (۵) بلا حساب وکتاب جنت میں داخل ہوگا (مصابیح) آپکا ارشاد ہے کہ جماعت سے ایک نماز پڑہنی گھر میں تنہا ہو کر چالیس برس نماز پڑہنے سے بہتر ہے اور ایک روایت یہ ہی کہ جماعت کی نماز اکیلے پڑہنے سے ستائیس درجہ بڑہکر ہی ایک اور حدیث میں ہی کہ آپنے فرمایا محشر میں بعض آدمیونکے چہرے ستاروں کی طرح دیکھکر فرشتے پوچہیں گے کہ تمنے ایسے کیا عمل کئے تھے وہ جواب دینگے کہ ہم اذان سنتے ہی طہارت اور وضو کیلئے کہڑے ہوجاتے اور سب کام چھوڑ دیتے تھے اور بعض آدمیونکے چہرے چاند کی طرح روشن دیکھکر ملائکہ سوال کرینگے کہ تمنے کیا کیا تھا وہ کہینگے کہ ہم اذان سے پہلے وضو کرلیا کرتے تھے اور بعض آدمیوں کے چہرے سورج کی طرح منور پاکر فرشتے دریافت کرینگے کہ تمہارا نیک عمل کیا تھا جواب ملیگا کہ ہم اذان سے پہلے مسجد میں پہنچ جایا کرتے تھے (درۃ الواعظین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہی کہ جب آدمی نماز کیلئے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہی تو اللہ تعالی فرشتونکو حکم دیتا ہی کہ میرے بندہ کے تمام گناہوں کا بوجھ اُسکی گردنسے اُتار دو تاکہ پاک صاف ہو کر میری عبادت کرے چنانچہ فرشتے اُسکے تمام گناہ دور کر دیتے ہیں اور جب وہ نماز سے فارغ ہوجاتا ہی تو فرشتے عرض کرتے ہیں کہ الٰہی اسکے گناہ پھر اسکے کندہے پر لاد دیئے جائیں حکم ہوتا ہی کہ میرے کرم کے قابل تو یہی بات ہی کہ معاف کردوں۔ جاؤ مینے اسکے تمام گناہ بخشدیئے رسول خدا فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن مسجد

كأنها جُعلت بيض قوائمها من العنبر وأعناقها من الزعفران ورؤوسها من المسك وأذنابها من الزبرجد الأخضر
والمؤذنون يقودونها والأئمة يسوقونها فيمرون في عرصات يوم القيامة كالبرق الخاطف فيقول أهل
القيامة أهؤلاء من الملائكة المقربين أم من الأنبياء والمرسلين فينادى لا بل هؤلاء من أمة محمد عليه الصلوة
والسلام يحفظون الصلوة بالجماعة ولذا قال عليه السلام من توضأ بالماء الجاري وصلى خلف الإمام
القاري فقد استحق رحمة الباري (زبدة الواعظين). روي عن النبي عليه السلام أنه قال لما خلق الله تعالى
جبرائيل عليه السلام في أحسن صورة وجعل له ستمائة جناح طول كل جناح ما بين المشرق والمغرب نظر
الى نفسه فقال الهي أخلقت أحسن صورة مني فقال الله تعالى لا فقام جبرائيل عليه السلام وصلى ركعتين
شكرا لله تعالى فقام في كل ركعة عشرين ألف سنة فلما فرغ من الصلوة قال الله تعالى يا جبرائيل عبدتني
حق عبادتي ولا يعبدني أحد مثل عبادتك لكن يجيء في آخر الزمان نبي كريم حبيب الي يقال له محمد عليه
السلام وله أمة ضعيفة مذنبة يصلون ركعتين مع سهو ونقصان في ساعة يسيرة وأفكار كثيرة
وذنوب كبيرة فوعزتي وجلالي إن صلاتهم أحب الي من صلاتك لأن صلاتهم بأمري وأنت صليت
بغير أمري قال جبرائيل عليه السلام يا رب ما أعطيتهم في مقابلة عبادتهم فقال الله تعالى أعطيتهم
جنة المأوى فاستأذن من الله أن يراها فأذن الله تعالى له فأتى جبرائيل عليه السلام ففتح

سفید رنگ کے بختی اونٹوں کی صورت میں ہونگے انکے پاؤں عنبر کے ہونگے گردنیں زعفران کی سر مشک کے دمیں
زبرجد کی انکو موذن کھینچینگے اور امام ہنکائینگے اور یہ میدان قیامت میں بجلی کی طرح گذر جائینگے اہل محشر باہم کہینگے کہ
الٰہی یہ مقرب فرشتے ہیں یا پیغمبروں کی سواریاں آئی ہیں جواب ملیگا کہ یہ امت محمدیہ کے وہ لوگ ہیں جو جماعت سے نماز
پڑھا کرتے تھے اسلئے آپنے فرمایا ہے کہ جسنے جاری پانی سے وضو کیا اور اچھے قاری کے پیچھے نماز پڑھی وہ رحمت
باری کا مستحق ہو گیا (زبدۃ الواعظین) رسول خدا نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل کو نہایت خوبصورت پیدا
کیا اور چھ سو پر دیئے ہر ایک پر اتنا وسیع تھا جتنا مشرق اور مغرب ہیں جبریل نے جب اپنی ہیئت پر نظر کی تو یہ
کہا کہ الٰہی تو نے مجھ سے اچھی صورت بھی کسیکو دی ہے جواب ملا کہ نہیں حضرت جبریل نے شکریہ کے دو نفل پڑھے
اور ہر رکعت میں بیس ہزار برس کھڑے رہے جب نماز سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے جبریل ع
تو نے عبادت کا حق ادا کر دیا ایسی عبادت کوئی نہیں کر سکتا مگر آخر زمانہ میں میرے حبیب اور نبی کریم محمد رسول اللہ
مبعوث ہونگے اور انکی گنہگار امت نہایت ناتواں ہوگی وہ لوگ تھوڑی سی دیر میں بھول چوک کے ساتھ دو رکعتیں
پڑھینگے اور اپنے فکر میں غرق اور گناہوں میں ڈوبے ہوئے ہونگے مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم میں انکی نماز کو تیری
نماز سے زیادہ پسند کرونگا کیونکہ وہ میرے حکم سے نماز پڑھینگے اور تو نے بلا حکم اپنی خوشی سے ادا کی ہے جبریل نے کہا
کہ انکو اس عبادت کے بدلے میں کیا ملیگا حکم ہوا کہ جنۃ الماوےٰ یہ سنکر جبریل ع نے جنت الماوےٰ دیکھنے کی اجازت چاہی
وہاں سے اجازت ملی حضرت جبریل اپنے پر کھول کر اڑے آپ کے اڑان کی یہ حالت ہے کہ

جمیع اجنحتہ ثم طار فکلما فتح جناحین قطع مسیرۃ ثلاثۃ آلاف سنۃ وکلما ضم قطع مثل ذلک فطار علی هذا ثلثمائۃ عام فعجز ونزل فی ظل شجرۃ وسجد للہ تعالٰی فقال فی سجودہ الٰہی هل بلغت نصفها او ثلثها او ربعها فقال اللہ تعالٰی یا جبرائیل لو طرت ثلثمائۃ عام ولو اعطیتک قوۃ مثل قوتک واجنحۃ مثل اجنحتک فطرت مثل ما طرت لا تصل الی عشر من اعشار ما اعطیت لامتہم علیہ السلام فی مقابلۃ رکعتین من صلاتہم (مشکوٰۃ الانوار) عن النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام انہ قال من صلی علی تعظیما لی جعل اللہ تعالٰی من تلک الصلوٰۃ ملکا لہ جناحان جناح بالمشرق وجناح بالمغرب ورجلاہ تحت الارض السابعۃ وعنقہ متصل بالعرش ویقول اللہ تعالٰی لهذا الملک صل علی عبدی کما صلی علی نبیی محمد علیہ السلام فیصلی علیہ الی یوم القیامۃ (زبدۃ الواعظین) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیما یروی عن اللہ تعالٰی ثلاث من حافظ علیهن فهو ولی لی حقا ومن ضیعهن فهو عدو لی حقا قیل یا رسول اللہ وما هن قال الصلوٰۃ والصوم وغسل الجنابۃ قال هن امانۃ بین اللہ وبین عبدہ امر بالمحافظۃ علیهن والمراد منها اقامتها فی اوقاتها مع اتمام الفرائض والواجبات والسنن حتی ان الرجل اذا صلی فی غیر وقتها فقد ضیعها علی ما روی فی الخبر ان النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام قال لیلۃ اسری بی الی السماء رأیت رجالا ونساء یضربون علی رؤسهم فیسیل من دماغهم کالنهر العظیم یقولون یا ویلاہ واویلاہ ویا ثبوراہ فقلت یا جبرائیل من هؤلاء

دو پروں کے کھولنے اور علی هذا القیاس اُنکے سکیڑنے میں تین ہزار برس کا رستہ طے ہو جاتا ہے آپ اسی صورت سے تین سو برس تک اُڑے آخر تھک کر ایک درخت کے سایہ میں اُتر پڑے اور خدا کو سجدہ کرتے ہوئے عرض کیا کہ الٰہی میں نے جنت الماویٰ کی آدھی یا تہائی یا چوتھائی مسافت طے کر لی ہے یا نہیں ارشاد ہوا کہ اے جبرئیل اگر تم تین سو برس تک اور اُڑو اور ہم تمہیں اتنی ہی قوت اور اسیقدر پر اور عنایت کر دیں تو جنۃ الماویٰ کے دسویں حصّہ کو بھی طے نہیں کر سکتے یہ جنۃ امت محمدیہ کو دو رکعتوں کے بدلے میں دیجائیگی (مشکوٰۃ الانوار) رسول خدا سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا جو شخص میری تعظیم کیلئے مجھپر درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالٰی اسکی برکت سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جسکے دو پر ہوتے ہیں ایک مشرق میں ایک مغرب میں اور اُسکے پانو تحت الثریٰ میں جا پہنچتے ہیں اور گردن عرش کے قریب ہوتی ہے اللہ تعالٰی اسکو حکم دیتا ہے کہ جس نے میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا ہے تو قیامت تک اسکیلئے دعا کرتا رہ (زبدۃ الواعظین) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالٰی کا قول ہے تین چیزوں کی محافظت کرنے والا میرا سچا دوست اور انکا ضائع کرنے والا میرا قطعی دشمن ہے لوگوں نے عرض کیا کہ وہ کیا چیزیں ہیں فرمایا (۱) نماز (۲) روزہ (۳) غسل جنابت یہ چیزیں بندوں کے پاس گویا خدا کی امانتیں ہیں اسلئے خدا نے انکی محافظت کا حکم کیا ہے اور اُس سے فرائض و واجبات و سنن کی رعایت رکھکر نماز کا ادا کرنا مراد ہے جو شخص وقت ٹالکر نماز پڑھتا ہے وہ فی الواقع اس امانت کا ضائع کرنے والا ہے کیونکہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ معراج کی رات میں نے اکثر مردوں اور عورتوں کو دیکھا کہ اُنکے سر کچلے جاتے ہیں اور اُنکے بھیجے بہ بہ کر ایک بڑی نہر جاری ہو گئی ہے اور وہ چیختے چلاتے اور واویلا کرتے ہیں میں نے پوچھا کہ جبرئیل یہ کون لوگ ہیں۔

قال الذین یصلون الصلوٰۃ فی غیر وقتہا والدلیل علیہ قولہ تعالیٰ فخلف من بعدھم خلف اضاعوا الصلوٰۃ واتبعوا الشہوات الاٰیۃ وکذا اذا لم یصلہا بالجماعۃ کما روی ان رجلا جاء الی النبی علیہ السلام فقال انی رایت فی المنام کان فی یدی عشرین دینارا وفی الاخری اربعۃ فسقط العشرون من یدی واحترق الاربعۃ فقال علیہ السلام ھل صلیت العشاء بالجماعۃ قال لا قال الساقط من یدک فضل الجماعۃ التی فاتتک واما الاربعۃ التی صلیت فی بیتک لم تقبل منک (زہرۃ الریاض) قال علیہ السلام من حافظ علی الصلوات کانت لہ نورا وبرھانا ونجاۃ یوم القیامۃ ومن لم یحافظ علیہا لم تکن لہ نورا وبرھانا ونجاۃ (تبیین محارم) قال علیہ السلام عشرۃ نفر لا یقبل اللہ صلاتہم رجل صلی وحیدا بغیر قراءۃ ورجل یصلی ولا یؤدی زکوتہ ورجل یؤم قوما وھم لہ کارھون ورجل مملوک ابق ورجل شارب الخمر مدمنا وامراۃ زوجہا ساخط علیہا او امراۃ صلت بغیر خمار والامام الجابر الجائر ورجل اکل الربا ورجل لا تنہاہ صلوتہ عن الفحشاء والمنکر قال علیہ السلام من لم تنہہ صلوتہ من الفحشاء والمنکر لم تزدہ صلاتہ عند اللہ الا مقتا وبعدا وقال الحسن اذا لم تنہک صلاتک عن الفحشاء فلست بمصل وردت صلاتک یوم القیامۃ علی وجہک کالخرقۃ الخلقۃ (مکاشفۃ القلوب)

جواب ملا کہ یہ وقت ٹال کر نماز پڑھنے والے ہیں اور اسپر یہ آیت وال ہے فَخَلَفَ مِنۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ الاٰیۃ کہ انکے بعد ناخلف جانشین ہوئے جنہوں نے نماز کو ضائع کیا اور اپنی خواہشوں کے تابع بنگئے اور یہی حال اُسکا ہے جو جماعت سے نہ پڑھے چنانچہ روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنا خواب بیان کیا کہ میرے ایک ہات میں بیس اشرفیاں تھیں دوسرے میں چار اُس ہات کی بیس گرگئیں اور اس ہات کی چار شعلہ بنگئیں حضور نے فرمایا کہ تو نے رات کو عشا کی نماز جماعت سے پڑھی تھی؟ کہا نہیں آپنے ارشاد کیا کہ جو اشرفیاں تیرے ہات سے گرگئیں وہ جماعت کی فضیلت تھی اور جو شعلہ بنگئیں وہ عشا کی چار رکعتیں ہیں جو تو نے گھر میں پڑھی تھیں (زہرۃ الریاض) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو نمازوں کی محافظت کریگا تو نماز ہی اسکے لئے نور اور برہان اور حجت بنجائیگی اور جو محافظت نکریگا اُسکیلئے نہ تو نور ہوگا نہ برہان نہ حجت (تبیین محارم) پیغمبر خدا کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ دس طرح کے آدمیوں کی نماز قبول نہیں کرتا (۱) جو بغیر قرأت کے تنہا نماز پڑھے (۲) جو نماز پڑھے اور زکوۃ نہ دے (۳) جس امام کو مقتدی بُرا جانتے ہوں (۴) جو غلام آقا کے پاس سے بھاگ گیا ہو (۵) جو ہمیشہ شراب پیتا ہو (۶) جس عورت کا خاوند اُس سے ناراض ہو (۷) جو عورت کھلے سر نماز پڑھے (۸) جو شخص بادشاہ یا حاکم ہوکر ظلم کرے (۹) جو سود کھاتا ہو (۱۰) جس کی نماز اُسے بُرے کاموں سے نہ روکتی ہو۔ آپ کا قول ہے کہ جسکی نماز نے اُسے بُرے کاموں سے نہ روکا تو ایسی نماز خدا کے غصہ اور بیزاری کے سوا اور کسی چیز کو ترقی نہیں دیسکتی حسنؓ کا قول ہے کہ اگر تیری نماز تجھے بُرے کاموں سے نہ روکے تو تو نمازی ہی نہیں۔ ایسی نماز ٹاٹ کے پرانے ٹکڑے کی صورت میں اُلٹی منہ پر ماری جائیگی (مکاشفۃ القلوب)

عن معاذ بن جبل وجابر بن عبد الله رضی الله عنهما انهما قالا لما عرج بالنبی علیه السلام لیلة المعراج الی السموات رای فی السماء الاولی ملائکة یذکرون الله تعالی منذ خلقهم الله تعالی وفی الثانیة رای ملائکة یرکعون الله تعالی منذ خلقهم لا یرفعون رؤسهم وفی الثالثة رای ملائکة یسجدون لله تعالی منذ خلقهم الله لا یرفعون رؤسهم الاحین سلم علیهم نبینا محمد صلی الله تعالی علیه وسلم رفعوا رؤسهم وردوا سلام النبی علیه السلام ثم سجدوا ثانیا الی یوم القیامة ولذلک صارت السجدة اثنتین وفی الرابعة رای ملائکة یتشهدون وفی الخامسة رای ملائکة مسبحین وفی السادسة رای ملائکة مکبرین ومهللین وفی السابعة رای ملائکة مسلمین منذ خلقهم الله تعالی فهم قلب النبی علیه السلام واشتهی ان یکون له ولامته هذه العبادات کلها فعلم الله تعالی همه واشتیاقه علیه السلام فجمع عبادة ملائکة السموات السبع واکرم نبیه علیه السلام وقال من ادی الصلوات الخمس نال عبادة ملائکة السموات السبع (روضة العلماء) روی عن النبی علیه الصلوة والسلام انه قال الصلوة مرضاة الرب وسنة الانبیاء وحب الملائکة ونور المعرفة واصل الایمان واجابة الدعاء وقبول الاعمال وبرکة المال والکسب وسلاح علی الاعداء وکراهیة الشیطان وشفیع بین صاحبها وبین ملک الموت

معاذ بن جبل اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا کو جس رات معراج ہوئی آپنے پہلے آسمان میں فرشتوں کو ذکر الٰہی کرتے دیکھا یہ جب سے پیدا ہوئے ہیں ذکر ہی میں مصروف ہیں علی ہذا القیاس دوسرے آسمان میں رکوع کرنے والے اور تیسرے میں سجدہ کرنے والے فرشتے نظر پڑے یہ ابتدائے پیدائش سے رکوع میں جھکے اور سجدے میں پڑے تسبیح کر رہے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا السلام علیکم ان فرشتوں نے سر اٹھایا اور وعلیکم السلام کہکر قیامت تک کیلئے پھر سجدے میں گر پڑے۔ اسلیئے نماز میں دو سجدے مقرر ہوئے چوتھے آسمان میں ایسے فرشتے نظر پڑے جو تشہد میں تھے پانچویں میں تسبیح کرنے والے چھٹے میں تکبیر وتہلیل کہنے والے اور ساتویں میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہنے والے فرشتے دکھائی دیئے یہ جبسے پیدا ہوئے ہیں اپنی اپنی خاص عبادتوں میں مشغول ہیں اور قیامت تک رہینگے اس نظارہ سے آپکا دل چاہا کہ مجھپر اور میری امت پر عبادت کے یہ مجموعہ ارکان مقرر کر دیے جائیں چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپکا قصد اور اشتیاق دیکھکر ساتوں آسمانوں کے فرشتوں کی عبادت کا مجموعہ سے آپ کو اور آپ کی امت کو ممتاز فرمایا اسلیئے آپ کا ارشاد ہے کہ پانچ وقت کی نماز پڑھنے والے کو فرشتوں کی عبادت کا ثواب ملتا ہے (روضۃ العلماء) پیغمبر خدا سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا نماز خدا کی رضامندی پیغمبروں کی سنت فرشتوں کی محبت کا باعث معرفت کا نور۔ ایمان کی جڑ۔ قبولیت دعا و اعمال کا سبب مال اور کمائی میں برکت کا موجب خدا کے دشمنوں کے مقابلہ کا ہتیار شیطان کے بیزار ہونے کی علت نمازی اور ملک الموت

وسراج فی قبره الی یوم القیامة وظل علی راسه یوم القیمة وتاج علی راسه ولباس علی بدنه وستر
بینه وبین النار وحجة بین یدی الرب وثقل فی المیزان وجواز علی الصراط ومفتاح الجنة وقال
النبی علیه الصلوة والسلام اذا کان یوم القیامة خرج شیء من جهنم اسمه حریش من ولد العقرب
طوله مابین السماء والارض وعرضه من المشرق الی المغرب فیقول جبرائیل علیه الصلوة والسلام
یاحریش الی این تذهب فیقول الی العرصات فیقول جبرائیل علیه السلام لمن تطلب فیقول خمسة
نفر الاول تارک الصلوة والثانی مانع الزکوة والثالث عاق الوالدین والرابع شارب الخمر والخامس
المتکلم فی المسجد بکلام الدنیا فلذا قال الله تعالی وان المساجد لله فلا تدعوا مع الله احدا ۝
فاعتبروا یا اولی الابصار ولا تکونوا من الغافلین (زبدة الواعظین) قال النبی علیه السلام سیاتی
زمان علی امتی یکون امراؤهم علی الجور والطمع وعلماؤهم وعبادهم علی الریا وتجارهم علی اکل
الربا ونساؤهم علی زینة الدنیا صدق رسول الله (دقائق الاخبار) قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
اذا اراد الله بعبد خیرا زهده فی الدنیا ورغبه فی الاخرة وبصره بعیب نفسه وکذا قال علیه السلام
ازهد فی الدنیا یحبک الله وازهد فیما فی ید الناس یحبک الناس وقال علیه السلام من اراد ان
یؤتیه الله علما بغیر تعلم وهدی بغیر هدایة فلیزهد فی الدنیا (موعظة)

کے مابین شفیع قیامت تک قبر کا چراغ محشر کے دن سر کا سایہ اور تاج۔ بدن کا لباس نمازی اور دوزخ میں
مضبوط آڑ خدا کے سامنے حجت ترازو میں بوجھل پلصراط سے گزر جانیکا باعث اور جنت کی کنجی ہے رسول خدا
کا قول ہے کہ قیامت کے دن ایک جانور حریش نام جو بچھو کی نسل سے ہی جہنم سے نکلیگا اس کا طول آسمان
وزمین کے فاصلہ کی برابر اور عرض مشرق سے مغرب تک ہوگا جبریل علیہ السلام پوچھیں گے کہ اے حریش کہاں
کا ارادہ ہی جواب دیگا کہ میدان محشر کی طرف جبریل پوچھینگے کہ تجھے کسکی تلاش ہے وہ کہے گا کہ پانچ طرح کے
آدمیوں کی (۱) بے نمازی (۲) زکوۃ نہ دینے والا (۳) ماں باپ کا نافرمان (۴) شرابی (۵) مسجد میں دنیا
کی باتیں کرنے والا اسلیئے اللہ تعالی فرماتا ہی کہ مسجدیں خدا کے لیئے ہیں خدا کے ہوتے اور کسیکو نہ پکارو
اے اہل بصیرۃ نصیحت پکڑو اور غافل نہ ہو (زبدۃ الواعظین) پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہی کہ میری امت
پر ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ انکے حاکم ظلم وطمع اور علماء وزہاد ریاکاری اور سوداگر سودخواری اور عورتیں
دنیوی زینت پر فریفتہ ہونگی (حضور کا ارشاد صحیح ہے) (دقائق الاخبار) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ
اللہ تعالی جب کسی بندہ کی بہتری چاہتا ہی تو اسے دنیا سے متنفر اور آخرت کا راغب بنا دیتا ہے اور
اسے اپنی عیب دیکھنے کی نگاہ عنایت فرماتا ہے اور اسی طرح آپکا یہ ارشاد ہی کہ اے شخص دنیا سے بیزار رہا کر
خدا تجھے دوست رکھیگا اور لوگوں کے مال کی پرواہ نہ کر ساری دنیا تیری دوست بنجائیگی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کا قول ہی کہ جو شخص بغیر سیکھے علم دین اور بلا راہبر ہدایت حاصل کرنا چاہی اُس سے کہدو کہ دنیا سے متنفر رہا کرے اور غا

سورۃ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ آل عمران

(شهد الله انه لا اله الا هو) بين وحدانيته بنصب الدلائل الدالة عليها وانزال الآيات الناطقة بها (والملائكة) بالاقرار (واولوا العلم) بالايمان بها والاحتجاج عليها شبه ذلك في البيان والكشف بشهادة الشاهد (قائما بالقسط) مقيما للعدل في قسمه وحكمه وانتصابه على الحال من الله وانما جاز افراده بها ولم يجز جاء زيد وعمرو راكبا لعدم اللبس كقوله تعالى ووهبنا له اسحق ويعقوب نافلة او من هو والعامل معنى الجملة اي تفرد قائما او احقه لانها حال مؤكدة او على المدح او الصفة للمنفي وفيه ضعف للفصل وهو مندرج في المشهود به اذا جعلته صفة او حالا من الضمير وقرئ القائم بالقسط على البدل من هو او الخبر المحذوف (لا اله الا هو) كرره للتاكيد ولمزيد الاعتناء بمعرفة ادلة التوحيد والحكم به بعد اقامة الحجة وليبتني عليه قوله (العزيز الحكيم) فيعلم انه الموصوف بهما وقدم العزيز لتقدم العلم بقدرته على العلم بحكمته ورفعهما على البدل من الضمير او الصفة لفاعل شهد

سورہ بسم اللہ الرحمن الرحیم آل عمران

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الآیۃ یعنے خدا خود گواہی دیتا ہے کہ اُسکے سوا اور کوئی معبود نہین بطور کہ دلائل قایم کرنے اور کھلی آیتین نازل فرمانے کے سبب اُسنے اپنی وحدانیت ظاہر کر دی ہی اور فرشتون نے اقرار اور اہل علم نے ایمان اور اُسپر حجتین قایم کرکے اُسکی یکتائی کا اظہار کیا ہے اس آیت مین اظہار وحدانیت کو اُس کے کھلم کھلا ہونے کے باعث گواہی سے تشبیہ دی ہے قَآئِمًۢا بِالۡقِسۡطِ یعنے اللہ تعالی ہر شے کی تقسیم اور اپنے حکم مین انصاف کے ساتھ قایم ہی قَآئِمًا لفظ اللہ سے حال واقع ہونیکے سبب منصوب ہی۔ گو جاء زید و عمرو راکبا کی ترکیب درست نہیں مگر آیہ مین التباس نہونیکے باعث افراد ذو الحال درست ہی جیسا کہ اس آیت مین وَوَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ وَيَعۡقُوۡبَ نَافِلَةً یا یہ سمجھیے کہ قَآئِمًا لفظ هُوَ سے حال ہی اس صورت مین جملہ کے معنون کو عامل قرار دینگے یعنے تفرد قائما کہین گے۔ یا لفظ اَحِقُّهٗ کو عامل محذوف مانا جائیگا کیونکہ یہ حال موکدہ ہی۔ یا نصب علی المدح کہین گے یا اسے منفی (لفظ اِلٰہ) کی صفت مانین گے مگر یہ ضعیف وجہ ہی اور جب اسے صفت یا ضمیر سے حال قرار دینگے تو ظاہر ہے کہ یہ مشہود بہ کے تحت میں داخل رہیگا۔ بعض قرات مین قَآئِمُ بِالۡقِسۡطِ ہے اس صورۃ مین یا تو هُوَ سے بدل کہین گے یا مبتدا محذوف کی خبر مانین گے لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اس کو تاکید اور دلائل معرفۃ کی پہچان کی بابت کوشش اور حجت قایم کرنے کے بعد توحید کا حکم لگانے کی غرض سے مکرر لائے مین اور العزیز الحکیم اسی پر مبنی ہے لا الہ الا ہو کہ ظاہر ہوتا ہے کہ العزیز الحکیم اسی کی صفت ہی اور لفظ العزیز کو الحکیم پر اسلیے مقدم کیا ہے کہ اسکی قدرت کا جاننا حکمت کے جاننے سے مقدم ہے۔ انکا رفع یا تو اس لئے ہے کہ ضمیر ھو سے بدل واقع ہوئے ہین یا اسلیئے کہ فاعل شہد کی صفت ہین

وقد روی فی فضلها انه علیه السلام قال یجاء بصاحبها یوم القیامة فیقول الله ان لعبدی هذا عندی عهدا وانا احق من وفی بالعهد ادخلوا عبدی الجنة وهی دلیل علی فضل علم اصول الدین وشرف اهله (ان الدین عند الله الاسلام) جملة مستانفة مؤکدة للاولی ای لادین مرضی عند الله سوی الاسلام وهو التوحید والتدرع بالشرع الذی جاء به النبی علیه السلام (وما اختلف الذین اوتوا الکتاب) من الیهود والنصاری اومن ارباب الکتب المتقدمة فی دین الاسلام فقال قوم انه حق وقال قوم انه مخصوص بالعرب ونفاه آخرون مطلقا اوفی التوحید فثلث النصاری وقالت الیهود عزیر ابن الله وقیل هم قوم موسی علیه السلام اختلفوا بعده وقیل هم النصاری اختلفوا فی امر عیسی علیه السلام (الا من بعد ماجاء هم العلم) ای بعد ما علموا حقیقة الامر وتمکنوا من العلم بها بالایات والحجج (بغیا بینهم) حسدا بینهم وطلبا للریاسة لالشبهة وخفاء فی الامر (ومن یکفر بایات الله فان الله سریع الحساب) وعید لمن کفر منهم (قاضی بیضاوی) روی عن النبی علیه السلام انه قال اتانی جبرائیل واسرافیل وعزرائیل ومکائیل علیهم السلام فقال جبرائیل علیه السلام یارسول الله من صلی علیک عشر مرات انا اخذ بیده وامره علی الصراط

شہادت وحدانیت کی فضیلت کے متعلق پیغمبر خدا سے یہ حدیث مروی ہے کہ آپنے فرمایا قیامت کے دن موحد کو اپنے روبرو بلاکر اللہ تعالی فرمائیگا کہ میرے اپنے بندہ کیلئے ایک اقرار کر رکھا ہے اور میں سب سے بڑھکر اقرار پورا کرنے والا ہون میرے بندہ کو بہشت میں داخل کردو۔ یہ حدیث علم اصول دین اور اہل علم کی فضیلت پر دلالت کر رہی ہے اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ یہ جملہ مستانفہ ہے اور اول جملہ کی تاکید کر رہا ہے یعنے اللہ کے نزدیک بجز اسلام کے اور کوئی سا دین پسندیدہ نہیں اسلام توحید الٰہی اور اُس شریعت کی زرہ پہننے کا نام ہے جو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ملی ہے وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ الآیۃ یعنے اہل کتاب نے حقیقۃ حال جان لینے یا آیتوں اور حجتوں سے ساتھ اسکے پہچان لینے کے بعد دین اسلام میں اختلاف کیا اس سے یا تو یہود و نصارے مراد ہیں یا دیگر اہل کتاب جو انسے پہلے تھے ایک فرقہ کا قول ہے کہ اسلام بیشک برحق ہے اور دوسرا کہتا ہے کہ یہ دین صرف اہل عرب کے لئے مخصوص ہے تیسرا فرقہ سرے سے اس دین ہی کی نفی کرتا ہے۔ یا اختلاف سے توحید کا اختلاف مراد ہے نصارے تثلیث کے قایل ہیں اور یہود عزیر کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں بعض علما کے نزدیک اس سے حضرت موسیٰ کی قوم مراد ہے جنہوں نے آپ کی وفات کے بعد اختلاف کیا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کی بابت نصارے کا اختلاف مراد ہے بَغْیًا بَیْنَھُمْ یعنے یہ اختلاف اُن کے باہمی حسد اور طلب ریاست کے باعث ہوا۔ کسی شبہ اور حقیقت دین اسلام کے مخفی رہنے کی سبب نہیں ہوا وَمَنْ یَّکْفُرْ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ الآیۃ یعنے جو شخص خدا کی آیتون کا انکار کریگا خدا اُس سے بہت جلد حساب لیگا۔ یہ کافرون کیلئے وعید ہے (قاضی بیضاوی) رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا میرے پاس جبریلؑ اسرافیلؑ عزرائیلؑ میکائیلؑ چار دن مقرب فرشتے آئے جبریل علیہ السلام نے فرمایا کہ جو آپ پر درود بھیجے گا میں اُس کا ہات پکڑ کر اُسے پلصراط سے اُتاردونگا

وقال ميكائيل عليه السلام انا اسقيه من حوضك وقال اسرافيل عليه السلام انا اسجد لله تعالى ما ارفع راسي حتى يغفر الله له وقال عزرائيل عليه السلام انا اقبض روحه كما قبضت ارواح الانبياء قيل معنى شهد الله حكم الله وقضى وقيل علم الله انه لا اله الا هو وذلك ببيان الدلائل حيث امكن التوصل الى معرفة الوحدانية فهو تعالى ارشد عباده الى معرفة توحيده (تفسير لباب) قيل معنى شهادة الله الاخبار والاعلام ومعنى شهادة الملائكة والمؤمنين الاقرار والاعتراف بوحدانيته تعالى واختلفوا في اولي العلم فقيل هم الانبياء عليهم السلام لانهم اعلم بالله تعالى وقيل هم علماء اصحاب رسول الله عليه السلام من المهاجرين والانصار وقيل هم علماء جميع المؤمنين (تفسير الخازن) وقال بعضهم ان في هذه الآية دليلا على فضل العلم وشرف العلماء فانه لو كان احد اشرف من العلماء لقرن الله اسمه باسم الملائكة دون العلماء وعن البزازي عن النبي عليه السلام انه قال نزل قوله تعالى ان الدين عند الله الاسلام حين افتخر المشركون باديانهم وقال كل فريق منهم لا دين الا ديننا وهو دين الله منذ بعث الله تعالى آدم عليه السلام فكذبهم الله تعالى بقوله ان الدين عند الله الاسلام الذي جاء به محمد عليه السلام وهو دين الحق (شيخ زاده) عن النبي عليه السلام انه قال لما نزل الحمد لله رب العلمين وآية الكرسي وشهد الله انه لا اله الا هو والآية وقل اللهم مالك الملك الى قوله بغير حساب تعلقن بالعرش وقلن يا ربنا اتنزلنا على قوم يعملون بمعاصيك

میکائیل علیہ السلام نے کہا میں آپکے حوض کوثر سے اُسکو پانی پلاؤنگا اسرافیل علیہ السلام نے کہا میں خدا کے سامنے سجدہ کرونگا اور جبتک اسکی مغفرت نہو جائیگی سجدہ سے سر نہ اُٹھاؤنگا عزرائیل علیہ السلام نے کہا میں اسکی روح اسطرح قبض کرونگا جس طرح انبیا کی بعض علما نے شَھِدَ اللّٰہُ الآیۃ کے یہ معنے لکھے ہیں کہ اللہ تعالی نے اپنی توحید کا حکم یا اسکا اعلان کر دیا ہے یعنے ظاہری دلائل کو معرفت توحید کا وسیلہ بنا کر بندوں کو اسکی طرف رہبری کر چکا ہی (تفسیر لباب) بعض کا قول ہے کہ شہادتِ الٰہی بمعنے اطلاع و اعلامِ خداوندی اور شہادتِ ملائکہ و مومنین بمعنے اقرار توحید ہی اور اہل علم سے بعض نے انبیا مراد لیئے ہیں کیونکہ اُن کو علم توحید و معرفت سب سے زیادہ ہوتا ہی اور بعض نے مہاجرین و انصار میں سے وہ صحابہ مراد لیئے ہین جو زبردست عالم تھے اور بعض کے نزدیک عموماً مسلمان عالم مراد ہین (تفسیر خازن) بعض علما لکھتے ہین کہ یہ آیت شرف علم اور فضیلت علما پر دال ہی کیلیئے کہ اگر کوئی اور گروہ علما سے زیادہ صاحب فضل ہوتا تو علما کو چھوڑ کر فرشتوں کے ساتھہ اُسی کا ذکر کیا جاتا۔ بزازی پیغمبر خدا سے روایت کرتے ہین کہ آیت اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ اُسوقت نازل ہوئی جبکہ مشرک اپنے دین پر فخر کرتے ہوئے یہ کہتے تھے کہ بس دین تو ہمارا ہے اور آدم سے اسی ہمارے دین کو خدا نے پسند کیا ہے اللہ تعالی نے اُنکو جھٹلایا اور فرمایا کہ دین حق یہی ہی جسکو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس لیکر آئے ہین (شیخ زادہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہی آپنے فرمایا کہ سورۃ الحمد اور آیۃ الکرسی۔ اور شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو اور قل اللہم مالک [illegible] یہ چار دن جبتک نازل ہونے وقت عرش سے لپٹ گئین اور عرض کرنے لگین کہ الٰہی تو ہمکو ایسی قوم پر کیون نازل کرتا ہے جو تیری نافرمانی کرے گی

فقال الله تعالى وعزتي وجلالي لا يتلوكن عبد عنده بركل صلوة مكتوبة الا غفرت له واسكنته جنة الفردوس وانظر اليه كل يوم سبعين مرة واقضي له سبعين حاجة ادناها المغفرة وقرأ هذه الاية

شهد الله انه لا اله الا هو والملائكة واولوا العلم قائما بالقسط لا اله الا هو العزيز الحكيم فقال وانا على ذلك من الشاهدين لفظ الطبراني وانا اشهد انك لا اله الا انت العزيز الحكيم عن عبادة بن الصامت ان النبي عليه السلام قال من شهد ان لا اله الا الله محمد رسول الله حرم الله النار عليه (الدر المنثور للامام السيوطي) عن النبي عليه السلام انه قال اذا قال العبد المؤمن لا اله الا الله محمد رسول الله خرج من فيه ملك مثل طير اخضر له جناحان ابيضان مكللان بالدر والياقوت احدهما بالمشرق والاخر بالمغرب اذا نشرهما تجاوزا المشرق والمغرب فيرتفع الى السماء حتى ينتهي الى العرش وله دوي كدوي النحل فيقول له حملة العرش اسكن بعزة الله وعظمته فيقول لا اسكن حتى يغفر الله لقائله فيعطيه الله سبعين الف لسان فتستغفر لصاحبه الى يوم القيامة فاذا كان يوم القيامة جاء ذلك الملك فياخذ بيد صاحبه فيجاوز به الصراط ويدخله الجنة (روضة العلماء) عن جابر بن عبد الله عن النبي عليه السلام انه قال ليلة المعراج لما عرج بي الى السماء رايت مدينة من النور مثل الدنيا الف مرة معلقة بسلاسل من النور تحت عرش الله

جواب ملا کہ مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم فرض نماز کے بعد جو شخص تمہاری تلاوت کریگا مین اسے بخشدونگا اور جنة الفردوس مین ٹھکانا دونگا اور اسپر دنمین ستر مرتبہ مہر کی نگاہ ڈالونگا اور ستر حاجتین پوری کرونگا جنمین سب سے ادنے مغفرت ہی پھر آپنے آیۃ شہد اللہ الی آخرہا پڑہی اور یہ فرمایا کہ مین اسپر گواہی دیتا ہون طبرانی کے یہ لفظ ہین کہ مین گواہی دیتا ہون کہ تیرے سوا کوئی معبود نہین تو سب پر غالب اور صاحب حکمت ہی عبادہ بن الصامت سے روایت ہی کہ جسنے اشہد ان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہا اللہ تعالی اُسپر دوزخکو حرام کردیتا ہی (الدر المنثور للامام السیوطی) پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہی کہ آپنے فرمایا جسوقت مومن لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہی تو اُسکے مُنہ سے ایک سبز جانور نکلتا ہے جسکے بازو پر موتی اور یاقوت کے جڑاؤ دو سفید پر ہوتے ہین ایک پر مشرق مین ہوتا ہے ایک مغرب مین یہ جب انہین کہولتا ہے تو مشرق و مغرب سے تجاوز کر جاتے ہین اور آسمان پر چڑہ کر عرش کے قریب پہنچ جاتا ہی۔ اسکی آواز مین شہد کی مکھی کی طرح بھنبھناہٹ ہوتی ہے حاملان عرش اُسسے خدا کی عزة اور عظمت کی قسم دیکر کہتے ہین کہ بس ٹھہر جا وہ کہتا ہی کہ جبتک کلمہ شہادت پڑہنے والے کی مغفرت نہو جائیگی مین ہرگز نہ ٹھیرونگا۔ پھر اللہ تعالی اُسکو ستر ہزار زبانین دیتا ہے اور وہ اُنسے اسکے لئے مغفرت چاہتا رہتا ہے قیامت کو دن یہ فرشتہ آئیگا اور اُس کا ہات پکڑکے پلصراط سے گزار کر جنت مین داخل کردیگا (روضة العلما) جابر بن عبد اللہ پیغمبر خدا سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا۔ مین نے معراج کی رات نور کا ایک شہر دیکھا جو دنیا سے ہزار حصہ بڑا اور عرش الٰہی کے نیچے نور کی زنجیرون مین لٹکا ہوا ہے

ولہا مائة الف باب مستقر فی كل باب لله بستان مفروش برحمة الله وفی كل بستان قصر من النور وفی كل قصر دار من النور وفی كل دار سبعون حجرة من النور وفی كل حجرة بيت من النور وفوق كل بيت غرفة من النور ولكل غرفة اربعمائة باب لكل باب مصراعان مصراع من الذهب ومصراع من الفضة مستقبل كل باب سرير من النور وعلى كل سرير فراش من النور وفوق كل فراش جارية من الحور العين لو بدأت واحدة خنصرها الى دار الدنيا لغلب نور خنصرها الشمس والقمر فقلت يا رب لهذا للنبی ام للصديق قال الله هذا للذاكرين اناء الليل واطراف النهار وان لهم عندی لمزيدا وانا اوسع (تنبيه الغافلين) عن النبی عليه الصلوة والسلام انه كان ذات يوم جالسا حزينا فاتاه جبرائيل عليه السلام فقال يا محمد ما هذا الحزن اعطى الله تعالى لامتك خمسة اشياء لم يعطها لاحد قبلك الاول قال الله تعالى انا عند ظن عبدی بی فليظن الظنه والثانی من ستر عليه فی الدنيا لا يفضحه يوم القيامة والثالث لم يغلق على امتك باب التوبة ما لم يغرغروا والرابع من اتى بملء الارض خطيئة يغفرها بعد ان يقول لا اله الا الله محمد رسول الله والخامس يرفع العذاب عن الاموات بدعاء الاحياء (زهرة الرياض) قال ابن عباس رضی الله عنهما خلق الله تعالى الارواح قبل الاجساد باربعة الاف سنة وخلق الارزاق قبل الارواح باربعة الاف سنة

اور اسکے ایک لاکھ دروازے ہین ہر دروازہ مین ایک باغ ہے جس مین رحمت کا فرش بچھا ہوا ہے اور ہر باغ مین نور کا ایک قلعہ ہر قلعہ مین نور کا ایک گھر ہر گھر مین نور کے ستر کمرے ہر کمرے مین نور کی ایک کوٹھری اور ہر کوٹھری پر نور کا ایک بالاخانہ ہے ہر بالاخانہ کے چارسو دروازے اور ہر دروازے کا ایک کواڑ سونے کا ہے ایک چاندی کا ہر دروازہ کے سامنے نور کا ایک تخت ہر تخت پر نور کا فرش اور ہر فرش پر ایک حور بیٹھی ہوئی ہے اگر دنیا مین وہ اپنی چھنگلیا دکھاوے تو اُسکی روشنی سے چاند سورج ماند ہو جائین۔ مینے کہا کہ الٰہی یہ کسی نبی کیلئے ہے یا صدیق کے جواب آیا کہ یہ اُنکے لیئے ہے جو رات کی گھڑیون اور دن کے گھنٹون مین ذکر الٰہی کیا کرتے ہین اور مین نے اُنکے لئے کچھ اور زیادہ رکھ چھوڑا ہے کیونکہ میرا ہات نہایت کشادہ ہی (تنبیہ الغافلین) روایت ہی کہ رسول خدا ایکدن غمگین بیٹھے تھے کہ جبرئیل تشریف لائے اور فرمایا کہ آپ کچھ فکر نکرین اللہ تعالی نے آپکی اُمت کو پانچ چیزین ایسی عنایت کی ہین جو اس سے پہلے کسی امت کو نہین ملین (۱) انا عند ظن عبدی بی یعنے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مین اپنے بندہ کے اعتقاد کا ہمسایہ ہون وہ جیسا مجھسے اعتقاد رکھیگا مین ویسا ہی ہو جاونگا (۲) دنیا مین جسکے عیب ڈھانکے گیے وہ قیامت مین بھی رسوا نہوگا (۳) تمہاری امت کیلئے جانکنی کے وقت تک توبہ کا دروازہ کھلا رہیگا (۴) کسی شخص نے جہان بھر کے گناہ کیے ہونگے تو ہم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے بعد اُسے بخشدینگے (۵) زندونکی دعا کے سبب مُردونکا عذاب دفع کر دیا جائیگا (زہرۃ الریاض) ابن عباس فرماتے ہین کہ اللہ تعالی نے جسمونسے چار ہزار برس پہلے روحین اور روحونسے چار ہزار برس پہلے لوگونکی روزیان پیدا کین

فشهد الله لنفسه بنفسه قبل ان يخلق الخلق حين كان ولم يكن سماء ولا ارض ولا بر ولا بحر فقال الله تعالى شهد الله انه لا اله الا هو الى العزيز الحكيم (تفسير الخازن) عن سعيد بن جبير انه قال كان حول البيت ثلثمائة وستون صنما فلما نزلت هذه الاية الكريمة خروا سجدا وقيل نزلت فى نصارى نجران فيما ادعوا فى عيسى عليه السلام (ابو السعود) وقال الكلبى قدم المدينة على النبى عليه السلام حبران من احبار الشام فلما ابصرا المدينة قالا ما اشبه هذه المدينة بصفة مدينة النبى عليه السلام الذى يخرج فى اخر الزمان فلما دخلا على النبى عليه السلام عرفاه بالصفة فقالا له انت محمد قال عليه السلام نعم وقالا وانت احمد قال انا محمد واحمد قالا فانا نسألك عن شئ فان اخبرتنا به امنا بك وصدقناك قال عليه السلام فاسألا فقالا اخبرنا عن اعظم شهادة فى كتاب الله تعالى فانزل الله هذه الاية فامنا واسلما (ابو السعود) عن ابى هريرة عن النبى عليه السلام انه قال تجئ الاعمال يوم القيامة لتجئ لصاحبها وتشفع فتجئ الصلوة وتقول يا رب انا الصلوة فيقول الله تعالى انك على خير فتجئ الصدقة فتقول يا رب انا الصدقة فيقول الله تعالى انك على خير فيجئ الصيام فيقول يا رب انا الصيام فيقول الله تعالى جئتم على خير ثم يجئ الاسلام فيقول يا رب انا الاسلام وانت السلام فيقول الله تعالى جئت على خير فبك اخذ وبك اعطى وانما يقول ذلك لان الاسلام جامع هذه الخصال كلها (رسنانية) (نوع اخر)

اور زمین آسمان جنگل دریا وغیرہ پیدا کرنے سے پہلے اپنی ذات پر خود شہادت دی اور یہ فرمایا شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الآیۃ یعنے خدا گواہ ہے کہ اُسکے سوا اور کوئی معبود نہین (تفسیر خازن) سعید بن جبیر سے روایت ہی کہ ایام جاہلیت مین خانہ کعبہ کے گرد تین سو ساٹھہ بت رکھے ہوئے تھے جب آیت شہد اللہ انہ الآیۃ نازل ہوئی تو سب سجدہ مین گر پڑے اور بعض کا قول ہے کہ نجران کے اُن نصاریٰ کی بابت نازل ہوئی ہی جو حضرت عیسی کو خدا کا بیٹا کہا کرتے تھے (ابو السعود) کلبی کہتے ہین کہ ملک شام سے دو عالم مدینہ مین آئے اور یہ کہا کہ پیغمبر آخر الزمان جس شہر مین ہوگا اُسکی یہی وضع ہوگی جو اس مدینہ کی ہے پھر جب وہ رسول خدا کے پاس آئے تو آپکو پہچان لیا اور یہ کہا کیا آپ محمد ہین حضور نے فرمایا۔ ہان پھر وہ بولے کیا آپ ہی کا نام احمد ہے۔ جواب ملا ہان۔ اُنہون نے کہا اگر آپ ہماری ایک بات کا جواب دیدینگے تو ہم آپ پر ایمان لے آئین گے فرمایا پوچھو۔ انہون نے کہا کلام الٰہی مین سب سے بڑی شہادت کونسی ہے اُسیوقت یہ آیت نازل ہوئی شہد اللہ انہ لا الہ الا ھو اسے سنکر وہ دونون ایمان لے آئے (ابو السعود) ابو ہریرہ پیغمبر خدا سے روایت کرتے ہین کہ قیامت کے دن آدمی کے نیک اعمال اسکی شفاعت کرینگے اور خدا سے جھگڑینگے۔ نماز روزہ صدقہ حاضر ہو کر عرض کرینگے کہ ہم تیرے اعمال ہین وہان سے سبکو یہ جواب ملیگا کہ تم بہت اچھے اور ہماری پسند کے قابل ہو پھر اسلام حاضر ہو کر عرض کریگا کہ الٰہی مین اسلام ہون اور تیرا نام سلام ہے جواب ملیگا کہ تو سب سے بہتر ہے مواخذہ اور عطا سب تجھپر منحصر ہے یہ اسلئے کہ اسلام تمام عبادات و فضائل کا جامع ہے (سنانیہ) (نوع دیگر)

روی ان عیسی علیہ السلام مر بقریۃ وفی تلک القریۃ قصار فقال اہل القریۃ لعیسی علیہ السلام ان ہذا القصار یحبس الماء ویبصق فیہ بدنسہ فادع اللہ ان لا یردہ من حیث ذہب فقال عیسی علیہ السلام اللہم ابعث الیہ حیۃ لا تردہ حیا وکان القصار ذہب لقصر الثیاب عند الماء ومعہ ثلاثۃ ارغفۃ فلما استقر فی موضع الماء نزل الیہ عابد کان یتعبد فی جبل ثم فسلم وقال ہل من شیء تطعمنی او تریبنی حتی انظر الیہ او اشم ریحہ فانی لم اکل شیئا منذ کذا وکذا فاعطاہ رغیفا فقال یا قصار غفر اللہ ذنبک وطہر قلبک فاعطاہ الثانی فقال یا قصار غفر اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر فاعطاہ الثالث فقال یا قصار بنی اللہ لک قصرا فی الجنۃ فرجع القصار الی القریۃ فقال اہل القریۃ لعیسی علیہ السلام ان ہذا القصار قد رجع فقال عیسی علیہ السلام ادعوہ الی فدعوہ ثم اتاہ فقال عیسی علیہ السلام یا قصار اخبرنی ما فعلت الیوم من الحسنات فاعلم قصۃ الماء والارغفۃ والدعوات التی دعاہا العابد فقال عیسی علیہ السلام ہات رزمتک فاتاہ بہا ففتحہا فاذا فیہا حیۃ سوداء ملجمۃ بلجام من حدید فقال عیسی علیہ السلام یا سوداء فقالت لبیک یا نبی اللہ فقال الست بعثت الی ہذا قالت بلی ولکن جاء السائل من ذلک الجبل واستطعمہ فاطعمہ فدعا لہ ثلاث دعوات وکان ملک قائم یقول امین فبعث اللہ الی ملکا فالجمنی بلجام من حدید

کہتے ہیں حضرت عیسیٰ ایک گانو میں تشریف لیگئے وہاں کے لوگوں نے شکایت کی کہ فلاں دھوبی پانی میں تھوکتا اور اُسے گدلا کر دیتا ہے آپ بددعا کریں کہ وہ جہاں کہیں ہو ہلاک ہو جائے آپنے دعا کی کہ الٰہی اُسپر کسی ایسے سانپ کو مسلط کرے کہ پھر وہ جیتا گھر نہ آسکے دھوبی تین روٹیاں ساتھ لیکر کپڑے دھونے گیا تھا جب پانی میں اُترا ایک زاہد جو پہاڑ کی کھو میں بیٹھکر اکثر عبادت کیا کرتا تھا سامنے سے آیا اور سلام کرکے کہا میںنے کئی روز سے کچھ نہیں کھایا تو مجھے کچھ کھلا یا روٹی کی صورت دکھادے تاکہ میں اُسے دیکھ لوں یا اُسکی خوشبو سونگھ لوں دھوبی نے ایک روٹی دی اُسنے کہا خدا تیرے گناہ معاف کرے اور تیرا دل پاک کرے اُسنے دوسری روٹی دیدی زاہد نے کہا خدا تیرے پہلے پچھلے سب گناہ معاف کرے اُسنے تیسری روٹی بھی اُسکی نذر کردی اُسنے کہا اے قصار خدا تجھے قصر جنت عطا کرے شام کو دھوبی صحیح سلامت پھر گھر آگیا لوگوں نے حضرت عیسیٰ سے عرض کیا کہ حضور وہ تو ہٹا کٹا پھر گھر میں بیٹھا ہے آپنے اُسے بلوا کر پوچھا کہ آج تونے کونسا نیک کام کیا ہے دھوبی نے زاہد اور اُسکو روٹی دیکر دعائیں لینے کا گزشتہ واقعہ عرض کردیا حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ اپنی لادی کھول۔ اُس نے کھولی تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک کالا سانپ بیٹھا ہے اور اُسکے مُنہ میں لوہے کی لگام پڑی ہوئی ہے۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا کہ او سانپ۔ کیا تو اس دھوبی کو ڈسنے کے لئے مسلط نہیں ہوا تھا۔ اُس نے عرض کیا کہ ہاں مگر اُسنے ایک سائل کو جو پہاڑ سے آیا تھا روٹیاں دیکر تین دعائیں لیں اور ایک فرشتہ آمین کہتا رہا پھر اللہ تعالیٰ نے ایک اور فرشتہ بھیجکر میرے مُنہ میں لوہے کی لگام ڈلوادی

فقال عیسی علیہ السلام یا فصار استانف العمل فقد غفر اللہ لک (تنبیہ الغافلین) (حکی) ان ابراھیم الواسطی رحمہ اللہ کان واقفا بعرفات وفی یدیہ سبعۃ احجار فقال لھا ایتھا الاحجار اشھدی انی اقول لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ فنام تلک اللیلۃ فرای فی منامہ ان القیامۃ قد قامت وانہ حوسب وامر بہ الی النار فذھبوا بہ الی باب من النار فاذا حجر من تلک الاحجار التی نفسہ علی باب النار فاجتمعت ملائکۃ العذاب علی رفعہ فلم یقدروا ثم ساقوہ الی باب اٰخر من السبعۃ فلم یقدروا علی رفعہ حتی ساقوہ الی سبعۃ ابوابھا وکان علی کل باب حجر من تلک الاحجار وھم یقولون کلھم اشھد انہ شھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ ثم ساقوہ الی العرش فقال الرب تبارک وتعالی اشھدت الاحجار فلم یضیعوا حقک فکیف اضیع انا حقک وانا شاھد علی شھادتک ثم قال اللہ تعالی ادخلوہ الجنۃ فلما دنا من الجنان وجد ابوابھا مغلقۃ فجاءت شھادۃ ان لا الہ الا اللہ وفتحت الابواب کلھا فدخل الرجل (کذا فی المواعظ)

سورۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم اٰل عمران

والذین اذا فعلوا فاحشۃ فعلۃ بالغۃ فی القبح کالزنی او ظلموا انفسھم بان اذنبوا ای ذنب کان وقیل الفاحشۃ الکبیرۃ وظلم النفس الصغیرۃ ولعل الفاحشۃ ما یتعدی وظلموا النفس ما لیس کذلک ذکروا اللہ تذکروا وعیدہ او حکمہ وحقہ العظیم (فاستغفروا لذنوبھم) بالندم والتوبۃ (ومن یغفر الذنوب الا اللہ)

حضرت عیسٰیؑ نے فرمایا اے وہوبی اب نیک عمل کیا کر کیونکہ تیرے پچھلے گناہ معاف ہو گئے ہیں (تنبیہ الغافلین)

حکایت ابراہیم واسطیؒ اپنے ہات میں سات کنکریاں لیے مقام عرفات میں کھڑے تھے اور ہر کنکری سے یہ کہتے جاتے تھے کہ میرے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کی گواہ رہ اُنہوں نے رات کو خواب میں دیکھا کہ قیامت قائم ہے حساب لیا جا چکا ہے اور اُنکو دوزخ میں ڈالنے کا حکم ہوا ہے چنانچہ جب فرشتے باب جہنم کے قریب لیگئے تو ایک کنکری دروازے کے منہ پر سل کی طرح اڑگئی۔ عذاب کے فرشتوں نے بہت زور لگایا مگر اُسے بال برابر نہ سرکا سکے علی ہذا القیاس فرشتے اُنکو دوزخ کے ساتوں دروازوں پر لیگئے اور ہر دروازہ پر اسی طرح سل اڑی دیکھی ان سلوں میں سے آواز آرہی تھی کہ ہم اسکے کلمۂ شہادت پر گواہ ہیں۔ پھر اُنکو عرش کے قریب لیگئے۔ وہاں سے ارشاد ہوا کہ جب کنکریاں گواہ بنکر تمہیں نہیں بھولیں تو ہم کیونکر بھول سکتے ہیں ہم خود تمہاری شہادت کے گواہ ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اسے جنت میں لیجاؤ جب فرشتے قریب لیکر پہنچے تو تمام دروازے مقفل پائے اُسوقت پھر شہادتِ کلمہ توحید آموجود ہوئی اور تمام دروازے کھل گئے اور یہ جنت میں جا پہنچے (کذا فی المواعظ)

سورۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم آل عمران

وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً الآیۃ یعنے جنت اُن لوگوں کے لئے ہے کہ جب کوئی بیحیائی کا کام کر گزرتے ہیں (مثلاً زنا) یا اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں (کوئی اور گناہ کر بیٹھتے ہیں) تو خدا اور اسکے احکام و وعید کو یاد کر لیتے ہیں اور ندامت یا توبہ کے وسیلہ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں اور (یہ جانتے ہیں کہ) خدا کے سوا کوئی گناہ معاف کرنے والا نہیں۔

استفهام بمعنى النفي معترض بين المعطوفين والمراد به وصفه بسعة الرحمة وعموم المغفرة والحث
على الاستغفار والوعد بقبول التوبة (ولم يصروا على ما فعلوا) اى ولم يقيموا على ذنوبهم
غير مستغفرين لقوله عليه السلام ما اصر من استغفر وان عاد فى اليوم سبعين مرة
(وهم يعلمون) حال من لم يصروا اى ولم يصروا على قبح فعلهم عالمين به (اولئك جزاؤهم
مغفرة من ربهم وجنات تجرى من تحتها الانهار خالدين فيها) خبر للذين ان ابتدأت به
وجملة مستأنفة مبينة لما قبلها ان عطفته على المتقين او على الذين ينفقون ولا يلزم من
اعداد الجنة للمتقين والتائبين جزاء لهم ان لا يدخلها المصرون كما لا يلزم من اعداد
النار للكافرين جزاء لهم ان لا يدخلها غيرهم (ونعم اجر العاملين) لان المتدارك لتقصيره
كالعامل لتحصيل بعض ما فوت على نفسه وكم بين المحسن والمتدارك والمحبوب والاجير
ولعل تبديل لفظ الجزاء بالاجر لهذه النكتة والمخصوص بالمدح محذوف تقديره
ونعم اجر العاملين ذلك يعنى المغفرة والجنات (قاضى بيضاوى)

اور جان بوجھ کر اپنے گناہوں پر اصرار نہیں کرتے۔ یہی لوگ ہیں جنکا بدلہ خدا کی مغفرت اور ایسی جنتیں ہیں جنکے
نیچے نہریں پڑی بہ رہی ہیں وہ ہمیشہ وہیں رہا کریں گے۔ بعض نے فاحشہ سے کبیرہ اور ظلم نفس سے صغیرہ
گناہ مراد لیے ہیں اور بعض کی رائے ہے کہ فاحشہ متعدی اور ظلم نفس لازمی گناہ ہیں آیت وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ
معطوف و معطوف علیہ کے مابین جملہ معترضہ ہے اور استفہام بمعنے نفی لیا گیا ہے اس سے اللہ تعالیٰ کی
وسعتِ رحمت عموم مغفرت۔ استغفار کی تحریص اور وعدہ قبول توبہ کا اظہار مراد ہے اور گناہ پر اصرار کرنے کے
متعلق رسولِ خدا فرماتے ہیں کہ استغفار کرنے والا گناہ پر مُصر نہیں ہوتا گو ایکدن میں ستر بار گناہ کرے وہم
یعلمون لفظ لم یُصِرُّوا کی ضمیر سے حال واقع ہوا ہے اُولٰئِکَ جَزَاؤُھُمْ الآیۃ وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا کی خبر ہے
بشرطیکہ اسے مبتدا فرض کیجئے اور اگر اسے لفظ المتقین یا علی الذین ینفقون پر معطوف کہیے تو جملہ
مستانفہ ہوگا جنت کو متقین و تائبین کے لیے انکے جزائے اعمال کے صلہ میں تیار کرنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ گناہ پر اصرار
کرنے والے اسمیں داخل نہ ہوسکینگے جیسا کہ دوزخ کو کافروں کیلئے انکے اعمال کی سزا میں تیار کرنے سے یہ لازم نہیں
آتا کہ اُن کے سوا اُس میں کوئی اور ڈالا ہی نہیں جا سکتا وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ اور کام کرنے والوں کو
بہت اچھا بدلہ ملیگا۔ کیونکہ اپنے گناہوں کا تدارک کرنے والا ضایع شدہ چیز کی تلافی کیلئے کوشش
کرنے والے کی مانند ہے اور نیکوکار اور تدارک کرنے والے صاحب خانہ اور مزدور میں
بہت بڑا فرق ہے اور شاید لفظ جزا کو لفظ اجر سے تعبیر کرنے میں یہی نکتہ ہے
نعم کا مخصوص بالمدح محذوف ہے یعنی نعم اجر العاملین ذلک اسکا مشار الیہ
مغفرۃ اور جنتیں ہیں (قاضی بیضاوی)

وعن سعید عن النبی علیہ السلام انہ قال لا یجلس قوم مجلسا لا یصلون فیہ علی النبی علیہ السلام الا کان علیہم حسرة وان دخلوا الجنة لما یرون من الثواب روی ابو عیسی الترمذی عن بعض اہل العلم انہ قال اذا صلی الرجل علی النبی علیہ السلام صلوة فی مجلس اجزأت عما کان فی ذلک المجلس (شفاء شریف) قیل نزلت ہذہ الآیة فی رجل تمار جاءت امرأة تشتری منہ تمرا فادخلہا فی الحانوت وقبلہا ثم ندم علی ذلک فعم کل من اذنب ذنبا وطلب التوبة ای الذین فعلوا الکبائر من الزنا وغیرہ (قولہ والذین) عطف علی المتقین ای اعدت للمتقین والتائبین وقولہ اولئک اشارة الی الفریقین ویجوز ان یکون والذین مبتدأ خبرہ اولئک کشاف قولہ فاستغفروا فیہ تطییب لنفوس العباد وتنشیط وترغیب للتوبة وحث علیہا وردع عن الیأس والقنوط من رحمة اللہ تعالی وان الذنوب وان جلت فان عفوہ اجل وکرمہ اعظم (کشاف) قولہ لذنوبہم یعنی لاجل ذنوبہم فتابوا منہا واقلعوا عنہا عازمین علی انہم لا یعودون الیہا وہذہ شروط التوبة المقبولة (تفسیر خازن) قولہ وہم یعلمون قال ابن عباس وہم یعلمون انہا معصیة وقیل وہم یعلمون ان الاصرار ضار وقیل وہم یعلمون ان اللہ تعالی یملک مغفرة الذنب وان لہم ربا یغفرہا وقیل وہم یعلمون ان اللہ تعالی لا یتعاظمہ العفو عن الذنوب وان کثرت

سعید پیغمبر خدا سے روایت کرتے ہین کہ جس مجلس کے لوگ اپنے نبی پر درود نہ بھیجین گے قیامت کے دن اُن پر ندامت اور حسرت چھائی ہوئی ہوگی اگرچہ ایسے لوگ جنت مین داخل ہون تو ہوا کرین کیونکہ یہ درود پڑھنے والونکو بیحد ثواب ملتا دیکھین گے ابو عیسی ترمذی نے بعض علما سے نقل کیا ہی کہ اگر مجلس مین کا ایک شخص بھی حضرت پر درود پڑھیگا تو تمام اہل مجلس سے کافی ہوگا (شفاء شریف) بعض کا قول ہی کہ یہ آیت اس بارہ مین نازل ہوئی ہی کہ ایک عورت کسی کھجورین بیچنے والے پاس کھجورین خرید نے آئی اُسنے دُکان مین لیجا کر اُسے خوب پیار کیا اور پھر اس گناہ پر نادم ہوا مگر آیت کا حکم ہر توبہ کرنے والے گنہگار کیلئے عام ہی اور فاحشہ سے کبیرہ گناہ (زنا وغیرہ) مراد ہی قولہ والذین متقین پر معطوف ہی یعنے اعدت للمتقین والتائبین اور اولئک فریقین کی طرف اشارہ کرتا ہے نیز ممکن ہے کہ والذین مبتدا ہو اور اولئک خبر (کشاف) قولہ فاستغفروا اسمین بندون کے لئے دلی شادمانی توبہ کی ترغیب اور خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہونے پر تنبیہ کا اظہار ہی اور اسکا اعلام ہی کہ گناہ کیسا ہی بڑا ہو مگر اس کا عفو و کرم سب سے بڑا ہے (کشاف) قولہ لذنوبہم اسمین لام اجلیہ ہے اور مطلب یہ ہے کہ وہ گناہون کے سبب توبہ کرتے ہین اور اُن سے الگ ہوکر پھر آلودہ ہونے کا ارادہ نہین رکھتے۔ چنانچہ قبول توبہ کی یہی شرط ہے (تفسیر خازن) قولہ وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ ابن عباس فرماتے ہین اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ گناہ کو گناہ جانتے ہین اور بعض کا قول ہے کہ وہ اصرار کو مضر سمجھتے ہین بعض نے یہ تفسیر کی ہے کہ وہ اللہ تعالی کو مغفرت پر قادر خیال کرتے اور یہ جانتے ہین کہ غفاری ہمارے پروردگار کی خاص صفت ہی بعض محققین نے یہ فرمایا ہے کہ وہ خدا کے عفو کو اپنے گناہون سے بڑھکر خیال کرتے ہین

وقیل وهم یعلمون انهم ان استغفروا غفرلهم (تفسیر لباب) عن ابن عمر عن النبی علیه السلام انه قال ان الله تعالی یقبل توبة العبد مالم یغرغر (من المصابیح) والغرغرة تردد الروح فی الحلق والمعنی ان توبة المذنب مقبولة مالم تبلغ الروح الحلقوم اذ عند الغرغرة عاین ما یصیر الیه من رحمة او هول وشدة ولا ینفعه حینئذ توبته ولا ایمانه لان شرط التوبة العزم علی ترک الذنب وعدم المعاودة الیه وانما یتحقق ذلک اذا امکن من التائب وهذا لا یتحقق منه لانه لا یعدو (مجالس رومی) عن علی ابن ابی طالب عن النبی علیه السلام انه قال مکتوب حول العرش قبل خلق آدم علیه الصلوة والسلام باربعة آلاف سنة وانی لغفار لمن تاب وآمن وعمل صالحا (تنبیه الغافلین) روی ان جبرائیل علیه السلام جاء الی النبی علیه السلام فقال یا محمد ان الله تعالی یقرئک السلام ویقول من تاب من امتک قبل موته بسنة قبلت توبته فقال النبی علیه السلام یا جبرائیل سنة لامتی کثیرة لغلبة الغفلة وطول الامل فذهب جبرائیل علیه السلام ثم رجع فقال یا محمد ان ربک یقول من تاب قبل موته بشهر قبلت توبته فقال علیه السلام یا جبرائیل شهر لامتی کثیر فذهب ثم رجع فقال یا محمد ان ربک یقول من تاب قبل موته بیوم قبلت توبته فقال علیه السلام یا جبرائیل یوم لامتی کثیر فذهب جبرائیل علیه السلام ثم رجع فقال یا محمد ان ربک یقول من تاب قبل موته بساعة قبلت توبته

یا وہ اسبات کو جانتے ہین کہ اگر ہم خدا سے مغفرت چاہین گے تو وہ ہمارے گناہ معاف کردیگا (تفسیر لباب) ابن عمر رسول خدا سے روایت کرتے ہین اِنَّ اللهَ تَعَالٰی یَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَالَمْ یُغَرْغِرْ اللہ تعالی گلے مین گھنگرو بولنے سے پہلے توبہ قبول کرلیتا ہی (مصابیح) غرغرہ روح کے حلقوم مین اٹکنے کو کہتے ہین گنہگار کی توبہ روح حلق مین پہنچنے سے پہلے قبول ہوجاتی ہے کیونکہ اسوقت مرنیوالی عذاب ثواب کی کیفیت آنکھون سے دیکھنے لگتے ہین اسلئے توبہ اور ایمان نفع نہین دیسکتا کیونکہ گناہ کا چھوڑدینا اور پھر اسکی طرف رجوع کرنا توبہ کی شرط مین داخل ہی اور یہ اسی وقت متحقق ہوسکتی ہے جبکہ تائب مین کسی قسم کی قدرت ہو حالانکہ نزع کے وقت مرنے والے مین کچھ بھی باقی نہین رہتا (مجالس رومی) علی بن ابی طالب پیغمبر خدا سے روایت کرتے ہین کہ پیدائش آدم سے چار ہزار برس پہلے عرش کے گرد یہ آیت لکھی ہوئی تھی وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا مین توبہ کرنے والی مومن نیک عمل کرنے والے کے گناہ بخشدیتا ہون (تنبیہ الغافلین) روایت ہی کہ جبرئیل نے رسول خدا کے پاس آکر یہ کہا اللہ تعالی سلام کے بعد فرماتا ہے کہ تمہاری امت کا جو شخص مرنے سے برس دن پہلے توبہ کریگا مین اسکی توبہ قبول کرونگا رسول خدا نے فرمایا اے جبرئیل میری امت درازی امید اور غفلت مین پڑی ہوئی ہی اسکیلیے برس دن کی مہلت بہت ہی جبرئیل چلے گئے اور پھر آکر یہ فرمایا کہ حضور کا ارشاد ہی کہ جو ہم مرنیسے مہینا بھر پہلے توبہ قبول کرلینگے آپنے فرمایا کہ مہینا بھر بہت ہی حکم ہوا کہ موت سے ایکدن پہلے توبہ قبول کیجائیگی آپنے فرمایا کہ ایکدن کی مہلت بہت ہے پھر ارشاد ہوا کہ ایک گھڑی پہلے توبہ قبول ہوجائے گی

فقال عليه السلام يا جبرائيل ساعة لامتي كثيرة فذهب ثم رجع فقال يا محمد ان الله تعالى يقرئك
السلام ويقول من مضى جميع عمره في المعاصي ولم يرجع الى قبل موته بسنة او شهر او يوم او ساعة حتى
بلغ الروح الحلقوم ولم يمكن له النطق والاعتذار بلسانه وندم بقلبه فقد غفرت له (زبدة الواعظين)
عن عمر بن الخطاب انه قال دخلت مع النبي عليه السلام على رجل من الانصار وهو في حالة النزع
فقال له النبي عليه السلام تب الى الله تعالى فلم يعمل بلسانه واجال عينيه نحو السماء فتبسم النبي عليه
السلام فقلت يا رسول الله [illegible] فقال النبي عليه السلام ان هذا الرجل لم يعمل
بلسانه التوبة واومأ ببصره الى السماء وندم بقلبه فقال الله تعالى يا ملائكتي ان عبدي عجز عن
التوبة بلسانه وندم بقلبه [illegible] اشهدوا اني قد غفرت له (درة المجالس)
قال الله تعالى [illegible] وتوبوا الى الله جميعا ايه المؤمنون لعلكم تفلحون) وقال بعض
الحكماء [illegible] ان يحفظ لسانه من الفضول والغيبة والنميمة
والكذب والثاني ان لا [illegible] او زهدا او حسدا لاحد من الناس والثالث ان يترك
[illegible] اصحاب السوء والرابع ان يكون مستعدا للموت نادما على الذنب ومستغفرا لما تقدم
[illegible] وقال الله تعالى في اية اخرى يا ايها الذين امنوا توبوا الى الله توبة نصوحا

رسول خدا نے [illegible] کے لیے ایک گھڑی کی میعاد بہت ہے جبرئیل یہ سنکر چلے گئے
[illegible] پھر آکر فرمایا کہ اللہ تعالی [illegible] جس نے ساری عمر گناہ کیے اور موت سے
ایک برس یا ایک مہینہ [illegible] پہلے تک توبہ نکر سکا یہانتک روح حلقوم میں آ
اٹکی اور بولنے یا زبان سے [illegible] کی طاقت نرہی مگر ایسا شخص دل میں نادم ہوا تو ہم اسکے گناہ
معاف کردینگے (زبدۃ الواعظین) عمر بن الخطاب کہتے ہیں کہ میں رسول خدا کے ساتھ ایک انصاری کے پاس گیا
[illegible] آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالی کے آگے توبہ کر مگر اسکی زبان نہ الٹ سکی
مجبور آسمان کی طرف دیکھنے لگا حضور نے تبسم فرمایا میں نے اسکا سبب پوچھا ارشاد ہوا کہ اس شخص کی زبان
تو بند ہوگئی [illegible] آسمان کی طرف اشارہ توبہ کرنیکے باعث اللہ تعالی نے
فرشتوں سے کہا کہ میرا بندہ زبان سے توبہ نہ کرسکا مگر دل میں نادم رہا اسلیے میں اسکی ندامت اور دلی توبہ کو
ذریعہ نجات کرکے اسے بخشدیا (درۃ المجالس) اللہ تعالی نے سورہ توبہ میں فرمایا ہے تُوبُوا اِلَی اللّٰہِ جَمِیعًا اَیُّھَا
المؤمنون (مسلمانو تم سب کے سب اللہ کی طرف رجوع کرو تاکہ اپنی مراد میں پاؤ) بعض حکما کا قول ہے توبہ چار
چیزوں سے پہچانی جاتی ہے [illegible] گوئی سے روکنا (۲) کسی آدمی کی طرف سے
حسد او [illegible] ہو کر استغفار کرتے رہنا اور طاعتوں میں
مشغول رہکر موت کے [illegible] یا ایھا الذین امنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا

یعنی صادقین فی التوبۃ ویقال تنصحون لله فیہا سئل عمر بن الخطاب عن التوبۃ النصوح فقال هو الرجل یتوب من عمل السوء ولا یعود الیہ ابدا (وروی عن ابن عباس رضی الله تعالی عنہما فی قولہ تعالی (توبوا الی الله توبۃ نصوحا) قال التوبۃ النصوح الندم بالقلب والاستغفار باللسان والاضمار ان لا یعود الیہ ابدا کما روی عن النبی علیہ السلام انہ قال المستغفر باللسان والمصر علی الذنب کالمستہزئ بربہ (روضۃ العلماء) عن ثابت البنانی انہ قال بلغنی ان ابلیس علیہ اللعنۃ بکی حین نزلت ہذہ الآیۃ الکریمۃ (تفسیر لباب) عن ابی بکر عن النبی علیہ السلام انہ قال علیکم بلا الہ الا الله والاستغفار فاکثروا منہما فان ابلیس علیہ اللعنۃ قال اہلکت الناس بالذنوب [illegible] بلا الہ الا الله والاستغفار فلما رایت ذلک اہلکتہم بالاہواء وہم [illegible] (منہج) عن النبی علیہ السلام انہ قال قال ابلیس علیہ اللعنۃ یا رب وعزتک لا ازال اغوی بنی آدم ما دامت ارواحہم فی اجسادہم فقال الله تعالی وعزتی وجلالی یا ملعون لا ازال اغفر لہم ما استغفرونی عن [illegible] بن خالد انہ قال بلغنی انہ لما نزل قولہ تعالی (ومن یغفر الذنوب الا الله [illegible]) [illegible] صاح ابلیس علیہ اللعنۃ بجنودہ وحثا التراب علی [illegible] حتی جاء جنودہ من کل بر وبحر فقالوا ما لک یا سیدنا قال آیۃ نزلت فی کتاب الله [illegible] لا یضر بعدہا احدا من بنی آدم ذنب قالوا وما ہی فاخبرہم فقال افتح لہم ابواب الاہواء

(مسلمانو خدا کی طرف سچے دل سے رجوع ہو جاؤ اور وہی توبہ ایسے رہو [illegible] توبۃ النصوح کے معنے پوچھے گئے فرمایا [illegible] ندامت زبان سے استغفار کرنے اور پھر اس گناہ [illegible] علیہ وسلم نے فرمایا کہ باوجود گناہ پر مصر رہنے زبان سے [illegible] روایت کرتے ہیں کہ اس آیت کے نازل ہونے [illegible] رسول خدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا لوگو لا الہ الا الله اور [illegible] کہ میں لوگوں کو گناہوں [illegible] نفسانی خواہشیں زائد ہیں جنکو وہ اپنے گمان [illegible] شیطان جب یہ عرض کرنے لگا کہ الٰہی مجھے تیری عزت [illegible] تیرے بندوں کو بہکاتے جاؤنگا [illegible] نے فرمایا [illegible] استغفار کرتے رہینگے ہم گناہ بخشتے رہینگے عطا بن خالد [illegible] تو ابلیس نے ایک چیخ ماری سر پر خاک ڈالی اور [illegible] پوچھا کہ حضور کیا حال ہے [illegible] نے پوچھا وہ کونسی آیت [illegible]

فلا يتوبون ولا يستغفرون ويظنون انهم على الحق فرضي بذلك (در منثور) عن انس بن مالك انه قال سمعت رسول الله عليه السلام يقول قال الله تعالى يا ابن آدم انك ما دعوتني ورجوتني غفرت لك ما كان منك ولا ابالي يا ابن آدم لو بلغت ذنوبك عنان السماء ثم استغفرتني غفرت لك ولا ابالي يا ابن آدم لو اتيتني بقراب الارض خطايا ثم لقيتني لا تشرك بي شيئاً لاتيتك بقرابها مغفرة (اخرجه الترمذي) وقد جاء في الحديث انه عليه السلام قال من لزم الاستغفار جعل الله له من كل ضيق مخرجاً ومن كل هم فرجاً ورزقه من حيث لا يحتسب (وفي حديث آخر) انه عليه السلام قال والله اني لاستغفر الله واتوب اليه في اليوم اكثر من سبعين مرة وفي حديث آخر انه عليه السلام قال يا ايها الناس توبوا الى الله فاني اتوب اليه في اليوم مائة مرة وفي حديث آخر انه عليه السلام قال كل بني آدم خطاء وخير الخاطئين التوابون وقد روي عن ابن عباس رضي الله عنهما انه قال عليه السلام هلك المسوفون والمسوف من يقول سوف اتوب وهو هالك لانه يبني الامر على البقاء الذي ليس مفوضاً اليه فلعله لا يبقى ومن بقي فانه كما لا يقدر على ترك الذنب اليوم لا يقدر على تركه غداً لان عجزه عن الترك في الحال ليس الا لغلبة الشهوة عليه والشهوة لا تفارقه غداً بل تتضاعف وتتاكد بالاعتياد فليست الشهوة التي اكدها الانسان بالاعتياد كالتي لم يؤكدها

اور وہ انہیں راہ حق سمجھکر توبہ و استغفار کی طرف ہرگز متوجہ نہو سکینگے ابلیس یہ سنکر نہایت خوش ہوا (درمنثور) انس بن مالک کہتے ہین مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی اے ابن آدم تو جبتک امیدوار ہوکر مجھسے دعا مانگتا رہیگا مین تیرے سارے گناہ بخشتا رہونگا کیونکہ میری ذات بے پروا ہی اے ابن آدم اگر تیرے گناہ آسمان کے بادلون تک پہنچ جائین اور پھر تو مجھسے مغفرت چاہے تو مین معاف کردونگا اے ابن آدم اگر تو زمین بھر گناہ لیکر میرے پاس آئیگا لیکن شرک نکرتا ہوگا تو مین اسی قدر مغفرت کے ساتھ تجھسے ملونگا (رواہ الترمذی) حدیث شریف مین ہے کہ جو شخص استغفار بکثرت پڑھیگا خدا اسکو ہر طرح کی تنگی سے رہائی اور ہر غم سے شادمانی کے ساتھ نجات اور ایسی جگہ سے روزی دیگا کہ جہان اُسکا گمان بھی نہو دوسری حدیث مین ہی کہ آپنے فرمایا مین ہر روز ستر مرتبہ سے زیادہ اللہ تعالی کے سامنے توبہ استغفار کیا کرتا ہون ایک اور حدیث مین آپکا ارشاد ہے کہ ہر ابن آدم خطاکار ہی لیکن خطاکارونمین توبہ کرنے والے سب سے بہتر ہین ابن عباس سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا هَلَكَ الْمُسَوِّفُوْنَ یعنے یہ کہنے والے کہ ہم عنقریب توبہ کرلینگے ہلاک ہوگئے کیونکہ اس ارادہ کا آدمی توبہ کو بقا پر منحصر رکھتا ہی حالانکہ بقا اسکے قبضہ سے باہر ہے ممکن ہی کہ وہ کل کو مرجائے اور اگر باقی رہے تو جسطرح آج ترک گناہ پر قادر نہین ہوا کل بھی نہوسکیگا کیونکہ فی الحال ترک گناہ سے عاجز رہنا خواہش بد کے غلبہ کے باعث ہے اور یہ خواہش جسطرح آج طبیعت سے جدا نہین ہوئی کل بھی نہوگی بلکہ عادت مین داخل ہوکر زیادہ بڑھ جائیگی یہ اسلیے کہ جس بُری خواہش کو انسان اپنی عادت مین داخل کرلیتا ہے وہ جدید خواہش سے زیادہ مستحکم ہوتی ہے

فانظروا یا اهل المجلس ویا اهل الانصاف اذا کان النبی علیه السلام یستغفر ویتوب وقد غفر الله له ما تقدم من ذنبه وما تأخر فالذی لم یظهر حاله اغفر له امر لا کیف لا یتوب الی الله تعالی فی کل وقت ولا یجعل لسانه ابدا مشغولا بالاستغفار وکیف لا یذکر الملك الغفار الذی هو المنجی من عذاب النار (هذا ملخص من مجالس الابرار) قال النبی صلی الله علیه وسلم اذا اراد الله تعالی بعبده الخیر عجل له العقوبة فی الدنیا وان اراد بعبده الشر امسك علیه بذنبه حتی یوافیه یوم القیمة

سورة ال عمران بسم الله الرحمن الرحیم

(وسارعوا) بادروا واقبلوا (الی مغفرة من ربکم) الی ما یستحق به المغفرة کالاسلام والتوبة والاخلاص (وجنة عرضها السموات والارض) ای عرضها کعرضها وذکر العرض للمبالغة فی وصفها بالسعة علی طریق التمثیل لانه دون الطول وعن ابن عباس کسبع سموات وسبع ارضین لو وصل بعضها ببعض (اعدت للمتقین) هیئت لهم وهو دلیل علی ان الجنة مخلوقة وانها خارجة عن هذا العالم (قاضی) وسارعوا قرأ اهل المدینة والشام سارعوا بلا واو وقرأ الآخرون بالواو الی مغفرة من ربکم ای بادروا وسابقوا الی الاعمال التی توجب المغفرة قال ابن عباس الی الاسلام

اے صاحبان بزم اور اے اہل انصاف اسپر غور کرنا چاہیئے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بخشے بخشائے ہو کر توبہ استغفار کیا کرتے تھے تو جسکو اپنی مغفرت ہونے نہونے کی کچھ خبر نہیں اُسے کیا ہو گیا کہ اللہ تعالےٰ کے روبرو ہر وقت توبہ نہیں کرتا اور اپنی زبان کو استغفار مین مصروف نہین رکھتا اور دوزخ کے عذاب سے نجات دینے والے مالک الملک اور غفار کا ذکر نہین کرتا (خلاصہ مجالس الابرار) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ اللہ تعالی اپنے بندہ کے ساتھ جب بھلائی کرنی چاہتا ہے تو دنیا میں اُسے تکلیف پہنچایا کرتا ہے اور جب برائی کا ارادہ کرتا ہے تو تکلیفین نہین دیتا تاکہ قیامت کے دن پوری سزا ملے

سورۂ آل عمران بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَسَارِعُوْا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ الآیۃ یعنے اُس چیز (مثلاً اسلام توبہ اخلاص) کی طرف متوجہ ہو جاؤ اور اُس جنت کی جانب دوڑو جسکا عرض آسمان اور زمین کے برابر ہے عرض کا ذکر بطریق تمثیل جنت کی فراخی کا اظہار کرتا ہے کیونکہ عرض عموماً طول سے کم ہوا کرتا ہے ابن عباس سے روایت ہے کہ اگر ساتون آسمان ساتون زمینون سے ملا دیے جائین تو جنت کے عرض کی برابر ہون اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ یہ جنت پرہیزگارون کے لیئے تیار کی گئی ہے اس آیت سے معلوم ہوا کہ جنت پیدا ہو چکی ہے اور اس عالم سے عالم الگ ہی نہ کسی اور جگہ ہے (بیضاوی) اہل مدینہ اور اہل شام سارعوا بلا واؤ اور باقی قرا مع الواؤ پڑھتے ہین مطلب یہ کہ اُن اعمال کی طرف متوجہ ہو جاؤ جو وسیلہ مغفرت ہین ابن عباس نے اس سے اسلام اور

وروى عنه الى التوبة وقال عكرمة وعلى بن ابى طالب الى اداء الفرائض وقال ابو العالية الى الهجرة وقال الضحاك الى الجهاد وقال مقاتل الى الاعمال الصالحة وروى عن انس بن مالك انها التكبيرة الاولى وجنة اى والى جنة عرضها السموات والارض اى عرضها كعرض السموات والارض كما قال فى سورة الحديد وجنة عرضها كعرض السماء والارض اى اسعتها وانما خص العرض على المبالغة لان طول كل شئ فى الاغلب اكبر من عرضه يقول هذه صفة عرضها فكيف طولها قال الزهرى انما سعة عرضها فهذه فاما طولها فلا يعلمه الا الله وهذا على التمثيل لا انها كالسموات والارض لا غير معناه كعرض السموات والارضين السبع عند ظنكم كقوله تعالى خالدين فيها مادامت السموات والارض يعنى عند ظنكم والا فهما زائلتان وسئل انس بن مالك عن الجنة افى السماء ام فى الارض فقال فاى ارض وسماء تسع الجنة قيل فاين هى فقال فوق السموات السبع وان جهنم تحت الارضين السبع (معالم) عن عبد الرحمن ابن عوف عن النبى عليه السلام انه قال جاءنى جبرائيل عليه السلام وقال يا محمد لا يصلى عليك احد الا صلى عليه سبعون الف ملك ومن صلت عليه الملائكة كان من اهل الجنة

ایک روایت میں توبہ مراد لی ہے عکرمہ اور علی بن ابی طالب نے ادائے فرائض ابو العالیہ نے ہجرت ضحاک نے جہاد مقاتل نے اعمال صالحہ کے ساتھ تاویل کی ہے انس بن مالک تکبیر اولی کے قائل ہیں عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ کے یہ معنے ہیں کہ جنت کا چوڑان آسمانوں اور زمین کے برابر ہے جیسا کہ سورہ حدید میں فرمایا ہے وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ عرض سے مراد وسعت ہے اور عرض کی تخصیص مبالغہ کیلئے ہے کیونکہ عموماً ہر شے کا طول عرض سے بڑا ہوا کرتا ہے مطلب یہ کہ جبکہ جنت کا عرض اتنا بڑا ہے تو اسکا طول کس قدر ہوگا زہری کہتے ہیں کہ جنت کا عرض تو معلوم ہو گیا مگر طول کا حال خدا ہی کو معلوم ہے اور یہ بطریق تمثیل ہے تشبیہ میں جنت کے عرض کا قطعی اندازہ نہیں بیان کیا گیا یعنے لوگوں کے گمان کے مطابق اسکا عرض آسمانوں اور زمین کے مطابق ہے جیسا کہ اس آیت میں ہے خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ یعنے تمہارے گمان میں جس مدت تک زمین آسمان قایم رہیں گے مومنوں کا گھر جنت ہے اور کافروں کا ٹھکانا دوزخ اور اگر یہ معنے نہ لیے جائیں تو ظاہر ہے کہ زمین آسمان زائل ہونے والے ہیں حالانکہ جنتیوں اور دوزخیوں کو نہ موت ہے نہ زوال ابن عباس سے سوال کیا کہ جنت میں زمین آسمان ہوں گے یا نہیں آپ نے فرمایا بہشت زمین و آسمان میں نہیں سما سکتی سائل نے کہا جنت ہے کہاں فرمایا ساتوں آسمانوں کے اوپر اور دوزخ ساتوں زمینوں کے نیچے (معالم) عبد الرحمن بن عوف نبی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا میرے پاس جبرئیل آئے اور یہ کہا کہ جو تجھپر درود بھیجتا ہے اسپر ستر ہزار فرشتے رحمت بھیجتے ہیں اور جسپر فرشتے رحمت بھیجتے ہیں وہ جنت کا مستحق ہو جاتا ہے

روی عن النبی علیہ السلام انہ قال التکبیرۃ الاولی یدرکہا المؤمن مع الامام خیر لہ من الف حجۃ وعمرۃ ولہ من الاجر کمن تصدق بوزن جبل احد ذہبا علی المساکین ویکتب لہ بکل رکعۃ عبادۃ سنۃ وکتب اللہ لہ براءتین براءۃ من النار وبراءۃ من النفاق ولایخرج من الدنیا حتی یری مکانہ فی الجنۃ ویدخل الجنۃ بلاحساب واختلفوا فی حد التکبیرۃ الاولی قال بعضہم الی ان یفرغ الامام من الفاتحۃ وقال بعضہم الی ان یبدأ الامام القراءۃ وذہب اکثر المفسرین الی القول الاول (مجالس الانوار) روی عن النبی علیہ السلام انہ قال من احیا اول لیلۃ من رجب لم یمت قلبہ اذا ماتت القلوب وصب اللہ الخیر من فوق راسہ صبا وخرج من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ ویشفع لسبعین الفا من اہل الخطایا قد استوجبوا النار (کذا فی لب الالباب للمولی تاج العارفین) ارجیۃ عن انس بن مالک عن النبی علیہ السلام انہ قال من صلی بعد المغرب فی لیلۃ من رجب عشرین رکعۃ یقرأ فی کل رکعۃ فاتحۃ الکتاب والاخلاص ویسلم عشر تسلیمات حفظہ اللہ تعالی واہل بیتہ وعیالہ من بلاء الدنیا وعذاب الآخرۃ (زبدۃ) روی عن النبی علیہ السلام انہ قال الا ان رجب شہر اللہ الاصم فمن صام منہ یوما ایمانا واحتسابا استوجب علیہ رضوان اللہ تعالی الاکبر ومن صام یومین لا یصف الواصفون من اہل السماء والارض ما لہ عند اللہ تعالی من الکرامۃ ومن صام ثلاثۃ ایام عوفی من کل بلاء الدنیا وعذاب الآخرۃ والجنون والجذام والبرص

ایک روایت مین آپکا ارشاد ہو کہ امام کے ساتھ تکبیر اولی مین شریک ہونا ہزار حج اور عمرہ سے بہتر ہو اور اتنا ثواب ملتا ہی کہ گویا احد پہاڑ کی برابر مسکینون کو سونا خیرات کیا پھر ہر رکعت کے بدلے ایک برس کی عبادت کا اجر عنایت ہوتا ہی اور اسکیلئے خلاصی کے دو پرچے لکھے جاتے ہین ایک آگ سے دوسری نفاق سے ایسا آدمی جنت اپنا ٹھکانا اپنی آنکھون سے دیکھکر دنیا سے اٹھیگا اور بلاحساب جنت مین جائیگا تکبیر اولی کی حد مین اختلاف ہے بعض کہتے ہین جبتک امام الحمد سے فارغ ہو اور بعض کہتے ہین کہ جبتک قرأت شروع کرے اکثر مفسرین پہلے قول کی طرف گئے ہین (مجالس الانوار) رسول خدا سے روایت ہی کہ آپنے فرمایا جو شخص ماہ رجب کی پہلی رات مین جاگتا رہا تو جسدن لوگونکے دل مردہ ہوجائینگے اُسکا دل زندہ رہیگا اور اللہ تعالی مینہ کی طرح اُسکے سر پر نیکیان برسائیگا اور وہ گناہون سے ایسا پاک ہوجائیگا گویا مان کے پیٹ سے آج پیدا ہوا ہی اور قابل دوزخ ستر ہزار گنہگارونکی شفاعت کریگا (لب الالباب للمولی تاج العارفین) (ارجیہ) انس بن مالک سے روایت ہی کہ جسنے ماہ رجب کی کسی رات مین مغرب کے بعد بیس رکعتین پڑہین ہر رکعت مین فاتحہ اور سورہ اخلاص پڑہتا رہا اور دو دو کی نیت باندہکر دس سلام پھیرے اللہ تعالی اُسے اور اُسکے اہل و عیال کو دنیا کی بلاؤن اور آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھیگا (زبدہ) پیغمبر علیہ السلام [illegible] رجب جسکو اصم کہتے ہین خدا کا مہینا ہے جس نے از روئے ایمان [illegible] کیلئے [illegible] خدا کی [illegible]

[illegible]

ومن فتنۃ الدجال ومن صام سبعۃ ایام غلقت عنہ سبعۃ ابواب جھنم ومن صام ثمانیۃ ایام فتحت لہ ثمانیۃ ابواب الجنۃ ومن صام عشرۃ ایام لم یسأل من اللہ شیئا الا اعطاہ ومن صام خمسۃ عشر یوما غفر اللہ تعالی ذنوبہ ما تقدم وبدل لہ بسیئاتہ حسنات ومن زاد زاد اللہ اجرہ (زبدۃ) وروی عن النبی علیہ السلام انہ قال رأیت لیلۃ المعراج نھرا ماؤہ احلی من العسل وابرد من الثلج واطیب من المسک فقلت لجبرائیل لمن ھذا قال لمن صلی علیک فی رجب وعن مقاتل رضی اللہ عنہ انہ قال ان فی وراء جبل قاف ارضا بیضاء ترابھا کالفضۃ سعتھا مثل الدنیا سبع مرات مملوۃ من الملائکۃ لو سقطت ابرۃ لسقطت علیھم وبید کل منھم لواء مکتوب علیہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یجتمعون کل لیلۃ جمعۃ من رجب حول جبل قاف یتضرعون بالسلامۃ لامۃ محمد علیہ السلام ویقولون ربنا ارحم امۃ محمد ولا تعذبھم ویستغفرون ویتضرعون الی الصبح فیقول اللہ تعالی یا ملائکتی وعزتی وجلالی قد غفرت لھم (مجالس الابرار) قیل ان فی رجب ثلاثۃ احرف راؤہ یدل علی رحمۃ اللہ وجیمہ یدل علی جرم العبد وباؤہ یدل علی براللہ تعالی کانہ یقول یا عبدی جعلت جرمک وجنایتک بین بری ورحمتی فلا یبقی لکم جرم ولا جنایۃ بحرمۃ شھر رجب (مجالس الانوار)

اور جس نے سات روزے رکھے اسکی طرف سے جہنم کے ساتوں دروازے بند ہوجاتے ہین اور جس نے آٹھ روزے رکھے اسکے لئے بہشت کے آٹھوں دروازے کھلجاتے ہین اور جس نے دس روزے رکھے وہ خدا سے منہ مانگی مراد پایگا اور جس نے پندرہ روزے رکھے اللہ تعالی اُسکے گزشتہ گناہ معاف کرتا اور بدیونکو نیکیونسے بدلدیتا ہے اور جو اس سے زیادہ روزہ رکھے اُسکو اللہ تعالی بہت زیادہ اجر دیگا (زبدۃ) رسولِ خدا فرماتے ہین مینے شب معراج مین ایک نہر دیکھی جسکا پانی شہد سے زیادہ شیرین اور برف سے زیادہ ٹھنڈا مشک سے زیادہ خوشبودار تھی پھر جبرئیل سے پوچھا کہ یہ کسکے لئے ہے کہا اُسکیلئے جو ماہِ رجب مین آپ پر درود بھیجے مقاتل کا قول ہے کہ کوہ قاف سے پرے ایک سفید زمین ہے جسکی مٹی چاندی کے رنگ کی اور جو اس دنیا سے سات حصے بڑی ہے یہان اسقدر فرشتے ہین کہ سوئی پھینکو تو اُن ہی پر گرے ہر فرشتے کے ہات مین ایک جھنڈا اور اُسپر یہ لکھا ہوا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہ فرشتے ماہ رجب مین ہر جمعرات کو کوہ قاف کے گرد جمع ہو کر امۃ محمدیہ کی سلامتی کے لئے بڑی عاجزی سے دعا مانگتے ہین اور یہ کہتے ہین الٰہی امت محمدیہ پر رحم کر اور انکو عذاب سے بچا اسی طرح صبح تک دعا و استغفار کرتے رہتے ہین اسکے جواب مین اللہ تعالی فرماتا ہے اے فرشتو مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم مینے اُن کو بخشدیا (مجالس الابرار) بعض علماء کے قول ہے کہ رجب مین تین حرف ہین ر رحمت پر ج جرم عبد پر ب برِّ خداوندی پر دلالت کرتی ہے گویا اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اے بندو مینے تمہارے جرم و جنایت کو اپنی برّ و احسان اور رحمت کے سامنے رکھ لیا ہے رحمت ماہ رجب کے سبب سے تمہارا کوئی گناہ بلا مغفرت باقی نرہیگا (مجالس الانوار)

وقیل ان رجب بعد ما یمضی یصعد الی السماء فیقول اللہ تعالی یا شہری ھل یحبونک ویعظمونک
فیسکت ولا یتکلم حتی یسأل ثانیا وثالثا ثم یقول الٰہی انت ستار العیوب امرت خلقک بان تستروا
عیوب غیرھم وسمانی رسولک اصم انا سمعت طاعتہم ولم اسمع معصیتہم فلذلک سمی الاصم ثم
یقول اللہ تعالی انت شہری معیب اصم وعبادی معیبون قبلتہم مع عیوبھم بحرمتک کما قبلتک وانت معیب
واغفر لھم بندامۃ واحدۃ فیک ولا تکتب لھم المعاصی فیک (زھرۃ الریاض) وقیل سمی اصم لان الکرام الکاتبین
یکتبون الحسنات والسیئات فی سائر الشہور وفی ھذا الشہر یکتبون الحسنات ولا یکتبون السیئات
فلا یسمعون فیہ شرا حتی یکتب (مشکوٰۃ الانوار) وقال علیہ السلام ان رجب شہر اللہ وشعبان
شہری ورمضان شہر امتی واخرج ابو محمد الخلال فی فضائل رجب عن ابن عباس رضی اللہ عنہ
انہ قال صوم اول یوم من رجب کفارۃ ثلاث سنین والثانی کفارۃ سنتین والثالث کفارۃ سنۃ ثم کل
یوم کفارۃ شہر کما فی الجامع الصغیر قال ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ انہ علیہ السلام لم یصم بعد رمضان الا رجب
وشعبان (اخرجہ البخاری ومسلم) انہ قال علیہ السلام ان فی الجنۃ نھرا یقال لہ رجب اشد بیاضا من
اللبن واحلی من العسل من صام یوما من رجب سقاہ اللہ تعالی من ذلک النھر (زھرۃ الریاض)

بعض علما کہتے ہین کہ رجب ختم ہونے کے بعد آسمان پر جا چڑھتا ہے اور اسوقت ندا ہوتی ہے کہ اے رجب کیا
میرے بندے تجھے دوست رکھتے اور تیری تعظیم کیا کرتے ہین رجب خاموش رہیگا یہانتک کہ تین بار یہی
سوال ہوگا اسوقت رجب عرض کریگا الٰہی تو ستار العیوب ہے تونے اپنی مخلوق کو عیب پوشی کا حکم دیا ہی
اور تیرے رسول نے میرا نام اصم (بہرا) رکھا ہے یعنے لوگونکی طاعتین سنتی ہین انکے گناہ نہین سُنتے (اسلیے میرا
نام اصم ہے) جواب آیا کہ تو عیب دار مہینا ہے یعنے اصم اور میرے بندے بھی عیب دار ہین مگر باوجود عیب ہونے
انکو تیری حرمت کے باعث قبول کر لیا جیسا باوصف عیب تجکو برگزیدہ کر چکا ہون مین انکو تیری ساعتون مین
گناہو نپر ایکبار نادم ہونیسے بخشدونگا اور انکے گناہ نامۂ اعمال مین درج نکراؤنگا (زھرۃ) بعض علمانے رجب کو
اصم کہنے کی یہ وجہ لکھی ہے کہ دیگر مہینون مین کراماً کاتبین نیکیان اور بدیان دونون چیزین لکھتے ہین اور
رجب مین فقط نیکیان درج کرتے ہین بس تو گویا وہ بدیونکو سُنتے ہی نہین کہ لکھنے کا موقع ملے (مشکوٰۃ الانوار)
پیغمبر خدا فرماتے ہین کہ رجب اللہ کا شعبان میرا اور رمضان میری امۃ کا مہینا ہے ابو محمد خلال فضائل رجب مین
ابن عباس سے روایت کرتے ہین کہ رجب کے پہلے دن کا روزہ تین برس کے اور دوسرے دنکا روزہ دو برس کے
اور تیسرے دن کا روزہ ایک برس کے گناہونکا کفارہ ہے پھر ہر دن کا روزہ ایک سال کے گناہ مٹا دیتا ہے
(جامع الصغیر) ابو ہریرہ فرماتے ہین کہ رسول خدا نے رمضان کے بعد رجب اور شعبان ہی مین بکثرت روزے رکھے ہین
بخاری اور مسلم کی روایت ہی کہ رسول خدا نے فرمایا جنت مین ایک نھر کا نام رجب ہی اسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید
اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اللہ تعالی اسمین سے اُسے پلائیگا جس نے رجب مین ایک دن کا بھی روزہ رکھا ہوگا (زھرۃ)

وانما سمی رجب لان العرب ترجبه ای تعظمه تقول رجبت الشئ اذا عظمته ومن تعظیم هم له ان خدام الکعبة یفتحون باب الکعبة فی هذا الشهر کله وفی سائر الشهور لا یفتحون الا یوم الاثنین والخمیس ویقولون الشهر شهر الله والبیت بیت الله والعبد عبد الله فلا یمنع عبد الله من بیت الله فی شهر الله (اعرجیة حکی) ان امرأة فی بیت المقدس کانت عابدة اذا جاء رجب تقرأ کل یوم قل هو الله احد اثنتی عشرة مرة تعظیما له وکانت تنزع اللباس الاطلس وتلبس ثوب البلاس فرضت فی رجب واوصت ابنها بان یدفنها مع بلاسها فکفنها ابنها فی ثیاب حسنة تریاء للناس فرآها فی المنام فقالت یا بنی لم لم تاخذ وصیتی انی غیر راضیة عنک فانتبه فزعا ونبش قبرها فلم تجدها فی قبرها وتحیر وبکی بکاء شدیدا فسمع ندا یقول اما علمت ان من عظم شهرنا رجب لا نترکه فی القبر فریدا وحیدا (زبدة الواعظین) روی عن ابی بکر الصدیق رضی الله عنه انه قال اذا مضی ثلث اللیل من رجب فی اول جمعة لا تبقی ملائکة فی السموات ولا فی الارض الا ویجتمعون فی الکعبة فینظر الله لهم ویقول یا ملائکتی اسألوا ما شئتم فیقولون ربنا حاجتنا ان تغفر لمن صام رجب فیقول الله تعالی قد غفرت لهم

اسکو رجب اسلیئے کہتے ہین کہ اہل عرب اسکی تعظیم کرتے تھے (رجب بمعنے عظمت ہے) منجملہ تعظیم ایک بات یہ تھی کہ خانہ کعبہ کے خادم رجب کے سارے مہینے مین کعبہ کا دروازہ کھلا رکھتے تھے اور دیگر مہینون مین صرف پیر جمعرات کو کھلتا تھا انکا قول تھا کہ رجب اللہ کا مہینا کعبہ خدا کا گھر اور انسان خدا کا بندہ ہے اسلیئے خدا کے مہینے مین خدا کی بندون کو خدا کے گھر سے روکا نہین جاتا (اعرجیہ) حکایت ایک عورت جو بیت المقدس مین عبادت کیا کرتی تھی جب ماہ رجب آتا تو از راہ تعظیم اپنا ریشمی لباس اتار کر موٹے کپڑے پہن لیتی اور ہر روز بارہ مرتبہ قل ہو اللہ احد پڑہا کرتی اتفاقاً بیمار ہوگئی اور اپنے بیٹے کو یہ وصیت کرکے مر گئے کہ مجھے انھی موٹے کپڑون مین لپیٹ کر دفن کردینا مگر بیٹے نے ریاکاری کے باعث اُسے بڑے نفیس کپڑے کا کفن دیا اُسی رات کو خواب مین دیکھا کہ مان یہ کہہ رہی ہے کیون بیٹا تونے میری وصیت نمانی بیٹا مین تجھسے ناراض ہون اتنے مین اسکی آنکھ کھل گئی گھبرا کر اُٹھا اور قبر کو اُکھاڑ کر دیکھا تو لاش ندارد حیران ہوا اور بہت رویا اتنے مین غیب سے ندا آئی کہ تو نہین جانتا جو شخص ہمارے مہینے یعنے رجب کی تعظیم کیا کرتا ہے ہم اُسے قبر مین اکیلا نہین چھوڑا کرتے (زبدۃ الواعظین) ابوبکر صدیق سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا کہ جب رجب کے پہلے جمعہ کی تہائی رات گزر جاتی ہے تو آسمان و زمین کے تمام فرشتے خانہ کعبہ مین جمع ہوتے ہین پھر اللہ تعالےٰ اُنکی طرف دیکھکر یہ فرماتا ہے اے فرشتو تمکو جو مطلوب ہو مجھسے طلب کرو۔ وہ کہتے ہین ہماری تمنا تو یہ ہے کہ تو رجب مین روزے رکھنے والون کے گناہ معاف کردے اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے کہ جاؤ مینے انہین بخشدیا

ومن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا انہا قالت قال النبی علیہ السلام کل الناس جیاع یوم القیمۃ الا الانبیاء واھلیھم وصائم رجب وشعبان ورمضان فانھم شباع لا جوع لھم ولا عطش (زبدۃ الواعظین) روی فی الخبر اذا کان یوم القیامۃ ینادی مناد این الرجبیون فیخرج نور فیتبع جبرائیل علیہ السلام ومیکائیل علیہ السلام ذلک النور ویتبع الرجبیون ثم یمرون علی الصراط کالبرق الخاطف ثم یسجدون للہ تعالی شکرا لنجاہ وزھم الصراط فیقول اللہ تعالی ایھا الرجبیون ارفعوا رؤسکم الیوم قد قضیتم السجود فی الدنیا فی شھری ادخلوا الی منازلکم (رونق المجالس) حکی عن ثوبان انہ قال کنا مع النبی علیہ السلام فمررنا بمقبرۃ فوقف علیہ السلام فبکی بکاء شدیدا ثم دعا اللہ فقلت لم بکیت یا رسول اللہ فقال یا ثوبان ھؤلاء یعذبون فی قبورھم ودعوت لھم فخفف اللہ عنھم العذاب ثم قال علیہ السلام یا ثوبان لو صام ھؤلاء یوما من رجب وما ناموا لیلۃ منہ ما عذبوا فی قبورھم فقلت یا رسول اللہ اصوم یوم وقیام لیلۃ منہ یمنع عذاب القبر قال علیہ السلام یا ثوبان والذی بعثنی بالحق نبیا ما من مسلم ومسلمۃ یصوم یوما ویقوم لیلۃ من رجب یرید بھما وجہ اللہ تعالی الا کتب اللہ لہ عبادۃ سنۃ صام نہارھا وقام لیالیھا (زبدۃ الواعظین) قالوا الاحادیث الواردۃ فی صلوۃ الرغائب موضوعۃ والمتھم بوضعھا ابن الجھم

عائشہؓ فرماتی ہین کہ رسولؐ خدا نے فرمایا قیامت کے دن سب لوگ بھوکے ہونگے مگر انبیا اور انکے تابع اور رجب شعبان رمضان کے روزے رکھنے والے کہ انکو نہ بھوک ہوگی نہ پیاس (زبدۃ الواعظین) حدیث شریف مین ہے کہ قیامت کے دن ایک منادی ندا کریگا کہ رجب کے روزے رکھنے والے کہان ہین پھر ایک ایسا نور ظاہر ہوگا کہ جبرئیلؑ اور میکائیلؑ اسکے پیچھے پیچھے چلین گے اور رجب کے روزہ داران فرشتون کی پیروی کرینگے اور برق کی طرح پلصراط سے گزر کر سجدۂ شکر بجا لائینگے اسوقت اللہ تعالی فرمائیگا کہ اے رجب والو سجدہ سے اپنے سر اُٹھاؤ کیونکہ تم رجب کے مہینے مین بہت سجدے کر چکے ہو اور اپنے مقام یعنے جنت مین چلے جاؤ (رونق المجالس) ثوبانؓ سے روایت ہی کہ ہم پیغمبر خدا کے ہمراہ ایک مقبرہ مین گئے حضور وہان ٹھیر کر بہت روئے پھر دُعا کی مینے عرض کیا کہ آپکے رونے کا کیا باعث فرمایا ان لوگون کو قبرونمین عذاب ہوتا تھا میری دعا کے سبب اللہ تعالی نے تخفیف کر دی پھر فرمایا کہ اے ثوبان اگر یہ رجب مین ایک روزہ رکھ لیا کرتے اور ایک رات عبادت مین صبح تک جاگتے رہتے تو قبر کا عذاب نہوتا مینے عرض کیا کہ ایک دن کا روزہ اور ایک رات کا جاگنا عذاب قبر کو دفع کر سکتا ہے جواب دیا اے ثوبان اسکی قسم جس نے مجکو برحق نبی بنا کر بھیجا ہے رجب مین خالصًا لوجہ اللہ ایکدن کا روزہ اور ایک رات کا جاگنا برس دن کے روزون اور اُسکی راتونکی عبادت کے برابر ہے یعنے اللہ تعالی پورے ایک سال کا ثواب لکھتا ہی (زبدۃ الواعظین) علما کا قول ہے کہ صلوۃ الرغائب کے متعلق تمام حدیثین موضوع ہین انکی وضع کا الزام ابن الجھم پر لگایا جاتا ہی

وبعد هذا التصريح لا اعتداد بكونها مذكورة فی بعض الکتب والرسائل لانا نعرف ان الله بین وحصول الثواب والعقاب من الشارع لعدم استقلال العقل فیه فتلک الصلوٰة فی هذه اللیلة لم یصلها النبی علیه السلام ولا احد من اصحابه ولم یحث علیها فلا یحصل فیها الثواب بل یکون فعلها عبثا یخشی منه العقاب (رومی) قال الماوردی فی الاقناع یستحب صوم رجب وشعبان واما الصلوٰة فلم یثبت فیه صلوٰة مخصوصة تختص به فعلی هذا ینبغی لمن له دیانة وادعان ان لا یلتفت الی ما اکب علیه الناس فی هذا الزمان ولا یغتر بشیوعه فی دار الاسلام وکثرة وقوعه فی البلاد العظام من صلوٰة الرغائب فی لیلة الجمعة الاولی منه لما روی انه علیه السلام قال ایاکم ومحدثات الامور فان کل بدعة ضلالة فکل محدثة ضلالة وفی حدیث اخر انه علیه السلام قال شر الامور محدثاتها وکل من هذین الحدیثین یدل علی کون تلک الصلوٰة فی هذه اللیلة بدعة وضلالة لکونها من محدثات الامور لعدم وقوعها فی عصر الصحابة والتابعین ولا فی عهد الائمة المجتهدین بل حدثت بعد المائة الرابعة من الهجرة النبویة ولذلک لم یعرفها المتقدمون ولم یتکلموا فیها وقد ذمها العلماء من اعیان المتاخرین وصرحوا بانها بدعة قبیحة مشتملة علی منکرات فاترک هذا واعتصم بالطاعات حتی تجد الجنات العالیات وعلو المراتب والدرجات (مجالس رومی) کما قال صاحب مجمع البحرین فی شرحه ان رجلا یوم العید فی الجبانة اراد ان یصلی قبل صلوٰة العید فنهاه علی کرم الله وجهه فقال الرجل

اس تصریح کے بعد بعض کتابون یا رسالو نمین ایسی حدیث کا ہونا بے سند بات ہی کیونکہ ہمنے امر دین اور حصول عذاب و ثواب کو شارع سے معلوم کیا ہی اسمین عقل کو دخل نہین صلوٰۃ الرغائب رسول خدا نے پڑہی اور نہ کسی صحابی نے اور نہ کسینے اسکی ترغیب دی اسلیئے اسمین ثواب نہین ملتا بلکہ ایک فعل عبث ہی جس سے الٹا عذاب کا خوف ہی (رومی) ماوردی اپنی کتاب (اقناع) مین لکہتے ہین رجب اور شعبان کے روزے مستحب ہین لیکن انمین کوئی خاص نماز ثابت نہین ہوئی اسلیئے دیندار آدمی کو چاہیئے کہ صلوٰۃ الرغائب کی طرف جو آجکل دار الاسلام اور اسکے بڑے بڑے شہرونمین مروج ہی اور جسپر لوگ بڑے شوق سے گرے پڑتے ہین ہرگز متوجہ نہو کیونکہ رسول خدا کا قول ہے کہ جدید باتون سے بچتے رہو ہر بدعت ضلالت اور ہر جدید بات گمراہی ہے دوسری حدیث مین آپکا ارشاد ہے کہ جدید نکلی ہوئی باتین سب باتونسے بُری ہین یہ دونون حدیثین صلوٰۃ الرغائب کے بدعت و ضلالت ہونے پر دال ہین کیونکہ یہ نماز بالکل نئی چیز ہے صحابہ تابعین اور ائمہ مجتہدین کے وقت مین کبھی نہین پڑہی گئی بلکہ ہجرتکی چوتھی صدی کے بعد نکلی ہی اسلیئے متقدمین نے کہین اسکا ذکر نہین کیا اور نہ اسکے بارہ مین کچھ کہا سنا اور علمائے متاخرین نے اسکی مذمت بیان کی اور تصریح کردی کہ یہ نہایت قبیح بدعت ہی جسمین منکرات شامل ہین بس تو اے مسلمان اسے چھوڑ اور طاعات آلہی کو مضبوطی سے تھام تاکہ بہشت برین اور عالی مرتبے نصیب ہون (مجالس رومی) صاحب مجمع البحرین اپنی شرح مین لکہتے ہین کہ عید کے دن ایک شخص نے نماز عید سے پہلے نفل پڑہنے کا ارادہ کیا اسکو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے روکا اُسنے کہا

يا امير المومنين انى اعلم ان لا يعذب على الصلوة فقال على رضى الله تعالى عنه وانى اعلم ان الله تعالى لا يثيب على فعل حتى يفعله رسول الله عليه السلام ويحث عليه فتكون صلاتك عبثا والعبث حرام فلعله تعالى يعذبك به لخلافك لرسوله خذ ما حررته ولا تكن من المشتبهين (من مجالس رومى ملخصا) وفى خبر عن النبى عليه السلام انه قال خلق الله تعالى وجوه الحور من اربعة الوان ابيض واخضر واصفر واحمر وخلق بدنها من الزعفران والمسك والعنبر والكافور وشعرها من القرنفل فمن اصابع رجلها الى ركبتها من الزعفران الطيب ومن ركبتها الى سرتها من المسك ومن سرتها الى عنقها من العنبر ومن عنقها الى راسها من الكافور ولو بصقت بصقة فى الدنيا لصارت مسكا مكتوب فى صدرها اسم زوجها واسم من اسماء الله تعالى ما بين منكبيها فرسخ فى كل يد من يديها عشرة اسولة من ذهب وفى اصابعها عشرة خواتيم وفى رجليها خلاخل من الجواهر واللؤلؤ (دقائق الاخبار)

سورة ﷽ النساء

الرجال قوامون على النساء يقومون عليهن قيام الولاة على الرعية وعلل ذلك بامرين وهبى وكسبى فقال بما فضل الله بعضهم على بعض بسبب تفضيله الرجال قوامون على النساء بكمال العقل وحسن التدبير ومزيد القوة فى الاعمال والطاعات

اے امیر المومنین مجھے معلوم ہے کہ نماز کے پڑہنے مین عذاب نہو گا آپنے فرمایا مجھے معلوم ہے کہ کسی فعل کے بجالانے پر ثواب نملیگا جبتک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کیا ہو یا اُسکی ترغیب ندی ہو اسلئے تیری نماز فعل عبث ہی اور فعل عبث حرام ہوا کرتا ہے کیا عجب کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی مخالفت کے باعث تجھے عذاب دے (ہماری اس تحریر کو دیکھ اور شکی نبن) (خلاصہ مجالس رومی) پیغمبر خدا سے روایت ہی کہ آپنے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حورون کے چہرے سرخ سفید زرد سبز چار طرح کے رنگ سے اور اُن کے بدن زعفران مشک عنبر کافور چار طرح کی خوشبوؤن سے اور بال لونگون سے پیدا کئے پھر اُنکو پاؤنکی انگلیون سے لیکر گھٹنون تک زعفران سے گھٹنونسے ناف تک مشک سے ناف سے گردن تک عنبر سے گردن سے سر تک کافور سے بنایا اگر ایک حور دنیا مین تھوکدے تو سارا جہان مشک سے لبریز ہوجائے ہر ایک کے سینہ پر اسمائے الٰہی مین سے ایک اور اُسکے خاوند کا نام لکہا ہوا ہے اس مونڈھے سے اُس مونڈھے تک تین میل کا فاصلہ ہے ایک ایک ہات مین سونے کے دس دس کنگن انگلیون مین دس انگوٹھیان اور پاؤن مین موتی اور جواہر کی پازیبین پڑی ہوئی ہین (دقایق الاخبار)

سورۂ بسم اللہ الرحمن الرحیم نساء

اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَاءِ الآیۃ یعنے مرد عورتونپر اس طرح حاکم ہین جس طرح بادشاہ رعیت پر اللہ تعالیٰ نے اسکی دو وجہین بیان فرمائی ہین (۱) وہبی اسکی طرف بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ الآیۃ مین اشارہ کیا گیا ہو یعنے مرد ہماری بزرگی دینے کے سبب جو کمال عقل حسن تدبیر مزید قوت کثرت طاعات و اعمال کی علت ہے

ولذلك خصوا بالنبوة والامامة والولاية واقامة الشعائر والشهادة فى مجامع القضايا و وجوب الجهاد والجمعة ونحوها والتعصيب وزيادة السهم فى الميراث والاستبداد بالفراق وبما انفقوا من اموالهم فى نكاحهن كالمهر والنفقة روى ان سعد بن الربيع احد نقباء الانصار نشزت عليه امرأته حبيبة بنت زيد بن ابى زهير فلطمها فانطلق بها ابوها الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فشكا فقال عليه الصلوة والسلام لتقتص منه فنزلت فقال اردنا امرا واراد الله امرا والذى اراد الله خير فالصالحات قانتات مطيعات لله قائمات بحقوق الازواج حافظات للغيب لمواجب الغيب اى يحفظن فى غيبة الازواج ما يجب حفظه فى النفس والمال بما حفظ الله بحفظ الله اياهن بالامر على حفظ الغيب والحث عليه بالوعد والوعيد والتوفيق له او بالذى حفظه الله لهن عليهم من المهر والنفقة والقيام بحفظهن والذب عنهن وقرئ بما حفظ الله بالنصب على ان ما موصولة فانها لو كانت مصدرية لم يكن لحفظ فاعل والمعنى بالامر الذى حفظ حق الله او طاعته فهو التعفف والشفقة على الرجال (قاضى) نزلت

فى سعد بن الربيع الانصارى لطم امرأته بنت محمد بن مسلمة

عورتون پر حاکم بنائے گئے ہین اسیلئے نبوت امامت ولایت حدود وغیرہ کی اقامت عدالتون مین شہادت جہاد کی مشقت جمعہ اور جماعت وغیرہ مردون ہی کے ساتھ مخصوص ہے اور یہی باعث ہے کہ مرد عصبہ بنجاتا ہے اور اسے میراث مین عورت سے زیادہ حصہ ملتا ہے اور عورت بغیر اسکی مرضی کے چھٹ نہین سکتی (۲) کسبی اسکی طرف وَبِمَآ اَنْفَقُوْا الآیۃ مین اپا ہوا ہے یعنے دوسری وجہ فضیلت کی یہ ہے کہ مردون نے عورتون سے نکاح کرنے مین اپنا مال خرچ کیا ہے مہر دیا ہے روٹی کپڑے کا ذمہ کرلیا ہے روایت ہے کہ نقبائے انصار مین سے سعد بن ربیع کی بیوی حبیبہ بنت زید بن ابی زہیر اپنے خاوند سے لڑ بیٹھین انہون نے منہ پر طانچہ مارا زید اپنی بیٹی کو رسول خدا کے پاس لیگئے اور سعد کی شکایت کی آپنے فرمایا ہم سعد سے اس کا بدلہ لینگے اتنے مین یہ آیت اتری آپنے فرمایا ہمارا ارادہ کچھ اور تھا اللہ کا ارادہ کچھ اور ہے اور اوسی کا ارادہ سب سے بہتر ہے فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ الآیۃ یعنے نیک عورتین خدا کی فرمانبردار اور خاوندون کے حق ادا کرنے پر قائم ہین اور خاوندون کی غیبت مین اپنے نفس اور انکے مال کی حفاظت کرتی ہین یہ اسلئے کہ خدا نے انکو حفاظت کا حکم اور اسکی توفیق دی ہے اور وعدہ وعید فرماکر عورتون کو اسپر برانگیختہ کیا ہے یا اسلیے کہ اللہ تعالی نے خاوندون پر مہر و نفقہ لازم کرکے انکی حفاظت کی ہے اور خاوند کو انکے حقوق کا نگہبان اور انکے مضرتون کا دفع کرنے والا بنادیا ہے بعض قرأتون مین بِمَا حَفِظَ اللّٰہَ (بنصب الہاء) آیا ہے اس صورت مین ما موصولہ ہوگا کیونکہ اگر مصدریہ کہین تو حفظ کا فاعل ندارد ہوتا ہے اب یہ معنے ہوئے
[illegible]
[illegible]

فجاءت رسول الله قام بالقصاص فنزل عليه جبرائيل من ساعته بهذه الآية الرجال قوامون على النساء يعني مسلطون فی امور النساء و تادیبهن (ابو اللیث) روی عن فضیل ابن عبیدة انه قال دخل رجل فصلی صلوٰة فقال اللهم اغفر لی وارحمنی فقال رسول الله علیه السلام عجلت ایها المصلی اذا صلیت فاقعد فاحمد الله بما هو اهله وصل علی ثم ادعه ثم صلی رجل آخر بعد ذلك فحمد الله وصلی علی النبی علیه السلام فقال علیه السلام له ایها المصلی ادع تجب اجمع تجب کذلك من سمع اسمی فصلی علی استجاب الله کل دعائه روی عن ابی هریرة انه قال قال علیه السلام خیر النساء المرأة ان نظرت الیها سرتك وان امرتها اطاعتك وان غبت عنها حفظتك فی مالك ونفسها ثم قرأ علیه السلام الرجال قوامون علی النساء یعنی مسلطون علی تادیبهن وامورهن روی عن انس بن مالك انه قال قال علیه السلام المرأة اذا صلت خمسها وصامت شهرها وحفظت فرجها واطاعت زوجها تدخل من ای باب شاءت من ابواب الجنة رواه ابو نعیم عن عبد الرحمن بن عوف انه قال قال علیه السلام المرأة الصالحة خیر من الف رجل غیر صالح وایما امرأة خدمت زوجها سبعة ایام اغلق عنها سبعة ابواب النار وفتح ثمانیة ابواب الجنة تدخل من ایها شاءت بغیر حساب وروی عن عائشة رضی الله عنها انها قالت قال رسول الله علیه السلام ما من امرأة تحیض الا کان حیضها کفارة لما مضی من ذنوبها

شکایت لیکر رسولِ خدا کی خدمت مین حاضر ہوئے اسی وقت جبرئیلؑ یہ آیت لیکر آئے اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَے النِّسَآءِ یعنے مرد عورتون کے معاملہ اور اُنکی تادیب کے بارہ مین حاکم ہین (ابو اللیث) فضیل ابن عبید روایت کرتے ہین کہ ایک شخص نے نماز پڑھکر یہ کہا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ (الٰہی میری مغفرت کر اور مجھپر رحم فرما) رسولِ خدا نے فرمایا اے نمازی تونے جلدی کی پہلے نماز پڑھ پھر بیٹھ پھر خدا کی حمد و ثنا کر پھر مجھپر درود بھیج پھر دعا مانگ اس کے بعد ایک دوسرے شخص نے نماز پڑھی اور خدا کی حمد کی پھر نبی پر درود بھیجا اسوقت آپنے فرمایا اے نمازی دعا کر قبول ہوگی دعا کر قبول ہوگی اسی طرح جو شخص میرا نام سنکر درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اسکی ہر دعا قبول کرلیتا ہے ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا سب سے اچھی عورت وہ ہے کہ اگر تو اسپر نظر ڈالے تو تجھے خوش کردے اور اگر کسی کام کو کہے تو کہا مان لے اور اگر باہر چلا جائے تو تیرے مال اور اپنے نفس کی حفاظت کرے پھر آپنے یہ آیت پڑھی اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَے النِّسَآءِ یعنے مرد عورتون کی تادیب کا اختیار رکھتے ہین انس بن مالک رسولِ خدا سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا جو عورت پانچ وقت کی نماز پڑھے رمضان کے روزے رکھے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے خاوند کی اطاعت کرے وہ جنت کے جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جائے ابو نعیم عبد الرحمن بن عوف سے روایت کرتے ہین کہ رسولِ خدا نے فرمایا ہے ایک نیک عورت ہزار بد مردون سے بہتر ہے اور جو عورت سات روز اپنے خاوند کی خدمت کرتی ہے اُسپر دوزخ کے ساتون دروازے بند اور بہشت کے آٹھون دروازے کھلجاتے ہین وہ جس دروازے سے چاہے بے حساب جنت مین داخل ہوگی حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا عورت کا حائضہ ہوجانا گزشتہ گناہون کا کفارہ ہوا کرتا ہے اور اگر حائضہ عورت

وان قالت فی اول الیوم الحمد للہ علی کل حال واستغفر اللہ من کل ذنب کتب اللہ تعالیٰ لہا براءۃ من النار وجواز اعلی الصراط وامانا من العذاب ورفع اللہ لہا بکل یوم ولیلۃ درجۃ اربعین شہید اذا کانت ذاکرۃ للہ تعالیٰ فی حیضہا وقال الحسن البصری ہذہ للنساء الصالحات المطیعات لزوجہا فی الامور الشرعیۃ حکی ان رجلا فی عہد النبی علیہ السلام خرج غازیا فقال لامرأتہ لا تخرجی من ہذا البیت حتی ارجع الیک فمرض ابوہا فارسلت رسولا الی رسول اللہ فقال علیہ السلام اطیعی زوجک وکذا مرۃ بعد مرۃ فاطاعت زوجہا ولم تخرج من البیت فمات ابوہا ولم ترہ فصبرت علی ذلک حتی رجع زوجہا الیہا فاوحی اللہ الی النبی علیہ السلام ان اللہ تعالیٰ قد غفر لہا بطاعۃ زوجہا وعن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ انہ علیہ السلام قال اذا غسلت المرأۃ ثیاب زوجہا کتب اللہ لہا الف حسنۃ وغفر لہا الف خطیئۃ واستغفر لہا کل شیٔ طلعت علیہ الشمس ورفع لہا الف درجۃ رواہ ابو منصور فی مسند الفردوس، واما ذم ہن فروی عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال دخلت انا وفاطمۃ علی رسول اللہ علیہ السلام فوجدناہ باکیا فقلنا ماذا یبکیک یا رسول اللہ فقال رایت النساء لیلۃ اسری بی الی السماء فی شدۃ عذاب فذکرت شانہن وبکیت قلت یا رسول اللہ ما الذی رایت

ذکر اللہ کرتے ہوئے صبح کے وقت یہ کہہ لیا کرے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَّاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ تو اللہ تعالیٰ دوزخ سے آزادی کا پروانہ لکھدیتا ہے پلصراط سے گزرنا آسان کر دیتا ہے عذاب سے امان دیتا ہے اور اُسے ہر دن رات مین چالیس شہیدون کا درجہ ملتا ہے حسن کہتے ہین کہ یہ فضیلت نیک اور امور شرعی مین خاوند کی فرمانبردار بیویون کے لئے ہے حکایت پیغمبر خدا کے عہد مین ایک شخص جہاد مین جاتے وقت اپنی بیوی سے یہ کہہ گیا کہ جبتک مین نہ آؤن گھر سے باہر نہ نکلنا اتفاقاً عورت کا باپ بیمار پڑگیا اُسنے رسول خدا سے کئی بار اجازت چاہی آپنے یہی فرمایا کہ اپنے خاوند کے حکم پر عمل کر چنانچہ وہ نیکبخت گھر سے نہ نکلی یہانتک کہ اُسکا باپ مرگیا اُسنے اسپر بھی صبر کیا اور باپ کی آخری زیارت سے محروم رہی ایک عرصہ کے بعد خاوند آیا اسوقت اللہ تعالیٰ نے پیغمبر پر وحی نازل کی کہ خاوند کی اطاعت کے باعث اللہ تعالیٰ نے اسکے تمام گناہ معاف کر دیئے ہین عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ جب عورت اپنے خاوند کے کپڑے دھوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے لئے ہزار نیکیان لکھتا اور دو ہزار خطائین معاف کرتا اور ہزار درجے بلند کر دیتا ہے اور دنیا کی ہر چیز اسکے لئے مغفرۃ چاہتی ہے (اسے ابو منصور نے مسند الفردوس مین روایت کیا ہے. اب عورتون کی بُرائیان سنیئے حضرت علیؓ کہتے ہین کہ مین اور حضرت فاطمہ دونون ملکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین گئے دیکھا تو آپ زار وقطار رو رہے ہین عرض کیا کہ حضور آپکی گریہ کا کیا سبب ہی فرمایا مینے شب معراج مین بہت سی عورتون کو سخت عذاب مین گرفتار دیکھا ہے اُنکی حالت یاد کرکے رو رہا ہون مینے عرض کیا کہ آپنے کیا دیکھا تھا

قال رايت امرأة معلقة من شعرها ويغلى دماغ راسها ورايت امرأة معلقة بلسانها
قد اخرجت يدها من ظهرها والقطران يصبصب من حلقها ورايت امرأة معلقة
بثد بيها من وراء ظهرها والزقوم يصب فى حلقها ورايت امرأة معلقة قد شدت رجلاها
يديها الى ناصيتها وقد سلطت عليها حيات وعقارب ورايت امرأة تاكل جسدها والنار
توقد من تحتها ورايت امرأة يقطع جسدها بمقراض من النار ورايت امرأة مسودة الوجه
وتاكل امعاءها ورايت امرأة صماء عمياء خرساء فى تابوت من نار يخرج دماغها من
منخرها وبدنها منتن من البرص والجذام ورايت امرأة راسها كراس الخنزير وبدنها
كبدن الحمار لها الف الف نوع من العذاب ورايت امرأة على صورة الكلب تدخل العقارب
والحيات من قبلها ومن فيها وتخرج من دبرها والملائكة يضربون على راسها بمقامع من
نار فقامت فاطمة وقالت يا ابى ويا قرة عينى اخبرنى ما كان اعمال هذه النسوة فقال
عليه السلام يا فاطمة اما المعلقة بشعرها فكانت لا تكتم شعرها من الرجال واما
المعلقة بلسانها فكانت تؤذى زوجها بلسانها

فرمایا مینے ایک عورت کو دیکھا کہ چٹیا کے بل لٹکی ہوئی ہے اور اسکا بھیجا کھدر کھدر پک رہا ہے اور ایک
عورت کو دیکھا کہ زبان کے بل لٹکی ہوئی ہے اور اُس کا ہات پشت کو چیر کر باہر نکالا گیا ہے اور گرم کی ہوئی
بدبودار رال اُسکے حلق سے نکل رہی ہے اور ایک عورت کو دیکھا کہ چھاتی کے بل لٹکی ہوئی ہے اُسکی
دونون چھاتیان پس پشت نکالی گئی ہین اور اس کے حلق مین زقوم ٹپکایا جاتا ہے اور ایک عورت کو
اس طرح لٹکے ہوے دیکھا کہ اُس کے چارون ہات پاؤن پیشانی سے بندھے ہوئے ہین اور سانپ
بچھو اُسپر مسلط ہین اور ایک عورت کو دیکھا کہ آپ اپنی بوٹیان نوچ نوچ کر کھا رہی ہے اور اُسکے نیچے
آگ بھڑک رہی ہے اور ایک عورت کو دیکھا کہ اسکا بدن آگ کی مقراض سے کاٹا جا رہا ہے اور
ایک عورت کو دیکھا جسکا منہ کالا ہے اور اپنی انتڑیان آپ کھا رہی ہے اور ایک اندھی بہری گونگی عورت کو
دیکھا جو دوزخ کے تابوت مین مقید ہے اس کا بھیجا نتھنون سے نکل رہا ہے اور اسکا بدن کوڑہی
جذامی کے جسم سے زیادہ بدبودار ہے اور ایک عورت کو دیکھا کہ اُسکا سر سور کا اور بدن گدھے کا سا
ہے اور اسپر ہزار طرح کے عذاب ہو رہے ہین اور ایک عورت کو دیکھا جو کتے کی صورت مین ہے
اور سانپ بچھو اُسکے شرمگاہ یا منہ کی طرف سے گھستے اور مبرز کی طرف سے نکلتے ہین اور فرشتے دوزخ
کے گرز اس کے سر پر مار رہے ہین حضرت فاطمہ فرماتی ہین مینے یہ سنکر عرض کیا کہ
حضور یہ تو بتائیے کہ ان عورتون نے ایسے کیا عمل کیے تھے آپنے فرمایا وہ جو چٹیا کے بل لٹک رہی ہے مردون سے
اپنے بال نہین چھپایا کرتی تھی اور وہ جو زبان کے بل لٹک رہی ہے اپنے خاوند کو زبان درازی کے سبب

ثم قال علیه السلام ما من امرأة تؤذی زوجها بلسانها الا جعل الله لسانها یوم القیامة سبعین
ذراعا ثم عقد خلف عنقها وروی عن ابی بکر الصدیق رضی الله عنه انه قال سمعت رسول الله
یقول ایما امرأة عذبت زوجها بلسانها فهی فی لعنة الله وسخطه ولعنة الملائکة والناس اجمعین
وروی عن عثمان رضی الله عنه انه قال سمعت رسول الله یقول ما من امرأة قالت لزوجها
ما رایت منک خیرا الا احبط الله عملها سبعین سنة ولو کانت تصوم النهار وتقوم اللیل واما
المعلقة بثدییها فکانت ترضع اطفال الخلق من غیر امر زوجها واما المعلقة برجلیها فکانت
امرأة تخرج من بیتها بغیر اذن الزوج ولا تغتسل من الحیض والنفاس واما التی تاکل جسدها
فکانت تتزین للرجال وتغتاب الناس واما التی یقطع جسدها بمقراض من النار فکانت
تشهر نفسها للناس یعنی لیروا زینتها وتحب کل من یراها بهذه الزینة من الرجال واما
التی شد رجلاها مع یدیها الی ناصیتها وسلطت علیها الحیات والعقارب فکانت
تقدر علی الصلوة والصیام ولم تتوضأ ولم تصل ولم تغتسل من الجنابة واما التی
رأسها کرأس الخنزیر وبدنها کبدن الحمار فکانت نمامة وکاذبة واما التی علی صورة
الکلب فکانت فتانة تبغض زوجها

ترجمہ کیا کرتی تھی پھر آپنے فرمایا جو عورت خاوند کو اپنی زبان سے تکلیف دیگی قیامت کے دن اسکی زبان ستر ہات
لمبی ہوکر گدی کے پیچھے لگجائے گی ابوبکر صدیقؓ فرماتے ہین کہ مینے پیغمبر علیہ السلام سے سنا جو عورت
خاوند کو اپنی زبان درازی کے باعث ستائیگی وہ خدا کی لعنت اس کے غضب اور تمام فرشتون کی
لعنت اور آدمیون کی پھٹکار مین گرفتار رہے گی حضرت عثمانؓ فرماتے ہین کہ مینے پیغمبر خداؐ سے سنا
کہ جو عورت اپنے خاوند سے یہ کہے کہ مین نے تمہارے گھر مین کچھ نہین دیکھا یا تم سے کوئی بھلائی
مجھے نہین ملی۔ اس کے ستر برس کے عمل نابود ہوجاتے ہین خواہ وہ تمام عمر روزے رکھتی اور ساری
رات عبادت ہی کیون نکرتی ہو پھر فرمایا وہ جو چھاتیون کے بل لٹک رہی ہے خاوند کی بلا اجازت
غیر مردون کے بچون کو دودھ پلایا کرتی تھی اور جس کے ہاتھ پاؤن جکڑے ہوئے ہین بلا اجازت شوہر گھر سے
باہر نکلجاتی اور حیض ونفاس سے غسل نہین کرتی تھی اور وہ جو اپنی بوٹیان کھارہی ہے وہ غیر
مردون کے لیئے بنتی سنورتی اور لوگون کی غیبت کیا کرتی تھی اور جسکا بدن آگ کی مقراض سے
کاٹا جارہا ہے وہ لوگون مین مشہور ہونے اور مردون کو اپنا عاشق بنانے کے لیئے زینت کیا کرتی تھی
اور جسکے ہاتھ پاؤن پیشانی سے بندھے ہوئے ہین اور پھر سانپ بچھو مسلط ہین وہ باوجود قدرت
وطاقت روزہ نماز وضو اور غسل جنابت نہین کرتی تھی اور جسکا منہ سور کا اور بدن گدھے کا سا ہے
وہ چغلخور اور جھوٹی بات بنانے والی عورت تھی اور جو کتے کی صورت مین ہے وہ فتنہ انگیز اور خاوند کو ناراض کیا کرتی تھی

وروی عن ابی ذر انه قال سمعت رسول الله علیه السلام یقول ایما امرأة قالت لزوجها علیك لعنة الله وهی ظالمة لعنها الله تعالی من فوق سبع سموات وکل شیء خلقه الله تعالی الا الثقلین ای الانس والجن وروی عبدالرحمن ابن عوف انه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ایما امرأة ادخلت علی زوجها الغم فی امر النفقة او کلفته ما لا یطیقه لا یقبل الله منها صرفا ولا عدلا وروی عن عبد الله بن عمر انه قال سمعت رسول الله علیه السلام یقول لو کان جمیع ما فی الارض ذهبا وفضة وحملته امرأة الی بیت زوجها ثم فخرت علیه یوما من الایام یقول لها من انت انما المال لی ولا مال لك احبط الله عملها ولو کان کثیرا روی عن ابن عباس رضی الله عنهما انه قال سمعت رسول الله علیه السلام یقول ایما امرأة خرجت من بیت زوجها بغیر اذنه لعنها کل شیء طلع علیه الشمس والقمر حتی ترجع بیت زوجها وروی ابن عباس رضی الله عنهما انه علیه السلام قال المرأة اذا خرجت من باب دارها مزینة ومعطرة بالطیب والزوج بذلك راض بنی لزوجها بکل قدم بیت فی النار نعوذ بالله الملك الجبار وروی عن طلحة بن عبد الله رض انه قال سمعت رسول الله علیه السلام یقول ایما امرأة کلحت فی وجه زوجها فدخل علیه الغم فهی فی سخط الله الی ان تضحك فی وجه زوجها فدخل علیه السرور وروی عن ابی هریرة رضی الله عنه

ابو ذر فرماتے ہین کہ مینے رسول خدا سے سنا جو عورت اپنے خاوند سے یہ کہے کہ تجھپر خدا کی لعنت حالانکہ زیادتی عورت ہی کی ہو تو اللہ تعالی ساتون آسمانون کے اوپر سے اُسپر لعنت بھیجتا ہے اور جن وانسان کے سوا اللہ تعالی کی تمام مخلوق اُسپر پھٹکار ڈالتی ہے عبد الرحمن بن عوف پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا جس عورت نے نفقہ لینے کے باعث اپنے خاوند کو رنج وغم مین ڈالا یا اس کی طاقت سے زیادہ مانگا اللہ تعالی اس کے نہ فرض قبول کرتا ہے نہ نفل عبد اللہ بن عمر فرماتے ہین مینے رسول خدا سے سنا اگر زمین کی تمام چیزین سونے چاندی کی بنجائین اور عورت اُسکو اپنے خاوند کے گھر لیجائے پھر از راہ فخر ایک دن یہ بول اُٹھے کہ تو کون ہے مال تو سارا میرا ہی ہے تیرے پاس کیا رکھا ہی اُسکے نیک عمل اللہ تعالی نابود کر دیتا ہے خواہ کیسے ہی زیادہ سے زیادہ کیون نہون ابن عباس فرماتے ہین کہ مینے پیغمبر علیہ السلام سے سنا جو عورت خاوند کی بلا اجازت اپنے گھر سے نکلجاتی ہے اُسپر جبتک واپس نہ آجائے دنیا کی ہر چیز لعنت کرتی رہتی ہے اور ابن عباس ہی سے روایت ہی کہ رسول خدا نے فرمایا جو عورت بن سنور کر عطر لگا کر خاوند کے گھر سے نکلتی ہے اور وہ اس فعل سے رضامند رہتا ہے تو عورت کے ہر قدم پر خاوند کے لئے دوزخ مین ایک گھر بنتا جاتا ہے (نعوذ باللہ الملک الجبار) طلحہ بن عبد اللہ پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا جو عورت ترش رو ہو کر اپنے خاوند کو رنجیدہ کریگی وہ جبتک اُسے ہنس ہنسا کر خوش نکر دے گی خدا کے غضب مین رہیگی ابو ہریرہ سے روایت ہے

انه قال قال عليه السلام اذا دعا الرجل امرأته الى فراشه فامتنعت فبات الزوج غضبان عليها لعنتها الملائكة حتى تصبح رواه البخاري ومسلم وغيرهما وروي عن سلمان الفارسي انه قال دخلت فاطمة رضي الله عنها على رسول الله فلما نظرت اليه دمعت عيناها وتغير لونها فقال عليه السلام مالك يا بنتي قالت يا رسول الله كان بيني وبين علي البارحة مزاح ونشأ من الكلام ان غضب علي بكلمة خرجت من في فلما رأيت ان عليا قد غضب ندمت وغممت فقلت له يا حبيبي ارض عني وطفت حوله اثنين وسبعين مرة حتى رضي عني وضحك في وجهي مع الرضى وانا خائفة من ربي فقال لها النبي عليه السلام يا بنتي والذي بعثني بالحق نبيا انك لو مت قبل ان ترضي عليا لم اصل عليك ثم قال يا بنتي اما علمت ان رضى الزوج هو رضى الله وغضب الزوج هو غضب الله يا بنت ايما امرأة عبدت كعبادة مريم بنت عمران ثم لم يرض عنها زوجها لم يقبل الله تعالى منها يا بنت افضل اعمال النساء طاعة الزوج وبعده ليس لها عمل افضل من الغزل يا بنت جلوس ساعة عند الغزل خير لهن من عبادة سنة ويكتب لهن بكل طاعة اي بكل نوع من الثياب من غزلهن ثواب شهيد يا بنت ان المرأة

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر خاوند اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ انکار کرے اور خاوند اس سے غضبناک ہو کر رات گزار دے تو ایسی عورت پر فرشتے صبح تک لعنت کرتے رہتے ہین (بخاری مسلم وغیرہ) سلمان فارسی روایت کرتے ہین کہ ایک وقت حضرت فاطمہؓ رسول خدا کے پاس آئین اور روئے مبارک دیکھتی ہی رو پڑین حضورؐ نے فرمایا بیٹا کیون روتی ہو آپ بولین کہ رات کو حضرت علیؓ کی خوش طبعی کرتے کرتے میری زبان سے ایک ایسا کلمہ نکل گیا کہ حضرت علیؓ ناراض ہو گئے ہین اسپر نادم اور غمگین ہوئی اور بہتر مرتبہ اپنے خاوند کے گرد پھر کر یہ کہا کہ خدا کے لئے تم مجھسے رضامند ہو جاؤ یہانتک کہ وہ خوش ہو کر ہنس پڑے تاہم مین اپنے پروردگار سے ڈرتی ہون آپنے فرمایا اے فاطمہ اُسکی قسم جس نے مجکو برحق نبی بنا کر بھیجا ہے اگر تو علیؓ کو رضامند کرنے سے پہلے مرجاتی تو مین تیرے جنازہ کی نماز نہ پڑہتا کیا تجھے معلوم نہین خاوند کی رضامندی خدا کی رضامندی اور خاوند کی ناراضی خدا کی ناراضی کا باعث ہوجاتی ہے اے فاطمہ اگر کوئی عورت مریم بنت عمران کی طرح عبادت کرے اور اُس کا خاوند ناراض ہو تو اللہ تعالی ایسی عبادت کو قبول نہین کرتا اے فاطمہ عورتون کی سب سے افضل طاعت خاوند کی اطاعت ہی اور اسکے بعد سوت کاتنا سب سے افضل ہے اے فاطمہ گھڑی بھر سوت کاتنا ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے اور اس کتے ہوے سوت کے ہر کپڑے کے بدلے مین ایک شہید کا ثواب ملتا ہے اے فاطمہ جس عورت

اذا غزلت حتی تکسو زوجها وصبیانها وجبت لها الجنة واعطاها اللہ بکل شعرۃ بلغ من اثوابهما مدینة فی الجنة قال النبی علیہ السلام ایما رجل کان له امرأتان فلم یعدل بینهما فی النفقة ولم یسو بینهما فی المضجع والمطعم والمشرب فهو بریٔ منی وانا بریٔ منه ولا نصیب له فی شفاعتی الا ان یتوب قال علیہ السلام من کان له امرأتان فمال الی احدهما دون الاخری فی روایة ولم یعدل بینهما جاء یوم القیامة واحد شقیه مائل کذا فی مرشد المتأهلین قال النبی علیہ السلام امرأة صالحة خیر عند اللہ تعالیٰ من الف رجل ایما امرأة خدمت زوجها سبعة ایام رضی عنها زوجها اغلق اللہ تعالیٰ عنها سبعة ابواب النار وفتح اللہ تعالیٰ لها ثمانیة ابواب الجنة فتدخلها من ای باب شاءت بلا حساب ولا عذاب (دقائق الاخبار) وقال النبی علیہ السلام اذا کان فی البلدۃ رجل صالح او امرأة صالحة دفع اللہ تعالیٰ عنها البلاء بدعاء ایهما صدق رسول اللہ وقال النبی علیہ السلام من اکرم جارہ وجبت له الجنة ومن آذی جارہ لعنه اللہ والملائکة والناس اجمعین صدق رسول اللہ (دقایق الاخبار)

سورۃ النساء بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(واعبدوا اللہ ولا تشرکوا به شیئا) صنما او غیرہ او شیئا من الاشراک جلیا او خفیا (وبالوالدین احسانا) واحسنوا بهما احسانا (وبذی القربیٰ) وبصاحب القرابة (والیتمیٰ والمساکین)

سوت کات کر اپنے خاوند اور بچون کے کپڑے بنائے اُس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہی اور اللہ ہر تہ بند کے بدلے اُسکو جنت مین ایک شہر عطا کرے گا پیغمبر خدا نے فرمایا ہے کہ جس کے پاس دو بیبیان ہون اور وہ اُنکے نفقہ سونے بیٹھنے کھانے پینے مین انصاف نکرتا ہو ایسا آدمی مجھسے الگ ہی اور مین اُس سے بیزار ہون بغیر توبہ اسکو میری شفاعت نصیب نہو گی دوسری روایت ہی کہ جسکے پاس دو عورتین ہون اور وہ ایک کی طرف جھک پڑے یا انمین انصاف نکرے تو قیامت کے دن آدھا دھڑ گھسٹتا ہوا آئیگا (مرشد المتاہلین) پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ ایک نیک عورت ہزار مردون سے بہتر ہے اور جو عورت سات روز اپنے خاوند کی خدمت کرتی ہے اور اُسکو رضامند رکھتی ہے تو اللہ تعالی اسپر دوزخ کے ساتون دروازے بند کرتا اور بہشت کے آٹھون دروازے کھولدیتا ہے وہ جس دروازے سے چاہے گی بلا حساب عذاب جنت مین داخل ہو جائیگی (دقائق الاخبار) رسول خدا فرماتے ہین کہ جس شہر مین کوئی نیک مرد یا نیک عورت رہتی ہے اللہ تعالی اسکی دعا سے شہر والونکی بلائین ٹالدیتا ہے حضور کا ارشاد ہے کہ جو شخص ہمسایہ کی عزت کرتا ہے اسکیلئے جنت واجب ہو جاتی ہی اور جو اُسے ستاتا ہی خدا اور فرشتے اور تمام آدمی اُسپر لعنت بھیجتے رہتے ہین (رسول اللہ نے سچ فرمایا ہے)

سورۃ نساء بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا الآیۃ یعنے خدا کی بندگی کرو اور کسی بت وغیرہ کو اُسکا شریک نہ ٹھیراؤ یا شرک جلی و خفی سے بچتے رہو اور ماں باپ اور قریب کے رشتہ دار اور یتیم اور مسکین اور

والجار ذی القربی ، الذی قرب جوارہ وقیل الذی له مع الجوار قرب واتصال بنسب او دین وقرئ بالنصب علی الاختصاص تعظیما لحقه والجار الجنب البعید او الذی لا قرابة له وعنه علیه الصلوٰة والسلام الجیران ثلاثة فجار له ثلاثة حقوق حق الجوار وحق القرابة وحق الاسلام وجار له حقان حق الجوار وحق الاسلام وجار له حق واحد حق الجوار وهو المشرک من اهل الکتاب والصاحب بالجنب الرفیق فی امر حسن کتعلم وتصرف وصناعة او سفر فانه صحبک وحصل بجنبک وقیل المرأة (وابن السبیل) المسافر والضیف (وما ملکت ایمانکم) العبید والاماء (ان الله لا یحب من کان مختالا) یانف عن اقاربه وجیرانه واصحابه ولا یلتفت الیهم (فخورا) یتفاخر علیهم (قاضی بیضاوی) وعن عامر بن ربیعة انه قال سمعت رسول الله علیه السلام یقول من صلی علیّ صلوٰة صلت علیه الملائکة کما صلی علیّ فلیقل من ذلک العبد او لیکثر (شفاء شریف) قال الله تعالی وقضی ربک ای امر امرا مقطوعا به (ان لا تعبدوا الا ایاه

قریب کے ہمسایہ اور دور کے پڑوسی اور رفیق اور مسافر اور اپنے لونڈی غلامون کے ساتھ نیک سلوک کرتے رہو اس آیة مین وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبیٰ سے بعض علماء نے وہ شخص مراد لیا ہے جو باوجود ہمسائگی رشتہ مین قرابت اور نسب یا دین مین اتصال رکھتا ہو بعض قراٰتون مین وَالْجَارَ ذَا الْقُرْبیٰ بالنصب آیا ہے اس صورت مین نصب علی وجہ الاختصاص ہوگا اور اس سے اُسکے حق کی تعظیم مقصود ہے اور جَارِ الْجُنُبِ سے وہ شخص مراد ہے جو بجز ہمسائگی کے کچھہ قرابت نرکھتا ہو پیغمبر خدا سے روایت ہے کہ ہمسایہ تین طرح کے ہوتے ہین ایک ہمسایہ ایسا ہے کہ اُسکے تین طرح کے حق ہین (۱) حق ہمسائگی (۲) حق قرابت (۳) حق اسلام دوسرے ہمسایہ کے دو حق ہین (۱) حق ہمسائگی (۲) حق اسلام تیسرے ہمسایہ کا فقط ایک حق ہوتا ہی یعنے صرف حق ہمسائگی مثلاً ہمسایہ مشرک اہل کتاب ہو۔ وَالصَّاحِبِ بِالْجُنُبِ سے وہ شخص مراد ہے جو نیک کامون مثلاً تعلیم علوم یا تجارت وصنعت یا سفر مین رفیق ہو کیونکہ ایسا شخص ہمصحبت اور بسا اوقات پہلو مین ہوا کرتا ہے اور بعض علماء نے اس سے بیوی مراد لی ہے وَابْنِ السَّبِیْلِ سے مہمان یا مسافر مراد ہے وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ سے لونڈی غلام مراد ہین اِنَّ اللهَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا الآیة یعنے الله تعالی اُس متکبر کو دوست نہین رکھتا جو اپنے یگانون دوستون اور ہمسایون سے ناک چڑہائے اور اپنے آپ کو بطور فخر بڑائی لگائے (قاضی بیضاوی) عامر بن ربیعہ کہتے ہین کہ مینے پیغمبر علیہ السلام سے سنا کہ جو کوئی مجھپر درود بھیجتا ہے فرشتے اسی طرح اسپر رحمت بھیجتے رہتے ہین اب اُسے اختیار ہے چاہے کم بھیجے یا زیادہ (شفاء شریف) الله تعالے فرماتا ہے وَقَضٰی رَبُّکَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاهُ الآیة یعنے تیرے پروردگار نے قطعًا حکم کردیا ہی کہ اُسکے سوا اور کسیکی بندگی نکرو۔

او بالوالدين احسانا بان تحسنوا بالوالدين لانهما السبب الظاهر للوجود والتعيش اما يبلغن عندك الكبر احدهما او كلاهما فلا تقل لهما اف ، فلا تضجر عما يستقذر منهما ويستثقل من مؤنتهما وهو صوت يدل على تضجر ولا تنهرهما ، ولا تزجرهما عما لا يعجبك باغلاظ وقل لهما قولا كريما جميلا واخفض لهما جناح الذل ، تذلل لهما وتواضع معهما من الرحمة من فرط رحمتك عليهما لافتقارهما الى من كان افقر خلق الله اليهما ، وقل رب ارحمهما وادع الله تعالى بان يرحمهما برحمته الباقية كما ربياني صغيرا ، رحمة مثل رحمتهما علي وتربيتهما وارشادهما لي في حال صغري (قاضي ت) عن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي عليه السلام انه قال اعبد الرحمن اي افرده بالعبادة لان المستحق للعبادة هو الله تعالى فمن اشرك في عبادة ربه شيئا لا يقبل منه عمله وهو في الاخرة من الخاسرين كما قال الله تعالى لئن اشركت ليحبطن عملك ولتكونن من الخاسرين فعلى العاقل ان يخلص في عبادة ربه كما قال الله تعالى فمن كان يرجو لقاء ربه فليعمل عملا صالحا ولا يشرك بعبادة ربه احدا (زبدة الواعظين) يقال للوالد على الولد عشرة حقوق الطعام ان احتاج والخدمة ان احتاج والاجابة ان دعا والاطاعة ان امر في غير معصية والتكلم معه باللين دون الغلظة

اور ماں باپ کے ساتھ سلوک کرتے رہو کیونکہ وہ وجود اور زندگانی کا ظاہری سبب ہیں اگر انمیں سے ایک یا دونوں بوڑھے ہو جائیں تو اُن کے سامنے اُف نکرو یعنے انکی کوئی برائی دیکھکر اور انکی خدمت کو گراں سمجھکر ہرگز ہوم نہ مارو اُف ایک آواز ہے جو جھڑکی پر دلالت کرتی ہے وَلَا تَنْهَرْهُمَا اور اگر انکا کوئی فعل تجھے اچھا معلوم نہو تو انہیں سخت سست نہ کہہ اور ڈانٹ نہ بتا اور نرمی مہربانی کے ساتھ تواضع کو ملحوظ رکھکر انکے آگے اپنی خاکساری کا بازو جھکا بلکہ بزرگانہ بات کیونکہ اب وہ اُس شخص کے محتاج ہیں جو کسی زمانہ میں ساری خدائی سے زیادہ انکا محتاج تھا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کر کہ الٰہی اپنی ابدی رحمت کے ساتھ انکی حالت پر رحم فرما یہ رحمت ایسی ہو جیسی لڑکپن کی حالتیں میری پرورش اور تعلیم وغیرہ کے متعلق انہوں نے مجھپر مبذول کی تھی (قاضی ت) ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعبد والرحمن یعنے صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کیا کرو کیونکہ عبادت کے قابل وہی ہے جو کوئی اُس کی عبادت میں کسیکو شریک کرے گا اُس کا کوئی عمل قبول نہوگا اور وہ آخرت میں زیان کار رہے گا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ الآیۃ یعنے اگر تو شریک کرے گا تو تیرے عمل نابود ہو جائیں گے اور تو نقصان اُٹھائے گا دوسری آیت ہے فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْ لِقَاءَ رَبِّهٖ الآیۃ یعنے جو شخص اپنے رب کی ملاقات کا امیدوار ہو اُسکو چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے پروردگار کی بندگی میں کسیکو شریک نہ ٹھہرائے (زبدۃ الواعظین) علماء کا قول ہے کہ باپ کے بیٹے پر دس حق ہیں (۱) محتاج ہو تو کھلانا پلانا (۲) ضرورت ہو تو خدمت کرنا (۳) پکارتے وقت فوراً جواب دینا (۴) جائز کاموں میں اُس کا کہا ماننا (۵) سختی چھوڑ کر نرمی سے کلام کرنا

وان احتاج الی الکسوة کساه ان قدر علیها والمشی خلفه والارضاء له بما رضی لنفسه والاکراه له بما یکره لنفسه والدعاء له بالمغفرة کلما دعا لنفسه (تنبیه الغافلین) عن الفقیه انه قال سئل عن الوالدین اذا ماتا ساخطین علی الولد هل یمکن ان یرضیهما بعد وفاتهما قبل یمکن بثلاثة اشیاء اولها ان یکون صالحاً والثانی ان یصل قرابتهما واصدقاءهما والثالث ان یستغفر لهما ویدعو لهما ویتصدق لهما (تنبیه الغافلین) عن انس بن مالک ان النبی علیه السلام قال لا یستقیم ایمان العبد حتی یستقیم قلبه ولا یستقیم قلبه حتی یستقیم لسانه ولا یدخل المؤمن الجنة حتی یامن جاره من لسانه وقال علیه السلام من اکرم جاره وجبت له الجنة ومن اذی جاره لعنه الله والملائکة والناس اجمعون (حیاة القلوب) عن النبی علیه السلام انه قال من انفق علی الضیف درهما فکانما انفق الف درهم فی سبیل الله وقال النبی علیه السلام ما من احد یاتیه الضیف فاکرمه الا فتح الله له بابا من الجنة حکی ان عمر بن الخطاب رضی الله عنه کان اذا جاءه ضیف قام بنفسه یخدمه فقیل له فی ذلک فقال سمعت رسول الله علیه السلام یقول الملائکة یقومون فی منزل فیه ضیف فانا استحی ان اجلس والملائکة قائمون (اعرجیة)

(۶) محتاج ہو تو کپڑا پہنانا بشرطیکہ بیٹے کو میسر ہو (۷) رستہ مین باپ کے پیچھے پیچھے چلنا (۸) اپنی پسند کی چیز کو اسکے لئے پسند کرنا (۹) جس چیز کو خود برا جانے اُسے اُسکے حق مین برا جاننا (۱۰) جب اپنے لئے دعا کرے تو اسکیلیے بھی دعائے مغفرة کرنا (تنبیہ الغافلین) فقیہ ابو اللیث سے کسی نے پوچھا کہ والدین ناخوش ہوکر وفات پا جائین تو بیٹا انکو کس طرح رضامند کرسکتا ہے آپنے فرمایا تین طرح (۱) بیٹا خود صالح ہو (۲) والدین کے رشتہ دارون اور دوستون سے احسان کرتا رہے (۳) اُنکیلیے دعا اور استغفار کرے اور صدقہ اور خیرات دے (تنبیہ الغافلین) انس بن مالک سے روایت ہی کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ بندہ کا جبتک دل درست نہین ہوتا ایمان درست نہین ہوتا اور دل کی درستی ایمان کی درستی پر موقوف ہی جبتک ہمسایے زبان کی ایذا سے امن مین نہ رہین مومن جنت مین داخل نہو سکیگا حضور کا ارشاد ہی کہ جس نے ہمسایہ کی عزت کی اسکیلیے جنت واجب ہی اور جسنے پڑوسی کو ستایا اُسپر خدا اور فرشتے اور تمام آدمیونکی لعنت ہی (حیاة القلوب) پیغمبر علیہ السلام سے روایت ہی کہ آپنے فرمایا جس نے مہمان کی تواضع مین ایک درم خرچ کردیا وہ ایسا ہی گویا خدا کی راہ مین ہزار درم دیے اور ارشاد ہے کہ جس کسیکے گھر مہمان آئے اور وہ اُسکی تعظیم کرے تو خدا اسکیلئے جنت کا دروازہ کھولدیتا ہے **حکایت** عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بذات خود مہمان کی خدمت کیلئے کھڑے رہا کرتے تھے لوگون نے اس کا سبب پوچھا آپنے فرمایا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی فرشتے اُس گھر مین کھڑے رہتے ہین جہان مہمان اُترا ہوا ہو اسلیے مجھے شرم آتی ہے کہ فرشتے کھڑے رہین اور مین بیٹھ جاؤن (اعرجیہ)

عن النبی علیه السلام انه قال اخبرنی جبرائیل علیه السلام انه قال ان الضیف اذا دخل علی اخیه المسلم دخلت معه الف برکة والف رحمة وغفر الله ذنوب اهل ذلک البیت ولو کان ذنوبهم اکثر من زبد البحر وورق الاشجار واعطاه الله تعالی ثواب الف شهید وکتب له بکل لقمة اکلها الضیف ثواب حجة مبرورة وعمرة مقبولة وبنی الله له مدینة فی الجنة ومن اکرم ضیفا فکانما اکرم سبعین نبیا (کنز الاخبار) روی عن ابی هریرة عن النبی علیه السلام انه قال اذا مات ابن ادم انقطع عمله الا من ثلاث صدقة جاریة وولد صالح یدعو له بالمغفرة وعلم ینتفع به بعده (تنبیه الغافلین) قال علیه السلام تصدقوا فان الصدقة فکاککم من النار وروی عن بعض اهل العلم انه قال افضل الاعمال اجاعة بطن شبعان بالصیام اخلص الخالصة ان رسول الله لما حث الناس علی الصدقة حین اراد الخروج الی غزوة تبوک جاءه عبد الرحمن بن عوف باربعة الاف درهم فقال یارسول الله کانت لی ثمانیة الاف درهم فامسکت منها لنفسی وعیالی اربعة الاف درهم واقرضت منها لربی اربعة الاف درهم فقال علیه السلام یا عبد الرحمن بارک الله فیما امسکت وفیما اعطیت وقال عثمان بن عفان یا رسول الله علی جهاز من لا جهاز له فنزلت هذه الایة مثل الذین ینفقون اموالهم فی سبیل الله کمثل حبة انبتت سبع سنابل فی کل سنبلة مائة حبة والله یضاعف لمن یشاء والله واسع علیم

پیغمبر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جبرئیل نے مجکو خبر دی ہے جب کسی مسلمان کے ہان کوئی مہمان آتا ہے تو اُسکے ساتھ ہزار رحمتین اور ہزار برکتین گھر مین نازل ہوتی ہین اور کل گھر والون کے گناہ معاف ہوجاتے ہین خواہ وہ دریا کے جھاگون اور درختون کے پتون سے بھی زیادہ کیون نہون اور الله تعالی اُسے ہزار شہید وں کا ثواب دیتا اور مہمان کے ہر لقمہ کے بدلے ایک مقبول حج اور مقبول عمرہ کا اجر لکھدیتا ہے اور جنت مین اسکیلئے ایک شہر تعمیر کردیتا ہے اور جس نے مہمان کی تعظیم کی اُس نے گویا ستر پیغمبروں کی تواضع کی (کنز الاخبار) ابوہریرہ پیغمبر خدا سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا جب آدمی مرجاتا ہے تو اُسکے سارے عمل منقطع ہوجاتے ہین مگر تین باتین باقی رہتی ہین (۱) صدقہ جاریہ (۲) نیک اولاد جو ماں باپ کیلئے دعا کرتی ہے (۳) علم جو اُسکے بعد لوگونکو نفع دے (تنبیہ الغافلین) رسول الله صلی الله علیہ وسلم فرماتے ہین لوگو صدقہ خیرات کیا کرو کیونکہ صدقہ دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے بعض اہل علم کا قول ہے کہ بھرے ہوئے پیٹ کو روزے رکھکر بھوکا رکھنا سب عملون سے افضل ہے روایت ہے کہ جب پیغمبر علیہ السلام نے غزوہ تبوک کا ارادہ کیا تو عبد الرحمن بن عوف چار ہزار درم لیکر حاضر خدمت ہوئے اور یہ کہا کہ میرے پاس آٹھ ہزار درم تھے ان مین سے چار ہزار اپنے اہل وعیال کے لئے رکھ لیے اور چار ہزار الله تعالی کو بطور قرض حسنہ دیتا ہون حضور نے فرمایا کہ خدا تیرے رکھ چھوڑنے مین بھی برکت دے اور دے ڈالنے مین بھی اس کے بعد حضرت عثمان رضی الله عنہ نے فرمایا جس کسی کے پاس جہاد کا سامان نہو مین اُس کا کفیل ہون اسوقت یہ آیت نازل ہوئی مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ کَمَثَلِ حَبَّةٍ الآیة (اس آیت کا مطلب سورہ بقر مین بیان ہوچکا ہے)

قال الفقيه المتصدق كمثل الزراع فان كان الزراع حاذقا فى عمله ويكون البذر جيدا وتكون الارض عاملة يكون الزرع طيبا كثيرا فكذلك اذا كان المتصدق صالحا والمال طيبا حلالا ووضعه موضعه فيكون الثواب اكثر شفاء اندوعى وقال الفقيه ابو الليث قد ذكر الله تعالى فى التورىة والانجيل والزبور والفرقان وجميع كتبه وامر فى جميعها واوحى الى جميع رسله بجعل رضاه فى رضى الوالدين وسخطه فى سخط الوالدين وسئل النبى عليه السلام اى الاعمال افضل فقال عليه السلام الصلوٰة فى وقتها ثم بر الوالدين ثم الجهاد فى سبيل الله (كذا فى التنبيه الغافلين) ويقال ثلاث ايات نزلت مقرونة بثلاث لا تقبل واحدة منها بغير الاخرى الاولى قوله تعالى (اقيموا الصلوٰة واتوا الزكوٰة فمن صلى الصلوٰة ولم يؤد الزكوٰة لا تقبل الصلوٰة منه والثانية قوله تعالى اطيعوا الله واطيعوا الرسول فمن اطاع الله تعالى ولم يطع الرسول لا تقبل اطاعة الله والثالثة قوله تعالى (ان اشكر لى ولوالديك) فمن شكر الله تعالى ولم يشكر لوالديه لا يقبل شكره لله تعالى والدليل على ذلك قول النبى عليه السلام من ارضى والديه فقد ارضى خالقه ومن اسخط والديه فقد اسخط خالقه (تنبيه الغافلين)

فقیہ ابو اللیث کہتے ہیں کہ صدقہ دینے والا ایسا ہے جیسا کاشتکار اگر وہ کھیتی کے کام سے واقف ہے بیج اچھی قسم کا ڈالا ہے زمین طاقتور ہے تو کھیتی نہایت سرسبز اور غلہ بکثرت ہوگا اسی طرح اگر صدقہ دینے والا نیک۔ کمائی حلال اور مصرف ٹھیک ہی تو بہت زیادہ ثواب کی توقع ہے (شفاء اندوعی) فقیہ ابو اللیث فرماتے ہین کہ اللہ تعالی نے توریت انجیل زبور فرقان اور ان کے علاوہ دیگر کتابون مین ارشاد فرمایا ہے اور کل پیغمبرون پر اس مضمون کی وحی نازل کی ہی کہ خدا کا غصہ والدین کی ناراضی مین اور خدا کی خوشنودی والدین کی رضامندی مین پنہان ہی رسول خدا سے کسی نے پوچھا کہ سب سے افضل کونسا عمل ہے آپ نے فرمایا وقت پر نماز پھر والدین کے ساتھ سلوک پھر خدا کی راہ مین جہاد (کذا فی تنبیہ الغافلین) بعض علما کا قول ہے کہ تین آیتین تین چیزون کے ساتھ ملکر نازل ہوئی ہین ایک پر عمل اور ایک پر نہو تو قبول نہین ہوتا (۱) اَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ (نماز پڑھو اور زکوۃ دو) پس جو نمازی باوجود مقدرت زکوۃ نہین دیتا اسکی نماز قبول نہین ہوتی (۲) اَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ (خدا اور رسول کی اطاعت کرتے رہو) پس تو بلا اطاعت رسول خدا کی اطاعت نامقبول ہے (۳) اَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ (میرا اور اپنے والدین کا شکریہ ادا کر) اس سے یہ ثابت ہوا کہ جبتک ماں باپ کا شکریہ ادا کرے خدا کا شکریہ ادا نہوگا۔ اسکی دلیل پیغمبر علیہ السلام کا یہ قول ہی کہ جس نے ماں باپ کو خوش رکھا اُس نے خدا کو رضامند رکھا اور جس نے والدین کو ناراض کیا اُس نے خدا کو ناراض کر دیا (تنبیہ الغافلین)

روی ان سلیمان علیہ السلام کان یسیر بین السماء والارض حتی بلغ بحرا عمیقا فرای فی موضع البحر وجاھا ثلاثا فامر الریح ان تسکن فسکنت الریح فامر عفریتا بان یغوص فی البحر فغاص العفریت فلما بلغ قعرہ رای قبة من درة بیضاء لا ثقب لھا فاخرجھا ووضعھا بین یدی سلیمان علیہ السلام فتعجب من ذلک فدعا اللہ فانفتح باب القبة فاذا فیھا شاب ساجد فقال سلیمان علیہ السلام من انت امن الملائکة ام من الجن ام من الانس قال بل انا من الانس فقال سلیمان علیہ السلام بای سبب نلت ھذہ الکرامة قال ببر الوالدین لما کانت والدتی عجوزا کنت احملھا علی ظھری وکان دعاؤھا لی اللھم ارزقہ القناعة واجعل مکانہ بعد وفاتی فی موضع لا فی الارض ولا فی السماء ولما توفیت کنت ادور علی ساحل البحر فرأیت فیہ قبة من درة فقربت الیھا فانفتحت القبة لی فدخلت فیھا فانطبقت القبة باذن اللہ تعالی فکنت لا ادری افی الھواء انا ام فی الارض ورزقنی اللہ فیھا فقال سلیمان علیہ السلام کیف یرزقک اللہ فیھا قال اذا جعت خلق اللہ فیھا شجرة وعلیھا ثمر فرزقنی منہ واذا عطشت ینبع منھا ماء اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل وابرد من الثلج فقال سلیمان علیہ السلام کیف تعلم اللیل والنھار فیھا

حکایت حضرت سلیمانؑ کا تخت ہوا پر اُڑتا اُڑتا ایک گہرے دریا کے کنارے جا اُترا آپنے ہولناک موجین دیکھکر ہوا کو حکم دیا کہ ٹھہر جا۔ فورًا ٹھہر گئی پھر ایک جن کو دریا مین غوطہ لگانے کے لئے فرمایا اُس نے غوطہ لگایا۔ دریا کی تھاہ مین اُسے سفید موتی کا ایک ایسا قبہ نظر پڑا جس مین دروازہ یا کہین سوراخ نہتھا نکالکر حضرت سلیمانؑ کے روبرو لا رکھا آپکو تعجب ہوا۔ اللہ سے دُعا کی فورًا قبہ کا دروازہ کھلگیا دیکھتے کیا ہین کہ قبہ مین ایک نوجوان آدمی سربسجدہ عبادت آلٰہی مین مصروف ہی حضرت سلیمانؑ بولے کہ تو فرشتہ ہی یا جن یا آدمی جواب دیا۔ آدمی۔ پھر آپنے فرمایا کہ تجھے یہ رتبہ کیونکر ملا اُسنے کہا والدین کے ساتھ سلوک کرنے سے جب میری والدہ بڑھیا ہوگئین تو مین اُنکو اپنی پیٹھ پر بٹھائے بٹھائے پھرا انھون نے ایکدن یہ دعا دی کہ آلٰہی اسے قناعت نصیب کر اور میرے مرنے کے بعد اسے ایسے گھر مین رکھ کہ جو نہ زمین مین ہو نہ آسمان مین جب وہ مرگئین تو مین اس دریا کے کنارے گشت لگاتا رہا ایکدن مینے سفید موتی کا ایک قبہ دیکھا اور اسکی طرف بڑھا۔ میرے لئے اُس کا دروازہ کھلگیا اور میرے داخل ہونے کے بعد پھر اُسی طرح بند ہوگیا اب مجھے معلوم نہین کہ مین آسمان مین ہون یا زمین مین خدا اسی قبہ مین مجکو رزق پہنچاتا ہی سلیمان علیہ السلام نے فرمایا۔ کیونکر۔ اُس نے کہا کہ جب مجکو بھوک لگتی ہے اللہ تعالی اسمین ایک میوہ دار درخت پیدا کردیتا ہی۔ جب پیاسا ہوتا ہون اسی مین پانی اُبلنے لگتا ہی جو دودھ سے سفید او شہد سے زیادہ میٹھا برف سے زیادہ ٹھنڈا ہوتا ہے پھر آپنے پوچھا کہ تجھے دن۔ رات کی شناخت کس طرح ہوتی ہے

قال اذا انفجر الصبح ابيضت القبة فاعرف ان النهار واذا غربت الشمس تكون القبة فى الظلام فاعرف انه الليل فدعا الله تعالى فانطبقت القبة وهو فيها كما كانت (مجمع اللطائف) حكى ان موسى عليه السلام قال الهى ارنى جليسى فى الجنة فقال الله تعالى اذهب الى البلد الفلانى الى السوق الفلانى فهنالك رجل قصاب وجهه كذا فهو جليسك فى الجنة فذهب موسى عليه السلام الى ذلك البلد كان فوقف هنالك الى وقت الغروب فاخذ القصاب قطعة لحم وطرحها فى زنبيل فلما انصرف قال موسى عليه السلام هل لك فى الضيف قال نعم فمضى معه حتى دخل داره فقام الرجل وطبخ من ذلك اللحم مرقة طيبة ثم اخرج من داره زنبيلا فيه عجوز ضعيفة كانها فرخ حمامة فاخرجها منه فاخذ ملعقة وكان يضع الطعام فى فيها حتى شبعت وغسل ثوبها وجففه والبسها ثم وضعها فى الزنبيل فحركت العجوز شفتيها قال موسى عليه السلام قد رايت شفتيها قالت اللهم اجعل ابنى جليس موسى فى الجنة ثم اخذ هاالرجل فعلقها على الوتد فقال موسى عليه السلام ما الذى صنعت قال ان هذه والدتى قد ضعفت حتى لا تقدر على القعود

جواب دیا کہ فجر ہوتے ہی یہ قبہ روشن ہوجاتا ہے مین جان لیتا ہون کہ دن نکل آیا اور شام کے وقت اسمین اندھیرا سا چھا جاتا ہے مین خیال کرلیتا ہون کہ رات آگئی پھر اُس نے خدا سے دعا کی اور دروازہ بند ہونے کے بعد قبہ اسی طرح دریا مین چلا گیا (مجمع اللطائف) **حکایت** موسیٰ علیہ السلام نے ایکبار دعا کی - الٰہی مجھے اُس شخص سے ملادے جو جنت مین میرا رفیق ہوگا - حکم ہوا کہ تم فلان شہر کے فلان بازار مین جاؤ وہان ایسے چہرے ایسے حلیہ کا ایک قصاب ملیگا جو جنت مین تمھارا رفیق ہونے والا ہے موسیٰؑ اسکی دُکان پر پہنچے اور مغرب کے وقت تک کھڑے رہے اِسوقت قصاب نے ایک گوشت کا ٹکڑا لے کر زنبیل مین ڈال لیا اور اپنے گھر جانے لگا موسیٰؑ نے فرمایا کیا تم کسی مہمان کو رکھ سکتے ہو جواب دیا ہان سر آنکھون پر - حضرت موسیٰؑ اُسکے ساتھ ہولئے جب یہ دونون مکان مین پہنچگئے تو قصاب نے گوشت پکایا اور گھر مین سے ایک زنبیل نکال لایا اور اُسمین سے ایک نہایت بڑھیا عورت کو نکالا جو فرط ضعف کے باعث کبوتر کا نیا نکلا ہوا بچہ معلوم ہوتی تھی قصاب نے ایک چمچہ مین شوربا لیکر اُسے خوب پیٹ بھر کے پلایا پھر اُسکے کپڑے دہوئے اور سکھا کر پہنا دیے بعدہ پھر زنبیل مین امانت کی طرح رکھدیا بڑھیا نے ہونٹون ہونٹون مین کچھہ دعا دی حضرت موسیٰؑ فرماتے ہین کہ مین نے اسکے ہونٹ ہلتے ہوئے دیکھے - وہ کہہ رہی تھی - الٰہی میرے بیٹے کو جنت مین حضرت موسے کا رفیق بنادے بعدہ قصاب نے زنبیل کو کھونٹی پر لٹکا دیا حضرت موسے نے فرمایا کہ یہ کیا معاملہ ہے اُس نے عرض کیا کہ یہ میری ماں ہے جو ضعف کے باعث بیٹھ اُٹھ نہین سکتی

فقال موسی علیه السلام لك البشارة انا موسی وانت جلیسی فی الجنة یسرها الله لنا بحرمة اسمائه الطیبة وبحرمة من هو افضل البریة هذه حکایة لطیفة فی الزبدة فعلیها بالصدق والعمدة حکی ان مجوسیا اتی ابراهیم علیه السلام فاستضافه فقال له ابراهیم علیه السلام ما اضیفك حتی تخرج عن دینك وتترك المجوسیة فقال لا وانصرف فاوحی الله یا ابراهیم ما تضیفه حتی یخرج عن دینه ما ضرك لو اضفته هذه اللیلة ونحن نطعمه ونسقیه سبعین سنة وهو یکفر بنا فلما اصبح ابراهیم علیه السلام طلب المجوسی فوجده فحلف علیه فقال له المجوسی ما اعجب امرك بالامس تطردنی والیوم تطلبنی فاخبره ابراهیم علیه السلام ان الله تعالیٰ اوحی الی فی امرك کذا وکذا فقال المجوسی ایعاملنی رب الارباب بهذه المعاملة وانا اکفره امدد یدك اشهد ان لا اله الا الله وانك رسول الله کذا فی بعض کتب الموعظة وذکره ایضا الشیخ سعدی رحمة الله علیه فی بستانه وقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان فی الصدقة خمس خصال الاولی تزیدهم فی اموالهم والثانیة دواء للمرض والثالثة یرفع الله تعالیٰ عنهم البلاء والرابعة یمرن علی الصراط کالبرق الخاطف والخامسة یدخلون الجنة بغیر حساب ولا عذاب صدق رسول الله قال النبی علیه السلام افضل الاعمال الصلوات الخمس وافضل الاخلاق التواضع صدق رسول الله (دقائق الاخبار)

آپنے فرمایا کہ تجکو مبارکباد مین موسیٰ ہون اور تو جنت مین میرا رفیق ہے اللہ تعالی اپنے اسمائے پاک کی برکت اور افضل مخلوقات (محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم) کے طفیل ہمپر جنت کا رستہ آسان کرے (یہ لطیف اور منتخب حکایت زبدۃ الواعظین مین ہی) **حکایت** حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس ایک مجوسی آیا اور اُس نے کھانا مانگا آپنے فرمایا جبتک تو اپنے دین یعنے مجوسیت کو نچھوڑیگا مین تجکو کھانا نہین کھلا سکتا وہ بیچارہ مایوس ہوکر چلا گیا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اُسوقت وحی اُتری کہ تم اسکو جبتک اپنا دین نچھوڑدے ایک وقت کا کھانا نہ دیسکے رات کی رات مہمان رکھ لیتے تو کیا نقصان تھا ہم ستر برس سے کھلا پلا رہے ہین حالانکہ وہ برابر کفر کر رہا ہے صبح اُٹھکر آپنے اُسکو بڑی تلاش کے بعد پایا اور قسم دیکر اپنے ہمراہ لیگئے مجوسی نے کہا کہ آپ کی باتین کچھ عجیب وغریب ہین کل مجھے دھکے دلوائے اور آج خود ڈھونڈتے پھرے حضرت ابراہیمؑ نے وحی کے مضمون کی خبر دی اُسنے کہا افسوس خدا تو مجسے ایسا معاملہ کرے اور مین کافر بنا رہون اپنا ہات پھیلایئے اشهد ان لا اله الا الله وانك رسول الله صدق دل سے مسلمان ہوگیا یہ حکایت نصیحت کی بعض کتابون مین ہی اور شیخ سعدی نے اپنی **بوستان** مین بھی اس کا ذکر کیا ہی پیغمبر خدا کا قول ہی کہ صدقہ دینے مین پانچ خوبیان ہین (۱) مال کی زیادتی (۲) دوا مرض (۳) بحکم الٰہی دفع بلا (۴) پلصراط سے کوندتی ہوئی بجلی کی طرح گزر جانیکا وسیلہ (۵) جنت مین بلاحساب وکتاب داخل ہوجانیکا سبب (حضور کا ارشاد بالکل سچ ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ پانچ وقت کی نماز سب عملون سے اور تواضع تمام اخلاق سے افضل ہے بیشک رسول خدا نے سچ فرمایا (دقائق الاخبار)

ومن يطع الله والرسول فاولئك مع الذين انعم الله عليهم مزيد ترغيب فى الطاعة بالوعد عليها بمرافقة اكرم الخلائق واعظمهم قدرا ، من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين ، بيان للذين حال منه او من ضميره قسمهم اربعة اقسام بحسب منازلهم فى العلم والعمل وحث كافة الناس على ان لا يتاخروا عنهم وهم الانبياء الفائزون بكمال العلم والعمل المتجاوزون حد الكمال الى درجة التكميل ثم الصديقون الذين صعدت نفوسهم تارة بمراقى النظر فى الحجج والآيات واخرى بمعارج التصفية والرياضات الى اوج العرفان حتى اطلعوا على الاشياء واخبروا عنها على ما هى عليه ثم الشهداء الذين آدابهم الحرص على الطاعة والجد فى اظهار الحق حتى بذلوا مهجهم فى اعلاء كلمة الله تعالى ثم الصالحون الذين صرفوا اعمارهم فى طاعته واموالهم فى مرضاته وحسن اولئك رفيقا ، فى معنى التعجب ورفيقا نصب على التمييز او الحال ولم يجمع لانه يقال للواحد والجمع كالصديق او لانه اريد وحسن كل واحد منهم رفيقا (قاضى بيضاوى)

وَمَن يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُولَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِينَ اَنعَمَ اللّٰهُ عَلَيهِم الآية یعنے جو شخص خدا اور رسول کی اطاعت کریگا وہ اُن لوگون کے ساتھ رہیگا جنپر خدا کی مہربانی ہے۔ وہ کون۔ نبی اور صدیق اور شہید اور نیک بندے اس مین بہترین خلایق اور عالی درجہ لوگونکی رفاقت ومعیت کا وعدہ دیکر طاعت پر ترغیب دلائی گئی ہے مِنَ النَّبِيِّينَ الآیۃ الذین کا بیان اور اُس سے یا اس کی ضمیر سے حال واقع ہوا ہے اللہ تعالےٰ نے علم وعمل مین اختلاف مدارج کے سبب نیک لوگون کی چار قسمین کردی ہین اور لوگون کو اُبھارا ہے کہ پیچھے رہکر اُنسے الگ نہو جائین (۱) انبیاء جو کمال علم وعمل کے باعث حد کمال سے تجاوز کرکے تکمیل کے درجہ تک پہنچگئے ہین (۲) صدیق جنکے نفس کبھی حجتون اور آیتون پر نظر ڈالنے اور کبھی تصفیہ باطن اور ریاضت کی سیڑہیون پر چڑہنے کے سبب اوج معرفت تک جا پہنچے ہین یہانتک کہ اُن کو تمام اشیاء کی خبر ملگئی اور انہین جون کی تون ہر چیز کی حقیقت بتادیگئی (۳) شہید کہ طاعت پر حرص اور اظہار حق مین کوشش کرنا اُن کا طریق ہوگیا ہے یہانتک کہ اُنھون نے اعلائے کلمۃ اللہ مین اپنی جانین دے ڈالین (۴) نیک بندے جنھون نے اپنی عمرین طاعت مین اور اپنے مال مرضی الٰہی مین صرف کردئیے ہین وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيقًا اور یہ لوگ بڑے اچھے رفیق ہین یہ تعجب کے معنو مین ہی اور رَفِيقًا کا نصب یا تمیز واقع ہونے کی وجہ سے ہی یا حال ہونے کی جمع کا صیغہ اسلئے نہین لایا گیا کہ یہ واحد اور جمع دونو پر بولا جاتا ہے جیسا کہ صدیق یا اس سے یہ مراد ہی کہ ان مین کا ہر شخص سب سے اچھا رفیق ہوگا (قاضی بیضاوی)

روی عن النبی علیه السلام انه قال من صلی علی عشرا اذا اصبح وعشرا اذا امسی امنه الله تعالی من الفزع الاکبر یوم القیامة وکان مع الذین انعم الله علیهم من النبیین والصدیقین (زبدة الواعظین) من النبیین بیان للمنعم علیهم والتعرض لمعیة سائر الانبیاء علیهم الصلوٰة والسلام مع ان الکلام فی بیان حکم طاعة نبینا علیه السلام لجریان ذکرهم فی سبب النزول مع ما فیه من الاشارة الی ان طاعته علیه السلام متضمنة لطاعتهم لاشتمال شریعته علی شرائعهم التی لا تتغیر بتغیر الاعصار (ابو السعود) والصالحین الصارفین اعمارهم فی طاعته واموالهم فی مرضاته ولیس المراد بالمعیة الاتحاد فی الدرجة ولا مطلق الاشتراک فی دخول الجنة بل کونهم فیها بحیث الخ (ابو السعود) عن انس بن مالک رضی الله عنه انه قال ان هذه الاٰیة نزلت فی حق ثوبان مولی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم وکان شدید الحب لرسول الله علیه السلام قلیل الصبر علی مفارقته فاتی النبی علیه السلام یوما وقد تغیر وجهه ونحل جسمه وعرف الحزن فی وجهه فسأله رسول الله علیه السلام عن حاله فقال یا رسول الله ما بی من وجع ولا مرض غیر انی اذا لم ارک استوحشت وحشة شدیدة حتی القاک

رسول خدا سے مروی ہی کہ آپنے فرمایا جو شخص صبح کو مجھپر دس بار درود بھیجتا ہی اور پھر شام کو دس بار درود بھیجتا ہی اللہ تعالی اسکو قیامت کے دن بڑی سخت گھبراہٹ سے محفوظ رکھیگا اور وہ پیغمبرون اور صدیقون اور شہیدون اور نیک بندون کے ساتھ ہوگا (زبدۃ الواعظین) مِنَ النَّبِیّٖنَ انعم اللہ علیہم کا بیان اور تمام انبیاء علیہم السلام کی معیت کی طرف اشارہ ہی حالانکہ بحث نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے متعلق ہی اس کا سبب یہ ہی کہ آیت کی شانِ نزول مین تمام پیغمبرون کا تذکرہ کیا گیا تھا اور ادھر بھی اشارہ ہی کہ حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت گویا تمام پیغمبرون کی اطاعت ہی کیونکہ آپکی شریعت تمام انبیاء کی شریعتون کو اس طرح حاوی ہے کہ زمانہ کے انقلاب سے کبھی متغیر نہوگی (ابو السعود) صالحین وہ لوگ ہین جو طاعت الٰہی مین اپنی عمر اور اسکی رضاجوئی مین اپنا مال صرف کرتے ہین پیغمبرون اور صدیقون کی ہمراہی کا یہ مطلب نہین کہ مطیعون کا گروہ درجہ مین اُن کے برابر یا دخول جنت مین اُنکا شریک ہمسر ہوگا بلکہ جنت جیسے وسیع مکان مین ملکر رہنا مقصود ہے (ابو السعود) انس بن مالک سے روایت ہی کہ آپنے فرمایا یہ آیت پیغمبر علیہ السلام کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان کے حق مین نازل ہوئی ہے ثوبان آپسے ایک طرح کا عشق رکھتے تھے اور آپکی جدائی کو گوارا نکر سکتے تھے ایکدن حضور کی خدمت مین حاضر ہوئے اُنکا چہرہ متغیر بدن نہایت لاغر اور چہرے سے رنج وغم ظاہر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیفیت مزاج پوچھی انہون نے عرض کیا کہ مجھے دکھ بیاری تو کچھ نہین مگر یہ ضرور ہی کہ جب آپکو نہین دیکھتا طبیعت بولا نے لگتی ہی اور تا وقتیکہ زیارت نہو دیوانہ سا ہوجاتا ہون

فذكرت الاٰخرة فخفت ان لا اراك هناك لاني عرفت انك ترفع مع النبيين وان ادخلت الجنة كنت في منزل دون منزلك وان لم ادخل فلا اراك ابدا فكيف يكون فيها حالي فنزلت هذه الاٰية ومن يطع الله والرسول الاٰية (تفسير) عن عائشة رضي الله عنها انها قالت من احب الله تعالى ذكره وثمرته ان يذكره الله في رحمته وغفرانه ويدخله الجنة مع انبيائه واوليائه ويكرمه برؤية جماله ومن احب النبي عليه السلام اكثر من الصلوٰة عليه وثمرته الوصول الى شفاعته وصحبته في الجنة (كذا في الجامع الصغير) عن انس رضي الله عنه عن النبي عليه السلام انه قال من احب سنتي فقد احبني ومن احبني كان معي في الجنة فمن اراد ان ينال رؤية النبي عليه السلام فليحبه حبا شديدا وعلامة الحب الاطاعة في سنته السنية واكثار الصلوٰة عليه لان النبي عليه السلام قال من احب شيئا اكثر من ذكره (رواه في الفردوس) عن عمر بن مرة الجهني رضي الله عنه انه قال جاء رجل من قضاعة الى النبي عليه السلام فقال يا رسول الله ارايت اني ان شهدت ان لا اله الا الله وانك رسول الله وصليت الصلوات الخمس وصمت رمضان وقمت لياليه واديت الزكوٰة فممن انا فقال النبي عليه السلام له من مات على هذا كان مع النبيين والصديقين والشهداء يوم القيامة

اِسمین مجھے آخرت کا دھیان آیا اور یہ خوف ہوا کہ شاید وہان زیارت سے مشرف نہو سکون کیونکہ مین جانتا ہون آپ پیغمبرون کے ہمراہ ہون گے اگر مین جنت مین داخل بھی ہو گیا تو آپ سے الگ خدا جانے کونسے ادنےٰ درجہ مین ہونگا اور اگر جنت نصیب نہوئی تو ابدالآباد تک دیدار سراپا انوار سے محروم رہونگا اسوقت میرا کیا حال ہوگا چنانچہ اُسکی تسکین میں یہ آیت نازل ہوئی وَمَن يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُولَ الاٰیۃ (تفسیر) حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہی کہ جو شخص خدا سے محبت رکھے اسکو چاہیے کہ ذکرالٰہی زیادہ کیا کرے اُسکا ثمرہ یہ ہی کہ خدا اسکو اپنی رحمت ومغفرة کیساتھ یاد کرکے انبیا واولیا کی ہمراہ جنت مین داخل کردیگا اور اپنا جمال پاک دکھاکر اُسکی عزت بڑھائیگا اور جو شخص رسولؐ کو دوست سمجھے اُس سے کہدو کہ بکثرت درود پڑھا کرے اُسکا ثمرہ یہ ہی کہ آپکی شفاعت اور بہشت مین حضور کی معیت نصیب ہوگی (جامع صغیر) انسؓ سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری سنت کا دوست رکھنے والا گویا میرا دوست ہی اور میرا دوست جنت مین میرے ساتھ رہیگا پس جو شخص حضور کی زیارت سے مشرف ہونا چاہتا ہے اُس کو چاہیے کہ آپ سے عشق پیدا کرے آپ کی سنت پر عمل کرنا اور بکثرت درود پڑھنا اس عشق کی علامت ہے کیونکہ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے جو شخص کسیکو چاہتا ہے اُس کا ذکر اکثر کیا کرتا ہے (رواہ فی الفردوس) عمر بن مرة الجہنی سے روایت ہے کہ پیغمبر علیہ السلام کی خدمت مین بنی قضاعہ مین سے ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ یہ بتائیے اگر مین لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہون پانچون وقت کی نماز پڑھون رمضان کے روزے رکھون راتون کو عبادت کرون زکوٰۃ دیتا رہون تو کن لوگون مین شمار کیا جاؤن گا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اسی حالت پر مرجائے گا تو قیامت کے دن پیغمبرون اور صدیقون کے ساتھ ہوگا۔

هكذا ونصب اصبعيه ما لم يعق والديه لان عاق الوالدين بعيد من الرحمن (مشكوٰة الانوار)
عن عائشة رضی الله عنها عن النبی علیه السلام انه قال اذا اراد الله تعالی ان يدخل المومنين الجنة
بعث اليهم ملكا ومعه هدية وكسوة من الجنة فاذا ارادوا الدخول قال لهم الملك قفوا
فان معی هدية من رب العالمين فقالوا ما تلك الهدية فيقول الملك هی عشرة خواتم مكتوب
(فی احدها) سلام عليكم طبتم فادخلوها خالدين (وفی الثانی) ادخلوها بسلام آمنين
(وفی الثالث) اذهبت عنكم الاحزان والهموم (وفی الرابع) البسناكم الحلل (وفی الخامس) وزوجناكم
بحور عين (وفی السادس) انی جزيتهم اليوم بما صبروا انهم هم الفائزون (وفی السابع) صرتم
شبابا لا تهرمون ابدا (وفی الثامن) صرتم آمنين لا تخافون ابدا (وفی التاسع) ورفيقكم
الانبياء والصديقون والشهداء والصالحون (وفی العاشر) كنتم فی جوار الرحمن ذی العرش
الكريم العظيم فيدخلون الجنة فيقولون الحمد لله الذی اذهب عنا الحزن ان ربنا لغفور
شكور (سفينة الابرار) حق عن ابن عباس رضی الله عنه عن النبی علیه السلام انه قال من

پھر آپنے دو انگلیاں ملا کر کھڑی کیں) مگر اسکے ساتھ یہ شرط ہے کہ والدین کا نافرمان نہو کیونکہ ایسا آدمی خدا کی رحمت سے
دور رہتا ہے (مشکوٰۃ الانوار) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو جنت
مین داخل کرنیکا ارادہ کریگا تو ایک طرف ایک فرشتے کو بھیجے گا اُسکے پاس جنت کے ہدیے اور خلعت ہونگی جب لوگ جنت
مین داخل ہونا چاہینگے تو وہ آواز سے کہیگا ابھی ذرا ٹھہر جاؤ مین خدا کی طرف سے ہدیے لایا ہون وہ کہینگے کیا۔ فرشتہ
جواب دیگا کہ دس انگوٹھیاں ایک مین نقش ہے سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِيْنَ (تم پر سلام کہ تم اچھی حالتمین اب جنت مین
ہمیشہ ہمیشہ کیلئے داخل ہو جاؤ) دوسری مین اُدْخُلُوْهَا بِسَلَامٍ آمِنِيْنَ (جنت مین سلامتی کیساتھ امن سے داخل ہو جاؤ)
تیسری مین اذهبت عنكم الاحزان والهموم (ہمنے تمہارے سب رنج وغم دفع کر دیے) چوتھی مین اَلْبَسْنَاكُمُ الْحُلَلَ (ہمنے
تمہین جنت کے حُلّے پہنا دیے) پانچوین مین وَزَوَّجْنَاكُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ (بڑی بڑی آنکھون والی حورونسے ہمنے تمہارے نکاح کر دیے)
چھٹی مین اِنِّیْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْا اَنَّهُمْ هُمُ الْفَائِزُوْنَ (ہمنے آج انکو انکی صبر کی یہ جزا دی کہ وہ اپنی مراد کو پہنچگئے)
ساتوین مین صرتم شبابا لا تهرمون ابدا (تم ایسے نوجوان بنگئے ہو کہ اب کبھی بوڑھے نہو گے) آٹھوین مین صرتم
آمنين لا تخافون ابدا (تم امن مین آگئے ہو اب کبھی کسی بات کا خوف نہو گا) نوین مین رفيقكم الانبياء
والصديقون والشهداء والصالحون (پیغمبر اور صدیق اور شہید اور نیک بندے تمہارے رفیق ہین) دسوین مین
كنتم فی جوار الرحمن ذی العرش الكريم (تم اُس خدائے مہربان کی ہمسائگی مین ہو جو بہت بڑے اور بزرگ
عرش کا مالک ہے) اس کے بعد لوگ جنت مین داخل ہو کر یہ کہین گے الحمد لله الذی اذهب عنا الحزن
الآية (سب تعریف اُس خدا کے لیئے ہے جس نے ہمسے رنج وغم کو دفع کر دیا۔ بیشک ہمارا پروردگار بخشدینے والا اور
قدردان ہے (سفينة الابرار) ابن عباس سے روایت ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا جو شخص میری امت سے

تمسك بسنتی عند فساد امتی فله اجر مائة شهید (ت) عن زید بن طلحة عن ابیه عن جده عن النبی علیه السلام انه قال ان الدین بدأ غریبا وسیرجع غریبا فطوبی للغرباء الذین یصلحون ما افسد الناس من بعدی من سنتی (الطریقة المحمدیة) قال مقاتل عشرة من الحیوانات یدخلون الجنة عجل ابراهیم وکبش اسمعیل وناقة صالح وحوت یونس وبقرة موسی وحمار عزیر ونملة سلیمان وهدهد بلقیس وکلب اصحاب الکهف وناقة محمد علیهم السلام فکلهم یصیرون علی صورة الکبش ثم یقضی بین العباد فلا یبقی یومئذ ملك ولا نبی مرسل ولا شهید الا ظن ان لا ینجی لما یری من شدة العذاب والحساب الا من عصمه الله (مشکوة الانوار) عن الحسن البصری رحمة الله علیه انه قال رایت بهرام المجوسی یوما من الایام ینبش المقابر ویاخذ رؤس الموتی ویطعن بالعصا فی ثقب الاذن فان نفذت عصاه من ثقب الاذن الی الثقب الاخر رمی ذلك الراس وان لم تنفذ رماه ایضا وان قرت موضع الدماغ قبله ودفنه فسالته عن ذلك فقال اما الذی تنفذ فیه العصا من الاذن الی الاذن الاخری فهو الذی سمع النصیحة والقول الحق فدخلا فی اذن وخرجا من الاذن الاخری ولم یقرهما فی الدماغ ولم یاخذ بهما

بگاڑ کے وقت میرے طریقہ کو تھام لیگا اُسے سو شہید و نکا ثواب ملیگا (ت) زید بن طلحہ اپنے باپ سے اور یہ اُن کے دادا سے روایت کرتے ہین کہ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین کہ دین ابتدا مین بھی غریب تھا انتہا مین بھی غریب ہوجائیگا اُن غریبونکو مبارکباد جو میری اس سنت کی اصلاح کرین گے جسمین لوگون نے بگاڑ ڈال رکھا ہوگا (الطریقۃ المحمدیۃ) مقاتل کا قول ہے کہ آدمیونسے قطع نظر کرکے دس جانور بھی جنت مین داخل ہونگے (۱) حضرۃ ابراہیم کا بچھڑا (۲) حضرۃ اسمعیل کا دنبا (۳) حضرۃ صالح کی اونٹنی (۴) حضرۃ یونس کی مچھلی (۵) حضرت موسی کی گائے (۶) حضرۃ عزیر کا گدھا (۷) حضرۃ سلیمانکی چیونٹی (۸) بلقیس کا ہدہد (۹) اصحاب کہف کا کُتا (۱۰) حضرۃ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ناقہ یا براق یہ سب کے سب دُنبے کی شکل ہوجائین گے پھر بندون کے قضیے فیصل کیئے جائین گے اس وقت ہر شخص کو (خواہ بادشاہ ہو یا پیغمبر یا شہید) یہی گمان ہوگا کہ اب نجات نہین کیونکہ عذاب اور حساب کی شدۃ آنکھون سے نظر آئیگی ہان جس کو خدا ہر بلا سے محفوظ رکھیگا وہ بچا رہیگا (مشکوۃ الانوار) حسن بصری فرماتے ہین مین نے ایک وقت بہرام عجمی کو دیکھا کہ قبرین اُکھاڑتا ہے اور مُردون کے سر پکڑ پکڑ کے کان کے سوراخ مین لکڑی چبھوتا جاتا ہے اگر لکڑی اس کان مین داخل ہوکر دوسرے کان سے نکل جاتی ہے تو اس سر کو باہر پھینکدیتا ہے اور اگر بالکل ہی نہین جاتی تو بھی بلا دفنائے چھوڑ دیتا ہے اور اگر لکڑی دماغ تک پہنچکر ٹھیر جاتی ہے تو اس سر کو چومتا اور دفن کردیتا ہے مین نے اُس سے اس کا سبب پوچھا جواب دیا کہ جس کے کان مین لکڑی ادھر سے اُدھر وار پار ہوجاتی ہے وہ میرے گمان مین ایسا شخص تھا کہ جس نے نصیحت اور حق بات کو اس کان سنا اور اس کان اُڑا دیا اُسنے حق بات کو اپنے دماغ مین جگہ نہ دی اور نصیحت پر عمل نکیا

ؔ قولہ ناقۃ محمد لعلہ براق محمد صلی اللہ علیہ وسلم ولینظر لہ ۱۲

واما الذی لا تنفذ فیہا اصلا فہو الذین لم یسمعہا لتشغلہ بمراد نفسہ وشہواتہا فلا خیر فیہ واما الذی قرت العصا فی دماغہ فہو الذی اخذ النصیحۃ والقول الحق وثبتا فی دماغہ فہو المقبل عند اللہ فاقبلہ وادفنہ (حیاۃ القلوب) روی احمد والبخاری ومسلم والترمذی وابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ کما فی جامع الصغیر قال علیہ السلام قال اللہ تعالی اعددت ای ہیأت فیہ دلیل علی ان الجنۃ مخلوقۃ الآن کذا قالہ المناوی لعبادی الصالحین ای القائمین بما وجب علیہم من حق الحق والخلق ما لا عین رأت ای ما لا رأت العیون کلہا فان العین فی سیاق النفی تفید الاستغراق ومثلہ قولہ ولا اذن سمعت بتنوین عین واذن وروی بفتحہما ولا خطر علی قلب بشر معناہ ان اللہ تعالی ادخر فی الجنۃ من النعیم والخیرات واللذات ما لم یطلع علیہ احد من الخلق بطریق من الطرق کذا ذکرہ المناوی اعلم ان للعبد ثلاثۃ امور ہی اصناف حسناتہ احدہا عمل قلبہ وہو التصدیق وہو لا یری ولا یسمع بل یعلم وعمل لسانہ وہو یسمع وعمل اعضائہ وہو یری فاذا اتی العبد بہذہ الاشیاء عملا صالحا یجعل اللہ لمسموعہ ما لا اذن سمعت

اور جس کے کان مین لکڑی داخل ہی نہین ہوتی اُسنے اپنے نفس کے ارادون اور بیجا خواہشون مین مصروف ہوکر گویا حق اور نصیحت کو سنا ہی نہین اسلیے اُن مین کوئی بھلائی معلوم نہین ہوتی اور جس کے دماغ تک لکڑی پہنچکر ٹھہر جاتی ہے اُس نے گویا نصیحت اور قول حق کو سنا اور دماغ مین اُتار لیا ایسا شخص عند اللہ مقبول ہے مین اُسے بوسہ دیکر دفن کر دیتا ہون (حیاۃ القلوب) احمد بخاری مسلم ترمذی ابن ماجہ نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے نیز جامع صغیر مین ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا اللہ تعالی کا ارشاد ہے اعددت لعبادی الصالحین ما لا عینٌ رأت ولا اذنٌ سمعت ولا خطر علی قلب بشر یعنے مین نے اپنے اُن نیک بندون کے لیے جو حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرتے رہتے تھے ایسی چیز تیار کر رکھی ہے جو نہ کسی دیکھنے والے نے دیکھی نہ سننے والے نے سنی اور نہ کسی بشر کے دل پر اُس کا خطرہ گزرا اس سے معلوم ہوا کہ جنت پیدا ہو چکی ہے اور یہی قول مناوی کا ہے لفظ عین اور اُذن سیاق نفی مین واقع ہونے کے سبب مفید استغراق ہے اور بعض نے عینٌ اور اذنٌ بالتنوین کو بالفتح روایت کیا ہے مطلب حدیث یہ ہے کہ اللہ تعالے نے نیک بندون کے لئے جنت مین ایسی نرالی نعمتین اور لذتین تیار کر رکھی ہین کہ بشر کسی طریقے سے اُن پر مطلع نہین ہو سکتا (کذا ذکرہ المنادی) واضح رہے کہ بندہ کے لئے تین باتین اقسام حسنات مین سے ہین (۱) دل کا فعل مثلاً تصدیق کہ اُسے نہ آنکھین دیکھ سکتی ہین نہ کان سُن سکتے ہین (۲) زبان کا فعل جسے کان سُن سکتے ہین (۳) ہات پانو کا فعل یہ آنکھو نسے نظر آسکتا ہے بس جبکہ بندہ اِن تینون چیزون سے نیک عمل کریگا تو اللہ تعالی اُسکے زبانی عمل کے صلے مین ایسی شے عنایت کریگا جو کسی نے کان سے نہین سنی اور ہات پانون کی نیکیون کے بدلے وہ چیز عطا کرے

ولا ثیه مالا عین رات ولعل قلبه مالا خطر علی قلب بشر فعلی العبد ان یواظب علی الطاعات لان الله لا ینقص شیئا من اجور الحسنات بل یعطی الجنة والدرجات (سنانیة) روی عن حاتم الزاهدی انه قال من ادعی حب مولاه من غیر ورع فهو کذاب ومن ادعی دخول الجنة من غیر انفاق مال فهو کذاب ومن ادعی حب النبی علیه السلام من غیر اتباع السنة فهو کذاب ومن ادعی حب الدرجات من غیر صحبة مع الفقراء والمساکین فهو کذاب (تنبیه الغافلین) وعن سعید المجنون انه کان یکتب فی کفه الله فقال له السری السقطی ما تصنع یا مجنون فقال انا احب الله تعالی وقد کتبت اسمه بی فی قلبی حتی لا یسکنه غیره وکتبته علی لسانی حتی لا یذکر غیره والان کتبته علی کفی حتی انظر الیه بعینی فیکون نظری مشغولا به (مشکوة الانوار) حکی ان سمنون تزوج بامرأة فی آخر عمره فولدت بنتا فلما بلغت ثلاث سنین وجد فی قلبه تعلقا بها فرای فی منامه کان القیامة قد قامت ونصبت علائم کل نبی وولی ووراءهم علما رفیعا نوره قد سد الافق فسأل عنه فقالوا هو علم المحبین الخالصین فرای سمنون نفسه بینهم فجاء واحد من الملائکة فاخرجه من بینهم

جو کسی نے آنکھ سے نہین دیکھی اور قلبی اعمال کی جزا وہ شے ہوگی جس کا خطرہ کسی بشر کے دل پر نہین گزرا اسلئے بندہ پر واجب ہے کہ ہمیشہ طاعات مین مصروف رہے کیونکہ اللہ تعالی نیکیون کی مزدوری کاٹتا نہین بلکہ جنت اور بلند مرتبے عطا فرماتا ہے (سنانیہ) حاتم زاہدی کا قول ہے کہ جو شخص بلا پرہیزگاری محبت الٰہی کا دعوے کرے وہ جھوٹا اور جو خدا کی راہ مین بغیر مال خرچ کیئے جنت کا مدعی ہو وہ جھوٹا اور جو بلا اتباع سنت پیغمبر علیہ السلام کی دوستی کا دم بھرے وہ جھوٹا اور جو فقیرون مسکینون کی صحبت مین بیٹھے بغیر بلند مرتبے چاہے وہ جھوٹا (تنبیہ الغافلین) روایت ہے کہ سعید مجنون نے اپنی ہتیلی مین اللہ لکھ رکھا تھا ایک دن حضرت سری سقطی نے پوچھا کہ میان سعید مجنون تم نے یہ کیا لکھ رکھا ہے جواب دیا کہ مین خدا سے محبت رکھتا ہون مین نے اُس کا نام دل پر لکھ رکھا ہے تاکہ غیر کی گنجایش ہی نہ رہے زبان پر لکھ رکھا ہے تاکہ اُس کے سوا کوئی یاد ہی نہ آئے اب ہتیلی پر لکھ لیا ہے تاکہ اپنی آنکھون سے دیکھتا رہون اور میری نظر اسمین مصروف رہے (مشکوة الانوار) **حکایت** سمنون نے بڑھاپے مین نکاح کیا ایک لڑکی پیدا ہوئی اور جب وہ تین برس کی ہوگئی تو باپ کے دل مین محبت سی آنے لگی ایک رات خواب مین دیکھا کہ قیامت قائم ہے اور ہر ایک نبی وولی کے لیے اونچے اونچے نورانی جھنڈے نصب کیے گئے ہین انھون نے کیفیت پوچھی جواب ملا کہ یہ خدا کے خالص دوستون کا جھنڈا ہے سمنون کہتے ہین کہ مین نے اپنے آپکو ان ہی خالص دوستون مین دیکھا اتنے مین ایک فرشتہ نے مجھے ان جماعت سے الگ کر دیا مینے کہا کہ یہان محبان الٰہی کے جھنڈے گڑے ہوئے ہین اور مین ان ہی مین داخل ہون مجھے کیون نکالا جاتا ہے

فقال سمنون انا محب لله تعالی وهذا علم المحبین فلم تخرجنی فقال ثم انت من المحبین لله تعالی فلما احلت محبتك لولدك فی قلبك محونا اسمك من المحبین لله تعالی فبکی سمنون وتضرع فی نومه فقال الٰهی ان کان الولد مانعا عنك فارفعه عنی حتی اقرب الیك بلطفك وکرمك فسمع صائحا یقول واویلاه فانتبه فقال ماهذه الصیحة قالوا ان بنتك سقطت من السطح فماتت فقال الحمد لله الذی اذهب المانع عنی (مشکوة الانوار) وعن ذی النون المصری انه قال رایت رجلا فی الهواء جالسا متربعا وهو یقول الله فقلت من انت قال انا عبد من عباد الله فقلت بم وجدت هذه الکرامة قال ترکت هوای لهواه فاجلسنی الله تعالی علی الهواء وکذا روی عن سمنون المجنون انه کان مشهورا بمحبة مولاه وکانوا یسمونه سمنون المجنون وسماه الخواص سمنون المحب وهو یسمی نفسه سمنون الکذاب فارتقی یوما علی المنبر لیعظ الناس فلم یلتفتوا الی قوله فترك الناس والتفت الی قنادیل المسجد فقال اسمعوا انتم یا قنادیل خبرا عجیبا عن لسان سمنون فرأوا ان القنادیل قد دخلوا فی الرقص وتقطعوا وتساقطوا لتاثیر کلام المجنون (کذا فی زبدة الواعظین) فالحاصل ان الاطاعة لله تعالی ولرسوله سبب لمرافقة النبیین والاولیاء والصالحین عن ابن مسعود رضی الله تعالی عنه انه قال جاء رجل الی النبی علیه السلام فقال یارسول الله کیف تقول فی رجل

اس نے کہا ہاں تم خدا کے دوستوں میں ضرور شامل تھے لیکن جب سے بچے کی محبت دل میں آگئی ہے تمھارا نام محبان الٰہی کے دفتر سے کاٹ دیا گیا ہے سمنون یہ دیکھکر نہایت عاجزی کے ساتھ خواب ہی میں رونے اور یہ کہا کہ الٰہی اگر بچہ تیری محبت سے روکتا ہے تو اُسے اٹھالے تاکہ میں تیرے لطف و کرم سے تیرا مقرب بندہ بنجاؤں اتنے میں رونے پیٹنے کی آواز سنکر اُنکی آنکھ کھل گئی اور اس کا سبب پوچھا لوگوں نے کہا کہ آپکی لڑکی کوٹھے سے گر کر مرگئی فرمایا الحمد للہ اُس نے ایسی چیز کو جو مانع تقرب تھی مجھسے دور کردیا (مشکوۃ الانوار) ذو النون مصری کہتے ہیں میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ زمین سے اُڑا اور اُدھر میں پہنچکر چار زانوں ہو کے بیٹھ گیا میں نے پوچھا کہ تو کون ہے اُس نے کہا خدا کا ادنے بندہ میں نے عرض کیا کہ تمہیں یہ کرامت کیونکر حاصل ہوئی اُسنے کہا میں نے خدا کی محبت میں اپنی ہوا وہوس کو چھوڑ دیا تھا خدا نے مجھے اُدھر ہوا پر بٹھا دیا اسی طرح یہ روایت ہے کہ سمنون مشہور عاشق الٰہی تھے ان کو عام لوگ سمنون المجنون اور خواص سمنون المحب اور یہ خود اپنے آپ کو سمنون الکذاب کہا کرتے تھے ایک دن لوگوں کو وعظ سنانے کے لئے ممبر پر چڑھے مگر سامعین متوجہ نہوئے اُنہوں نے سب کو چھوڑ کر مسجد کی قندیلوں کو مخاطب بنایا اور یہ کہا کہ اے قندیلو سمنون کی زبان سے ایک عجیب بات سنلو یہ اتنا ہی کہنے پائے تھے کہ لوگوں نے دیکھا سمنون کے کلام کی تاثیر سے تمام قندیلیں وجد کرنے لگیں اور ٹوٹ پھوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہوکے گر پڑیں (زبدۃ الواعظین) حاصل کلام یہ ہے کہ خدا اور رسول کی اطاعت انبیا و اولیا و صالحین کی رفاقت و معیت کا ذریعہ ہے۔ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے پیغمبر خدا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ اس آدمی کے

احب قوما ایلحق بهم قال علیه السلام المرء مع من احب (كذا فی المصابیح) فمن احب الله تعالی اکثر ذکره فثمرته ان یذکره الله تعالی برحمته وغفرانه ویدخله الجنة مع انبیائه واولیائه ویکرمه برؤیة جماله ومن احب النبی صلی الله تعالی علیه وسلم اکثر الصلوة علیه فثمرته الوصول الی شفاعته وصحبته فی الجنة (سنانیه)

سورة بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ النساء

(واذا حییتم بتحیة فحیوا باحسن منها او ردوها) الجمهور علی انه فی السلام ویدل علی وجوب الجواب اما باحسن منه وهو ان یزید علیه ورحمة الله فان قاله المسلم زاد وبرکاته وهی النهایة واما برد مثله ما روی ان رجلا قال لرسول الله علیه السلام السلام علیك فقال وعلیك السلام ورحمة الله وبرکاته وقال اخر السلام علیك ورحمة الله وبرکاته فقال علیه الصلوة والسلام وعلیك فقال الرجل نقصتنی فاین ما قال الله تعالی وتلا الایة فقال علیه السلام انك لم تترك فضلا فرددت علیك مثله وذلك لاستجماعه اقسام المطالب السلامة من المفاسد وحصول المنافع

بارہ مین کیا فرماتے ہین جو کسی قوم کو دوست رکھتا ہو کیا وہ اُسی کے ہمراہ رہیگا آپنے جواب مین ارشاد فرمایا کہ آدمی کا حشر اُسی کے ساتھ ہوگا جسے وہ دوست رکھے (کذا فی المصابیح) نتیجہ یہ ہے کہ جو اللہ کو دوست رکھے وہ ذکر آلہی زیادہ کیا کرے اسکا ثمرہ یہ ہے کہ خدا اسکو اپنی رحمت اور مغفرت کے ساتھ یاد کرے گا اور انبیا و اولیا کے ہمراہ جنت مین داخل کردیگا اور اپنا جمال پاک دکھا کر اس کی عزت بڑہائیگا اور جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست رکھے وہ بکثرت درود پڑہا کرے اسکا نتیجہ یہ ہے کہ آپکی شفاعت اور جنت مین ہمراہی نصیب ہوگی (سنانیہ)

سورہ بسم اللہ الرحمن الرحیم نساء

وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ الآیۃ (یعنے جب کوئی کسی طرح کی دعا دے تو تم اس سے اچھی دعا دو یا اسی کو پلٹ دو) جمہور کا قول ہے کہ یہ آیت سلام کے بارہ مین ہے اور اسپر دلالت کرتی ہے کہ سلام کا جواب دینا واجب ہے اچھا جواب یہ ہے کہ وعلیکم السلام پر ورحمة اللہ زیادہ کرے اور اگر سلام کرنے والا ورحمة اللہ بھی کہے تو جواب دینے والا اسپر وبرکاتہ بڑہانے اور یہ انتہائی جواب ہے اور مطلق جواب یہ ہے کہ حضرت وعلیکم السلام کہدے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول خدا کی خدمت مین حاضر ہو کر کہا السلام علیك آپنے فرمایا وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ پھر دوسرے شخص نے کہا السلام علیك ورحمة اللہ وبرکاتہ آپنے فرمایا وعلیك اس نے عرض کیا کہ اللہ تعالی کا تو یہ ارشاد ہے وَاِذَا حُیِّیْتُمْ بِتَحِیَّةٍ الآیۃ پھر آپنے مجھے مختصر سے لفظ مین جواب کیون دیا رسول خدا نے فرمایا کہ تو نے کوئی فضیلت باقی نہین چھوڑی تھی اسلیئے مینے وعلیك کہکر گویا اُنہی الفاظ کو پلٹ دیا ہے سلام کی فضیلت اسلیے ہے کہ یہ مفاسد سے سلامتی اور حصول منافع

وثباتها ومنه قيل أو للترديد بين ان يحيى المسلم ببعض التحية وبين ان يحيى بتمامها
وهذا الوجوب على الكفاية وحيث السلام مشروع فلا يرد في الخطبة وقرأة القرآن وفي
الحمام وعند قضاء الحاجة ونحوها ان الله كان على كل شئ حسيبا يحاسبكم على التحية
وغيرها (قاضي) روى عن سعيد عن النبي عليه السلام انه قال لا يجلس قوم مجلسا
لا يصلون على الا كان عليهم حسرة وان دخلوا الجنة لما يرون من الثواب (شفاء شريف)
وعن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه عن النبي عليه السلام انه قال السلام اسم من
اسماء الله فافشوه بينكم وفي رواية اذا سلم المسلم على المسلم فرد عليه صلت عليه
الملائكة سبعين مرة فان لم يرد عليه رد عليه من هو معصوم ثم يلعنونه سبعين مرة وكان
ابو مسلم الخولاني رحمة الله عليه يمر على قوم فلا يسلم عليهم ويقول لا يمنعني من السلام
عليهم الا اني اخشى ان لا يردوا علي فتلعنهم الملائكة (من بحر العلوم) وذكر في بستان العارفين
اذا مررتم بقوم فسلموا عليهم فاذا سلمتم عليهم وجب عليهم الرد وقال يسلم الماشي
على القاعد والصغير على الكبير والراكب على الماشي وراكب الفرس على راكب الحمار

اور ثبات فوائد وغیرہ بہت سے مفید مطالب کا جامع کلمہ ہے آیۃ میں لفظ اَوْ سبّا کی تردید کیلئے ہے کہ
مسلمان جواب میں خواہ تحیہ کے بعض لفظ کہے خواہ پورا تحیہ ادا کرے جواب سلام کا وجوب بطریق کفایہ ہے اور
اُسی موقع پر واجب ہوتا ہی جہاں سلام مشروع ہو اسلیئے خطبہ اور قرآۃ قرآن کی حالتمین اور حمام مین اور قضائے
حاجۃ وغیرہ کے وقت جواب نہ دینا چاہیے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا یعنے اللہ تعالی ہر شئے کا حساب
لینے والا ہے وہ تمسے تحیہ وغیرہ کی بابت محاسبہ کریگا (بیضاوی) سعیدؓ نبی علیہ السلام سے روایت کرتے ہین
کہ جو قوم مجلس بناکر بیٹھے اور مجھپر درود نہ بھیجے قیامت کے دن اُسپر حسرت چھائی ہوئی ہوگی خواہ وہ جنتی ہی کیوں
نہو کیونکہ وہ درود بھیجنے والونکو بہت بڑا ثواب ملتا دیکھین گے (شفا شریف) عبد اللہ بن مسعودؓ پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا سلام اللہ کے نامون مین سے ایک نام ہے اِسکو آپسمین رواج
دو۔ ایک روایت مین ہے کہ جب مسلمان مسلمان سے سلام علیک کرتا ہے اور یہ اُسکا جواب دیدیتا ہی تو اس
جواب دینے والے پر فرشتے ستر مرتبہ رحمت بھیجتے ہین اور اگر یہ جواب نہین دیتا تو کراماً کاتبین دے لیتے ہین
اور اسپر ستر مرتبہ لعنت بھیجتے ہین ابو مسلم خولانی کسی محفل مین جاکر سلام نہین کیا کرتے تھے اُنکا قول تھا
کہ مجھے سلام کرنے سے صرف اسی کا خوف مانع آجاتا ہے کہ کہین ایسا نہو لوگ میرے سلام کا جواب
نہ دین اور فرشتے اُنپر لعنت بھیجتے رہین (بحر العلوم) بستان العارفین مین مذکور ہے کہ لوگو جب تم کسی قوم پر
گزرا کرو تو سلام کیا کرو تمنے جہان سلام کیا اُنپر جواب واجب ہوگیا اور یہ بھی ہے کہ چلنے والا بیٹھے ہوئے سے
چھوٹا بڑے سے سوار پیدل سے گھوڑے کا سوار گدھے کے سوار سے پہلے سلام کرے

ویسلم الذی یاتیك من خلفك ویسمع الرد جوابہ لانہ اذا لم یسمع لم یکن جوابا ویسلم علی اهل بیتہ حین یدخلہ فان دخل بیتا لیس فیہ احد فلیقل السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین فان الملائکۃ یردون سلامہ فتحصل تلك البرکۃ ازید واتم واختلف العلماء فی التسلیم علی الصبیان فقال بعضهم یسلم علیہم وقال بعضهم لا یسلم علیہم وقال بعضهم التسلیم افضل من ترکہ وبہ ناخذ وفی (زبدۃ المسائل) ان قال رجل السلام علیك یا زید فرد علیہ عمرو لا یسقط عن زید وفی روضۃ العلماء اذا استقبل واحد لواحد اختلف الفقهاء قال بعضهم یسلم الذی جاء من المصر علی الذی جاء من القریۃ لانہ جاء من الامان فیسلم علی الذی جاء من القریۃ لیکون اخبارا عن سلامۃ حال المصر وقال بعضهم یسلم الذی جاء من القریۃ علی الذی جاء من المصر لان الذی من جاء من المصر جاء من افضل المواضع وکفی ھذا هادیا ان کنت من القانع وانشر بین الناس ضیاء لطالع وکن مخوف العلماء بالسیف اللامع (شرح) وقال علیہ السلام من صلی علی فی کتاب لم تزل الملائکۃ یستغفرون لہ مادام اسمی فی ذلك الکتاب قیل ان الابتداء بالسلام قبل الکلام او الحاجۃ سنۃ مستحبۃ لیس بواجب

اور جو پس پشت سے آئے اُسے پہلے سلام کرنا چاہیے جواب دینے والے پر واجب ہی کہ ذرا آواز سے جواب دے کیونکہ اگر سلام کرنے والے تک آواز نہ گئی تو یہ جواب فی الواقع جواب نہوگا اور گھر مین داخل ہونے کے وقت گھر والون کو سلام کرے لیکن اگر اس گھر مین کوئی نہو تو یہ کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ملائکہ اس سلام کا جواب دیتے ہین اور اس سے بہت بڑی برکت حاصل ہوتی ہے لڑکون سے سلام کرنے مین علماء کا اختلاف ہی بعض کہتے ہین کرے بعض کہتے ہین نکرے اور بعض کا قول ہے کہ نکرنے سے کرنا اچھا ہے ہمارا عمل اسی پر ہے زبدۃ المسائل مین ہے اگر کسی نے یہ کہا کہ اے زید سلام علیک اسکے جواب مین عمرو نے کہا وعلیک السلام تو زید کے ذمہ سے جواب ساقط نہوگا روضۃ العلماء مین لکھا ہے کہ اگر کوئی کسیکا استقبال کرے تو ابتدائے سلام کدھر سے ہو۔ اسمین فقہاء کا اختلاف ہی بعض کا قول ہی کہ شہر سے آنے والا گانو کے آنے والے سے سلام کرے کیونکہ شہر والا امن کی جگہ سے آیا ہے اسلیے اُسکا گانو والے کو سلام کرنا گویا شہر والون کے حال کی سلامتی سے آگاہی دینی ہی اور بعض کا قول ہے کہ گانو والا سلام کرے کیونکہ شہر والا افضیات کی جگہ سے آیا ہے۔ شہر بہ نسبت گانو کے بہتر ہوتا ہے۔ اور اگر تو قانع ہے تو ہدایت کے لئے اسیقدر بیان کافی ہے۔ دیکھنے والے کے لیے جہان مین روشنی پھیلا اور علماء کی چمکتی ہوئی تلوار سے ڈرتا رہ (شرح) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو شخص میرے نام کے بعد صلی اللہ علیہ وسلم لکھدیتا ہے تو جبتک یہ تحریر باقی رہتی ہی فرشتے اسپر رحمت بھیجتے رہتے ہین علماء کا قول ہے کہ کلام یا اظہار مدعا سے پہلے سلام کرنا سنت یا مستحب ہے واجب نہین

واستماعه مستحب بل واجب على الصحيح وهو سنة على الكفاية ورده فرض كفاية فان كانوا جماعة فسلم واحد منهم كفى عن جميعهم وسلام كلهم افضل واكمل وكذا رده واجب بحيث لو لم يسمع لا يسقط عنه هذا الفرض حتى قيل لو كان المسلم عليه اصم يجب على الراد ان يحرك شفتيه ويريه بحيث لو لم يكن اصم لسمعه انتهى وقيل اذا قال الرجل السلام عليك بالافراد فقل وعليكم السلام بالجمع لان المؤمن لا يكون وحده بل معه الملك فلا ينبغي ان يقول المسلم عليك بالافراد لانه اذا قال ذلك فقد حرم الملائكة وحرم نفسه من جواب الملائكة وان كانوا مستغنين عن تسليمنا فلست بمستغن عن جوابهم بالرحمة واما صفة الرد فالافضل ان يقول وعليكم السلام بالواو فلو حذفها جاز وكان تاركا للافضل ومن اراد ان يسلم ان شاء يسلم بالتعريف وان شاء بالتنكير واما في سلام الصلوة فالتعريف ويشترط ان يكون الرد على الفور فان اخره ثم رده لم يعد جوابا وكان آثما بترك الرد لان في تركه اهانة للمسلم ولو اتى سلام من غائب مع رسوله او في ورقة وجب الرد على الفور والسلام على اهل البدعة والكفر واللعب وفي اختلف العلماء في رد السلام على الكفار وابتدائهم به فمذهبنا تحريم ابتدائهم ووجوب رده عليهم بان يقول عليك بلا واو وعليك مثله فقد ورد

مگر سلام کا سننا مستحب بلکہ صحیح مذہب کے مطابق واجب یا سنت علی الکفایہ اور جواب دینا فرض علی الکفایہ ہے اگر ایک جماعۃ میں سے صرف ایک شخص نے سلام کیا تو سب کی طرف سے کافی ہوگا اگرچہ افضل اور اولی یہ ہے کہ ساری جماعۃ سلام کرے اور اسی طرح جواب دینا واجب ہے اور یہ وجوب سلام کے نہ سننے سے بھی ساقط نہیں ہوتا یہانتک کہ اگر کسی نے بہرے آدمی کو سلام کیا تو اُسپر واجب ہی کہ اپنے ہونٹ ہلا کر سلام کرنے والے کو جتا دے کہ اگر میں بہرا نہوتا تو سنکر جواب دیتا (انتہے) علماء کا قول ہی کہ اگر کوئی السلام علیك (ضمیر واحد کے ساتھ) کہے تو تم وعلیکم السلام (ضمیر جمع کے ساتھ) جواب دو کیونکہ مسلمان تنہا نہیں ہوتا بلکہ اُس کے ساتھ فرشتے ہوتے ہین تو مسلمانکو السلام علیك (ضمیر واحد کے ساتھ) کہنا لائق نہیں اسلیے کہ جسنے ضمیر واحد کے ساتھ کہا اُس نے فرشتون کو سلام سے اور اپنے نفس کو فرشتون کے جواب سے محروم رکھا یہ مانا کہ فرشتے ہمارے سلام سے بے پرواہ ہین مگر ہم تو اُن کے جواب رحمت سے بے پروا نہیں ہوسکتے جواب دیتے وقت افضل یہی کہ وعلیکم السلام (بالواو) کہے اگرچہ حذف بھی جائز ہے لیکن ترک اولی ہے سلام کرنے والے کو اختیار ہے خواہ السلام علیکم (معرفہ کے ساتھ) کہے یا سلام علیکم (نکرہ کے ساتھ) لیکن نماز کے سلام مین معرفہ شرط ہے سلام کا جواب فی الفور دینا چاہیے اور اگر ذرا تاخیر کردیا تو یہ جواب جواب نہوگا اور یہ شخص گنہگار ہوجائے گا کیونکہ سلام کا جواب نہ دینا مسلمان کی اہانت ہی اور اگر خط مین یا قاصد کی زبانی کسی غائب کا سلام آیا تو فوراً جواب دینا واجب ہی اور بدعتیون کافرون کھیل مین مشغول ہونے والون سے سلام نہ کرے کافرون کے سلام کا جواب دینے اور انہیں ابتداء سلام کرنے مین علما کا اختلاف ہے ہمارے مذہب شافعیہ مین سلام کرنا حرام اور اُن کے سلام کا جواب دینا واجب ہی جواب صرف علیک بلا واؤ کہے اگرچہ وعلیک بھی جائز ہے

دلیلنا فی عدم الابتداء قوله علیه السلام لا تبتدؤا الیهود والنصاری بالسلام واذا لقیتم احدهم فی الطریق فاضطروه الی مضیقه لان الابتداء بالسلام اعزاز لهم ولا یجوز الاعزاز للکفار وعن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه انه قال قال علیه السلام لا تدخلون الجنة حتی تؤمنوا ایمانا کاملا ولا تؤمنون حتی تحابوا الا ادلکم علی شیٔ اذا فعلتموه تحاببتم افشوا السلام بینکم رواه مسلم وابو داؤد وفیه الحث العظیم علی افشاء السلام وبذله للمسلمین کلهم من عرفت ومن لم تعرف انتهی قال فی التاتارخانیة ویکره تحریما عند قرأة القرآن جهرا لکن یرد جوابه لکونه قادرا علی تحصیل فضیلتی القرآن ورد السلام وعلی مستمع القرآن وکذلک عند مذاکرة العلم ولا یسلم علی احد ممن ذکروا العلماء ان سلم یأثم وکذا عند الاذان والاقامة والصحیح انه لا یرد السلام ایضا فی هذه المواضع وان کان بالاخفاء انتهی وروی عن انس بن مالک رضی الله تعالی عنه انه قال خدمت رسول الله عشر سنین فلم یقل لی لشیٔ فعلته لم فعلته ولا لشیٔ لم افعله لم تفعله وقال یا انس انی اوصیک بوصیة فاحفظها اکثر الصلوٰة فی اللیل تحبک الحفظة واذا دخلت علی اهلک فسلم علیهم یزد الله فی برکاتک واذا استطعت ان لا تأوی الی فراشک الا علی طهارة فافعل فانک ان

کفار کو ابتدائے سلام نکرنیکے متعلق ہماری دلیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول ہی کہ یہود ونصاریٰ سے ابتدائے سلام نہ کیا کرو اور اگر ان میں کوئی رستہ میں ملجایا کرے تو اُسے ایک طرف ہو جانے پر مجبور کیا کرو کیونکہ ابتدائے سلام اعزاز ہے اور کافر اس اعزاز کا مستحق نہیں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ پیغمبر خدا نے فرمایا لوگو جبتک تم کامل مومن نہ بنجاؤ گے جنت میں نجاسکو گے اور جبتک باہم محبت نرکھو گے کامل مومن نہ بن سکو گے آؤ میں تمکو ایک ایسی چیز بتاؤں کہ اُسپر عمل کرنے سے تم میں باہم محبت پیدا ہوجائیگی وہ یہ کہ باہم سلام کو رواج دو (مسلم ابو داؤد) اسمین افشائے سلام کی ترغیب اور ہر مسلمان کو سلام کرنیکی ہدایت ہی خواہ جان پہچان ہو یا نہو (انتہے) تاتارخانیہ میں ہے کہ آواز سے قرآن پڑھتے یا سنتے وقت سلام کرنا مکروہ تحریمی ہے لیکن اگر کوئی اور سلام کرے تو جواب دینا درست ہی کیونکہ یہ شخص دونوں فضیلتیں (قرآن اور جواب سلام) حاصل کرنے پر قادر ہے اسی طرح علم دین کی درس تدریس کے وقت اُن لوگوں سے جو مشغول درس ہیں سلام نکرے اگر کریگا تو گنہگار ہوگا یہی حکم اذان اور تکبیر کے وقت کا ہی اور صحیح یہ ہی کہ ان موقعوں پر جواب بھی ندے اگرچہ آہستگی کے ساتھ کیوں نہو (انتہے) انس بن مالک سے روایت ہی کہ میں دس برس تک رسول اللہ کی خدمت میں رہا آپنے میرے کسی کام پر کبھی یہ نہیں فرمایا کہ تونے یہ کیوں کیا اور کبھی نکیا میں دیکھکر یہ نہیں فرمایا کہ تونے یہ کیوں نہیں کیا البتہ یہ فرمایا کہ اے انس میں تجھے ایک وصیت کرتا ہوں اُسے یاد رکھنا راتکو بکثرت نماز پڑھا کر فرشتے تیرے دوست بنجائیں گے گھر میں جاتے وقت سلام کیا کر اللہ تعالی تجھکو برکت دیگا۔ وحتی الامکان اپنے بستر پر پاک صاف باوضو لیٹا کر اسلئے کہ اگر تو مرگیا تو شہید ہوکر مریگا

من مت شهيداً واذا خرجت من عند اهلك فسلم على من لقيت يزد الله حسناتك ووقر كبير
المسلمين وارحم صغيرهم اكن انا وانت في الجنة كهاتين وشبك بين السبابة والوسطى واعلم يا انس
ان الله يرضى عن العبد باللقمة يا كلها فيحمد الله عليها والشربة من ماء يشربها فيحمد الله تعالى الحديث وعن
ابن سلام رضي الله تعالى عنه انه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ايها الناس افشوا السلام
واطعموا الطعام وصلوا بالليل والناس نيام تدخلوا الجنة وروى عن رسول الله انه قال ان في
الجنة غرفا من الوان كلها يرى ظاهرها من باطنها وباطنها من ظاهرها فيها من النعيم ما لا عين
رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر قالوا يا رسول الله لمن تلك الغرف قال لمن افشى
السلام واطعم الطعام وادام الصيام وصلى بالليل والناس نيام قلنا ومن يطيق ذلك
يا رسول الله قال سأخبركم عن ذلك من لقى اخاه وسلم عليه فقد افشى السلام ومن
اطعم اهله وعياله من الطعام حتى يشبعهم فقد اطعم الطعام ومن صام رمضان وستا
من شوال فقد ادام الصيام ومن صلى العشاء الاخيرة والغداة اى الفجر مع جماعة فقد
صلى بالليل والناس نيام وهم اليهود والنصارى والمجوس كما صرح به الامام

ا۔ رجب تو گھر سے چلے تو راستہ مین ملنے والون سے سلام کیا کر خدا تیری نیکیان بڑہا دیگا بڑے بوڑہے
مسلمانون کی توقیر اور چھوٹون پر رحم کیا کر مین اور تو جنت مین اس طرح اکٹھے ہو کر رہینگے (اسوقت رسول خدا نے
کلمے اور بیچ کی انگلی کو ملایا) اے انس تجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالی اُس بندہ سے رضامند ہوتا ہے جو ایک
لقمہ کھائے اور اُسکا شکر ادا کرے ایک گھونٹ پانی پیے اور شکرانہ بھیجے (الحدیث) ابن سلام کہتے
کہتے ہین مین نے رسول خدا سے سنا کہ آپ فرما رہے تھے لوگو سلام کا رواج دو بھوکون کو کھلاؤ اور
جبکہ لوگ پڑے سوتے ہون راتون کو نماز پڑہو جنت مین داخل ہو جاؤ گے نبی علیہ السلام سے روایت ہے
کہ آپنے فرمایا جنت مین رنگ برنگ کے بالاخانے ہین اور صفائی کے باعث اُنکے باہر کا حصہ اندر سے اور اندر کا
حصہ باہر سے نظر آتا ہے اُنمین ایسی انوکھی نعمتین مہیا ہین کہ جو نہ کسی آنکھ نے دیکھین نہ کان نے سنین اور
نہ کسی بشر کے دل مین اُنکا خطرہ گزرا۔ لوگون نے عرض کیا کہ وہ بالاخانے کسکے لیے ہین فرمایا اُنکے لیے
جو سلام کو رواج دے بھوکون کو کھانا کھلائے ہمیشہ روزے رکھے اور جبکہ لوگ پڑے سوتے ہون
راتون کو نماز پڑہے ہمنے التماس کیا کہ حضور ان اعمال کے بجالانے کی طاقت کون رکھتا ہے فرمایا تمکو
بتائے دیتا ہون جس نے اپنے بھائی مسلمان سے ملکر سلام کیا اُس نے گویا سلام کو رواج دیا اور
جس نے اپنے اہل و عیال کو پیٹ بھر کر کھلایا اُس نے گویا محتاجون کو کھانا دیا اور جس نے پورے رمضان
اور چھہ شوال کے روزے رکھ لیے اُس نے گویا بارہ مہینے روزے رکھے اور جس نے عشار اور فجر کی نماز
جماعت سے پڑھ لی اُس نے گویا ساری رات عبادت کی جبکہ لوگ پڑے سو رہے تھے (حسب تقریر امام

الاندلسی رحمه الله انتهى ويكره السلام عند رواية الحديث وعند الاذان وعند الاقامة اذا كان القوم مشغولين بثناء الاذان والاقامة والمسلم يأثم ولكن يرد جوابه وعلى من كان فی الخلاء فعند ابی حنيفة رحمة الله عليه يرده بقلبه لا بلسانه وقال ابو يوسف لا يرده مطلقا وعند محمد يرده بعد الفراغ من الحاجة وعلى المصلى والمسلم يأثم ولا يرد جوابه وعلى السائل وان سلم السائل فلا يجب رده وعلى القاضی فی المحكمة ولا يجب الرد عليه وعلى استاذه عند الدرس ولو سلم لا يجب رده وعلى لاعب الشطرنج وعلى لاعب النرد وغيره وعلى المبتدعة وعلى الملاحدة وعلى الزنادقة وعلى المضحك وعلى قارئ القصة الكاذبة وعلى اهل اللغو على اهل السب وعلى اهل الهجو وعلى القاعد على رؤس الطريق لينظر الى المرأة الحسناء اوالى الامرد الصبيح وعلى العريان سواء كان فی الحمام اوغيره وعلى الممازح وعلى الكذاب وعلى من يسب الناس وعلى المشتغل فی السوق وعلى أكل الطعام فی السوق اوعلى الدكان والناس ينظرون وعلى المغنی وعلى مطير الحمام وعلى الكافر قاله ابن كمال باشا بيرالله ماشا فی شرح الحديث السلام قبل الكلام وقال النبی عليه السلام

اندلسی سونے والوں سے ہیو د نصاری مراد ہین انتہے) حدیث کی روایت اور اذان واقامت کے وقت سلام کرنا مکروہ ہی بشرطیکہ لوگ اذان واقامت کے کلمات دُہرانے مین مصروف ہون اسوقت سلام کرنیوالا گنہگار ہوگا لیکن ان لوگون کو جواب دینا درست ہی اسی طرح پاخانہ مین بیٹھنے والے سے سلام نکرنا چاہئے پھر اگر کسی نے کرلیا تو ابوحنیفہ کے نزدیک زبان سے نہین بلکہ دل سے جواب دے ابو یوسف کا قول ہے کہ مطلق جواب نہ دے امام محمد کہتے ہین کہ فراغت کے بعد جواب دینا لازم ہے علے ہذا القیاس مسلمان کسی ایسے شخص کو جو نماز پڑھ رہا ہے سلام کریگا تو گنہگار ہوتا ہے اسکے ذمہ اس کا جواب لازم نہین۔ اسی طرح بھیک مانگنے والے کو سلام نکرے اور اگر وہ کرلے تو جواب واجب نہین ہوتا دار العدالۃ مین قاضی کو اور پڑھاتے وقت استاد کو سلام نکرنا چاہیے اور اگر کسی نے کرلیا تو انپر جواب لازم نہین شطرنج چوسر وغیرہ کھیلنے والے۔ بدعتی۔ ملحد۔ مرتد۔ نقلین کرکے ہنسانے والے۔ داستان گو۔ لغو کام کرنی والے صحابہ کو برا کہنے والے۔ لوگون کی ہجو کرنے والے۔ عورتون یا خوبصورت لونڈون کو تاکنے کیلئے شارع عام پر بیٹھنے والے حمام وغیرہ مین غیرون کے سامنے ننگا ہوجانے والے ہنسی مذاق کرنے والے جھوٹے۔ لوگون کو گالیان دینے والے بازار ہی خرید فروخت مین مصروف ہونے والے۔ لوگون کے سامنے بازار یا دکان مین کھانے والے۔ گانے بجانے والے۔ کبوتر باز۔ اور کافر کو سلام کرنا روا نہین (چنانچہ شرح حدیث السلام قبل الکلام مین ابن کمال پاشا نے یہی تصریح کی ہے) پیغمبر خدا کا قول ہے

من تكلم قبل السلام فلا تجيبوه وعن ابن عباس رضي الله تعالى عنه ان ابليس عليه اللعنة يبكي عند سلام المؤمن ويقول واويلاه لا يفترق هذان المؤمنان حتى يغفر لهما الحديث قالوا تحية النصارى وضع اليد على الفم وتحية اليهود الاشارة بالاصبع وتحية المجوس الانحناء وتحية العرب حياك الله وتحية المسلمين السلام عليكم ورحمة الله وبركاته وهي اشرف التحيات من المنقولات وعن عمران بن الحصين رضي الله تعالى عنه ان رجلا جاء الى النبي عليه السلام فقال السلام عليكم فرد عليه فقال لك عشر حسنات ودخل أخر فقال السلام عليكم ورحمة الله وبركاته فرد عليه فقال لك ثلاثون حسنة ثم اتى أخر فقال السلام عليكم ورحمة الله وبركاته ومغفرته فرد عليه فقال لك اربعون حسنة (كذا في مشكوة المصابيح)

سورة **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ** المائدة

(اليوم اكملت لكم دينكم) بالنصر والاظهار على الاديان كلها او بالتنصيص على قواعد العقائد والتوفيق على اصول الشرائع وقوانين الاجتهاد (واتممت عليكم نعمتي) بالهداية والتوفيق او باكمال الدين او بفتح مكة وهدم منار الجاهلية (ورضيت لكم الاسلام) اخترته لكم (دينا) من بين الاديان وهو الدين عند الله لا غير (قاضي بيضاوي)

کہ جو سلام سے پہلے کلام کرے اُسے جواب نہ دو ابن عباس سے روایت ہی کہ جب مسلمان سے مسلمان سلام کرتا ہے تو شیطان رو کر یہ کہتا ہے۔ صد حیف یہ دونوں شخص جدا ہونیسے پہلے بخشدیے جائینگے محققین کا قول ہی کہ منہ پر ہات رکھ لینا نصاری کا انگلی سے اشارہ کرنا یہود کا جھک جانا مجوس کا اور لفظ حیاک اللہ (خدا تجھے زندہ رکھے) عرب کا سلام ہے اور مسلمانوں کا تحیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ہی جوان تمام تحیوں سے افضل ہے عمران بن الحصین سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام کی خدمت مین ایک شخص نے حاضر ہوکر کہا السلام علیکم آپنے جواب دے کر فرمایا کہ تیرے لئے دس نیکیان ہین پھر دوسرے نے آکر کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ آپنے جواب دیکر فرمایا تیرے لئے بیس نیکیان ہین پھر تیسرے نے حاضر ہوکر عرض کیا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپنے جوابدیکر فرمایا کہ تیرے لئے تیس نیکیان ہین پھر چوتھے نے اس طرح سلام کیا کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ آپنے بعد جواب ارشاد کیا کہ تیرے لئے چالیس نیکیان ہین (مشکوۃ المصابیح)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ یعنے تمہاری مدد اور تمہارے دین کو تمام دینوں پر غالب کرنے یا قواعد عقائد کی تصریح اور اصول شریعت و قوانین اجتہاد کی توفیق دینے کے باعث آج مین نے تمہارے دین کو کامل کر دیا ہے وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ اور مین نے ہدایت و توفیق یا تکمیل دین یا فتح مکہ اور کفر کی بنیاد ڈھانے کے سبب تمپر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمام دینون مین سے دین اسلام کو تمہارے لیے منتخب کر لیا ہے کیونکہ دین خدا کے نزدیک اسلام ہی کا نام ہے (قاضی بیضاوی)

وروی عن النبی علیه السلام انه قال قال لی جبرائیل یا محمد ان الله تعالی خلق بحرا من وراء جبل قاف وفی البحر سمک یصلے علیک فمن اخذ منه سمکة یبست یداه و تصیر السمکة من جملة الاحجار هذا اشارة الی ان العبد اذا صلی علی محمد وصلی الصلوات الخمس بالجماعة ینجو من ایدی الزبانیة ومن عذاب النار وروی انه لما نزلت هذه الاٰیة بکی عمر رضی الله عنه فقال له النبی علیه السلام ما یبکیک یا عمر قال ابکانی انا کنا فی زیادة من دیننا فاذا اکمل فانه لا یکمل شئ الا نقص فقال علیه السلام صدقت (ابی السعود) قوله الیوم اللام للعهد والمراد الزمان الحاضر وما یتصل به من الازمنة الماضیة والاٰتیة وقد روی ان هذه الاٰیة نزلت بعد عصر یوم الجمعة بعرفات فی حجة الوداع والنبی علیه السلام واقف بعرفة علی الابل ولم ینزل بعدها شئ من الفرائض فحین نزلت لم یطق النبی علیه السلام احتمال معانیها فاتکا علی ناقته فبرکت الناقة فنزل جبرائیل علیه السلام فقال یا محمد قد تم الیوم دینکم وانقطع ما امرک ربک وما نهاک فاجمع اصحابک واخبرهم بانی

پیغمبر خدا سے روایت ہو کہ آپنے فرمایا جبرئیل مجھسے کہہ گئے ہین کہ اللہ تعالے نے کوہ قاف کے پرے ایک دریا اور دریا مین ایسی مچھلیان پیدا کی ہین جو آپ پر درود بھیجتی ہین جو شخص اس دریا کی مچھلی پکڑ لیتا ہے اُسکے دونون ہاتھ سوکھ جاتے ہین اور مچھلی فوراً پتھر کا ٹکڑا بنجاتی ہے اسمین اسپر اشارہ ہے کہ جو پیغمبر علیہ السلام پر درود بھیجتا اور پانچ وقت کی نماز جماعت سے ادا کرتا ہے گا وہ عذاب کے فرشتون اور دوزخ کی آنچ سے نجات پا جائیگا۔ روایت ہو کہ جب یہ آیت اُتری حضرت عمرؓ بہت روئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس رونے کا سبب پوچھا حضرت عمر نے عرض کیا کہ کامل ہونیسے پہلے ہم اپنے دین مین ترقی کرتے جاتے تھے اب دین کے کامل ہونیسے مجھے اسلئے رنج ہوا کہ کامل ہونے کے بعد ہر چیز ناقص ہونی شروع ہوجاتی ہے (ہر کمالے را زوالے) آپنے فرمایا کہ تیرا خیال درست ہو (ابو السعود) الیوم مین لام عہد کا ہے اور اس سے زمانۂ حاضر اور اُس سے متصل زمانہ ماضی و مستقبل مراد ہے روایت ہو کہ یہ آیت حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات مین جمعہ کے دن عصر کے بعد نازل ہوئی ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات مین اونٹ پر کھڑے تھے اِس کے بعد کوئی فرض نازل نہین ہوا اور جب یہ نازل ہوئی تو نبی علیہ السلام مین اس کے مطالب بیان کرنے کی طاقت نرہی آپ نے اونٹ پر تکیہ لگایا اونٹ فوراً بیٹھ گیا اتنے مین حضرت جبرئیل نازل ہوئے اور یہ فرمایا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آج تمہارے دین کے تمام معاملات پورے ہوگئے اور تمہارے پروردگار کے اوامر و نواہی ختم ہوچکے اپنے احباب کو جمع کیجئے اور اُنکو اطلاع دیجئے کہ مین

الا نزل علیك بعد ھذا الیوم فرجع النبی علیه السلام من مکة والی المدینة فجمع اصحابه وقرأ علیھم الاٰیة واخبرھم بما قال جبرائیل علیه السلام ففرح اصحابه وقالوا قد تم دیننا الا ابابکر رضی اللہ عنه فانه قد اغتم واتی منزله وغلق الباب واشتغل بالبکاء فی اللیل والنھار فسمع الاصحاب ذلك فاجتمعوا واتوا منزل ابی بکر رضی اللہ عنه وقالوا یا ابابکر لم تبکی فی موضع الفرح والسرور لان اللہ تعالٰی قد اتم دیننا فقال یا اصحاب انتم لا تعلمون ما یصیبکم من المصائب اما سمعتم انه اذا تم امر بدأ نقصه وھذہ الاٰیة تخبر عن افتراقنا وعن کون الحسن والحسین یتیمین وعن کون ازواج النبی علیه السلام ارامل فوقع الصراخ بین الاصحاب وبکوا جمیعا وسمع غیرھم البکاء من حجرة ابی بکر رضی اللہ عنه وجاؤا الی النبی علیه السلام وقالوا یا رسول اللہ لا ندری ما حال الاصحاب غیر انا سمعنا بکاءھم وصراخھم فتغیر لون النبی علیه السلام وقام مسرعا حتی انتھی الی الاصحاب فراٰھم فی ذلك الحال فقال ما یبکیکم فقال علی رضی اللہ عنه ان ابابکر یقول انی شممت من ھذہ الاٰیة رائحة وفاة رسول اللہ وھل یستدل بھذہ الاٰیة علی وفاتك فقال النبی علیه السلام صدق ابوبکر فیما قال وقد قرب ارتحالی

آجکے بعد آپ پر نازل نہوں گا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ مین تشریف لائے اور صحابہ کو جمع کرکے آیت مذکور پڑہی پھر جبریل کا مقولہ سنایا۔ تمام صحابہ نے خوش ہوکر کہا کہ شکر ہے آج ہمارا دین کامل ہوگیا لیکن حضرت ابوبکر صدیقؓ نہایت غمگین ہوئے اور اپنے گھر آکر دروازہ بند کرلیا اور دن رات رونے سے کام تھا۔ صحابہ نے جب یہ واقعہ سنا۔ اکھٹے ہوکر ابوبکر صدیقؓ کے مکان پر آئے اور یہ کہا کہ آپ خوشی کے موقع پر روتے کیون ہین اللہ تعالیٰ نے ہمارے دین کو کامل کردیا حضرت ابوبکر نے فرمایا لوگو۔ تم اُن مصیبتون سے واقف نہین جو تم پر پڑنے والی ہین کیا تم نے نہین سنا کہ جب کوئی شے کامل ہوجایا کرتی ہے تو ناقص ہونے لگتی ہے یہ آیت ہمارے متفرق ہونے حسن وحسین کے یتیم رہجانے ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیوہ ہوجانے کی خبر دی رہی ہے اسوقت تمام صحابہ مین دھائی پڑگئی سب کے سب رو پڑے جب اور لوگون نے ابوبکر صدیقؓ کے حجرہ سے گریہ زاری کی آواز سُنی تو رسول خدا کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ خدا جانے صحابہ کا کیا حال ہے ہم اُن کے رونے اور چیخنے چلانے کی آواز سننے کے علاوہ اور کچھ نہین جانتے یہ سنکر رسول خدا کے چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہوگیا اور جلدی سے اٹھکر صحابہ کے پاس آئے اور اُن کو روتے ہوئے دیکھکر فرمایا کہ تمکو کس چیز نے رُلا رکھا ہے اسکے جواب مین علیؓ نے کہا کہ ابوبکر صدیق کہتے ہین مین اس آیت سے وفاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو پاتا ہون کیا اس سے فی الواقع آپکی وفاۃ پر استدلال ہوسکتا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر اپنی بات مین سچے ہین تمہارے پاس سے میرے کوچ کرنے کا وقت

من بينكم وحان وقت فراقي منكم وهذا اشارة الى ان ابا بكر اعلم الصحابة فلما سمع ابو بكر صاح صيحة وخر مغشيا عليه وارتعد علي رضي الله تعالى عنه واهتز الصحابة وخافوا جميعهم وبكوا بكاء شديدا حتى بكت الجبال والاحجار معهم والملائكة في السموات وبكت الدود والحيوانات في البراري والبحار ثم صافح النبي عليه السلام كل واحد من الاصحاب وودعهم وبكى ووصى بهم ثم عاش بعد نزول هذه الآية احدا وثمانين يوما وقيل لما نزل قوله تعالى (يستفتونك قل الله يفتيكم في الكلالة) الآية عاش بعدها خمسين يوما ولما نزل قوله تعالى (لقد جاءكم رسول من انفسكم) عاش بعدها خمسة وثلاثين يوما ولما نزل قوله تعالى (واتقوا يوما ترجعون فيه الى الله) عاش بعدها احدا وعشرين يوما وهذه الآية آخر ما نزل من القرآن وكان رسول الله عليه السلام بعد نزولها صعد يوما المنبر فخطب خطبة فبكت منها العيون ووجلت منها القلوب واقشعرت منها الابدان وانقطعت منها الاجساد وبشر وانذر قال ابن مسعود رضي الله تعالى عنه لما دنا فراق النبي عليه السلام جمعنا في بيت امنا عائشة رضي الله عنها ثم نظر الينا فدمعت عيناه وقال مرحبا بكم رحمكم الله تعالى اوصيكم بتقوى الله وطاعته قد دنا الفراق وقرب المنقلب الى الله تعالى والى الجنة المأوى

اور تم سے جدا ہو جانیکا زمانہ قریب آ لگا ہے (اسمین ابو بکر صدیق کے تمام صحابہ سے زیادہ عالم ہونے کی طرف اشارہ ہے) حضرت ابو بکر نے یہ سنکر ایک چیخ ماری اور غش کھا کر گر پڑے حضرت علیؓ کانپ گئے اور تمام صحابہ لرز اٹھے پھر سب کے سب خوف زدہ ہو کر اسقدر روئے کہ اُن کے ساتھ پہاڑ پتھر آسمانوں کے فرشتے جنگلوں اور دریاؤں کے حیوانات اور کیڑے مکوڑے سب رو پڑے پھر رسول خدا نے کل صحابہ سے مصافحہ کیا اور اُن کو رخصت فرمایا اور روئے اور وصیت کی اور آپ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد کل اکیاسی دن زندہ رہے بعض علماء کا قول ہے کہ جب آیہ یَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْكُمْ فِی الْكَلٰلَةِ نازل ہوئی تو اس کے بعد اکیاون روز اور جب آیہ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ نازل ہوئی تو اسکے بعد پینتیس دن اور جب آیہ وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَى اللّٰهِ نازل ہوئی تو اسکے بعد صرف اکیس روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دنیا مین زندہ رہے ہین یہ وہ آیت ہی جو قرآن مجید مین سب سے پیچھے نازل ہوئی ہے رسول خداؐ اس کے نزول کے بعد ایکدن ممبر پر چڑھے اور ایسا موثر خطبہ فرمایا کہ آنکھین بہ نکلین دل ڈر گئے بدن کے رونگٹے کھڑے ہونے لگے اجسام کے ٹکڑے ٹکڑے اڑ گئے اس خطبہ مین آپ نے بشارت بھی دی اور ڈرایا بھی۔ ابن مسعود سے روایت ہی کہ جب آپکی وفات کا زمانہ قریب آ گیا تو ہم ام المومنین عائشہؓ کے گھر مین جمع ہوئے آپنے ہماری طرف دیکھا فوراً دونوں آنکھوں سے آنسو نکل آئے پھر آپنے فرمایا تمکو مرحبا۔ خدا تمپر مہربان رہی مین تمھین خوف خدا اور اُس کی اطاعت کی وصیت کرتا ہون فراق کا زمانہ اور اللہ تعالی کی طرف رجوع اور جنت الماوی کی جانب کوچ کرنے کا وقت قریب ہے

فلیغسلنی علی و یصب الماء ابن عباس و اسامۃ بن زید بیدیہما و کفنونی فی ثیابی ھذا و فی خبر
عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ لما قرب وفاۃ النبی علیہ السلام امر بلالا ان ینادی الناس
للصلوۃ فنادی فاجتمع المھاجرون والانصار الی مسجد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وصلی رکعتین
خفیفتین بالناس ثم صعد المنبر فحمد اللہ واثنی علیہ فخطب خطبۃ بلیغۃ وجلت منہا القلوب
وبکت منہا العیون ثم قال یا معاشر المسلمین انی کنت لکم نبیا وناصحا وداعیا الی اللہ باذنہ
وکنت لکم کالاخ المشفق والاب الرحیم من کانت لہ مظلمۃ فلیقم ولیقتص منی قبل القصاص
فی القیامۃ فلم یقم الیہ احد حتی قال ثانیا وثالثا فقام رجل یقال لہ عکاشۃ بن محصن فوقف بین یدی
النبی علیہ السلام فقال فداک ابی وامی یا رسول اللہ لولا انک ناشدتنا مرۃ بعد مرۃ ما کنت اقدم علی شئ
من ذلک ولقد کنت معک فی غزوۃ بدر حاذت ناقتی ناقتک فنزلت عن الناقۃ ودنوت منک حتی
اقبل فخذک فرفعت القضیب الذی تضرب بہ الناقۃ والفرس للسرعۃ فی المشی وضربت بہ خاصرتی فلا ادری
اعمدا کان منک یا رسول اللہ ام اردت بہ ضرب ناقتک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاشی یا عکاشۃ ان
یتعمد رسول اللہ بالضرب فقال النبی علیہ السلام لبلال یا بلال انطلق الی منزل فاطمۃ فائتنی بقضیبی

مجھکو علی غسل دین اور ابن عباس پانی ڈالین اور اسامہ بن زید ان دونون کا ہاتھ بٹاتے رہین تم لوگ مجھے انہین کپڑون مین
دفن کر دینا ابن عباس سے مروی ہے کہ جب رسول خدا کی وفات کا زمانہ قریب آگیا تو آپ نے حضرت بلال کو حکم دیا کہ
لوگون کو نماز کیلئے بلائین (اذان دین) چنانچہ اُن کی اذان سے تمام مہاجر اور انصار مسجد نبوی مین جمع
ہوگئے آپ نے ہلکی ہلکی دو رکعتین پڑھین پھر ممبر پر چڑھے خدا کی حمد و ثنا بیان کی اور ایسا بلیغ خطبہ فرمایا
کہ اُس سے دل ڈر گئے اور آنکھین بہ نکلین۔ پھر فرمایا کہ اے جماعۃ مسلمین مین تمہارا نبی اور ناصح اور بحکم
الٰہی تمکو خدا کی طرف بلانے والا ہون مین تمہارے حق مین مہربان بھائی اور رحم دل باپ کی مانند ہون
مینے جس کسی پر کوئی زیادتی کی ہو وہ کھڑا ہو جائے اور جزائے حشر سے پہلے آج اپنا بدلہ لے مگر جب
کوئی کھڑا نہوا تو آپنے پھر اسی بات کو دو تین مرتبہ دُہرایا اُسوقت عکاشہ بن محصن نامی ایک شخص اُٹھا
اور آپ کے سامنے کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ آپ پر میرے ماں باپ قربان اگر حضور بار بار تاکید نفرماتے
تو ہرگز اس امر پر اقدام نکرتا اور کبھی کھڑا نہوتا (سنیے) مین جنگ بدر مین آپ کے ہمراہ تھا اتفاقاً میرا
اونٹ آپ کے اونٹ کے برابر آگیا مین اپنے اونٹ سے اُتر کر آپ کے قریب آیا تاکہ رگڑ لگجانے
کے خیال سے آپ کی ران کو بوسہ دون آپ نے وہ قمچی جس سے اونٹ اور گھوڑے کو تیز رفتاری کیلئے
ہانکا جاتا ہے اُٹھا کر میری کوکھ مین ماری اب مین نہین جانتا کہ آپ نے قصداً مجھے مارا تھا یا
اونٹ کو ہنکایا تھا یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عکاشہ حاشا پیغمبر کسی کو قصداً
نہین مارا کرتے۔ پھر بلال کو حکم دیا کہ حضرت فاطمہ کے پاس جاؤ اور میری قمچی لے آؤ بلال سر پر ہاتھ رکھے

فخرج بلال من المسجد ويده على راسه فقال هذا رسول الله اعطى القصاص من نفسه فقرع باب فاطمة فقالت من هو على الباب فقال جئتك لقضيب رسول الله فقالت فاطمة يا بلال ما يصنع ابي بالقضيب وليس وقت الحج والغزاء فقال يا فاطمة ما اغفلك ان اباك يفارق الدنيا ويودعنا ويعطي القصاص من نفسه فقالت فاطمة يا بلال من الذي يطيب قلبه ان يقتص من رسول الله فاخذ بلال القضيب ودخل المسجد ودفع القضيب الى رسول الله والرسول دفع الى عكاشة فلما نظر ابوبكر وعمر قاما فقالا يا عكاشة نحن بين يديك فاقتص منا ولا تقتص من النبي عليه السلام فقال رسول الله اقعدا قد عرف الله مكانكما فقام علي رضي الله عنه فقال يا عكاشة انا في الحياة بين يدي النبي عليه السلام لا يطيب قلبي ان تقتص من رسول الله عليه السلام فهذا ظهري وبطني فاقتص مني بيدك واجلدني بيدك فقال عليه السلام يا علي قد عرف الله مكانك ونيتك فقاما الحسن والحسين فقالا يا عكاشة الست انت تعرفنا انا سبطا رسول الله والقصاص منا كالقصاص من رسول الله فقال صلى الله تعالى عليه وسلم لهما اقعدا يا قرتي عيني ثم قال النبي عليه السلام يا عكاشة اضرب ان كنت ضاربا فقال

مسجد سے باہر نکلے اور یہ کہا کہ پیغمبر خدا اپنی ذات سے قصاص دینا چاہتے ہین القصہ بلال نے حضرت فاطمہ کا دروازہ جا کھٹکھٹایا آپ اندر سے بولین۔ کون۔ بلال نے کہا مین آپ کے پاس پیغمبر خدا کی قمچی لینے آیا ہون حضرت فاطمہ نے فرمایا اے بلال حج کا موسم نہ جہاد کا موقع میرے والد ماجد قمچی منگا کر کیا کرینگے بلال نے کہا آپ کو خبر نہین کہ آپ کے والد ماجد دنیا کو چھوڑنے والے ہین۔ ہمین رخصت کر چکے ہین اور اپنی ذات سے لوگون کو قصاص دینا چاہتے ہین حضرت فاطمہ نے فرمایا وہ کون بے رحم ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قصاص لیکر خوش ہوگا الغرض بلال قمچی لیکر پہنچے گئے اور مسجد مین آکر پیغمبر خدا کو دیدی پھر حضور نے عکاشہ کے حوالے کردی یہ دیکھکر حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کھڑے ہوگئے اور عکاشہ سے کہا کہ ہم موجود ہین ہمسے قصاص لے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دعوی نکر پیغمبر خدا نے فرمایا کہ تم دونون بیٹھ جاؤ خدا نے تمھارا مرتبہ معلوم کر لیا پھر حضرت علیؓ نے کہا کہ اے عکاشہ مین رسول خداؐ کے سامنے زندہ موجود ہون میرا دل نہین چاہتا کہ تو حضور سے قصاص لے یہ میری کمر ہے یہ میرا شکم مجھسے قصاص لے اور اپنے ہات سے کوڑے مار۔ رسول خداؐ نے فرمایا اے علیؓ اللہ تعالی کو تیرا مرتبہ اور نیت معلوم ہے۔ پھر حسن وحسین رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے اور یہ کہا کہ اے عکاشہ تو جانتا ہے ہم رسول خدا کے نواسے ہین تو ہمسے قصاص لے کیونکہ ہمسے بدلہ لینا گویا حضور سے قصاص لینے کے برابر ہے۔ رسول خداؐ نے فرمایا۔ میرے قرۃ العینو بیٹھ جاؤ۔ اس کے بعد عکاشہ کو خطاب کیا کہ اگر تو قمچیان مارنی چاہتا ہے تو مار۔ عکاشہ نے کہا

یارسول الله ضربتنی وانا عارٍ عن ثوبی فکشف رسول الله عن ثوبه فصاح المسلمون بالبکاء فلما
نظر عکاشة الی بیاض بطن رسول الله انکب علیه وقبل بطنه وقال فداک روحی یارسول الله من
یطیب قلبه ان یقتص منک فقال علیه السلام یاعکاشة اما ان تضرب واما ان تعفو عنی فقال
عفوت عنک رجاء ان یعفو الله عنی ذنوبی یوم القیامة قال علیه السلام من یحب ان ینظر الی رفیقی
فی الجنة فلینظر الی هذا الشخص فقام المسلمون یقبلون بین عینیه یقولون طوبی لک نلت الدرجات
العلی ومرافقته علیه السلام فی الجنة انتهی اللهم یسر لنا شفاعته بعزتک وجلالک (من
الموعظة الحسنة) قال ابن مسعود لما دنا فراق النبی علیه السلام جمعنا فی بیت امنا عائشة ثم
نظر الینا فدمعت عیناه وقال مرحبا بکم رحمکم الله اوصیکم بتقوی الله وطاعته قد دنا الفراق
وقرب المنقلب الی الله تعالی والی جنة الماوی فلیغسلنی علی ولیصب الماء ابن عباس واسامة
ابن زید بعینهما وکفنونی فی ثیابی ان شئتم او حلة یمانیة بیضاء فاذا غسلتمونی ضعونی علی سریری
فی بیتی هذا علی شفیر لحدی ثم اخرجوا عنی ساعة فاول من یصلی علی الله عز وجل ثم جبرائیل ثم
میکائیل ثم اسرافیل ثم ملک الموت مع جنوده ثم سائر الملائکة ثم ادخلوا علی فوجا فوجا وصلوا علی فلما سمعوا

آپ نے تو میرے ننگے بدن پر قمچی ماری تھی یہ سنکر حضور نے کپڑے اُتار دیے اسوقت تمام مسلمان چلاکر
رو پڑے عکاشہ نے جب آپکی پیٹ پر سفیدی دیکھی تو جھک کر بوسہ دیا اور یہ کہا میری جان آپ پر قربان
آپ سے قصاص لیکر کس کا دل خوش ہو سکتا ہے آپنے فرمایا کہ اے عکاشہ یا اپنا بدلہ لے یا مجھے معافی
دے عکاشہ نے کہا میں نے معاف کیا۔ شاید قیامت کے دن خدا میرے گناہ معاف کرے اسوقت پیغمبر خدا
نے فرمایا کہ جو شخص جنت میں میرے رفیق کو دیکھنا چاہے وہ عکاشہ کو دیکھ لے یہ سنکر تمام مسلمان کھڑے
ہو گئے سب نے عکاشہ کی پیشانی پر بوسہ دیا اور یہ کہا کہ مبارکباد تجکو بلند مرتبے ملے اور جنت میں
پیغمبر خدا کی رفاقت نصیب ہوئی (الٰہی اپنے عزت و جلال کے طفیل شفاعت پیغمبری نصیب کر آمین موعظۂ حسنہ)
ابن مسعود سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفاۃ کا وقت نزدیک آگیا تو ہم سب
اُمّ المومنین عائشہ رض کے مکان میں جمع ہوئے آپنے ہمیں دیکھا اور رو پڑے پھر فرمایا۔ تمکو مرحبا۔ خدا تمپر
مہربان ہو۔ میں تمکو خوف الٰہی اور اسکی اطاعت کی وصیت کرتا ہوں تمسے جدائی اور اللہ تعالیٰ اور جنت
الماوی کی طرف رجوع کر جانے کا زمانہ قریب ہے۔ اُسوقت علی مجھے غسل دیں ابن عباس پانی ڈالیں
اور اسامہ ان دونوں کو مدد دیں اگر تمہاری خوشی ہو تو مجھے میرے انہیں کپڑوں کا کفن دینا یا یمن کا سفید
حلہ دینا اور جب غسل دے چکو میرے جنازہ کو میرے اسی گھر میں لحد کے کنارہ پر رکھدینا اور گھڑی
کیلیے سب باہر چلے جانا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ میرے جنازہ پر رحمت نازل کریگا پھر جبرئیل میکائیل
اسرافیل عزرائیل اور تمام ملائکہ نماز ادا کرینگے۔ پھر تم سب اکٹھے ہو کر جنازہ کی نماز پڑھنا۔ لوگوں نے

فراق النبی علیہ السلام صاحوا وبکوا وقالوا یا رسول اللہ انت رسولنا وشمع جمعنا وسلطان امرنا
اذا ذہبت عنا فالی من نرجع قال علیہ السلام ترکتکم علی المحجۃ والطریقۃ البیضاء وترکت لکم
واعظین ناطقا وصامتا فالناطق القرآن والصامت الموت اذا اشکل علیکم امر فارجعوا الی القرآن والسنۃ واذا
قست قلوبکم فلینوھا بالاعتبار باحوال الموت فمرض رسول اللہ علیہ السلام فی آخر شہر صفر وکان مریضا
ثمانیۃ عشر یوما یعودہ الناس وکان ابتدأ مرضہ الذی مات فیہ صداعا عرض لہ علیہ السلام وبعث علیہ
السلام یوم الاثنین ومات فیہ فلما کان یوم الاثنین ثقل مرضہ فاذن بلال اذان الصبح واقام بباب
رسول اللہ فقال السلام علیک یا رسول اللہ فقالت فاطمۃ ان رسول اللہ مشغول بنفسہ فدخل
بلال المسجد ولم یفہم کلامہا فلما اسفر الصبح جاء بلال ثانیا وقام بالباب فقال کذالک فسمع رسول اللہ
صوتہ فقال ادخل یا بلال انی مشغول بنفسی وثقل علی مرضی یا بلال مر ابابکر ان یصلی بالناس فخرج بلال
باکیا ووضع یدہ علی راسہ وہو ینادی وامصیبتاہ وانقطاع رجاءاہ وانکسار ظہراہ یا لیتنی لم تلدنی امی فدخل
المسجد فقال یا ابابکر ان رسول اللہ علیہ السلام یامرک ان تصلی بالناس وہو مشغول بنفسہ فلما رای
ابوبکر محراب رسول اللہ خالیا عنہ لم یتمالک نفسہ فصرخ صراخا وخر مغشیا علیہ فضج المسلمون معہ

جب یہ سنا چلا اُٹھے رو پڑے اور یہ کہا کہ آپ ہمارے رسول ہماری محفل کے شمع ہمارے معاملات کے حاکم
ہین آپ کے بعد ہم کس کی طرف رجوع کرینگے۔ فرمایا مینے تو بالکل صاف اور سیدہے رستہ پر چھوڑا ہے
اور اپنے بعد دو واعظ چھوڑے جاتا ہون ایک بولنے والا ایک خاموش۔ بولنے والا واعظ قرآن ہے
اور خاموش واعظ موت جب کوئی مشکل آپڑے تو قرآن و حدیث کی طرف رجوع کرنا اور جب تمہارے دل پتھر
ہو جائین تو موت کے احوال سے عبرت حاصل کرکے انکو نرم کرلینا۔ اس کے بعد پیغمبر خدا صفر کے آخر
مہینے مین بیمار پڑے اٹھارہ دن ایسی مریض رہے کہ لوگ عیادت کو آیا کرتے تھے مرض دردسے شروع ہوا آپ پیر ہی کے دن
خلعت رسالت پایا۔ اور اُسی دن وفات ہو گئی۔ پیر کے دن آپ کا مرض بڑھگیا حضرۃ بلال نے صبح کی اذان
دی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر کھڑے ہو کر کہا السلام علیک یا رسول اللہ حضرۃ
فاطمہ بولین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تکلیف مین ہین۔ بلال نے اسکا مطلب نہ سمجھا اور واپس مسجد
مین چلے گئے پھر جب اچھی طرح صبح ہو گئی بلال دوسری مرتبہ آئے اور پیغمبر خدا کو اپنی آواز سنائی آپنے
اندر بلا کر فرمایا کہ مین اپنی حالت مین مصروف ہون مرض کی شدت ہی ہے بلال ابوبکر رضؓ سے کہدو کہ
نماز پڑھائین۔ بلال سر پر ہات رکھے روتے ہوئے نکلے اور یہ کہا کہ ہائے مصیبت ہائے نا امیدی
ہائے میری کمر ٹوٹ گئی۔ کاش میری مان مجھے نہ جنتی۔ بعدہ مسجد مین آکر حضرۃ ابوبکر رضؓ سے کہا کہ
پیغمبر نے آپ کو نماز پڑہانے کے لئے حکم دیا ہے اور خود نہایت تکلیف مین ہین ابوبکر آپ کی محراب خالی
دیکھکر ضبط نہ کرسکے ایک چیخ نکلی اور غش کہا کر گر پڑے اور ان کے ساتھ تمام مسلمان رونے لگے

فسمع النبی علیہ السلام ضجیجہم فقال یا فاطمۃ ما ھذا الصیاح و الضجیج فقالت ضج المسلمون لفقدک منھم فدعا علیا و ابن عباس رضی اللہ عنہما واتکأ علیہما فخرج الی المسجد و صلی بہم رکعتی الفجر من یوم الاثنین ثم ولی بوجہہ الی الناس فقال یا معشر المسلمین انتم فی وداع اللہ و کنفہ و ان ابا بکر رضی اللہ تعالی عنہ خلیفتی من بعدی علیکم بتقوی اللہ و طاعتہ فانی مفارق الدنیا و ھذا اول یومی من الاخرۃ و اخر یومی من الدنیا فقام و ذھب الی بیتہ فاوحی اللہ تعالی الی ملک الموت ان اھبط الی حبیبی باحسن صورۃ و ارفق بہ فی قبض روحہ فان اذن لک ان تدخل فادخل و ان لم یاذن فلا تدخل وارجع فھبط ملک الموت علی صورۃ اعرابی فقال السلام علیکم یا اھل بیت النبوۃ و معدن الرسالۃ اادخل فخرجت فاطمۃ فقالت یا عبداللہ ان رسول اللہ مشغول بنفسہ فدخلت فاطمۃ ثم نادی الثانیۃ فقال السلام علیکم یا رسول اللہ و یا اھل بیت النبوۃ اادخل ولا بدلی من الدخول فسمع علیہ السلام صوتہ فقال یا فاطمۃ من علی الباب فقالت رجل اعرابی نادی فقلت ان رسول اللہ مشغول بنفسہ ثم نادی الثانیۃ والثالثۃ فقلت مثلہ فنظر الی نظرۃ فاقشعر جلدی و خاف قلبی و ارتعدت فرائصی

رسول خدا نے رونے دہونے کی آواز سنکر حضرۃ فاطمہ سے فرمایا کہ یہ لوگ کیوں رو رہے ہین - بولین آپ کے نہونے سے مسلمانو نپر گریہ وزاری غالب ہوگئی ہے آپ نے علی اور ابن عباس کو بلایا اور اُن کے سہارے سے مسجد مین جاکر پیر کے دن فجر کی دو رکعتین پڑہائین پھر لوگون کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا اے جماعت اسلام تمہین خدا کو سونپا تمہین اللہ کی امان - میرے بعد ابوبکر میرے خلیفہ ہین - تم خوف الٰہی اور اُسکی اطاعت کو اپنے ذمہ لازم کرلو - مین دنیا کو چھوڑنے والا ہون آجکا دن میری آخرت کا پہلا اور دنیا کا پچھلا دن ہے یہ فرماکر آپ کھڑے ہوئے اور اپنے گھر تشریف لے گئے اسوقت اللہ تعالی نے ملک الموت کو حکم کیا کہ اچھی صورت مین میرے حبیب کے پاس جاؤ اور آسانی سے اُن کی روح قبض کرو - وہ اگر تمکو اپنے پاس آنے کی اجازت دین تو جانا ورنہ واپس چلے آنا - ملک الموت ایک اعرابی (دہقانی) کی صورت مین آئے اور یہ کہا کہ اے اہل بیت نبوۃ اور معدن رسالت تمپر سلام - کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے حضرۃ فاطمہ نے جواب دیا کہ اے بندۂ خدا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخت تکلیف مین مبتلا ہین - ملک الموت نے پھر کہا کہ اے پیغمبر خدا اور اے اہل بیت نبوۃ تمپر سلام کیا مجھے اندر آنے کی اجازت ہے کیونکہ میرا اندر آنا ضروری بات ہے - رسول خدا نے یہ آواز سنکر فرمایا اے فاطمہ دروازہ پر کون ہے جواب دیا کہ ایک اعرابی آواز دے رہا ہے مین پہلے جواب دے چکی ہون کہ رسول خدا تکلیف مین ہین مگر وہ آواز پر آواز دیے چلا جاتا ہے - یہ سنکر رسول خدا نے کچھ اس طرح میری طرف دیکھا - کہ بدن کے رونگٹے کھڑے ہوگئے دل لرزنے اور شانیکا گوشت

وتغير لونه فقال عليه السلام اتدرين من هو يا فاطمة قالت لا قال عليه السلام هو هادم
اللذات وقاطع الشهوات ومفرق الجماعات ومخرب الدور ومعمر القبور فبكت فاطمة
رضي الله عنها بكاء شديدا فقالت واويلتاه لموت خاتم الانبياء واصيبتاه لممات خير الاولياء
واخيبتاه لانقطاع سيد الاصفياء واحسرتاه لانقطاع الوحي من السماء فقد حرمت اليوم من
كلامك ولا اسمع بعد اليوم سلامك فقال عليه السلام لا تبكي فانك اول اهلي لحوقا بي ثم
قال عليه السلام ادخل يا ملك الموت فدخل فقال السلام عليك يا رسول الله فقال عليه السلام
وعليك السلام يا ملك الموت اجئت زائرا ام قابضا فقال جئت زائرا وقابضا ان اذنت
لي والا فارجع فقال يا ملك الموت اين تركت جبرائيل فقال تركته في سماء الدنيا
والملائكة يعزونه فلم يلبث ساعة حتى هبط جبرائيل عليه السلام وجلس عند راسه
فقال عليه السلام الم تعلم ان الامر قد قرب فقال بلى يا رسول الله قال عليه السلام بشرني
ما لي عند الله من الكرامة فقال ان ابواب السماء قد فتحت والملائكة صفوا صفوفا
ينتظرون في السماء لروحك وابواب الجنان قد فتحت والحور كلها قد تزينت

پھڑکنے لگا چہرہ کا رنگ متغیر ہوگیا پھر آپ نے فرمایا کہ تم اسے جانتی ہو حضرت فاطمہ بولیں نہیں حضور نے
ارشاد کیا کہ یہ لذتوں کو مٹانے خواہشوں کو قطع کرنے ملے ہووں کو جدا کر ڈالنے گھروں کو اجاڑنے اور
قبروں کو آباد کرنے والا ہے اسوقت فاطمہ بڑی شدۃ سے روئیں اور یہ کہا کہ خاتم الانبیاء کی موت پر
افسوس خیر الاولیاء کی وفات پر افسوس سید الاصفیاء کی رحلت فرمانے پر افسوس۔ آسمانی
وحی کے موقوف ہوجانے پر افسوس ہین آپکے بعد آپ کے کلام وسلام سننے سے محروم ہوگئی
اسکے جواب مین پیغمبر خدا نے فرمایا کہ فاطمہ روتی کیون ہو سب سے پہلے تمین مجھسے آملوگی اس کے بعد
آپنے فرمایا اے ملک الموت آجا۔ ملک الموت نے داخل ہوتے وقت کہا۔ السلام علیک یا رسول اللہ
آپنے فرمایا وعلیک السلام۔ تم زیارت کرنے آئے ہو یا جان قبض کرنے ملک الموت نے کہا
دونون کام کرنے۔ مگر آپ اجازت دین گے توجان قبض کرونگا ورنہ واپس چلا جاؤن گا آپنے فرمایا
جبریل کو کہان چھوڑا۔ جواب دیا کہ وہ آسمان دنیا پر ہین اور دیگر فرشتے انکی تعزیت کررہے ہین تھوڑی
دیر نگزری تھی کہ جبریل تشریف لاکر آپ کے سرہانے بیٹھ گئے اسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تمہین معلوم نہین کہ وقت قریب آلگا ہے جواب دیا۔ ہان معلوم ہے پھر آپ نے فرمایا مجھے اس
بات کی خوشخبری سناؤ کہ اللہ تعالی نے میرے لیے کیا تیاریان کی ہین جبریل نے فرمایا۔ آسمان کے
دروازے کھل گئے ہین اور فرشتے آسمانون مین صفین باندھ باندھ کر استقبال کے لیئے آپکی روح کا
انتظار کررہے ہین۔ اسی طرح جنت کے دروازے کشادہ ہین اور حورین بن سنور کر روح مبارک کا

ینتظرون لروحك فقال علیه السلام الحمد لله ثم قال بشرنی یا جبرائیل کیف یکون
حال امتی یوم القیامۃ قال ابشرك ان الله تعالی قال انی حرمت الجنۃ علی سائر الانبیاء
حتی تدخلها انت وحرمتها علی سائر الامم حتی تدخلها امتك فقال علیه السلام الآن
طاب قلبی وزال غمی ثم قال علیه السلام یا ملك الموت ادن منی فدنا یعالج قبض
روحه فلما بلغ الروح منه السرۃ قال علیه السلام یا جبرائیل ما اشد مرارۃ الموت فولی
جبرائیل وجهه عنه فقال علیه السلام یا جبرائیل اکرهت النظر الی وجهی فقال
یا حبیب الله من یطیق قلبه ان ینظر الی وجهك وانت فی سکرات الموت قال انس بن
مالك رضی الله عنه کان روح النبی علیه السلام فی صدره وهو یقول اوصیکم بالصلوۃ
وما ملکت ایمانکم فما برح یوصی بهما حتی انقطع کلامه وقال علی رضی الله تعالی
عنه ان رسول الله علیه السلام فی آخر نفسه حرك شفتیه مرتین فالقیت سمعی فسمعته
یقول خفیۃ امتی امتی فقبض رسول الله علیه السلام یوم الاثنین من شهر ربیع الاول
بیت فلو کانت الدنیا تدوم لواحد لکان رسول الله فیها مخلدا وروی ان علیا وضع
رسول الله علیه السلام علی السریر لیغسله فاذا بهاتف یهتف من زاویۃ البیت یا علی صوتہ

انتظار کر رہی ہین آپنے فرمایا الحمد للہ پھر ارشاد کیا کہ مجھے ایسا کچھ خوشخبری سناؤ کہ قیامت کے دن میری امت کا
کیا حال ہوگا جواب دیا مین آپکو بشارت دیتا ہون کہ اللہ تعالی نے فرما دیا ہے جبتک آپ داخل نہولین گے
مین جنت کو تمام پیغمبرون پر حرام کردونگا اور جبتک آپکی امت داخل بہشت نہوچکی گی دیگر تمام امتین
اس سے محروم رہین گی آپ نے فرمایا کہ اب میرا دل خوش ہوا اور رنج وغم سب جاتا رہا پھر ارشاد کیا کہ اے
ملک الموت قریب آجا۔ ملک الموت نے قریب آکر جان قبض کرنی شروع کردی پھر جب روح ناف تک
آگئی تو آپنے فرمایا اے جبرئیل موت کسقدر کڑوی چیز ہے جبرئیل نے آپکی طرف سے منہ پھیر لیا پیغمبر خدا نے فرمایا
کیا تم میرا منہ دیکھنا نہین چاہتے حضرۃ جبرئیل نے جواب دیا کوئی ایسا دل کہانسے لائے کہ نزع کے وقت آپکے
چہرۂ مبارک کو دیکھہ سکے انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کھنچکر سینہ
تک آگئی تھی مگر اسحالتمین بھی آپ یہ فرماتے تھے کہ مین تمکو نماز اور لونڈی غلامون کی حفاظت کے متعلق
وصیت کرتا ہون حتی کہ جبتک زبان اُلٹ سکی آپ یہی فرماتے رہے حضرۃ علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ پیغمبر خدا
نے دم واپسین دو مرتبہ اپنے ہونٹ ہلائے مینے جو کان رکھکر سنا تو یہ فرماتے تھے اُمتی اُمتی (اے میری امت
پر رحم کر میری امت پر رحم کر) الغرض ربیع الاول کے مہینے مین پیر کے دن آپ کی وفاۃ ہوگئی سچ ہے اگر
دنیا مین کوئی ہمیشہ رہنے کیلئے آتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابدالآباد تک یہین رہتے روایت ہے
کہ جب حضرت علی نے غسل کے لئے آپ کو تختہ پر لٹادیا تو کسی نے گھر کے ایک کونے مین سے آواز دی

لا تغسلوا محمداً فانه طاهر مطهر فوقع فی نفسه شیٔ من ذلک فقال علی من انت فان النبی امرنا بذلک فاذا بهاتف آخر ینادی یا علی غسله فان الهاتف الاول کان ابلیس علیه اللعنة حسد محمداً وقصد ان لا یدخل محمد قبره مغسلاً فقال علی جزاک الله خیراً اذ اخبرتنی ان ذلک ابلیس علیه اللعنة فمن انت قال انا الخضر حضرت جنازة محمد علیه السلام فغسله علی رضی الله عنه وصب الماء فضل بن عباس و اسامة بن زید رضی الله عنهم اجمعین وجبرائیل علیه السلام جاء بحنوط من الجنة وکفنوه ودفنوه فی حجرة عائشة رضی الله عنها لیلة الاربعاء وسط اللیل و قیل لیلة الثلاثاء وهی قائمة علی قبر النبی علیه السلام وتقول یا من لم یلبس الحریر ولم ینم علی الفراش الوثیر یا من خرج من الدنیا ولم یشبع بطنه من خبز الشعیر یا من اختار الحصیر علی السریر یا من لم ینم طول اللیالی من خوف السعیر روی انهم جعلوا غسالته علیه السلام فی اربع قواریر فاخذ جبرائیل علیه السلام قارورة واسرافیل علیه السلام قارورة ومیکائیل علیه السلام قارورة وعزرائیل علیه السلام قارورة فعزرائیل علیه السلام یقطر منها وقت النزع علی افواه المؤمنین فتسهل علیهم سکرات الموت ومیکائیل علیه السلام یقطر منها علی افواههم وقت السؤال فیسهل علیهم جواب منکر ونکیر واسرافیل علیه السلام یقطر منها یوم القیامة

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل نہ دو کیونکہ وہ خود طاہر و مطہر ہین اس سے حضرت علی کے دل مین ایک خیال سا پیدا ہو گیا اور آپنے کہا تو کون پیغمبر خدا نے خود ہمکو غسل دینے کا ارشاد فرمایا ہے اتنے مین دوسری آواز آئی کہ اے علی پیغمبر خدا کو غسل دو۔ پہلا آواز دینے والا شیطان ملعون تھا اس نے ازراہ حسد یہ ارادہ کیا تھا کہ پیغمبر خدا کو غسل نہ دیا جائے اور آپ اسی طرح مدفون ہون حضرۃ علی نے فرمایا جزاک اللہ خیرا تمنے مجھے اُسکے ابلیس ہونے کی اطلاع دی مگر یہ بتاؤ کہ تم کون ہو جواب آیا کہ مین خضر ہون پیغمبر خدا کے جنازہ پر آیا ہون چنانچہ حضرۃ علی نے غسل دیا اور فضل بن عباس اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہم نے پانی ڈلوایا اور جبرئیل جنت کی خوشبو لائے پھر آپ کو کفنا کر بدھ کی رات کو آدھی بجے حضرت عائشہ کے حجرہ مین دفن کر دیا بعض نے منگل کی رات بیان کی ہے۔ اسوقت حضرت عائشہ نے قبر مبارک پر کھڑے ہو کر فرمایا آپ وہ ہین کہ جس نے کبھی ریشمی لباس نہ پہنا کبھی قیمتی بستر پر نسوئے دنیا سے جاتے وقت تک کبھی جو کی روٹی پیٹ بھر کر نہ کھائی آپ نے ہمیشہ بوریے کو تخت پر ترجیح دی دوزخ کے ڈر سے کبھی رات بھر آرام نہ فرمایا۔ روایت ہے کہ آپ کے غسل کا پانی چار شیشون مین بھر کر ایک شیشہ حضرۃ جبرئیل نے لیا ایک میکائیل نے ایک اسرافیل نے ایک عزرائیل نے۔ عزرائیل نزع کے وقت مومنو نکے منہ مین اُسمین سے ایک قطرہ ٹپکا دیتے ہین اس سے موت کی سختی مین آسانی ہو جاتی ہے میکائیل منکر نکیر کے سوال کے وقت ایک قطرہ ڈالدیتے ہین اس سے جواب مین سہولت ہو جاتی ہے اسرافیل قیامت کے دن ایک قطرہ

علی اقوامهم فیامنون وجبرائیل علیہ السلام یقطر منها فی وقت رؤیۃ الملٰک القفار علی عیونهم فیرون ربهم بلا کیف اللهم اکرمنا بشفاعته فی العقبی کما اکرمتنا بشریعته وسنته فی الدنیا آمین یا ارحم الراحمین وسلام علی المرسلین والحمد لله رب العالمین

سورۃ **بسم اللہ الرحمن الرحیم** المائدۃ

(یا ایها الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب) ای الاصنام التی نصبت للعبادۃ (والازلام) سبق تفسیرہ فی اول السورۃ (رجس) قذر تعاف منه العقول وافرادہ لانه خبر للخمر وخبر المعطوفات محذوف او خبر لمضاف محذوف کانه قال انما تعاطی الخمر والمیسر (من عمل الشیطان) لانه مسبب عن تسویله وتزیینه (فاجتنبوه) الضمیر للرجس او لما ذکر او للتعاطی لعلکم تفلحون لکی تفلحوا بالاجتناب عنه واعلم انه تعالی اکد تحریم الخمر والمیسر فی هذہ الآیۃ بان صدر الجملۃ بانما

چہرہ پر چھڑک دین گے اس سے اہوال قیامت سے امن ملیگا اور جبریلؑ دیدار الٰہی ہوتے وقت ایک قطرہ آنکھون پرڈالدین گے اس سے مومنونکی آنکھونکو جمال بلا کیف اور دیدار خداوندی کے مشاہدہ کی طاقت حاصل ہوجایگی الٰہی جسطرح تونے ہمکو دنیا مین پیغمبر آخر الزمان کی شریعت اور سنت کی طرف رہبری فرماکر ممتاز کیا ہے اسی طرح عقبے مین اُن کی شفاعت سے معزز کر۔ آمین۔ یا ارحم الراحمین وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العلمین

سورہ **بسم اللہ الرحمن الرحیم** مائدہ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ

مسلمانو شراب اور جُوا اور بتون کے تھان جو پوجا کے لئے قایم کیے جاتے ہین اور فال لینے کے تیر ناپاک شیطانی کام ہین جن سے عقل پرہیز کرتی ہے۔ ازلام کی تفسیر ابتدائے سورہ مین گزر گئی لفظ رجس اسلئے مفرد آیا ہے کہ الخمر کی خبر ہے اور باقی معطوفات کی خبر محذوف ہے یا یہ کہیے کہ رجس مضاف محذوف کی خبر ہے گویا اس طرح فرمایا گیا ہے انما تعاطی الخمر والمیسر یعنے شراب پینا اور جوا کھیلنا ناپاک فعل ہے اور چونکہ شیطان اِن افعال کو بنا سنوار کر لوگون کے سامنے لانے کا سبب ہے اسلیے اُن کو شیطانی کام فرمایا ہے فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ پس تم اِس سے بچتے رہو تاکہ اپنی پرہیزگاری کے باعث مراد کو پہنچو ضمیر مفرد لفظ رجس کی طرف راجع ہو یا مذکور کی طرف یا تعاطی کی طرف یہ یاد رہے کہ اللہ تعالی نے اس آیۃ مین شراب اور جوئے کی حرمت کو کئی قسم کی تاکید کے ساتھ بیان فرمایا ہے (۱) جملہ کو لفظ انما سے شروع کیا حصر کا فائدہ دیتا ہے

وقرنهما بالانصاب والازلام وسماهما رجسا وجعلهما من عمل الشيطان تنبيها على ان الاشتغال بهما شر بحت او غالب وامر بالاجتناب عن عينهما وجعله سببا يرجى منه الفلاح ثم قرر ذلك بان بين مافيهما من المفاسد الدنيوية والدينية المقتضية للتحريم (قاضی) روی عن ابی هريرة رضی الله عنه انه قال قال عليه السلام اذا صلى المؤمن على قبض الملك الموت تلك الصلوة باذن الله ويبلغها الى قبری فيقول الملك يا محمد ان فلان بن فلان من امتك صلى عليك فاقول بلغه منی عشر صلوات وقل له حلت شفاعتی لك ثم يصعد الملك حتى ينتهی الى العرش فيقول يا رب ان فلان بن فلان صلى على حبيبك محمد عليه السلام مرة فيقول الله تعالى بلغه منی عشر صلوات ثم يخلق الله تعالى من صلوته بكل حرف ملكا له ثلثمائة وستون راسا وفی كل راس ثلثمائة وستون وجها وفی كل وجه ثلثمائة وستون فما وفی كل فم ثلثمائة وستون لسانا يتكلم بكل لسان ويثنی على الله تعالى بثلثمائة وستين نوعا فيكتب ثواب ذلك للمصلی على النبی عليه السلام الى يوم القيمة وفی رواية ان نوحا عليه السلام لما غرس الكرمة ولم تخضر جاءه ابليس عليه اللعنة فقال يا نبی الله ان اردت ان تخضر الكرمة فدعنی اذبح عليها سبعة اشياء

---

(۲) ان دونوں کو انصاب و ازلام کے ساتھ ذکر کیا (۳) ان کو مجسم ناپاک فرمایا (۴) انہیں شیطانی کام بتایا۔ یہ اسبات پر تنبیہ ہے کہ انہیں مشغول ہونا سراسر برائی ہے یا برائی زیادہ ہے بھلائی بہت کم ہے (۵) ان سے اجتناب کا حکم فرمایا اور اسے نجات کا سبب قرار دیا (۶) پھر انکی دینی و دنیوی خرابیاں بیان کیں جو حرمت کا تقاضا کرتی ہیں (قاضی بیضاوی) ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا جب کوئی مومن مجھپر درود بھیجتا ہے ملک الموت اُسے میری قبر کے پاس لاکر یہ کہتے ہیں کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) فلاں شخص کے بیٹے فلاں شخص نے جو آپ کی اُمت میں ہے آپ پر درود بھیجا ہے۔ میں جواب دیتا ہوں کہ میری طرف سے اُسپر دس رحمتیں بھیجکر یہ کہو کہ تو اپنے پیغمبر کی شفاعت کا مستحق ہوگیا پھر فرشتہ اوپر چڑھکر اسکو عرش تک لے پہنچتا ہے اور یہ عرض کرتا ہے الٰہی فلاں بن فلاں نے آپ کے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایکبار درود بھیجا ہے اللہ تعالی فرماتا ہے میری طرف سے اُسپر دس رحمتیں بھیجو پھر اللہ تعالی اس درود کے ہر حرف سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جس کے تین سو ساٹھ سر۔ ہر سر میں تین سو ساٹھ چہرے ہر چہرے میں تین سو ساٹھ مُنہ ہر منہ میں تین سو ساٹھ زبانیں ہوتی ہیں یہ فرشتہ ہر زبان سے کلام اور تین سو ساٹھ طرح اللہ تعالی کی تعریف کیا کرتا ہے اور اللہ تعالی اس کا ثواب قیامت تک درود بھیجنے والے کے نامہ اعمال میں لکھتا رہتا ہے ایک روایت میں ہے کہ حضرۃ نوح نے جب انگور کا درخت بویا اور وہ سرسبز نہوا تو شیطان نے حاضر ہو کر کہا کہ آپ مجھے اجازت دیں تاکہ اسکی جڑ میں سات جانور ذبح کردوں

فقال افعل اسدا ودبا ونمرا وابن آوی وکلبا ودیکا وثعلبا وصب دماءها فی اصل الکرمة فاخضرت من ساعتها وحملت الکرمة من العنب سبعین لونا وکانت تحمل من قبل لونا واحدا فلذلک کان شارب الخمر شجاعا کالاسد قویا کالدب غضبان کالنمر وحدثا کابن اوی ومقاتلا کالکلب ومنتقما کالثعلب فی مصوتا کالدیک (حیاۃ القلوب) وعن ابی هریرۃ رضی الله تعالی عنه انه قال ان رسول الله علیه السلام قال لا یزنی الزانی حین یزنی وهو مؤمن ولا یسرق السارق حین یسرق وهو مؤمن ولا یشرب شارب الخمر حین یشرب وهو مؤمن رواه البخاری قوله فهو مؤمن الواو للحال تقدیره هو حال کونه شارب الخمر لیس بمؤمن عند الشافعی لان العمل جزء من الایمان الکامل عنده وعندنا لیس بجزء فی مطلق الایمان ولا من الایمان الکامل فلذلک کان تارک العمل مؤمنا عندنا لانه سئل رسول الله عن قوله لا یشرب شارب الخمر حین یشربها وهو مؤمن فادار دائرۃ واسعة فی الارض ثم ادار فی وسط الدائرۃ دائرۃ اخری فقال الدائرۃ الاولی للاسلام والدائرۃ الثانیة للایمان فان شرب العبد او زنی او سرق خرج من دائرۃ الایمان الی دائرۃ الاسلام ولا یخرج من دائرۃ الاسلام الا بشرک نعوذ بالله تعالی اعلموا ایها الاخوان ان الایمان والاسلام واحد عندنا بدلیل قوله تعالی

آپ نے اجازت دیدی۔ شیطان نے شیر۔ ریچھ۔ چیتا۔ گیدڑ۔ کتا۔ مرغ۔ لومڑی ذبح کرکے اِن کا خون اُس کی جڑمیں ڈالا۔ درخت فی الفور سرسبز ہوگیا۔ اور ستر رنگ کے انگور پھلے۔ حالانکہ اس سے پہلے صرف ایک ہی رنگ کے پھل آتے تھے۔ یہی سبب ہے کہ شراب پینے والا شیر کی طرح شجاع۔ ریچھ کی طرح قوی چیتے کی طرح غصیل۔ گیدڑ کی طرح ناپاک کتے کی طرح لڑاکا لومڑی کی طرح بدلہ لینے والا اور مرغ کی طرح چیخنے چلانے والا ہوا کرتا ہے (حیاۃ القلوب) ابوہریرہ سے مروی ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مؤمن الحدیث زناکار زنا کرتے وقت چور چوری کرتے وقت شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں رہتا لفظ وہو مؤمن میں واو حالیہ ہے تو مطلب یہ ہوا کہ زانی چور شرابخوار اپنا فعل کرنے کی حالت میں مومن نہیں رہتے امام شافعیؒ نے حدیث کے یہی معنے لیئے ہیں کیونکہ اُن کے نزدیک عمل ایمان کامل کا جزء ہے لیکن ہمارے یعنے حنفیوں کے نزدیک عمل مطلق ایمان کا جزء قرار دیا گیا ہے نہ کامل ایمان کا اسلیئے تارک عمل ہمارے نزدیک مومن رہتا ہے پیغمبر خدا سے جب اس حدیث کے معنے پوچھے گئے تو آپنے زمین پر ایک بڑا سا دائرہ کھینچا پھر اِس دائرے میں ایک اور دائرہ بنایا اور یہ فرمایا کہ پہلا دائرہ اسلام کا ہے اور دوسرا ایمان کا۔ آدمی جب زنا یا چوری کرتا یا شراب پیتا ہے تو دائرہ ایمان سے نکلکر دائرہ اسلام میں آجاتا ہے اور دائرہ اسلام سے بجز شرک کے اور کسی گناہ کے باعث نہیں نکل سکتا (نعوذ باللہ منہ) لیکن بھائیو یہ معلوم رہے کہ ہمارے نزدیک ایمان اور اسلام ایک ہی چیز ہے اور اسکی دلیل یہ آیت ہے

(ومن يبتغ غير الاسلام دينا فلن يقبل منه وهو فى الآخرة من الخاسرين) اى من المغبونين لانه اختار منزلة النار بدل منزلة الجنة وروى عن ابن عباس رضى الله عنهما انه قال قال رسول الله صلى الله عليه السلام من كان يؤمن بالله واليوم الآخر فلا يجلس على مائدة يشرب عليها الخمر رواه الطبرانى وروى عن ابى هريرة رضى الله عنه انه قال قال رسول الله عليه السلام اذا زنى العبد وشرب الخمر نزع الله عنه الايمان كما يخلع الانسان القميص من رأسه رواه الحاكم روى عن ابى هريرة رضى الله تعالى عنه انه قال قال عليه السلام اذا زنى العبد وشرب الخمر خرج منه الايمان فكان فوق راسه كالظلة فاذا فرغ من ذلك العمل رجع اليه الايمان رواه البخارى قال الفقيه ابو الليث اياك وشرب الخمر فان فى شربها عشر خصال مذمومة اولها انه اذا شرب الخمر يصير بمنزلة المجنون فيصير ضحكة للصبيان ومذموما عند العقلاء والثانية انها مذهبة للعقل ومتلفة للمال والثالثة ان شربها سبب للعداوة بين الاخوان والاصدقاء والرابعة ان شربها يمنعه عن ذكر الله وعن الصلوة والخامسة ان شربها يحمله على الزنا لانه اذا شرب الخمر تطلق امرأته وهو لا يشعر والسادسة انها مفتاح كل شر لانه اذا شرب الخمر سهل عليه جميع المعاصى والسابعة انه يؤذى حفظته بادخالهم فى مجلس الفسق والثامنة انه وجب عليه الحد بثمانين جلدة

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ الآية یعنے جو شخص بجز اسلام کے کسی اور دین کی پیروی کریگا تو اُس کا کوئی عمل ہرگز قبول نہوگا اور وہ آخرمین نقصان اُٹھائیگا کیونکہ اُس نے جنت کے گھر کی جگہ دوزخ کا گھر اختیار کرلیا ہے ابن عباس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خدا اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو اُسکو چاہیے کہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جسپر شراب موجود ہو (طبرانی) ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا فرماتے ہین جب بندہ زنا کرتا یا شراب پیتا ہے تو اللہ اُس کا ایمان اس طرح چھین لیتا ہے جسطرح انسان اپنا کرتا اُتارڈالتا ہے (رواہ الحاکم) ابوہریرہ روایت کرتے ہین کہ رسول خدا نے فرمایا جب بندہ زنا کرتا یا شراب پیتا ہے تو اُسکا ایمان دل سے نکلکر سائبان کی طرح سر پر آجاتا ہے پھر جب وہ اپنی بدفعلی سے الگ ہوجاتا ہے تو ایمان رجوع کرتا ہے (بخاری) فقیہ ابو اللیث کا قول ہے کہ شراب سے قطعًا پرہیز کرنا چاہیے کیونکہ اسکے پینے مین دس طرح کی خرابیان ہین (۱) آدمی پاگل سا ہوجاتا ہے اسلئے لڑکے اُسپر ہنستے اور عقلمند اُسے بُرا جانتے ہین (۲) شراب عقل کو زائل مال کو ضائع کردینے والی چیز ہے (۳) اسکے پینے سے بھائیون اور دوستون مین عداوت قایم ہوجاتی ہے (۴) شراب ذکر الٰہی اور نماز سے روکتی ہے (۵) زنا کی طرف برانگیختہ کرتی ہے کیونکہ بسا اوقات شرابی نشہ کی حالت مین اپنی گھروالی کو طلاق دیدیتا ہے اور اُسے خبر بھی نہین ہوتی (۶) شراب تمام گناہون کی کنجی ہے کیونکہ شراب پینے والا تمام گناہون کو آسان سمجھا کرتا ہے (۷) شرابی کراماً کاتبین کو گناہ کی محفل مین شامل کرنے کے باعث اُنہین ایذا دیا کرتا ہے (۸) اُسپر بطور تعزیر اسّی کوڑے لگانے چاہییٔن

وان لم یضرب فی الدنیا یضرب فی الاخرة بسوط من نار علی رؤس الناس ینظر الیہ الآباء والاصدقاء والتاسعة انہ غلق باب السماء علی نفسہ لانہ لا یرفع حسناتہ ولا دعاؤہ اربعین یوما والعاشرة انہ مخاطر علی انہ یخاف علیہ ان ینزع منہ الایمان عند موتہ فہذہ العقوبات فی الدنیا قبل موتہ وقبل ان ینتہی الی عقوبات الاخرة فلا ینبغی للعاقل ان یختار لذة قلیلة علی لذة طویلة وروی عن ابی امامة عن النبی علیہ السلام انہ قال ثلاثة لا یدخلون الجنة مدمن الخمر وقاطع الرحم ومصدق السحر ومن مات مدمن الخمر سقاہ اللہ تعالیٰ من نہر الغوطة وھو نہر یجری من فروج الزانیات یؤذی اہل النار من نتن ریحہ رواہ احمد وابن عدی وروی عن عائشة رضی اللہ عنہا انہا قالت قال رسول اللہ علیہ السلام من شرب الخمر فلا تزوجوہ وان مرض فلا تعودوہ وان مات فلا تصلوا علیہ فوالذی بعثنی بالحق نبیا ما شرب الخمر الا ملعون فی التورٰة والانجیل والزبور والفرقان ومن اطعمہ لقمة سلط اللہ علی جسدہ حیة وعقربا ومن قضی حاجتہ فقد اعانہ علی ہدم الاسلام ومن اقرضہ فقد اعانہ علی قتل مؤمن ومن جالسہ حشرہ اللہ یوم القیامة اعمی لا حجة لہ الحدیث وقیل الکبائر

اگر دنیا مین حد نہ لگی تو بروز قیامت لوگون کے سامنے آگ کے کوڑے لگائے جائینگے کہ اُسکے باپ دادا دوست آشنا سب تماشا دیکھتے ہون گے (۹) شرابی کیلیئے آسمان کے دروازے بند ہو جاتے ہین کہ چالیس دن تک نہ اُسکی کوئی نیکی اوپر جائے نہ دعا قبول ہو (۱۰) اُس سے مرتے وقت ایمان جاتے رہنے کا اندیشہ ہے۔ یہ مرنیسے پہلے دنیوی عذاب ہین جو عذاب آخرت سے قبل ہونے لگتے ہین پس عقلمند کی یہ شان نہین کہ دائمی لذتون کے سامنے اس تھوڑی سی دیر کے بے مزہ لطف کو اختیار کرے ابی اُمامہ سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا تین طرح کے آدمی جنت مین داخل نہونگے (۱) عمر بھر کا شرابی (۲) قطع رحمی کرنے والا (۳) جادو ٹونے کو اچھا سمجھنے والا۔ جو شخص عمر بھر شراب پیتے پیتے مرجائیگا اُسے اللہ تعالیٰ نہر غوطہ کا پانی پلائیگا یہ نہر زنا کار عورتوں کی شرمگاہ سے جاری ہوگی اور اسکی بدبو سے تمام اہل دوزخ کو تکلیف پہنچیگی (رواہ احمد وابن عدی) حضرة عائشہ فرماتی ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شرابی کو بیٹی نہ دو۔ وہ بیمار پڑ جائے تو اُسکی عیادت نکرو اور مرجائے تو اُسکے جنازہ کی نماز نہ پڑھو۔ اُس خدا کی قسم جس نے مجھے برحق نبی بنا کر بھیجا ہے شرابی کے حق مین توریت انجیل زبور فرقان مین لعنت اُتری ہے۔ جو شخص اُسے ایک لقمہ کھلائے گا خدا اُسکے بدن پر سانپ بچھو مسلط کر دیگا اور جس نے اُسکی کوئی ضرورت پوری کر دی گویا اُس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد کی اور جس نے اُسے قرض دیا گویا کسی مسلمان کے قتل پر اُس کا مددگار بنا اور جو اُس کا ہمنشین رہا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اُسکو اندھا کر کے اُٹھائیگا کہ اُسکے پاس کوئی حجت نہوگی (الحدیث) علماء کا قول ہے کہ کبیرہ گناہ یہ ہین

الاشراک باللہ وقتل النفس بغیر حق وشرب الخمر والزنا واللواطة وقذف المحصنین والمحصنات بالزنا وعقوق الوالدین المسلمین بقول او بفعل والفرار من الزحف من رجل واحد او رجلین فی الحرب واکل مال الیتیم ظلما وشهادة الزور واکل الربا وشهر رمضان نهارا بغیر عذر عامدا ومقاطعة الرحم والیمین الفاجرة واکل اموال الناس ظلما والنقص فی الکیل والمیزان وتقدیم الصلوة علی وقتها وضرب المسلم بغیر حق وشتم النبی علیه السلام والکذب علی النبی متعمدا وکتمان الشهادة بلا عذر واخذ الرشوة وقتل نفسه او قطع عضو من اعضائه والدیاثة والسعایة بین الرجل والمرأة والسعایة عند الظالم والسحر ومنع الزکوة والامر بالمنکر والنهی عن المعروف والوقیعة فی اهل العلم واحراق الحیوان بالنار وامتناع المرأة من زوجها بلا سبب فکلها کبائر روی عن عثمان بن عفان رضی الله تعالٰی عنه قال سمعت النبی علیه السلام یقول اجتنبوا الخمر فانها ام الخبائث فانه کان رجل ممن کان قبلکم یتعبد ویعتزل الناس فعلقته امرأة سوء فارسلت الیه خادمًا فقال انا ندعوک للشهادة فدخل فطفقت کلما دخل بابا اغلقته دونه

(۱) شرک (۲) قتل ناحق (۳) شرابخواری (۴) زنا (۵) اغلام (۶) مسلمان مرد و عورت پر زناکاری کی تہمت (۷) مسلمان والدین کی نافرمانی قول مین یا فعل مین (۸) جہاد مین ایک یا دو آدمیون کے مقابلہ سے بھاگ جانا (۹) یتیم کا مال زبردستی کھا جانا (۱۰) جھوٹی گواہی (۱۱) سود کھانا (۱۲) بلا عذر رمضان مین دنکو دانستہ کھانا پینا (۱۳) قطع رحمی (۱۴) جھوٹی قسم کھانا (۱۵) ظلم سے لوگونکا مال ہضم کرجانا (۱۶) ناپ تول مین کمی کرنا (۱۷) وقت سے پہلے نماز پڑھنا (۱۸) مسلمان کو ناحق مارنا (۱۹) پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہنا (۲۰) رسول خدا پر قصدًا جھوٹ باندھنا (۲۱) بلا عذر گواہی کا چھپانا (۲۲) رشوة لینا (۲۳) خودکشی (۲۴) اپنا کوئی عضو کاٹ ڈالنا (۲۵) تکبر کی راہ سے حکومت جتانا (۲۶) میان بیوی مین چغلی کھا کر لڑائی ڈلوانا (۲۷) کسی ظالم سے کسیکی چغلی کھانا (۲۸) جادو کرنا (۲۹) زکوة نہ دینا (۳۰) بری باتون کا حکم کرنا (۳۱) نیک کامون سے روکنا (۳۲) اہل علم مین لڑائی ڈلوانا (۳۳) کسی جانور کو آگ مین جلانا (۳۴) بلا سبب بیوی کو خاوند کے پاس جانے سے روکنا۔ یہ سب کبیرہ گناہ ہین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مینے پیغمبر خدا سے سنا ہے فرماتے تھے شراب سے بچتے رہو کیونکہ یہ تمام برائیون کی جڑ ہے تمسے پہلے (بنی اسرائیل مین) ایک عابد تھا جو لوگون سے الگ رہا کرتا تھا ایک بدعورت اسکے پیچھے لپٹ گئی اور ایک دن یہ پیغام دیکر اپنی خادمہ کو اسکے پاس بھیجا کہ ہم آپکو ایک امر کی گواہی کے لیئے بلاتے ہین عابد بیچارہ سیدھا سادہ اسکے ساتھ ہولیا اور جب گھر مین داخل ہوا خادمہ نے فورًا دروازہ کی زنجیر لگا دی پھر جس جس دروازہ سے

حتی اذا افضی ای بلغ الی امرأة جالسة وعندها غلام وزجاجة فیها خمر فقالت انا لم ادعک للشهادة ولکن ندعوک لتقتل هذا الغلام او تقع علی او تشرب کاسا من الخمر فان ابیت صحت بک وفضحتک قال فلما رای انه لابد له من ذلک قال اسقنی کاسا من الخمر فسقته کاسا من الخمر فزال عقله حتی وقع علیها ای جامعها وقتل الغلام فاجتنبوا الخمر فانه لایجتمع ایمان وادمان الخمر فی صدر الرجل ابدا الا ویوشک احدهما ان یخرج صاحبه رواه ابن حبان فی صحیحه اما سمعت قصة برصیصا لعن ای بعد عن رحمة الله بسبب شرب الخمر وذلک ان برصیصا عبد الله مائتین وعشرین سنة لم یعص الله فیها طرفة عین وکان له ستون الفا من تلامیذه یمشون فی الهواء ببرکة عبادته حتی تعجب الملائکة من عبادته قال الله تعالی ما تعجبون منه انی اعلم ما لا تعلمون ان برصیصا فی علمی یکفر ویدخل النار ابدالآبدین بشرب الخمر فسمع ابلیس علیه اللعنة ذلک القول فعلم ان هلاکه فی یده فجاء الی صومعته علی صورة عابد قد لبس المسح فناداه فقال له برصیصا من انت وما ترید قال انا عابد

یہ گزرتا رہا وہ نابکار قفل کنڈی جڑتی چلی گئی یہانتک کہ عابد نے سب سے آخر کے درجہ مین پہنچکر یہ دیکھا کہ ایک عورت بیٹھی ہے اُسکے پاس ایک لڑکا ہے اور ایک شیشہ مین شراب بھری رکھی ہے اُس عورت نے عابد سے کہا کہ آپ کو گواہی کیلیئے نہین بلایا بلکہ اسلیئے طلب کیا ہے کہ یا تو اس لڑکے کو قتل کر دو یا مجھسے ہمبستر ہوجاؤ یا ایک گلاس شراب پی لو اگر انکار کروگے تو مین چیخون گی چلاؤن گی تمہاری فضیحتی کر کے رکھدونگی عابد نے جب یہ دیکھا کہ بُرے پھنسے تو عورت سے کہا اچھا مجھے تم شراب کا گلاس دیدو عورت نے دیدیا یہ غٹ غٹ اُتار گئے تھوڑی دیر مین عقل جاتی رہی عورت سے ہمبستر ہونا پڑا اور لڑکے کو قتل کر دیا۔ اسلیئے شراب سے پرہیز چاہیئے۔ لوگون کے سینہ مین ایمان اور شراب کا دائمی شغل کبھی جمع نہین ہوتا بلکہ ایک دوسرے کو نکال باہر کرتا ہے (اسے ابن حبان نے اپنی صحیح مین نقل کیا ہے) شاید تمنے برصیصا کا قصہ نہین سنا جو شراب خواری کے باعث ملعون ہوا اور رحمت الٰہی سے دور رہا (سنیئے) برصیصا ایک بڑا عابد آدمی تھا اُس نے دوسو بیس برس تک خدا کی ایسی عبادت کی کہ ایک لمحہ کیلیئے بھی کسی گناہ کی طرف متوجہ نہین ہوا اسکی عبادت کی برکت سے اُسکے ساٹھ ہزار مرید ہوا پر اُڑا کرتے تھے حتے کہ جب فرشتون کو اُسکی عبادت سے تعجب ہوا تو اللہ تعالی نے فرمایا کہ تعجب نکرو جو کچھ مین جانتا ہون تم نہین جانتے میرے علم مین برصیصا شراب خواری کے سبب کافر ہوکر ہمیشہ کیلیئے جہنم مین جائیگا شیطان نے یہ گفتگو سنکر سمجھ لیا کہ برصیصا میرے ہات سے تباہ ہوگا چنانچہ عابدونکی صورت بنا کر کملی پوش بنکر برصیصا کے عبادتخانہ مین آموجود ہوا اُس نے پوچھا کہ تم کون ہو کس ارادہ سے آئے ہو شیطان نے جواب دیا مین عابد ہون

جئت الیک لاکون عونا علی عبادتک لله تعالیٰ فقال من اراد عبادۃ الله تعالیٰ فالله یکفی صاحبہا فقام ابلیس یعبد الله تعالیٰ ثلاثۃ ایام لم ینم ولم یاکل ولم یشرب قال برصیصا انا افطر وانام واکل واشرب وانت لا تاکل ولا تشرب وانی عبدت مائتین وعشرین سنۃ ولم اقدر علی ترک الاکل والشرب قال ابلیس انا اذنبت ذنبا فمتی ذکرتہ سقط عنی النوم والاکل والشرب قال برصیصا ما حیلتی حتی اکون مثلک قال اذہب فاعص الله ثم تب الیہ فانہ رحیم حتی تجد حلاوۃ الطاعۃ قال ای شیء افعل قال الزنا قال لا افعلہ قال اقتل مؤمنا قال لا افعلہ قال اشرب الخمر المسکر فانہ اہون وخصمک الله قال این اجدہ قال اذہب الی قریۃ کذا فذہب فرای امرأۃ جمیلۃ فاشتری منہا الخمر فشرب وسکر وزنی فدخل علیہا زوجہا فضربہ وقتلہ ثم ان ابلیس تمثل فی صورۃ انسان وسعی بہ الی السلطان فاخذوہ وجلدوہ للخمر ثمانین جلدۃ وللزنا مائۃ جلدۃ وامر لہ بالصلب لاجل الدم فلما صلب جاء ابلیس الی برصیصا فی تلک الصورۃ فقال کیف حالک قال من طاع قرین السوء

اور اسلیے آیا ہون کہ ہم تم مل جلکر عبادت الٰہی کیا کرین تو اچھا ہو برصیصا نے کہا بہت اچھا الله تعالےٰ اپنے عابدونکا خود کفیل ہو جاتا ہے شیطان برابر تین روز تک عبادت مین کھڑا رہا کھانا پینا سونا سب چھوڑ دیا برصیصا نے کہا مین روزہ افطار کرتا ہون کھاتا پیتا ہون سو رہتا ہون مگر تم ان سب سے الگ ہو۔ دو سو بیس برس عبادت مین گزر گئے ہین مگر اب تک کھانا پینا ترک کر دینے کی قدرت حاصل نہین ہوئی شیطان نے کہا مجھسے ایک گناہ سرزد ہو گیا ہی جب وہ یاد آجاتا ہے بھوک پیاس نیند سب جاتی رہتی ہے برصیصا نے کہا مجھے بھی کوئی ترکیب بتا کر اپنا جیسا بنا لو شیطان بولا کہ تم عبادتخانہ سے نکلکر کوئی سا گناہ کر کے توبہ کر لینا۔ خدا غفور رحیم ہے پھر دیکھنا کہ عبادت مین کیسا مزہ آتا ہی برصیصا نے پوچھا اچھا کونسا گناہ کرون۔ جواب دیا۔ زنا۔ کہا یہ تو مجھسے نہو سکیگا شیطان بولا خیر کسی مسلمان کو جان سے مار ڈالنا برصیصا نے اس سے بھی انکار کر دیا شیطان نے کہا سبکو جانے دو تھوڑی سے شراب پی لینا سب سے سہل لگتا ہے الله تعالی معاف کریگا برصیصا نے کہا شراب کہان بکتی ہی شیطان بولا فلا گانو مین ہے۔ نتیجہ برصیصا چلدیا اور اُس گانو مین جا کر دیکھا کہ ایک نہایت حسین عورت شراب بیچتی ہے۔ خریدی اور ڈگڈگا کے چڑہالی تھوڑی دیر مین نشہ کا بھوت آچڑہا عورت سے زنا کیا اتفاقاً اُسکا خاوند آگیا اُسے مار پیٹ ہی اور آخر کار برصیصا نے اُس خلل انداز کو جان سے مار ڈالا یہ دیکھکر شیطان نے آدمی کی صورت مین ہو کر حاکم وقت سے مخبری کر دی برصیصا گرفتار ہو گیا پہلے اَسّی کوڑے شراب کے اور سو کوڑے زنا کی تعزیر مین لگے پھر خون کے قصاص مین سولی کا حکم ہوا جب سولی تیار ہو گئی شیطان عابد کی صورت مین سامنے آیا اور حال پوچھنے لگا۔ برصیصا نے کہا بُرے دوستون کی

فجزاؤه هكذا قال ابليس كنت فى بلائك مائتين وعشرين سنة حتى صلبتك فلو اردت انزلتك قال اريد واعطيك ما تريد قال اسجد لى سجدة واحدة قال لم اقدر ان اسجد لك على الخشب قال اسجد بالايماء فسجد وكفر بالله وخرج من الدنيا بلا ايمان نعوذ بالله تعالى (حياة القلوب) روى ان عبدالرحمن بن عوف صنع طعاما وشرابا فدعا نفرا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم حين كانت الخمر مباحة فاكلوا وشربوا فلما ثملوا اى سكروا وجاء وقت صلوة المغرب قدموا احدهم ليصلى بهم فقرأ قل يايها الكافرون اعبد ما تعبدون وانتم عابدون ما اعبد فنزلت لا تقربوا الصلوة وانتم سكارى الاية ثم كانوا لا يشربون فى اوقات الصلوة فاذا صلوا العشاء شربوها فلا يصبحون الا وقد ذهب عنهم السكر وعلموا ما يقولون ثم نزل تحريمها بقوله انما الخمر والميسر الاية ومعنى لا تقربوا الصلوة لا تغشوها ولا تقوموا اليها واجتنبوها كقوله عليه السلام جنبوا عن مساجدكم صبيانكم ومجانينكم (كشاف) وقيل لما نزل تحريم الخمر قالت الصحابة يارسول الله

صلاح ومشورہ ماننے والوں کو ایسی ہی سزا ملا کرتی ہے۔ شیطان نے جواب دیا کہ میں دو سو بیس برس سے تیرے فکر میں تھا آج بڑی مشکل سے یہانتک نوبت پہنچی ہے اگر تو کہے تو میں تجھے سولی سے اُتار سکتا ہوں برصیصا نے کہا میں تو دل وجان سے یہی چاہتا ہوں اسکے صلہ میں جو تم کہو وہ کرگزروں شیطان نے کہا ایکبار مجھے سجدہ کرلے برصیصا نے کہا میں سولی کے تختہ پر کس طرح سجدہ کرسکتا ہوں شیطان بولا اشارہ ہی سے سہی چنانچہ اِدہر اُس نے سجدہ کیا اُدہر سولی ملگئی اور برصیصا کفر کی حالت میں بے ایمان ہوکر دنیا سے گیا۔ نعوذ باللہ منہ (حیاۃ القلوب) روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے ایکبار کھانا پکوایا۔ شراب مہیا کی اور رسول خدا کے چند صحابیوں کو بلایا چنانچہ سب نے کھانا کھا کر شراب کا شغل کیا کیونکہ اُسوقت شراب حلال تھی اِدہر پینے والوں کو نشہ ہوا اُدہر مغرب کی نماز کا وقت آگیا ایک شخص نماز پڑہانے کھڑے ہوئے اور سورۃ اس طرح پڑہی قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَاَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ (کہدے کہ اے کافرو میں اسکو پوجتا ہوں جسکو تم پوجتے ہو اور تم اُسکو پوجتے ہو جسکو میں پوجتا ہوں) چنانچہ اسکے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى (نشہ کی حالت میں نماز کے قریب نجاؤ) بعدہ لوگوں نے نماز کے وقتوں میں پینا پلانا ترک کردیا۔ عشاء کی نماز کے بعد پیتے تھے اور صبح تک نشہ اُتر جاتا تھا اور اپنی بات سمجھنے لگتے تھے اسکے بعد شراب کی حرمت میں یہ آیت اُتری اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ الاٰیۃ لا تقربوا الصلوۃ کے یہ معنے ہیں کہ نماز نہ پڑہو اسکیلئے کھڑے نہو یعنے نشہ کی حالت میں اُس سے الگ رہو (تفسیر کشاف) روایت ہے کہ جب شراب کی حرمۃ نازل ہوئی بعض صحابہ نے پیغمبر خدا سے عرض کیا کہ ہماری

فكيف باخواننا الذين ماتوا وهم يشربون الخمر ويأكلون مال الميسر فنزلت اذا ما اتقوا وآمنوا ثم اتقوا وآمنوا ثم اتقوا واحسنوا الاية يعني ان المؤمنين لا جناح عليهم في اي شيء طعموه من المباحات اذا اتقوا المحارم ثم اتقوا وآمنوا ثم اتقوا واحسنوا على معنى ان اولئك كانوا على هذه الصفة ثناء عليهم وحمد الاحوالهم في الايمان والتقوى والاحسان ومثاله ان يقال لك هل على زيد فيما فعل جناح وقد علمت ان ذلك امر مباح فتقول ليس على احد جناح في المباح اذا اتقى المحارم وكان مؤمنا محسنا تريد ان زيدا اتقى مؤمن محسن وانه غير مواخذ فيما فعل (تفسير كشاف ملخصاً)

سورة بسم الله الرحمن الرحيم المائدة

واتل عليهم نبا ابني آدم قابيل وهابيل اوحى الله تعالى الى آدم عليه السلام ان يزوج كل واحد منهما توأم الاخر فسخط منه قابيل لان توأمه كانت اجمل فقال لهما آدم عليه السلام قربا قربانا فمن ايكما قبل تزوجها فقبل قربان هابيل بان نزلت نار فاكلته فازداد قابيل سخطا وفعل ما فعل بالحق صفة مصدر محذوف

ان مسلمان بھائیونکا کیا حال ہوگا جو شراب پیتے پیتے اور جوئے کا مال کھاتے کھاتے مرگئے ہین اسکے جواب مین یہ آیت آئی اذا ما اتقوا وامنوا ثم اتقوا وامنوا الآیۃ یعنے مباح چیز کے کھانے پینے کا مومنو پر کچھ گناہ نہین بشرطیکہ حرام اشیا سے بچین خدا سے ڈرین اور ایمان لائین پھر خدا سے ڈرین اور نیکیان کرتے رہین اسمین ان مومنون کی جو زمانۂ اباحۃ مین شراب پیکر مرگئے ہین ایمان اور تقوی اور احسان کے متعلق تعریف ثابت ہوتی ہے یعنے ان کی یہی حالت تھی جو آیۃ مین بیان ہوئی ہے اسکی مثال یہ ہے کہ کوئی یون کہے کیون جی کسی مباح کام کر نیسے زید پر کوئی گناہ لازم آجاتا ہے۔ تم یہ جواب دوگے کہ مباح مین کوئی گناہ نہین بشرطیکہ حرام سے بچتا رہے اور نیک کار مومن ہو تمہارے اس جواب کا یہ مطلب ہو کہ زید پرہیزگار اور نیک مومن ہے مباح فعل پر اس سے مواخذہ نہوگا (کشاف)

سورۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم مائدہ

واتل علیھم نبا ابنی آدم بالحق یعنے اے پیغمبر لوگون کو حضرۃ آدمؑ کے دو بیٹون کی سچی خبر سنا دو انمین ایک کا نام قابیل تھا دوسرے کا ہابیل۔ آدمؑ کو حکم دیا گیا تھا کہ قابیل کا نکاح اس لڑکی سے جو ہابیل کے ساتھ پیدا ہوئی تھی اس سے ہو اور ہابیل کا اس سے جو قابیل کے ساتھ جوڑوان پیدا ہوئی سمجھ کر دیا جائے قابیل اس سے ناخوش ہوا کیونکہ اسکے ساتھ کی جوڑوان لڑکی نہایت حسین تھی آدمؑ نے فرمایا کہ تم دونون قربانی کرو جسکی قربانی قبول ہو جائیگی اسکے ساتھ نکاح ہوگا چنانچہ ہابیل کی قربانی قبول ہوئی کہ اسے آگ اترکر کھا گئی۔ قابیل کو اور زیادہ غصہ آیا اور اسنے ہابیل کو قتل کر دیا بالحق مصدر محذوف کی صفت ہے

اى تلاوة ملتبسة بالحق او حال من ضمير اتل او من نبأ ابنى آدم اى ملتبسا بالصدق موافقا لما فى كتب اولين (اذ قربا قربانا) ظرف لنبأ او حال منه او بدل على حذف المضاف اى اتل عليهم نبأهما نبأ فى ذلك الوقت قيل كان قابيل صاحب زرع وقرب ارداء قمح عنده وهابيل صاحب ضرع وقرب جملا سمينا (فتقبل من احدهما ولم يتقبل من الآخر) لانه سخط حكم الله تعالى ولم يخلص النية فى قربانه وقصد هابيل الى احسن ما عنده (قال لاقتلنك) توعده بالقتل لفرط الحسد له على تقبل قربانه ولذلك (قال انما يتقبل الله من المتقين) فى جوابه اى انما اتيت من قبل نفسك بترك التقوى لا من قبلى فلم تقتلنى وفيه اشارة الى ان الحاسد ينبغى ان يرى حرمانه من تقصيره ويجتهد فى تحصيل ما به صار المحسود محظوظا لا فى ازالة حظه فان ذلك مما يضره ولا ينفعه وان الطاعة لا تقبل الا من مومن متق (قاضى بيضاوى) عن عبد الرحمن بن عوف عن النبى عليه السلام انه قال لقيت جبرئيل عليه السلام فقال انى ابشرك

یعنے تلاوۃ ملتبسۃ بالحق - یا ضمیر اتل یا نبا ابنی آدم سے حال واقع ہوا ہے یعنی ان کو ایسی خبر سنادو جو صدق سے ہم پہلو اور پہلی کتابوں کے مطابق ہی اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا الآیۃ یعنے جب انہوں نے قربانی کی تو ایک کی قبول ہوئی ایک کی نہوئی - اذ قربا الآیۃ نبا کا ظرف یا اُس سے حال واقع ہوا ہے یا اُس سے بدل ہی اس صورت مین مضاف محذوف ماننا پڑیگا یعنے واتل علیہم نبأہما نبأ ذلک الوقت علما کا قول ہی کہ قابیل ایک زمیندار تھا اُس نے ردّی گیہون پیش کیے اور ہابیل مویشی رکھتا تھا اِس نے ایک موٹا تازہ اونٹ قربانی مین دیا اسلیے اسکی قربانی قبول ہوئی اور اسکی نہوئی کیونکہ وہ حکم آلہی سے ناراض رہا اور قربانی مین خالص نیت نرکھی اسکے خلاف ہابیل نے قیمتی اونٹ قربان کیا جو اُسکے نزدیک سب سے بہتر تھا قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ اُس نے کہا مین تجکو قتل کرڈالونگا یعنے قابیل نے اس فرط حسد کے باعث کہ اسکی قربانی قبول کیون ہوگئی ہابیل کو قتل سے ڈرایا اسی لیے ہابیل نے یہ جواب دیا اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ خدا تو پرہیزگارونکی چیز قبول کرتا ہے یعنے تونے اپنے نفس کی شامت کے باعث تقوے چھوڑکر ردّی قربانی پیش کی اسمین میرا کیا قصور پھر میرے قتل پر کیون آمادہ ہے اسمین اسامر اشارہ ہی کہ حاسد اپنی ہی تقصیر کو اپنی محرومی کا باعث سمجھا کرے اور محسود جن فضائل کے سبب محظوظ ہی اُن کے حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے اُس کا زوال نچاہے کیونکہ اس سے حاسد کو نفع کے بدلے ضرر پہنچیگا اور اس طرف بھی اشارہ ہے کہ طاعت اُسیکی قبول ہوتی ہے جو پرہیزگار اور مومن ہو (قاضی بیضاوی) عبد الرحمن بن عوف پیغمبر خدا سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا مجھے جبرئیل نے ملکر یہ کہا مین آپکو بشارت دیتا ہون

ان اللہ تعالی یقول من سلم علیک سلمت علیہ ومن صلے علیک صلیت علیہ وقال علیہ السلام من قال اللھم صل علی محمد وانزلہ المنزل المقرب عندک یوم القیمۃ وجبت لہ شفاعتی یوم القیامۃ (شفاء شریف) قولہ ابنی ادم قیل لم یرد بھما ابنی ادم لصلبہ وانما ھما رجلان من بنی اسرائیل ولذا قیل فی حقھم من اجل ذلک کتبنا علی بنی اسرائیل انہ من قتل الآیۃ لکن الصحیح ماذھب الیہ جمھور المفسرین من انھما من صلبہ یدل علیہ قولہ تعالی فبعث اللہ غرابا الآیۃ لان القاتل لم یدر ما یصنعہ بالمقتول حتی تعلم من فعل الغراب (تفسیر خازن) قیل عمد ھابیل الی کبش احسن ما فیہ غنمہ فقربہ واضمر فی نفسہ رضی اللہ تعالی وقابیل قرب اراد قمح عندہ فوضعا قربانھما علے جبل ثم دعا ادم علیہ السلام فنزلت من السماء نار فاکلت قربان ھابیل ولم تاکل قربان قابیل فغضب قابیل علی ھابیل واضمر لاخیہ الحسد الی ان اتی ادم علیہ السلام الی مکۃ لزیارۃ البیت وغاب عنھما فقصد قابیل ھابیل وھو فی غنمہ وقال لہ قتلنک قال ھابیل لم تقتلنی قال ان اللہ قبل قربانک ورد قربانی وتریدان تنکح اختک الحسناء وانکح اختک الذمیمۃ فیتحدث الناس

کہ اللہ تعالی فرماتا ہے جو آپ پر سلام بھیجیگا مین اُسپر سلامتی نازل کرونگا اور جو آپ پر درود پڑھیگا مین اُسپر رحمت اُتارونگا حضور فرماتے ہین کہ جس نے یہ کہا اللھم صل علی محمد وانزلہ المنزل المقرب عندک یوم القیمۃ (اے اللہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل کر اور اُن کو قیامت کے روز اپنے پاس مقام قرب مین جگہ دے) اسکی شفاعت مجھپر واجب ہو گئی (شفاء شریف) بعض علماء کا قول ہو کہ ابنی آدم سے حضرۃ آدم کے دو صلبی بیٹے مراد نہین بلکہ یہ بنی اسرائیل کے دو آدمیوں کا قصہ ہے اور اسی لیے اُن کے حقمین فرمایا ہے من اجل ذلک کتبنا علے بنی اسرائیل انہ من قتل الآیۃ مگر صحیح مذہب وہی ہے جو جمہور مفسرین کا ہے کہ یہ دونون حضرۃ آدم کے صلبی بیٹے تھے اور فبعث اللہ غرابا الآیۃ اسکی واضح دلیل ہے کیونکہ قاتل کو ابتک یہی معلوم نتھا کہ مقتول کو کیا کرے یہانتک کہ کوّے کے فعل سے اُس نے دفن کرنے کا سبق لیا (تفسیر خازن) بعض علماء کا قول ہے کہ ہابیل نے اپنے ریوڑ مین سے نہایت اچھا دنبہ چھانٹ کر قربانی کیلیے پیش کیا اور دل سے خدا کی رضامندی کا طالب رہا اور قابیل نہایت ردی گیہوں لایا پھر دونون نے اپنی قربانی پہاڑ پر رکھدی حضرت آدم ؑ کی دعا کے باعث آسمان سے آگ اُتری اور ہابیل کی قربانی کو کھا گئی قابیل کی قبول نہوئی اسلیئے اُسے ہابیل پر غصہ آیا اور اُسکا دلی دشمن بنگیا یہانتک کہ ایک وقت حضرۃ آدم اُنہین چھوڑ کر خانہ کعبہ کی زیارت کو گئے قابیل نے ہابیل سے جبکہ وہ اپنے ریوڑ مین تھا یہ کہا کہ مین تجھکو قتل کرنے آیا ہون ہابیل نے کہا کیون جواب دیا اسلیے کہ اللہ تعالی نے تیری قربانی قبول کی اور میری رد کردی نیز تو یہ چاہتا ہے کہ میری حسین بہن سے نکاح کرلے اور اپنی بدصورت بہن میرے حوالے کردے اس سے لوگون مین تیری خوبیان مشہور ہو جائینگی

انك خير مني ويفخر ولدك على ولدي (تفسير خازن) وقال محمد بن اسحٰق عن بعض اهل العلم بالكتاب الاول ان ادم عليه السلام كان تغشى حواء في الجنة قبل ان يصيب الخطيئة فحملت بقابيل واخته ولم تجد عليهما وحماً ولا وصباً ولا طلقاً ولم تردما وقت الولادة فلما هبطا الى الارض تغشاها فحملت بهابيل وتوامه فوجدت الوحم والوصب والطلق والدم وكان الرجل منهم يزوج ابنته لاي اخوتها شاء غير توامها التي ولدت معه فلما كبر قابيل وهابيل وكان بينهما سنتان امر الله تعالى ادم عليه السلام ان يزوج قابيل ليوذا ويزوج هابيل اقليما اخت قابيل وكانت اقليما احسن من ليوذا فذكر ادم عليه السلام ذلك ورضي هابيل وسخط قابيل وقال هي اختي وانا احق بها ونحن من اولاد الجنة وهما من اولاد الارض الى اخر القصة (تفسير الخازن) ذكر في الاخبار ان حواء كانت تلد لادم عليه السلام كل بطن غلاما وجارية فكان جميع ما ولدته اربعين ولدا في عشرين بطنا اولهم قابيل وتوامته اقليما واخرهم عبد المغيث وتوامته امة المغيث ثم بارك الله تعالى في نسل ادم عليه السلام وقال ابن عباس لم يمت ادم عليه السلام حتى بلغ ولده وولد ولده اربعين الفا واختلفوا في مولد قابيل وهابيل

اور تیری اولاد میری اولاد کے سامنے فخر کرتی رہے (تفسیر خازن) محمد بن اسحٰق بعض علمائے اہل کتاب سے روایت کرتے ہین کہ آدمؑ گیہون کھانیسے پہلے جنت مین حوا سے ہمبستر ہوئے قابیل اور اسکی بہن پیٹ مین پڑے اس سے حضرت حوا کو کسی قسم کی بدمزگی کسی طرح کا دکھ یا درد زہ نہین ہوا اور نہ خون نفاس آیا پھر جب آدمؑ زمین پر اُتارے گئے اور ہمبستری کا اتفاق ہوا تو ہابیل اور اسکی بہن پیٹ مین پڑے اسوقت حوا کو بدمزگی دُکھ اور درد زہ کی تکلیف ہوئی اور ولادت کے حسب معمول خون نفاس بھی آیا اور آدم اپنی بیٹی کا نکاح غیر پیٹ کے بھائی سے کر دیا کرتے تھے جب قابیل و ہابیل جن مین دو برس کی چھٹائی بڑائی تھی جوان ہو گئے اللہ تعالی نے آدمؑ کو حکم دیا کہ قابیل کا لیوذا سے اور ہابیل کا اقلیما سے نکاح کر دو اقلیما لیوذا سے زیادہ حسین تھی اسلیے حضرۃ آدمؑ کے اطلاع دینے پر ہابیل رضامند ہو گیا اور قابیل نے ناراض ہو کر کہا کہ اقلیما میری بہن ہے مین ہی اسکا مستحق ہون کیونکہ ہم دونو جنت کی پیدائش ہین اور وہ دونون زمین کی یہانتک کہ اس حسد کے باعث اسنے ہابیل کو قتل کر دیا۔ الی آخر القصہ (تفسیر خازن) بعض روایات مین ہو کہ حوا حضرت آدمؑ سے ہر پیٹ مین ایک لڑکا اور ایک لڑکی توام جنا کرتی تھین تمام اولاد کی تعداد چالیس تھی یہ سب بچے بیس مرتبے مین ہوئے تھے سب سے بڑا قابیل اور اسکی بہن اقلیما تھی اور سب سے چھوٹا عبد مغیث اور اسکی بہن امۃ المغیث۔ پھر اللہ تعالی نے نسل آدم مین برکت دی ابن عباس فرماتے ہین کہ حضرۃ آدمؑ نے چالیس ہزار بیٹے پوتون کو اپنی آنکھہ سے دیکھکر انتقال فرمایا ہے قابیل و ہابیل کی

فقال بعضهم غشی آدم علیه السلام حواء بعد اهباطهما الی الارض بمائة سنة فولدت له قابیل وتوامته اقلیما فی بطن ثم هابیل وتوامته لبوذا فی بطن (تفسیر الخازن) قال ابن جریج لما قصد قابیل قتل هابیل لم یدر کیف یقتله فتمثل له ابلیس علیه اللعنة وقد اخذ طیرا فوضع راسه علی حجر واسقط حجرا آخر علیه وقابیل ینظره فعلمه القتل ففعل مثله وقیل فعله وهابیل نائم واختلفوا فی موضع قتله فقال ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما علی جبل ثور وقیل عند عقبة جبل حراء وقیل بالبصرة فی موضع المسجد الاعظم (تفسیر الخازن) فلما قتله اصبح من النادمین علی قتله لما کان فیه من التحیر فی امره وحمله علی رقبته سنة او اکثر علی ما قیل ولتعلمه من الغراب اسود لونه وتبرأ ابوه منه اذ روی انه لما قتله اسود جسده فساله آدم علیه السلام عن اخیه فقال ما کنت علیه وکیلا قال بل قتلته فلذلک اسود جسدک وتبرأ منه ومکث بعد ذلک مائة سنة لا یضحک وعدم الظفر بما فعله من اجله (قاضی) قیل هرب بعده الی عدن من ارض الیمن فاتاه ابلیس علیه اللعنة فقال انما اکلت النار قربان هابیل لانه یعبد النار فاصنع انت مثل ذلک ففعل

مین اختلاف ہی بعض کہتے ہین کہ زمین پر اُترنے کے سو برس بعد آدمؑ حوا سے ہمبستر ہوئے اس مرتبہ قابیل اور اقلیما پھر دوسرے پیٹ سے ہابیل اور لیوذا پیدا ہوئے (تفسیر خازن) ابن جریج کا قول ہی کہ جب قابیل نے ہابیل کے قتل کا ارادہ کیا تو مار ڈالنے کی ترکیب خیال مین آئی شیطان نے ایک پرند پکڑکے اُس کا سر پتھر پر رکھا اور دوسرے پتھر سے کچل دیا قابیل تماشا دیکھتا رہا اور شیطان سے تعلیم پاکر ہابیل کو اسی ترکیب سے مار ڈالا بعض کا قول ہے کہ اُس نے ہابیل کو سوتے مین پتھر سے کچلا ہے علیٰ ہذا القیاس موضع قتل مین اختلاف ہی ابن عباس فرماتے ہین جبل ثور پر بعض کہتے ہین جبلِ حراء کی گھاٹی مین بعض کا قول ہے کہ بصرہ مین جہان اب مسجد اعظم موجود ہی (تفسیر خازن) قابیل بھائی کو قتل کرکے پشیمان ہوا کیونکہ اُسکو عرصہ تک اس سے حیرت رہی اور ایک برس یا کچھ زیادہ مدت تک اُسکی لاش کندہے پر لئے پھرا پھر کوّے سے دفن کرنیکے ترکیب سیکھنے کے باعث اُسکا رنگ کالا پڑگیا اِس سے حضرت آدم نہایت بیزار ہوئے روایت ہی کہ قتل کرنے کے بعد قابیل کا تمام بدن کالا ہو گیا تھا حضرۃ آدم نے ہابیل کا حال پوچھا اُس نے کہا مین اُس کا چوکیدار نہین ہون آدمؑ بولے کہ تو ضرور اُسے قتل کر چکا ہے اسی لیے تیرا بدن سیاہ ہے چنانچہ آپ قابیل سے بیزار ہوئے اور اس رنج کے باعث سو برس تک اُنکو ہنسی نہین آئی اور قابیل نے جس مراد کے لئے ہابیل کو مارا تھا اسپر کامیاب نہو سکا (قاضی بیضاوی) بعض کا قول ہے کہ قابیل قتل کے بعد علاقۂ یمن مین عدن کی طرف بھاگ گیا یہان شیطان نے بہکایا کہ ہابیل کی قربانی کو آگ اسلیئے کھا گئی کہ وہ آتش پرست تھا تو بھی آگ کی پوجا کیا کر۔ قابیل نے ایسا ہی کیا

فهو اول اتخذ الآلات اللهو وانهمك في المعاصي من شرب الخمر وعبادة الاوثان والزنا
وغيرها من الفواحش حتى اغرقهم الله بالطوفان في ايام نوح عليه السلام ومن ارتكب
مثل تلك الافعال حشر مع قابيل واولاده يوم القيامة (رونق المجالس) وفي الحديث لا تقتل
نفس ظلما الا وعلى قابيل كفل اي نصيب من دمها فانه اول من سن القتل وكذا قيل ان اول من
حسد في السموات كان ابليس عليه اللعنة فجرى عليه ماجرى واول من حسد في الارض كان قابيل
حيث حسد اخاه هابيل فجرى عليه ماجرى ويكفي في النصيحة للعاقل حالهما قال عليه السلام ان
لنعم الله تعالى اعداء قيل من هم يا رسول الله قال الذين يحسدون الناس على ما آتاهم الله من
فضله قال بعض الحكماء امهات الخطايا ثلاثة الحسد والحرص والكبر اما الكبر فكان اصله
من ابليس حيث تكبر وابى من السجدة فلعن واما الحرص فكان اصله من آدم عليه السلام حيث قيل
له الجنة كلها مباح لك الا هذه الشجرة فحمله الحرص فاخرج منها واما الحسد فكان اصله
من قابيل حيث قتل اخاه هابيل فصار كافرا بسبب حسده وكذا قال الفقيه ابو الليث
ثلثة لا تستجاب دعوتهم آكل الحرام ومكثار الغيبة ومن كان في قلبه غل وحسد للمسلمين

اور سب سے پہلے اسی نے کھیل کود اور گانے بجانے کے آلات وضع کیئے شراب خواری بت پرستی
زنا وغیرہ کبیرہ گناہون مین ڈوبا رہا یہانتک کہ اللہ تعالی نے اُسے اور اسکی اتباع کو طوفان نوح مین
غرق کردیا ایسے افعال کا مرتکب قیامت کے دن قابیل اور اُسکی اولاد کیساتھ اُٹھایا جایئگا (رونق المجالس)
حدیث شریف مین ہے کہ قتل ناحق چاہے کہین ہو مگر ایک خون قابیل کی گردن پر ضرور ہوتا ہے کیونکہ
یہ اُسی کی ایجاد ہے۔ آسمان مین سب سے پہلا حاسد شیطان ہے سو اُسکے ملعون ہونے کا حال
سب کو معلوم ہے اور زمین مین سب سے پہلا حاسد قابیل تھا سو اس کا انجام ظاہر ہے عقلمند اِن
دونون کے حالات سے بہت کچھ نصیحت حاصل کرسکتا ہے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین
کہ خدا کی نعمتون کے بہت سے دشمن ہین لوگون نے عرض کیا وہ کون فرمایا جو لوگ فضل الٰہی کے
عطیہ پر لوگون سے حسد رکھتے ہین۔ بعض حکما کا قول ہے کہ گناہون کی جڑ تین چیزین ہین (۱) حسد
(۲) حرص (۳) تکبر۔ تکبر کی ابتدا شیطان سے ہوئی کیونکہ اُس نے اپنی بڑائی مین آکر آدمؑ کو
سجدہ نکیا اور ملعون ہوا۔ حرص کی ابتدا آدمؑ سے ہے کیونکہ اُنکو سمجھا دیا گیا تھا کہ بجز اس گیہون کے
درخت کے ساری جنت آپ کے لیئے مباح ہے مگر اُنہون نے ازراہ حرص دانہ کھا لیا اور وہان سے
نکالے گئے اور حسد کی ابتدا قابیل سے ہے جو اپنے بھائی ہابیل کو حسد کے باعث قتل کرکے کافر ہوگیا
اسی طرح فقیہ ابو اللیث کا قول ہے کہ تین شخصون کی دعا قبول نہین ہوتی (۱) حرام کا مال کھانے
والا (۲) بکثرت غیبت کرنے والا (۳) جسکے دل مین مسلمانون کا کینہ یا حسد ہو

وعن عطیۃ بن عروۃ السعدی انہ قال قال رسول اللہ علیہ السلام ان الغضب من الشیطان والشیطان خلق من النار وانما تطفأ النار بالماء فاذا غضب احدکم فلیتوضأ وقال علیہ السلام ان فیکم من یکون سریع الغضب سریع الفئ وفیکم من یکون سریع الغضب بطئ الفئ فخیرکم من یکون بطئ الغضب سریع الفئ وشرکم من کان سریع الغضب بطئ الفئ (زبدۃ الواعظین) اعلم ان للحاسد ثمانی آفات آلا ولی افساد الطاعۃ روی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی علیہ السلام انہ قال ایاکم والحسد فان الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب والعشب اوقادیتہ الی الکفر والثانیۃ الافضاء الی فعل المعاصی اذ الحاسد لا یخلو عن الغیبۃ والکذب والسب والشماتۃ عادۃ (طب) عن ضمرۃ بن ثعلبۃ انہ قال لا یزال الناس بخیر مالم یتحاسدوا والثالثۃ الحرمان الشفاعۃ (طب) عن عبداللہ بن بشر عن النبی علیہ السلام انہ قال لیس منی ذو حسد ولا ذو نمیمۃ ولا ذو کہانۃ ولا انا منہ ثم تلا علیہ السلام ھذہ الآیۃ والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بھتانا واثما مبینا) والرابعۃ دخول النار (دیلمی) عن ابن عمر وانس بن مالک رضی اللہ عنہم انہ قال علیہ السلام ستۃ یدخلون النار قبل الحساب بستۃ قیل من ھم یا رسول اللہ قال الامراء بالجور

عطیہ بن عروۃ السعدی روایت کرتے ہین کہ رسول خدا نے فرمایا غصہ شیطانی حرکت ہی اور شیطان آگ سے پیدا ہوا ہے آگ کو پانی سے بجھایا کرتے ہین جب کسیکو غصہ آیا کرے اُسکو چاہیئے کہ وضو کر ڈالے پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ تم مین بعض آدمیون کو غصہ بھی جلدی سے آجاتا ہے اور وہ جلدی سے مل بھی جاتے ہین اور بعض کو غصہ تو جلدی سے آجاتا ہی مگر ملتے دیر مین ہین۔ بس تو سب سے بہتر وہ ہی جسکو غصہ دیر مین آتے اور رضامند جلدی سے ہو جائے اور سب سے بُرا وہ ہی جسکو غصہ جلدی سے آئے اور ملنے مین بہت دیر لگائے (زبدۃ الواعظین) معلوم رہے کہ حاسد کیلیئے آٹھ طرح کی آفتین ہین (۱) طاعت کا ضایع ہونا کیونکہ ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین لوگو حسد سے بچتے رہو کیونکہ حسد نیکیون کو اس طرح کھاجاتا ہی جس طرح آگ لکڑی یا خشک گھانس کو اور حاسد کو کفر تک پہنچا دیتا ہے (۲) حسد دیگر گناہون تک پہنچادیتا ہی کیونکہ حاسد غیبت جھوٹ گالی اور دوسرون کی برائی سے عادۃً پرہیز نہین کرسکتا (طبرانی) ضمرہ بن ثعلبہ سے روایت ہی کہ لوگ جبتک باہم حسد نکرین گے اچھے رہینگے (۳) شفاعت سے محروم رہنا (طبرانی) عبداللہ بن بشر رسول خدا سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا حاسد چغلخور اور کاہن مجھسے کسی طرح کا علاقہ نہین رکھتا اور نہ مین اُس سے کچھ سروکار رکھون پھر آپنے یہ آیت پڑہی وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ الآیہ یعنے جو لوگ مسلمان مردون عورتون کو بغیر کچھ کیے ایذا دیتے ہین وہ بہتان اور صریح گناہ اپنے سر لیتے ہین (۴) دوزخ مین پڑنا (دیلمی) ابن عمر اور انس سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا نے فرمایا چھ طرح کے آدمی چھ خصلتون کے باعث حساب سے پہلے دوزخ مین جائینگے (۱) حاکم ظلم کے باعث

والعرب بالعصبية والدهاقين بالكبر والتجار بالخيانة واهل الرساتيق بالجهل والعلماء بالحسد والخامسة الافضاء الى اضرار الغير فلذا امر الله تعالى بالاستعاذة من شر الحاسد كما امرنا بالاستعاذة من شر الشيطان الرجيم حيث قال ومن شر حاسد اذا حسد وقال النبي عليه السلام استعينوا على قضاء الحوائج بالكتمان فان كل ذي نعمة محسود والسادسة التعب والهم من غير فائدة بل مع وزر ومعصية قال ابن السماك لم ار ظالما اشبه بالمظلوم من الحاسد تعب دائم وعقل هائم وغم لازم والسابعة عمى القلب حتى يكاد لا يفهم حكما من احكام الله تعالى قال سفيان لا تكن حاسدا تكن سريع الفهم والثامنة الحرمان والخذلان فلا يكاد يظفر بمراد وينصر على عدو فلذا قيل الحسود لا يسود طريقة محمدية

سورة بسم الله الرحمن الرحيم المائدة

واذ اوحيت الى الحواريين اي امرتهم على السنة رسلي ان امنوا بي وبرسولي يجوز ان تكون ان مصدرية وان تكون مفسرة (قالوا آمنا واشهد باننا مسلمون) مخلصون (اذ قال الحواريون يا عيسى ابن مريم)

(۲) عرب بیجا حمایت قوم کے باعث (۳) زمیندار تکبر کے باعث (۴) تاجر خیانت کے باعث (۵) گنوار جہل کے باعث (۶) علما حسد کے باعث (۵) اور دن کو ضرر دینا اسلیئے اللہ تعالی نے جس طرح شیطان کی شر سے پناہ مانگنے کا حکم کیا ہے اُسی طرح حاسد کی شر سے استعاذہ کا ارشاد ہوا ہے وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ صریح آیت ہی پیغمبر خدا فرماتے ہین کہ سب سے چھپا کر لوگون کی حاجتین پوری کیا کرو کیونکہ اکثر منعمون سے لوگ حسد رکھا کرتے ہین (۶) بلافائدہ رنج وغم اُٹھانا بلکہ گناہ کا بوجھ سر پر لینا۔ ابن السماک کا قول ہی کہ مینے حاسد سے زیادہ کسیکو نہین دیکھا جو ظالم ہوکر مظلوم نما ہو کیونکہ یہ دائمی رنج پریشانی عقل اور لازمی غم مین گرفتار رہتا ہے (۷) دل کا اندھا ہوجانا۔ یہانتک کہ خدا کے احکام مین سے کسی حکم کو نہین پہچان سکتا۔ سفیان کا قول ہے کہ اگر تجھے سریع الفہم بننا منظور ہے تو حاسد نہ بن (۸) محرومی و پشیمانی۔ اسکو کبھی دلی مراد نہین ملتی اور نہ دشمن پر فتح پاتا ہے اسی واسطے کہا گیا ہے کہ حاسد کسی قوم کا سردار نہین بنا کرتا (طریقہ محمدیہ)

سورہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مائدہ

وَاِذْ اَوْحَیْتُ اِلَی الْحَوَارِیِّیْنَ الآیہ یعنے جب مینے اپنے رسولون کی زبانی حواریون کو حکم دیا کہ مجھپر اور میرے رسول پر ایمان لے آؤ اَنْ اٰمِنُوْا مین لفظ اَنْ مصدریہ بھی ہوسکتا ہی مفسرہ بھی قَالُوْا اٰمَنَّا الآیہ جواب مین حواریون نے کہا کہ ہم ایمان لے آئے اور تو گواہ رہ کہ ہم خالص مسلمان ہین اِذْ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ یٰعِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ الآیہ لفظ اِذْ... یا تو اُذْکُرْ محذوف کے سبب محلاً منصوب ہے یا قالوا کا ظرف ہی یعنی جب حواریون نے کہا ای عیسی بن مریم

منصوب باذكر او ظرف لقالوا فيكون تنبيها على ان ادعاءهم الاخلاص مع قولهم هل يستطيع ربك ان ينزل علينا مائدة من السماء لم يكن بعد عن تحقيق واستحكام معرفة وقيل هذه الاستطاعة على ما تقتضيه الحكمة والارادة لا على ما تقتضيه القدرة وقيل المعنى هل يستطيع ربك اى هل يجيبك واستطاع بمعنى اطاع كاستجاب واجاب (قال اتقوا الله) من امثال هذا السؤال (ان كنتم مؤمنين) بكمال قدرته وصحة نبوتى او صدقتم فى ادعاء الايمان (قالوا نريد ان ناكل منها) تمهيد عذر وبيان لما دعاهم الى السؤال (وتطمئن قلوبنا) بانضمام علم المشاهدة الى علم الاستدلال بكمال قدرته (ونعلم ان قد صدقتنا) فى ادعاء النبوة وان الله يجيب دعوتنا (ونكون عليها من الشاهدين) اذا استشهدتنا او من الشاهدين للعين دون السامعين للخبر (قال عيسى ابن مريم اللهم ربنا انزل علينا مائدة من السماء تكون لنا عيدا) اى يكون يوم نزولها عيدا نعظمه وقيل العيد السرور العائد ولذلك سمى يوم العيد عيدا (لاولنا واخرنا) بدل من لنا باعادة العامل

کیا تیرا رب ہم پر آسمان سے مائدہ نازل کر سکتا ہے اسمین ادہر اشارہ ہے کہ باوجود اس قول کے کہ کیا تیرے رب مین مائدہ نازل کرنے کی طاقت ہے اسلام و اخلاص کے متعلق حواریون کا دعوی تحقیق اور استحکام معرفت کیساتہ نتہا بعض کا قول ہے کہ هل یستطیع مین مقتضای حکمت اور ارادۂ الٰہی کے مطابق استطاعت مراد ہو نہ کہ مقتضائے قدرت کے مطابق۔ اور بعض نے یستطیع بمعنی یجیبک لیا ہے یعنے اے عیسے کیا تیرا رب مائدہ اُتارنے کے متعلق تیری دعا قبول کرلے گا۔ محاورہ مین استطاع بمعنے اطاع اکثر آتا ہے جیسا کہ استجاب بمعنے اجاب قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ الآیہ عیسے نے کہا کہ اگر تم اسکے کمال قدرۃ اور میری نبوۃ کی صداقت یا دعوے ایمان مین سچے ہو تو ایسے سوال کرنے سے خدا کا خوف کرو قَالُوا نُرِیْدُ انہون نے کہا ہم تو یہ چاہتے ہین کہ اُسے کھائین (یہ حواریون کے عذر کی تمہید اور منشائے سوال کا بیان ہے) اور ہمارے دل مطمئن ہوجائین یعنے ہم کمال قدرۃ کی بابت علم استدلالی کے ساتھ علم مشاہدہ کو شامل کرین اور یہ بھی جان لین کہ تم دعوی نبوۃ مین سچے ہو اور اسکا بھی علم ہوجائے کہ خدا ہماری دعا قبول کرلیتا ہے اور جب آپ شہادت طلب کرین ہم اُسپر گواہی دینے کو موجود ہوجائین یا سنی سنائی خبر سے قطع نظر اپنی آنکھون سے کمال قدرۃ کا مشاہدہ کرین قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اللّٰهُمَّ الآیہ عیسے بن مریم نے کہا الٰہی ہمپر مائدہ نازل کردے کہ اُسکے اُترنے کا دن اپنی عظمت کے باعث ہمارے پہلون پچھلون کیلیے عید کا دن ہوجائے بعض نے کہا ہے عید سے وہ مسرت مرادہے جو بار بار حاصل ہو چنانچہ یوم عید کو اسلیے عید کہتے ہین لاولنا واخرنا باعادہ عامل لفظ لنا سے بدل واقع ہوا ہے

اى عيدا للمتقدمينا ومتاخرينا (وآية) عطف على عيدا (منك) صفة لها اى آية كائنة منك دالة على كمال قدرتك وصحة نبوتى (وارزقنا) المائدة والشكر عليها (وانت خير الرازقين) اى خير من يرزق لانه خالق الرزق (قال الله انى منزلها عليكم) اجابة الى سؤالكم (فمن يكفر بعد منكم فانى اعذبه عذابا) اى تعذيبا (لا اعذبه احدا) الضمير للمصدر او للعذاب (من العالمين) اى عالمى زمانهما او العالمين مطلقا (قاضى بيضاوى) روى فى الاخبار ثلاثة اشياء لا تزن عند الله تعالى جناح بعوضة احدها الصلاة بلا خضوع وخشوع والثانى الذكر بالغفلة لان الله تعالى لا يستجيب دعاء قلب غافل والثالث الصلاة على النبى عليه السلام من غير حرمة ونية كما قال عليه السلام انما الاعمال بالنيات (زبدة) روى عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما ان عيسى عليه السلام قال لهم صوموا ثلاثين يوما ثم سلوا الله ما شئتم يعطكم فصاموا فلما فرغوا قالوا لو عملنا لاحد فقضينا لاطعمنا سلوا الله تعالى المائدة فاقبلت الملائكة بمائدة يحملونها عليها سبعة ارغفة وسبعة احوات حتى وضعتها بين ايديهم فاكل منها اخر الناس كما اكل اولهم وقال كعب نزلت منكوسة تطير بها الملائكة

اول سے متقدمین مراد ہین اور آخر سے متاخرین آیۃ عیدًا پر معطوف ہو اور منک اسکی صفت یعنی مائدہ کا نزول تیری طرف سے ایک ایسی آیت ہو جو تیرے کمال قدرۃ اور میری نبوۃ کی صحت پر دلالت کرے اور ہمکو مائدہ نصیب کر اور اسپر شکر کی توفیق دے۔ اور تو تمام روزی دینے والون سے بہتر ہے کیونکہ رزق کا خالق ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مین تمہارے سوال کو منظور فرماکر تمپر مائدہ نازل کرنے والا ہون لیکن اسکے بعد تم مین جو کافر ہوگا اُسے ایسی سخت سزا دونگا کہ سارے جہان مین کسیکو نہ دی ہوگی۔ عذابا بمعنی [illegible] لا اعذبه کی ضمیر اتعذیب کی طرف راجع ہے یا عذاب کی طرف اور سارے جہان سے یا اُن [illegible] کے لوگ مراد ہین یا مطلق جہان (قاضی بیضاوی) روایت ہو کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تین چیزین مچھر کے بازو کے برابر بھی رتبہ نہین رکھتین (۱) نماز جو بلا خشوع وخضوع ہو (۲) ذکر الٰہی جو دلی غفلت کے ساتھ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ قلب غافل کی دعا قبول نہین کرتا (۳) درود جس مین رسول خدا کی عظمت کا خیال اور صدق نیت نہو۔ کیونکہ پیغمبر خدا کا ارشاد ہے کہ تمام کام نیتون پر منحصر ہین (زبدہ) ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرۃ عیسےٰ نے اُن سے فرمایا۔ تم تین روزے رکھلو۔ پھر خدا سے جو مانگوگے ملجائے گا۔ چنانچہ جب وہ روزے پورے کر چکے تو یہ کہا کہ اگر ہم کسیکا کام کرتے تو وہ کھانا کھلاتا اسلئے اللہ تعالیٰ سے مائدہ (کھانے کا خوان) طلب کیا چنانچہ فرشتے مائدہ لیکر اُترے اس مین سات روٹیان اور سات مچھلیان تھین۔ جب یہ اُن کے آگے رکھا گیا تو اول سے آخر تک سب نے خوب کھایا اور کھانا تمام نہوا۔ کعب کا قول ہی کہ اس خوان کو اندھا کیے ہوئے فرشتے

بین السماء والارض علیہا کل الطعام الا اللحم وقال قتادۃ کان علیہا ثمر من ثمار الجنۃ وقال عطیۃ العوفی نزلت من السماء سمکۃ فیہا طعم کل شئ واختلف فی ان عیسے علیہ السلام سال المائدۃ لنفسہ او سالہا لقومہ وان کان اضافہا الی نفسہ فی الظاہر ولکن کلاھما یحتمل طلب نزولہا (نیسابوری) قیل لما سمعوا ھذا الوعید الشدید وھو قولہ تعالی (فمن یکفر بعد منکم فانی اعذبہ الایۃ) خافوا ان یکفر بعضھم فاستعفوا وقالوا لا نریدھا فلم تنزل وبہ قال مجاھد والحسن والصحیح الذی علیہ جماھیر الامۃ ومشاھیر الائمۃ انہا قد نزلت کما روی ان عیسی علیہ السلام اغتسل ولبس صوفا وصلی رکعتین فطأطأ راسہ وغض بصرہ ثم دعا بما دعا واجیب بما اجیب واذا بسفرۃ حمراء نزلت بین غمامتین غمامۃ فوقہا وغمامۃ تحتہا وھم ینظرون الیہا حتے سقطت بین ایدیھم فبکی عیسی علیہ السلام وقال اللھم اجعلنی من الشاکرین اللھم اجعلہا رحمۃ للعالمین ولا تجعلہا مثلۃ وعقوبۃ ثم قام وتوضأ وصلی وبکی ثم قال لھم لیقم احسنکم عملا یکشف عنہا ویذکر اسم اللہ علیہا ویاکل منہا فقال شمعون رئیس الحواریین انت اولی بذلک فقام عیسے علیہ السلام فتوضأ

زمین وآسمان کے مابین اُڑتے نظر آیا کرتے تھے اسمین گوشت کے سوا ہر طرح کا کھانا ہوتا تھا قتادہ کہتے ہین جنت کے پھل ہوتے تھے۔ عطیۃ العوفی کا مقولہ ہے آسمان سے ایک مچھلی اُترتی تھی جس مین ہر طرح کے کھانے کی کیفیت موجود تھی۔ اسمین اختلاف ہی کہ حضرۃ عیسے نے مائدہ اپنے لئے طلب کیا تھا یا اپنی قوم کیلئے طلب کرکے بظاہر اپنی طرف مضاف کر لیا تھا۔ آیت مین طلب نزول کے متعلق دونو احتمال ہین (نیشاپوری) بعض محققین کا قول ہی کہ جب اُنہون نے آیت مین فَاِنِّیْ اُعَذِّبُہٗ الآیہ کی وعید شدید کو سنا تو خوف کفر کے باعث معافی چاہی اور یہ کہا کہ ہم نزول مائدہ نہین چاہتے اسلئے وہ نازل ہی نہین ہوا۔ یہی قول مجاہد اور حسن کا ہے مگر جمہور امۃ اور مشہور ائمہ کا صحیح قول یہ ہی کہ مائدہ ضرور نازل ہوا چنانچہ روایت ہی کہ حضرۃ عیسے نے غسل کرکے کملی پہنی اور دوگانہ ادا کرکے سر جھکایا آنکھین بند کرین۔ پھر دعا کی جو فوراً قبول ہوئی دو بادلون کے مابین (کہ ایک اوپر تھا ایک نیچے) لوگون کو ایک سرخ رنگ کا دسترخوان نظر آیا جو بادل مین سے ٹپک کر اُنکے آگے بچھ گیا اُسے دیکھکر عیسے رو پڑے اور یہ کہا کہ الٰہی تو مجکو شکر گزارون مین شامل کردے اور اس خوان غیبی کو جہان کے لیئے باعث رحمۃ بنادے کہین ایسا نہو کہ یہ لوگون کے مسخ عذاب کا سبب بنجائے۔ پھر آپ کھڑے ہوگئے۔ وضو کیا۔ نماز پڑھی اور رو دیئے۔ اِسکے بعد ارشاد فرمایا کہ لوگو! تم مین کا نیک پرہیزگار آدمی اُٹھکر اس خوان کو کھولے۔ اسوقت رئیس الحوارین شمعون نے عرض کیا کہ آپ ہی سب سے افضل اور اس کام کے لائق ہین۔ چنانچہ حضرت عیسے اُٹھے۔ وضو کیا

وصلی وبکی ثم کشف المندیل وقال بسم اللہ خیر الرازقین فاذا ھو سمکۃ مشویۃ بلا فلوس ولا شوک تسیل دسما وعند راسھا ملح وعند ذنبھا خل وحولھا من الوان البقول ما خلا الکراث واذا خمسۃ ارغفۃ علی واحد منھا زیتون وعلی الثانی عسل وعلی الثالث سمن وعلی الرابع جبن وعلی الخامس قدید فقال شمعون یا روح اللہ امن طعام الدنیا ام من طعام الاخرۃ قال لیس منھما ولکنہ شیء اخترعہ اللہ بالقدرۃ العالیۃ کلوا ما سالتم واشکروا یمددکم اللہ ویزدکم من فضلہ فقال الحواریون یا روح اللہ لو اریتنا من ھذہ الایۃ آیۃ اخری فقال یا سمکۃ احیی باذن اللہ تعالی فاضطربت ثم قال لھا عودی کما کنت فعادت مشویۃ ثم طارت المائدۃ ثم عصوا بعدھا فمسخوا قردۃ وخنازیر وقیل کانت تاتیھم اربعین یوما غبا یجتمع علیھا الفقراء والاغنیاء والصغار والکبار یاکلون حتی اذا فاء الفیء طارت وھم ینظرون فی ظلھا ولم یاکل منھا فقیر الا غنی مدۃ عمرہ ولا مریض الا بریء ولن یمرض ابدا ثم اوحی اللہ تعالی الی عیسی علیہ السلام ان اجعل مائدتی فی الفقراء والمرضی دون الاغنیاء والاصحاء فاضطرب الناس لذلک فمسخ منھم من مسخ فاصبحوا خنازیر یسعون فی الطرقات والکناسات

نماز پڑھی اور روئے پھر دستر خوان کھولکر فرمایا بسم اللہ خیر الرازقین خوان مین بغیر کھپرے اور بغیر کانٹے کی ایک بھنی ہوئی مچھلی تھی جسکے چار طرف چکنائی پڑی بہہ رہی تھی اسکے سر کے قریب نمک دم کے پاس سرکہ اور گرداگرد گندنے کے سوا اور سب ترکاریان رکھی ہوئی تھین اور پانچ روٹیان تھین ایک پر روغن زیتون تھا دوسری پر شہد تیسری پر گھی چوتھی پر پنیر پانچوین پر خشک گوشت شمعون نے پوچھا کہ اے روح اللہ یہ دنیا کا کھانا ہے یا آخرت کا آپنے فرمایا نہ یہ ہے نہ وہ بلکہ اللہ تعالی نے اپنی کمال قدرت سے ایک نئی چیز عطا فرمائی ہے جو تمنے مانگا تھا ملگیا۔ لو آؤ کھاؤ اور شکر کرو خدا تمہاری مدد کریگا اور اپنے فضل سے ترقی دیگا۔ حواریون نے کہا اے روح اللہ آپ اس معجزہ مین سے ہمین ایک اور معجزہ دکھائین تو اچھا ہو حضرت عیسی نے فرمایا اے مچھلی خدا کے حکم سے زندہ ہوجا۔ مچھلی فورًا اصلی صورت مین ہوکر تڑپنے لگی پھر آپنے فرمایا کہ جیسی تھی ویسی ہوجا چنانچہ وہ پھر اسی طرح بھنی ہوئی مچھلی بنگئی۔ پھر خوان اوپر کی طرف اُڑ گیا۔ اور لوگون نے نافرمانی کی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ بندرون اور سورون کی صورت مین مسخ ہوگئے۔ بعض کا قول ہے کہ مائدہ ایک دن بیچ کرکے چالیس روز تک اُترتا رہا فقیر اور غنی چھوٹے اور بڑے سب ملکر کھایا کرتے تھے اور جب کھا کر سب ہٹ جاتے تھے تو خوان اوپر اُڑجاتا تھا لوگ اُسکے بادل مین چلے جانیکو بچشم خود دیکھا کرتے تھے اس کھانے کا اثر تھا کہ فقیر ایکبار کھاکر تمام عمر کے لئے غنی اور بیمار ہمیشہ کیلئے تندرست ہوجاتا تھا۔ پھر اللہ تعالی نے حضرت عیسی ؑ کو حکم دیا کہ مائدہ صرف فقیرون اور بیمارون کو ملا کرے غنی اور تندرست اس سے الگ رہین۔ لوگ اس حکم کی برداشت نکر سکے اور مسخ ہوکر سور بنائے گئے کہ رستون اور کوڑیون پر پڑے پھرتے اور پاخانون مین جاکر نجاست کھایا کرتے تھے

ويأكلون العذرة في الحشوش فلما رأى الناس ذلك فزعوا الى عيسى وبكوا على الممسوخين فلما ابصرت الخنازير عيسى عليه السلام بكت وجعلت تطيف به عليه السلام وجعل يدعوهم باسمائهم واحدا بعد واحد فيبكون ويشيرون برؤسهم ولا يقدرون على الكلام فعاشوا ثلاثة ايام ثم هلكوا (قصة عجيبة) يا ايها الاخوان سأل قوم عيسى من عيسى عليه السلام طعاما فاسألوا عقيب صومكم رحمة الله تعالى ومغفرته وانما سمي العيد عيدا لانه يعود في السنة مرتين ولهذا روي عن ابن مسعود رضي الله تعالى عنه انه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا صاموا شهر رمضان وخرجوا الى عيدهم يقول الله تعالى الى الملائكة يا ملائكتي ان كل عامل يطلب اجره وعبادي الذين صاموا شهرهم وخرجوا الى عيدهم يطلبون اجورهم اشهدوا اني قد غفرت لهم فينادي المنادي يا امة محمد ارجعوا الى منازلكم فقد بدلت سيأتكم بالحسنات من فضل الله تعالى كما قال عليه السلام اذا كان يوم الفطر وخرج الناس الى المصلى وسجدوا لربهم يقول الله تعالى يا عبادي لي صمتم ولي افطرتم ولي صليتم فقوموا مغفورا لكم ما تقدم من ذنبكم وما تأخر وقال النبي صلى الله تعالى عليه وسلم اجتهدوا يوم الفطر في الصدقة واعمال الخير والبر من الصلاة والزكاة والتسبيح والتهليل فانه اليوم الذي يغفر الله فيه ذنوبكم ويستجيب دعاءكم وينظر اليكم بالرحمة والمغفرة قال

لوگون نے جب یہ دیکھا تو گھبرا کر حضرۃ عیسیٰ کے پاس گئے اور مسخ شدہ لوگون کی حالت پر گریہ وزاری کرنے لگے مسخ شدہ خنازیر جب حضرت عیسیٰ کو دیکھتے تھے تو بہت روتے اور ان کے گرد پھرا کرتے تھے جب حضرۃ عیسےٰ ایک ایک کا نام لیکر پکارتے تو اور زیادہ روتے اور اپنی ٹھنتیون سے اشارہ کرتے مگر بات کرنیکی مجال نتھی۔ یہ لوگ تین روز مسخ شدہ رہکر سب کے سب ہلاک ہوگئے (قصہ عجیبہ) بھائیو۔ قوم نے حضرت عیسےٰ سے کھانا طلب کیا مگر تم روزہ رکھنے کے بعد خدا کی رحمۃ اور مغفرۃ کے طالب ہو۔ عید کو اسلئے عید کہتے ہین کہ ایک سال مین دوبارہ عود کرتی ہے اور اسیلئے ابن مسعودؓ سے روایت ہی کہ پیغمبر خداؐ فرماتے ہین جب لوگ رمضان کے پورے روزے رکھکر عید گاہ کی طرف نکلتے ہین تو اللہ تعالیٰ فرشتونکو خطاب کرتا ہے کہ ہر مزدور اپنی مزدوری مانگا کرتا ہے میرے روزہ دار بندے عید گاہ کی طرف اپنی مزدوری مانگنے چلے ہین تم گواہ رہو مینے ان سب کو بخشدیا۔ پھر ایک منادی ندا کرتا ہے کہ اے امت محمدؐ اپنے اپنے گھر چلے جاؤ۔ بفضلہ تعالیٰ تمہارے گناہ نیکیون سے بدلدیئے گئے۔ چنانچہ ایک اور روایت ہی کہ پیغمبر خداؐ نے فرمایا کہ عید کے دن جب لوگ عیدگاہ کی طرف جاتے اور اپنے خدا کو سجدہ کرتے ہین تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندو تمنے میرے لیئے روزے رکھے۔ میرے لیئے افطار کیئے اور میرے لیئے نماز پڑھی بس اب اٹھو جاؤ تمہارے پچھلے تمام گناہ معاف کردیئے گئے۔ پیغمبر خدا کا ارشاد ہے کہ عید کے دن صدقہ دینے اور نیک اعمال بجالانے مثلاً نماز اور زکوۃ ادا کرنے اور تسبیح و تہلیل کرنے مین زیادہ کوشش کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس دن تمہارے گناہ معاف اور دعا قبول کیا کرتا ہے اور تمکو رحمۃ و مغفرۃ کی نظر سے دیکھتا ہے

وھب بن منبہ یحزن ابلیس فی کل عید فیجتمع عندہ الابالسۃ فیقولون یا سیدنا من اغضبک من السماء والارض حتی نکسرہ فیقول لا ولکن اللہ غفر لھذہ الامۃ فی ھذا الیوم فعلیکم ان تشغلوھم باللذات المحظورات وشرب الخمر حتی یبغضھم اللہ فیعذبھم کذا فی الزبدۃ وعلیک بالعمدۃ فتخرج من اداء العھدۃ وتدخل فی سریر الجنۃ

سورۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم الانعام

(من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا) ای عشر حسنات امثالھا فضلا من اللہ تعالی وقرأ یعقوب عشر بالتنوین وامثالھا بالرفع علی الوصف وھذا اما وعد من الاضعاف وقد جاء الوعد بسبعین وسبعمائۃ وبغیر حساب لذلک قیل المراد بالعشرۃ الکثرۃ دون العدد (ومن جاء بالسیئۃ فلا یجزی الا مثلھا) قضیۃ للعدل (وھم لا یظلمون) بنقص الثواب زیادۃ العقاب (قاضی بیضاوی) روی عن النبی علیہ السلام انہ قال من صلی علی یوم الجمعۃ مائۃ مرۃ جاء یوم القیامۃ معہ نور لو قسم ذلک النور بین الخلائق کلھم لوسعھم وقال علیہ السلام من صلی علی مرۃ لا ذنب ذرۃ ولا حبۃ (زبدۃ الواعظین) اخرج عن ابی ھریرۃ وابی ایوب

وہب بن منبہ کہتے ہیں کہ عید کے دن شیطان نہایت غمگین ہوتا ہے اسلیئے تمام شیاطین اُس کے آس پاس جمع ہوکر یہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے سرتاج آسمان و زمین میں وہ ایسی کیا چیز ہے جس نے تجھے غمگین و غضبناک کر رکھا ہو بتا کہ ہم اُسے ریزہ ریزہ کر دیں شیطان جواب دیتا ہی کہ ایسی کوئی چیز نہیں صرف اس کا غم ہی کہ آجکے دن امت محمد کے تمام گناہ معاف ہو گیئے تمپر لازم ہے کہ انکو ناجائز لذتوں اور شراب خوری میں مشغول کر دو تاکہ خدا اُن سے ناراض ہوکر عذاب میں مبتلا کرے (کذا فی الزبدۃ) اِس قابلِ قبول نصیحت کو گرہ میں باندہ لو اور برائی کے عہدہ سے الگ ہوکر سریر جنت حاصل کر لو

سورۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم انعام

مَنْ جَاۤءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِھَا یعنے جو شخص ایک نیکی کریگا اُسکو اُسکے برابر بفضل الٰہی دس نیکیاں ملینگی یعقوب نے عشر بالتنوین اور امثالھا بالرفع پڑہا ہے اس صورت میں امثال عشر کی صفت ہی اور یہ وعدہ اضعاف کی ایک صورت ہی - یہ بڑہوتری کا وعدہ ستر - اور سات سو تک بھی آیا ہے اور بغیر حساب بھی - اسلیئے بعض کا قول ہی کہ دس سے عدد مراد نہیں بلکہ کثرت مقصود ہے وَمَنْ جَاۤءَ بِالسَّیِّئَۃِ الآیہ اور جو بدی کریگا تو اتنے کا اتنا ہی بدلہ ملے گا - کیونکہ مقتضائے عدل یہی ہے اور ثواب کم کرنے یا عذاب بڑھا دینے میں کسی کی ظلم نہوگا (قاضی بیضاوی) پیغمبر خدا سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن مجھپر سو مرتبہ درود بھیجے گا قیامت کے دن اسکے ہمراہ ایک ایسا نور ہوگا کہ اگر تمام مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو سب کو کافی ہو - آپ کا قول ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ درود پڑہتا ہے اُسپر ایک ذرہ بلکہ تل برابر بھی گناہ نہیں رہتا (زبدۃ الواعظین) ابو ہریرہ اور ابو ایوب سے روایت ہی کہ

عن النبی علیہ السلام انہ قال من صام رمضان ثم اتبعہ ستا من شوال کان کصیام الدھر کلہ وھو معنیٰ قولہ تعالیٰ من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا لان السنۃ ثلثمائۃ وستون یوما وصوم رمضان ثلاثون یوما وھو یعدل ثلثمائۃ یوم فبقی ستون یوما فان صام ستا من شوال ھی تعدل ستین فقد کملت السنۃ وھو معنی قولہ علیہ السلام من صام رمضان ثم اتبعہ ستا من شوال کان کصیام الدھر کلہ (حکی) عن بعض کراھتہ حذرا من التشبہ باھل الکتاب فی زیادتھم علی الفرض واجیب عنہ بانہ قد زال التشبہ بفصل یوم الفطر (درۃ الواعظین) روی عن النبی علیہ السلام انہ قال ان اللہ تعالیٰ خلق السموات والارض فی ستۃ ایام من شوال فمن صام تلک الستۃ یکتب اللہ تعالیٰ لہ بعدد کل خلق من خلقہ حسنۃ ویمحو عنہ سیأتہ ویرفع درجاتہ (قال) النبی علیہ السلام ان للمیت ستمائۃ عضو علی کل عضو من اعضائہ الف غم الاعلی القلب فانہ موضع المعرفۃ فمن صام ھذہ الستۃ ھون اللہ علیہ سکرات الموت کشرب الماء البارد للعطشان (درۃ الواعظین) قیل من غرس شجرۃ رجاء ثمرتھا یسقیھا عند نمائھا فعلامۃ امساکھا خضرۃ اوراقھا فاذا اخضرت ومضت مدۃ ثم اصابھا حر الشمس وجفت اوراقھا علموا انھا لم تمسک واذا لم تجف اوراقھا بل زادت علموا انھا تمسک

پیغمبر خدا نے فرمایا کہ جس نے رمضان کے سارے روزے رکھے اور پھر چھ شوال مین رکھ لیے وہ گویا بارہ مہینے روزے رکھتا رہا مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ الآیہ کے یہی معنے ہین کیونکہ برس تین سو ساٹھ دن کا ہوتا ہی اور روزے تیس دن کے تیس دہائے تین سو ہوئے ساٹھ دن چھ روزے شوال مین رکھ لیے تیجے چھ دہائے ساٹھ ہوگئے پورے برس دن کے روزونکا ثواب مل گیا چنانچہ اس حدیث کا) کہ جس نے رمضان کے بعد شوال کے چھ روزے رکھ لیے وہ گویا صائم الدہر ہے) یہی مطلب ہی جو ہم نے بیان کیا۔ بعض علمار نے شوال کے روزون کو مکروہ لکھا ہے کیونکہ ان مین فرائض پر زیادتی کرنے کے باعث اہل کتاب سے مشابہت ہوتی ہے مگر اس کا جواب یہ ہی کہ یوم الفطر کے فاصل ہونے کے سبب مشابہت مذکورہ زائل ہوچکی ہے (درۃ الواعظین) رسول خدا سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بماہ شوال چھ دن مین آسمان وزمین کو پیدا کیا ہے بس جس نے شوال کے چھ روزے رکھ لیے اللہ تعالیٰ اسکے لیے اپنی تمام مخلوق کی نیکیان لکھتا۔ اسکے گناہ معاف کرتا اور درجے بلند کر دیتا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ میت کے چھ سو عضو ہوتے ہین ہر عضو پر ہزار جانکاہ غم چھایا جاتا ہی لیکن دل بچا رہتا ہی کیونکہ یہ معرفت کا مقام ہی شوال کے چھ روزے رکھنے والے پر موت کی سختیان ایسی آسان ہو جاتی ہین گویا کسی پیاسے نے ٹھنڈا پانی پی لیا (درۃ الواعظین) روزہ دار کی تمثیل مین لکھا ہے کہ جو شخص پھل کھانیکی امید پر درخت بوتا ہی تو اسے ٹھیک وقت پر پانی دیتا رہتا ہی اس درخت کے قائم رہنے کی علامت پتون کا ہرا ہونا ہی ہر سبزی کے بعد آفتاب کی حرارت سے اگر پتے سوکھ گئے تو معلوم ہو جاتا ہے کہ نہ جما اگر پتے نہ سوکھے دھوپ کھا کر پتے اور بڑھ گئے تو جم جانے کی علامت ہے

فکذا حال العبد فی رمضان یسارع الی الصوم والصلاۃ والخیرات رجاء لقبولھا ببرکۃ رمضان فعلامۃ قبولھا ان یکون العبد بعد رمضان علی الطاعات والعبادات (حیاۃ القلوب) وعن سفیان الثوری رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال کنت بمکۃ ثلاث سنین فکان رجل من اھل مکۃ یجئ الی البیت الحرام کل یوم عند الظھر ویطوف بالبیت ویصلی ثم یسلم علی ویرجع حتی الفت بہ والفنی فمرض یوما ودعانی وقال لی اذا امت فاغسلنی بنفسک وصل علی وادفنی ولا تترکنی فی تلک اللیلۃ فریدا فی قبری ولقنی التوحید عندی حین سؤال منکر ونکیر فضمنت لہ فلما فعلت ما امرنی بہ وبت عند قبرہ فکنت بین النوم والیقظۃ اذا سمعت منادیا یا سفیان فلا حاجۃ لہ الی حفظک وتلقینک فقلت بما ذا قال بصیام رمضان واتباعہ ستا من شوال فاستیقظت فلم ار احدا فتوضأت وصلیت حتی نمت ثم رایت ذلک ثلاث مرات فعرفت انہ من الرحمن لا من الشیطان الرجیم فانصرفت من عند قبرہ وانا اقول اللھم وفقنی لصیام رمضان واتباعہ ستا من شوال ثم وفقنی اللہ الکبیر المتعال (بدر الدرر حق) عن ابن عباس عن النبی علیہ السلام انہ قال الصائم بعد رمضان کالکار بعد الفرار

رمضان میں یہی حال بندہ کا ہو جاتا ہے کہ وہ برکت رمضان قبولیت کی امید پر صوم صلوۃ اور خیرات کی طرف دوڑتا ہے اور قبولیت کی علامت یہ ہے کہ بندہ بعد رمضان بھی طاعات وعبادات میں مصروف رہے (حیاۃ القلوب) سفیان ثوری سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا میں مکہ میں تین سال رہا اہل مکہ میں سے ایک شخص ہر روز ظہر کے وقت حرم میں آکر خانہ کعبہ کا طواف کیا کرتا تھا اور نماز پڑھنے کے بعد مجھے سلام علیک کرکے چلا جاتا تھا یہانتک کہ مجھے اس سے اور اسے مجھسے ایک طرحکی الفت ہو گئی۔ اتفاقاً وہ ایکدن بیمار ہو گیا اور مجھے بلا بھیجا اور یہ کہا کہ جسوقت میں مرجاؤں تو تم اپنے ہاتھ سے نہلا کر میرے جنازہ کی نماز پڑھنا اور دفن کردینا اور آجکی رات مجھے قبر میں تنہا چھوڑکر کہیں چلے نجانا بلکہ منکر نکیر کے سوال کے وقت کلمۂ توحید تلقین کرتے رہنا سفیان ثوری کہتے ہیں کہ میں اسکے پاس رہا اور جب اسکی وصیت پوری کرچکا تو رات کو قبر کے پاس لیٹ رہا ابھی غنودگی ہی میں تھا کہ کسی شخص کو یہ کہتے سنا اے سفیان اسے تیری حفاظت اور تلقین کی کچھ حاجت نہیں۔ میںنے کہا کیوں جواب ملا کہ پورے رمضان اور چھ شوال کے روزوں کے باعث۔ اٹھکر دیکھتا ہوں تو کوئی بھی نہ تھا میںنے وضو کیا اور نماز پڑھکر سو رہا یہانتک کہ تین [illegible] یہی [illegible] واقعہ دیکھا۔ اب مجھے یقین ہو گیا کہ یہ رحمٰن کی طرف سے ہے۔ شیطان کی طرف سے نہیں۔ میں اسکی قبر کے پاس سے یہ کہتا ہوا ہٹا [illegible] مجھے پورے رمضان اور چھ شوال کے روزوں کی توفیق دے چنانچہ اللہ تعالی نے جو [illegible] [illegible] ان روزوں کی توفیق دی (بدر الدرر) ابن عباس پیغمبر خدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا [illegible] بعد روزہ رکھنے والا ایسا ہے جیسا کہ بھاگنے کے بعد جہاد میں پھر واپس [illegible]

اى من فرغ من الصوم ثم رجع اليه يكون ۔۔۔ هرب من القتال ثم عاد اليه المراد ان يصوم ستا من شوال ولهذا كان الشعبى يقول صوم يوم بعد رمضان احب الى من صوم الدهر كله (مناوى) عن عبد الوهاب انه قال السر فى مشروعية الصوم فى هذه الايام ان النفس بما اقبلت بهمتها على الشهوات فى يوم العيد وحصل لها فيه شئ من الغفلة والحجاب فكانت هذه الستة كانها جوابر لما نقص من الاداء والخلل فى صوم رمضان كالسنن التابعة للفرائض او السجود للسهو وكيفيته انها متواليه وقد قال بعض العلماء المحققين وزمرة الواصلين الافضل ان يكون صيام الستة متوالية غير متفرقة لان للتوالى اقرب فى جلاء الباطن من المتفرق ولذا قال سيدى على زاده ينبغى فى صوم هذه الستة ما ينبغى فى صوم رمضان بل هى اشد منه لانها جوابر والكلام فى افضليته فان فرقها او اخرها عن اوائل الشهر حصلت له فضيلة الاتباع (سط) عن ابن عمر رضى الله تعالى عنهما انه قال قال عليه السلام من صام رمضان ثم اتبعه ستا من شوال خرج من ذنوبه كيوم ولدته امه (كذا فى الترغيب والترهيب) عن كعب الاحبار انه قال مرضت فاطمة رضوان الله تعالى عنها فجاء على رضى الله الى منزلها فقال يا فاطمة ما يريد قلبك من حلاوات الدنيا فقالت يا على رضى الله عنه اشتهى رمانا

یعنے جو رمضان کے روزون سے فارغ ہو کر پھر روزے رکھنے لگے تو ایسا ہوگا جیسا لڑائی سے بھاگ کر پھر واپس آگیا اس سے شوال کے چھ روزے مراد ہین اسیلئے شعبی کا قول ہے کہ بعد رمضان ایک روزہ رکھنا میرے نزدیک ساری عمر کے روزون سے افضل ہے (مناوی) عبدالوہاب سے روایت ہی کہ ان دنون مین روزہ کی مشروعیت کا سبب یہ ہی کہ عید کے دن نفس اپنی خواہشون کی طرف متوجہ ہوجاتا ہے اور کسیقدر غفلت کا پردہ پڑجاتا ہی اسیلئے شوال کے چھ روزے مسنون ہوگئے۔ گویا یہ روزے بطور جبر نقصان رمضان کے روزون کے خلل کا ازالہ کرنے والے ہین یہ ایسے ہین جیسے فرضونکی سنتین یا سجدۂ سہو اور ان کی کیفیت یہ ہی کہ پے درپے ہونے چاہیئین۔ چنانچہ بعض علمائے محققین اور جماعت واصلین نے اسی کو افضل کہاہے کیونکہ پے درپے روزے رکھنے متفرق کی نسبت تصفیہ قلب مین زیادہ اثر رکھتے ہین اسیلئے سیّدی علی زادہ کا قول ہے کہ شوال کے روزون مین وہی احتیاط لازم ہے جو رمضان کے روزون مین بلکہ اُس سے بھی زیادہ کیونکہ یہ روزے جبر نقصان کے لیئے ہین۔ البتہ اُن کی افضلیت مین کلام ہے اگر ان روزون کو متفرق طور پر رکھا یا شوال کے اوسط یا آخر مین چھ پورے کرلیئے تو اتباع کی فضیلت حاصل ہوجاتی ہی (سط) ابن عمرؓ سے روایت ہی کہ رسول خداؐ نے فرمایا جس نے رمضان کے بعد شوال کے چھ روزے رکھ لیئے وہ گناہون سے ایسا پاک ہوجاتا ہی جیسے مان کے پیٹ سے آج پیدا ہوا ہے (الترغیب و الترہیب) کعب احبار سے روایت ہی کہ ایک وقت فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا بیمار ہوگئین حضرت علیؓ نے اُنکے گھر آکر پوچھا کہ دنیا کی چیزون مین سے آپکا دل کاہیکو چاہتا ہی جواب دیا انار کو

فتفكر ساعة لانه ما كان معه شئ ثم قام وذهب الى السوق واستقرض درهما واشترى به رمانة وتوجه

اليها فرأى شخصا مريضا مطروحا على قارعة الطريق فوقف على فقال له ما يريد قلبك يا شيخ فقال يا علي

خمسة ايام هنا وانا مطروح ومر الناس علي ولم يلتفت احد الي يريد قلبي رمانا فتفكر في نفسه ساعة

فقال لنفسه اشتريت رمانة واحدة لاجل فاطمة فان اعطيته لهذا السائل بقيت فاطمة محرومة

وان لم اعطه خالفت قوله تعالى واما السائل فلا تنهر والنبي عليه السلام قال لا تردوا السائل ولو جاء

على فرس فكسر الرمانة فاطعم الشيخ فعوفي في الساعة وعوفيت فاطمة رضي الله تعالى عنها وجاء علي وهو

مستحي فلما رأته فاطمة رضي الله عنها قامت اليه وضمته الى صدرها فقالت اما انك مغموم فوعزة الله

تعالى وجلاله انك لما اطعمت ذلك الشيخ الرمانة زال عن قلبي اشتهاء الرمان ففرح علي بكلامها

فاتى رجل فقرع الباب فقال علي من انت فقال انا سلمان الفارسي افتح الباب فقام علي وفتح الباب

ورأى سلمان الفارسي وبيده طبق مغطى رأسه بمنديل فوضعه بين يديه فقال علي من هذا

يا سلمان فقال من الله الى الرسول ومن الرسول اليك فكشف الغطاء فاذا فيه تسع رمانات

فقال يا سلمان لو كان هذا الي لكان عشرا

حضرت علی تھوڑی دیر متفکر رہے کیونکہ اُن کے پاس کوڑی پیسا کچھ نہ تھا۔ پھر بازار مین آئے اور ایک درم قرض لیکر انار خریدا۔ اور گھر کی طرف چلے۔ رستہ مین ایک مریض سڑک پر پڑا دیکھا۔ آپ ٹھیر گئے اور اُس سے پوچھا کہ تیرا دل کس چیز کو چاہتا ہے اُس نے کہا اے علی مین پانچ دن سے یہان پڑا ہون۔ بہت سے آدمی میرے پاس سے گزر گئے مگر کوئی مجھپر ملتفت نہین ہوا۔ میرا دل انار کو چاہتا ہی حضرت علی تھوڑی دیر متفکر رہکر اپنے دل مین کہنے لگے کہ مین نے فاطمہ کے لیئے ایک انار خریدا ہے۔ اگر اس سائل کو دیتا ہون تو وہ محروم رہی جاتی ہین۔ اور اگر نہین دیتا تو آیت وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ (سائل کو نہ جھڑک) کی مخالفت ہوتی ہے۔ نیز پیغمبر خدا کا قول ہے کہ سائل خواہ گھوڑے کا سوار ہی کیون نہو مگر اُس کا سوال رد نکرو چنانچہ آپنے انار توڑ کر اُس بیمار کو کھلایا اور وہ اسیوقت تندرست ہو کر اُٹھ بیٹھا ادہر صدقہ کی برکت سے حضرت فاطمہ کو صحت حاصل ہو گئی حضرت علی شرمائے شرمائے گھر مین آئے حضرت فاطمہؓ انہین دیکھکر کھڑی ہو گئین اور اظہار محبت کے بعد فرمایا کہ آپ غمگین کیون ہو اللہ تعالی کے عزت و جلال کی قسم اُدھر آپنے اُس بیمار کو انار کھلایا ادہر میرے دل سے اُسکی خواہش جاتی رہی حضرت علی اس بات سے خوش ہوئے۔ اتنے مین ایک شخص نے زنجیر کھٹکھٹائی حضرت علی نے فرمایا کون۔ جواب پایا کہ سلمان فارسی۔ ذرا دروازہ کھولدیجیے آپنے کھولدیا اور یہ دیکھا کہ سلمان کے ہات مین کپڑے سے ڈہکا ہوا ایک طبق ہے۔ سلمان نے یہ طبق حضرت علی کے آگے رکھدیا آپنے فرمایا یہ کہان سے آیا ہے سلمان نے فرمایا اللہ تعالی کی طرف سے رسول کو اور رسول کی طرف سے آپکو یہ ہدیہ بھیجا گیا ہے کپڑا اُٹھا کر دیکھا تو ۹ انار تھے اُسوقت حضرت علی نے فرمایا کہ اگر یہ ہدیہ مجھے بھیجا جاتا تو دس انار ہوتے

لقوله تعالى من جاء بالحسنة فله عشر امثالها فضحك سلمان فاخرج رمانة من كمه فوضعها في الطبق فقال يا علي والله كانت عشرا ولكن اردت بذلك ان اجربك (روضة المتقين) والحكمة في تضاعف حسنات هذه الامة ثلاثة اشياء * احدها انه كان اعمار الامم الماضية طويلة وطاعتهم كثيرة واعمار هذه الامة قصيرة فكانت طاعتهم قليلة ففضل الله هذه الامة على الامم السالفة بتضعيف الاعمال وتفضيل الاوقات وليلة القدر لتكون طاعتهم اكثر من طاعات الامم الماضية كما روي ان موسى عليه السلام قال يا رب اني وجدت في التورية امة تكتب حسناتهم عشرا وسيئاتهم مثلا فاجعلهم امتي قال الله تعالى يا موسى تلك امة محمد تجيئ في اخر الزمان * والثاني الجنة تجب بطاعة خالصة من غير تقصير وطاعة هذه الامة مع التقصير فوضع الله تعالى اضعافا من فضله وكرمه ليكون تقصير طاعة هذه الامة كاملا بالاضعاف حتى يعلوا انهم يدخلون الجنة بالاضعاف والثالث وضع الاضعاف فان الخصماء يوم القيامة يتعلقون بخصومهم فيذهبون باعمالهم فيبقى لهم الاضعاف فيقول الخصم يا رب اعطني من اضعافه فيقول الله تعالى انها ليست من فعله بل هي رحمتي وانا لا اقبض منه رحمتي بل اعطيتك فعله ربنا اتنا في الدنيا حسنة وفي الاخرة حسنة وقنا عذاب النار (روضة العلماء)

کیونکہ اللہ تعالی کا قول ہے کہ جو ایک نیکی کرتا ہے اسکو دس ملا کرتی ہیں۔ سلمان یہ سنکر ہنس پڑے اور اپنی آستین میں سے انار نکالکر طبق میں رکھدیا اور یہ کہا کہ اے علی خدا کی قسم انار تو دس ہی تھے لیکن میںنے آپکا امتحان کرنے کی نیت سے ایک چھپا لیا تھا (روضۃ المتقین) اس امت کی نیکیاں بڑھا دینے میں تین حکمتیں ہیں (۱) گزشتہ امتوں کی عمریں بہت اور طاعتیں بکثرت ہوا کرتی تھیں اس امت کی عمریں کم اور طاعتیں قلیل ہیں اسلیئے اللہ تعالی نے نیکیاں بڑھانے اور فضیلت اوقات اور لیلۃ القدر کے باعث اس امت کو دیگر امتوں پر فضیلت دی ہے تاکہ انکی طاعت پہلوں سے بڑھ جائے جیساکہ روایت ہے کہ ایک وقت موسی علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی میں توریت میں ایک ایسی اُمۃ کا حال لکھا پاتا ہوں جسکی نیکیاں ایک کی دس لکھی جاتی ہیں اور بدی ایک کی ایک۔ اس امۃ کو میری اُمۃ کردے حکم ہوا کہ اے موسی یہ محمدؐ کی اُمۃ ہے جو آخر زمانہ میں پیدا ہوگی (۲) جنت خالص اور بغیر تقصیر طاعت کے باعث ملا کرتی ہے اور اس امۃ کی طاعت میں قصور ہے اسلیئے اللہ تعالی نے اپنے فضل و کرم سے ثواب کی مقدار بڑھا دی ہے تاکہ تقصیر طاعت کا جبر نقصان ہوجائے اور یہ امت تعداد میں بہت زیادہ ہوکر جنت میں داخل ہو (۳) ثواب کی زیادتی اسلیئے ہے کہ قیامت کے دن مدعی یا صاحب حق اپنے مدعا علیہ سے لپٹ پڑینگے اور بجز زیادتی ثواب کے دیگر تمام اعمال چھین لینگے۔ اسوقت مدعی کہیگا الٰہی یہ زیادتی بھی مجھے ملے۔ جواب آئے گا کہ یہ اس کا فعل نہیں بلکہ ہماری رحمت ہے۔ میں اس سے اپنی رحمت کو واپس نہیں لیتا۔ ہاں اس کے اعمال تجھے دیے دیتا ہوں۔ الٰہی ہمیں دین و دنیا کی نیکی عنایت کر اور دوزخ کے عذاب سے بچا (روضۃ العلماء)

حكاية قال عبد الله بن المبارك حججت سنة من السنين فكنت في حجر اسماعيل عليه السلام فرقدت فيه فرأيت في المنام رسول الله عليه السلام فقال اذا رجعت الى بغداد فادخل في محلة كذا واطلب بهرام المجوسي واقرأ عليه مني السلام وقل له ان الله تعالى عنك راض فانتبهت وقلت لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم هذه رؤيا من الشيطان فتوضأت فطفت بالكعبة ما شاء الله تعالى فغلبني النوم كذلك فرأيت ثلاث مرات فلما تم الحج رجعت الى بغداد فدخلت تلك المحلة فطلبت فيه بهرام المجوسي فوجدت شيخا كبيرا فقلت انت بهرام المجوسي قال نعم قلت هل لك عند الله خير قال نعم اسلفت الناس مالا جديدا بين الناس وهذا عندي خير فقلت هذا حرام عند محمد عليه الصلاة والسلام فقلت هل لك خير غير ذلك قال نعم كان لي اربع بنات واربعة بنين فزوجتهن من ابنائي فقلت هذا ايضا حرام ثم قلت هل عندك خير غير ذلك قال نعم جعلت ليلة للمجوس في تزويج البنات لابنائي فقلت هذا ايضا حرام فقلت هل عندك غير ذلك قال نعم كان عندي بنت من اجمل النساء ما وجدت لها كفوا فزوجتها من نفسي فجعلت وليمة تلك الليلة وكان في تلك الليلة من المجوس اكثر من الالف فقلت هذا ايضا حرام هل عندك غير ذلك قال نعم ليلة من الليالي وطئت ابنتي على فراشي فجاءت امرأة مسلمة من اهل دينك فسرج من سراجي

حکایت عبداللہ بن مبارک کہتے ہین کہ مینے ایک سال حج کیا اور رات کو حجر اسماعیل کے قریب سو رہا خواب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے دیکھا کہ جب تو واپس بغداد جائے تو فلان محل مین بہرام نام مجوسی کو تلاش کر کے ہمارا سلام کہنا اور بشارت دینا کہ اللہ تعالیٰ تجھسے رضامند ہے اتنے مین میری آنکھ کھل گئی اور لاحول پڑھکر دل مین کہا کہ یہ شیطانی خواب وخیال ہے اس کے بعد مینے وضو کر کے خانۂ کعبہ کا طواف کیا اور پھر سو گیا۔ چنانچہ یہی واقعہ تین مرتبہ دیکھا۔ پھر جب حج ہو چکا اور مین بغداد آیا تو اُس محلہ مین گیا اور بہرام مجوسی کو ڈھونڈ نکالا۔ نہایت بوڑھا آدمی تھا۔ مینے کہا کیا بہرام مجوسی تمہی ہو اُسنے کہا ہان۔ مینے کہا تمنے خدا کے لیئے کبھی کوئی نیک کام بھی کیا ہے اُس نے جواب دیا ہان مین لوگون کو سود پر روپیہ قرض دیا کرتا ہون اور یہ میرے نزدیک نیک کام ہے۔ مینے کہا یہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک حرام ہے۔ پھر مینے پوچھا کہ اسکے سوا کوئی اور۔ اُس نے کہا ہان میرے چار بیٹے اور چار بیٹیان تہین۔ چارون نکاح چارون بیٹون سے کر دیا۔ مینے کہا یہ بھی حرام ہے اسکے سوا کچھہ اور۔ اُس نے کہا ہان میری ایک نہایت حسین بیٹی ہے جب کہین برادری مین اُسکے بر نملا تو مینے اپنے سے نکاح کر لیا آج اُس کا ولیمہ تھا اور اُس رات ہزار سے زیادہ مجوسی جمع تھے مینے کہا یہ بھی حرام ہے اسکے سوا کچھہ اور۔ اس نے کہا ہان۔ ایک رات مین اپنی بیٹی کے ساتھہ ہمبستر تھا۔ اتفاقاً تمہارے دین کی ایک مسلمان عورت آئی اور میرے چراغ سے اپنا چراغ جلا کر چلی۔

فاوقدت السراج فخرجت واطفات السراج ثم دخلت ثانيا واوقدت السراج وخرجت ثم اطفاته فقلت في نفسي لعل هذه جاسوسة اللصوص فخرجت خلفها فدخلت منزلها فرايت لها اربع بنات فلما دخلت قلن لها يا اماه هل جئت لنا بشيء فانه لم يبق لنا طاقة وصبر على الجوع فدمعت عيناها وقالت لهن استحييت من ربي ان اسال شيئا من احد دونه واطلب حاجة من عدو الله تعالى وهو مجوسي قال بهرام فلما سمعت كلامها رجعت الى داري فاخذت طبقا وجعلته ملآن من كل شيء فذهبت به بنفسي الى دارها واعطيتها اياه ففرحت قال عبد الله بن المبارك رحمة الله عليه قلت هذا خير ولك البشارة وبشرته بالرؤيا التي رايتها وقصصت عليه الرؤيا قال بهرام المجوسي اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله فخر من ساعته ومات فلم ابرح حتى غسلته وكفنته وصليت عليه كان عبد الله بن المبارك يقول عباد الله استعملوا السخاوة مع خلق الله تعالى فانه ينقل الاعداء الى درجة الاحباء له الملك في الارض والسماء غفر الله لنا بحق اعظم الاسماء وبحرمة معاشر الانبياء (زبدة) قال النبي صلى الله عليه وسلم اذا احسن احدكم اسلامه فكل حسنة يعملها تكتب بعشرة امثالها الى سبعمائة ضعف وكل سيئة يعملها تكتب بمثلها حتى يلقى الله عز وجل

اور جب باہر نکلی تو اُسے گل کر دیا۔ دوسری مرتبہ پھر آئی اور چراغ جلا کر نکلی اور پھر بجھا دیا۔ مین اس خیال سے کہ شاید یہ چورون کی جاسوس ہے اُسکے پیچھے پیچھے چلا اور اُسکے گھر جا کر دیکھا کہ بیچاری چار لڑکیان رکھتی ہے۔ جب وہ اپنے گھر آئی تو لڑکیون نے کہا۔ ارے بی اماجان ہمارے لئے کچھ لائین۔ اب تو فاقہ کی طاقت اور بھوک پر صبر نہین رہا۔ یہ سنکر وہ عورت رو پڑی اور یہ کہا کہ مجھے تو خدا کے سوا اور کسی سے کچھ مانگتے شرم آتی ہے اور پھر مانگتی بھی کس سے۔ اُس خدا کے دشمن مجوسی سے۔ بہرام کا قول ہے کہ مین یہ باتین سنکر اُلٹے پانو اپنے گھر چلا آیا۔ اور ایک طبق مین کھانے پینے کی اکثر چیزین بھر کر خود اُسکے گھر لے گیا اور طبق اُس کے حوالے کیا۔ بیچاری بہت خوش ہوئی۔ عبد اللہ بن مبارک نے کہا کہ بیشک یہ نیک کام ہے مین تجھے بشارت دیتا ہون چنانچہ پھر اُسے خواب کا واقعہ سنایا۔ بہرام نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ اور پھر اسیوقت گر پڑا اور مر گیا۔ یہانتک کہ مینے اُسنے غسل دیا اور کفنا کر جنازہ کی نماز پڑھی۔ عبد اللہ ابن مبارک فرمایا کرتے تھے کہ خدا کے بندو مخلوق کیساتھ سخاوت کیا کو کیونکہ سخاوت خدا کے دشمنون کو دوستون کے درجہ مین پہنچا دیتی ہے اور زمین و آسمان مین خدا ہی کی بادشاہت ہی اللہ تعالی اپنے اسماء عظیم اور انبیاء اکرام کے طفیل ہمارے گناہ معاف فرمائے (زبدہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب آدمی اپنے اسلام کو درست کر لیتا ہے تو اسکی ایک نیکی کی دس لکھی جاتی ہین حتی کہ سات سو تک بڑھ جاتی ہین اور بدی ایک کی ایک درج ہوتی ہے یہانتک کہ وہ خدا سے جا ملتا ہے

سورة بسم الله الرحمن الرحيم الاعراف

(ادعوا ربكم تضرعا وخفية) اى ذوى تضرع وخفية فان الاخفاء دليل على الاخلاص (انه لا يحب المعتدين) المجاوزين ما امروا به فى الدعاء وغيره نبه به على ان الداعى ينبغى ان لا يطلب ما لا يليق به كرتبة الانبياء والصعود الى السماء وقيل هو الصياح فى الدعاء والاسهاب فيه وعن النبى صلى الله تعالى عليه وسلم سيكون قوم يعتدون فى الدعاء وحسب المرء ان يقول اللهم انى اسالك الجنة وما قرب اليها من قول وعمل واعوذ بك من النار وما قرب اليها من قول وعمل ثم قرأ انه لا يحب المعتدين (قاضى بيضاوى) وعن امية بن خالد بن عبد الله بن اسد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يستفتح اى يطلب الفتح والظفر على الكفار من الله تعالى بصعاليك المهاجرين اى بفقرائهم يعنى ببركة دعائهم بان يقول اللهم انصرنا على الاعداء بحرمة عبادك الفقراء المهاجرين وهذا يدل على تعظيم الفقراء والرغبة فى دعائهم والتبرك بوجودهم (من حسان المصابيح) وقع فى ترغيبات الابرار قوام الدنيا باربعة اشياء بعلم العلماء وبعدل الامراء وبسخاوة الاغنياء وبدعاء الفقراء ولولا العلماء لهلك الجهلاء ولولا عدل الامراء لاكل الناس بعضهم بعضا كما يأكل الذئب الغنم

سورۂ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اعراف

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً یعنے اپنے خدا کو عاجزی کے ساتھ آہستہ آہستہ پکارا کرو۔ کیونکہ آہستگی اخلاص کی دلیل ہے یہ اسلیئے کہ خدا اُن لوگون کو جو دعا مین حکم الٰہی کی حد سے آگے بڑھ جاتے ہین پسند نہین کرتا اسمین ادھر تنبیہ ہے کہ دعا کرنیوالے کو ایسی چیز مانگنی چاہیے جو اُسکے مرتبہ کے لایق ہو۔ مثلاً رتبۂ انبیا یا آسمان پر چڑھ جانے کا سوال نازیبا ہے۔ بعض کا قول ہے کہ اس سے دعا کرتے مین چیخنا چلانا مراد ہے۔ پیغمبر خدا سے روایت ہے کہ آیندہ بعض قومین دعا مانگنے مین حد سے تجاوز کر جائینگی آدمی کیلئے یہ دعا کافی ہے اللھم انی اسئلک الی آخرہا یعنے الٰہی مین تجھسے جنت اور ایسے اقوال و افعال کا طالب ہون جو اُس سے قریب کر دین اور دوزخ اور ایسے اقوال و افعال سے پناہ مانگتا ہون جو اُس سے قریب کر دین پھر آپنے یہ آیت پڑھی اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ یعنے خدا حد سے بڑھنے والون کو دوست نہین رکھتا (قاضی بیضاوی) امیہ بن خالد بن عبد اللہ بن اسد سے روایت ہے کہ رسول خدا فقیر مسلمانون کی دعا کی برکت سے کفار پر فتح مانگا کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے الٰہی اپنے فقیر بندون یعنی مہاجرین کے طفیل دشمنون کے مقابلہ مین ہماری مدد کر۔ یہ حدیث فقرا کی تعظیم اُنکی دعا کی طرف رغبت اور اُن سے برکت حاصل کرنے پر دلالت کرتی ہے (حسان المصابیح) ترغیبات ابرار مین لکھا ہے کہ دنیا چار چیزون کے سبب قایم ہے (۱) علما کا علم (۲) امرا کا عدل (۳) اغنیا کی سخاوت (۴) فقرا کی دعا۔ علما نہون تو جاہل ہلاک ہو جائین۔ امرا نہون تو آدمی کو آدمی اسطرح کہا جاوے جسطرح بھیڑیا بکری کو

ولولا سخاوة الاغنياء لهلك الفقراء ولولا دعاء الفقراء لخربت السموات والارض (موعظة) وعن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه انه قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ثلاث دعوات مستجابة لا شك فيهن دعوة الوالد لولده ودعوة المسافر ودعوة المظلوم حتی روی عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اتق دعوة المظلوم فانه ليس بينها وبين الله حجاب الحديث يرفعها الله فوق الغمام ويفتح لها ابواب السماء ويقول الرب وعزتی لانصرنك ولو بعد حين) يعنی لا اضيع حقك ولا ارد دعاءك ولو مضی زمان طويل لانی حليم لا اعجل عقوبة العباد فلعلهم يرجعون عن الظلم والذنوب الی ارضاء الخصوم والتوبة (مجالس) قيل فی فضيلة الدعاء ان منصور بن عمار كان يعظ الناس فقام سائل فطلب اربعة دراهم فقال منصور من يعطيه ما سال حتی ادعو له اربع دعوات فكان مملوك اسود فی طرف المسجد وكان سيده يهوديا وكان معه اربعة دراهم فجمعها فقام وقال ايها الشيخ انا اعطيه اربعة دراهم علی شرط ان تدعو لی اربع دعوات كما اقول واريد فقال نعم فاعطاه وقال يا شيخ انا مملوك فادع لی بالعتق ومولای يهودی فادع له بالاسلام وانا فقير فادع لی بالغنی حتی يغنينی الله من فضله عن خلقه وادع الله لی ان يغفر لی ذنوبی

غنی لوگ سخاوت نکرین تو فقیر ہلاک ہو جائین اور فقیر دعا نکرتے رہین تو آسمان وزمین برباد ہو جائین (موعظہ) ابو ہریرہ سے روایت ہو کہ رسول خدا فرماتے ہین تین طرحکی دعائین بیشک مستجاب ہوتی ہین (۱) بیٹے کے حق مین باپ کی دعا (۲) مسافر کی دعا (۳) مظلوم کی دعا۔ یہانتک پیغمبر خدا سے مروی ہو کہ اے شخص مظلوم کی بددعا سے بچارہ کیونکہ انمین اور اللہ تعالیٰ مین کوئی پردہ حائل نہین رہتا۔ خدا اسکو بادلونپر اٹھا لیتا ہو اور اسکے لیئے آسمان کے دروازے کھلجاتے ہین اور اللہ تعالیٰ یہ حکم دیتا ہی کہ مجھے اپنی عزت کی قسم ضرور تیری مدد کرونگا۔ گو دیر ہی مین ہو۔ مطلب یہ کہ تیرا حق ضایع نکرونگا اور تیری دعا رد نہوگی گو اسپر ایک دراز زمانہ گزر جائے کیونکہ مین حلیم ہون بندونپر عذاب نازل کرنے مین جلدی نہین کیا کرتا۔ کیا تعجب ظالم لوگ اپنے ظلم اور گناہون سے توبہ اور صاحب حق کے رضامند کرنے کی طرف رجوع کر آئین (مجالس) فضیلت دعا کی بابت بعض کا قول ہو کہ منصور بن عمار وعظ کہا کرتے تھے ایکدن اثنائے وعظ مین ایک سائل نے کھڑے ہو کر چار درم مانگے منصور نے کہا کوئی ہے کہ اسکو چار درم دے اور مین اسکے لیئے چار دعائین کرون اتفاقاً کسی یہودی کا ایک حبشی غلام مسجد مین موجود تھا اور اسکے پاس چار درم جمع تھے اُسنے کھڑے ہو کر کہا کہ مین اس سائل کو چار درم دیئے دیتا ہون بشرطیکہ آپ میری کہن اور منشا کے مطابق مجھے چار دعائین دین منصور بولے ہان ہان بہت اچھا۔ اُسنے چار درم سائل کو دیدیے اور یہ کہا کہ اے شیخ (۱) مین غلام ہون دعا کیجیے کہ مولا مجھے آزاد کر دے (۲) میرا مولا یہودی ہے دعا کیجیے کہ مسلمان ہو جائے (۳) مین محتاج آدمی ہون دعا کیجیے کہ غنی ہو جاؤن اور خدا اپنے فضل کے باعث تمام مخلوق سے بے پروا کر دے (۴) یہ دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ میرے تمام گناہ معاف کر دے

فدعا له فلما رجع رأى مولاه فاخبره بالقصة فاستطاب اليهودي ذلك قال قد اعتقتك من مالى و الى الآن كنت مولاك فانت اليوم مولاى وقال اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله وقد شاركتك فى جميع مالى و اما الحاجة الرابعة اعنى الغفران فهو ليس من عندى ولا كنت اغفر الجميع فسمع هاتفا يقول من السماء من زاوية البيت قد اعتقتكما من النار و غفرت لكما وللمنصور معكما (رونق المجالس) قيل الدعاء من اقوى الاسباب فى رفع المكروه وحصول المرام لكن قد لا يتحقق اثره اما الضعفه لنفسه بان يكون دعاء لا يحبه الله تعالى لما فيه من العدوان و اما لضعف القلب فى عدم اقباله على الله تعالى وجمعيته عليه وقت الدعاء واما لحصول المانع من الاجابة من اكل الحرام والظلم و رين الذنوب على القلوب فى استيلاء الغفلة والسهو والهوى كما روى عن النبى صلى الله تعالى عليه وسلم قال اعلموا ان الله تعالى لا يقبل دعاء من قلبه غافل (من المواهب) قال النبى صلى الله تعالى عليه وسلم اربعة اشياء تزيد العمر (الاول) تزوج الابكار (والثانى) النوم على الشمال (والثالث) الاغتسال بالماء الجارى (والرابع) اكل التفاح بالاسحار صدق القائل الذى هو حبيب الله صلى الله عليه بالليل والنهار تدخل الجنة التى تجرى من تحتها الانهار وتكن بين الغلمان والولدان والاحرار

چنانچہ منصور نے اُسکے لیئے دعا کی۔ غلام اپنے گھر چلا آیا اور اپنے مولا سے تمام واقعہ کہدیا۔ یہودی اس سے بہت خوش ہوا اور یہ کہا کہ مینے تجکو اپنے مال سے آزاد کردیا اب تک مین تیرا مولا تھا مگر آج سے تو میرا مولا ہوا اور اُسیوقت اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ کہکر مسلمان ہوگیا اور یہ کہا کہ آج سے تمام مال مین تو میرا شریک ہی۔ البتہ تیری چوتھی ضرورت (گناہونکی معافی) میرے قابو سے باہر بات ہی ورنہ مین تمام گناہ بخشدیتا اتنے مین گوشہ مکان سے ہاتف غیبی نے آواز دی کہ مینے تم دونونکو دوزخ سے آزاد کردیا اور تمہارے نیز تمہارے ساتھہ منصور کے تمام گناہ معاف کردیئے (رونق المجالس) دعا برائیون کے دفعیہ اور مرادین حاصل ہونیکا سب سے زبردست وسیلہ ہی لیکن کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دعا اثر سے خالی رہتی ہے اسکا سبب یہ ہی کہ یا تو خود دعا ہی مین فتور ہوتا ہے اسلیئے اللہ تعالی کے ہان مستجاب نہین ہوتی کیونکہ دعا مانگنے والا حد سے تجاوز کرجاتا ہی یا یہ کہ دعا کے وقت دلی توجہ اللہ تعالی کی طرف نہین ہوتی یا یہ کہ دعا کرنے والے مین وہ اوصاف پائے جاتے ہین جو مانع قبولیت ہین مثلاً حرام کا کہانا۔ ظلم۔ گناہون سے دلی محبت غفلت سہو اور بیجا خواہشونکا غلبہ۔ چنانچہ پیغمبر خدا سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا تمکو یاد رہے کہ اللہ تعالی اُس دعا کو قبول نہین کرتا جو غافل کے دل سے نکلی ہو (مواہب) رسول خدا فرماتے ہین چار چیزین عمر کو بڑہاتی ہین (۱) باکرہ عورت سے نکاح کرنا (۲) بائین کروٹ پر سونا (۳) بہتے پانی سے نہانا (۴) نہار منہ سیب کھانا۔ حبیب الٰہی جناب رسالت پناہی نے سچ فرمایا۔ اے شخص دن رات اُنپر درود بھیجتا رہ۔ تاکہ تو اُن بہشتون مین داخل ہوجائے جنکے نیچے نہرین بہ رہی ہین اور حور و غلمان کے مجمع مین رہکر چین کیا کرے

(وحكي) انه كان رجل من الصالحين قد ضاق حاله من القوت والنفقة وكانت له امرأة فقالت لزوجها
ادع الله تعالى يوسع علينا الدنيا فدعا الرجل فدخلت المرأة الدار فرأت في الزاوية لبنة من ذهب
فاخذتها فقال الرجل انفقي كيف شئت فرأى الرجل في نومه انه دخل الجنة فرأى قصرا قد نقص
بقدر لبنة قال لمن هذا فقيل لك فقال اين هذه اللبنة قيل بعثناها اليك فانتبه الرجل فقال للمرأة
هات اللبنة فاخذها ووضعها عند رأسه ودعا فقال الهي قد رددتها اليك فردها الله تعالى الى موضعها وكذا
قال عليه السلام ما اخذ احد لقمة من الدنيا الا وقد نقص الله تعالى حصته من الآخرة كما قال الله تعالى من
كان يريد حرث الآخرة نزد له في حرثه ومن كان يريد حرث الدنيا نؤته منها وماله في الآخرة من نصيب
قال عمر رضي الله تعالى عنه رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فاذا هو مضطجع على رمال حصير وقد
اثر الرمال في جنبيه قلت يا رسول الله ادع الله فليوسع الدنيا على امتك فان فارس والروم قد وسع
عليهم وهم لا يعبدون الله فقال قد ادخر هذا لنا يا ابن الخطاب هؤلاء قوم عجلت لهم طيباتهم
في الدنيا وفي رواية اما ترضى ان تكون لهم الدنيا ولنا الآخرة وعن عمر بن شعيب انه قال
قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم خصلتان من كانتا فيه كتبه الله تعالى شاكرا صابرا

حکایت ایک نیک آدمی افلاس سے بہت تنگ تھے۔ ایکدن انکی گھروالی نے کہا کہ خدا سے فراخی کی دعا
کیجیے انہون نے دعا کی۔ عورت نے کوٹھڑی کے ایک کونے مین سونے کی اینٹ دیکھی اور اسے اٹھا لیا۔ خاوند نے
کہا کہ اسے جس طرح چاہو خرچ کرو۔ اسکے بعد اس شخص نے خواب مین دیکھا کہ مین جنت مین ہون اور ایک ایسی
محل مین داخل ہون کہ جس کی دیوار کی ایک اینٹ ندارد ہے۔ مینے پوچھا کہ یہ کس کا محل ہے۔ جواب ملا تیرا
پھر مینے کہا اسکی ایک اینٹ کیا ہوئی۔ ارشاد ہوا ہم دنیا مین تجھے دے چکے۔ اتنے مین آنکھ کھلگئی اور عورت
سے کہا کہ وہ اینٹ ادھر لے آ۔ چنانچہ اسنے دیدی۔ انہون نے اپنے سر کے پاس رکھکر دعا کی کہ
الٰہی مین اسے تیری طرف واپس کرتا ہون۔ چنانچہ اینٹ فورًا غائب ہوگئی اور اللہ تعالی نے اسے اپنی
موقع پر پہنچا دیا۔ اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ کوئی شخص دنیا کا خواہ ایک ہی لقمہ حاصل
کرے مگر اسیکے برابر آخرت کا حصہ کم ہوجائے گا۔ چنا اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جو آخرت کی کھیتی کرنی چاہتا ہے
ہم اسکی کھیتی بڑہا دیا کرتے ہین اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم دنیا دے ڈالتے ہین مگر اسے آخرت کا حصہ
نہین ملتا۔ حضرة عمر فرماتے ہین کہ ایکوقت مینے رسول خدا کو بنے ہوئے بوریے پر لیٹے دیکھا آپکو دونون پہلوون پر اسکے
نشان پڑگئے تھے مینے عرض کیا کہ اللہ تعالی سے دعا کیجیے کہ آپکی امت پر دنیا فراخ ہوجائے فارس اور روم والے
حالانکہ مشرک ہین مگر بڑی کشایش اور آرام مین ہین آپنے فرمایا اے ابن الخطاب ہمارے لئے آخرت مین ذخیرہ موجود ہی اور
انکو سارے مزے دنیا ہی مین ملگئی ہین اور ایک روایت مین ہی کہ کیا تجھے یہ پسند نہین کہ انکیلئے دنیا ہو اور ہمارے لئے آخرت
عمر بن شعیب سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین جسمین یہ دو خصلتین ہون اللہ تعالی اسکو صابرین و شاکرین مین لکھیگا

من نظر فی دینه الی من هو فوقه فاقتدی به ومن نظر فی دنیاه الی من هو دونه فحمد الله علی ما فضله به علیه کما قال الله تعالی ولا تتمنوا ما فضل الله به بعضکم علی بعض للرجال نصیب مما اکتسبوا وللنساء نصیب مما اکتسبن واسئلوا الله من فضله ان الله کان بکل شیء علیما وعن شقیق الزاهد رحمة الله علیه انه قال اختار الفقراء ثلاثة اشیاء واختار الاغنیاء ثلاثة اشیاء اختار الفقراء راحة النفس وفراغ القلب وخفة الحساب واختار الاغنیاء تعب النفس وشغل القلب وشدة الحساب کذا فی زبدة الواعظین

سورة **بسم الله الرحمن الرحیم** الانفال

انما المؤمنون) ای الکاملون فی الایمان (الذین اذا ذکر الله وجلت قلوبهم) فزعت لذکره استعظاما له وتهیبا من جلاله وقیل هو الرجل یهم بمعصیة فیقال له اتق الله فینزع عنها خوفا من عقابه وقرئ وجلت بالفتح وهو لغة فزعت ای خافت (واذا تلیت علیهم ایاته زادتهم ایمانا) لزیادة المؤمن به او لاطمینان النفس ورسوخ الیقین بتظاهر الدلائل او بالعمل بموجبها وهو قول من قال الایمان یزید بالطاعة وینقص بالمعصیة بناء علی ان العمل داخل فیه (وعلی ربهم یتوکلون) یفوضون الیه امورهم ولا یخشون ولا یرجون الا ایاه (الذین یقیمون الصلوة ومما رزقناهم ینفقون)

(۱) دینی معاملات مین اپنے سے بڑھکے آدمی کو دیکھکر اسکی اقتدا کرے (۲) دنیوی باتون مین اپنے سے گھٹکے شخص کو دیکھکر اپنی حالت پر شکر الٰہی بجالائے چنانچہ الله تعالی فرماتا ہی۔ تم اُس بزرگی کی تمنا نکرو جو خدا نے بعض کو بعض پر دی ہے مردونکا نصیب اُنکی کمائی مین ہی اور عورتونکا نصیب اُنکی کمائی مین الله سے اُسکا فضل طلب کرتے رہو بیشک الله ہر چیز کو جانتا ہے شقیق زاہد رحمة الله علیه سے منقول ہی کہ تین چیزین فقیرون نے اختیار کی ہین اور تین امیرون نے فقیرون نے راحت نفس فراغ دل اور خفت حساب کو اختیار کر لیا ہے اور امیرون نے مشقت نفس مصروفی قلب اور شدت حساب کو پسند کیا از زبدة الواعظین

سورة **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** الانفال

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ یعنے کامل ایمان والے وہ لوگ ہین کہ جب خدا کا ذکر آتا ہے تو اُن کے دل ڈر جاتے ہین مطلب یہ ہے کہ اُسکی عظمت اور ہیبت جلال کے باعث گھبرا کر ذکر الٰہی کی طرف متوجہ ہوتے ہین بعض علماء نے یہ معنی لیے ہین کہ کامل مومن وہ ہی کہ جب کسی گناہ کا ارادہ کرے اور اُس سے یہ کہا جائے کہ خدا سے ڈر تو عذاب الٰہی سے ڈر کر اُس سے الگ ہو جائے بعض قراٴتون مین وَجَلَتْ بفتح الجیم ہے اور یہ ایک لغت ہے بمعنے فَزِعَتْ یعنے خافت وَاِذَا تُلِیَتْ الایۃ اور جب اُنکے سامنے اُسکی آیتین پڑھی جاتی ہین تو اُنکا ایمان بڑھا دیتی ہین ایمان کا بڑھنا یا تو اسلیے ہی کہ خود آیتین پڑھتے رہتے ہین یا اسلیے کہ تطابق دلائل کے باعث قلبی اطمینان اور دلی یقین بڑھتا جاتا ہے یا اسلیے کہ اُنکے مطابق انسان عمل کرتا رہتا ہے یہ اُنکا قول ہے جو ایمان کو طاعت سے بڑھنے اور معصیت سے گھٹنے والا خیال کرتے ہین اُن کے نزدیک اعمال داخل ایمان ہین وَهُمْ عَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ اور وہ اپنے خدا ہی پر بھروسا رکھتے ہین۔ اپنے تمام معاملات اُسکے سپرد کرکے بجز اُس کے اور کسی سے نہ ڈرتے نہ امید رکھین،

اولئک هم المؤمنون حقا) لانهم حققوا ایمانهم بان ضموا الیه مکارم اعمال القلوب من الخشیة والاخلاص والتوکل ومحاسن افعال الجوارح التی هی المعیار علیها کالصلاة والصدقة وحقا صفة مصدر محذوف ای ایمانا حقا او مصدر مؤکد کقوله هو عبد الله حقا ای حق ذلک حقا (لهم درجات عند ربهم) کرامات وعلو منزلة وقیل درجات الجنة یرتقونها باعمالهم (ومغفرة) لما فرط منهم (ورزق کریم) اعد لهم فی الجنة لا ینقطع عدده ولا ینتهی ابدا (قاضی بیضاوی) عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم انه قال من صلی علی فی کتاب لم تزل الملائکة تستغفر له ما بقی اسمی فی ذلک الکتاب (شفاء شریف) عن الحسن البصری انه قال رایت اباعصمة فی المنام فقلت ما فعل الله بک فقال غفر لی ربی فقلت بم قال ما ذکرت حدیثا الا صلیت علی النبی علیه السلام (زبدة) قوله انما یفید الحصر والمعنی لیس المؤمنون الذین یخالفون الله ورسوله انما المؤمنون الصادقون فی ایمانهم اذا ذکر الله وجلت قلوبهم (تفسیر خازن) قوله وجلت قلوبهم ای خافت قال اهل الحق الخوف علی قسمین خوف العقاب وهو خوف العصاة وخوف الهیبة والعظمة وهو خوف الخواص لانهم یعلمون عظمته تعالی فیخافون عقابه فالمؤمن اذا ذکر الله وجل قلبه علی قدر مرتبته فی ذکر الله تعالی (تفسیر خازن)

اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا الآیۃ سچے مومن ایسے ہی ہوا کرتے ہین کیونکہ انہون نے دلی اعمال مثلاً خوف و اخلاص توکل اور بیرونی افعال (جو کھرا کھوٹا پرکھنے کی کسوٹی ہین) مثلاً نماز صدقات وغیرہ کو ایمان کے ساتھ شامل کر کے اُسے مضبوط کر لیا ہے حقا مصدر محذوف کی صفت ہے یعنے ایمانا حقا یا خود مصدر موکد ہے جس طرح ہو عَبْدُ اللہِ حَقًّا فلان شخص واقعی خدا کا بندہ ہے اے حق ذلک حقا یعنے یہ مضمون بالکل برحق ہے لَہُمْ دَرَجٰتٌ خدا کے نزدیک اُنکے بڑے درجے اور اونچے مرتبے ہین یا اس سے جنت کے زینے مراد ہین کہ جنپر وہ اپنے اعمال کے مطابق چڑھتے چلے جائینگے وَمَغْفِرَۃٌ الآیۃ اور تقصیرات کی مغفرۃ ہے اور جنت مین عزت کی روزی تیار رکھی ہے کہ نہ اُسکے اقسام کی شمار ہو سکے اور نہ انتہا ہو (قاضی بیضاوی) ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا فرماتے ہین کہ جو شخص میرا نام لکھکر اُسکے آگے صلے اللہ علیہ وسلم لکھدیتا ہے جبتک یہ تحریر باقی رہی گی فرشتے اُسکے لئے مغفرۃ طلب کرتے ہین گے (شفا شریف) حسن بصری کہتے ہین کہ مینے ابو عصمہ کو خواب مین دیکھکر پوچھا کہو اللہ تعالی نے تمسے کیا معاملہ کیا جواب ملا کہ بخشدیا مینے کہا اسکی وجہ۔ وہ بولے اسلئے کہ مین ہر حدیث بیان کرتے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کرتا تھا (زبدہ) لفظ انما حصر کا فائدہ دیتا ہے مطلب یہ کہ جو لوگ خدا اور رسول کے مخالف ہین وہ ہرگز مومن نہین بلکہ سچے مومن وہی ہین کہ جب خدا کا ذکر آتا ہے اُنکے دل ڈر جاتے ہین (تفسیر خازن) وجلت بمعنے خافت ہے اہل حق نے خوف کی دو قسمین بیان کی ہین (۱) خوف عذاب یہ خوف گنہگارون کو ہوا کرتا ہے (۲) خوف عظمت و جلال الٰہی یہ خوف خواص کا حصہ ہے کیونکہ وہ اُسکی عظمت پہچانتے اور اُسکے عذاب سے ڈرتے ہین حاصل کلام یہ ہے کہ ذکر الٰہی سنکر مومنون کے دل علی قدر مرتبہ ڈر جایا کرتے ہین (تفسیر خازن)

قولہ زادتہم ایماناً المعنی انہ کلما جاءہم شیٔ من عند اللہ آمنوا بہ فیزدادون بذلک ایماناً وتصدیقاً ویکون زیادۃ الایمان بزیادتہ وذلک علی وجہین (الاول) ہو الذی علیہ عامۃ اہل العلم علی ما حکاہ الواحدی انہ قال کلما کانت الدلائل اکثر واقوی کان ایمانہ ازید لانہ عند حصول کثرۃ الدلائل یقع ادون وقوی یزول الشک ویقوی الیقین فتکون معرفتہ باللہ اقوی فیزداد ایمانہ الثانی انہم یصدقون بکل ما یتلی علیہم من عند اللہ ولما کانت التکالیف متوالیۃ فی زمان رسول اللہ علیہ السلام فکلما تجدد تکلیف صدقوا بہ فیزدادون بذلک الاقرار تصدیقاً وایماناً (تفسیر خازن) قولہ اولئک ہم المؤمنون حقا فیہ دلیل علی انہ لا یجوز ان یصف احد نفسہ بکونہ مؤمناً حقا لان اللہ تعالی انما وصف بذلک اقواماً مخصوصین علی اوصاف مخصوصۃ وکل واحد لا یتحقق وجود تلک الاوصاف فیہ وہذا یتعلق بمسئلۃ اصولیۃ وہی ان العلماء اتفقوا علی انہ یجوز للرجل ان یقول انا مؤمن واختلفوا فی انہ ہل یجوز لہ ان یقول انا مؤمن حقا اولا فقال اصحاب الحنفیۃ الاولی ان یقول انا مؤمن حقا ولا یجوز ان یقول انا مؤمن ان شاء اللہ واستدلوا علی صحۃ ہذا القول بوجہین (الاول) ان المتحرک لا یجوز ان یقول انا متحرک ان شاء اللہ وکذا القول فی القائم والقاعد فکذلک ہذہ المسئلۃ یجب فیہا ان یقول المؤمن انا مؤمن حقا ولا یجوز ان یقول انا مؤمن ان شاء اللہ

زادتہم ایماناً کا یہ مطلب ہے کہ جب اللہ تعالی کی طرف سے کوئی آیۃ اترتی ہے تو اسے مان لیتے ہیں اس سے انکا ایمان اور تصدیق دونو بڑہجاتے ہین کیونکہ ایمان کی زیادتی آیات کی زیادتی پر منحصر ہے اور یہ زیادتی دو وجہ سے ہے (۱) حسب روایت امام واحدی اکثر اہل علم کا یہ قول ہے کہ جب دلائل بکثرت اور قوی ہونگے تو اسمین شک نہین کہ ایمان بھی بڑھ جاتا اسلیئے کہ جب کثرت سے دلائل معلوم ہونگے تو ایمان کو زیادتی حاصل ہوگی اور اسکی قوت شک کو زائل اور یقین کو قوی کردیگی اسلیئے معرفت الٰہی مضبوط ہو جائیگی اور ایمان پہلی حالت سے بڑہ جائیگا (۲) وجہ یہ ہے کہ وہ ہر آیت کی جو خدا کی طرف سے اُنکو سنائی جاتی ہے تصدیق کرتے ہین اور چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کے زمانہ مین احکام شرع متواتر نازل ہوتے تھے اور سننے والے ہر نئے حکم کو مانتے جاتے تھے اسلیئے اس اقرار سے اُنکی تصدیق اور ایمان بڑہتا رہتا تھا (تفسیر خازن) اُولٰٓئِکَ ہُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ادھر اشارہ ہے کہ کوئی شخص اپنے آپ کو مومن برحق نہین کہہ سکتا کیونکہ اللہ تعالی نے اس صفت کے ساتھ ایک خاص قوم کو موصوف کیا ہے جو خاص اوصاف رکھتی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ہر ایک مین وہ صفتین نہین پائی جاتین یہ بحث اصول کے مسئلہ سے متعلق ہے اور وہ یہ ہے کہ علماء اسپر متفق ہین کہ آدمی اپنے آپ کو یہ تو کہہ سکتا ہے کہ مین مومن ہون مگر مومن برحق بھی کہہ سکتا ہے یا نہ اسمین اختلاف ہے ہمارے حنفیہ حضرات فرماتے ہین کہ کہہ سکتا ہے البتہ یہ کہنا کہ انشاء اللہ مین مومن ہون ناجائز ہے اور پہلے قول کی صحت پر دو دلیلین بیان کیگئی ہین (۱) ایک شخص جو متحرک یا قائم یا قاعد ہے یہ نہین کہہ سکتا کہ مین انشاء اللہ متحرک یا قائم یا قاعد ہون بس ٹھیک ایسا ہی اس مسئلہ کو سمجھنا چاہیئے مومن پر واجب ہے کہ آپنے آپکو مومن برحق کہے اور یہ نہ کہے کہ مین انشاء اللہ مومن ہون —

(والثاني) ان الله تعالى قال اولئك هم المؤمنون حقا فحق لهم يكونهم مؤمنين حقا وفي قوله انا
مؤمن ان شاء الله شك فيما قطع الله به وذلك لا يجوز (تفسير الخازن) قوله ومما رزقناهم ينفقون عن
انس بن مالك عن النبي عليه السلام انه قال الصدقة تمنع سبعين نوعا من انواع البلاء ايسرها الجذام والبرص
قوله لهم درجات يعني مراتب بعضها اعلى من بعض لان المؤمنين تتفاوت احوالهم في الاخذ بتلك
الاوصاف المذكورة فبهذا تتفاوت مراتبهم في الجنة لان درجات الجنة على قدر الاعمال (وقال عطاء
درجات الجنة يرتقون فيها باعمالهم (ت) عن ابي هريرة عن النبي عليه السلام انه قال ان في الجنة مائة
درجة ما بين الدرجتين مائة عام وعن سعيد عن النبي عليه السلام انه قال ان في الجنة مائة درجة
لو ان العالمين اجتمعوا في احدهن لوسعتهم (تفسير خازن) عن ابي الدرداء عن النبي عليه السلام انه قال
الا انبئكم بخير اعمالكم وازكاها عند مليككم وارفعها في درجاتكم وخير لكم من انفاق الذهب والفضة
وخير لكم من ان تلقوا عدوكم وتضربوا اعناقهم ويضربوا اعناقكم قالوا بلى يا رسول الله قال هو ذكر الله تعالى
(مصابيح) قيل وانما كان ذكر الله تعالى ارفع من سائر العبادات كلها لان سائر العبادات وسيلة
الى ذكر الله فكان ذكر الله هو المطلب الاعلى والمقصد الاقصى الا انه ينقسم الى قسمين

---

(۲) اللہ تعالی فرماتا ہے اُولٰئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا تو جب اللہ تعالی نے انکو مومن برحق کہا پھر میں انشاء اللہ
مومن ہوں شک کے طور پر کہنا اُس یقین کے خلاف ہے جو اللہ تعالی نے دلایا ہے اور یہ قطعًا ناجائز ہے (تفسیر خازن)
وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ (وہ ہمارے دیے ہوئے میں سے کچھ خرچ کر ڈالتے ہیں) کے متعلق انسؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا
فرماتے ہیں کہ صدقہ ستر بلاؤں کو دفع کر دیتا ہے انمیں سب سے ہلکی بلا کوڑھ کا مرض ہے لَھُمْ دَرَجٰتٌ یعنے انکے درجے متفاوت
ہیں بعض ادنی ہیں اور بعض اعلی کیونکہ نیک صفات حاصل کرنے میں بھی مومنوں کے حالات مختلف تھے اسلیے
جنت میں الگ الگ درجے ملینگے کیونکہ جنت کے درجے بقدر اعمال مقرر ہیں عطاء کا قول ہے کہ درجات سے
جنت کے درجے مراد ہیں جو مومنوں کو حسب اعمال نصیب ہونگے (تفسیر) ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خداؐ
نے فرمایا جنت کے سو درجے ہیں ہر درجہ میں سو برس کی راہ کا فاصلہ ہے اور سعیدؓ آنسرور کائنات علیہ الصلوۃ
سے روایت کرتے ہیں کہ جنت کے سو درجے اسقدر وسیع ہیں کہ اگر سارے جہان کے لوگ ایک درجہ میں جمع
ہو جائے تو فراخی کے ساتھ سماسکتی ہے (تفسیر خازن) ابو الدرداء نے رسول مقبولؐ سے روایت کی ہے کہ
آپنے فرمایا کیا میں تمکو ایسی چیز کی خبر نہ دوں جو تمہارے تمام عملوں سے بہتر اور اللہ تعالی کے نزدیک نہایت
پاک و پسندیدہ اور جنت میں تمہارے مرتبے بلند کرنیوالی اور سونا چاندی خرچنے سے افضل اور اس سے کہیں بڑھکر ہو کہ تم
جہاد میں اپنے دشمنوں سے جا بھڑو وہ تمکو قتل کریں اور تم انکو صحابہ نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ضرور بیان فرمایئے
فرمایا وہ چیز ذکر الٰہی ہے (مصابیح) بعض علماء کا قول ہے کہ ذکر الٰہی اسلیئے تمام عبادتوں سے افضل ہے کہ عبادتیں
ذکر الٰہی کا وسیلہ ہوا کرتی ہیں بڑا مطلب اور اعلی درجہ کا مقصد صرف ذکر ہی ہے مگر ذکر کی دو قسمیں ہیں

احدهما ذكر باللسان والآخر ذكر بالجنان فهو غير ملفوظ باللسان ولا مسموع بالآذان بل هو فكر او ملاحظة قلب هو اعلى مراتب الذكر لما جاء في الخبر تفكر ساعة خير من عبادة سبعين سنة وهو لا يحصل الا بمداومة الذكر باللسان مع حضور القلب حتى يتمكن الذكر في قلبه فيحصل الصرف عن غيره (مجالس رومي) روي عن النبي عليه السلام انه قال لو وزن ايمان ابي بكر مع ايمان امتي لترجح ايمان ابي بكر وكذلك روي عن ابي هريرة وانس بن مالك وابي سعيد الخدري قالوا عن النبي عليه السلام انه قال يخرج من النار من كان في قلبه ذرة من الايمان وهذا يدل على ان الايمان يزيد وينقص وحجتنا ان الايمان عبارة عن التصديق لما ذكرنا من الدلائل وهو لا يقبل الزيادة والنقصان واما قوله تعالى في سورة الفتح ليزدادوا ايمانا مع ايمانهم فقلنا ذلك في حق الصحابة لان القرآن كان ينزل في كل وقت فيؤمنون فيكون تصديقهم قلبا زيادة على الاول اما في حقنا فلا لانه انقطع الوحي واما قوله تعالى انما المؤمنون الذين اذا ذكر الله وجلت قلوبهم فقلنا ذلك صفة المؤمنين والمؤمنون في الطاعات متفاوتون اما في الايمان فلا واما قوله تعالى زادتهم ايمانا فالمراد منه اليقين لا نفس الايمان واما حديث ابي بكر فقلنا كان ترجحا في الثواب لانه سابق في الايمان وقد قال عليه السلام

---

(۱) ذکر لسانی (۲) ذکر قلبی - یہ دوسری قسم کا ذکر نہ زبان سے تعلق رکھے نہ کانوں سے سنا جائے بلکہ ایک طرح کا فکر اور ملاحظہ قلب ہو اور یہ ذکر کا اعلیٰ مرتبہ ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہو ایک ساعت فکر کرنا ستر برس کی عبادت سے بہتر ہے مگر مرتبہ فکر اسی وقت حاصل ہوتا ہے کہ زبان حضور قلب کے ساتھ ذکر الٰہی میں تر رہے اس سے مرتبہ ذکر قلبی اور اعراض عما سوا اللہ حاصل ہو جاتا ہے (مجالس رومی) رسول خدا سے مروی ہو کہ آپ نے فرمایا اگر ابو بکر کا ایمان ایک پلڑے میں رکھا جائے اور میری تمام امت کا دوسرے پلڑے میں تو ابو بکر کا پلڑہ جھک جائیگا اسی طرح ابو ہریرہ اور انس بن مالک اور ابو سعید خدری آنحضرت سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جسکے دل میں ذرہ برابر ایمان ہوگا وہ دوزخ سے نکال لیا جائیگا اس سے ظاہر ہو گیا کہ ایمان کم وبیش ہوا کرتا ہے ہماری دلیل یہ ہو کہ ایمان تصدیق کا نام ہے چنانچہ اسکی دلیلیں اوپر بیان ہو چکی ہیں اور تصدیق کمی بیشی کو قبول نہیں کر سکتی - رہی سورۂ انا فتحنا کی یہ آیت لِيَزْدَادُوٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ جس سے ایمان کی زیادتی معلوم ہوتی ہے - ہم اس کا جواب دیتے ہیں کہ آیت صحابہ کے حق میں ہے کیونکہ اس زمانہ میں قرآن مجید وقتاً فوقتاً نازل ہو رہا تھا اور وہ اسپر ایمان لاتے تھے لہذا پہلی حالت کی نسبت انکی دلی تصدیق بڑھتی جاتی تھی یہ زیادتی ہمارے حق میں ناممکن ہے کیونکہ وحی اترنی موقوف ہو گئی اور آیۂ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ الآیہ کے جواب میں ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ مومنوں کی صفت ہو اور یہ ظاہر ہے کہ باعتبار طاعات مومنوں کے درجے متفاوت ہیں لیکن ایمان میں تفاوت نہیں ورنہ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ سے مراد زیادۂ یقین ہو اس سے نفس ایمان کی زیادتی مراد نہیں ہو سکتی اور ابو بکر کی حدیث سے ثواب کی زیادتی مقصود ہو کیونکہ آپ سابق الایمان ہیں کیونکہ آپ کا قول ہے

الدال على الخير كفاعله واما قوله عليه السلام يخرج من النار من كان في قلبه شعيرة من الايمان فقلنا وفي
في بعض الروايات يخرج من النار من كان في قلبه مثقال ذرة من الايمان فيجب حمله على هذا بما ذكرنا
من الدلائل (كذا في بحر الكلام) وعن الحسن ان رجلا سأله أمؤمن انت ام لا قال الايمان ايمانان فان كنت
تسألني عن الايمان بالله وملائكته وكتبه ورسله واليوم الآخر والجنة والنار والبعث والحساب
فانا مؤمن وان كنت تسئلني عن قوله انما المؤمنون فوالله لا ادري امنهم انا ام لا وعن الثوري من زعم
بانه مؤمن بالله حقا ثم لم يشهد انه من اهل الجنة فقد آمن بنصف الآية وهذا الزام منه يعني كما لا يقطع
بانه من اهل ثواب المؤمنين حقا فلا يقطع بانه مؤمن حقا وبهذا تعلق من يستثني في الايمان وكان
ابو حنيفة ممن لا يستثني فيه وحكي عنه انه قال لقتادة لم تستثني في ايمانك قال اتباعا لابراهيم
عليه السلام في قوله والذي اطمع ان يغفر لي فقال له هلا اقتديت به في قوله اولم تؤمن قال بلى
(كشاف) واعلم انهم اختلفوا في جواز الاستثناء في الايمان فذهب الشافعي واصحابه الى
الجواز وان يقول انا مؤمن ان شاء الله كما مر هذا الاختلاف فيما سبق

نیک راہ بتانے والے کو کرنیوالے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ رہا آپکا یہ قول کہ جسکے دل میں ذرہ برابر ایمان ہوگا
وہ دوزخ سے نکال لیا جائیگا اس حدیث کو مذکورۂ بالا دلائل پر لحاظ کرکے انہیں توجیہات پر محمول
کرسکتے ہیں (بحر الکلام) حسن بصری سے مروی ہے کہ کسی نے اُنسے پوچھا کہ آپ مومن ہیں یا نہیں
جواب دیا کہ ایمان دو طرح کے ہیں اگر تم اللہ تعالیٰ پر اور اُسکے فرشتوں۔ کتابوں۔ رسولوں۔ قیامت
جنت دوزخ۔ محشر اور حساب پر ایمان لانے سے سوال کرتے ہو تو اس اعتبار سے میں بیشک مومن
ہوں اور اگر تم اللہ تعالیٰ کے قول اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الآیہ کے لحاظ سے پوچھتے ہو تو خدا کی قسم میں نہیں
جانتا کہ انہیں داخل ہوں یا نہیں۔ سفیان ثوری سے مروی ہے کہ جس نے مومن برحق ہونیکا دعوی کیا
اور اپنے جنتی ہونے کے گواہ پیش نہ کرسکا تو وہ قطعی طور پر مومن برحق نہیں ہوسکتا۔ یہ سفیان کی
طرف سے اس بات پر الزام ہے کہ جس طرح قطعی طور پر کسی کو مومنوں جیسے ثواب ملنے کا حکم نہیں دیا
جاسکتا اسی طرح کسی کی نسبت مومن برحق بھی نہیں کہا جاسکتا۔ ایمان کے متعلق انشاء اللہ کہنا اسی
بحث سے تعلق رکھتا ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ علیہ اسمیں انشاء اللہ کے قائل نہیں ہیں چنانچہ ایکوقت
آپنے قتادہ سے پوچھا کہ تم ایمان کے ساتھ انشاء اللہ کے قائل کیوں ہو۔ جواب دیا کہ میں حضرت ابراہیم
کا اتباع کرتا ہوں جنہوں نے کہا تھا اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ (میں امید رکھتا ہوں کہ وہ میری خطائیں بخشدیگا)
امام صاحب نے جواب میں فرمایا کہ تمنے اس آیت میں حضرت ابراہیم کا اقتدا کیوں نہ کیا قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ
قَالَ بَلٰی۔ (ابراہیم کیا تم اسپر ایمان نہیں رکھتے۔ فرمایا ہاں ضرور رکھتا ہوں (کشاف) ایمان کیساتھ انشاء اللہ
کہنے میں اختلاف ہے امام شافعی اور اُنکے اصحاب جواز کے قائل ہیں اُنکے نزدیک میں انشاء اللہ مومن ہوں کہہ سکتے ہیں اسکا بیان اوپر گزر چکا ہے

وتعلقوا بقول الثوري فانه اذا لم يجز القطع بالايمان جاز ان يقول هذا انما يتم لو كان المراد بالايمان
في الاية مجرد الايمان وليس كذلك بل المراد بالايمان الايمان الكامل لان قوله انما المؤمنون الذين
يفيد الحصر وكذا قوله اولئك هم المؤمنون حقا كما سبق تفصيلهما فلو كان المراد مجرد الايمان يلزم
من انتفاء احدى الصفات انتفاء الايمان وليس مراد الحسن من الايمانين الا مجرد الايمان والايمان
الكامل فقد ظهر ان لا تعلق لمسئلة الاستثناء بالاية اصلا ولم يجوز ابو حنيفة رحمة الله عليه
الاستثناء لانه يوجب الشك فينافي الايمان الذي هو اليقين وقد حمل على التبرك كقوله تعالى
(لتدخلن المسجد الحرام ان شاء الله) والله تعالى منزه عن الشك او الايمان في المآل عند الموت
وحاصل هذا النزاع ان الايمان لو اريد به التصديق والعمل جاز الاستثناء لجواز الشك في
الاتيان بالعمل الصالح والشك في الجزء مستلزم للشك في الكل وان اريد به مجرد التصديق
فان كان المراد بالاستثناء الشك لم يجز وان كان المراد غيره جاز فان هذا النزاع لفظي وقوله اتباعا لابراهيم
يعني ابراهيم رجا المغفرة ولم يجزم بها وهو مشعر بجواز الاستثناء وفيه منع لان عدم القطع بالمغفرة لا يوجب
عدم القطع بالايمان كما مر في كلام الثوري اما قوله بلى فهو جزم بالايمان كذا في حاشية الكشاف

ان لوگوں نے سفیان ثوری کا قول لیا ہے اسلیئے جب اپنے آپکو قطعی مومن کہنا جائز نہوا تو انشاء اللہ لگا دینا درست ہوگیا
مگر یہ مطلب اسوقت پورا ہو سکتا ہے کہ آیت میں ایمان سے محض ایمان مراد لیا جائے حالانکہ یہ نہیں ہے بلکہ ایمان کامل مقصود ہے کیونکہ
کلمہ انما اور ھم المؤمنون حقا حصر کیلئے ہے چنانچہ اسکی تفصیل بیان ہو چکی ہے خلاصہ یہ کہ اگر آیت میں ایمان سے محض
ایمان مراد ہوتا تو اسکی ایک صفت زائل ہونیسے ایمان کی نفی لازم آجاتی (دو طرح کے ایمانوں سے حسن بصری کی
مراد یہ ہے کہ ایک محض ایمان ہے اور ایک ایمان کامل اس تقریر سے ظاہر ہوگیا کہ مسئلہ انشاء اللہ کو آیت سے کوئی
تعلق نہیں اور امام ابو حنیفہ اسے جائز نہیں رکھتے کیونکہ یہ کلمہ ہمارے یقینی ایمان میں شک پیدا کرتا ہے لتدخلن
المسجد الحرام (تم ضرور مسجد حرم میں داخل ہوگے) میں انشاء اللہ تبرکا فرمایا ہے ورنہ اللہ تعالی شک سے پاک ہے
اور یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ ہم انجام کار موت کے وقت کسی مومن کو مومن کہیں اس نزاع کا ماحصل یہ ہے کہ اگر
ایمان سے تصدیق اور عمل مراد ہے تو انشاء اللہ کہنا جائز ہے کیونکہ تمام عمر نیک عمل بجالانے میں شک ہے
اور جزء میں شک ہوا تو کل میں بالاولی ہوا اور اگر ایمان محض تصدیق کے معنوں میں ہے تو اسکی دو صورتیں ہیں (۱)
یہ کہ اگر انشاء اللہ سے مراد شک ہے تو یہ کلمہ کہنا جائز نہیں اور اگر اسکے سوا تبرکا کہا جائے تو درست ہے بس تو اختلاف
محض نزاع لفظی ہے سفیان ثوری کا یہ قول کہ میں نے حضرۃ ابراہیم کا اتباع کیا ہے اسکے یہ معنی ہیں کہ آپ نے مغفرت
کی صرف امید ظاہر کی ہے قطعی طور پر نہیں کہا اس سے انشاء اللہ جواز نکلتا ہے مگر ہم اسے تسلیم نہیں کرتے
کیونکہ قطعی طور پر مغفرت کا یقین نکرنے سے قطعی طور پر ایمان کی نفی لازم نہیں آتی جیسا کہ ثوری کے کلام
میں گزر چکا ہے لیکن اولم تؤمن کے جواب میں حضرت ابراہیم کا بلی کہدینا ایمان کے یقینی ہونے پر دلالت کرتا ہے (حاشیہ کشاف)

علیك بمطالعتها لیس فی قولنا انحراف عن شقیق البلخی انه قال كان ابراهیم بن ادهم رحمه الله یمشی فی اسواق البصرۃ فاجتمع الناس الیه فقالوا له یا ابا اسحٰق قال الله تعالیٰ فی كتابه ادعونی أستجب لكم ونحن منذ دهر ندعو فلا یستجیب لنا قال یا اهل البصرۃ ماتت قلوبكم فی عشرۃ اشیاء كیف یستجاب دعاؤكم (الاول) عرفتم الله تعالیٰ ولم تؤدوا حقه (والثانی) قرأتم القرآن ولم تعملوا به (والثالث) ادعیتم عداوۃ الشیطان واطعتموه ووافقتموه (والرابع) تقولون انكم من امة محمد صلی الله علیه وسلم ولم تعملوا بسنته (والخامس) ادعیتم دخول الجنة ولم تعملوا لها (والسادس) ادعیتم النجاۃ من النار ورمیتم فیها انفسكم (والسابع) قلتم ان الموت حق ولم تعدوا له (والثامن) اشتغلتم بعیوب اخوانكم (والتاسع) اكلتم نعمة ربكم فلم تشكروا له (والعاشر) دفنتم امواتكم ولم تعتبروا بهم (حیاۃ القلوب)

سورۃ بسم الله الرحمٰن الرحیم الانفال

(یا ایها الذین آمنوا لا تخونوا الله والرسول) بتعطیل الفرائض والسنن او بان تضمروا خلاف ما تظهرون او بالغلول فی الغنائم (وتخونوا اماناتكم) فیما بینكم وهو مجزوم بالعطف علی الاول او منصوب علی الجواب بالواو (وانتم تعلمون) انكم تخونون

تم اس حاشیہ کا مطالعہ کروگے تو ہمارے قول مین انحراف نہ پاؤ گے شقیق بلخی سے روایت ہی کہ ایکوقت ابراہیم بن ادہم بصرہ کے بازار مین چلے جارہے تھے۔ لوگ انکو دیکھکر اکٹھے ہوگئے اور یہ کہا کہ اے ابو اسحٰق اللہ تعالیٰ قرآن مجید مین فرماتا ہے اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (مجسے دعا مانگو مین قبول کرونگا) ہم برسون سے دعا کررہے ہین مگر قبول نہین ہوتی۔ ابراہیم بن ادہم نے جواب دیا کہ اے بصرہ والو دس چیزون کے باعث تمہارے دل مردہ ہوگئے ہین پھر دعا کیونکر قبول ہو (۱) تمنے خدا کو پہچانا مگر اُسکے حقوق ادا نہ کیئے (۲) قرآن پڑھا اُسپر عمل نکیا (۳) شیطان کی دشمنی کا دعوی کیا مگر اسکے فرمانبردار رہی اور اُسکی راہ پر چلے (۴) اُمت محمدی ہونے کا دعوی کرتے ہو مگر سنت پر عمل نہین کرتے (۵) دخول جنت کے مدعی اور عمل ندارد (۶) دوزخ سے نجات ملنے کا دعوی کرتے ہو اور خود اسمین گرے جاتے ہو (۷) موت کو برحق جانتے ہو لیکن اسکیلیے تیاری نہین کرتے (۸) اپنے بھائی مسلمانون کے عیب تلاش کرنے مین مشغول ہو (۹) خدا کی دی ہوئی نعمتون کے مزے اڑاتی ہو لیکن اُسکا شکریہ ادا نہین کرتے (۱۰) تمنے اپنے ہاتون سیکڑون مُردے دفن کردیئے مگر تمکو ذرا عبرت نہو ئی (حیاۃ القلوب)

سورۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الانفال

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ یعنے اے مسلمانو! فرض اور سنتین چھوڑکر اللہ اور رسول کی خیانت نکرو یا یہ کہ باطن کو ظاہر کے خلاف نرکھو یا غنیمت کا مال نہ چھپاؤ۔ اور باہم امانتون مین خیانت نکرو وتخونوا محلاً مجزوم اور اول پر معطوف ہے یا منصوب اور واو کے ساتھ بطور جواب نہی وارد ہے وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ حالانکہ تم اپنی خیانتونکا حال جانتے ہو

او وانتم علماء تميزون الحسن من القبيح (واعلموا انما اموالكم واولادكم فتنة) لانهم سبب الوقوع في الاثم او في العذاب او في محنة من الله ليبلوكم فيه فلا يحملنكم حبهم على الخيانة كابي لبابة (وان الله عنده اجر عظيم) لمن آثر رضى الله عليهم وراعى حدوده فيهم فانيطوا هممكم بما يؤديكم اليه قاضي بيضاوي في سبب نزول هذه الاية ان النبي عليه السلام حاصر يهود بني قريظة احدى وعشرين ليلة فسالوا الصلح كما صالح اخوانهم بني النضير على ان يصيروا الى اخوانهم باذرعات واريحاء من ارض الشام فابى عليه السلام الا ان ينزلوا على حكم سعد بن معاذ فابوا وقالوا ارسل الينا ابا لبابة مروان بن المنذر وكان مناصحا لهم لان عياله وماله في ايديهم فبعثه اليهم فقالوا له ما ترى هل ننزل على حكم سعد فاشار الى حلقه انه الذبح قال ابو لبابة فما زالت قدماي حتى علمت اني خنت الله ورسوله فنزلت الاية فشد نفسه على سارية من سواري المسجد وقال والله لا اذوق طعاما ولا شرابا حتى اموت او يتوب الله علي فمكث سبعة ايام حتى خر مغشيا عليه ثم تاب الله عليه فقيل له قد تيب عليك فحل نفسك فقال لا والله لا احلها حتى يكون رسول الله هو الذي يحلني فجاء عليه السلام فحله بيده

یا یہ کہ ہر شے کے حسن قبح سے واقف ہو وَاعْلَمُوٓا اَنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ الاٰیہ اور یہ جان لو کہ تمہارے مال اور اولاد فتنہ ہیں کیونکہ تمہارے گناہ و عذاب یا امتحان آلہی میں پڑنے کا سبب ہیں اللہ تعالی تمکو آزمایا کرتا ہے کہین انکی محبت کے مارے خیانت نکر بیٹھنا جسطرح ابو لبابہ نے کی تھی اور خدا کے ہان بہت بڑا ثواب اُسکیلیئے ہے جس نے خدا کی مرضی کو مال و اولاد کی محبت پر مقدم رکھا اور اسکی حدونکی حفاظت کی تم اپنی ہمتون کو اُس شے پر لگاؤ جو خدا تک پہنچاوے (قاضی بیضاوی) اس آیۃ کے شان نزول کی بابت یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اکیس روز تک یہود بنی قریظہ کا محاصرہ رکھا تو وہ اپنی قوم بنی نضیر کی طرح صلح کے طالب ہوئے اور یہ شرط کی کہ ملک شام کی زمینداری اور دیگر منافع ہمارے ہاتھ میں رہین آنسرور کائنات نے اس شرط کو منظور نفرمایا اور یہ ارشاد کیا کہ تم سعد ابن معاذ کو پنچ مقرر کر لو اسے یہود نے نمانا اور یہ عرض کیا کہ ہمارے پاس ابو لبابہ مروان بن المنذر کو بھیجیے ابو لبابہ اس وجہ سے کہ اُنکے بال بچے یہود کے قبضہ مین تھے اُنکی خیر خواہی کرتے تھے جب رسول خدا نے انکو بھیجدیا تو یہود نے پوچھا کہ سعد کا حکم مان لینا ہمارے حق مین کیسا ہے انہون نے اپنے حلق کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ اُنکا حکم تمہارے ذبح کیئے جانیکے متعلق ہوگا ابو لبابہ کہتے ہین اسوقت قدم اُٹھانیسے پہلے مجھے معلوم ہو گیا کہ مینے خدا و رسول کی خیانت کی ہے یہانتک کہ یہ آیت اتری اور مینے اپنے آپ کو مسجد نبوی کی ایک ستون سے باندہ دیا اور یہ کہا کہ خدا کی قسم آج سے نہ کھانا کھاؤن نہ پانی پیون یہانتک یا تو مر رہون یا اللہ تعالے میری توبہ قبول کرے چنانچہ یہ سات روز تک اسی طرح بندھے رہے یہانتک کہ غش کھا کر گر پڑے پھر اللہ نے اپنی رحمت کی اور اُنسے کہا گیا کہ اپنے آپکو ستون سے کھولدو تمہاری توبہ قبول ہوگئی انہون نے کہا جبتک رسول اللہ اپنے ہات سے کھولینگے مین اسی طرح بندھا رہونگا چنانچہ آپ تشریف لائے اور اپنے مبارک ہاتھ سے اُنکو کھولدیا

فقال ان من تمام توبتي ان اهجر دار قومي التي اصبت فيها الذنب وان انخلع من مالي فقال عليه السلام يجزئك الثلث اي بان تتصدق به وتطويل السنة النزك قال عليه السلام عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين عضوا عليها بالنواجذ قال عليه السلام ليأتي على الناس زمان تخلق سنتي فيه كما يخلق الثوب على الابدان وتحدث البدعة فمن اتبع سنتي يومئذ صار غريبا وبقي وحيدا ومن اتبع بدعة الناس يجد خمسين صاحبا او اكثر فقالوا يا رسول الله هل بعدنا احد افضل منا قال بلى قالوا افيرونك يا رسول الله قال لا قالوا اهل ينزل عليهم الوحي قال لا قالوا كيف يكونون فيه قال كالملح في الماء تذوب قلوبهم كما يذوب الملح في الماء قالوا كيف يعيشون في ذلك الزمان قال كالدود في الخل قالوا كيف يحفظون دينهم قال كالجمر في اليدان وضعه طفئ وان امسكه وعصره احرق اليد فاعتبروا يا اولى الابصار بقول رسول الله الملك الغفار قال عليه السلام من تمسك بسنتي عند فساد امتي فله اجر مائة شهيد وقال عليه السلام عشرة مما عملنهن وعمل بهن ابوكم ابراهيم خمس في الراس وخمس في الجسد اما التي في الراس فالسواك والمضمضة والاستنشاق وقص الشارب واعفاء اللحية

اسوقت انہون نے کہا کہ میری توبہ کا تتمہ یہ ہے کہ اپنی قوم کے اُس گھر سے ہجرت کر جاؤن جس گھر مین مجھسے یہ خطا سرزد ہوئی ہے اور اپنا سارا مال خیرات کر دون آپ نے فرمایا کہ خیرات کے لیئے تہائی بہت ہے اور ترک سنت اسلیئے مذموم ہے کہ آپ فرما چکے ہین میری اور خلفاء راشدین کی سنت پر عمل کرو اور اُنکے طریقہ کو دانتون سے پکڑ لو۔ نیز آپ کا قول ہے کہ لوگون پر ایک زمانہ ایسا آئیگا جسمین میری سنت پہنے ہوئے کپڑے کی طرح پرانی اور بدعت نئی ہو جائیگی۔ اُسدن میری سنت پر عمل کرنے والا بیکس اور تنہا رہجائیگا اور بدعتی کے پچاس بلکہ اس سے زیادہ ساتھی ہو جائینگے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہمارے بعد کوئی ہمسے افضل ہوگا فرمایا ہان پھر عرض کیا کیا وہ آپکی زیارت سے مشرف ہون گے فرمایا نہین۔ پوچھا کہ اُنپر وحی اُتریگی۔ فرمایا ہرگز نہین۔ پھر عرض کیا کہ وہ ایسے زمانہ مین کیونکر رہین گے فرمایا جس طرح پانی مین نمک اُنکے دل اس طرح پگھلجائینگے جس طرح پانی مین نمک پگھلجاتا ہے پھر عرض کیا کہ وہ زندگی کیونکر بسر کرینگے۔ فرمایا جس طرح سرکہ مین کیڑا۔ پھر پوچھا کہ وہ اپنا دین کیونکر سنبھالین گے۔ فرمایا جس طرح ہتیلی مین انگارہ کہ رکھدو تو بجھ جاتا ہے اور لیئے رہو تو ہتیلی کو پھونکدیتا ہے۔ اے عقلمندو رسولِ خدا کے قول سے عبرت حاصل کرو۔ نیز آنسرورِ کائنات فرماتے ہین کہ جو میری امۃ کے خراب ہونے کے وقت میرے طریقہ پر چلیگا اُسے سو شہید و نکا ثواب ملیگا پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ دس چیزین ایسی ہین جنپر مین بھی عمل کرتا ہون اور تمہارے باپ ابراہیم نے بھی عمل کیا ہے پانچ سر مین ہین اور پانچ دیگر بدن مین سر کی پانچ چیزین یہ ہین (۱) مسواک کرنا (۲) کلی کرنا (۳) ناکمین پانی دینا (۴) موچھین کتروانا (۵) ڈاڑہی بڑہانا۔ اور دیگر بدن کی پانچ یہ ہین

واما التی فی الجسد فالختان والاستحداد ونتف الابط وقص الاظفار ولکل عضو عبادة حتی الختان للذکر قال الله تعالی لآدم علیه السلام انی عرضت الامانة علیهن فلم تطقها فهل انت آخذها بما فیها قال یا رب وما فیها قال ان احسنت جوزیت وان اسأت عوقبت فحملها آدم علیه السلام فقال الله تعالی ان حملت فاعینك اجعل لبصرك حجابا فاذا خشیت ان تنظر الی ما لا یحل لك فاغض حجاب عینیك خوفا من عقابی واجعل للسانك بابا بمصراعین فاذا خشیت ان تتکلم الفحش فاغلق باب لسانك خوفا من عقابی واجعل لك اذنین فاذا خشیت ان تسمع الکلام الذی لا یحل لك استماعه فاحفظ اذنیك من الاستماع واجعل لفرجك لباسا فاذا خشیت ان تکشفه فاستره خوفا من عقابی وکف یدیك عن الحرام ورجلیك عن المشی الی ما لا یحل لك فاذکر عقابی وهذه المذکور کلها امانة الله تعالی (موعظة) وقال وهب بن منبه لما ضرب الدراهم والدنانیر حملهما ابلیس علیه اللعنة وقبلهما ووضعهما علی عینیه وقال الویل لمن احبکما من حلال والویل ثم الویل لمن احبکما من حرام قیل ان رجلا جاء الی النبی علیه السلام من ارض فساله عن سعة ارضه فاخبره بسعة ارضه وکثرة النعم فیها فقال علیه السلام له کیف تفعلون قال نا نتخذ الوانا من الطعام ونأکلها ثم قال تصیر الی ماذا

---

(۱) ختنہ کرنا (۲) استرہ لینا (۳) بغلون کے بال دور کرنا (۴) ناخن کتروانا (۵) میل کچیل سے پاک رہنا ہر عضو کی ایک عبادت ہی یہانتک کہ عضو خاص کی عبادت ختنہ ہی اللہ تعالی نے حضرۃ آدم سے فرمایا کہ مین نے زمین و آسمان کو اپنی ایک امانت دینی چاہی مگر وہ اُسکی برداشت نکر سکے لئے تو کیا تم اُسکو مع اُسکے لوازم کے لے سکتے ہو آدمؑ نے کہا الٰہی وہ اور اُسکے لوازم کیا ہین فرمایا اگر تم اُنکو اچھی طرح بجا لاؤگے تو جزا ملے گی ورنہ سزا پاؤگے چنانچہ آدمؑ نے اس امانت کو لے لیا اللہ تعالی نے فرمایا کہ اگر تو نے اسے لے لیا ہی تو مین تیرا مددگار ہون مین تیری آنکھون کے سامنے ایک پردہ کھڑا کردونگا اگر تجھے یہ خوف ہو کہ مین حرام چیز کی طرف نہ دیکھون تو میرے عذاب کے ڈر سے اپنی آنکھون کے آگے کا پردہ چھوڑ لینا اور مین تیری زبان کے آگے دو کواڑ و نگا ایک دروازہ بناتا ہون اگر تجکو فحش بکنے سے خوف ہو تو میرے عذاب کے ڈر سے اِس دروازہ کو بند کر لینا اور مین تجھے دو کان عنایت کرتا ہون اگر تجھے لغو کلام سننے کا اندیشہ ہو تو اُن کانون کی حفاظت کرنا اور مینے تیری شرمگاہ کے لئے لباس بنایا ہی تجکو اگر کھلجانے کا خوف ہو تو میرے عذاب کے ڈر سے اُسے ڈہانکے رہنا اپنے ہاتون کو حرام سے اور پانو کو حرام کی طرف چلنے سے روک اور میرے عذاب کو یاد کرتا رہ۔ مذکورۂ بالا تمام چیزین خدا کی امانت ہین (موعظہ) وہب بن منبہ کا قول ہے کہ جب دینار و درم ڈھالے گئے تو شیطان نے انکو بوسہ دیا اور آنکھون پر رکھ لیا اور یہ کہا کہ جو تم دونون کو حلال کی وجہ سے دوست رکھے اُسپر افسوس اور جو حرام کی وجہ سے دوست بنائے اُسپر صد افسوس روایت ہی کہ ایک شخص پیغمبر علیہ السلام کے پاس آیا آپنے اُسکے ملک کی وسعت اور زمین کی سرسبزی کا حال پوچھا اُس نے اپنی زمین کی وسعت اور جانورونکی کثرت بیان کی آپ نے فرمایا کہ تم خدا کی نعمتون کا استعمال کیونکر کیا کرتے ہو۔ اُس نے عرض کیا کہ رنگ برنگ کے کھانے پکوا کر کھایا کرتے ہین

قال الی ماتعلم یا رسول اللہ یعنی تصیر بولا وغائطا فقال علیہ السلام کذلک مثل الدنیا صدق من روٰی و سلطونی وقال اللہ تعالیٰ فی اسرار الوحی یا احمد لو صلی العبد صلوٰۃ اہل السمٰوٰت والارض و صام صیام اہل السمٰوٰت والارض ترا ہی فی قلبہ مقدار ذرۃ من حب الدنیا من ریاستہا او زینتہا لا یجاورنی فی داری (موعظۃ) قال عبد اللہ بن عمرو بن العاص اول ما خلق اللہ من الانسان فرجہ و قال ہذہ امانۃ استودعتکہا فالفرج امانۃ والرجل امانۃ والید امانۃ واللسان امانۃ والعین امانۃ والاذن امانۃ ولا ایمان لمن لا امانۃ لہ فعرض اللہ ہذہ الامانۃ علی اعیان السمٰوٰت والارض والجبال لقولہ تعالیٰ (انا عرضنا الامانۃ علی السمٰوٰت والارض والجبال) قال لہن تحملن ہذہ بما فیہا قلن وما فیہا قال ان احسنتن جوزیتن وان عصیتن عوقبتن قلن یا رب نحن مسخرات لامرک لا نرید ثوابا ولا عقابا قلن ذلک خوفا وخشیۃ وتعظیما لدین اللہ ان لا یقیموا مخالفۃ لامرہ (فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان انہ کان ظلوما جہولا) الآیۃ قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من احب دنیاہ اضر باخرتہ ومن احب اخرتہ اضر بدنیاہ فاثروا ما یبقی علی ما یفنی وروی انہ علیہ السلام جلس یوما یحدث اصحابہ فبکوا غیر اسامۃ بن زید فقال اشکو الیک یا رسول اللہ قسوۃ قلبی فوضع علیہ السلام یدہ علی صدرہ ثم قال اخرج یا عدو اللہ فبکی

آپ نے فرمایا اُن کھانوں کا انجام کیا ہوتا ہے اُس نے کہا آپکو معلوم ہی ہے یعنے پیشاب اور پاخانہ فرمایا دنیا کی یہی مثال ہے یہ روایت بالکل سچی ہے اللہ تعالیٰ نے اسرار وحی میں فرمایا ہے کہ اے احمدؐ اگر آدمی تمام اہل آسمان و زمین کی برابر نماز پڑھے اور انہیں سکے برابر روزے رکھے اور مین اسکے دل میں ایک ذرہ کی برابر حب دنیا یا ریاست و زینت کی تمنا پاؤن تو میرے گھر میں یا میری ہمسائگی میں نہیں رہ سکیگا (موعظت) عبد اللہ بن عمرو بن العاص کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے انسان کی شرمگاہ کو پیدا کیا اور یہ فرمایا کہ میں تمکو یہ امانت سونپتا ہون حاصل کلام یہ ہے کہ شرمگاہ ہات پاؤن زبان آنکھیں کان سب خدا کی امانت ہیں اور جو امانت میں خیانت کرے وہ مومن نہیں اللہ تعالیٰ نے یہ امانتیں آسمان و زمین اور پہاڑون کے روبرو پیش کیں کیونکہ وہ خود فرماتا ہے اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ الآیہ اور اُن سے فرمایا کہ تم انکی برداشت کر سکتے ہو اگر انہیں اچھی طرح رکھوگے تو جزا ملیگی ورنہ سزا پاؤگے اُن سب نے عرض کیا کہ ہمتو تیرے حکم کے بندے ہیں ہمکو نہ ثواب چاہیے نہ عذاب یہ قول صرف خوف اور دین الٰہی کی عظمت کیوجہ سے تھا حکم کی مخالفت نہ تھی فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَہَا الآیہ ان سب چیزون نے اُس امانت کے لینے سے انکار کیا اور ڈر گئیں اور انسان نے اسے لے لیا بیشک یہ بڑا ہی ظالم اور جاہل ہے پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ دنیا کو محبوب رکھنے والا اپنی آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے اور دین کو دوست رکھنے والا اپنی دنیا کو نقصان دیا کرتا ہے لہٰذا شخص فانی پر باقی کو اختیار کرے آنسرور کائنات سے مروی ہے کہ ایک وقت آپ صحابہ سے باتیں کر رہے تھے آپ کی باتیں سنکر اسامہ بن زید کے سوا تمام صحابہ رو پڑے اسامہ نے عرض کیا کہ حضور میں آپ سے اپنی سختی دل کی شکایت کرتا ہون آپ نے اپنا ہاتھ اُن کے سینہ پر رکھکر فرمایا کہ اے دشمن خدا الگ ہو۔ اسامہ اسیوقت رو پڑے

ثم قال علیہ السلام جمود العین من قساوۃ القلب و قساوۃ القلب من کثرۃ الذنوب و کثرۃ الذنوب من نسیان الموت و نسیان الموت من طول الامل و طول الامل من حب الدنیا و حب الدنیا رأس کل خطیئۃ روی عن فضیل بن عیاض قال جعل الشر کلہ فی بیت واحد و جعل مفتاحہ حب الدنیا و جعل الخیر کلہ فی بیت واحد و جعل مفتاحہ الزھد علیک بترکہا تنل الدرجات العلیا

سورۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم التوبۃ

(والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ) یجوز ان یراد بہ الکثیر من الاحبار والرھبان فیکون مبالغۃ فی وصفھم بالحرص علی المال والضن بہ وان یراد بہ المسلمون الذین یجمعون المال ویقتنونہ ولا یؤدون حقہ ویکون اقترانہ بالمرتشین من اھل الکتاب للتغلیظ (فبشرھم بعذاب الیم) ھو الکی بہما (یوم یحمی علیہا فی نار جہنم) ای یوم توقد النار ذات حمی شدید علیہا (فتکوی بہا جباھھم وجنوبھم وظھورھم) لان جمعھم وامساکھم کان لطلب الوجاھۃ بالغنی والتنعم بالمطاعم الشہیۃ والملابس البہیۃ (ھذا ما کنزتم) علی ارادۃ القول (لانفسکم) لمنفعتہا وکان عین مضرتہا وسبب تعذیبہا

پھر آپنے فرمایا کہ آنکھ سے آنسو نہ نکلنا دلکی سختی ہے سختی دل کثرت گناہ اور کثرت گناہ غفلت موت اور غفلت موت طول امل اور طول امل حب دنیا کی علامتین ہین اور حب دنیا تمام گناہونکی جڑ ہے فضیل بن عیاض کا قول ہے کہ تمام زمانہ کی برائیونکو ایک مکان مین بند کیا ہے حب دنیا اسکی کنجی ہے اور سارے جہانکی بھلائیونکو ایک گھر مین مقفل کیا ہے زہد اسکی کنجی ہے اگر تو بلند مرتبہ کو پہنچنا چاہتا ہے تو حب دنیا کو چھوڑ دے

سورۃ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ التوبۃ

وَالَّذِیۡنَ یَکۡنِزُوۡنَ الذَّھَبَ وَالۡفِضَّۃَ الآیہ یعنے جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہین اور اُسے خدا کی راہ مین خرچ نہین کرتے ان لوگون سے یا تو وہی اہل کتاب کے عالم اور درویش مراد ہین جو جھوٹ بولکر لوگون کے مال مارتے ہین اسوقت یہ آیت اُن کے وصف مین بطور مبالغہ ہوگی کہ وہ مال پر حریص اور بخیل ہین اور یا وہ مسلمان مراد ہین جو مال جمع کرکے فتنہ مین پڑتے ہین اور زکوۃ نہین دیتے اس صورت مین اس آیت کو رشوت خوار اہل کتاب کے ذکر سے متصل کرنا بطور تغلیظ ہے۔ فَبَشِّرۡھُمۡ بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ الآیہ ایسے لوگون کو دردناک عذاب کی بشارت دیدو۔ اس عذاب سے سونے چاندی کا داغ دیا جانا مراد ہے یَوۡمَ یُحۡمٰی عَلَیۡھَا الآیہ۔ یہ اُسدن ہوگا جبکہ اُن کے سونے چاندی کو دوزخ کی آگ مین تپایا جائے گا اور جب وہ شدت کی آگ مین لال ہوکر انگارہ ہوجائینگے تو اُنکی پیشانیون اور پہلوؤن اور پشت کو داغ دیا جائے گا کیونکہ انکا مال جمع کرنا اور بخل تونگر بنکر وجاہت حاصل کرنے اور مزے مزے کے کھانے نوش فرمانے اور نفیس کپڑے پہننے کے لئے تھا ھٰذَا مَا کَنَزۡتُمۡ الآیہ فرشتے کہینگے کہ یہ وہی تمہاری جمع پونجی ہے

(فذوقوا ما كنتم تكنزون) اى وبال كنزكم او ما تكنزونه (قاضى) عن انس بن مالك انه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خرج من عندى جبرائيل آنفا فاخبرنى عن ربى عزوجل انه قال اى مسلم صلى عليك مرة واحدة الا صليت انا وملائكتى عليه عشرا فاكثروا على الصلاة يوم الجمعة فاذا صليتم فصلوا على تعظيما الحديث عن ابى هريرة عن النبى عليه السلام انه قال من آتاه الله مالا ولم يؤد زكاته مثل له ماله يوم القيامة شجاعا اقرع وهى الحية التى لا شعر براسها اى فشعر جلد راسها من كثرة سمها وليها نقطتان سودا وان فوق عينيها يطوق ذلك الشجاع طوقا فى عنقه فعذب به عذابا شديدا ويقول انا مالك الذى كنزته ولم تؤد زكاته كما قال الله تعالى (ولا يحسبن الذين يبخلون بما آتاهم الله من فضله هو خيرا لهم بل هو شر لهم سيطوقون ما بخلوا به) (مشكوة) عن ابى هريرة رضى الله تعالى عنه عن النبى عليه السلام انه قال من آتاه الله مالا ولم يؤد زكاته اذا كان يوم القيامة صفحت له صفائح من النار فاحمى عليها فى نار جهنم فتحرق بها اى بتلك الاموال جبهته وجنباه وظهره وكلما بردت اعيدت له فى يوم كان مقداره الف سنة كما قال الله تعالى (وان يوما عند ربك كالف سنة مما تعدون) حتى يقضى بين العباد فيرى سبيله اما الى الجنة واما الى النار (زبدة الواعظين)

اب اپنے جمع کرنے کا عذاب چکھو یا اپنی جمع سنبھال (قاضی بیضاوی) انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا جبرئیل ابھی میرے پاس سے گئے ہیں اور اللہ تعالی کی طرف سے مجھے خبر دیگئے ہیں کہ جو مسلمان آپ پر ایکبار درود بھیجیگا میں اور میرے تمام فرشتے اوسپر دس بار رحمت بھیجیں گے۔ تم مجھپر جمعہ کے دن بکثرت درود بھیجا کرو اور جب درود بھیجو تعظیم کے ساتھ (الحدیث) ابوہریرہ پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالی نے جس کیکو مال دیا اور اُس نے زکوۃ ندی اس کا مال قیامت کے دن گنجے سانپ کی صورت میں ہوگا (کثرت زہر کے باعث جس سانپ کے سر کے بال اُڑجاتے ہیں وہ گنجہ کہلاتا ہے) اور اُسکی آنکھوں کے اوپر کی جانب دو سیاہ نقطے ہوں گے۔ یہ سانپ اُسکے گلے کا ہار ہوکر نہایت تکلیف پہنچائیگا اور یہ کہیگا کہ میں تیرا وہی مال ہوں جسے تونے جمع کیا اور زکوۃ ندی چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ الآیہ یعنے جو لوگ خدا کے دیئے میں بخیلی کرتے ہیں وہ یہ گمان نکریں کہ یہ اُنکے حقمیں بہتر ہے ہرگز نہیں بلکہ بدتر ہے انکا مال قیامت کے دن اُنکے گلے کا طوق ہوجائیگا (مشکوۃ) ابوہریرہ پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا خدا جسکو مال دے اور وہ اسکی زکوۃ ادا کرے قیامت کے دن اسکیلئے آگ کے تختے بچھائے جائیں گے اور اسے دوزخمیں تپا کر پیشانی پہلو اور پیٹھ پر داغ دیئے جائینگے جب وہ ٹھنڈا ہوجائیگا پھر تپایا جائیگا اور اُسکے ساتھ قیامت کے دن جو ہزار برس کا ہوگا یہی معاملہ ہوتا رہیگا چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ خدا کے نزدیک ایکدن تمہاری گنتی کے مطابق ہزار برس کا ہے اسدن بندونکا انصاف ہوگا اور پھر یا جنت کی طرف ہانکے جائینگے یا دوزخ کی طرف (زبدة الواعظین)

يقال ان الله قرن الصلوة بالزكاة فى كتابه فقال اقيموا الصلوة واٰتوا الزكوٰة وجه النظم بينهما ان الصلوة حق الله تعالى والزكاة حق العباد فالواجب مراعاتهما بامر الله تعالى ومرجع جميع العبادات الى هذين فالصلاة عبادة بدنية والزكاة عبادة مالية وجميع العبادات ينقسم اليهما ولان ثلاث ايات نزلت مقرونة بثلاث لا يقبل الله واحدة منها بغير اخرى اولها (قوله تعالى اقيموا الصلوة واٰتوا الزكوٰة) فمن صلى الصلوٰة ولم يؤد الزكاة لا يقبل منه الصلاة والثانية قوله تعالى اطيعوا الله واطيعوا الرسول فمن اطاع الله ولم يطع الرسول لا يقبل منه اطاعة الله تعالى والثالثة قوله تعالى (ان اشكر لى ولوالديك) فمن شكر الله تعالى ولم يشكر لوالديه لا يقبل منه شكره لله تعالى (تنبيه الغافلين) عن النبى عليه السلام انه قال من منع نفسه عن خمس منع الله عنه خمسا الاول من منع الزكاة من ماله منع الله حفظ ماله من الاٰفات والثانى من منع العشر مما يخرج من الارض منع الله تعالى البركة من كل كسبه والثالث من منع الصدقة منع الله تعالى عنه العافية والرابع من منع الدعاء لنفسه منع الله عنه الاجابة والخامس من منع الحضور مع الجماعة منع الله عنه كمال الايمان فلا يكون ايمانه كاملا (زبدة الواعظين)

بعض علماء کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید مین زکوٰۃ کو نماز کے متصل بیان فرمایا ہے مثلاً اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ اس ارتباط کی وجہ یہ ہے کہ نماز حق اللہ ہے اور زکوٰۃ حق العباد اسلیئے امر الٰہی کے باعث دونون کی مراعات واجب ہے اور تمام عبادتو نکا مرجع انہی دونون کی جانب ہے۔ نماز عبادت بدنی ہے۔ اور زکوٰۃ عبادت مالی دیگر تمام انہی دو قسمون پر منقسم ہین اسلیئے تین آیتین تین چیزون سے ملی ہوئی نازل ہوئی ہین خدا ان مین سے ایک کو بغیر دوسرے پر عمل کیئے قبول نہین کرتا (۱) اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ (نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو) پس تو نماز پڑھنے والا اگر زکوٰۃ نہ دیگا تو اُسکی نماز قبول نہو گی (۲) اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ (خدا کی اطاعت کرو اور رسول کا کہا مانو) نتیجہ یہ کہ جس نے صرف خدا کی اطاعت کی اور رسول کا کہا نمانا اسکی اطاعت نامقبول ہے (۳) اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ (میرا اور اپنے والدین کا شکریہ ادا کر) حاصل یہ کہ جسنے اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اور والدین کا نکیا تو اسکا شکر لایق قبول نہوگا (تنبیہ الغافلین) پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو شخص پانچ چیزین روکے گا خدا اس سے پانچ چیزین روک لے گا (۱) جو زکوٰۃ کو روکے گا اللہ تعالیٰ آفتون سے اُسکے مال کی حفاظت کو روک لے گا (۲) جو زمین کی پیداوار کا عُشر (دسوان حصہ) روک لیگا اللہ تعالیٰ اسکی تمام کمائی سے برکت کو روکے رہیگا (۳) جو صدقہ کو روکے گا خدا اُسکی عافیت کو روک لیگا (۴) جو صرف اپنے نفس کے لیئے دعا کو روکے گا اللہ تعالیٰ اُس سے قبولیت کو روک لے گا (۵) جو نماز کے لیئے جماعت مین حاضر ہونے سے رُکے گا اللہ تعالیٰ اُس سے کمال ایمان کو روک لیگا یعنے اسکا ایمان کامل نہو گا (زبدۃ الواعظین)

روی عن النبی علیہ السلام انہ قال حصنوا اموالکم بالزکاۃ وداووا مرضاکم بالصدقۃ واستقبلوا
انواع البلاء بالدعاء والتضرع صدق رسول اللہ فیما قال وروی الحسن عن النبی علیہ السلام
انہ کان یحدث ہذا الحدیث لاصحابہ فسمع علیہ نصرانی فسمع ہذا الحدیث فذہب وادی زکاتہ وکان
لہ شریک خرج للتجارۃ الی مصر فقال ان کان محمد صادقا فی قولہ یظہر صدقہ ویصیر مالی مع
شریکی محصنا واسلم واومن بہ وان ظہر کذبہ اخرج علیہ بالسیف فاقتلہ فاذ قد ورد من
القافلۃ مکتوب ان اللصوص قد قطعوا علینا الطریق وسلبوا اموالنا ولباسنا وکل شیئ معنا فسمع
النصرانی بذلک فقال انہ کاذب فیما قال فخرج علیہ بالسیف بنیۃ القتل واذ قد ورد مکتوب من شریکہ
ان لا تحزن ولا تہتموا انا کنت فی خلف القافلۃ فوقع علیہم اللصوص وانا فی السلامۃ ومعی جمیع مالنا
فلما قرأ النصرانی مکتوبہ قال انہ صادق ونبی حق فجاء الیہ فقال یا رسول اللہ اعرض علی الاسلام
فامن وتشرف بشرف الاسلام (روضۃ العلماء) عن النبی علیہ السلام انہ قال اذا کان یوم القیامۃ
خرج شیئ من جہنم اسمہ حریش من ولد العقرب طولہ ما بین السماء والارض وعرضہ من المغرب الی المشرق
فیقول جبرائیل علیہ السلام الی این تذہب یا حریش فیقول الی العرصات فیقول لمن تطلب فیقول اطلب خمسۃ نفر

پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ زکوۃ دیکر اپنے مالونکی حفاظت کرو اور صدقہ دیکر اپنی بیمارونکی دوا کرو اور دعاء
و تضرع کیساتھ بلاؤن کا مقابلہ کرتے رہو. بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا حسن پیغمبر علیہ السلام
سے روایت کرتے ہین کہ جسوقت آپ صحابہ کو یہ حدیث سنا رہے تھے اتفاقاً ایک نصرانی آنکلا. اور اُس نے
یہ سنکر اپنے مال کی زکوۃ نکالی اُسکا ایک شریک تجارت کیلئے مصر کی طرف گیا ہوا تھا. اس نصرانی نے اپنے
دل مین کہا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قول مین سچے ہین تو اُنکا صدق ظاہر ہو جائیگا یعنے میرا مال اور شریک
دونون محفوظ رہینگے پھر مین مسلمان ہو جاؤنگا اور آپ پر ایمان لے آؤنگا اور اگر جھوٹ ظاہر ہوا تو تلوار لیکر نکلونگا
اور اُنہین (نعوذ باللہ) قتل کر ڈالونگا اسی عرصہ مین قافلہ سے ایک خط آیا کہ ہمپر ڈاکہ آپڑا اور رہزنون نے تمام مال اسباب
چھین لیا اُس نصرانی نے یہ مضمون سنکر کہا کہ محمدؐ (نعوذ باللہ) اپنی بات مین جھوٹے ہین اور تلوار لیکر آپکے قتل کے ارادہ سے
باہر آیا اتنے مین اُسکے شریک کا خط آگیا کہ تم کسی طرح کا رنج اور کسی قسم کا فکر نکرنا مین قافلہ کے پیچھے تھا اگلون پر ڈاکہ پڑا
اور مین جمیع مال و اسباب کے صحیح سلامت رہا. نصرانی نے خط پڑھکر کہا کہ بیشک یہ نبی صادق اور برحق ہے
چنانچہ حضور کی خدمت مین حاضر ہو کر کہنے لگا کہ یا رسول اللہ مجھے اسلام کی تلقین فرمائیے آپنے کلمہ توحید
پڑھایا اور وہ مشرف بہ اسلام ہو گیا (روضۃ العلماء) پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا قیامت
کے دن دوزخ سے ایک جانور حریش نامی نکلیگا جو بچھو کی نسل سے ہوگا اس کا طول زمین سے
آسمان تک. اور عرض مشرق سے مغرب تک ہے جبرئیلؑ فرمائینگے کہ اے حریش تو کہان جانا چاہتا ہے
جواب دیگا میدان محشر مین. پھر پوچھینگے کسکے لیئے. کہے گا کہ پانچ طرح کے لوگون کی تلاش کے لیئے

(الاول) تارک الصلاۃ (والثانی) مانع الزکاۃ (والثالث) عاق الوالدین (والرابع) شارب الخمر (والخامس) المتکلم فی المسجد کما قال اللہ تعالی وان المساجد للہ فلا تدعوا مع اللہ احدا (زبدۃ الواعظین) وعن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ انہ قال لان ادفع من فوق قصر فانکسر احب الی من مجالسۃ الغنی لانی سمعت رسول اللہ یقول ایاکم ومجالسۃ الموتی قیل یا رسول اللہ ومن الموتی قال الاغنیاء وکذا قال علیہ السلام اطلعت علی الجنۃ فرایت اکثر اھلھا الفقراء واطلعت علی النار فرایت اکثر اھلھا الاغنیاء کما قالت عائشۃ رضی اللہ عنھا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی رایت الجنۃ فرایت الفقراء المھاجرین والمسلمین یدخلون الجنۃ سعیا ولم ار من الاغنیاء من یدخلھا معھم الا عبد الرحمن بن عوف وھو من العشرۃ المبشرۃ بالجنۃ والعشرۃ المبشرۃ بالجنۃ ابوبکر وعمر وعثمان وعلی وطلحۃ والزبیر وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن ابی وقاص وسعید بن زید وابو عبیدۃ بن الجراح رضوان اللہ تعالی علیھم اجمعین وعن انس بن مالک رضی اللہ عنہ انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ویل للاغنیاء من الفقراء یوم القیامۃ یقولون ربنا ظلمونا حقوقنا التی فرضت علیھم

(۱) بے نماز (۲) زکوۃ نہ دینے والا (۳) والدین کا نافرمان (۴) شرابخوار (۵) مسجد مین دنیا کی باتین کرنیوالا۔ چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مسجدین خدا کے لیئے ہین اُسکے ساتھ اورکیکو ملا کرنہ پکارو (زبدۃ الواعظین) ابوالدرداء سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا میرے نزدیک کسی اونچے محل سے گرکر ہڈیو کا چورا چورا ہوجانا دولتمند کے پاس بیٹھنے سے اچھا ہے کیونکہ مینے پیغمبر علیہ السلام سے سنا ہے۔ لوگو۔ مُردون کی صحبت مین بیٹھنے سے پرہیز کرو۔ صحابہ نے عرض کیا کہ حضور مُردون سے کیا مراد ہے فرمایا۔ دولتمند۔ اسی طرح پیغمبر علیہ السلام کا یہ قول ہے کہ مینے جنت کو جھانک کر دیکھا تو اُسمین اکثر فقیرون کو آباد پایا اور دوزخ کو جھانک کر دیکھا تو اکثر مالدار جلتے بھنتے نظر آئے چنانچہ حضرت عائشہ پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتی ہین کہ آپنے فرمایا مینے جنت کو اس حالت مین دیکھا کہ اکثر فقراء مہاجرین اور مسلمان دوڑ دوڑ کر اسمین داخل ہو رہے ہین اور مالدارون مین سے بجز عبد الرحمن بن عوف کے اور کوئی نہین جاتا یہ جلیل القدر صحابی عشرہ مبشرہ مین سے ہین اور وہ دس صحابی جنکو جیتے جی جنت کی بشارت دیگئی ہے مندرجہ ذیل ہین (۱) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (۲) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ (۳) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ (۵) طلحہ رض (۶) زبیر رض (۷) عبد الرحمن بن عوف رض (۸) سعد بن ابی وقاص رض (۹) سعید بن زید رض (۱۰) ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین۔ انس بن مالک پیغمبر خدا سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا قیامت کے دن فقیرون کی جانب سے دولتمندون کو نہایت درجہ افسوس کرنا پڑیگا جبکہ فقراء یہ کہین گے کہ اے رب اُنہون نے وہ حق جو تونے فرض کیا تھا ادا نہ کرکے ہمپر ظلم کیا

يقول الله تعالى وعزتي وجلالي لاجعلنهم ولاقربنكم وتلا رسول الله وفي اموالهم حق معلوم للسائل والمحروم (حكي) انه قيل لبعض اهل المعرفة كم يجب من الزكاة في مائتي درهم فقال اما على العوام فامر الشرع على كل مائتين خمسة واما نحن فيجب علينا بذل جميع المال لقوله تعالى وانفقوا مما رزقناكم وسئل الشبلي رحمه الله تعالى فقيل ما الفرائض قال محبة الله قيل وما السنن قال ترك الدنيا قيل وما مقدار الزكاة قال بذل الجميع فقيل اليس خمسة دراهم من مائتي درهم قال ذلك على البخلاء قال له السائل من امامك في هذا المذهب قال ابوبكر الصديق رضي الله عنه حيث تصدق باربعين الف دينار وجلس في كساء حتى جاء جبرائيل بكساء مثله فقال له السائل هل حجة في القرآن قال نعم هي قوله تعالى ان الله اشترى من المؤمنين انفسهم واموالهم الاية ومن باع ماله فعليه تسليمه والاموال على العموم (حكي) ان قارون بن يصهر بن فاهث بن لاوي بن يعقوب بن اسحق بن ابراهيم عليه السلام كان ابن عم موسى وكان يقرأ التوراة عن قلبه لكن ينافق لموسى عليه السلام كما نافق السامري له وكان عاملا لفرعون ويؤذي موسى عليه السلام كل وقت وهو يداريه لقرابته فلما نزلت اية الزكاة صالحه من كل الف دينار على دينار ومن الف درهم على درهم

الله تعالی فرمائیگا کہ مجھے اپنے عزت وجلال کی قسم اُن کو دہشکاؤنگا اور تمکو قریب کرلونگا۔ پھر آپنے یہ آیت پڑھی وَفِيٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ یعنے اُن کے مال مین مانگنے والے اور نمانگنے والے دونو کا حق ہی **حکایت** بعض اہل معرفت سے کسینے زکوۃ کا حساب پوچھا جوابدیا کہ عندالشرع دوسو درم مین سے پانچ مگر ہمپر سب کا سب ڈالنا واجب ہے کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی ہماری دی ہوئی روزی مین سے خرچ کرتے رہاکرو شبلیؒ سے فرائض کی بابت سوال کیا گیا۔ فرمایا۔ خدا کی محبت۔ پھر سنتون کا حال پوچھا جوابدیا۔ ترک دنیا۔ بعدہ مقدار زکوۃ کا سوال ہوا۔ کہا کہ سب کچھ دے ڈالنا۔ سائل نے کہا کہ عندالشرع دوسو درم مین سے پانچ درم ہین فرمایا یہ مقدار بخیلون کے لیئے ہی۔ سائل نے عرض کیا کہ اس مذہب مین آپ کا پیشوا کون ہے۔ فرمایا حضرۃ ابوبکر صدیقؓ کہ چالیس ہزار دینار خدا کی راہ مین دے ڈالی اور خود کملی اوڑھ کر بیٹھ رہے یہانتک کہ انہین کی طرح جبرئیل نے بھی کملی اوڑہ لی سائل نے کہا اس مسئلہ پر کوئی قرآنی حجت قایم ہے آپنے یہ آیت پڑہ دی اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنے اللہ تعالی نے جنت کے بدلے مومنون کی جان ومال کو خرید لیا ہے۔ مال بیچنے والے پر اُسکی سپردگی لازم ہی اور لفظ مال عام ہے **حکایت** قارون بن یصہر بن فاہث بن لاوی بن یعقوبؑ بن اسحقؑ بن ابراہیمؑ حضرت موسی کا چچیرا بھائی اور توریت کا حافظ تھا۔ مگر موسیٰؑ سے سامری کی طرح نفاق رکھتا تھا اور فرعون کا عامل تھا یہ ہروقت موسی علیہ السلام کو اذیت دیا کرتا اور آپ قرابت کے باعث اُسکی مدارت کیا کرتے جب زکوۃ کی آیۃ اُتری تو حضرت موسےٰ نے اُس پر ہزار دینار مین سے ایک دینار اور ہزار درم مین سے ایکدرم مقرر کیا

حالهما ان الزكاة عليهم كانت اخراج ربع المال فجمعها فصارت كالتل فرآها كثيرة فنفسها
في البخل ولذا قيل كان يحمل مفاتيح خزائنه ستون بغلا لكل خزانة مفتاح ولا يزيد المفتاح
على اصبع فقال لبني اسرائيل ان موسى يريد ان يأخذ اموالكم فقالوا انت كبيرنا فمرنا بما شئت
فقال ائتوني بفلانة الزانية حتى ترميه بنفسها فجاؤا بها فجعل قارون لها الف دينار وقال لها
قولي لموسى انه وطئني وانا حامل منه فجمع قارون الناس وكان اليوم يوم عيد لهم فقال قارون لموسى
عليه السلام عظنا واوجز فوعظ موسى عليه السلام فقال في اثناء كلامه من سرق قطعنا يده ومن قذف
جلدناه ومن زنى وهو محصن رجمناه فقال قارون وان كنت انت فقال وان كنت انا فقام
وقال ان بني اسرائيل يزعمون انك زنيت بفلانة فقال ادعها فاحضرت وحلفها موسى عليه السلام فقال
بالذي خلقك وخلق البحر وانزل التوراة ان تصدقي فتداركها الله تعالى ووفقها فقالت يا موسى
عليه السلام انت بريء مما يقولون ان قارون جعل لي الف دينار على ان اقذفك بنفسي وخفت
من الله تعالى ان اقذف رسوله فخر موسى ساجدا يبكي فقال يا رب ان كنت نبيك حقا
فاغثني فاوحى الله تعالى اليه يا موسى اني جعلت الارض في امرك فمرها ما شئت

حالانکہ عموماً زکوۃ مین چوتھائی مال نکالنے کا حکم تھا۔ قارون نے جب اُسے جمع کیا تو بڑے اونچے ٹیلے کی برابر نظر آیا
کلیجا دہل گیا اور بخل نے زکوۃ ادا کرنے دی مشہور ہے کہ اسکے خزانون کی کنجیان ساٹھ خچرون پر لدتی تھین ہر خزانہ
کی ایک کنجی اور کوئی کنجی ایک انگل سے زیادہ نہ تھی اس نے بنی اسرائیل سے کہا کہ موسیٰ تمہارا مال لینا چاہتے ہین اُنھون نے کہا
کہ تو ہمارا بڑا ہے جو حکم ہو وہ کرین قارون نے کہا اچھا فلانی کار عورت کو میرے پاس لاؤ تاکہ موسیٰ کو اپنی ذات
سے تہمت لگائے چنانچہ وہ آئی قارون نے ہزار دینا دیکر اسپر رضامند کر لیا کہ تو یہ کہہ حضرت موسیٰ نے (نعوذباللہ)
مجھسے صحبت کی ہے اب مین حاملہ ہون قارون نے عید کے دن بہت سے لوگون کو جمع کر کے حضرت موسیٰ سے کہا
کہ آپ ہمین مختصر سا وعظ سنائیے آپنے اثنائے کلام مین فرمایا کہ جو چوری کریگا ہم اُس کا ہاتھ کاٹین گے اور جو کسیکو
تہمت لگائیگا ہم اُسے کوڑے لگائینگے اور جو کتخدا ہو کر زنا کریگا ہم اُسے سنگسار کرینگے۔ قارون بول پڑا کہ اگر آپ
سے یہ فعل سرزد ہو تو بھی فرمایا ہان قارون کھڑا ہو گیا اور یہ کہا کہ بنی اسرائیل کا گمان اس طرف ہے کہ تم نے
فلان عورت سے زنا کیا ہے آپ نے فرمایا کہ اُس عورت کو بلاؤ۔ فوراً حاضر کی گئی آپنے اُسے اس طرح حلف
دی کہ جس نے تجھے اور دریا کو پیدا کیا اور توریت اُتاری اُسکی قسم کھا کر سچ بولیو۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کو
سنبھال لیا اور اُس نے یہ کہا کہ اے موسیٰ تم بالکل بری ہو قارون نے ہزار دینار دیکر مجھے آمادہ کیا تھا
کہ آپ کو اپنی ذات سے تہمت لگاؤن مگر مین رسول کو تہمت لگاتے خدا سے ڈرتی ہون حضرت موسیٰ
سجدہ مین گر پڑے اور رو کر فرمایا کہ الٰہی اگر مین تیرا بھیجا ہوا برحق نبی ہون تو میری مدد کر۔ جواب آیا
کہ اے موسیٰ ہم نے زمین تمہارے حکم مین کر دی ہے جو حکم کروگے بجا لائے گی

فقال موسى عليه السلام من كان مع قارون فليثبت معه ومن كان معي فليعتزل عنه فاعتزل الناس كلهم الا رجلين فقال يا ارض خذيهم فاخذتهم الى ركبهم ثم قال ثانيا خذيهم فاخذتهم الى اوساطهم وهم يتضرعون الى موسى عليه السلام ثم قال ثالثا خذيهم فاخذتهم الى اعناقهم وهم يتضرعون اليه وموسى عليه السلام لا يلتفت اليهم لشدة غضبه فقال رابعا خذيهم فانطبقت الارض عليهم فاصبح بنو اسرائيل يتناجون بينهم فقالوا انما دعا موسى على قارون ليرث داره وكنوزه فسمع موسى عليه السلام ذلك فدعا الله تعالى حتى خسف بداره وامواله كما قال الله تعالى فخسفنا به وبداره الارض فهو يتجلجل ويذهب كل يوم مقدار قامة رجل حتى اذا بلغ قعر الارض الاسفل بقي الى يوم ينفخ في الصور (مشكوة) قيل كان قارون يخرج في زينته على بغلة بيضاء عليها سرج من ذهب ومعه اربعة الاف فارس على زينة وقيل عليهم وعلى خيولهم الديباج الاحمر وعن يمينه ثلثمائة غلام وعن يساره ثلثمائة جارية بيض عليهم الحلي والديباج فتكبر على موسى عليه السلام بتكذيبه ومخالفته امر فخسف الله به وبداره الارض (موعظه) قال عليه السلام رأيت ليلة المعراج في وراء جبل قاف مدينة مملوءة من بني ادم

حضرت موسی نے فرمایا کہ جو کوئی قارون کا ساتھ دے وہ اسکے ہمراہ رہے اور جو میرا ساتھ دے وہ اُس سے الگ ہو جائے چنانچہ دو کے سوا اور تمام حاضرین قارون سے الگ ہو گئے اسوقت حضرۃ موسی نے فرمایا کہ اے زمین انکو دہنسا لے زمین نے اُن کو گھٹنون تک لے لیا آپنے دوبارہ فرمایا کہ اے زمین انکو پکڑ لے اس مرتبہ وہ سینے تک دہنس گئے اور حضرۃ موسی کے سامنے عاجزی کرنے لگے آپنے تیسری مرتبہ پھر فرمایا کہ اے زمین انکو دہنسا لے چنانچہ وہ گردن تک دہنس گئے اور نہایت عجز کیساتھ متضرع ہوے مگر شدۃ غضب مین حضرۃ موسی نے کچھ توجہ نفرمائی اور چوتھی مرتبہ پھر زمین سے خطاب کیا کہ انکو پکڑ لے اس دفعہ وہ بالکل اندر سما گئے اور زمین ہموار ہو گئی بنی اسرائیل صبح کو مصلحت کرنے لگے کہ قارون کے گھر بار اور خزانو پر قبضہ کرنے کی نیت سے حضرۃ موسی نے بد دعا کی ہی حضرۃ موسی نے یہ مضمون سنکر پھر دعا کی اور اسکے تمام مال خزانے زمین مین دہنس گئے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ یعنے ہمنے قارون کو اُسکے گھر سمیت زمین مین دہنسا دیا قارون ہر روز نیچے کی طرف اُترتا اور قد آدم زمین مین دہنستا رہتا ہی یہانتک کہ جب زمین کی تہ مین پہنچ جائیگا تو نفخ صور تک وہین ٹھیرا رہیگا (مشکوۃ) کہتے ہین قارون بن ٹھن کر سفید رنگ کے خچر پر سنہری چارجامہ ڈالکر نکلا کرتا تھا۔ چار ہزار آراستہ سوار رکاب مین ہوا کرتے تھے اِنکی وردیان اور گھوڑون کے چار جامے سُرخ ہوتے تھے۔ جلوس مین تین سو غلام دہنی طرف ہوتے تھے اور تین سو سرخ سفید رنگ کی لونڈیان زر و جواہر اور ریشمی لباس سے آراستہ و پیراستہ بائین طرف ہوتی تھین اِس سے اُس نے ازراہ تکبر حضرت موسی کی تکذیب اور مخالفت کی اللہ تعالی نے مع گھر بار زمین مین دہنسا دیا (موعظہ) پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ مینے معراج کی رات کوہ قاف سے پرے بنی آدم سے لبریز ایک شہر دیکھا۔

فلما رأوني قالوا الحمد لله الذي أرانا وجهك يا محمد فآمنوا بي وعلمتهم أحكام الشريعة وبعد ذلك سألت منهم من أنتم قالوا يا محمد صلى الله عليه وسلم نحن قوم من بني إسرائيل فلما مات موسى عليه السلام وقع الاختلاف بين بني إسرائيل وظهر الفساد فقتلوا في ساعة واحدة ثلاثة وأربعين نبيا وبعد قتل الأنبياء ظهر مائتا رجل عابد زاهد أمروا الناس بالمعروف ونهوهم عن المنكر وفي ذلك اليوم قتلهم بنو إسرائيل كلهم فظهر بينهم فساد قوي ونحن خرجنا من بينهم وجئنا إلى ساحل البحر ودعونا الله تعالى أن يخلصنا من فسادهم فبينما نحن ندعو ونتضرع إذ ثقبت الأرض ووقعنا وكنا تحت الأرض ثمانية عشر شهرا وبعد ذلك خرجنا إلى هذا المكان وكان موسى عليه السلام قد وصانا إذا رأى أحدكم وجه محمد عليه السلام نبي آخر الزمان فسلموا عليه مني فقالوا الحمد لله الذي أرانا وجهك فعلمنا فعلمهم النبي عليه السلام القرآن والصلاة والصوم وأداء صلوة الجمعة وسائر الأحكام (حمائية من يس شريف)

سورة بسم الله الرحمن الرحيم التوبة

(إن عدة الشهور) أي مبلغ عددها (عند الله) معمول عدة لأنها مصدر (اثنا عشر شهرا في كتاب الله) في اللوح المحفوظ أو في حكمه وهو صفة لاثنا عشر وقوله (يوم خلق السموات والأرض) متعلق بما فيه من معنى الثبوت وبالكتاب إن جعل مصدرا

انہوں نے مجھے دیکھکر یہ کہا کہ خدا کا شکر ہی جس نے ہمکو آپکی زیارت سے مشرف کیا پھر وہ مجھپر ایمان لائے اور مینے انکو شریعت کے احکام سکھائے اسکے بعد مینے اُنسے پوچھا کہ تم کون ہو جواب دیا کہ ہم بنی اسرائیل کی ایک قوم ہین موسیٰ کی وفات کے بعد جب بنی اسرائیل مین اختلاف پڑا اور فساد ہونے لگا اور اُنہوں نے ایک ساعت مین تینتالیس نبیونکو شہید کرڈالا اور اُسکے بعد دو سو عابد زاہد لوگون کو جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے تھے اُسی ایکدن مین قتل کردیا اور اُنمین نہایت درجہ خرابیان پیدا ہوگئین تو ہم اُن مین سے نکلکر دریا کے کنارے آرہے اور خدا سے دعا کرتے رہے کہ ہمکو اُنکے فساد سے نجات دے ہم عاجزی کے ساتھ دعا کر ہی رہے تھے کہ یکایک زمین پھٹی اور ہم سما گئے اور اٹھارہ مہینے تک زمین کے نیچے رہے پھر اللہ تعالیٰ نے ہمکو اسجگہ جا نکالا۔ موسےؑ نے ہمین وصیت کی تھی کہ جب تم نبی آخر الزمان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک دیکھو تو پہلے میری طرف سے سلام کہنا سو اللہ کا شکر ہے کہ ہمنے آپکے جمال باکمال کو دیکھہ لیا اب آپ ہمکو تعلیم دین پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین کہ مینے انکو قرآن۔ نماز۔ روزہ۔ نماز جمعہ اور دیگر احکام اسلام سکھا دیئے (حمامیہ من یس شریف)

سورة بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ التوبہ

إِنَّ عِدَّةَ الشُّهُورِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَابِ اللّٰهِ یعنے اللہ کے نزدیک مہینونکی پوری گنتی جو لوح محفوظ مین یا حکم الٰہی مین ہے بارہ مہینے ہین۔ لفظ عند اللہ۔ عدۃ کا معمول ہے کیونکہ عدۃ مصدر ہے اور فی کتاب اللہ اثنا عشر شہرا کی صفت یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ الآیہ اگر خلق کو فعل کہین تو یوم اُس شے سے متعلق ہے جس مین ثبوت کے معنے پائے جائین اور اگر مصدر کہین تو کتاب سے متعلق

والمعنی ان ھذا امر ثابت فی نفس الامر منذ خلق اللہ الاجرام والازمنۃ (منہا اربعۃ حرم) واحد فرد وھو رجب وثلاثۃ سرد وھی ذو القعدۃ وذو الحجۃ والمحرم (ذلک الدین القیم) ای تحریم الاشہر الاربعۃ ھو الدین القیم دین ابراھیم واسمعیل وکانت العرب قد تمسکت بہ وراثۃ منہما فکانوا یعظمون الاشہر الحرم ویحرمون القتال فیہا حتی لو لقی الرجل قاتل ابیہ واخیہ لم یھجہ (فلا تظلموا فیہن فی الحرم انفسکم) ای بہتک حرمتہا وارتکاب حرامہا والجمہور علی ان حرمۃ المقاتلۃ فیہا منسوخۃ واولوا الظلم بارتکاب المعاصی فیہن فانہ اعظم وزرا کارتکابہا فی الحرم وحال الاحرام وعن عطاء انہ لا یحل للناس ان یغزوا فی الحرم والاشہر الحرم الا ان یقاتلوا ویؤید الاول ما روی انہ علیہ السلام حاصر الطائف وغزا ھوازن بحنین فی شوال وذی القعدۃ (وقاتلوا المشرکین کافۃ کما یقاتلونکم کافۃ) جمیعا وھی مصدر کف عن الشئ فان الجمیع مکفوف عن الزیادۃ وقع موقع الحال (واعلموا ان اللہ مع المتقین) شہادۃ وضمان لہم بالنصرۃ بسبب تقواھم (قاضی بیضاوی) روی عن النبی علیہ السلام انہ قال رایت لیلۃ المعراج نہرا ماؤہ احلی من العسل وابرد من الثلج واطیب من المسک

اور مطلب یہ ہی کہ یہ امر واقعی طور پر اُس دن سے ثابت ہی کہ جب سے اللہ تعالی نے اجرام اور زمانون کو پیدا کیا ہے انہین چار مہینے ادب اور حرمت کے ہین۔ ایک الگ ہی یعنے رجب اور تین ملے ہوئے ہین یعنے ذیقعدہ ذی الحجہ محرم ان چارون مہینونکی حرمت محکم طریقہ ہی یعنے ابراہیمؑ اور اسمعیلؑ کا دین ہے اہل عرب نے ان دونون پیغمبرونسے وراثۃً اسی طریقہ کو لے رکہا تہا ان مہینونکی تعظیم کرتے اور انہین لڑائی بہڑائی کو حرام جانتے تھے یہانتک کہ اپنے باپ یا بہائی کے قاتل سے بھی ان دنون مین کوئی نہین بولتا تھا فَلَا تَظْلِمُوا الآیہ ان مہینون مین اپنی جانپر ظلم نہ توڑو یعنے ہتک حرمت اور ارتکاب حرام سے بچتے رہو جمہور کا قول ہی کہ ان مہینون مین مقاتلہ کی حرمت منسوخ ہی انہون نے ظلم سے معاصی مراد لیئے ہین کیونکہ ان دنونمین گناہ کرنا نہایت سخت اور حرم یا حالت احرام مین گناہ کرنے کے برابر ہے۔ عطاء سے روایت ہی کہ لوگون کو حرم شریف یا ان مہینون مین جہاد کرنا جائز نہین ہان جب کافر مقابلہ مین آجائین تو مجبوری ہے اور اسی کی تائید مین یہ روایت ہی کہ پیغمبر علیہ السلام نے شوال اور ذیقعدہ مین طائف کا محاصرہ کیا اور ہوازن پر جنگ حنین مین چڑھائی کی وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً الآیہ اور مشرکون سے اکٹھے ہوکر لڑو جیساکہ وہ تم سے جمع ہوکر لڑتے ہین کافۃ بمعنے جمیعا مصدر ہے کف عن الشئ سے لیا گیا ہی کیونکہ جماعت دشمن کی زیادتی سے محفوظ رہتی ہی اور مقام حال مین واقع ہی واعلموا الآیہ اور یہ جان رکھو کہ خدا پرہیزگارونکے ساتھ ہی یہ تقوے کے باعث متقیون کیلئے شہادت اور امداد غیبی کی ضمانت ہی (بیضاوی) پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا مینے شب معراج مین ایک نہر دیکھی جسکا پانی شہد سے زیادہ میٹھا برف سے زیادہ ٹھنڈا مشک سے زیادہ خوشبودار تھا

فقلت لجبرائيل يا جبرائيل لمن هذا قال لمن صلى عليك فی رجب قال عليه السلام انيبوا الى ربكم واستغفروا من ذنوبكم واجتنبوا المعاصی فی الشهر الحرام وهو رجب كما قال الله تعالى (يسئلونك عن الشهر الحرام قتال فيه قل قتال فيه كبير) الآية فيه تقديم وتاخير يعنی يسألونك يا محمد صلى الله عليه وسلم عن القتال فی الشهر الحرام هل يجوز اولا قل قتال فيه كبيرة والظلم فيه اقبح لحرمته عند الله كما ان الطاعة مضاعفة وسماها حراما لتحريم القتال ثم نسخ تحريم القتال فيهن بقول الله تعالى (فاقتلوهم حيث ثقفتموهم) والحرمة باقية والذنوب مغفورة والطاعة مقبولة وثوابها مضاعف فی الشهر الحرام لان الحسنة الواحدة فی سائر الشهور بعشر كما قال الله تعالى (من جاء بالحسنة فله عشر امثالها) الآية وفی رجب بسبعين وفی شعبان بسبعمائة وفی رمضان بالف وليس اضعاف الحسنة الا لهذه الامة خاصة (خزينة العلماء) قال النبی عليه السلام ان اردتم الراحة وقت الموت من العطش والخروج مع الايمان والنجاة من الشيطان فاحترموا هذه الشهور كلها بكثرة الصيام والندم على ما سلف من الآثام واذكروا خالق الانام تدخلوا جنة ربكم بسلام (زهرة الرياض)

پوچھا کہ اے جبرئیل یہ کن کے لیئے ہی فرمایا اُنکے لیئے جو ماہ رجب مین آپ پر درود بھیجین حضور فرماتے ہین کہ اپنے رب کی طرف رجوع کرو گناہونکی بخشش چاہو اور ادب کے مہینے یعنے رجب مین معاصی سے پرہیز کرو چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ الآیہ یعنے اے نبی تم سے ادب کے مہینون کی بابت لوگ سوال کرتے ہین کہدو کہ ان مین لڑنا کبیرہ گناہ ہے آیۃ مین تقدیم و تاخیر ہے اور مطلب یہ ہی کہ اے محمدؐ تم سے ادب کے مہینے مین قتال کی بابت پوچھتے ہین کہ جائز ہے یا نہین اُنسے کہدو کہ اس مہینے مین لڑنا خدا کے نزدیک بڑا گناہ ہی اور انمین ظلم کرنا نہایت قبیح ہی کیونکہ یہ اللہ تعالی کے نزدیک عزت و حرمت کے مہینے ہین اسلیئے انمین طاعت کا دونا ثواب ہی لڑائی کے حرام ہونیکے باعث ان کا نام شہر الحرام رکھا گیا ہی مگر پھر اس آیت سے فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ (مشرکون کو جہان پاؤ مار ڈالو) حرمت قتال منسوخ ہوگئی البتہ ان مہینون کی عظمت اُسی طرح باقی ہے انمین گناہ بخشے جاتے ہین طاعتین قبول ہوتی ہین نیکیون کا ثواب دونا ملتا ہی کیونکہ جب اور دنون مین ایک کی دس نیکیان لکھی جاتی ہین تو ان دنون مین اور زیادہ ترقی ہونی چاہیئے اللہ تعالی فرماتا ہی مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا یعنے ایک نیکی کرنیوالیکو دس ملین گی رجب مین ایک کی ستر شعبان مین سات سو اور رمضان مین ہزار ہو جاتی ہین - ایک نیکی کا اس درجہ ترقی کر جانا صرف اسی اُمت کا خاصہ ہی (خزینۃ العلماء) پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین کہ اگر تم مرتے دم پیاس سے راحت پانے اور ایمان کیساتھ دنیا سے جانے اور شیطان کے پنجہ سے نجات حاصل کرنیکا ارادہ رکھتے ہو تو ادب کے تمام مہینونکی عزت کرو انمین بکثرت روزے رکھو گزشتہ گناہون پر نادم رہو اور ذکر الٰہی زیادہ کیا کرو جنت مین داخل ہو جاؤ گے (زہرۃ الریاض)

عن انس بن مالك رضي الله عنه انه قال لقيت معاذ بن جبل رضي الله عنه فقلت له من اين جئت يا معاذ قال جئت من عند النبي عليه السلام فقلت ما سمعت منه قال سمعت من قال لا اله الا الله خالصا مخلصا دخل الجنة ومن صام يوما من رجب يبتغي به وجه الله دخل الجنة ثم دخلت عند رسول الله فقلت يا رسول الله ان معاذا اخبرني بكذا فقال عليه السلام صدق معاذ انا قلت ذلك ثلاثا (زهرة الرياض) واعلم ان ما سيتلى من القصص اللطيفة والكلام الشريف عن خاتم النبوة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في خطبة يوم النحر في حجة الوداع الا ان الزمان قد استدار كهيئته يوم خلق السموات والارض السنة اثنا عشر شهرا منها اربعة حرم ثلاثة متواليه ذو القعدة وذو الحجة والمحرم وواحد فرد وهو شهر رجب مضر الذي بين جمادى وشعبان والمعنى رجعت الاشهر الى ما كانت عليه وعاد الحج في ذي الحجة يعني ان الزمان الذي نقلت الشهور والاعوام عاد الى ما كان عليه ورجعت السنة الى اصل الحساب الذي اختاره الله تعالى يوم خلق السموات والارض وعاد الحج الى ذي الحجة بعد ما كان اهل الجاهلية ازالوه من محله بالنسئ الذي احدثوه وهو النسيئ الذي ذكره الله تعالى في كتابه قال (انما النسئ زيادة في الكفر ومعناه تاخير حرمة شهر الى شهر اخر

انس بن مالک فرماتے ہین کہ ایک وقت معاذ بن جبل سے ملکر مینے یہ پوچھا کہ تم کہان سے آرہے ہو جواب دیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے مینے کہا کہ آج کیا سنا کہنے لگے یہ سنا کہ حضور نے فرمایا ہی سچے دلسے لا آلہ الا اللہ کہنے والا جنتی ہے اور خدا کے لیئے رجب مین ایک روزہ رکھنے والا جنتی ہے پھر مینے پیغمبر علیہ السلام کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ آج معاذ نے مجھے یہ حدیث سنائی ہی آپنے فرمایا معاذ سچے ہین یہ میرا ہی قول ہی آپنے تین مرتبہ اسکی تصدیق کی (زہرۃ الریاض) یہ ایک لطیف واقعہ اور قابل قدر کلام جو ابھی درج ہوگا خاتم النبیین کی زبان فیض ترجمان کا فرمودہ ہی۔ آپنے حجۃ الوداع مین دسوین تاریخ خطبہ فرمایا جسکا مضمون یہ ہی کہ زمانہ اپنی اسی پہلی رفتار پر رجوع کر آیا ہے جو زمین وآسمان کی پیدائش کے دن تھی ایک سال بارہ مہینے کا ہے ان مین چار مہینے ادب اور عزت کے ہین تین ملے ہوئے یعنے ذیقعدہ ذی الحجہ محرم اور ایک الگ یعنے رجب جسکو رجب مُضر کہتے ہین اور جو جمادی الاخری اور شعبان کے مابین ہے مطلب یہ کہ مہینے اپنی پہلی صورت کی طرف پھر آئے ہین اور حج نے ذی الحجہ کی جانب معاودت کی ہے خلاصہ کلام یہ ہوا کہ حسب دستور قدیم زمانہ سالون اور مہینون پر منقسم ہوگیا ہے اور سال اسی اصلی حساب کی طرف رجوع کر آیا ہے جسکو زمین وآسمان کی پیدائش کے دن اللہ تعالی نے پسند کیا تھا اور حج ذی الحجہ مین مقرر ہوگیا ہے گو اہل جاہلیت ایک منگھڑت تاخیر کے باعث اُسکو اپنے محل سے ٹالدیا کرتے تھے اس تاخیر کو نسی کہتے ہین جس کے متعلق قرآن مجید مین یہ آیت ہی اِنَّمَا النَّسِيُّ زِيَادَةٌ فِي الْكُفْرِ یعنے ادب وعزت کے کسی مہینے کو دوسرے مہینے تک ہٹا دینا کفر کی زیادتی ہی

فانهم فی الجاهلیة کانوا یعظمون الاشهر الحرم وراثة من ابراهیم واسمعیل علیهما السلام فکانوا یحرمون فیها القتال حتی احدثوا النسئی فغیروا التحریم لانهم کانوا اصحاب حروب و غارات فاذا جاء الشهر الحرام وهم محاربون شق علیهم ترک المحاربة فیحلونه ویحرمون مکانه شهرا اخر حتی رفضوا تخصیص الاشهر الحرم بالتحریم فکانوا یحرمون من شهور العام اربعة اشهر وذلک قوله تعالی (لیواطئوا عدة ما حرم الله) ای لیوافقوا العدة التی هی الاربعة ولا یخالفوها وقد خالفوا التخصیص الذی هو احد الواجبین وربما زادوا فی عدد الشهور فیجعلونها ثلاثة عشر واربعة عشر شهرا ویروی انه احدث ذلک فی کنانة لانهم کانوا فقراء محاویج الی الغارات وکان جنادة بن عوف الکنانی مطاعا فی الجاهلیة فکان یقوم علی جمل فی الموسم فیقول باعلی صوته ان الهتکم قد احلت لکم المحرم فاحلوه ثم یقوم فی القابل فیقول ان الهتکم قد حرمت علیکم المحلل فحرموه جعل النسئی زیادة فی الکفر لان الکافر کلما احدث معصیة ازداد کفرا فزادتهم رجسا الی رجسهم کما ان المؤمن اذا احدث طاعة ازداد ایمانا فزادتهم ایمانا وهم یستبشرون (کشاف)

زمانہ جاہلیت مین عرب کے لوگ حضرت ابراہیم و اسمعیل کا ورثہ سمجھکر ادب کے مہینون کی تعظیم کرتے اور اُنمین جنگ جدال کو حرام جانتے تھے لیکن اُنھون نے تقدیم و تاخیر کی بدعت نکالکر ان مہینون مین عزت کو متغیر کر دیا تھا کیونکہ یہ لوگ قطرتًا جنگجو اور لیٹرے تھے مصروفیت جنگ کی حالت مین شہر حرام آجاتا تو اُنپر نہایت شاق گزرتا اسلیئے اس مہینے مین لڑائی حلال سمجھکر کسی اور مہینے کو اسکی جگہ شہر حرام قرار دے لیتے تھے یہانتک کہ خاص ان محرم مہینون کی تعظیم بالکل چھوڑ بیٹھے اور اسکی بدلے ہر برس بلا تخصیص چار مہینونکو محترم سمجھنے لگے چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے لِیُوَاطِئُوا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ یعنے یہ تقدیم و تاخیر اسلیئے تھی کہ اُن چار مہینون کی گنتی پوری کر دین جنکو اللہ تعالی نے محترم کیا تھا اور حکم آلہی کی مخالفت نکرین حالانکہ وہ تخصیص شہور کی مخالفت کرتے تھے جو دو واجبون مین ایک ہو اور بسا اوقات مہینون کی تعداد بڑھا کر ایک سال کے تیرہ یا چودہ مہینے ٹھیر لیتے تھے کہتے ہین کہ سب سے پہلے یہ بدعت قبیلہ کنانہ مین پیدا ہوئی کیونکہ یہ لوگ مفلس اور لوٹ کے زیادہ حاجتمند تھے جنادہ بن عوف کنانی جو ایام جاہلیت مین سردار قوم تھا موسم حج مین اُونٹ پر کھڑا ہو کر باواز بلند کہدیا کرتا تھا کہ تمہارے معبودون نے محرم کو تمہارے لیئے حلال کر دیا اب اسے حلال سمجھو اور دوسرے سال یہ منادی کر دیتا تھا کہ تمہارے معبودون نے اس سال حلال مہینون کو حرام کر دیا ہے تم انکو حرام خیال کرو اس تاخیر کو کفر کی زیادتی اسلیئے فرمایا کہ کافر جب کوئی بدعت نکالتا ہے تو اس کا گناہ بڑھجاتا ہے لہذا ناپاکی مین ناپاکی ملکر اور زیادہ ہو جاتی ہے اسی طرح مومن جب کوئی نئی طاعت بجالاتا ہے تو اُس کا ایمان تازہ ہو جاتا ہے اور اہل ایمان اپنے کامل یقین کے باعث نہایت خوش ہوا کرتے ہین (کشاف)

ليتسع لهم الوقت ولذلك ورد التنصيص على العدد في القرآن والحديث اما القرآن فاسبق انفا
وهو قوله تعالى ان عدة الشهور الاية واما الحديث فانه عليه السلام بين فيه ان السنة اثنا عشر
شهرا وانما هي اشهر مقدرة بسير الشمس كما يفعله اهل الكتاب ومن هذه الاشهر القمرية اربعة
حرم ثلاثة منها متواليات وهي ذو القعدة وذو الحجة والمحرم وواحد فرد وهو شهر رجب وانما
اضيف الى مضر فيما سبق في الحديث لان قبيلة كانت تزيد في تعظيمه واحترامه ولذلك
نسب اليهم وقد كان فيه لاهل الجاهلية احكام منها انهم كانوا يحرمون فيه القتال على ما سبق
فكان تحريمه جاريا في ابتداء الاسلام واختلف العلماء في بقائه وذهب الجمهور الى النسخ واستدلوا عليه
بان الصحابة اشتغلوا بعد النبي عليه السلام بفتح البلاد ومواصلة القتال والجهاد فلم ينقل عن احد منهم
انه توقف عن القتال في شيء من الاشهر الحرم وهذا يدل على اجماعهم على نسخه ومنها انهم كانوا في الجاهلية
يذبحون فيه ذبيحة يسمونها عتيرة واختلف العلماء في حكمها بعد الاسلام فالاكثرون على ان
الاسلام ابطلها لما ثبت في الصحيحين عن ابي هريرة رضي الله عنه لا فرع ولا عتيرة والفرع
بفتحتين اول ولد تلده الناقة فكان اهل الجاهلية يذبحونه لالهتهم وفي الجاهلية يتبركون به والعتيرة ذبيحة كانت
تذبح في العشر الاول من رجب وتسمى رجبية وكان يتقرب بها اهل الجاهلية في الجاهلية واهل الاسلام في صدر الاسلام

برس میں کے بارہ مہینے اسلیئے ہیں کہ لوگوں کو وسعت اوقات معلوم رہے اسلیئے قرآن و حدیث میں مہینوں کی تعداد بالتصریح
وارد ہوئی ہے قرآن مجید میں اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ الآیہ مذکور ہے اور احادیث میں یہ مضمون موجود ہے کہ آنحضرت علیہ السلام نے
صاف صاف فرمایا کہ برس بارہ مہینے کا ہوتا ہے مہینوں کا اندازہ حسب رائے اہل کتاب گردش آفتاب سے کیا جاتا ہے لیکن قمری
مہینوں میں چار مہینے محترم ہیں جنہیں ذیقعدہ ذی الحجہ محرم ملے ہوئے ہیں اور رجب ان سے الگ ہے رجب کو رجب مضر
اسلیے کہتے ہیں کہ قبیلہ مضر اسکی زیادہ تعظیم کیا کرتا تھا جدال و قتال حرام جانتا تھا غرضکہ اہل جاہلیت نے اسکے
متعلق بہت سے احکام گھڑ رکھے تھے چنانچہ حرمت قتال انہیں میں کا ایک حکم ہے چنانچہ اسکی حرمت ابتدائے
اسلام میں اسی طرح جاری رہی البتہ بقائے حرمت میں اختلاف ہے جمہور کا قول ہے کہ منسوخ ہوگئی اور انکے
لئے حجت یہ ہے کہ بعد وفات آنحضرت علیہ السلام صحابہ رضی اللہ عنہم متواتر کفار سے لڑتے اور ملک فتح کرتے رہے
مگر کہیں سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ان باحرمت مہینوں میں انہوں نے جہاد و قتال موقوف رکھا ہو اس سے
معلوم ہوا کہ اس حرمت کے منسوخ ہونے پر اجماع ہو چکا ہے دوسرا حکم جاہلیت یہ تھا کہ وہ رجب میں قربانی
کیا کرتے تھے اور اس کا نام عتیرہ تھا اسلام کے بعد اس حکم میں علماء کا اختلاف ہے اکثر اہل علم کی یہ رائے ہے کہ اسلام
نے عتیرہ کو باطل کر دیا ہے چنانچہ صحیحین میں ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ فرع اور عتیرہ کوئی چیز نہیں فرع بفتحتین
ناقہ کا پہلا بچہ جسکو اہل جاہلیت تبرکاً اپنے معبودوں کیلئے ذبح کیا کرتے تھے اور عتیرہ رجب کے پہلے عشرہ
میں ذبح کیا جاتا تھا اس کو رجبیہ بھی کہتے تھے اس قربانی کو اہل جاہلیت اور ابتدا میں اہل اسلام باعث ثواب سمجھتے

ثم نسخت بحدیث لا فرع ولا عتیرۃ وقد روی عن الحسن رضی اللہ عنہ انہ قال لیس فی الاسلام عتیرۃ وانما کانت العتیرۃ فی الجاھلیۃ کان احدھم یصوم رجبا ویعتر فیہ وجنبا الذبح فیہ باتخاذہ موسما عیدا وروی عن طاؤس رضی اللہ عنہ ان النبی علیہ السلام قال لا تتخذوا شھرا عیدا ولا یوما عیدا واصل ھذا ان المسلمین لا یجوز لھم ان یتخذوا وقتا من الاوقات عیدا الا ما جاءت الشریعۃ باتخاذہ عیدا وھو فی الاسبوع یوم الجمعۃ وفی العام یوم الفطر ویوم الاضحی وایام التشریق واما ما عدا ذلک فاتخاذہ عیدا وموسما بدعۃ لا اصل لہ فی الشریعۃ المحمدیۃ بل ھو من اعیاد المشرکین وقد کانت لھم اعیاد زمانیۃ ومکانیۃ فلما جاء الاسلام ابطلھا اللہ تعالی وعوض من اعیادھم الزمانیۃ عید الفطر وعید النحر وایام التشریق وعن اعیادھم المکانیۃ الکعبۃ وعرفات ومنی ومزدلفۃ یسر لنا اللہ تعالی زیارتھا ولیس من غیر ھذہ المواسم موسم ولا من ھذہ الاماکن مکان الا وفیہ للہ تعالی وظیفۃ من وظائف طاعاتہ یتقرب بھا الیہ ولطیفۃ من لطائف نفحاتہ یصیب بھا من یشاء من عبادہ بفضلہ ورحمتہ فالسعید من اغتنم ھذہ المواسم والاماکن وتقرب فیھا الی مولاہ بما شرع فیھا من وظائف الطاعات حتی یصیبہ نفحۃ من تلک النفحات فیامن بھا من عذاب النار

پھر اس حدیث سے کہ لا فرع ولا عتیرۃ (فرع اور عتیرہ کوئی چیز نہین) یہ قربانی منسوخ ہو گئی حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ آپنے فرمایا اسلام مین عتیرہ کوئی چیز نہین بلکہ یہ تو جاہلیت کی ایک رسم تھی کہ لوگ رجب مین روزے رکھتے اور قربانی کیا کرتے تھے نیز ذبیحہ کے لیئے رجب کو خاص طور پر ٹھیرا لیا جائے تو ذبیحہ کا دن گویا عید کا سا دن ہو جائیگا حالانکہ طاؤس رض سے مروی ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین لوگو! تم کسی مہینے اور کسی دن کو عید کا سا دن نہ بناؤ اسکے متعلق اصل بات یہ ہی کہ مسلمانون کو اپنی طرف سے کسی دن یا کسی وقت کو عید بنا لینا جائز نہین البتہ شرعی عیدین اس سے مستثنے ہین مثلاً آٹھوین دن کا جمعہ اور برسوین دن کی عید الفطر وعید الضحے اور ایام تشریق ان کے سوا کسی اور دن کا عید بنا لینا بدعت ہی شریعۃ محمدیہ مین اسکی کوئی اصل نہین پائی جاتی بلکہ ایسی عید مشرکین کی عید مین شمار ہوگی۔ کیونکہ مشرکون نے زمانہ اور مقامات کے متعلق اکثر عیدین مقرر کر رکھی تہین اسلام نے اُن کو باطل کرکے زمانہ کے متعلق عید الفطر عید الضحے اور ایام تشریق اور مقامات کے متعلق کعبہ عرفات منے اور مزدلفہ کی عیدین معین کر دی ہین (خدا ہمین ان پاک مقامات کی زیارت نصیب کرے) ان مقررہ وقتون اور مقامات کے سوا کسی اور وقت یا مقام مین اسکے سوا اور کچھ ثابت نہین ہوتا کہ آدمی بطور طاعت الٰہی کوئی ایسا وظیفہ پڑھا کرے کہ اس سے قرب الٰہی حاصل ہو اور وہ اپنے فضل و رحمت جس پر چاہی اپنے الطاف سے مبذول فرمائے زہے نصیب اُسکے جس نے مبارک اوقات اور متبرک مقامات کو غنیمت سمجھا اور اُنمین اپنے مولی کا قرب حاصل کیا اور مقررہ طاعات کے باعث رحمت الٰہی حاصل کرلی اور دوزخ کے عذاب الیم سے نجات پائی

وما فيهما من النفحات اما الصوم فيه فقد ورد فيه احاديث من جملتها ما رواه البيهقي رض في شعب الايمان عن انس رضي الله عنه انه عليه السلام قال في الجنة نهر يقال له رجب اشد بياضا من اللبن واحلى من العسل من صام يوما من رجب سقاه الله تعالى من ذلك النهر هذا في صيام بعضه اما صيام كله فلم يصح فيه مخصوصه شئ عن النبي عليه السلام ولا عن اصحابه وانما ورد في صيام الاشهر الحرم كلها ورجب احدها فيلزم ان لا ينهى عن صومه وقد روي عن ابي قلابة رضي الله عنه انه قال في الجنة قصر لصوام رجب قال البيهقي ان ابا قلابة رضي الله عنه من كبار التابعين ولا يقول مثله الا عن بلاغ ممن فوقه ممن يسمع عن النبي عليه السلام نعم قد روي عن ابن عباس رض انه كره ان يصام رجب كله وكرهه الامام احمد ايضا وقال يفطر منه يوما او يومين وحكاه عن عمر وابن عباس رضي الله عنهما لكن تزول كراهية صومه بان يصوم معه شهرا اخر وقد قال الماوردي في الاقناع يستحب صوم رجب وشعبان واما الصلاة فيه فلم يثبت فيهما ما يختص به كما ذكرنا تفصيله فيما سبق (من مجالس الرومي) وقال ابن الهمام رحمة الله عليه ما تردد من العبادات بين الواجب والبدعة يوتى به احتياطا وما تردد بين السنة والبدعة يترك لان ترك البدعة لازم واداء السنة غير لازم فتلك الصلاة مما تردد بين السنة والبدعة فتعين تركها ولا يحل لاحد فعلها لا منفردا ولا جماعة لان الجماعة فيها بدعة ايضا (وهذا من مجالس الرومي في موضع اخر)

رجب میں روزہ رکھنے کی بابت بکثرت حدیثیں موجود ہیں چنانچہ بیہقی نے شعب الایمان میں انس رضؓ سے روایت کی ہے کہ پیغمبر خدا فرماتے ہیں جنت میں رجب نام ایک نہر کا ہے جسکا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے جس نے رجب میں ایک روزہ رکھ لیا ہوگا اللہ تعالیٰ اُسے اس نہر کا پانی پلائیگا یہ حدیث رجب کے بعض روزوں کی نسبت ہے البتہ سارے رجب کے روزونکی بابت نہ رسول خدا سے کوئی روایت ہے نہ صحابہؓ سے ہاں اشہر الحرم کے روزونکی بابت حدیث موجود ہے اور چونکہ رجب انہی مہینوں میں داخل ہے اسلیئے اس مہینے میں روزہ رکھنے کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی ابو قلابہ سے مروی ہے کہ بہشت میں ایک محل رجب کے روزہ داروں کیلیئے مخصوص ہے بیہقی کا قول ہے کہ ابو قلابہ بڑے درجہ کے تابعی ہیں انہوں نے یہ بات ضرور کسی اپنے مافوق صحابی اور انہوں نے رسول خدا سے سنکر کہی ہوگی ہاں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ وہ اسی طرح امام احمدؒ سارے رجب کے روزونکو مکروہ کہتے ایکدو دن افطار کرلینا چاہیئے امام احمدؒ نے حضرت عمرؓ اور ابن عباسؓ نے اسی طرح روایت کیا ہے لیکن سارے رجب کے روزونکی کراہۃ اس طرح زائل ہوسکتی ہے کہ اُسکے ساتھ ایک اور مہینے کے روزے رکھ لے ماوردی کہتے ہیں رجب اور شعبان کے روزے مستحب ہیں البتہ رجب میں کوئی خاص نماز ثابت نہیں چنانچہ ہم اسے مفصلاً ذکر کرچکے ہیں (مجالس رومی) ابن ہمام فرماتے ہیں کہ جو فعل واجب اور بدعت کے مابین دائر ہو احتیاطاً اُسے بجالانا چاہیئے اور جو سنت و بدعت کے مابین دائر ہو اُسے چھوڑ دینا چاہیئے کیونکہ ترک بدعت لازم ہے اور ادائے سنت غیر لازم پس رجب کی نماز سنت و بدعت کے مابین دائر ہے اسلیئے اس کا ترک ہی لازم ہے جماعت سے یا بلا جماعت کسی طرح ادا کرنا جائز نہیں کیونکہ اس کا جماعت سے پڑھنا دوسری بدعت ہے (مجالس رومی بمقام دیگر)

روی عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ قال اذا مضی ثلث اللیل من رجب فی اول الجمعۃ
لا یبقی ملائکۃ فی السموات ولا فی الارض الا یجتمعون فی الکعبۃ فینظر اللہ تعالیٰ الیہم و یقول یا ملائکتی
اسالوا ما شئتم فیقولون ربنا حاجتنا ان تغفر لمن صام رجب فیقول اللہ تعالیٰ قد غفرت لہم و عن عائشۃ
رضی اللہ عنہا انہا قالت قال النبی علیہ السلام کل الناس جیاع یوم القیامۃ الا الانبیاء واھلیہم و صائم
رجب و شعبان و رمضان فانہم شباع لا جوع لہم ولا عطش (زبدۃ الواعظین) حکی ان امرأۃ فی بیت
المقدس کانت عابدۃ فاذا جاء رجب تقرأ کل یوم قل ھو اللہ احد احدی عشرۃ مرۃ تعظیما لہ و کانت تنزع
اللباس الاطلس و تلبس الثیاب البلاسۃ فمرضت فی رجب واوصت ابنہا ان یدفنہا فی ثیاب بلاسۃ
فکفنہا بثیاب مرتفعۃ ریاء للناس فرآھا فی النوم فقالت یا بنی لم لم تاخذ وصیتی وانا عنک غیر
راضیۃ فانتبہ فزعا و نبش قبرھا فلم یجدھا فی قبرھا و تحیر و بکی بکاء شدیدا فسمع نداء
یقول اما علمت ان من عظم شھرنا رجب لم یترکہ فی القبر فردا وحیدا (زبدۃ الواعظین)

سورۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم التوبۃ

(ومنہم من عاھد اللہ لئن اتانا من فضلہ لنصدقن ولنکونن من الصالحین) نزلت فی ثعلبۃ بن حاطب

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رجب کے اول جمعہ کی تہائی رات گزر جاتی ہے تو آسمان و زمین کے
تمام فرشتے کعبہ مین اکٹھے ہوتے ہین اسوقت اللہ تعالیٰ بنظر رحمت انسے یہ فرماتا ہے۔ میرے فرشتو کیا چاہتے ہو
وہ جواب دیتے ہین کہ الٰہی رجب کے روزہ دار کو بخشدے حکم ہوتا ہے اچھا مینے انکی مغفرت کی حضرت عائشہ
فرماتی ہین کہ رسول خدا نے فرمایا کہ قیامت کے دن بجز پیغمبرون اور انکے تابعون اور رجب شعبان
رمضان کے روزہ دارون کے اور تمام مخلوق بھوکی پیاسی ہوگی البتہ ان روزہ دارون کو نہ بھوک
ہوگی نہ پیاس (زبدۃ الواعظین) حکایت بیت المقدس مین ایک عابدہ عورت رجب کے مہینے مین ہر روز
گیارہ بار قل ھو اللہ احد پڑھ لیا کرتی تھی اور تعظیم رجب کے لئے اپنے ریشمی کپڑے اتار کر موٹے کپڑے
پہنا کرتی تھی اتفاقاً رجب کے مہینے مین بیمار پڑی اور اپنے بیٹے کو وصیت کی تو مجھے انہین موٹے کپڑون مین کفنا کر
دفن کر دینا بیٹے نے بطور ریا بیش قیمت کفن دیا پھر ایک رات خواب مین اپنی مان کو یہ کہتے دیکھا کہ بیٹا افسوس
تونے میری وصیت پر عمل نکیا۔ چل پرے ہٹ مین تجھسے ناراض ہون یہ ہڑبڑا کر اٹھ کھڑا ہوا اور اسکی قبر کھلوا کر
دیکھا تو لاش ندارد ہی۔ حیران ہوا اور بہت رویا اتنے مین غیب سے آواز آئی کہ تجھے معلوم نہین جو شخص
ہمارے مہینے یعنے رجب کی تعظیم کیا کرتا ہے ہم اُسے قبر مین تنہا نہین چھوڑا کرتے (زبدۃ الواعظین)

سورۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم التوبہ

وَمِنْهُمْ مَّنْ عَاهَدَ اللّٰهَ لَئِنْ اٰتٰنَا الی آخر الآیہ (انمین کے بعض آدمی خدا سے عہد کرتے مین کہ اگر وہ ہمکو اپنے فضل سے
فراخی دیگا تو ہم صدقہ دیا کرینگے اور نیک لوگو ن مین شامل ہو جاوینگے) یہ آیت ثعلبہ بن حاطب کی شان مین نازل ہوئی ہے

اتی النبی علیہ السلام وقال ادع اللہ لی ان یرزقنی مالا فقال علیہ السلام یا ثعلبۃ قلیل تؤدی شکرہ خیر من کثیر لا تطیقہ فراجعہ فقال والذی بعثک بالحق لئن رزقنی اللہ مالا لاعطین کل ذی حق حقہ فدعا لہ فاتخذ غنما فنمت کما ینمو الدود حتی ضاقت بہا المدینۃ فنزل وادیا وانقطع عن الجماعۃ والجمعۃ فسال عنہ النبی علیہ السلام فقیل کثر مالہ حتی لا یسعہ واد فقال یا ویح ثعلبۃ فبعث علیہ السلام مصدقین لاخذ الصدقات فاستقبلہما الناس بصدقاتہم ومرا بثعلبۃ فسألاہ الصدقۃ واقرأہ الکتاب الذی فیہ الفرائض فقال ماھذہ الا جزیۃ او ما ھذہ الا اخت الجزیۃ فارجعا حتی اری رأیی فنزلت فجاء ثعلبۃ بالصدقۃ فقال النبی علیہ السلام ان اللہ منعنی ان اقبل منک فجعل یحثو التراب علی رأسہ فقال ھذا جزاء عملک قد امرتک فلم تطعنی فقبض رسول اللہ علیہ السلام فجاء بہا الی ابی بکر فلم یقبلہا ثم جاء بہا الی عمر فی خلافتہ فلم یقبلہا وھلک فی زمن عثمان (فلما اتاھم من فضلہ بخلوا بہ) منعوا حق اللہ منہ (وتولوا) عن طاعۃ اللہ (وھم معرضون) وھم قوم عادتہم الاعراض عنہا (قاضی بیضاوی) روی عن النبی علیہ السلام انہ قال لعائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا یا عائشۃ لا تنامی حتی تعملی اربعۃ اشیاء

انہوں نے رسول خدا سے عرض کیا تھا کہ میرے لیئے ترقی مال کی دعا فرمایئے آپنے فرمایا کہ اے ثعلبہ تم تھوڑے سے مال کا اُس کا شکریہ ادا کرو تو اُس سے بہتر ہی کہ کثرت مال میں اسکے حقوق ادا نکر سکو لیکن ثعلبہ نے پھر دعا کیلیے عرض کیا اور یہ کہا کہ اُس خدا کی قسم جس نے آپکو برحق نبی بناکر بھیجا ہی اگر خدا مجھی مال عنایت کریگا تو میں ہر مستحق کے حقوق کی حفاظت کرونگا آپنے دعا کی ثعلبہ نے بکریاں لین اور اُنکی نسل ٹڈی دل ہو گئی یہانتک کہ مدینہ میں نہ سما سکی ثعلبہ نے جنگل میں رہنا اختیار کر لیا جماعت اور جمعہ کی حاضری سب جاتی رہی رسول خدا نے اُنکا حال پوچھا لوگوں نے عرض کیا کہ حضور اُنکے مویشی اس کثرت سے ہو گئی ہے کہ جنگل میں نہیں سما تی آپنے فرمایا ثعلبہ کے حال پر افسوس بعدہٗ آپنے زکوۃ لینے کیلئے دو عامل بھیجے لوگوں نے بڑی خوشی سے انکا استقبال کیا اور زکوۃ ادا کردی بعدہ دونوں ثعلبہ کے پاس پہنچے اور حضور کا وہ مکتوب پڑھا جسمیں نصاب زکوۃ کا ذکر تھا ثعلبہ نے کہا یہ تو جزیہ یا جزیہ کا بھائی ہی اب تو تم چلے جاؤ میں سوچ کر جوابدونگا چنانچہ اسوقت آیۃ مذکورۂ بالا نازل ہوئی اسکے بعد ثعلبہ زکوۃ لیکر آئے رسول خدا نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے مجھے تمہاری زکوۃ لینے سے منع فرمادیا ہی ثعلبہ یہ سنکر اپنے سر میں خاک ڈالنے لگے آپ نے کہا کہ یہ تیرے برے فعل کی جزا ہی افسوس تو نے میرا قول نہ مانا چنانچہ رسول خدا کی وفات ہو گئی ثعلبہ حضرۃ ابوبکر صدیق کی خدمت میں اور اُنکی وفات کے بعد حضرۃ عمرؓ کے پاس زکوۃ لیکر آئے مگر دونوں صاحبوں نے قبول کرنیسے انکار فرمایا پھر ثعلبہ حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں انتقال کر گئے فَلَمَّآ اٰتٰھُمْ مِّنْ فَضْلِہٖ الآیہ یعنے اللہ تعالی نے جب اپنے فضل سے اُنکو فراخی دی تو بخیل کرنے اور حق اللہ کو روکنے لگے اور طاعۃ الٰہی سے روگردان ہو کر پھر گئے گویا روگردانی اس قوم کی عادت میں پڑی ہوئی ہی (قاضی بیضاوی) روایت ہی کہ رسول خدا نے ایک مرتبہ حضرت عائشہ کو حکم دیا کہ سونے سے پہلے چار کام ضرور کر لیا کرنا

حتى تختمي القرآن وحتى تجعلي الانبياء لك شفعاء يوم القيامة وحتى تجعلي المسلمين راضين عنك
وحتى تجعلي حجة وعمرة فدخل عليه السلام في الصلاة فبقيت على فراشي حتى اتم الصلاة فلما
اتمها قالت يا رسول الله فداك ابي وامي امرتني باربعة اشياء لا اقدر في هذه الساعة ان
افعلها فتبسم رسول الله وقال اذا قرأت قل هو الله احد ثلاثا فكانك ختمت القرآن واذا
صليت علي وعلى الانبياء من قبلي فقد صرت لك شفعاء يوم القيامة واذا استغفرت للمؤمنين
فكلهم راضون عنك واذا قلت سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر فقد حججت
واعتمرت (تفسير حنفي) روي عن ابي امامة الباهلي رضي الله عنه في سبب نزول هذه الآية
ان ثعلبة بن حاطب الانصاري كان ملازما لمسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلا ونهارا
وكانت جبهته كركبة البعير من كثرة السجود على الارض والحجارة فيوما من الايام خرج
من المسجد من غير لبث واشتغل بالدعاء والصلاة فقال له النبي عليه السلام مالك تعمل
عمل المنافقين بتعجيل الخروج فقال يا رسول الله خرجت بحيث لي ولامرأتي ثوب واحد
وهو الذي علي فانا اصلي فيه وهي عريانة في البيت ثم اعود اليها فانزعه وهي تلبسه فتصلي فيه
فادع الله ان يرزقني مالا فقال عليه السلام يا ثعلبة قليل تؤدي شكره خير من كثير لا تطيقه

(١) ختم قرآن (٢) قیامت کے دن انبیاء کو اپنا شفیع (٣) مسلمانوں کو اپنے سے رضامند (٤) حج اور عمرہ
یہ فرما کر آپ نماز کیلئے تشریف لیگئے حضرت عائشہ اپنے بستر پر رہ گئیں نماز کے بعد فرمانے لگیں کہ آپ پر میرے ماں باپ
قربان میں اسوقت ان چاروں چیزوں کو ادا نہیں کر سکتی آپنے تبسم کرتے ہوئے فرمایا کہ جب تمنے تین بار قل ہو اللہ
پڑھی تو گویا ایک قرآن تمام کر لیا اور جب مجھپر اور انبیاء پر درود بھیجا تو گویا سب کو قیامت میں اپنا شفیع بنا لیا اور
جب مؤمنوں کے لئے استغفار چاہی تو تم سے مسلمان رضامند ہوگئے اور جب سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ
واللہ اکبر کہا تو پورے حج اور عمرہ کا ثواب ملگیا (تفسیر حنفی) اس آیۃ کی شانِ نزول میں ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت
ہے کہ ثعلبہ بن حاطب انصاری دن رات مسجد نبوی میں پڑے رہا کرتے تھے اور زمین یا پتھروں پر بکثرت
سجدے کرنے سے ان کی پیشانی ایسی ہوگئی تھی گویا اونٹ کا گھٹنا ایکدن ثعلبہ نماز و دعا سے فارغ ہو کر جلدی سے
مسجد سے نکل گئے رسول خدا نے فرمایا ثعلبہ یہ کیا۔ تم منافقوں کے کام کرنے لگے مسجد سے نکلنے میں
جلدی کیوں کی۔ ثعلبہ نے عرض کیا جلدی کا یہ سبب ہے کہ میرے اور میری گھر والی کے پاس یہی ایک
کپڑا ہے جو میں اوڑھ رہا ہوں میں اسے پہنکر یہاں نماز پڑھتی ہے وہ گھر میں ننگی بیٹھی ہے اب میں
گھر جا کر اسے اتار دونگا تب وہ نماز پڑھے گی آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالے مجھے مال عنایت کرے
آپ نے فرمایا اے ثعلبہ تم تھوڑے سے مال پر شکر الہی بجالاؤ تو اس سے بہتر ہے کہ مالدار
ہو کر حقوق ادا کرنے کی طاقت نہ رکھ سکو

ثم اتاه بعد ذلك ثانيا فقال يا رسول الله ادع الله ان يرزقني مالا فقال عليه السلام اما لك في رسول الله اسوة حسنة والذي نفسي بيده لو اردت ان تسير الجبال معي فضة لسارت ثم اتاه بعد ذلك فقال يا رسول الله ادع الله ان يرزقني مالا والذي بعثك بالحق نبيا لئن رزقني الله مالا لاعطين كل ذي حق حقه فدعا عليه السلام وقال اللهم ارزق ثعلبة مالا فاتخذ غنما فنمت كما ينمو الدود حتى ضاقت بها المدينة فتنحى عنها فنزل واديا من اوديتها وهي تنمو كما ينمو الدود وكان يصلي معه عليه السلام الظهر والعصر ويصلي سائر الصلوات في غنمه ثم كثرت ونمت حتى تباعد بها عن المدينة فصار لا يشهد الا الجمعة ثم كثرت فتباعد ايضا حتى كان لا يشهد جمعة ولا جماعة واذا كان يوم الجمعة خرج يتلقى الناس ويسألهم عن الاخبار فذكره رسول الله عليه السلام ذات يوم فقال ما فعل ثعلبة قالوا يا رسول الله اتخذ ثعلبة غنما ما يسعها واد فقال ويح ثعلبة فانزل الله تعالى اية الصدقات فبعث رسول الله رجلين لاخذ الصدقات فاستقبلهما الناس بصدقاتهم حتى اتيا ثعلبة فطلبا منه الصدقة واقرأه كتاب رسول الله الذي فيه الفرائض فلم يعطها وقال ما هذه الا جزية او اخت الجزية

ثعلبہ نے یہ سنکر پھر دعا کیلئے عرض کیا آپنے فرمایا کیا تم اپنے رسول کی پیروی نہین کرتے اُس خدا کی قسم جسکے قبضہ مین میری جان ہی اگر مین یہ چاہتا کہ سونے چاندی کے پہاڑ میرے ساتھ ساتھ چلا کرین تو ضرور ساتھ چلا کرتے ثعلبہ اسکے بعد پھر حاضر خدمت ہوئے اور پھر دعا کیلئے التماس کیا اور یہ کہا کہ مجھے اُس خدا کی قسم جس نے آپ کو برحق نبی بناکر بھیجا ہے اگر خدا مجھے مال عطا فرمائیگا تو ہر مستحق کا واجبی حق ادا کرونگا. رسول خدا نے اُن کے لئے دعا کی ثعلبہ نے بھیڑ بکریان پالین اور وہ چند روز مین کیڑون کیطرح بڑھ گئین ثعلبہ صرف ظہر و عصر رسول خدا کے ساتھ پڑھتے اور باقی نمازین اپنی ڈیوڑھی مین ادا کرلیتے تھے تھوڑے عرصہ مین اُن کے ریوڑ اسقدر بڑھ گئے کہ مدینہ مین نہ سما سکے اور ثعلبہ کو مدینہ چھوڑ کر اُن کی حفاظت کے لئے جنگل مین رہنا پڑا اور یہ آٹھوین دن صرف جمعہ ادا کرنے کیلئے مدینہ آنے لگے اسکے بعد انکے مویشی کی تعداد حد حساب سے باہر ہو گئی اور انھین مدینہ سے بہت دور جنگلون مین اقامت کرنی پڑی جمعہ اور جماعت کی حاضری بالکل ہاتھ سے جاتی رہی فقط اتنا کرتے تھے کہ جمعہ کے دن آنے جانیوالون سے حالات سن لیا کرتے تھے ایک دن رسول خدا نے اُنکو یاد فرمایا لوگون نے عرض کیا کہ حضور وہ اپنے اُس مال مویشی کی حفاظت مین مصروف ہین کہ جنسے جنگل کے جنگل پٹے پڑے ہین آپنے فرمایا ثعلبہ کی حالت پر افسوس اسکے بعد اللہ تعالےٰ نے آیت صدقات نازل فرمائی اور رسول خدا نے دو آدمیون کو تحصیل کے لئے بھیجا. لوگون نے اپنی اپنی زکوۃ ادا کردی پھر جب وہ ثعلبہ کے پاس آئے اور اُن سے زکوۃ طلب کی اور رسول خدا کا مکتوب پڑھکر سنایا تو ثعلبہ نے کچھ نہ دیا بلکہ یہ کہا کہ یہ تو ایک جزیہ یا جزیہ کا بھائی ہے

وقال ارجاحتی اری رأیی واتفکر تفسیری فلما رجعا الی النبی علیه السلام قال لهما رسول الله قبل ان یکلماه یا ویح ثعلبة مرتین ثم انزل الله تعالی هذه الایة فی سورة التوبة وعنده علیه السلام رجل من اقارب ثعلبة فسمع ذلك فخرج حتی اتاه فقال ویحك یا ثعلبة لقد انزل فیك کذا وکذا فخرج حتی اتی النبی علیه السلام وجاءه بالصدقة فقال علیه السلام ان الله منعنی ان اقبل منك صدقتك فجعل یحثو التراب علی راسه فقال هذا عملك قد امرتك فلم تطعنی فقبض رسول الله علیه السلام فجاء بها الی ابی بکر رضی الله عنه فقال اقبل صدقتی فغضب ابو بکر رضی الله عنه وقال لم یقبلها منك رسول الله علیه السلام وانا اقبلها ولم یقبلها ثم جاء بها الی عمر رضی الله عنه فی خلافته فقال اقبل صدقتی فقال لم یقبلاها منك وانا اقبلها ولم یقبلها ثم جاء بها الی عثمان ذی النورین رضی الله عنه فقال اقبل صدقتی فقال لم یقبلوها منك وانا اقبلها فلم یقبل وهلك ثعلبة فی خلافة عثمان رضی الله عنه وکل هذه العقوبة من البخل وحب المال وترك الزکاة ومن اجل ان خلف الوعد سبب للنفاق جعل خلف الوعد ثلث النفاق وهذا اشارة الی ان اٰیة المنافق ثلاث اذا حدث کذب واذا وعد خلف واذا اؤتمن خان (ابن کمال باشا وحیاة القلوب) روی عن رسول الله علیه السلام انه سئل فقالوا یا رسول الله اذا خرجت من الدنیا فظهر الارض خیر لنا ام بطن الارض

ابتو تم چلے جاؤ مین اسکے متعلق کچھہ سوچ سمجھکر جواب دونگا یہ دونون عامل جب واپس آئے تو انکی بولنے سے پہلے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بار فرمایا کہ ثعلبہ پر افسوس ثعلبہ پر افسوس پھر سورہ توبہ مین یہ آیت نازل ہوئی اُسوقت رسول خدا کے پاس ثعلبہ کا ایک رشتہ دار بیٹھا تھا اسنے سب حال سنکر ثعلبہ سے جا کہا ثعلبہ فوراً اپنی زکوۃ لیکر رسول خدا کی خدمت مین حاضر ہوا آپنے فرمایا کہ مجھے اللہ تعالی نے اسکے قبول کرنے سے منع فرمادیا ہی ثعلبہ اپنے سر مین خاک ڈالنے لگے آپنے فرمایا کہ تیرے عمل کا بدلہ ہی افسوس تونے میرے حکم کی تعمیل نہ کی پھر رسول خدا کی وفات ہوگئی اور ثعلبہ خلیفۂ وقت حضرۃ ابوبکرؓ کے پاس اپنی زکوۃ لائے اُنہون نے غصہ سے فرمایا کہ جس چیز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول نہین کیا اُسے مین کیونکر لے لون پھر ثعلبہ خلیفہ وقت حضرت عمرؓ کے پاس لائے اور یہ کہا کہ میرا صدقہ قبول فرمالیجے آپنے فرمایا کہ جب اُن دونون نے نہین قبول کیا تو مین بھی نہین لے سکتا پھر یہ حضرۃ عثمانؓ کے پاس لائے اُنہون بھی یہی جواب دیا کہ جب رسول خداؐ اور حضرۃ ابوبکرؓ اور حضرۃ عمرؓ نے تمہارا صدقہ منظور نہین کیا تو مین کیونکر لیلون چنانچہ ثعلبہ حضرت عثمان کی خلافت مین انتقال کرگئے اور یہ ساری برائی بخل محبت مال اور ترک زکوۃ کے باعث لاحق ہوئی اور چونکہ وعدہ خلافی نفاق کا سبب ہی اسلیئے اِسے تہائی نفاق کہا گیا ہی اور یہ اُس حدیث کی طرف اشارہ ہی کہ منافق کی تین علامتین ہین (۱) جھوٹ بولنا (۲) وعدہ خلافی (۳) امانت مین خیانت (ابن کمال باشا وحیاۃ القلوب) رسول خداؐ سے مروی ہی کہ آپ سے سوال کیا گیا کہ حضور جب آپ دنیا سے تشریف لیجا چکین گے تو ہمارا روئے زمین پر رہنا بہتر ہے یا قبرون مین چلا جانا۔

قال علیہ السلام اذا کان امراؤکم خیارکم واغنیاؤکم اسخیاؤکم وامرکم شوری بینکم فظہر الارض خیر لکم من بطنہا واذا کان امراؤکم شرارکم واغنیاءکم بخلاءکم وامرکم الی نساءکم فبطنہا خیر لکم من ظہرہا (موعظۃ) عن عائشۃ رضی اللہ عنہا عن النبی علیہ السلام انہ قال السخاء شجرۃ اصلہا فی الجنۃ واغصانہا متدلیات فی الدنیا فمن تعلق بغصن منہا ادتہ الی الجنۃ والبخل شجرۃ اصلہا فی النار واغصانہا متدلیات فی الدنیا فمن تعلق بغصن منہا ادتہ الی النار وقال علیہ السلام تصدقوا عن انفسکم وعن موتاکم ولو بشربۃ ماء فان لم تقدروا علی ذلک فبآیۃ من کتاب اللہ فان تعلموا شیئا من کتاب اللہ فادعوا بالمغفرۃ والرحمۃ فقد وعدکم بالاجابۃ (حیاۃ القلوب) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ انہ قال قال علیہ السلام من تصدق بعدل تمرۃ من کسب طیب ولا یقبل اللہ الا الطیب فان اللہ یقبلہا بیمینہ ثم یربیہا لصاحبہا کما یربی احدکم فلوہ حتی تکون مثل الجبل والمراد بذلک یعظم ذاتہا ویبارک فیہا ویزیدہا من فضلہ حتی تثقل فی المیزان ان مصداق ہذا الحدیث فی سورۃ البقرۃ (یمحق اللہ الربوا) ای یذہب اللہ برکتہ ویہلک المال الذی یدخل فیہ الربا ولا یقبل منہ فعل الخیر (ویربی الصدقات) ای یزیدہا ویبارک فیہا فی الدنیا ویضاعف الثواب فی الآخرۃ

فرمایا جسوقت تک تمہارے مالدار لوگ سخی اور حاکم نیک نیت رہیں اور تم باہمی مشورہ سے کام کرتے رہو تو قبر وزمین جانیسے تمہارا روئے زمین پر رہنا بہتر ہے اور جب تمہارے حاکم شریر اور مالدار بخیل ہوجائیں اور عورتیں تمہاری حاکم بنجائیں تو قبر وزمین چلا جانا روئے زمین پر رہنے سے اچھا ہے (موعظہ) حضرۃ عائشۃ رسول خدا سے روایت کرتی ہیں کہ آپ نے فرمایا سخاوت کے درخت کی جڑ جنت میں ہے اور اسکی ٹہنیاں دنیا کی طرف جھکی ہوئی ہیں جو کوئی اسکی کسی ٹہنی کو تھام لیگا جنت میں پہنچ جائیگا اور بخل کے درخت کی جڑ دوزخ میں ہے اور اُسکی ٹہنیاں دنیا کی طرف جھکی ہوئی ہیں جو کوئی اُسکی کسی ٹہنی کو تھام لیگا سیدھا دوزخ میں پہنچ جائیگا رسول خدا نے فرمایا ہے کہ اپنی اور اپنے مُوتے کی طرف سے صدقہ دیا کرو خواہ ایک گھونٹ پانی ہی کیوں نہو اور اگر یہ بھی میسر نہو تو قرآن مجید کی ایک آیۃ سکہا دیا کرو اور اگر یہ بھی معلوم نہو تو مغفرت اور رحمت کی دعا مانگا کرو کیونکہ خدا نے قبولیت کا وعدہ فرمالیا ہے (حیاۃ القلوب) حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا جو کوئی حلال کی کمائی سے آدھی کھجور خیرات کرتا ہے اللہ تعالی اسکو دہنے ہات میں لے لیتا ہے - اور پھر اُسے اسطرح بڑھاتا ہے جس طرح کوئی اپنے بچھیرے کو پال پالکر بڑا کرتا ہے چنانچہ وہ آدھی کھجور پہاڑ کی برابر ہوجاتی ہے اس سے صدقہ کی تعظیم اور اسکی برکت مراد ہے اُس کے فضل سے صدقہ ترازوئے اعمال میں منتقل ہونے تک بڑہتا رہتا ہے اس حدیث کی تصدیق سورہ بقرہ کی اس آیت سے ہوتی ہے یَمْحَقُ اللّٰہُ الرِّبٰوا وَیُرْبِی الصَّدَقٰتِ یعنے اللہ تعالی سود کی برکت کو کھوتا اور جس مال میں سودی لین دین ہو اُسکو ہلاک کردیتا ہے اور اسکی کوئی نیکی قبول نہیں فرماتا اور صدقات کو زیادہ کرکے دنیا میں برکت دیتا اور آخرت میں ثواب دوچند کردیتا ہے

(سؤال) لم جعل ثواب الصدقة افضل من سائر الاعمال (جواب) لان اعطاء المال اشد على النفس من سائر الاعمال وكل عمل محبته اكثر فثوابه اكثر لما روي عن النبي عليه السلام (افضل الاعمال احمزها) كما قال الله تعالى في آل عمران لن تنالوا البر اي لن تبلغوا حقيقة البر (حتى تنفقوا مما تحبون) اي حتى تتصدقوا من اموالكم التي تحبونها (وما تنفقوا من خير فان الله به عليم) اي الله تعالى يعلم ويجازيكم عليه اخرجهم عن جابر رضي الله عنه انه قال خطبنا رسول الله عليه السلام فقال يا ايها الناس توبوا الى الله قبل ان تموتوا وبادروا بالاعمال الصالحة قبل ان تشغلوا وصلوا الذي بينكم وبين ربكم بكثرة ذكركم له تعالى واكثروا الصدقة في السر والعلانية ترزقوا وتنصروا وتجبروا (خادمي) عن النبي عليه السلام الصدقة تسد سبعين بابا (من السوء) الصدقة على اربعة اوجه الواحدة بعشرة والواحدة بسبعين والواحدة بسبعمائة والواحدة بسبعة آلاف اما الواحدة بعشرة فهو ان يدفعها الى الفقراء واما الواحدة بسبعين فهو ان يدفعها الى ذوي الرحم واما الواحدة بسبعمائة فهو ان يدفعها الى الاخوان واما الواحدة بسبعة آلاف فهو ان يدفعها الى طالب العلم ويؤيد هذا قوله تعالى في سورة البقرة (مثل الذين ينفقون اموالهم في سبيل الله كمثل حبة انبتت سبع سنابل في كل سنبلة مائة حبة والله يضاعف لمن يشاء والله واسع عليم)

(سوال) صدقے کا ثواب تمام اعمال سے زیادہ کیون ہے (جواب) اسلئے کہ دیگر اعمال کی نسبت خدا کی راہ مین مال دینا نفس کو نہایت ناگوار ہوتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جس چیز کی محبت زیادہ ہو اُسکے دینے مین ثواب زیادہ ہے کیونکہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ افضل وہی عمل ہے جسمین مشقت زیادہ ہو اسی طرح سورۂ آل عمران مین اللہ تعالی فرماتا ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ الآیہ یعنے تم نیکی کی حقیقت کو ہرگز نپاؤگے جبتک خدا کی راہ مین وہ چیز نہ دوگے یا اپنے وہ پسندیدہ مال خیرات نکروگے جنکو محبوب رکھتے ہو اور جو مال تم خرچتے ہو خدا اُسے خوب جانتا ہے اُسکے مطابق جزا دیگا۔ بخاری و مسلم نے جابرؓ سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے ایک مرتبہ خطبہ مین یہ فرمایا لوگو مرنے سے پہلے خدا کی طرف رجوع اور مصروفیت سے پہلے نیک کامون مین جلدی کرو اور اس محبت کو جو تمہارے اور خدا کے مابین ہے ذکر الٰہی سے بڑھاؤ اور ظاہر و باطن خیرات بکثرت کیا کرو۔ تمہین غیب سے روزی ملیگی تمہاری مدد کیجائیگی تمہین نقصان کا بدلہ ملیگا (خادمی) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ صدقہ برائی کے ستر دروازے بند کر دیتا ہے۔ صدقہ چار طرح ہے ایک کے بدلے دس گنا ملتا ہے دوسرے کے بدلے ستر حصے تیسرے کے بدلے سات سو حصے چوتھے کے بدلے سات ہزار۔ پہلا صدقہ یہ ہے کہ فقیرون کو کچھ دیدیا جائے دوسرا یہ کہ اپنے رشتہ دار محتاج کو دے۔ تیسرا یہ کہ اپنے محتاج بھائی کو دے۔ چوتھا یہ کہ طالب علم کی نذر کرے اسکی تائید سورۂ بقرہ کی اس آیت سے ہوتی ہے مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ الآیہ (اس آیت کی تفسیر اور دیگر مطالب سابق مفصلاً درج ہوچکے ہین)

عن انس رضی الله عنه قال قال علیه السلام من کان له مال فلیتصدق بماله ومن کان له علم فلیتصدق بعلمه ومن کان له قوة فلیتصدق بقوته (جامع الازهار) وعن انس رضی الله عنه انه قال قال رسول الله علیه السلام لما خلق الله تعالی الارض تحرکت ومادت فخلق الجبال فوضعها علیها فاستقرت فتعجبت الملائکة من شدة الجبال فقالوا یا رب هل من خلقك شیء اشد من الجبال قال نعم الحدید فقالوا یا رب هل من خلقك شیء اشد من الحدید قال نعم النار فقالوا یا رب هل من خلقك شیء اشد من النار قال نعم الماء فقالوا یا رب هل من خلقك شیء اشد من الماء قال نعم الریح فقالوا یا رب هل من خلقك شیء اشد من الریح قال نعم ابن آدم یتصدق صدقة بیمینه یخفیها من شماله فهو اشد منه وانما کانت الصدقة الموصوفة اشد من الریح او شد ما قبله لان صدقة السر تطفی غضب الرب الذی لا یقابله شیء کما قال الله تعالی وان تخفوها وتؤتوها الفقراء فهو خیر لکم وبهذا السبب بالغ السلف فی اخفاء صدقتهم عن اعین الناس حتی طلب بعضهم فقیرا اعمی لئلا یعلم احد من المتصدق وبعضهم ربطها فی ثوب الفقیر نائما وبعضهم القاها فی طریق الفقیر لیاخذها (موعظة) حکی انه وقع القحط فی بنی اسرائیل فدخل فقیر علی باب غنی

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول خدا فرماتے ہین جسکے پاس مال ہو وہ اپنے مال کا اور جسکو علم دیا گیا ہو وہ اپنے علم کا اور جسکو طاقت ملی ہو وہ اپنی طاقت کا صدقہ اسی مین سے دیا کرے (جامع الازہار) انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے اللہ تعالی نے جب زمین کو پیدا کیا تو ہلنے اور سرکنے لگی اللہ تعالی نے پہاڑ پیدا کیے اور انکو میخ کی طرح زمین پر ٹھوک دیا۔ ٹھیر گئی۔ فرشتون کو پہاڑون کی عظمت اور مضبوطی سے حیرت ہوئی۔ سوال کیا کہ الٰہی تیری مخلوق مین پہاڑ سے زیادہ بھی کوئی سخت چیز ہے یا نہین جواب ملا ہان۔ لوہا انہون نے عرض کیا اچھا لوہے سے زیادہ؟ ارشاد ہوا ہان آگ۔ اچھا آگ سے زیادہ؟ فرمایا ہان پانی۔ پھر پوچھا کہ پانی سے زیادہ؟ حکم ہوا ہان ہوا۔ اچھا ہوا سے زیادہ جواب ملا ہان ابن آدم جو اس طرح چھپا کر خیرات کرے کہ داہنا ہاتھ دے اور بائین کو خبر نہو۔ اور ایسا آدمی سب سے زیادہ مضبوط ہے۔ صدقہ کو ہوا وغیرہ تمام چیزون سے زیادہ اشد اسلیئے کہا گیا ہے کہ پوشیدہ صدقہ دینا غضب الٰہی کی اس آگ کو بجھا دیتا ہے کہ جس کا مقابلہ کوئی چیز نہین کر سکتی چنانچہ اللہ تعالی خود فرماتا ہے وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَاۗءَ الآیۃ یعنے اگر چھپا کر فقیرون کو صدقہ دیا کرو تو تمہارے حق مین بہتر ہے اسیلیئے متقدمین صدقہ دینے مین پوشیدہ رکھنے کی کوشش کیا کرتے تھے بعض نے اندھے فقیر کو ڈھونڈ ڈھونڈکر دیا ہے تاکہ دینے والا معلوم نہو بعض نے سوتے ہوئے محتاج کے پلے مین باندھ دیا ہے اور بعض نے فقیر کے رستہ مین ڈالدیا ہے (موعظہ) حکایت۔ بنی اسرائیل مین ایک مرتبہ قحط پڑا۔ مخلوق بھوکی مرنے لگی۔ کسی فقیر نے ایک بخیل مالدار کے دروازہ پر جاکر سوال کیا

[illegible] فاخرجت اليه ابنة الغني خبزا حارا فدفعته اليه فجاء

الغني الشح [illegible] ماله وذهب ماله وافتقر ومات في حال ثم بقيت

تدور بين الابواب سائلة وكانت جميلة فجاءت يوما الى باب غني فخرجت والدة الغني فنظرت

اليها والى جمالها وادخلتها بيتها فتصدقت زوجها ابنها فلما تزوجها زينتها وقدمت اليها مائدة

بالليل فاخرجت هذه الابنة يدها اليسرى لتاكل مع الغني فقال لقد سمعت بان الفقير يكون

قليل الادب اخرجي يدك اليمنى فاخرجت يدها اليسرى مرة اخرى فردد عليها ثلاث مرات فهتف

هاتف من زاوية البيت اخرجي يدك اليمنى يا امتي لقد اعطيت الخبز لاجلنا ولا جرم نعطيه

يدك فاخرجت يدها اليمنى بالتمام بقدرة الله تعالى فاكلت مع زوجها (وحكي) انه كان في بني اسرائيل

قحط شديد سنين متوالية وكان عند امرأة لقمة من خبز فوضعتها في فمها لتاكلها فنادى سائل

في الباب بلقمة فاخرجتها من فمها فدفعتها الى السائل ثم خرجت الى الصحراء لان تحتطب

وكان لها ابن صغير معها فيها فجاء الذئب فحمله وذهب فوقعت الصيحة فذهبت اثر في

اثر الذئب فبعث الله تعالى جبرائيل فاخرج الصبي من فم الذئب فدفعه الى امه

اور یہ کہا کہ خدا کے نام پر روٹی کا ایک ٹکڑا دیتے جاؤ اُس بخیل کی لڑکی نے فوراً ایک گرم روٹی خیرات کر دی اتنے مین
اُس کا بخیل باپ آگیا اور اس سخاوت کے جرم مین لڑکی کا ہات کاٹ ڈالا خدا نے اُسکی حالت بدل دی سب
مال متاع برباد کر دیا اور وہ نہایت افلاس مین مبتلا ہو کر مرگیا اُسکی بیٹی گھر گھر بھیک مانگتی پھرنے لگی ایک روز
کسی مالدار کے دروازہ پر سوال کر رہی تھی کہ گھر والے کی مان باہر نکل آئی اس لڑکی کے حسن و جمال کو دیکھکر
گھر مین بلا لیا اور اُس سے اپنے بیٹے کی نکاح کی ٹھان کر چند روز کے بعد نکاح کر ہی دیا رات کے وقت میان
بیوی کو ایک جگہ بٹھایا اور دستر خوان بچھا کر طرح طرح کے کھانے چنے لڑکی نے کھانے کیلیے اپنا بایان ہات
نکالا شوہر نے کہا مینے پہلے ہی سے سُن رکھا ہے کہ فقیرون مین ادب قاعدہ نہین ہوتا تم کھانے کیلیے اپنا
دہنا ہات نکالو۔ لڑکی نے پھر وہی بایان ہات نکالا شوہر نے کئی بار جھڑکا مگر وہان تو دہنا ہات ہی ندارد تھا
آخر گھر کے ایک گوشہ سے ہاتف نے آواز دی کہ اے میری بندی دہنا ہات نکال تو نے ہمارے لئے روٹی
دی تھی ہم اُسکے صلہ مین تجھے ہات عنایت کرتے ہین اُس نے خدا کی قدرت سے اپنا دہنا ہات نکالا جو بالکل صحیح
سالم تھا اور میان کے ساتھ خوشی خوشی کھانا کھایا حکایت ایک مرتبہ بنی اسرائیل مین کئی سال تک متواتر
قحط رہا کسی عورت کے پاس روٹی کا صرف ایک ٹکڑا تھا اور اس بیچاری نے منہ مین ڈالا ہی تھا کہ ایک سائل نے
کچھ مانگا اُسنے وہ ٹکڑا اپنے منہ سے نکال کر اُسے دیدیا پھر یہ عورت اپنے ننھے سے بچہ کو لیکر جنگل مین لکڑیان چننے
گئی یہ ادھر مشغول تھی اُدھر بھیڑیا بچہ کو اُٹھا لیگیا یہ بیچاری چیختی چلاتی بھیڑیے کے پیچھے ہولی اتنے مین اللہ تعالی
نے حضرت جبرئیل کو بھیجا۔ انہون نے بھیڑیے کے منہ سے بچہ چھینا کر اسکی مان کے حوالہ کر دیا۔

وقال لہا یا امۃ اللہ رضیت لقمۃ بلقمۃ ‌… (تفسیر الحنفی) دفع اللہ عنا بلاء ذا الجھنم والقحط

سورۃ ہود ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

(وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا) غذاؤھا ومعاشہا لتکفلہ ایاہ تفضلا ورحمۃ وانما اتی بلفظ الوجوب تحقیقا لوصولہ وحملا علی التوکل فیہ (ویعلم مستقرھا ومستودعہا) اماکنہا فی الحیوۃ والممات او الاصلاب والارحام او مساکنہا من الارض حین وجدت بالفعل ومودعہا من المواد والمقار حین کانت بعد بالقوۃ (کل) کل واحد من الدواب واحوالہا (فی کتاب مبین) مذکور فی اللوح المحفوظ وکانہ ارید بالآیۃ بیان کونہ عالما بالمعلومات کلہا وبما بعدھا بیان کونہ قادرا علی الممکنات باسرھا تقریرا للتوحید ولما سبق من الوعد والوعید (قاضی) وفی الحدیث لا صلاۃ لمن لم یصل علی قال ابن القصار معناہ کاملۃ، ولمن لم یصل علی مرۃ فی عمرہ وفی حدیث ابی جعفر عن ابن مسعود عن النبی علیہ السلام من صلی صلاۃ لم یصل فیہا علی وعلی اہل بیتی لم تقبل منہ قال الدارقطنی الصواب انہ من قول ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین لو صلیت صلاۃ لم اصل فیہا علی النبی علیہ السلام وعلی اہل بیتہ لرایت انہا لا تتم (شفاء شریف)

اور یہ فرمایا کہ اے خدا کی بندی کیا تو اس سے خوش ہوئی کہ خدا نے اس لقمہ کے بدلے تجھے یہ لقمہ عنایت کیا (تفسیر حنفی)

سورۃ ہود ۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَمَا مِنۡ دَآبَّۃٍ فِی الۡاَرۡضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزۡقُہَا جتنے زمین پر جسقدر چلنے پھرنے والے ہیں سبکا رزق خدا کے ذمہ ہے کیونکہ اللہ تعالی اپنے فضل و رحمت سے سبکی غذا اور معاش کا ضامن ہے اور چونکہ رزق کا پہنچنا واقعی امر ہے اسلیئے آیۃ میں لفظ علی فرمایا ہے جو وجوب پر دلالت کرتا ہے نیز صیغہ وجوب فرماکر بندون کو توکل پر ابھارا گیا ہے وَیَعۡلَمُ مُسۡتَقَرَّہَا وَمُسۡتَوۡدَعَہَا اور اللہ تعالی سبکے ٹھیرنے اور سپرد کیے جانے کا ٹھکانا جانتا ہے یعنے اُسے زندگی اور موت کے ٹھکانے یا باپونکی پشتین اور ماؤن کے پیٹ سب معلوم ہین یا یہ معنی ہین کہ اُسے جانداروں کے وہ تمام زمینی مقامات جہان بالفعل چلتے پھرتے ہین اور سب ٹھکانے جہان بالقوہ جاتا ہے اچھی طرح معلوم ہین کُلٌّ فِیۡ کِتٰبٍ مُّبِیۡنٍ یعنے تمام جاندار اور اُنکے احوال لوح محفوظ مین مذکور ہین آیت کا یہ مطلب ہے کہ علم الٰہی تمام معلومات پر محیط ہے اور آخر آیت سے یہ نکلا کہ وہ کل ممکنات پر قادر ہے اس سے توحید کا کافی ثبوت اور گزشتہ وعدہ و وعید کی تاکید ہوتی ہے (قاضی بیضاوی) حدیث شریف مین ہے کہ جو مجھپر درود نہ بھیجے اُسکی نماز ہی نہین ہوتی ابن قصار کا قول ہے کہ اس سے کمال کی نفی مراد ہے یا یہ کہ جو شخص تمام عمر مین ایک بار بھی مجھپر درود نہ بھیجے اُسکی نماز نہین ہوتی ابی جعفر کی حدیث مین ابن مسعودؓ رسول خدا سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا جسنے اپنی نماز مین مجھپر اور میرے اہل بیت پر درود نہ بھیجا اُسکی نماز قبول نہین ہوتی دارقطنی کہتے ہین حق یہ ہے کہ یہ ابی جعفر کا قول ہے انہون نے محمد بن علی بن حسینؓ سے فرمایا تھا کہ اگر مین ایسی نماز پڑھون جس مین رسول خدا اور اہل بیت پر درود نہ ہو تو میرے نزدیک وہ نماز ناقص رہیگی (شفا شریف)

قال الشيخ الاستاذ الامام احمد انه عليه السلام تزوج بامرأة وزفها الى بيته وعمل وليمة وجمع اصحابه فى داره وكان الطعام قليلا وكانوا يلحسونه لانه كان مايعا من قلة الدقيق فيتحدث كل احد منهم شيئا والنبى عليه السلام يصلى فلما فرغ قال فيم انتم تتحدثون قالوا فى باب الرزق فقال عليه السلام الا احدثكم بحديث حدثنى به جبرائيل عليه السلام فقالوا يا رسول الله نعم قال عليه السلام حدثنى جبرائيل ان اخى سليمان عليه السلام كان يصلى على شاطئ البحر فراى نملة تصير وفى فمها ورقة خضراء فصاحت على شاطئ البحر فخرج ضفدع وحملها على ظهره وغاص بها ثم بعد ساعة علت النملة فوق الماء وجاءت فقال سليمان اخبرينى بالقصة فقالت فى اسفل هذا البحر صخرة صماء وفى وسطها دودة قد جعل الله رزقها الى فكل يوم احمل ما رزقها الله تعالى اليها من نبات وخلق لى فى هذا البحر ملكا على صورة ضفدع فيحملنى فيغوص فى البحر حتى يضعنى على تلك الصخرة فتنشق حتى تخرج تلك الدودة منها فاطعمها ما يكون معى ثم يحملنى الضفدع الى راس الماء فكلما اكلت الدودة رزقها قالت سبحان الذى خلقنى وفى البحر صيرنى ولم ينسنى بالرزق افينسى امة محمد عليه السلام بالرحمة ومن يتوكل على الله فهو حسبه (رونق المجالس)

شیخ استاد امام احمد فرماتے ہین کہ رسول خدا نے ایک عورت سے نکاح کیا اور انکو گھر لیجانیکے بعد ولیمہ کی دعوت کی صحابہ جمع ہوئے کھانا تھوڑا اور آٹے کی قلت کے باعث پتلا حریرہ سا تھا لوگ چاٹتے اور باتین کرتے جاتے تھے اور حضور نماز پڑھ رہے تھے فارغ ہونیکے بعد فرمایا کہ تم کیا کہہ رہے تھے؟ عرض کیا کہ ہم رزق کی بابت کچھ گفتگو کر رہے تھے فرمایا مین چاہتا ہون کہ تمسے وہ حدیث بیان کرون جو حضرت جبریل مجھسے کہہ گئے ہین عرض کیا ہان ارشاد فرمائیے فرمایا جبریلؑ فرما گئے ہین کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کسی دریا کے کنارے نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک چیونٹی کو منہ مین سبز پتی لئے دیکھا جو دریا کے کنارے ٹھیر کر چلا رہی ہے اتنے مین دریا سے ایک مینڈک نکلا اور چیونٹی کو اپنی پشت پر بٹھا کر غوطہ مار گیا تھوڑی دیر کے بعد چیونٹی پانی پر تیرتی ہوئی چلی آئی حضرت سلیمان نے فرمایا کہ اپنے آنے جانے کی کیفیت بیان کر اُس نے کہا کہ اس دریا کی تہ مین ایک بڑا پتھر اور اُس کے بیچون بیچ ایک چھوٹا سا کیڑا ہی خدا نے اُسکا رزق میرے سپرد کر رکھا ہی مجھے جو کچھ میسر آتا ہی دن مین دو مرتبہ اسکے لئے لیجاتی ہون میری امداد کیلئے اس دریا مین مینڈک کی صورت ایک فرشتہ معین ہی جو مجھے پشت پر بٹھا کر غوطہ لگاتا ہی اور اس پتھر تک پہنچا دیتا ہی اسوقت پتھر بیچ سے پھٹتا کیڑا باہر نکل آتا ہی اور مین جو کچھ پاس ہوتا ہو اُسے کھلا دیتی ہون اور مینڈک پھر مجھے پانی پر تیرا دیتا ہے وہ کیڑا اپیٹ بھرنے کے بعد یہ کہا کرتا ہے سبحان الذی خلقنی وفی البحر صیرنی ولم ینسنی بالرزق فلیف ینسی امۃ محمد بالرحمۃ ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ یعنے مین اُس خدا کی تسبیح کرتا ہون جس نے مجھے پیدا کیا اور دریا مین رکھا اور میرے رزق کو نہ بھولا۔ وہ امت محمد پر رحمت کو ہرگز نہ بھولے گا اور جو توکل کرتے ہون انکو خدا کافی ہی (رونق المجالس)

اعلم أن الله تعالى لما ذكر في الآية الأولى أنه يعلم ما يسرون وما يعلنون أردفه بما يدل على كونه عالما
بجميع المخلوقات وما خصت به من المهمات وفي الآية مسائل (المسئلة الأولى) قال الزجاج الدابة
اسم لكل حيوان لأن الدابة اسم مأخوذ من الدبيب وبنيت هذه اللفظة على هاء التأنيث وأطلقت على
حيوان ذي روح مذكرا كان أو مؤنثا إلا أنه بحسب عرف العرب اختص بالفرس والمراد بهذا اللفظ في هذه
الآية الموضوع الأصلي اللغوي فيدخل فيه جميع الحيوانات وهذا متفق عليه بين المفسرين ولا شك أن
أقسام الحيوانات وأنواعها كثيرة وهي الأجناس التي تكون في البر والبحر والجبال والله يحصيها دون غيره وهو تعالى عالم
بكيفية طبائعها وأعضائها وأحوالها وأغذيتها وسمومها ومساكنها وما يوافقها وما يخالفها وهو المدبر لأطباق
السموات والأرض (من التفسير الكبير) وتحرير السؤال أن الرزق تفضل من الله وكلمة على للوجوب فيتنافيان
والجواب أنه تفضل في المرتبة الأولى ثم لما ضمن وتكفل به صار واجبا في المرتبة الثانية فلا منافاة كما في نذر
الصيام فإن الصوم مثلا كان تبرعا فإذا نذره كان واجبا وقال الإمام الرزق واجب بحسب الوعد والفضل
والإحسان ومعناه أن الرزق يأتي على تفضيله لكن لما وعده وهو لا يخلف بما وعده صار بصورة الوجوب لفائدتين
احداهما التحقق لوصوله والثانية حمل العباد فيه على التوكل عليه (حاشية الكشاف)

واضح ہو کہ جب پہلی آیۃ میں اللہ تعالی نے یہ فرمایا یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ یعنی خدا لوگوں کے ظاہر و باطن حالات کو
خوب جانتا ہے تو اسکے بعد وہ آیۃ نازل کی جو اسکے عالم بجمیع المخلوقات ہونے اور خاص مہموں کے انکو پہنچانے پر دلالت
کر رہی ہے اس آیۃ میں چند مسائل ہیں (پہلا مسئلہ) زجاج کا قول ہے کہ دابۃ ہر حیوان کو کہتے ہیں کیونکہ دابۃ
دبیب سے لیا گیا ہے اسکی بنا تائے تانیث پر ہے اور یہ مذکر ہو یا مؤنث ہر ذی روح پر بولا جاتا ہے مگر عرف کے لحاظ سے
گھوڑے کے ساتھ مخصوص ہو گیا ہے اس آیت میں موضوع اصلی یعنی لغوی معنی مراد ہیں اسلئے اس میں تمام حیوانات داخل
ہیں اور اس پر مفسرین کا اتفاق ہے اور اس میں شک نہیں کہ حیوانات کے اقسام اور انکی قسمیں بکثرت ہیں بہت سی قسمیں پانی میں ہیں
اور بہت سی پہاڑوں پر۔ انکا احاطہ خدا کے سوا اور کوئی نہیں کر سکتا انکی طبیعت اور انکے جوڑ بند اور انکی غذا زہر اور انکے
مقاموں اور دیگر موافق و مخالف حالات کا علم خدا ہی کو ہے کیونکہ زمین و آسمان کے چودہ طبق کا انتظام اسی کے ہاتھ میں ہے
(تفسیر کبیر) یہاں یہ سوال ہوتا ہے کہ رزق دینا اللہ تعالی کی فضل و رحمۃ کا مقتضے ہے اور کلمہ علی وجوب پر دلالت کرتا ہے
اسلئے دونوں باتوں میں تناقض ہے اس کا جواب یہ ہے کہ رزق دینا اول مرتبہ میں سراسر فضل و رحمۃ ہے مگر پھر جب
اللہ تعالی نے اسکا ذمہ لے لیا تو دوسرے مرتبہ میں واجب ہو گیا جس طرح بندوں کی منتیں مثلاً منت کا روزہ
کہ ادا کرنا نفل تھا مگر جب مان لیا گیا تو واجب ہو گیا۔ امام کا قول ہے کہ رزق اسکے وعدہ اور فضل و احسان کے
باعث اس کے ذمہ واجب ہو گیا ہے مطلب یہ کہ رزق دینا ہے تو منحصر فضل ہی پر لیکن جب اس نے وعدہ
کر لیا اور اس کا وعدہ خلاف نہیں ہوا کرتا) تو یہ فضل واجب کی صورت میں آ گیا اور اس میں دو فائدے ہیں
ایک رزق کے پہنچنے کا یقین دلانا دوسرے بندوں کو توکل کی طرف ابھارنا (حاشیہ کشاف)

رُوی ان الامام الزاهدی اراد ان یتیقن یقینا فی الرزق فخرج الی بریة وقصد جبلا ثم دخل غارا فی زاویة الغار قال وکنت انظر کیف یرزقنی ههنا ربی فضلت قافلة من طریقها فجاء المطر علیهم الکثار فاید خلونها فدخلوا الغار الذی کان فیه قراوه فقالوا یا عبدالله فلم یجبهم فقالوا ربما وجد البرد فلم یقدر علی الکلام فاوقدوا النار بقربه حتی دفوه وکلموه فلم یجبهم فقالوا ربما جاء الفقیر فقدموا الیه سفرة فاشار الیه فلم یتناول منها شیئا فقالوا هذا من مدة مدیدة لم یجد شیئا فاطبخوا له لبنا جارا حتی یاکله فجعلوا فالوذجا من السکر وقدموه الیه فلم یلتفت الیه فقالوا قد اشتبکت سنانه فقام من جملتهم رجلان واخذا سکینا لیفتحا فمه وطرحا اللقمة فی فمه فضحك فقالا له انت مجنون فقال لا ولکن اردت ان اجرب ربی فی رزقی فعلمت انه یرزقنی ویرزق عبده حیث کان واین کان وکیف کان (زهرة المجالس) حکایة ابراهیم بن ادهم کان سبب توبته انه کان یوما من الایام قد خرج الی الصید فنزل منزلا وبسط السفرة لیاکل الطعام فبینما هو کذلك اذ جاء غراب واخذ منها خبزا بمنقاره وطار فتعجب من ذلك فرکب فرسه وذهب خلف الغراب الجبل وغاب عن عینیه فصعد ابراهیم بن ادهم الجبل لطلبه فرای من بعید ذلك الغراب فلما دنا ابراهیم طار الغراب

روایت ہے کہ امام زاہدی نے ایکبار رزق کی بابت یقینی تجربہ حاصل کرنا چاہا جنگل کی طرف نکل گئے وہان ایک پہاڑ مین پہاڑ کے ایک غار مین غار کے ایک کونے مین چھپکر بیٹھ رہے اور یہ کہا دیکھون یہان خدا رزق کیونکر پہنچاتا ہے اتفاقاً ایک قافلہ رستہ بھول گیا اور انکو مینہ نے آلیا لوگ امن کا کونا ڈھونڈنے لگے آخر اس غار مین جگہ لی اُنہون نے امام زاہدی کو دیکھکر یہ کہا کہ خدا کے بندے تو کون ؟ وہان سے کچھ جواب نکلا قافلہ والون نے جانا کہ شاید یہ شخص سردی کے مارے اکڑ گیا ہے اسلیئے کلام نہین کر سکتا چنانچہ آگ جلائی اور اُنکو خوب سینکا اور پھر کلام کیا لیکن پھر بھی کچھ جواب نکلا انہون نے خیال کیا کہ شاید کوئی بھوکا محتاج ہے چنانچہ انکے آگے دسترخوان بچھایا اور کھانا کھانے کو کہا مگر امام نے کچھ نہ کھایا آخر سب نے مشورہ کرکے یہ رائے لگائی کہ اس شخص کو ایک عرصہ سے کچھ میسر نہین ہوا کھانے کی عادت چھوٹ گئی اسلیئے گرم دودھ پلانا چاہیئے چنانچہ میٹھا فالودہ تیار کیا گیا اور انکے سامنے لائے امام نے توجہ نفرمائی قافلہ والون نے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے ان کے دانت جڑے رہگئے ہین کچھ علاج کرنا چاہیئے چنانچہ دو شخص چاقو لیکر اُٹھے اور منہ کھولکر لقمہ دیدیا امام زاہدی ہنس پڑے انہون نے کہا کہ شاید تم کوئی پاگل آدمی ہو؟ فرمایا نہین۔ مینے یہ چاہا تھا کہ رزق کا یقینی تجربہ حاصل کرون پس معلوم ہوگیا کہ وہ مجھے اور اپنے بندون کو ہر حال مین رزق دیتا ہے چاہے وہ کہین اور کسی حال مین ہون (زہرۃ المجالس) **حکایت** ابراہیم ادہم کی توبہ کا سبب تھا کہ ایکدن شکار کے لیئے نکلے اور کھانا کھانے کے لیئے دسترخوان بچھایا ایک کوا جو نچ مین ایک روٹی لے اُڑا آپ کو تعجب ہوا اور گھوڑے پر چڑھ کر کوے کے پیچھے ہو لیئے کوا پہاڑ کے پیچھے جاکر نظرون سے غائب ہوگیا یہ پہاڑ پر چڑھے اور کوے کو دور سے دیکھکر اسکی طرف چلے جب قریب پہنچے تو کوا اُڑگیا

ورأى رجلا مشدودا اليه والرجل مضطجعا على قفاه فلما رأى ابراهيم تلك الرجل على هذه الحالة نزل عن فرسه وحل عقده وسأله عن حاله وقصته فقال الرجل اني كنت تاجرا فأخذني قطاع الطريق واخذوا ما كان معي من المال وما قتلوني ولكن شدوني وطرحوني في هذا الموضع سبعة ايام فصار كل يوم يجئ الغراب بالخبز ويجلس على صدري يكسر الخبز بمنقاره ويضعه في فمي وما تركني الله تعالى جائعا في تلك الايام فركب ابراهيم وأردفه خلفه وجاء به الى الموضع الذي كان نزل فيه فتاب ابراهيم بن ادهم ونزع ثياب المفاخرة ولبس الصوف واعتق عبيده ووقف عقاره وأملاكه واخذ بيده عصا وتوجه الى مكة بلا زاد ولا راحلة وتوكل على الله تعالى ولم يهتم بالزاد فلم يبق جائعا حتى دخل الكعبة وشكر الله تعالى (حديث اربعين) قال حاتم الاصم التوكل على اربعة اوجه توكل على الخلق وتوكل على المال وتوكل على النفس وتوكل على الرب فالمتوكل على الخلق يقول ما دام فلان فلا هول لي والمتوكل على المال يقول ما دام مالي كثير فلا يضرني شئ والمتوكل على النفس يقول ما دام جسدي صحيحا فلا ينقص مني شئ فهذه الثلاثة توكل الجاهلين والمتوكل على الرب يقول لا ابالي اصبحت غنيا ام فقيرا فان معي ربي يمسكني كيف شاء (حديث اربعين)

اور انھون نے ایک آدمی کو دیکھا کہ مشکین بندھا چت پڑا ہے ابراہیم یہ حالت دیکھکر گھوڑے سے اترے اور اُسے کھول کر ماجرا پوچھا کہنے لگا مین سوداگر ہون رہزنون نے میرا مال متاع سب لوٹ لیا اور قتل کرنے کی بجائے میری مشکین باندھکر یہان ڈال گئے سات روز سے پڑا ہون یہ کوا روز ایک روٹی لیکر آتا ہے اور میرے سینہ پر بیٹھ کر چونچ سے ٹکڑے توڑ کر میرے منہ مین ڈالدیتا ہے خدا نے ان تو مین بھی مجھے بھوکا نہین رکھا یہ سنکر ابراہیم سوار ہوئے اور اُسے اپنے پیچھے بٹھا لیا اور اپنی فرودگاہ مین آکر سلطنت سے کنارہ کشی کی مکلف کپڑے اتار کر کمل لے لیا اپنے تمام غلام آزاد اور املاکین وقف کردین اور عصا لیکر بلا زاد و راحلہ خانہ کعبہ چلے گئے خدا پر توکل کر کے توشہ تک ہمراہ نہ لیا اور رستہ مین کبھی بھوکے نہین رہے یہانتک خانہ کعبہ مین داخل ہوگئے اور خدا کا شکر ادا کیا (حدیث اربعین)

حاتم اصم کا قول ہے کہ توکل کی چار قسمین ہین (۱) توکل علی الخلق (۲) توکل علی المال (۳) توکل علی النفس (۴) توکل علی الرب - جو مخلوق پر توکل رکھتا ہے وہ یہ کہا کرتا ہے کہ جبتک فلان شخص زندہ ہے مجھے کچھ غم نہین - اور مال پر توکل رکھنے والے کا یہ قول ہے کہ جبتک میرا مال موجود ہے مجھے کچھ خطر نہین ڈر کچھ نفس پر بھروسہ رکھنے والا کہا کرتا ہے جبتک تندرستی ہے میری کوئی چیز نہین گھٹنے کی یہ تینون جاہلون کے توکل ہین البتہ خدا پر توکل کرنیوالے کا یہ قول ہے کہ مین امیر رہون یا فقیر [illegible] پرواہ نہین کرتا کیونکہ میرا [illegible] ہے وہ جس طرح چاہے [illegible] (حدیث اربعین)

قال الله تعالى كلوا من رزق ربكم واشكروا له وحقيقة الشكران لا تستعين بنعمه على معصيته
وان تستعمل كل عضو فيما خلق له من الطاعات فتصون الجوارح السبع من المحرمات
والمكروهات لتغلق عنك ابواب جهنم السبعة بحذاء الدركات فاذا استعملتها فيما خلقت
له من العبادات والطاعات بعضو الرئيس وهو مضغة القلب بالاخلاص فتحت لك ابواب
الجنة الثمانية (شرح مصابيح) واذا علمت ان من توكل على الله لا يبقى جائعا ورزق كل حيوان على
الله تعالى كما ورد النص في كتابه العظيم فاعلم ان ما سيتلى عليك من الاحاديث الواردة عن خاتم
النبوة في جواز السؤال وعدمه قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لا يزال الرجل يسأل الناس حتى
يأتي يوم القيامة ليس في وجهه مزعة لحم رواه ابن عمر والمراد بعدمها يوم القيامة في وجه السائل
ما يلحقه في الآخرة من الفضيحة والهوان لان السؤال حرام في الاصل ولا يباح الا عند الضرورة
وانما كان الاصل فيه الحرمة لانه لا ينفك عن عدة امور الاول اظهار الشكوى من الله فكما ان
العبد المملوك اذا كان سؤاله شنيعا على مولاه فكذلك سؤال العبد يكون شنيعا على الله وهذا
يقتضي ان يحرم السؤال ولا يحل الا عند الضرورة كما لا يحل اكل الميتة الا عند الضرورة

اللہ تعالی فرماتا ہے کلوا من رزق ربکم واشکروا لہ اپنے خدا کی دی ہوئی روزی کھاؤ اور اسکا شکر ادا کرو شکر کی
حقیقت یہ ہے کہ اسکی نعمتوں سے گناہوں پر مدد نہ لے اور ہر عضو سے وہی طاعت بجا لائے کہ جسکے لیے وہ مخلوق
ہوا ہے بس تو ساتوں اعضا کو محرمات و مکروہات سے روکے تاکہ اس جہنم کے دروازے بند ہو جائیں جسکے
سات طبقے ہیں جب تم ان اعضا سے وہی خدمت لوگے کہ جسکے لیے یہ پیدا کیے گئے ہیں یعنی حضور دل سے
اخلاص کیساتھ طاعت و عبادت بجا لاؤگے تو جنت کے آٹھوں دروازے کھل جائیں گے اور جب یہ معلوم
ہو گیا کہ خدا پر بھروسہ رکھنے والا بھوکا نہیں رہتا [illegible] قرآن [illegible] ہر جاندار کی روزی
خدا کے ذمہ ہے تو اب یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ آئندہ وہ حدیثیں جو رسول خدا [illegible] سوال کے
اور ناجائز ہونیکی بابت ہیں رسول خدا نے فرمایا ہے کہ ہمیشہ سوال کرنے والا قیامت کے دن [illegible] آئیگا
آئے گا کہ اسکے چہرے پر گوشت نہوگا ابن عمر اسکے راوی ہیں اور گوشت نہ [illegible] سے یہ مراد ہے کہ سائل کو
قیامت میں رسوائی اور ذلت حاصل ہوگی کیونکہ فی الواقع [illegible] بغیر ضرورت کے کسی طرح
جائز نہیں اور اصل سوال کے حرام ہونے کی [illegible] وجہ [illegible] اللہ تعالی کی شکایت کا ظاہر ہونا یعنی
جس طرح غلام کا سوال کرنا اسکے مولے کی برائی پر دلالت کرتا ہے [illegible] بندہ کا سوال اللہ تعالی
کی شکایت ظاہر کیا کرتا ہے اس قاعدہ کا مقتضی یہ ہے کہ سوال [illegible] بجز ضرورت [illegible] ناجائز
ناجائز ہے جیسا کہ مردار کھانا بجز حالت اضطرار ہرگز جائز نہیں اسی طرح سوال
کو سمجھنا چاہیے۔

والثانی اذلال نفسه لغیر الله ولیس للمؤمن ان یذل نفسه لغیر الله تعالی والثالث ایذاء المسئول
غالبا لانه ربما تسمح نفسه بالبذل ویستحیی ان یری بالمنع فی صورة البخل ففی البذل نقصان ماله
وفی المنع نقصان جاهه وبکل منهما یحصل الاذی وهو حرام لا یحل الا عند الضرورة فلو انه ان بذل
لا یبذله الا حیاء او ریاء فیحرم علی الاخذ اخذه اذا فهمت هذه المحظورات فهمت قوله علیه السلام
مسئلة من الفواحش وما احل من الفواحش غیرها فانظر کیف سماه فاحشة ولاخفاء ان الفاحشة
لا تباح الا عند الضرورة واختلف العلماء فی ای وقت یحل السؤال فقال بعضهم من وجد غداء یومه
وعشاء لیلته لا یحل له السؤال وقال بعضهم من قدر علی الکسب لیس له ان یسال الا اذا استغرق
اوقاته لطلب العلم وقال بعضهم لیس لنا وضع المقادیر بل نستند فی ذلک بالتوقیف وقد ورد
فی الحدیث انه علیه السلام قال استغنوا بغنی الله تعالی قالوا وما هو یا رسول الله قال غداء یوم
وعشاء لیلة وفی حدیث آخر انه علیه السلام قال من سأل وله خمسون درهما او عدلها من الذهب
فقد سال الحافا وفی لفظ آخر اربعون واختلاف الروایات فی التقدیرات یلزم ان یحمل علی احوال
مختلفة فما یحتاج الیه السائل فی الحال من طعام یومه ولیلته ولباس یلبسه ومأوی یبیت فیه فلاشک فیه

(۳) سوال کرنا غیر اللہ کے سامنے اپنے آپ کو ذلیل کرنا ہے حالانکہ مومن کو یہ شایان نہیں کہ بجز خدا اور کسیکے
آگے اپنے آپکو ذلیل کیا کرے (۴) سوال کرنے مین جس سے مانگا جائے اُسکی ایذا متصور ہے کیونکہ بسا اوقات آدمی سخاوت
کرنے مین اسلیئے دلیری کرجاتا ہی کہ اپنے آپکو بخیلونکی صورتمین ظاہر کرنا نہین چاہتا اب اگر کچھ دیدیا تو مال کا نقصان ہی
اور نہ دیا تو آبرو کا دونون صورتمین گویا سائل نے اُسے ایذا دی اور کسیکو بلاضرورة ایذا دینا شرعًا حرام ہی پھر اگر دینے
والے نے شرما شرمی یا ریاکاری سے دیا تو سائل کو لینا درست نہین جب تم اسے سمجھ گئے ہو تو رسول خدا کے
اس قول کے معنے اچھی طرح سمجھ لوگے کہ سوال ایک قسم کی ایسی بیحیائی ہے کہ اسکے سوا اور کوئی بیحیائی شرعًا
جائز نہین رکھی گئی پیغمبر علیہ السلام نے سوال کو بیحیائی فرمایا ہی اور یہ ظاہر ہے کہ اظہار بیحیائی جبتک سخت
ضرورة نہو جائز نہین علمائے اسمین اختلاف کیا ہی کہ سوال کس وقت حلال ہوجاتا ہی بعض کا قول ہی کہ جس کے
پاس صبح شام کا کھانا موجود ہی مانگنا جائز نہین بعض کی رائے ہی کہ جو شخص کمائی کرسکے وہ سوال نہین کرسکتا
ہان قرضدار یا طالب علم ہو تو جائز ہے بعض نے یہ کہا ہی کہ ہم سوال کے متعلق کوئی اندازہ مقرر نہین کرسکتے کیونکہ ہمیں
اسکا علم توقیفی طور پر ہوا ہی حدیث شریف مین وارد ہی کہ آپنے فرمایا لوگو خدا کی دی ہوئی تونگری سے غنی رہا کرو عرض
کیا گیا کہ حضور وہ کیا ارشاد ہوا کہ صبح شام کا کھانا دوسری حدیث مین آپکا ارشاد ہی کہ جس نے پچاس درم یا اسکی قیمت
کا سونا پاس رکھکر سوال کیا تو گویا اُس نے لپٹ کر مانگا کہ جو شرعًا ناجائز ہی ایک اور حدیث مین پچاس کی جگہ چالیس
درم آئے ہین روایات مین اختلاف مقدار یہ چاہتا ہی کہ حدیثین مختلف احوال پر محمول کی جائین پس تو سائل
صبح شام کے کھانے یا لباس و مکان کے متعلق جن چیزونکا فی الحال حاجتمند ہے بیشک اسکا سوال جائز ہے

واما سؤاله للمستقبل فله فيه ثلاث درجات احداها ما يحتاج اليه غدا والثانية ما يحتاج اليه بعده باربعين يوما او خمسين يوما والثالثة ما يحتاج اليه بعد السنة فنقطع ان من معه ما يكفيه ويكفي عياله سنة فسؤاله حرام لان ذلك غاية الغنى فان كان يحتاج اليه قبل السنة لكن يقدر على السؤال في ذلك الوقت ولا يفوته فرصة السؤال لا يحل له السؤال لانه مستغن عن السؤال في الحال وربما لا يعيش الى الغد فيكون قد سأل ما لا يحتاج اذا وجد عنده ما يكفيه من غذاء يومه وعشاء ليلته وان كان يفوته فرصة السؤال ولا يجد من يعطيه لو اخر السؤال يباح له السؤال لان البقاء الى السنة غير بعيد وهو بتاخير السؤال يخاف ان يبقى مضطرا عاجزا عما يغنيه وتراخي المدة التي يحتاج فيها الى السؤال لا يقبل الضبط وهو منوط باجتهاده ونظره لنفسه فيستفتي قلبه ويعمل به ولا يصغى الى تخويف الشيطان (الذي يعد الفقر ويأمر بالفحشاء) التي ابيحت للضرورة فان من عجز عن الكسب واشتد جوعه وخاف على نفسه يلزمه السؤال لان السؤال نوع اكتساب لما روي انه عليه السلام قال السؤال اخر الكسب فان ترك السؤال في تلك الحالة حتى مات يأثم لانه القى نفسه الى التهلكة۔

البتہ آیندہ کے لئے سوال کرنے مین تین حالتین ہین (۱) اُس چیز کا سوال جس کی احتیاج کل ہوگی (۲) اس چیز کا سوال جس کی احتیاج چالیس یا پچاس دن کے بعد ہوگی (۳) اس چیز کا سوال جس کی احتیاج ایک برس کے بعد ہوگی اسکے متعلق قطعی حکم یہ ہے کہ جس کے پاس برس دن کے کھانے پینے کا اسقدر سامان موجود ہو کہ تمام اہل و عیال کو کافی ہوسکے اُسے سوال کرنا حرام ہے کیونکہ یہ انتہائی غنا ہے پس اگر ایسا شخص برس دن سے پہلے محتاجی کا اندیشہ کرے لیکن ساتھ ہی یہ بھی سمجھتا ہو کہ مین احتیاج کے وقت سوال کرسکونگا اور اسوقت سوال کا موقع ہاتھہ سے نجائیگا اس صورتمین بھی سوال جائز نہین کیونکہ وہ بالفعل سوال سے مستغنی ہے اور زندگی کا بھروسہ کل تک بھی نہین۔ بس تو آج کا کھانا پینا موجود ہوتے غیر مایحتاج الیہ کو مانگنا شرعًا ناجائز ہے اور اگر یہ سمجھے کہ اسوقت سوال کا موقع جاتا رہیگا اور تاخیر سوال کے باعث دینے والا پھر نہ ملیگا تو سوال جائز ہے کیونکہ برس دن تک زندہ رہنا کوئی غیر ممکن بات نہین اور وہ تاخیر سوال کے باعث اپنی محتاج رہنے کا اندیشہ کر رہا ہے۔ بالجملہ جس مُدّت کے بعد سوال کی احتیاج ہو وہ بطور قاعدۂ کلیہ منضبط نہین ہوسکتی بلکہ اُسکی بابت انسان نہایت درجہ غور و فکر کے بعد اپنی ذاتی حالت پر نظر ڈالے اور اپنے دل کے فتوے پر عمل کرے اور شیطان کے ڈراوے پر کان نہ دھرے کہ جو محتاجی اور بیحیائی کا وعدہ دیا کرتا ہے جو شخص کمائی سے عاجز ہو کر بھوک کی حالتمین مرنے کا اندیشہ کرتا ہو اُسے سوال کرنا مباح کیا بلکہ لازم ہے کیونکہ سوال بھی ایکطرح کی کمائی ہے کیونکہ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ سوال سب سے ہلکے درجہ کی کمائی ہے ایسی حالتمین ترک سوال کے باعث جو شخص بھوکا مر رہے گا وہ ضرور گنہگار ہوگا کیونکہ اسنے گویا دیدہ و دانستہ اپنی آپکو ہلاک کیا

اذا کان السؤال یوصله الی ما یقیم به نفسه فالسؤال فی تلک الحالة کالکسب لاذل فی السؤال فی تلک الحالة وانما الذل اذا سأل من غیر حاجة فان من ملک قوت یومه لا یحل له السؤال لانه یذل نفسه من غیر ضرورة وهو مخالف للحدیث السابق (من مجالس الرومی مخلصا)

سورة هود بسم الله الرحمن الرحیم

(ولا ترکنوا الی الذین ظلموا) ولا تمیلوا الیهم ادنی میل لان الرکون هو المیل الیسیر کالتزین بزیهم وتعظیم ذکرهم (فتمسکم النار) برکونکم الیهم واذا کان الرکون الی من وجد منه ما یسمی ظلما کذلک فما ظنک بالرکون الی الظالمین ای الموسومین بالظلم ثم بالمیل الیهم کل المیل ثم بالظلم نفسه والانهماک فیه ولعل الآیة ابلغ ما یتصور فی النهی عن الظلم والتهدید علیه وخطاب الرسول ومن معه من المؤمنین بها للتثبیت علی الاستقامة التی هی العدل فان الزوال عنها بالمیل الی احد طرفی الافراط والتفریط ظلم علی نفسه او غیره بل ظلم فی نفسه وقری ترکنوا بکسر التاء علی لغة تمیم وترکنوا علی البناء للمفعول من ارکنه (وما لکم من دون الله من اولیاء) من انصار یمنعون العذاب عنکم والواو للحال

سوال کرنے سے جب آدمی کی جان بچ سکے تو ایسی حالت مین مانگ لینا بمنزلۂ کسب حلال ہی اور ایسے وقت سوال کرنے مین ذرا بھی ذلت نہین البتہ بلا ضرورت مانگنا نہایت ذلیل حرکت ہی جس کے پاس ایک دن کا کھانا موجود ہو اُسے سوال کرنا حلال نہین کیونکہ اسمین بلا ضرورت اپنے نفس کو ذلت مین ڈالنا ہے اور یہ پہلی حدیث کے خلاف ہی (مجالس رومی مخلصا)

سورۂ ہود بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَا تَرْکَنُوْٓا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا الآیہ یعنے ظالمون کی طرف ذرا بھی مَیل نکرو اُن کی سی طرح وضع نہ بناؤ تعظیم سے اُن کا ذکر نکرو (رکون تھوڑے سے جھک جانے کو کہتے ہین) ورنہ تمکو دوزخ کی آگ لپٹ پڑے گی یہ یاد رہے کہ جب مطلق ظالم کی طرف ذرا سے میلان خاطر کی نسبت اسقدر وعید ہے تو لوگ صفت ظلم مین مشہور ہین اُنکی طرف رغبت کرنا کسقدر خطرناک امر ہے پھر ظالمونسے پورا پورا میل ملاپ کیسی بُری بات ہی اور پھر خود ظلم کرنا کس درجہ وعید شدید اور عذاب الیم کا باعث ہی ظلم سے روکنے اور اُسپر تہدید کرنیکے متعلق یہ آیت نہایت درجہ بلاغت کا اظہار کر رہی ہے اور اسمین پیغمبر علیہ السلام اور اُن کے ساتھ والے مومنین کو خطاب ہی تاکہ استقامۃ یعنے عدل پر ثابت قدم رہین کیونکہ عدل سے الگ ہوکر افراط و تفریط کی طرف جھک جانا یا تو اپنی جانپر ظلم کرنا ہے یا غیر پر بلکہ یہ سمجھیے کہ ایسا کرنا فی نفسہ ظلم ہی ایک قراءۃ مین تِرکنوا لغۃ بنی تمیم کے مطابق بکسر التاء اور ایک مین تُرکنوا بصیغہ مجہول آیا ہی اسوقت ارکنہ سے مشتق ہوگا اور خدا کے سوا تمہارا کوئی مددگار نہین کہ اُس کے عذاب سے بچا سکے اس مین واو حالیہ ہے

قوله فمن ذا الذي ينصركم من بعده اي لولا ينصركم الله الاسبق في حكمه ان يعذبكم ولا يبقى عليكم ومن بعد نصرة اياهم وقد اوعدهم بالعذاب عليه واوجبه لهم وبعيد ان يكون نصرة لاهمزلة الفاء لنفي الاستبعاد فانه لما تبين ان الله تعالى ان يعذبهم وان غيره لا يقدر على نصرهم انتج ذلك انهم لا ينصرون اصلا (قاضي) عن ابي طلحة رضي الله عنه ان رسول الله عليه السلام جاء ذات يوم والسرور يرى في وجهه فقالوا يارسول الله انا لنرى السرور في وجهك فقال انه اتاني الملك فقال يا محمد اما يرضيك ان ربك عز وجل يقول انه لا يصلي عليك احد من امتك الا صليت عليه عشرا ولا يسلم عليك احد من امتك الا سلمت عليه عشرا قال قلت بلى رواه احمد وابن حبان وغيرهما روي ان ظالما من الظلمة قصد ان يزور عالما زاهدا فلما قرب الظالم ستر الزاهد وجهه فاستحذر ابنه وقال ان والدي مرض مرضا شديدا فستر وجهه لذلك فقال الشيخ الزاهد له ليس لي مرض ولا وجع ولكن اردت ان لا انظر وجهك فرجع الظالم تائبا ومستغفرا فغفر الله تعالى لهما اما الشيخ فلعدم نظره الى وجه الظالم واما الظالم فلتوبته من ظلمه هكذا سمعت من استاذي عليه رحمة الله وقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من دعا للظالم بالبقاء فقد احب ان يعصى الله في ارضه

تو اے منکرو پھر تمہاری مدد کی جائیگی یعنے جب عذاب کے متعلق خدا کا حکم جاری ہو گیا تو خدا تمہاری مدد نہ کریگا اور تمپر رحم نفرمائیگا لفظ ثم استبعاد نصرۃ کیلئے ہی کیونکہ خدا نے جبکہ انکو عذاب سے ڈرایا اور پھر اسے لازم کر دیا تو اب یہ بات بعید ہی کہ انکی مدد کی جائے یا یہ کہیئے کہ ثم اُس فے کے قایم مقام ہی جو استبعاد اور نتیجہ کیلئے ہوتی ہے کیونکہ جب یہ معلوم ہو گیا کہ عذاب کے وقت بجز خدا کے اور کوئی انکی مدد پر قادر نہیں ہے تو صاف یہ نتیجہ نکل آیا کہ ہرگز انکی مدد نکی جائے گی (قاضی بیضاوی) ابو طلحہ رضی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ ایک روز آپ ایسی حالت مین تشریف لائے کہ چہرۂ مبارک سے آثار مسرت نمایان تھے لوگون نے اس شادمانی کا باعث پوچھا فرمایا ایک فرشتہ کہگیا ہے کہ اے نبی اللہ تعالی فرماتا ہے کیا تم اس سے خوش نہین ہو کہ جو تمپر ایک بار درود بھیجے ہم اُس پر دس رحمتین نازل فرمائین اور جو تمپر ایک سلام بھیجے ہم اُس پر دس بار سلام بھیجین مینے کہا ہان مین اس سے رضامند ہون (احمد و ابن حبان وغیرہما) روایت ہے کہ ایک ظالم کسی عالم زاہد کی ملاقات کو گیا اور جب قریب آیا تو زاہد نے اپنا منہ ڈھانک لیا زاہد کے بیٹے نے معذرۃ کرتے ہوئے کہا کہ میرے والد نے کسی بیماری کے باعث اپنا منہ ڈھک رکھا ہے زاہد نے یہ سنکر کہا کہ مین بالکل تندرست ہون مگر اے ظالم تیرا منہ دیکھنا نہین چاہتا ظالم وہان سے سرک گیا اور بہت توبہ استغفار کی اللہ تعالے نے دونون کو بخشدیا۔ عالم کو ظالم کا چہرہ نہ دیکھنے کے باعث اور ظالم کو توبہ کے سبب

(مینے اپنے استاد رحمہ اللہ سے اسی طرح سنا ہی۔)

ولقد سئل سفيان عن ظالم اشرف على الهلاك فى برية هل يسقى شربة ماء فقال لا فقيل له يموت فقال دعه يموت (كذا فى الرحبية) وعن ميمون بن مهران انه قال فى صحبة السلطان خطران ان اطعته خاطرت بدينك وان عصيته خاطرت بنفسك والسلامة ان لا تعرفه ولا يعرفك (تنبيه الغافلين) حكى ان ظالما كان يظلم على ضعيف اعواما فلما طال ظلمه قال المظلوم للظالم يوما ان ظلمك على قد طاب باربعة اشياء هى ان الموت يعمنا والقبر يضمنا والقيامة تجمعنا والديان يحكم بيننا (من اخلص الخالصة) وقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من سن سنة حسنة يعنى فى الاسلام وهو مقتدى به فى هذه السنة فله اجرها واجر من عمل بها يعنى ان كل من اتى بعده بهذه السنة يكتب له اجرها واجر من عمل بها ومن سن سنة سيئة وهو مقتدى به فى هذه السنة فعليه وزرها ووزر من عمل بها يعنى ان كل من اتى بهذه السنة السيئة يكتب عليه وزرها ووزر من عمل بها (من احاديث البخارى ومسلم) عن عمر رضى الله عنه انه قال سئل النبى عليه الصلوة والسلام عن احب العباد الى الله تعالى فقال انفع الناس للناس وعن افضل الاعمال فقال ادخال السرور على قلب المؤمن يطرد عنه جوعا او يكشف عنه كربا او يقضى له دينا

رسولِ خدا فرماتے ہین کہ جو ظالم کی بقا کی دعا کیا کرتا ہے وہ زمین مین خدا کی نافرمانی کو دوست رکھتا ہو سفیان ثوری سے کسی نے پوچھا کہ کوئی ظالم جنگل مین بحالت نزع پایا جائے تو اُسے پانی دینا چاہیئے یا نہین۔ فرمایا نہین۔ لوگون نے کہا کہ حضرت وہ تو مر جائیگا۔ فرمایا مرنے دو (کذا فی الرحبیۃ) میمون بن مہران کہتے ہین کہ بادشاہون کی صحبت مین دو خوف ہین اُن کی اطاعت کرو تو دین کے جاتے رہنے کا اندیشہ ہو اور نہ کرو تو جان جانے کا سلامتی اسی مین ہے کہ وہ تمہین نہ جانین اور تم انہین نہ پہچانو (تنبیہ الغافلین) ایک ظالم کسی غریب پر برسون ظلم کرتا رہا ایکدن اُس مظلوم نے مدتون ظلم اُٹھانیکے بعد یہ کہا کہ مین چار چیزون کے باعث تیرے ظلم کو گوارا کر رہا ہون (۱) مرنا تجھے بھی ہے مجھے بھی (۲) قبر مین تو بھی جائیگا مین بھی (۳) محشر مین تو بھی موجود ہوگا مین بھی (۴) ایک زبردست دیانت دار حاکم میرا تیرا فیصلہ کریگا (اخلص الخالصہ) رسول اللہؐ نے فرمایا ہے جس نے اسلام مین کوئی نیک طریقہ نکالا اور اسکی پیروی کیگئی تو اُسے اس جاری کرنیکا ثواب الگ ہوگا اور اُسپر عمل کرنیوالونکا ثواب الگ مطلب یہ کہ اُسے دوہرا دوہرا ثواب ملتا رہیگا اور جس نے کوئی بُرا رویہ ایجاد کیا اُسپر اس ایجاد کا گناہ الگ رہیگا اور اُسپر عمل کرنیوالونکا گناہ الگ یعنے ایسے شخص کی گردن پر دوہرے دوہرے گناہونکا بوجھ رہیگا (بخاری ومسلم) حضرۃ عمرؓ روایت کرتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ اللہ تعالی کا محبوب بندہ کون ہے فرمایا کہ جو لوگون کو زیادہ نفع پہنچائے پھر پوچھا گیا کہ سب سے افضل عمل کونسا ہے فرمایا کسی مسلمان کے دل کو خوش کر دینا اُسکی بھوک پیاس کو دفع کرنا اسکی مصیبت مین کام آنا اس کا قرض ادا کر دینا

ومن مشى مع مسلم فی حاجته له کان کصیام شهر واعتکافه ومن مشى مع مظلوم یعینه ثبت الله قدمیه على الصراط یوم تزل الاقدام ومن کف غضبه ستر الله عورته وان الخلق السیئ یفسد الایمان کما یفسد الخل العسل فعلم من هذا الحدیث ان احب العباد الى الله تعالى من ینفع الناس وان افضل الاعمال ادخال السرور على قلب المؤمن بان یدفع عنه الجوع او یکشف عنه الکرب او یقضی دینه ومن مشى مع اخیه المسلم فی حاجة له کان کصیام شهر مع اعتکافه ومن مشى مع مظلوم یعینه ثبت الله قدمیه على الصراط کما مر آنفا ویؤیده ما روی عن انس بن مالک رضی الله عنه انه قال قال النبی صلى الله تعالى علیه وسلم من اعان مظلوما حزینا مطروحا کتب الله له ثلاثا وسبعین مغفرة واحدة منها اصلاح امره فی الدنیا واثنان وسبعون درجات فی العقبى وعنه ایضا انه قال قال رسول الله علیه السلام من اصبح لا ینوی الظلم على احد غفر له ما جنى ومن اصبح ینوی نصرة المظلوم وقضاء حاجة المسلم کانت له کاجر حجة مبرورة وکذا روی عن ابی هریرة رضی الله عنه انه قال قال علیه السلام من فرج عن مسلم کربة فی الدنیا فرج الله عنه کربة من کرب یوم القیامة والله فی عون العبد ما دام العبد فی عون اخیه

جو شخص کسی ضرورة مین کسی مسلمان کے ہمراہ رستہ چلیگا اُسکو ایک مہینے کے روزون اور اعتکاف کا ثواب ملیگا اور جو مظلوم کے ہمراہ رہیگا تو قیامت کے دن اللہ تعالى اُسے پلصراط پر ثابت قدم رکھیگا اور جو غصہ کو روکے گا خدا اسکے عیب ڈھانک لیگا بداخلاقی ایمان کو اس طرح بگاڑ دیتی ہے جس طرح سرکہ شہد کو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لوگون کو نفع پہنچانے والا بندہ خدا کا محبوب ہی اور بھوک پیاس یا کسی مصیبت کو دفع کرنا یا اُس کا قرض ادا کرکے مسلمان کا دل خوش کر دینا سب سے افضل عمل ہے اور کسی ضرورت مین مسلمان کے ہمراہ رستہ چلنے والیکو ایک مہینے کے روزون اور اعتکاف کا ثواب ملتا ہی اور مظلوم کی اعانت کرنیوالا پلصراط پر ثابت قدم رہیگا چنانچہ یہ حدیث گزر چکی ہے اسکی تائید مین انس رض سے مروی ہے کہ رسول خدا فرماتے ہین جو شخص کسی غمگین و ذلیل مظلوم کی اعانت کرتا ہی اللہ تعالى اُسکے نامۂ اعمال مین تہتر مغفرتین لکھدیتا ہے اُنمین سے ایک درجہ دنیا مین ہی اور بہتر درجے آخرت مین نیز حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلى اللہ علیہ وسلم کا قول ہی جو شخص صبح اُٹھکر اپنے کسی بھائی مسلمان کے ظلم کی نیت نرکھے اُسکے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہین اور جو صبح اُٹھکر مظلوم کی مدد اور مسلمان کی حاجت روائی کی نیت کرے اُسے مقبول حج کا ثواب ملتا ہی اسی طرح ابوہریرہ رض سے روایت ہی کہ رسول خدا فرماتے ہین جو شخص دنیا مین کسی مسلمان کی مشکل آسان کردے اللہ تعالى قیامت مین اُسکی مشکلین آسان کردیگا اور جبتک بندہ اپنے بھائی مسلمان کی مدد کرتا ہی اللہ تعالے اُس بندہ کی مدد کرتا رہتا ہے

وكذا روي عن النبي عليه السلام انه قال من اعان مظلوما اعانه الله يوم القيامة في الجواز على الصراط وادخله الجنة ومن رأى مظلوما فاستغاث به فلم يغثه ضرب في القبر مائة سوط من النار (مجالس البصري) وجاء في الآثار ينادي المنادي يوم القيامة ائتوني بفرعون فيؤتى به على رأسه قلنسوة من النار عليه سرابيلها من قطران راكبا على خنزير ثم ينادي اين الجبارون المتكبرون فيؤتى بهم وينطلق بهم الى النار امامهم فرعون ثم ينادي اين قابيل فيؤتى به كذلك ثم ينادي اين الحاسدون فيؤتى بهم واحضرهم اليه فانه امامهم فيسوقهم معه الى النار ثم ينادي اين كعب بن الاشرف رئيس علماء اليهود كما جاء في الخبر لو آمن كان من جميع اليهود فيؤتى به كذلك ثم ينادي اين الذين كتموا الحق والعلم فيؤتى بهم فيسوقهم معه الى النار فهو امامهم ثم ينادي اين ابو جهل فيؤتى به كذلك ثم ينادي اين الذين كذبوا على الله ورسوله فيكون امامهم الى النار ثم ينادي اين الوليد بن المغيرة فيؤتى به كذلك ثم ينادي اين المستهزئون بفقراء المسلمين فهو امامهم الى النار ثم ينادي اين اجدع قوم لوط الذي رسم اللواطة فيؤتى به

اسی طرح رسول مقبول صلعم سے ایک اور روایت ہے کہ جو شخص کسی مظلوم کی اعانت کریگا اللہ تعالی پلصراط پر سلامت گزارنے اور داخل جنت ہونے کی بابت اُسکی مدد فرمائیگا اور جس نے کسی مظلوم کو فریاد کرتے دیکھا اور اُسکی مدد نہ کی ایسے سنگدل کے بدن پر قبر مین دوزخ کی آگ کے سو کوڑے لگائے جائینگے (مجالس البصری) بعض آثار مین یہ روایت آئی ہے کہ قیامت کے دن ندا ہوگی فرشتو فرعون کو میرے سامنے لے آو چنانچہ وہ سر پر آگ کی ٹوپی بدن مین رال کا کرتا پہنے ایک خنزیر پر سوار ہو کر حاضر ہوگا۔ پھر ندا ہوگی کہ آج ظالم و متکبر کہان ہین چنانچہ سب کے سب حاضر کیئے جائینگے اور فرعون کی پیشوائی مین اُنکو دوزخ کی طرف دھکیل دیا جائیگا۔ پھر ندا ہوگی کہ قابیل کہان ہے چنانچہ وہ بھی اسی صورت سے حاضر ہوگا اور تمام حاسدون کو ہمراہ لیکر جہنم مین جا گریگا۔ پھر ندا ہوگی کہ علماء یہود کا افسر کعب بن اشرف (جس کی نسبت حدیث مین آیا ہے کہ یہ ایمان لے آتا تو کل یہود مسلمان ہو جاتے) کہان ہے چنانچہ فوراً حاضر کیا جائیگا۔ پھر ندا ہوگی کہ حق اور علم دین کی باتون کو چھپانے والے کہان ہین سب موجود ہوجائینگے اور کعب بن اشرف اُنکا امام بنکر سبکو جہنم مین لے جائیگا۔ پھر ندا ہوگی کہ ابوجہل کہان ہے چنانچہ اُسیوقت حاضر کیا جائیگا پھر پکارا جائیگا کہ خدا و رسول کے ذمہ جھوٹ لگانے والے کہان ہین سب موجود ہونگے اور ابوجہل اُنکا پیشوا بنکر دوزخ مین جاڈالیگا پھر ندا ہوگی کہ ولید بن مغیرہ کہان ہے چنانچہ فوراً آئیگا۔ پھر پکارا جائیگا کہ فقیر و ناتوان مسلمانون کی ٹھٹھے مین اڑانے والے کہان ہین ولید بن مغیرہ اُن سب کا امام بنکر دوزخ تک چلا جائیگا۔ پھر ندا ہوگی کہ قوم لوط کا اجدع نامی (جس نے رسم لواطت جاری کی تھی) کہان ہے فوراً حاضر ہوگا

كذلك ثم ينادي اين الذين يلوطون فيؤتى بهم فيرموا امامهم الى النار ثم ينادي اين امرأ القيس فيؤتى به

كذلك ثم يقدمهم الشعراء الذين كذبوا فيرموا امامهم الى النار ثم ينادي اين مسيلمة الكذاب فيؤتى به كذلك

ثم ينادي اين الذين كذبوا الكتاب فيؤتى بهم فيرموا امامهم الى النار ثم ينادي اين ابليس عليه اللعنة فيؤتى

به كذلك ثم يقول يا حاكم العدل ادفع لي جندي ومؤذني وقرائي ومصاحبي ووزرائي وفقهائي

وخزاني وتجاري وطبالي وحواشي فيقال يا ملعون يا مدحور من جندك فيقول هم الذين اصابهم

الحرص ومؤذني الحانون وقرائي المغنون ومصاحبي الواشم والمستوشم وفقهائي الذين يستهزؤن

باصحاب المصائب وياكلون الطيبات وخزاني الذين يحضرون خوان المسكر ويمنعون الزكاة وتجاري

بائع البربط وطبالي الذين يضربون الطبول والدف وحواشي الذين يغرسون الكروم لاجل المسكر

فتخرج حية طول عنقها مسيرة سبعين عاما فتجمعهم فتطردهم الى النار ثم يدعى الخلق الى الحساب

فيقول الله تعالى يا جبرائيل اول من يدخل جنتي محمد عليه السلام فيوضع على رأسه تاج من

نور ويلبس حريرا اخضر ويحمل بين يديه سبعون الف علم فيحمل لواء الحمد ثم ينادي اين

الذين يختارون الفقر ويحبون الفقراء وكانوا على طريق محمد عليه السلام واتبعوا السنة

پھر تمام لواطت کرنے والے بلائے جائینگے اور اجدع سب کا پیشوا ہوکر دوزخ مین جاریگا پھر ندا ہوگی کہ امرؤ القیس کہان ہے چنانچہ موجود کیا جائے گا اور اُسے جھوٹے شاعرون کا پیشوا بناکر جہنم کی طرف روانہ کردیا جائے گا پھر ندا ہوگی کہ مسیلمۃ الکذاب کہان ہے چنانچہ سامنے آئیگا۔ پھر کتاب اللہ کی تکذیب کرنے والون کو بلایا جائے گا اور مسیلمہ اُنکا رہبر بنکر سب کو جہنم مین لے کریگا۔ پھر ندا ہوگی کہ شیطان ملعون کہان ہے چنانچہ موجود ہوکر عرض کرے گا کہ الٰہی تو تو حاکم عادل ہے میرے لشکرون موذنون قاریون مصاحبون وزیرون فقیہون خزانچیون تاجرون نقارچیون حاشیہ نشینون کو میرے حوالے کرنے حکم ہوگا کہ اے ذلیل ملعون تیرا لشکر کیسا عرض کرے گا کہ حریص لوگ میرا لشکر خوش آواز میرے موذن گویّے میرے قاری بدن کو گودنے گدوانے والے میرے مصاحب مصیبت زدون پر ہنسنے اور مزے کے کھانے چکھنے والے میرے فقیہ نشہ کی چیزین کھانے پینے اور زکوۃ نہ دینے والے میرے خزانچی بربط بیچنے والے میرے تاجر دف اور طبلہ بجانے والے میرے نقارچی اور شراب کے لیے انگور کے درخت بونے والے میرے حاشیہ نشین ہین اس کے بعد ایک اژدہا نکلے گا جس کی گردن ستر برس کی راہ کی لمبی ہوگی اور وہ ان سبکو جمع کرکے دوزخ کی طرف ہنکا دیگا پھر مخلوق کو حساب کی طرف بلایا جائیگا اور اللہ تعالی حضرت جبرئیل کو حکم دیگا کہ میری جنت مین سب سے پہلے داخل ہونیوالے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین پھر آپکے سر پر نور کا تاج رکھکر سبز حریر کا لباس پہنایا جائیگا اور آپکے آگے آگے ستر ہزار فرشتے علم لیے لواء الحمد لیکر چلینگے پھر ندا ہوگی کہ فقر کو اختیار کرنے والے فقیرون کے ساتھ احسان کرنے اور محمدی طریقہ پر ثابت قدم رہنے اور اتباع سنت کرنیوالے

فيقال انطلقوا مع نبيكم الى الجنة ثم يؤتى بآدم عليه السلام وعلى راسه تاج من نور وبين يديه ثمانية آلاف علم فيقال اين الذين حجوا واعتمروا فآدم عليه السلام امامهم الى الجنة ثم يؤتى بابراهيم عليه السلام كذلك بين يديه عشرون الف علم ثم يقال اين الذين يحبون الاضياف ويبرون الغرباء فابراهيم عليه السلام امامهم الى الجنة ثم يؤتى بيوسف عليه السلام كذلك بين يديه عشرة آلاف علم ثم يقال اين الذين تركوا اهواء انفسهم حين قدروا فيوسف عليه السلام امامهم الى الجنة ثم يؤتى بيعقوب عليه السلام كذلك ثم يقال اين الذين يحسنون الى جيرانهم فيعقوب عليه السلام امامهم الى الجنة ثم يؤتى بموسى عليه السلام ثم ينادى اين الذين قالوا الحق لوجه الله تعالى فموسى عليه السلام امامهم الى الجنة ثم يؤتى بهرون عليه السلام ثم يقال اين الذين عدلوا فى خلافتهم فهارون عليه السلام امامهم الى الجنة ثم يؤتى بايوب عليه السلام ثم يقال اين الذين صبروا فى امراضهم وبلوائهم فايوب عليه السلام امامهم الى الجنة ثم يؤتى بابى بكر الصديق رضى الله عنه وعلى راسه تاج من نور لابسا من سندس واستبرق فينادى مناد اين الصديقون فابوبكر امامهم الى الجنة

اُن سے کہدو کہ اپنے نبی کے ہمراہ جنت کی طرف روانہ ہوجائیں پھر آدمؑ کو بلایا جائیگا اُن کے سر پر نور کا تاج اور آگے آگے آٹھ ہزار علم ہون گے پھر پکارا جائے گا کہ حج اور عمرہ کرنے والے کہان ہین چنانچہ آدمؑ اُن کے امام بنکر جنت مین داخل ہوجائینگے پھر اسی طرح حضرۃ ابراہیم کو لایا جائیگا اُن کے آگے آگے بیس ہزار علم ہون گے پھر پکارا جائیگا کہ مہمانون کو دوست رکھنے اور غریبون کے ساتھ احسان کرنے والے کہان ہین چنانچہ ابراہیمؑ پیشوا بنکر انھین جنت مین لیجائین گے پھر اسی طرح یوسفؑ کو بلایا جائے گا اُن کی آگے آگے دس ہزار علم ہون گے پھر پکارا جائے گا کہ قدرۃ پاکر اپنی نفسانی خواہشون کو چھوڑنے والے کہان ہین چنانچہ سب کے سب یوسفؑ کی پیشوائی مین داخل بہشت ہوجائین گے پھر اسی طرح یعقوب علیہ السلام کو بلایا جائے گا اور یہ کہا جائے گا کہ ہمسایون کے ساتھ نیکی کرنے والے کہان ہین آج یعقوبؑ جنت مین داخل ہونیکے لئے اُنکے امام ہین پھر موسے علیہ السلام کو بلاکر یہ ندا ہوگی کہ صرف اللہ کیلئے حق بات کہنے والے کہان ہین آج موسیٰؑ جنت مین لیجانیکے لئے اُن کے رہبر اور امام ہین پھر ہارون علیہ السلام کو بلاکر یہ ندا ہوگی کہ حکومت وسلطنت مین عدل کرنے والے کہان ہین چنانچہ ہارونؑ اُنکے امام ہوکر سبکو جنت مین لیجائین گے۔ پھر ایوبؑ کو بلایا جائے گا اور اسی کے ساتھ ندا ہوگی کہ بیماریون اور بلاؤن پر صبر کرنے والے کہان ہین چنانچہ سب حاضر ہوجائین گے اور ایوبؑ اُن کے امام بنکر داخل خلد کردین گے پھر حضرۃ ابوبکر صدیقؓ نور کا تاج اور سندس واستبرق کا لباس پہنے تشریف لائینگے اُسوقت ندا ہوگی کہ صدیقین کہان ہین چنانچہ حضرۃ ابوبکر کی پیشوائی مین سب داخل جنت ہوجائینگے

ثم یؤتی بعمر رضی اللہ عنہ ثم یقال این الآمرون بالمعروف والناھون عن المنکر فعمر اماھم الی الجنۃ ثم یؤتی بعثمان رضی اللہ عنہ وعلیہ لباس الحیاء ثم یقال این الذین ترکوا المعاصی حیاء من اللہ تعالی فعثمان امامھم الی الجنۃ ثم یؤتی بعلی رضی اللہ عنہ ثم یقال این الغازون فی سبیل اللہ فعلی امامھم الی الجنۃ ثم یؤتی بالحسن والحسین رضی اللہ عنہما ثم یقال این المظلومون والمقتولون فی طاعۃ اللہ فھما اماماھم الی الجنۃ ثم یؤتی بمعاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ثم یقال این الفقہاء فھو امامھم الی الجنۃ ثم یؤتی ببلال الحبشی رضی اللہ عنہ ثم یقال این المؤذنون فھو امامھم الی الجنۃ (تفسیر تیسیر) وفی الحدیث من اذی مؤمنا فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ تعالی ومن اذی اللہ تعالی فلیتبوأ مقعدہ من النار یعنی یبدل مکانہ من الجنۃ الی النار واذا کان یوم القیامۃ یتعلق المظلوم بالظالم والخصم بالخصم ویقول بینی وبینک العادل فی حکمہ یعلم الظالمون ماذا یفعل بھم حین یؤخذ من حسناتھم ویدفع الی مظلومیھم (کذا فی زبدۃ الواعظین) حکی عن بلال رضی اللہ عنہ قال کنا مع رسول اللہ علیہ السلام فی منزل ابی بکر الصدیق بمکۃ فقرع الباب

پھر حضرۃ عمرؓ کو بلایا جائے گا اور اُن کی ہمراہی مین امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والون کو بہشت مین پہنچا دیا جائے گا پھر حضرۃ عثمانؓ لباس حیا پہنکر تشریف لائینگے اور وہ لوگ جنہون نے غیرتِ الٰہی سے شرما کر گناہ چھوڑ دیے تھے اِن کی امامت مین داخلِ بہشت ہون گے پھر حضرۃ علیؓ آئینگے اور غازیون کو اپنے ہمراہ لیکر جنت مین چلے جاینگے پھر حضرۃ حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو بلایا جائے گا اور وہ لوگ کہ جو طاعت الٰہی مین مظلوم یا مقتول ہوئے ہین طلب کیے جائین گے اور ان دونون امامون کے ہمراہ جنت کی طرف چلے جائینگے پھر معاذ بن جبلؓ پکارے جائینگے اور تمام فقہا ان کے ہمرکاب ہوکر داخل جنت ہو جائینگے پھر حضرۃ بلالؓ طلب ہون گے اور تمام موذنون کے امام ہوکر سب کو جنت مین لے جائینگے (تفسیر تیسیر) حدیث شریف مین ہے کہ جس نے کسی مومن کو ایذا دی اُس نے گویا مجھے ستایا اور جس نے مجھے ستایا اُس نے گویا اللہ تعالیٰ کو ایذا دی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی اُس سے کہدو کہ اپنا ٹھکانا دوزخ مین بنا لے یعنے جنت سے نکلکر دوزخ مین گھر لے قیامت کے دن مظلوم ظالم کو اور سچا مدعی اپنے مدعا علیہ کو لپٹ پڑے گا اور یہ کہے گا کہ آج میرے تمہارے مابین ایک حاکم عادل فیصلہ کرے گا اُسوقت ظالم معلوم کرینگے کہ اُنپر کیسی بُری بنی کیونکہ اُن کی نیکیان چھین چھین کر مظلومون کو دلا دی جائینگے (زبدۃ الواعظین) حضرۃ بلالؓ کہتے ہین کہ ایک روز ہم مکہ مین رسولِ خدا کیساتھ ابوبکر صدیقؓ کے گھر مین بیٹھے تھے کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔

فخرجت فاذا رجل نصرانی یقول هل هنا محمد بن عبدالله فدخلته فقال یا محمد تزعم
انك رسول الله فان انت كنت الله حقا فانصرنی علی من ظلمنی قال علیه السلام ومن ظلمك
قال ابوجهل بن هشام اخذ مالی فقام علیه السلام وذلك عند الهاجرة قال بلال قلنا
یا رسول الله انه الاٰن فی القیلولة فیشق علیه ذلك ونخاف ان یغضب علیك ویؤذیك
فلم یسمع كلامنا فذهب الی ابی جهل وقرع علیه الباب مغضبا فخرج ابوجهل بالغضب
فاذا هو رسول الله قائما فقال ادخل هلا ارسلت الی فاتیك فقال علیه السلام
اخذت مال هذا النصرانی رد علیه ماله فقال ابوجهل الهذا جئت فلو بعثت الی
احدا لرددته علیه فقال علیه السلام لا تطول ولكن ادفع ماله الیه فقال نعم
اخرج جمیع ما اخذ منه ورده علیه وقال علیه السلام یا رجل هل وصل الیك مالك
فقال نعم الا رسلة واحدة فقال علیه السلام لابی جهل اخرجها فطلبها فی بیت فلم
یجدها فدفع ابوجهل الیه بدلا خیرا منها فقالت امرأة ابی جهل والله لقد تواضعت لیتیم
ابی طالب كل التواضع والتذلل فقال ابوجهل لو رایت ما رایت لم تقولی هكذا قالت ما رایت

مین سنے باہر نکلکر دیکھا کہ ایک نصرانی آدمی یہ کہہ رہا ہے کیا محمد بن عبد اللہ یہان تشریف رکھتے ہین؟
مین اُسے اندر لے آیا اُس نے کہا کیا آپ رسول اللہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہین اچھا اگر یہ دعوی سچا
ہے تو ایک ظالم کے مقابلہ مین میری مدد کیجیے رسولِ خدا نے فرمایا کہ تجھپر کس نے ظلم کیا اُس نے
عرض کیا کہ ابوجہل بن ہشام نے میرا مال چھین لیا رسولِ خدا فوراً اُٹھ کھڑے ہو گئے بلال کہتے ہین چونکہ
یہ ٹھیک دوپہر کا وقت تھا ہمنے عرض کیا کہ حضور ابوجہل اسوقت سو رہا ہوگا ایسا نہو کہ جگانا اُسے بُرا معلوم
ہو اور آپ پر غضبناک ہو کر کچھ کہنے سننے یا ستانے لگے مگر آپنے ہماری ایک نسنی اور غصہ سے ابوجہل
کے گھر کا دروازہ جا کھٹکھٹایا وہ ناک بھون چڑھائے نکلا اور رسولِ خدا کو دیکھکر کہنے لگا اندر چلیے
آپنے کوئی آدمی کیون نہ بھیجدیا مین خود حاضر ہوتا آپنے فرمایا کیا تو نے اس نصرانی کا مال چھین لیا ہے
اگر یہ سچ ہے تو دیدے ابوجہل نے کہا کیا آپ اسلیے تشریف لائے ہین آپکا کوئی آدمی آتا تو مین
اسکا مال واپس کر دیتا آپنے فرمایا بس زیادہ بک بک نکر اور اسکا مال دیدے ابوجہل نے اپنے غلام کو
حکم دیا کہ اس نصرانی سے جو کچھ لیا گیا ہے واپس کر دے چنانچہ جب اُسے سب دیدیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ تجھے تیرا سب مال ملگیا یا کچھ اور باقی ہے عرض کیا ہان ایک ٹوکرا اور ہے آپنے ابوجہل سے فرمایا کہ ٹوکرا بھی دلواؤ
چنانچہ گھر مین ڈھونڈا گیا مگر کہین نہ ملا ابوجہل نے اُسکے بدلے مین اور اچھا ٹوکرا دلوا دیا اسوقت ابوجہل کی گھروالی
بول اُٹھی کہ ابوطالب کے یتیم لڑکے کی اتنی خاطرداری اور یہ عاجزی توبہ توبہ ابوجہل نے جواب دیا کہ اگر تجھے بھی وہی
نظر آتا جو مین دیکھ رہا ہون تو تو ہرگز ایسا نہ کہتی وہ بولی کہ بھلا تمھین کیا نظر آ رہا ہے

قال لا تفضحني في قومي فاني رايت على منكبيه اسدين يهما حسبت ان اقول لا ... ولكن
عندك لك تواضعت قال بلال فلما راى النصراني ما راى من ابي جهل قال يا محمد انك رسول الله
ودينك حق فاسلم وحسن اسلامه هذه ببركة اعانة المظلوم (زبدة الواعظين)

سورة بسم الله الرحمن الرحيم ابراهيم

(وانذر الناس) يا محمد (يوم يأتيهم العذاب) يعنے يوم القيمة او يوم الموت فانه اول
ايام عذابهم وهو مفعول ثان لانذر (فيقول الذين ظلموا) بالشرك والتكذيب (ربنا
اخرنا الى اجل قريب) اخر العذاب عنا وردنا الى الدنيا وامهلنا الى حد من الزمان
قريب او اخر اجالنا وابقنا مقدار ما نؤمن بك و نجيب دعوتك (نجب دعوتك ونتبع
الرسل) جواب للامر ونظيره (لولا اخرتني الى اجل قريب فاصدق واكن من الصالحين
اولم تكونوا اقسمتم من قبل ما لكم من زوال) على ارادة القول وما لكم جواب القسم
جاء بلفظ الخطاب على المطابقة دون الحكاية والمعنے اقسمتم انكم باقون في الدنيا لا تزولون بالموت

کہا تم مجھے میری قوم میں رسوا نکرنا سنو۔ مجکو اُن کے کندھون پر دو شیر بیٹھے نظر آرہے ہین جب
مین یہ ارادہ کرتا ہون کہ اُس کا مال ندون تو وہ پھاڑ کھانے کو دوڑتے ہین میری فروتنی کا
یہی سبب ہے۔ بلال رض کہتے ہین کہ اُس نصرانی نے جب یہ معرکہ دیکھ لیا تو فوراً اقرار کیا کہ بیشک
آپ رسول اللہ ہین اور آپ کا دین برحق ہے چنانچہ اسلام لے آیا اور نیک مسلمان ہو کر رہا۔
یہ سب اعانۂ مظلوم کی برکت تھی (زبدۃ الواعظین)

سورہ بسم اللہ الرحمن الرحیم ابراہیم

وَاَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ یعنے اے محمد لوگو عذاب آنے کے دن سے ڈراؤ اس سے
یا تو قیامت کا دن مراد ہے یا مَوت کا کیونکہ موت کا دن اُنکے عذاب کا پہلا دن ہے لفظ یَوْمَ
اَنْذِرْ کا دوسرا مفعول ہے فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا الآیہ اُسدن وہ لوگ جنہون نے شرک و تکذیب کے
باعث اپنی جانونپر ظلم کیا ہے یہ کہین گے کہ آلہی ہمین چند روز کی مہلت اور دیدے یعنے عذاب موقوف
رکھ دنیا مین بھیج اور تھوڑی سی مہلت دے یا ساعتِ مَوت کو ٹالدے اور اتنی مہلت دے کہ ہم
نُجِبْ دَعْوَتَكَ الخ تیری دعوت قبول کرین اور تیرے رسولونکی پیروی ہو جائین نجب دعوتک الآیہ امر
کا جواب ہے اور اسکی نظیر یہ آیت ہے لولا اخرتنی الی اجل الآیہ یعنے الٰہی تو نے مجھے اور چند روز مہلت کیون نہ دی
تاکہ مین صدقہ دیتا اور نیکوں مین شامل ہو جاتا اولم تکونوا اقسمتم الآیہ یعنے اُسوقت اللہ تعالی فرمائیگا کیا اس سے
پہلے تم قسم نہین کھا چکے تھے کہ ہمین کبھی زوال نہوگا لفظ ما لکم جواب قسم ہے جو بطور مطابقت قسم کی بطرز حکایت
بصیغہ خطاب صادر ہوا ہے مطلب یہ کہ تم دنیا مین باقی رہنے کی قسم کھا کر یہ کہہ چکے تھے کہ موت سے ہمین لغزش نہوگی

وسكنتم في مساكن الذين ظلموا انفسهم بالكفر والمعاصي كعاد وثمود وتبين لكم كيف فعلنا بهم بما تشاهدون في منازلهم من آثار ما نزل بهم وما تواتر عندكم من اخبارهم وضربنا لكم الامثال من احوالهم اي بينا لكم انكم مثلهم في الكفر واستحقاق العذاب او صفات ما فعلوا وفعل بهم التي هي في الغرابة كالامثال المضروبة (قاضي) عن انس رضي الله عنه انه قال رسول الله عليه السلام من صلى علي صلاة صلى الله عليه عشرا ومن صلى علي عشرا صلى الله عليه مائة ومن صلى علي مائة كتب الله بين عينيه براءتين براءة من النفاق وبراءة من النار واسكنه الله تعالى يوم القيامة مع الشهداء (حياة القلوب) روي عن ابي هريرة رضي الله عنه انه قال رسول الله عليه السلام يحشر الناس يوم القيامة على ثلاثة اصناف صنف مشاة وصنف ركبان وصنف مشاة على وجوههم قيل يا رسول الله كيف يمشون على وجوههم قال ان الذي امشاهم على اقدامهم قادر على ان يمشيهم على وجوههم اما انهم يتقون بوجوههم كل حدب وشوك رواه الترمذي اما المشاة فالمذنبون من المؤمنين واما الركبان فالمنفقون السابقون الذين لا خوف عليهم ولا هم يحزنون واما المشاة على وجوههم فهم الكفار وقد يحتمل ان يكونوا ثلاثة اصناف صنف من المسلمين

وَسَكَنتُمْ فِي مَسَاكِنِ الآیہ اور تم اُن لوگون (عاد وثمود) کے گھرون مین رہ چلے ہو جنہون نے کفر ومعاصی کے باعث اپنی جانوںپر ظلم کیا وتبین لکم الآیہ اور تمہین معلوم ہے کہ ہمنے اُن کے ساتھ کیا کیا کیونکہ تم اُن کے مکانات وغیرہ دیکھکر اُن عذابات کے آثار معلوم کرچکے ہو جو اُنپر نازل ہوئے اور بطور متواتر تمکو اُن کی خبرین مل چکی ہین وَضَرَبْنَا لَكُمُ الْأَمْثَالَ اور ہم تمہارے لئے مثالین بیان کرچکے ہین یعنی یہ ظاہر کردیا ہے کہ تم کفر اور استحقاق عذاب مین اُن کی مثل ہو یا یہ مطلب ہے کہ ہمنے اُن کے افعال اور اُنپر عذاب لگنے کی حقیقت بیان کردی ہے جو اپنی ندرت کے باعث ضرب المثل کی مانند ہے (قاضی بیضاوی) حضرت انس رضی سے روایت ہے کہ رسولِ خدا نے فرمایا جو شخص مجھپر ایکبار درود بھیجتا ہے خدا اُسپر دس رحمتین نازل فرماتا ہے اور جو دس بار درود بھیجتا ہے اُسپر سو رحمتین اور جو سو بار درود بھیجتا ہے اُسکی دونون آنکھون کے مابین اللہ تعالی دو طرح کی براءتین لکھدیتا ہے (۱) براءۃ از نفاق (۲) براءۃ از دوزخ اور اُسے قیامت کے دن شہیدون کے ساتھ رکھیگا (حیاۃ القلوب) ابوہریرہ رضی سے مروی ہے کہ رسولِ خدا نے فرمایا قیامت کے دن لوگون کا حشر تین طرح ہوگا (۱) پیدل (۲) سوار (۳) منہ کے بل گھسٹتے ہوئے عرض کیا گیا کہ حضور لوگ منہ کے بل کسطرح چلین گے فرمایا جس نے قدمون کے بل چلایا تھا وہ منہ کے بل چلانے پر بھی قادر ہے بیشک وہ دشوار گزار اور پرخار رستہ منہ ہی کے بل طے کرینگے (ترمذی) پیدل چلنے والے گناہگار مومن ہین اور سوار وہ لوگ ہین جو سب سے پہلے خدا کی راہ مین مال صرف کرتے ہین انپر نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اور نہ یہ غمگین ہونگے اور منہ کے بل چلنے والے کفار ہون گے یہ بھی احتمال ہو کہ ان تینون قسمون مین ایک قسم مومنون کی ہو

وهم ركبان وصنفان من الكفار احدهما المتكبر التجبر المتمرد الذي لا يقبل الموعظة فهؤلاء يحشرون على وجوههم واتباعهم يمشون الحديث قوله عليه السلام راغبين راهبين فهم عوام المؤمنين الذين خلطوا عملا صالحا وآخر سيئا لعلهم اصحاب المعصية وهم الصنف الاول والصنف الثاني الركبان المسرعون الى ما اعد لهم في الجنان وهم الذين اجتنبوا الشبهات لعلهم السابقون (من ابن ملك) اتفقوا على رواية عن ابي هريرة رضي الله عنه يحشر الناس على ثلاثة طرائق راغبين وراهبين واثنان على بعير وثلاثة على بعير واربعة على بعير وعشرة على بعير وهذه الاعداد تفصيل لمراتبهم على سبيل الكناية والتمثيل فمن كان اعلى مرتبة كان اقل شركة واشد سرعة واكثر سباقا فان قلت ركوب الاثنين واخواته ابطريق الاجتماع ام الاعتقاب قلت بطريق الاعتقاب لكن الاولى ان يحمل على وجه الاجتماع لان في الاعتقاب لا يكون الاثنان ولا الثلاثة على بعير واحد حقيقة وانما اقتصر على ذكر العشرة اشارة الى انها غاية عدد الراكبين على بعير وذلك البعير المتحمل للعشرة من بدائع فطرة الله تعالى كناقة صالح حيث قويت على ما لا يقوى عليه غيرها من النوق

یعنے سوار اور دو قسمین کافرون کی یعنے متکبر جابر اور سرکش کافر جو کسی طرح نصیحت نہین ملتے منہ کے بل گھسٹینگے اور ان کے پیرو پیدل چلین گے (الحدیث) رسول خدا کے قول راغبین راہبین سے (جو اگلی حدیث مین آتا ہے) عوام مومنین مراد ہین جنہون نے کوئی کام اچھا کیا کوئی برا۔ شاید یہ گناہ گار لوگ ہین جو قسم اول مین داخل ہین دوسری قسم مین وہ سوار داخل ہین جو جنت کے سامانون کی طرف دوڑینگے یہ شبہات سے بچنے والے لوگ ہین جو سابقین مین داخل ہین (ابن مالک) ابو ہریرہ سے متفقہ روایت ہے کہ لوگون کا حشر تین طریقہ سے ہوگا ان مین بعض راغب ہون گے اور بعض خوفناک اور کسی اونٹ پر دو کسی پر تین کسی پر چار کسی پر دس آدمی سوار ہون گے یہ کنایے اور تمثیل کے طور پر لوگون کے مرتبون کی تفصیل ہے جسکا مرتبہ اعلی ہوگا اُس کے اونٹ پر شریک کم ہون گے اور وہ اونٹ تیز رفتار اور سریع السیر ہوگا اب اگر تم پوچھو کہ ایک اونٹ پر دو یا چار یا دس آدمیون کا سوار رہونا بطریق اجتماع ہوگا یا ایک کے پیچھے دوسرا اُسی اونٹ پر سوار ہو جائے گا۔ مین جواب دیتا ہون کہ اجتماع مراد نہین بلکہ ایک کے پیچھے دوسرا سوار ہوگا لیکن بہتر یہ ہے کہ حدیث کو طرز اجتماع ہی پر محمول کیا جائے اس لیئے کہ ایک کے پیچھے دوسرے کے سوار ہونے مین دو ہی شخص متصور ہو سکتے ہین فی الحقیقۃ ایک اونٹ پر تین سوار نہین ہوا کرتے اور دس پر اسلیئے اقتصار ہوا ہے کہ یہ عدد راکبین کی انتہا ہے دس سوارون کو اُٹھانے والا اونٹ اللہ تعالی کی عجائب المخلوقات کا نمونہ ہوگا اس مین ناقہ صالح کی طرح وہ قوت ہوگی جو دیگر اونٹون مین نہین پائی جاتی۔

وانما لم يذكر الخمسة والستة وغيرهما الى العشرة للايجاز ولم يذكر ايضا فى السابقين من تفرد منهم بركوب بعير لان المراد من الناس غير الخواص ولعل ذلك يكون مرتبة الانبياء والاولياء وتحشر بقيتهم النار وهم الفرقة الثالثة تقيل معهم حيث قالوا من القيلولة وهى النوم فى الظهر وتبيت معهم حيث باتوا وتصبح معهم حيث اصبحوا وتمسى معهم حيث امسوا يعنى ان النار تلازم هذه الفرقة فى جميع احوالهم وهم الكفار قال بعض الشراح هذا الحشر يكون قبل القيامة احياء الى الشام بقرينة قيلولتهم وبيتوتتهم لان هذه الاحوال انما تكون فى الدنيا ولان الناس يبعثون من القبور حفاة غير موصوفين بالركوب والتعاقب وهذا آخر اشراط الساعة كما جاء فى حديث آخر وآخر ذلك نار تخرج من قعر عدن تطرد الناس الى محشرهم وقال بعضهم يكون بعد البعث لان الحشر اذا ذكر مطلقا يصرف الى ما بعد الموت هو المختار للامام التورپشتی لما روى عن ابى هريرة من الحديث المتقدم يحشر الناس يوم القيامة على ثلاثة اصناف الى اخر الحديث واما الظالم فعن ابى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم فيما يروى عن ربه تعالىٰ انه قال يا عبادى انى حرمت الظلم على نفسى وعلى عبادى الا فلا تظالموا (رواه مسلم والترمذی)

پانچ سے لے کر دس تک کا ذکر اختصار کے لئے نہیں کیا گیا اور سابقین میں اُس شخص کا ذکر بھی نہیں آیا جو ایک اونٹ پر اکیلا سوار ہوگا کیونکہ لوگوں سے غیر خواص مراد ہیں شاید یہ انبیاء اور اولیاء کا مرتبہ ہوگا اور باقی کو آگ اکٹھا کرلے گی یہ تیسرا فرقہ ہے کہ جس جگہ یہ دوپہر کو سوئیں گے آگ اسی جگہ ٹھیر جائے گی اور جہاں رات گزاریں گے آگ وہیں شب باش ہوگی اور صبح ہو یا شام ہر وقت اُن کے ساتھ اور ہر حال میں اُن کے گرداگرد رہے گی یہ لوگ کفار ہوں گے بعض شارحین کا قول ہے کہ یہ حشر قیامت سے پہلے زندہ لوگوں کے ساتھ ملک شام کی طرف ہوگا کیونکہ دوپہر کو سونا اور رات گزارنا اس بات کا قرینہ ہے کہ یہ احوال دنیا میں ہوا کرتے ہیں دوسری وجہ یہ ہے کہ لوگ قبروں سے ننگے پاؤں اٹھکر محشر کی طرف چلیں گے وہاں سواریاں کہاں البتہ اس طرح کی آگ کا ظہور قیامت کی سب سے پچھلی علامت ہے چنانچہ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ سب سے پیچھے قعر عدن سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو محشر کی طرف ہنکالے جائے گی بعض علماء کا قول ہے کہ یہ آگ قبروں سے اُٹھنے کے بعد ظاہر ہوگی کیونکہ لفظ حشر جب مطلق بولا جاتا ہے تو زمانہ مابعد الموت مراد ہوا کرتا ہے امام تورپشتی نے اسکو پسند کیا ہے کیونکہ ابوہریرہ سے گزشتہ حدیث میں یہ روایت آچکی ہے کہ قیامت کے دن لوگوں کا حشر تین طرح ہوگا (الی آخر الحدیث) ظالم کے بارہ میں ابوہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ اللہ تعالیٰ سے بطور حدیث قدسی روایت فرماتے ہیں کہ میرے بندو! میں نے اپنی اور تمہاری ذات پر ظلم کرنا حرام کردیا ہے خبردار کسی پر ظلم نہ کرنا (مسلم و ترمذی)

فضيحتي عند الخلائق تقدست وتعاليت عن الظلم وعن جابر رضي الله تعالى عنه انه عليه
السلام قال اتقوا الظلم فان الظلم ظلمات يوم القيامة واتقوا الشح فان الشح اهلك من
كان قبلكم وحملهم على ان سفكوا دماءهم واستحلوا محارمهم قال القاضي عياض وهو على
ظاهره فيكون الظلم ظلمات على صاحبه لا يهتدي يوم القيامة سبيلا حين يسعى نور المؤمنين
بين ايديهم وبايمانهم ويحتمل ان الظلمات ههنا الشدائد وقوله فان الشح اهلك من كان
قبلكم يحتمل ان هذا الهلاك هو الهلاك الذي اخبر عنه في الدنيا وفي الآخرة وقال جماعة
الشح البخل وقيل الشح الحرص على ما ليس عنده والبخل بما عنده وعن ابي هريرة رضي الله
عنه عن النبي عليه السلام انه قال من كانت عنده مظلمة لاخيه من عرضه او من
شيء آخر فليستحلله اليوم قبل ان لا يكون دينار ولا درهم ان كان له عمل صالح اخذ
منه بقدر المظلمة وان لم يكن له حسنات اخذ من سيئات صاحبه وحملت عليه (رواه
البخاري والترمذي) فان قلت هذا ينافي قوله تعالى (ولا تزر وازرة وزر اخرى) قلت
الظالم مجزي بقدر ظلمه وانما اخذ من سيئات المظلوم تخفيفا له وتحقيقا للعدل

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ تم ظلم سے الگ اور اُس سے بچے رہو جابرؓ سے مروی ہے رسول خدا فرماتے
ہین لوگو! ظلم سے پرہیز کرو کیونکہ ظلم قیامت کا اندھیرا ہے اور بخل سے بچتے رہو کیونکہ بخل نے پہلی
قومون کو ہلاک کیا اور خونریزی پر اُبھارا اور اسی بخل کے باعث اُنہون نے حرام کو اپنے لئے حلال کر لیا
قاضی عیاض کہتے ہین کہ حدیث ظاہر معنوں پر محمول ہے کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیرا بنکر ظالم کے سامنے
آجائے گا کہ اُسے کہین رستہ نملیگا جبکہ مومنون کا نور اُن کے آگے اور دہنی طرف موجود ہوگا اور یہ بھی
احتمال ہے کہ اندھیرون سے سختیان مراد ہون اور اس قول مین کہ بخل نے تمسے پہلی قومون کو ہلاک کیا یہ
احتمال ہے کہ اس سے وہ ہلاک مراد ہے جسکی دنیا و آخرت مین خبر دیگئی ہے لفظ شُح جو اس حدیث مین
بعض کے نزدیک بمعنے بخل ہے اور بعض کے نزدیک غیر کے مال کی حرص اور اپنے مال پر بخل کو شُح
کہتے ہین ابوہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا جس کسی کے ذمہ
اپنے بھائی مسلمان کا آبرو یا مال وغیرہ کے متعلق کوئی حق ہو اُسے چاہیئے کہ آج معاف کرالے
کیونکہ قیامت کے دن اُس کے پاس نہ دینار ہوگا نہ درہم البتہ اُسکے پاس اگر کوئی عمل صالح ہوگا تو
چھین کر بقدر حق مظلوم کو دلایا جائے گا اور اگر نیکیان نہون گی تو مظلوم کی برائیان اس پر لاد
دیجائینگی (بخاری ترمذی) اگر تم یہ کہو کہ یہ آیت وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰی (کوئی شخص کسی
دوسرے کے گناہ کا بوجھ نہ اُٹھائے گا) کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔ مین جواب دونگا کہ فی الواقع ظالم
کو اُسکے ظلم کے مطابق سزا دیجائیگی اور اسپر مظلوم کی برائیان تخفیفِ مظلوم اور اثبات عدل کیلئے لاد دیجائینگی

فمعنى الاٰية ان واحد الو قال لاخر احمل عنك وزرك لايؤاخذ به فى الاخرة قال الفقيه ابو الليث ليس شئ من الذنوب اعظم من الظلم لان الذنب اذا كان فيما بينك وبين الله تعالى فان الله تعالى كريم ان يتجاوز عنك وان كانت الذنوب بينك وبين العباد فلا حيلة لك سوى ارضاء الخصم فينبغى للظالم ان يتوب من الظلم ويستحل من المظلوم فى الدنيا فاذا لم يقدر عليه ينبغى ان يستغفر له ويدعوله فانه يرجى ان يحلله بذلك عن ميمون بن مهران ان الرجل اذا ظلم انسانا فان اراد ان يتحلل منه ففاته ولم يقدر عليه فاستغفر له فى دبر كل صلوٰة خرج من مظلمته قال بعض اهل المعرفة الظلم ثلاثة اوجه ظلم يغفره الله تعالى وظلم لا يغفره الله تعالى وظلم يقضى الله تعالى فيه فاما الظلم الذى يغفره الله فهو ظلم فيما بينهم وبين ربهم من ترك الصلوٰة والصوم والزكاة والحج وفعل المحارم واما الظلم الذى لا يغفره الله فهو الشرك كما قال الله تعالى فى سورة النساء (ان الله لا يغفر ان يشرك به ويغفر مادون ذلك لمن يشآء) وفى هذه الاٰية دليل على ان صاحب الكبيرة اذا مات من غير توبة فانه فى خطر المشية ان شاء عفا عنه وادخله الجنة بفضله وكرمه وان شاء عذبه بالنار ثم يدخله الجنة برحمته واحسانه

آیت کے یہ معنی ہین کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے سے یہ کہے کہ تیرے گناہ کا بوجھ میرے ذمے تو آخرۃ کے لحاظ سے اسبات کا اعتبار نہو گا فقیہ ابو اللیث کا قول ہے کہ کوئی گناہ ظلم سے بڑھکر نہین ہے کیونکہ اگر خدا کا گناہ کیا جائیگا تو اُسکی ذات کریم ہے کیا تعجب درگزر ہو جاے اور اگر بندے کا گناہ ہو گا تو صاحب حق کو رضامند کرنے کے سوا اُسکی معافی کا اور کوئی طریقہ نظر نہین آتا اسلیئے ظالم پر فرض ہے کہ ظلم سے توبہ کرے اور مظلوم سے دنیا مین معاف کرالے اور اگر اس پر قادر نہو تو اسکے لئے استغفار اور دعا کرے توقع ہے کہ معافی ملجائے گی۔ میمون بن مہران سے روایت ہو کہ آدمی کسی پر ظلم کر کے معاف کرانا چاہتا ہو لیکن اس کا موقع ہات سے نکل جائے اور قابو نہ چل سکے تو ہر نماز کے بعد اُس کے لیئے استغفار کرے معاف ہو جائے گا بعض اہل معرفت کا قول ہے کہ ظلم کی تین قسمین ہین (۱) وہ ظلم کہ خدا اسکو معاف کردے گا (۲) وہ ظلم کہ اللہ تعالی اُسے نہ بخشیگا (۳) وہ ظلم کہ اللہ تعالی اس کی بابت فیصلہ کرے گا جس ظلم کو اللہ تعالی معاف کردے گا وہ خدا کا گناہ ہے مثلاً ترک صوم وصلوۃ وحج وزکوۃ اور ارتکاب محرمات اور جس ظلم کو خدا نہ بخشے گا وہ شرک ہی چنانچہ خود سورہ نسار مین فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ الخ (بیشک اللہ تعالی شرک کو نہ بخشیگا اور اسکے سوا اور گناہ کو جسے چاہے گا معاف فرمادے گا) اس آیت سے یہ نکلتا ہے کہ کبیرہ گناہ کا مرتکب اگر بے توبہ مرگیا تو مشیتِ الٰہی کے ماتحت رہتا ہے وہ چاہے اپنے فضل وکرم سے معاف فرماکر جنت مین بھیجدے چاہے دوزخ مین ڈالکر عذاب دے اور پھر اپنی رحمت واحسان کے باعث بہشت مین داخل کرے

لان الله تعالیٰ وعد المغفرة لما دون الشرك فان مات على الشرك فهو مخلد فی النار واما الظلم الذی یقضی الله تعالیٰ فیه قضاء فظلم العباد فیما بینهم كالغیبة والبهتان والنمیمة وقتل النفس بغیر حق واكل المال الحرام والضرب والشتم وغیر ذلك من حقوق العباد (موعظہ حسنہ) (حكی) انه كان لعاد ابنان احدهما شداد والآخر شدید یملكا قهرا فمات شدید وملك شداد وحده الدنیا وكان یقرأ الكتب فسمع ذكر الجنة فقال اصنع فی الدنیا مثل الجنة جنة على وجه الارض فشاور الملوك فقال انی ارید ان ابنی الجنة التی وصفها الله تعالیٰ فی كتابه فقالوا الامر الیك والدنیا كلها فی حكمك فامر بان یجمعوا ذهبا وفضة من المشرق والمغرب ثم جمعوا البنائین واختاروا منهم ثلثمائة رجل تحت ید كل رجل الف رجل فطافوا عشر سنین ووجدوا ارضا طیبة فیها الاشجار والانهار فبدؤا ابناء الجنة فرصفا فرصفا لبنة من ذهب ولبنة من فضة فلما تم بناؤها اجروا فیها انهارا وغرسوا فیها اشجارا اجذوعها من فضة وفروعها من ذهب وبنوا فیها قصورا من یاقوت احمر وبلور ابیض وعلقوا الدر والیاقوت على اغصان الاشجار والقوا الجواهر واللؤلؤ فی الانهار

کیونکہ اُس نے بجز شرک کے دیگر تمام گناہون کی بخشش کا وعدہ کرلیا ہے البتہ جو مشرک ہوکر مریگا وہ ابدالآباد تک جہنم مین رہیگا اور جس ظلم کا فیصلہ خود اللہ تعالیٰ کرے گا وہ بندون کے باہمی گناہ ہین مثلاً غیبت بہتان چغل خوری قتل ناحق حرام کا مال کھانا مارنا گالیان دینا اور علیٰ ہذا القیاس دیگر حقوق العباد (موعظہ حسنہ)

حکایت عاد کے دو بیٹے تھے ایک کا نام شداد دوسرے کا شدید دونون زبردستی بادشاہ بن بیٹھے چند روز کے بعد شدید مرگیا اور اکیلا شداد ساری دنیا کا مالک [illegible] کتابین دیکھا کرتا تھا ایکدن جنت کا ذکر سنا اور یہ کہا کہ مین آسمانی جنت کی طرح زمین پر ایک جنت بناؤن گا چنانچہ اِس مین دیگر بادشاہون سے مشورہ کیا اور یہ کہا کہ مین اُسی طرح کی ایک جنت بنانی چاہتا ہون جس کی تعریف اللہ تعالیٰ نے اپنی کتابون مین بیان فرمائی ہے [illegible] کہا [illegible] تمام ملک دنیا آپ کا ہے شداد نے حکم دیا کہ مشرق سے لیکر مغرب تک جہان کہین سونا [illegible] موجود ہو سب جمع کرلیا جائے پھر معمار بلائے گئے اور اُن مین سے تین سو ایسے کاریگر منتخب ہوئے جنکے ہاتھ تلے ہزار ہزار دیگر معمار تھے یہ لوگ دس برس تک ملک کو چھانتے پھرے آخر ایک [illegible] قطعۂ زمین کو منتخب کیا جس مین سرسبزی نہرین اور درخت بکثرت تھے اور یہان تین میل مربع ایک باغ کی بنیاد ڈالی جس کی ایک اینٹ سونے کی تھی ایک چاندی کی جب یہ بنکر تیار ہوگیا [illegible] نہرین جاری کین اور ایسے مصنوعی درخت لگائے جنکے تنے چاندی کے اور شاخین [illegible] شاخون پر موتی اور یاقوت جڑے گئے اس باغ مین یاقوت اور بلور کے محل تیار ہوئے نہرون مین موتی اور دیگر جواہر ڈالے گئے

والمسك والعنبر فيما بين الانهار والاشجار فلما قربنا ؤها ارسلوا الى شداد واخبروه
بتمام الجنة فسار اليها باهل مملكته فكان الملوك والاعوان ياخذون الذهب والفضة
فلما فلم يبق شئ منهما الا مقدار درهمين في عنق صبي يتيم فاخذوه منه فرفع الصبي وجهه
الى السماء فقال الهي انت تعلم ما يعمل هذا الظالم بعبادك وامائك فاغثنا يا غياث
المستغيثين فامن ملائكة السماء على دعاء الصبي فارسل الله تعالى جبرائيل عليه السلام فلما
كان منها مسيرة يوم وليلة صاح جبرائيل عليه السلام من السماء فهلكوا جميعا قبل الدخول في
الجنة فلم يبق منهم غني ولا فقير ولا ملك بسبب دعاء الصبي المظلوم (زبدة الواعظين) ايها
العزيز ما قلنا لك واياك والمشي الى باب السلاطين فانه من غير ضرورة ظلم ... فان
فان السعي نحو ... واكرامهم حرق امر الله تعالى بالاعراض عنهم بقوله فاعرض عمن تولى عن
ذكرنا ولم يرد الا الحيوة الدنيا) وهو تكثير لسوادهم واعانة لهم على ظلمهم ... لسبب
طلب مالهم فهو سعي الى حرام وقد قال النبي عليه السلام من تواضع لغني لغناه ذهب ثلثا دينه
هذا في غني صالح فما ظنك بالغني الظالم وانما قال ذلك لان المرء بقلبه ولسانه ونفسه

اور انہار و اشجار میں مشک و عنبر بسا گیا ... لوگوں کے بعد شداد کو بہشت باغ کی خبر دیگئی چنانچہ وہ
معہ ارکان سلطنت اسکی سیر کیلئے ... ہر جگہ لوگوں سے تمام زمانہ کا سونا چاندی غلط چھین لیا تھا
ایک یتیم لڑکے کے گلے میں بقدر دو درہم چاندی کی کوئی چیز تھی جب وہ چھینی گئی تو لڑکے نے آسمان کی
طرف دیکھکر کہا کہ الٰہی اس ظالم کے فعل سے آگاہ ہے کہ تیری مخلوق سے کیا کر رہا ہے اے فریادرس
ہماری مدد کر چنانچہ لڑکے کی دعا پر فرشتوں نے آمین کہی اللہ تعالیٰ نے جبرئیل کو بھیجا اور جب ایک رات
دن کی مسافت رہگئی تو جبرئیل نے چیخ ماری اور شداد وغیرہ اس باغ میں داخل ہونے سے پہلے ہلاک ہوگئے
اور اس لڑکے کی بد دعا کے باعث کوئی فقیر یا مالدار یا بادشاہ جانبر نہو سکا (زبدۃ الواعظین) اے عزیز ہماری
نصیحت کو یاد رکھ اور سلاطین و امراکی مصاحبت سے بچارہ کیونکہ یہ مصاحبت بلاضرورۃ ہو تو ظلم اور
اکتساب معصیت ہے کیونکہ اسمیں امراکی تواضع اور انکا اکرام پایا جاتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس آیۃ میں
انسے اعراض کا حکم فرمایا ہے فَاَعْرِضْ عَمَّنْ تَوَلّٰی الآیہ یعنے جس نے ہماری یاد سے منہ پھیرا ہو اور جس کا
مقصود صرف دنیوی زندگی ہو اس سے اعراض کرو ... اُن کے پاس جانا انکی جماعت ... اور ظلم پر انکی اعانت
کرنا ہے اور اگر یہ مصاحبت مال حاصل کرنیکے لئے ہے تو حرام شے کی بابت کوشش ہے حالانکہ رسول خدا
فرماتے ہیں کہ جو شخص مال کے باعث کسی مالدار کی تواضع کرتا ہے اُس کا دو تہائی دین جاتا رہتا ہے یہ نیکبخت
مالدار کی بابت ہے اب تمہیں بتاؤ کہ ظالم مالدار کی نسبت کیا ... کرنا چاہیے ... مالدار کی تواضع سے
دو تہائی دین جاتے رہنے کی یہ سبب ہے کہ دل زبان اور نفس کے مجموعہ کا ... ہے

فاذا تواضع لغنی بنفسه ولسانه ذهب ثلثا دينه فلو اعتقد فضله بقلبه كما تواضع لبدنه ونفسه ذهب دينه كله وعلى الجملة فحركاتك وسكناتك باعضائك محصورة عليك فلا تحرك شيئا منها فی معصية الله اصلا واستعملها فی طاعة الله واعلم انك ان قصرت فی المراقبة فعليك يرجع وباله ای عقابه وان شمرت فاليك تعود ثمرته وثوابه والله غنی عنك وعن عملك وانما كل نفس بما كسبت رهينة واياك ان تقول ان الله كريم رحيم يغفر ذنوب العصاة فان هذه كلمة حق لا يجوز ان يراد به الباطل وصاحب هذا القول اذا لم يقل هذا من حقيقة حاله ملقب بالحماقة بتلقيب رسول الله حيث قال الكيس ای العاقل الحاذق من دان نفسه ای ذل وعمل لما بعد الموت والاحمق من اتبع نفسه هواها شهواتها وتمنی علی الله الاماني ای الرجاء بلا عمل واعلم ان قوله هذا يشبه قول من يريد ان يصير فقيها عالما فی علوم الدين فاشتغل بالباطل وكقول من يريد مالا فيترك الحراثة والتجارة والكسب (بداية الهداية للامام الغزالي رحمة الله عليه)

سورة **بسم الله الرحمن الرحيم** الحجر

(نبئ عبادی انی انا الغفور الرحيم وان عذابی هو العذاب الاليم) فذلكة ما سبق من الوعد والوعيد وتقرير له

جب نفس نے کسی مالدار کی تواضع کی اور زبان نے اچھا کہا تو دو تہائی دین جاتا رہا اور اگر نفس و زبان کی طرح دل سے بھی اسکی بزرگی کو مان لیا تو سارے کا سارا دین تباہ و برباد ہو گیا حاصل کلام یہ ہے کہ اے انسان تیرے تمام حرکات و سکنات کا حساب لیا جائے گا اپنی کسی عضو کو معصیت الٰہی میں نہ لگا بلکہ طاعت میں صرف کر تمھیں یہ معلوم رہے کہ اگر تم مراقبہ میں قصور کروگے تو اس کا وبال تم پر پڑیگا اور اگر اسکے لئے تیار رہوگے تو اسکا پھل ملیگا حالانکہ اللہ تعالیٰ تمسے اور تمہارے عملوں سے بے نیاز ہے بلکہ ہر شخص اپنے اعمال کے ساتھ متعلق ہے ہاں یہ ہرگز نہ کہنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کریم و رحیم ہے بندوں کے سب گناہ بخشدیگا کیونکہ اس کلمہ حق سے ارادہ باطل نکرنا چاہیے اس قول کا قائل جب حقیقت حال کے مطابق اسے نہ کہے گا تو حماقت کے اس لقب کا مستحق ہوگا جو رسول خدا نے دیا ہے کیونکہ آپ فرماتے ہیں دانا وہ شخص ہے جو اپنے نفس کو ذلیل سمجھے اور مابعد موت کے لئے عمل کرے اور احمق وہ ہے جو اپنے نفس کو بری خواہشوں کے پیچھے لگائے اور بلا عمل اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی آرزو رکھے یہ بھی بات لینا چاہئے کہ اس قول کی ایسی مثال ہے جیسے کوئی شخص فقیہ علوم دینی کا عالم ہونا چاہے اور باطل مشغلے اختیار کرے یا مال حاصل کرنیکا ارادہ رکھے اور کھیتی تجارت یا کسب کو چھوڑ بیٹھے (بدایۃ الھدایہ مؤلفہ امام غزالی)

سورۃ **بسم اللہ الرحمن الرحیم** الحجر

[illegible] میرے بندوں کو خبر دیدو کہ میں مغفرت کرنیوالا مہربان ہوں [illegible]

وفي ذكر المغفرة دليل على انه لم يرد بالمتقين من يتقي الذنوب باسرها كبيرها وصغيرها
وفي توصيف ذاته بالغفران والرحمة دون التعذيب ترجيح الوعد وتاكيده (قاضي) سبب
نزول هذه الآية ان النبي عليه السلام خرج على اصحابه وهم يضحكون فقال اتضحكون
وبين ايديكم النار فجاء جبرائيل عليه السلام فقال يقول لك ربك يا محمد لا تقنط عبادي
فاني غفور لذنوبهم رحيم بهم (عيون) قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الا
انبئكم بابخل البخلاء الا انبئكم باعجز الناس اى عن طلب الرحمة والمغفرة بالصلوٰة عليه
صلى الله عليه وسلم عند ذكر اسمه الشريف بين يديه من ذكرت عنده فلم يصل على اللهم
صل على محمد وعلى جميع الانبياء والمرسلين وعلى آل محمد وصحبه واهل بيته وسلم فعلم من هذا
الحديث ان لا يأتي بالصلوٰة عليه كما اذا ذكر اسمه الا عاجزهم ومن الخير قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لو يعلم المؤمن ما عند الله من العقوبة ما طمع في جنته احد وفيه بيان كثرة عقوبته كيلا يغتر
مؤمن برحمته فيامن من عذابه لو يعلم الكافر ما عند الله من الرحمة اى من غير التفات الى العقوبة
ما قنط من جنته احد وفيه بيان كثرة رحمته كيلا يخاف كافر من الايمان بعد سنين كثيرة في

مغفرت کا ذکر اسبات کی دلیل ہے کہ متقین سے وہ لوگ مراد نہیں ہیں جو کبیرہ وصغیرہ تمام گناہوں
سے کلیتہ پرہیز کرتے ہوں اور اپنی ذات کو تعذیب سے قطع نظر غفران رحمت کے ساتھ موصوف کرتے
ہیں بشارت کی ترجیح اور تاکید ہے (قاضی بیضاوی) اس آیت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہوا کہ ایک دن
رسول خدا صحابہ کے پاس آئے اور انہیں ہنستے دیکھکر فرمایا کہ افسوس تم دوزخ کے موجود ہوتے ہنس رہے ہو
اتنے میں جبرئیل آئے اور یہ کہا کہ آپکا پروردگار ارشاد فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو ناامید نکرو میں انکے
گناہوں کا بخشنے والا اور انپر مہربان ہوں (عیون) رسول خدا نے فرمایا کہ کیا میں تمکو بخیلوں کے بخیل
اور نہایت [illegible] آدمی کی خبر ندوں عاجز سے مراد وہ شخص ہے جسکے روبرو رسول خدا کا مبارک
[illegible] درود نہ بھیجنے کے باعث رحمت و مغفرت حاصل کرنے سے محروم رہے
[illegible] جسکے سامنے میرا تذکرہ ہو اور وہ مجھپر درود نہ بھیجے (الٰہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر
[illegible] انبیاء [illegible] پر اور آپ کی آل و اصحاب اور اہلبیت پر رحمت اور سلام نازل فرما) اس
[illegible] سے ظاہر ہوا کہ رسول خدا کا مبارک نام سننے کے بعد تارک درود نہایت درجہ کا محروم شخص
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اگر مسلمان عقوبت الٰہی سے واقف ہوجائے تو کبھی
کوئی [illegible] طمع نہ [illegible] میں کثرت عذاب کی طرف اشارہ ہے تاکہ آدمی رحمت کے دھوکے میں عذاب
ہی سے بےخوف نہو جائے اور اگر کافر کو عذاب سے قطع نظر اسکی رحمت کا حال معلوم ہوجائے تو جنت سے
کسی کو ناامیدی نہو اسمیں کثرت رحمت کا [illegible] تاکہ کوئی [illegible] برسوں حالت [illegible] میں رہ [illegible] ایمان لانے سے خوف [illegible]

فعلى العبد أن يكون خائفا من الله تعالى لأن الخوف والرجاء كالجناحين للمؤمن لأنه يصل
بهما إلى ما يرجو من الله تعالى ويأمن مما يخافه وقال لقمان لابنه يا بني ارج الله رجاء لا تأمن
فيه من مكره وخف الله خوفا لا تيأس فيه من رحمته قال الفقيه أبو الليث رحمه الله تعالى
علامة الخوف تتبين في ثمانية أشياء أولها أن تتبين في لسانه فيمنع لسانه من الكذب
والغيبة وكلام الفضول ويجعل لسانه مشغولا بذكر الله وتلاوة القرآن ومذاكرة العلم
والثاني أن يخاف في أمر بطنه فلا يدخل بطنه إلا حلالا قليلا ويأكل من الحلال مقدار حاجته
والثالث أن يخاف في أمر بصره فلا ينظر إلى الحرام ولا إلى الدنيا بعين الرغبة وإنما يكون
نظره على وجه العبرة والرابع أن يخاف في أمر يده فلا يمد يده إلى الحرام وإنما يمد يده
إلى ما فيه الطاعة والخامس أن يخاف في أمر قدميه فلا يمشي في معصية الله تعالى وإنما
يمشي في طاعة الله تعالى والسادس أن يخاف في أمر قلبه فيخرج منه العداوة والبغضاء وحسد
الإخوان ويدخل فيه النصيحة وشفقة المسلمين والسابع أن يكون خائفا في
أمر طاعته فيجعل طاعته خالصة لوجه الله تعالى ويخاف الرياء والنفاق والثامن
أن يخاف في أمر السمع فلا يسمع إلا الحق (سنانية)

بندے کا فرض ہے کہ خدا سے ہر وقت ڈرتا رہے کیونکہ خوف ورجا مومن کے لئے گویا دو پر ہین جن کے وسیلہ سے
اپنی امیدون کی طرف پہنچ جائے گا اور خوف سے امن مین رہیگا۔ لقمان نے اپنے صاحبزادے کو نصیحت کی
کہ خدا سے امید رکھنے مین اُسکے عذاب سے نڈر اور خوف کرنے مین اُسکی رحمت سے مایوس نہو۔ فقیہ
ابو اللیث کا قول ہے کہ خوف الٰہی کی علامت آٹھ چیزون مین ظاہر ہوا کرتی ہے (۱) زبان مین اسلئے
زبان کو جھوٹ غیبت اور فضول بکواس سے روک کر ذکر الٰہی تذکرۂ علم اور تلاوت قرآن مین مشغول رکھنا
چاہیئے (۲) کھانے پینے کے متعلق احتیاط رکھنے مین اسلیئے پیٹ کو بقدر حاجت حلال کی روٹی دینی
چاہیئے خواہ تھوڑی ہی کیون نہو (۳) دیکھنے کے متعلق احتیاط مین اسلیئے محرمات اور دنیا کو رغبت
کی نگاہ سے ہرگز نہ دیکھے بلکہ اسپر بنظر عبرت نگاہ ڈالنی چاہیئے (۴) ہاتون کے متعلق احتیاط رکھنے
مین اسلیئے ہاتون کو حرام کی طرف نہ بڑھائے بلکہ طاعت الٰہی کی طرف دراز کرے (۵)
پاؤن کے متعلق احتیاط رکھنے مین اس لیئے طریق معصیت کو چھوڑ کر طاعت کے رستہ مین قدم
بڑھانا چاہیئے (۶) دل کے احتیاط رکھنے مین اسلیئے ضرور ہے کہ دل سے عداوت بغض اور
حسد کو نکالکر اسمین نصیحت اور شفقت اہل اسلام کو جگہ دے (۷) طاعت کے متعلق احتیاط رکھنے
مین اسلیئے فرض ہے کہ طاعت صرف اللہ کے لیئے ہو ریا اور نفاق سے ہمیشہ ڈرتا رہے (۸) سننے کے
متعلق احتیاط رکھنے مین اسلیئے ضرور ہے کہ حق کے سوا اور کسی چیز کو نہ سنے (سنانیہ)

قال الامام القشیری قدس الله سره لما ذکر حدیث المتقین فی الآیة التی قبل هذه الآیة بقوله ان المتقین فی جنات وعیون الآیة وما لهم من رفیع المنزلة علم انکسار قلوب العاصین فقال لنبیه اخبر عبادی العاصین انی انا الغفور الرحیم ای ان کنت المشکور الکریم للمطیعین فانی انا الغفور الرحیم للعاصین وجاء فی الخبر مسندا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان رجلا یؤمر به الی النار فاذا بلغ ثلث الطریق التفت واذا بلغ نصف الطریق التفت واذا بلغ ثلثی الطریق التفت فیقول الله تعالی ردوه ثم یسأله ویقول لم التفت فیقول یا رب لما بلغت ثلث الطریق تذکرت قولک (وربک الغفور ذو الرحمة) فقلت لعلک تغفر لی فلما بلغت نصف الطریق تذکرت قولک (ومن یغفر الذنوب الا الله) فقلت لعلک تغفر لی ولما بلغت ثلثی الطریق تذکرت قولک (قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله) فازددت طمعا فیقول الله تعالی اذهب فقد غفرت لک فعلی العاقل ان یسأل من الله تعالی المغفرة لذنوبه ویبکی من خشیة الله تعالی ویعترف بتقصیراته ویتوب الی الله تعالی انه تعالی تواب لا یرد التائب خائبا من بابه

امام قشیری کہتے ہین کہ چونکہ اس سے پہلی آیت مین پرہیزگارون کی نسبت یہ فرمایا گیا کہ متقی جنتون اور چشمون مین رہینگے اور انکو بڑے بڑے درجے ملین گے تو اس سے کسیقدر گنہگارون کی دلشکستگی پائی گئی اسلئے اللہ تعالی نے اپنی نبی کو حکم دیا کہ میرے گنہگار بندونکو خبر کردو کہ مین مغفرت کرنیوالا مہربان ہون یعنے اگر نیکون کا بڑا قدردان ہون تو گنہگارون پر نہایت مہربان ہون ایک مرفوع حدیث مین یہ مضمون موجود ہے کہ رسول خدا فرماتے ہین ایک شخص کو دوزخ کا حکم ہوگا اور جب وہ تہائی رستہ تک پہنچ جایگا تو پیچھے پھر کر دیکھیگا اور جب آدھا رستہ طے کرلیگا پھر پیچھے پھر کر دیکھے گا اور جب دو تہائی طے کر چکے گا پھر جہانک دیکھیگا حکم ہوگا کہ اسے پھیر لاؤ چنانچہ فورًا حاضر کیا جائیگا اسوقت سوال ہوگا کہ تو پیچھے پھر پھر کر کیا دیکھتا تھا عرض کرے گا الٰہی جب مین تہائی رستہ تک پہنچ گیا تو حضور کا یہ فرمان یاد آیا وَرَبُّكَ الْغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ (تیرا پروردگار بخشنے والا اور صاحب رحمت ہی) مجھے خیال ہوا کہ شاید میری مغفرت ہو جاے اور جب آدھے رستہ تک پہنچ گیا تو یہ آیت یاد آئی وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ (خدا کے سوا کوئی گناہ معاف نہین کرسکتا) مجھے خیال ہوا کہ شاید میری مغفرة ہو جاے پھر جب مین دو تہائی رستہ طے کر چکا تو حضور کا قول یاد آگیا یَا عِبَادِیَ الَّذِینَ أَسْرَفُوا الآیہ (میرے ان بندون سے کہدو جنہون نے اپنی جانون پر ظلم کیا ہے کہ خدا کی رحمت سے ناامید نہون) اسلئے بخشش کے متعلق میری طمع اور زیادہ ہو گئی اسکے جواب مین اللہ تعالی فرمائیگا کہ جا مینے تجھے بخشا اسلئے عقلمند آدمی کو چاہیئے کہ اللہ تعالی سے گناہون کی مغفرة مانگتا اسکے خوف سے روتا اپنی تقصیرونکا اقرار کرتا ہوا اللہ کی طرف رجوع رہی کیونکہ وہ تواب ہی توبہ کرنیوالے کو اپنے دروازہ سے محروم نہین پھیرتا

حكي انه رئي بعض الصالحين في النوم فسئل عن حاله فقال نجوت بعد كل جهد قيل باي الاعمال وجدت النجاة قال بالبكاء من خشية الله تعالى وطول الاستغفار (كذا في الخالصة) قال عليه السلام الجنة اقرب الى احدكم من شراك نعله والنار مثل ذلك اشارة الى المذكور اى النار مثل الجنة في كونها اقرب من شراك النعل وانما كانت الجنة والنار كذلك لان سبب دخولهما مع الشخص وهو العمل الصالح والسيئ وهو اقرب اليه من شراك نعله (شرح المصابيح) والمراد من السبب سبب ظاهري لانه قال عليه السلام لا يدخل احدا منكم عمله الجنة ولا يجيره من النار ولا انا يعني ولا انا ادخل الجنة بعملي الا برحمة الله تعالى اى لكن برحمة الله تدخل الجنة وليس المراد توهين امر العمل بل نفي الاغترار به وبيان انه انما يتم بفضل الله روي عن النبي عليه السلام انه قال خرج من عندي جبرائيل انفا فقال يا محمد والذي بعثك بالحق نبيا ان عبدا من عباد الله تعالى عبد الله تعالى خمس مائة عام على رأس جبل يحيط به بحر فاخرج الله له عينا عذبة في اسفل الجبل وشجرة رمان كل يوم تخرج رمانة فاذا امسى نزل واصاب من العين الوضوء واخذ تلك الرمانة فاكلها ثم قام للصلاة

حکایت کسی نے ایک نیک آدمی کو اُنکے مرنے کے بعد خواب مین دیکھکر کیفیت پوچھی جواب دیا کہ مینے بڑی محنت کے بعد نجاۃ پائی ہے اُسنے سوال کیا کہ کونسے عمل کے باعث کہا خوف الٰہی سے رونے اور مدتوں توبہ و استغفار کرنے کے باعث (خالصہ) رسول خدا فرماتے ہین کہ جنت تمسے ایسی قریب ہے جیسا جوتی کا تسمہ اور علی ہذا القیاس دوزخ اس کا سبب یہ ہے کہ جنت و دوزخ [illegible] ہونے کے اسباب ہر آدمی کے پاس ہین یعنے نیک عمل اور بدفعل [illegible] دونون چیزین جوتی کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہین (شرح مصابیح) سبب سے یہی ظاہری سبب [illegible] کیونکہ پیغمبر علیہ السلام فرما چکے ہین کہ کسیکو اُسکا عمل جنت مین داخل کرے اور دوزخ سے [illegible] ہو سکتا ہے [illegible] بھی اپنے عمل کے باعث جنت مین نہ جاؤنگا بلکہ [illegible] جنت مین لیجائیگی [illegible] عمل کی توہین مقصود نہین بلکہ یہ مراد ہے کہ آدمی اپنے اعمال پر مغرور نہو اور اس طرف اشارہ ہے کہ دخول محض فضل الٰہی سے ہے [illegible] گئے ہین یہ فرماتے تھے کہ [illegible] خدا کے بندے نے ایسے پہاڑ کی چوٹی [illegible] جسکے نیچے میٹھے پانی [illegible] تمام کرکے وقت یہ عابد [illegible]

فسال ربه أن يقبض روحه ساجدا ولا يجعل للارض ولا لشئ على جسده سبيلا حتى يبعثه وهو ساجد ففعل وقال جبرائيل عم عليه اذا اهبطنا واذا عرجنا وهو على حاله في السجود ونحن نجده في العلم انه يبعث يوم القيامة فيوقف بين يدى الله تعالى فيقول الرب تبارك وتعالى ادخلوا عبدي الجنة برحمتي فيقول بل بعملي فيقول الله تعالى قيسوا عبادة عبدي بنعمتي عليه وبعمله فتوجد نعمة البصر قد احاطت بعبادة خمسمائة سنة وتبقى عليه النعم الباقية بلا عبادة في مقابلتها فيقول الله تعالى ادخلوا عبدي النار قال فيجرونه الى النار فينادي العبد فيقول برحمتك ادخلني الجنة فيقول الله تعالى ردوه الى فيوقف بين يدى الله تعالى فيقول يا عبدي من خلقك ولم تك شيئا فيقول العبد انت يا رب فيقول اكان ذلك بعملك ام برحمتي فيقول بل برحمتك فيقول الله تعالى من قواك على عبادة خمسمائة سنة ومن انزلك في جبل وسط البحر واخرج الماء العذب من بين المالح واخرج تلك الرمانة كل ليلة وانما يخرج في السنة مرة ومن قبض روحك ساجدا فيقول انت يا رب فيقول فذلك كله برحمتي وبرحمتي ادخل الجنة (مشكوة)

اس نے یہ سوال کیا کہ الٰہی میری جان سجدہ مین نکلے اور قیامت تک زمین میرے بدن کو نہ کھا سکے تا کہ حشر کے دن سجدہ کرتا ہوا اٹھون چنانچہ اللہ تعالی نے اسکی مراد پوری کی حضرت جبرئیل کا قول ہے کہ ہم اُترتے چڑھتے اُسکی طرف گزرا کرتے ہین اور اُسے اُسی طرح سجدے مین پاتے ہین اور اللہ تعالی نے ہمین یہ معلوم کرا دیا ہے کہ جب وہ قیامت کے دن حضور کے سامنے لایا جائیگا تو حکم ہوگا کہ میری رحمت کے باعث اسکو جنت مین داخل کردو یہ عرض کریگا کہ نہین بلکہ میرے عمل کے باعث ارشاد ہوگا کہ اِسکے اعمال و عبادات کا میری اُن نعمتون سے مقابلہ کرو جو زندگی بھر اسی ملین ہین چنانچہ نعمت بینائی اُسکے پانسو برس کی عبادات کو گھیر لیگی اور دیگر نعمتون کے مقابلہ مین اُسکے پاس کچھ بھی نہ رہیگا اللہ تعالی فرمائیگا کہ میرے بندہ کو دوزخ مین ڈالدو چنانچہ فرشتے اُسے دوزخ کی طرف گھسیٹین گے اُسوقت ندا کریگا کہ الٰہی مجھے اپنی رحمت سے جنت مین جگہ دے حکم ہوگا کہ لے آؤ چنانچہ حضوری مین پیش ہوگا اور اللہ تعالی یہ فرمائیگا تجھے کس نے پیدا کیا حالانکہ تو لاشے تھا عرض کریگا الٰہی تو نے۔ پھر فرمائیگا تیری پیدایش کا باعث تیرے اعمال تھے یا میری رحمت عرض کریگا نہین۔ تیری رحمت پھر ارشاد ہوگا تجھے پانسو برس کی عبادت کی طاقت کس نے دی تھی اور پہاڑ مین دریا ڈالکر کھاری مین سے میٹھا پانی کس نے نکالا تھا اور ہر روز تازہ انار کون دیا کرتا تھا (حالانکہ انار برس دن پھلتا ہے) اور سجدہ کی حالت مین تیری روح کس نے نکالی تھی۔ عرض کریگا الٰہی تو نے۔ حکم ہوگا کہ یہ سب کچھ ہماری رحمت سے ہوا اور ہم اپنی رحمت سے جنت مین داخل کرتے ہین (مشکوۃ)

قال عليه السلام ان امامكم عقبة لا يجوزها المثقلون من الذنوب الا بمشقة عظيمة وتلك العقبة ما بعد الموت من الشدائد من القبر والحشر والوقوف بين يدي الله تعالى في المحشر والحساب والصراط والميزان ومن علم يقينا بوقوع هذه الاشياء يخفف اثقاله بامتثال اوامره واجتناب نواهيه وبعدم محبة في الدنيا لان قلة الدنيا كمال محض في حق صاحبه وسبب لعلو رتبته ومزيد مثوباته الا ترى الى ما روي عن انس رضي الله تعالى عنه انه قال بعث الفقراء الى رسول الله عليه السلام رسولا فاتى الرسول فقال يا رسول الله اني رسول الفقراء اليك فقال عليه السلام مرحبا بك وبمن جئت من عندهم جئت من قوم احبهم الله تعالى فقال يا رسول الله يقول الفقراء ان الاغنياء قد ذهبوا بالخير كله هم يحجون ولا نقدر عليه ويتصدقون ولا نقدر عليه ويعتقون ولا نقدر عليه واذا مرضوا بعثوا بفضل مالهم ذخرا فقال صلى الله عليه وسلم بلغ عني الفقراء ان من صبر منكم واحتسب فله ثلاث خصال ليس للاغنياء منها شيء الخصلة الاولى ان في الجنة غرفا من ياقوت احمر ينظر اليها اهل الجنة كما ينظر اهل الدنيا الى النجوم لا يدخلها الا نبي او شهيد او مؤمن فقير

رسول خدا فرماتے ہیں کہ تمہارے سامنے ایک ایسی گھاٹی ہے کہ [illegible] سے بوجھل ہیں اُس سے بلا مشقت عبور نہ کر سکیں گے موت کے بعد شدائد قبر حشر و حساب پھر [illegible] اور میزان اور اللہ تعالیٰ کے روبرو کھڑے ہونے کی گھاٹی ہے [illegible] اشیاء کی [illegible] اوامر اجتناب نواہی اور عدم حب دنیا کے باعث اپنے بوجھ ہلکا کر لیتے ہیں کیونکہ [illegible] بلندی مرتبہ اور زیادتی ثواب کا موجب ہے [illegible] طرف دیکھو جو انس بن مالک سے مروی ہے کہ فقراء نے رسول خدا کی خدمت میں ایک قاصد بھیجا اُس نے عرض کی [illegible] فقراء کا قاصد ہوں فرمایا تجھ پر اور جنہوں نے تجھے بھیجا ہے [illegible] لوگوں [illegible] آیا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے اُس نے عرض کیا فقراء التماس کرتے ہیں کہ [illegible] نیکیاں اغنیاء کے حصے میں آگئیں کیونکہ وہ حج زکوۃ پر قادر ہیں [illegible] غلام آزاد کر سکتے ہیں اور بیماری کی حالت میں آخرت کے لیے مال [illegible] ذخیرہ [illegible] ہم یہ بھی نہیں کر سکتے [illegible] ہماری طرف سے فقراء کو پیغام [illegible]
خاص [illegible] پر حاصل ہوں [illegible]
جن کو دیکھ [illegible] جنت [illegible]
[illegible] ان میں صرف نبی یا شہید [illegible]

والثانية يدخل الفقراء الجنة قبل الاغنياء بنصف يوم وهو مقدار خمسمائة عام ويدخل سليمان بن
داؤد عليهما السلام بعد دخول الانبياء باربعين عاما بسبب الملك الذى اعطاه الله تعالى والثالثة
اذا قال الفقير سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر لحق شيئا لم يلحقه الغنى وان انفق
عشرة آلاف درهم كذلك اعمال البر كلها فرجع اليهم الرسول فاخبرهم بذلك فقالوا رضينا يا رب
(تنبيه الغافلين) قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يا ايها الناس توبوا الى الله فانى اتوب
اليه فى اليوم مائة مرة وفيه حث للامة على التوبة لانه صلى الله عليه وسلم اذا كان يتوب فى اليوم
مائة مرة مع عظم شانه وكونه معصوما فكيف لا يشتغل بالتوبة ليلا ونهارا من يدنس جريدة
اعماله بالذنب مرة بعد اخرى ثم ان لا يكون المصر على المعاصى كاملا فى الايمان بل يكون
ناقصا فيه وذلك لان ترك الذنب لا يتصور الا بالصبر والصبر لا يتيسر الا بالخوف والخوف
لا يتحقق الا بالعلم بعظم ضرر الذنوب والعلم بعظم ضرر الذنوب لا يحصل الا بتصديق الله
ورسوله صلى الله عليه وسلم فمن لم يترك الذنوب واصر عليها يصير كانه لم يصدق الله تعالى
ورسوله صلى الله عليه وسلم فيخاف عليه امر عظيم عند الموت اذ ربما يكون موته على الاصرار
سببا لزوال الايمان فيختم له بسوء الخاتمة معاذ الله ويبقى فى جهنم ابد الآباد

---

(۲) فقراء مالداروں سے پانسو برس پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور حضرت سلیمان اپنی بادشاہت کے
باعث دیگر انبیاء سے چالیس برس بعد داخل بہشت ہوں گے (۳) فقیر جب سبحان اللہ والحمد للہ ولا
الہ الا اللہ واللہ اکبر کہتا ہے تو اسقدر ثواب پاتا ہے کہ غنی دس ہزار درم صرف کرنے سے بھی نہیں پاتا علی ہذا
القیاس دیگر نیکیوں کو خیال کرنا چاہیئے جب اس قاصد نے واپس آکر فقراء کو یہ بشارتیں سنائیں تو سب نے
متفق اللفظ ہوکر کہا کہ الہی ہم اس سے رضامند ہیں (تنبیہ الغافلین) رسول خدا فرماتے ہیں۔ لوگو توبہ
کیا کرو کیونکہ میں دن میں سو مرتبہ توبہ کیا کرتا ہوں اس میں امت کو توبہ کی طرف برانگیختہ کرنا منظور ہے
کیونکہ جب رسول خدا باوجود اس عظمت شان اور معصوم ہونے کے دن میں سو مرتبہ توبہ کیا کرتے تھے
تو اس شخص کو جسکا نامۂ اعمال باربار گناہوں کی آلودگیوں سے ناپاک ہوتا رہتا ہے دن رات توبہ
واستغفار میں مشغول رہنا چاہیئے اس سے ظاہر ہوگیا کہ گناہوں پر اصرار کرنے والا درجۂ ایمان میں
کامل نہیں ہوتا بلکہ ناقص رہتا ہے کیونکہ گناہوں کا چھوڑنا بغیر صبر کیئے اور صبر کرنا بلا خوف الہی اور خوف
الہی بلا علم ضرر گناہ اور علم ضرر گناہ بلا تصدیق خدا ورسول متصور نہیں ہوسکتا بس تو جس نے گناہ نہ چھوڑا
اور اسپر اصرار کرتا رہا گویا اسنے خدا ورسول کی تصدیق ہی نہیں کی ایسے شخص کو موت کیوقت عذاب شدید
سے خوف کرنا چاہیئے کیونکہ گناہوں پر اصرار کرنے کے باعث بسا اوقات ایسے کی موت زوال ایمان کا
باعث ہوجاتی ہے اور خاتمہ بہت برا ہوتا ہے (معاذ اللہ) اور ابدالآباد تک جہنم میں رہنا پڑتا ہے

وان لم يمت على سوء الخاتمة بل مات على الايمان يكون في مشية الله تعالى ان شاء يدخله جهنم
ويعذبه فيها بقدر ذنوبه ثم يخرجه منها ويدخله الجنة ولو بعد حين وان شاء يعفو عنه ويدخله
الجنة بلا عذاب اذ لا يستحيل ان يشمله عموم العفو بسبب خفي لا يطلع عليه احد غير الله تعالى (مجالس
رومي) ومن كان اقرب الى الله تعالى فالمصائب له في الدنيا اكثر والبلاء عليه اشد اما تسمع
قوله صلى الله عليه وسلم اشد الناس بلاء الانبياء ثم العلماء ثم الامثل فالامثل قال الله تعالى
(ولنبلونكم بشيء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرين الذين
اذا اصابتهم مصيبة قالوا انا لله وانا اليه راجعون اولئك عليهم صلوات من ربهم ورحمة
واولئك هم المهتدون) ومهما عظم اهل الدنيا في قلبك فقد سقطت من عين الله تعالى واياك ان تبذل
لهم دينك لتنال دنياهم فلا يفعل ذلك احد الا صغر في اعينهم (بداية الهداية للامام الغزالي رحمة الله
تعالى عليه) والفقراء اموات الا من احياه الله تعالى بعز القناعة فالقناعة راحة الابدان وسلامة القلوب
فمن قنع بالرزق فقد فاز بالاخرة وطاب عيشه والتوكل على الله هو الاكتفاء بالله واسقاط الخوف
والرجاء من سوى الله تعالى فالحر عبد اذا طمع والعبد حر اذا قنع (من المجموعات)

اور اگر بُرا خاتمہ نہوا بلکہ آدمی ایمان سے مرا تو اللہ تعالی کو اختیار ہے چاہے اُسے جہنم مین لیجا کر بقدر گناہ
عذاب دے اور پھر جنت مین لیجائے چاہے یونہی معاف فرما کر بلا عذاب جنت مین داخل کردے کیونکہ یہ کچھ
محال نہین ہے کہ کسی مخفی عمل کے باعث کہ جس کو بجز خدا کے اور کوئی نہین جانتا اللہ تعالی کی عام مغفرت
اُسکو نجات دلادے (مجالس رومی) جو شخص جسقدر مقرب بارگاہ الٓہی ہوگا اُسپر اسیقدر زیادہ مصیبتین
اور بلائین آتی رہین گی چنانچہ رسول خدا نے فرمایا ہے سب سے زیادہ بلائین انبیاء پر نازل ہوتی ہین
پھر علماء پر اور پھر درجہ بدرجہ اُن سے کم رتبہ لوگون پر۔ اللہ تعالی فرماتا ہے ہم تمکو کسیقدر خوف اور بھوک
اور جان و مال اور پھلون کے نقصان سے آزمایا کرتے ہین اُن صبر کے بندون کو بشارت دیدو کہ جب اُنپر
کوئی مصیبت پڑتی ہے تو یہ کہتے ہین کہ ہم تو خدا ہی کی ملک ہین اور اُسی کی طرف رجوع کر جاینگے۔ اِن
لوگونپر خدا کی رحمتین ہین اور یہی سیدھی رستہ پر ہین جسقدر اہل دنیا کی تعظیم تیرے دل مین آجائے گی
اسیقدر تو نظر عنایت خداوندی سے گر پڑیگا خبردار اپنا دین کھو کر اُن سے دنیا حاصل نکرنا ایسا کرنے
والا خود اہل دنیا کی آنکھون مین حقیر ہوجاتا ہے (بدایۃ الہدایۃ مؤلفہ امام غزالی) فقرا بمنزلہ میت ہین
البتہ جسے قناعت کی عزت دیدی وہ زندہ ہے کیونکہ قناعت راحت جسم و صحت دل کا باعث
ہے جس نے رزق مقدر پر قناعت کی گویا آخرت کی دولت سمیٹ لی اور عیش و آرام حاصل کرلیا
توکل صرف [illegible] ما سوی اللہ سے خوف و رجا منقطع کرنے کو کہتے ہین جو طمع کرے
تو غلام ہے اور غلام قناعت کرے تو حر ہے (مجموعات)

يايها الذين امنوا انفقوا مما رزقناكم) قال السدى اراد به الزكاة المفروضة وقال غيره اراد به صدقة التطوع والنفقة فى الخير (من قبل ان ياتى يوم لا بيع فيه) لا تقدرون فيه على تدارك ما فاتكم من الانفاق لانه لا بيع فيه حتى تتبايعوا ما تنفقون (كشاف) اى لا فداء فيه سماه بيعا لان الفداء شراء نفسه (ولا خلة) اى لا صداقة (ولا شفاعة) الا باذن الله (والكافرون هم الظالمون) اى هم الكاملون فى الظلم لانهم وضعوا العبادة فى غير موضعها لتوهمهم الشفاعة ممن لا يشفع لهم من الاوثان (معالم التنزيل)

سورة النحل

بسم الله الرحمن الرحيم

(ان الله يامر بالعدل) بالتوسط فى الامور اعتقادا كالتوحيد المتوسط بين التعطيل والتشريك والقول بالكسب المتوسط بين محض الجبر والقدر وعملا كالتعبد باداء الواجبات المتوسط بين البطالة والترهب وخلقا كالجود المتوسط بين البخل والتبذير (والاحسان) احسان الطاعات وهو اما بحسب الكمية كالتطوع بالنوافل او بحسب الكيفية كما قال عليه السلام الاحسان ان تعبد الله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه يراك (وايتاء ذى القربى) واعطاء الاقارب ما يحتاجون اليه

يَايُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مسلمانو ... سے کچھ خرچ کرو ... سدی کے نزدیک اس سے زکوٰۃ ... مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ ... اس دن کے آنے سے پہلے کہ تجارت نہ ہوسکیگی ... خرید کر ... کریگا (کشاف)

... خریدا کرتا ہے اور ... کام آئے گی ... کافر ہے ہی ظالم ہیں ... ہیں جو ... (معالم)

بسم الله الرحمن الرحيم

... دیتا ہے ... کاموں میں میانہ ... ہے اور

... جو

... اسراف کے بیچ

... اور ... نفل ادا کرنے)

... عبادت اس طرح کر گویا

... دیکھتا ہے اور ... ان کے دینے کا حکم کرتا ہے ... (بیضاوی)

وهو تخصیص بعد تعمیم للمبالغة (وینهی عن الفحشاء) عن الافراط فی متابعة القوة الشهویة كالزنا فانه اقبح احوال الانسان واشنعها (والمنكر) ما ینكر علی متعاطیه من اثارة القوة الغضبیة والبغی والاستعلاء والاستیلاء علی الناس والتجبر علیهم (یعظكم) بالامر والنهی والمیز بین الخیر والشر (لعلكم تذكرون) ای تتعظون (قاضی) قال علیه السلام البخیل ای الكامل فی البخل كما یفیده تعریف المبتدأ من ذكرت عنده ای من ذكر اسمی بمسمع منه فلم یصل علی لانه بخل علی نفسه حیث حرمها صلاة الله علیه عشرا اذا صلی علیه صلی الله علیه وسلم واحدة (كذا فی الجامع الصغیر) قال علیه السلام اهل الجنة ثلاثة ذو حكم وسلطان ای ذو حكم وسلطنة مقسط ای عادل متصدق ای محسن الی الفقراء موفق بفتح الفاء الذی رزق طاعة الله تعالی والعدل فی الحكم ورجل یعنی والثانی رجل رحیم رقیق القلب ای فی قلبه رقة وشفقة ورحمة لكل ذی رحم ومسلم ای للاقارب والاجانب وعفیف ای والثالث رجل صالح متعفف ای مانع نفسه عن الاسحل ولا یلیق ذو عیال ولا یحمله حب العیال علی تحصیل المال الحرام بل یختار حب الله علی حب العیال واهل النار خمسة الضعیف الذی لا صبر له ای لا تماسك له عند مجیء الشهوات فلا یرتدع عن حرام والذی بمعنی الذین ولذا ابدل منه الذین هم فیكم تبع قیل هم اهل الطاعات ولا همم لهم فی عمل الاخرة

یہ بالمبالغہ تخصیص بعد تعمیم ہے اور بیحیائیون سے روکتا ہے یعنے قوت شہوانی (مثلاً زنا) کے تابع ہونیسے منع کرتا ہے کیونکہ یہ نہایت قبیح اور شنیع خصلت ہے اور منکر سے وہ برائیان مراد ہین جنکو لوگ مکروہ سمجھیں مثلاً قوۃ غضبیہ کا استعمال بغاوت تجبر مخلوق پر زبردستی لوگون پر جبر وہ تمکو اوامر و نواہی اور خیر و شر مین تمیز پیدا کرنے کی نصیحت کرتا ہے تاکہ تم یاد رکھو (قاضی بیضاوی) رسول خدا فرماتے ہین بڑا بھاری بخیل وہ ہے کہ جو میرا نام سنکر مجھپر درود نہ بھیجے کیونکہ اُس نے اپنی ذات کے ساتھ بخل کیا اور مجھپر درود نہ بھیجکر اللہ تعالی کی دس رحمتون سے محروم رہا (جامع الصغیر) رسول خدا فرماتے ہین تین طرحکے لوگ جنتی ہین (۱) بادشاہ عادل جو فقیرون پر احسان کرے اور طاعت الٰہی بجالائے اور انصاف سے حکم لگائے (۲) رحم دل رقیق القلب آدمی جو تمام رشتہ دارون اور مسلمانون یعنے یگانون اور بیگانون کے ساتھ شفقت سے پیش آئے (۳) نیک اور پاکدامن شخص جو حرام اور نالایق افعال سے بچتا ہو کنبے والا ہو اور اہل وعیال کی محبت اُسے حرام کمائی پر برانگیختہ نکرتی ہو بلکہ حب الٰہی کو اہل وعیال کی محبت پر ترجیح دیتا ہو۔ اور پانچ طرح کے لوگ دوزخی ہین (۱) بے صبر بدصا جو خواہشوں کے موقع پر حرام سے نہ بچتا ہو اس حدیث مین الذی بمعنے جمع ہے اسلیئے الذین هم فیكم تبع اس سے بدل واقع ہوا ہے یعنے ایسے لوگ تم مین بظاہر مقتدا گنے جاتے ہین حالانکہ وہ آخرت کے لئے عمل کرنے کا قصد ہی نہین رکھتے۔

لا یبغون ای لا یطلبون اهلا فاعرضوا عن التزوج وارتکبوا الفواحش ولا مالا ای لا یطلبون مالا بکسب الحلال اذ لا رغبة لهم فی عمل الدنیا وقیل هم الذین یدورون حول الامراء یخدمونهم لا یبالون من ای وجه یاکلون ویلبسون امن الحلال ام من الحرام لیس لهم همة الی اهل ولا الی مال بل قصروا انفسهم علی الماکل والمشرب والخائن الذی لا یخفی له طمع ای یخفی طمعه فی شئ ما وان دق ای قل الا خانه ای الا سعی فیه حتی یجده فیخونه او معناه لا یطمع فی موضع خیانة الا خان ما طمع فیه وان کان المطموع فیه شیئا یسیرا وهذا هو الثانی من الخمسة ورجل لا یصبح ولا یمسی الا وهو یخادعک ای لا یفارق مخادعته ایاک عن اهلک ومالک صباحه ومساءه ای یخدعک فی اکثر احواله وذکر ای قال الراوی ذکر النبی علیه السلام فی الخمسة البخل والکذب ای البخیل والکذاب فاقام المصدر مقام اسم الفاعل وهذا هو الرابع والشنظیر بکسر الشین والظاء المعجمتین یتخللهما السکون هو السیئ الخلق الفاحش نعت له ای هو مع سوء خلقه فحاش فی کلامه هذا هو الخامس (کذا فی شرح المصابیح لابن الملک. قال الامام النسفی قدس الله سره امر الله تعالی العبد بالعدل فیما بینه وبین الله تعالی وفیما بینه وبین نفسه فیما بینه وبین الخلق فالعدل بینه وبین ربه ایثار حق الله تعالی علی حظ نفسه وتقدیم رضاه علی هواها

نکاح سے اعراض کرکے گناہ کا ارتکاب کرتے ہین اور کسب حلال سے کچھ غرض نہین رکھتے کیونکہ انہین نیکیون کی طرف رغبت ہی نہین بعض نے کہا ہے کہ اس سے وہ لوگ مراد ہین جو امرا کے گرد اور انکی خدمت مین حاضر رہتے ہین اور اپنے کھانے پہننے کے متعلق احتیاط نہین رکھتے حلال ہو یا حرام سب ہضم۔ ان کو اہل وعیال اور مال ومنال کی پروا نہین ہوتی بلکہ صرف اپنی کھانے پینے پر جان دیتے ہین (۲) خائن جس کی طمع ہر چیز مین مخفی رہتی ہے خواہ کتنی ہی قلیل کیون نہو یا وہ جو کہ خیانت کے موقع پر کبھی خیانت کرنے سے نہ چوکے (۳) وہ شخص جو ہر وقت مسلمانونکو فریب دینے کے فکر مین رہتا ہو یعنے مسلمانون کو ان کے اہل وعیال اور مال ومنال کے متعلق اکثر دہوکا دیتا رہے اس کی صبح شام فریب بازی ہی مین گزرتی ہو۔ راوی کا قول ہے کہ رسول خدا نے ان پانچ مین بخل وکذب یعنے بخیل وکذاب کا ذکر کیا (یہان مصدر فاعل کا قایم مقام ہے) ان پانچ مین کا چوتھا شخص ہے پانچوان دوزخی بدخلق فحش گو آدمی ہے یعنے وہ جو کہ باوجود بداخلاقی کے فحش بھی بکتا ہو (شرح مصابیح) امام نسفی کہتے ہین اللہ تعالی نے بندے کو تین طرح کے عدل کا حکم دیا ہے (۱) وہ عدل جو خدا اور بندے کے مابین ہو (۲) وہ جو بندے اور اس کے نفس کے مابین ہو (۳) وہ جو بندے اور خلق کے مابین ہو۔ خدا اور بندے کے مابین عدل کے یہ معنی ہین کہ حقوق الہی کو حظ نفس پر مقدم رکھے اور اس کی رضا کو اپنی خواہشون پر ترجیح دے

والتجرد عن جميع المزاجر والتفرد بملازمة جميع الاوامر والعدل بينه وبين نفسه منعها عما فيه هلاكها والعدل الذي بينه وبين خلقه بذل النصيحة وترك الخيانة فيما قل او كثر والانصاف لهم بكل وجه واب لا يسيئ الى احد لا بالقول ولا بالفعل ولا بالعزم اعلم ان الامر بهذه الاشياء الثلاثة جامع جميع ما امر الله تعالى به في القرآن وكذلك النهي عن الاشياء الثالثة جامع جميع ما نهى الله تعالى عنه في القرآن ولذلك يقرأ كل خطيب على المنبر في آخر كل خطبة هذه الاية لتكون عظة جامعة للناس كلهم وعن ابن مسعود رضي الله تعالى عنه انه قال اجمع آية في القرآن هذه وعن علي رضي الله تعالى عنه قال جماع التقوى في قول الله تعالى ان الله يأمر بالعدل الاية من العيون والتيسير روي عن عثمان بن مظعون انه قال كان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يدعوني الى الاسلام فاسلمت استحياء مخالفته ولم يتقرر الاسلام في قلبي فحضرت عنده صلى الله عليه وسلم ذات يوم فبينما هو يحدثني اذ رايت بصره يشخص الى السماء ثم خفض راسه عن يمينه ثم رفعه مرة اخرى ثم خفضه عن يساره ثم اقبل علي محمرا وجهه يرفض عرقا فسألته عن تلك الحالة النازلة عليه فقال عليه السلام بينما انا احدثك اذ رفعت بصري الى السماء فرأيت جبرائيل عليه السلام ينزل عن يميني

جمیع نواہی سے بچے اور تمام اوامر پر عمل کرتا رہے اور بندے اور اس کے نفس کے مابین عدل کرنیکا یہ مطلب ہے کہ نفس [illegible] ہلاکت [illegible] تمام امانت سے بچائے اور بندے اور مخلوق کے مابین عدل کرنا اسے کہتے ہیں کہ [illegible] قول فعل اور ارادہ سے کسی کو تکلیف نہ پہنچائے [illegible] اللہ تعالیٰ کے تمام قرآنی احکام کو اور انسے روکنا تمام نہیات کو [illegible] اسی لیے [illegible] ہر خطبے کے آخر میں اس آیت کو پڑھا کرتے ہیں تاکہ کل حاضرین کے لئے ایک جامع نصیحت ہو جائے ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا قرآن شریف میں یہ آیت نہایت جامع ہے حضرت علی فرماتے ہیں کہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ الآیہ میں تقوے کے تمام مراتب بیان ہوئے ہیں (عیون وتیسیر) عثمان بن مظعون کہتے ہیں کہ چونکہ رسول خدا مجھے اسلام کی طرف بلایا کرتے تھے اس لئے میں آپ کی مخالفت سے شرما کر مسلمان ہو تو گیا لیکن اسلام دل میں نہ اُترا تھا اتفاقاً ایک روز میں آپ کی خدمت [illegible] ہوا آپ نے باتیں کرتے آسمان کی طرف دیکھا اور پھر [illegible] سر جھکا لیا تھوڑی دیر [illegible] بائیں جانب جھکا لیا۔ پھر میری طرف اس حالت میں متوجہ ہوئے [illegible] تھا میں نے اس کیفیت کو پوچھا آپ نے فرمایا [illegible] کی طرف دیکھا تو جبرئیل [illegible]

فقال يا محمد ان الله يامر بالعدل والاحسان الى آخر الآية قال عثمان فاستقر الايمان فى قلبى يومئذ فكان نزول هذه الآية سببا لاستقرار ايمان عثمان بن مظعون (كذا ذكره ابن الشيخ) فمن كان صاحب لب يتعظ بمواعظ الله تعالى وينتصح بنصيحة رسول الله صلى الله عليه وسلم ويتنبه بتنبيهات العلماء والصلحاء ويستيقظ من نوم الغفلة ويشتغل بالطاعات (حكى ان الشيخ الحسن البصرى رضى الله تعالى عنه مر يوما مع اصحابه فى الطريق فاستقبله ابن من ابناء الامراء مع خدمه وحشمه راكبا فرسه فقام الشيخ فى وسط الطريق فقال له يا ابن الامير انا ابيع كلمة اما تشترى فقال الشيخ رضى الله تعالى عنه بكم درهم تبيعها قال ابيعها بالدرهم والدرهمين فصاعدا اى بمقدارها قال اعط اولا الكلمة التى تبيعها بالدرهم قال يا ابن الامير الك بيت قال نعم قال ابنيت ام ورثت قال بنيت انا قال كم مدة بنيت قال بنيته مدة كذا قال لم تبن فى ايام قليلة قال رحمت الحمار الذى يحمل عليه الحجارة فلاجله هذا البناء فى الزمان القليل قال يا ابن الامير ترحم حمار الغير ولا ترحم نفسك بحمل الذنوب والمعاصى مثل الجبال الراسيات فى الارض والسموات فاثر كلام الشيخ رضى الله تعالى عنه فيه فنزل عن فرسه وقبل يده وقال يا شيخ اعط الكلمة التى تبيعها بالدرهمين

اور یہ فرمایا کہ اے محمد اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ الآیہ عثمان بن مظعون کہتے ہین اُسدن سے میرے دل مین ایمان ٹھہر گیا بس تو اس آیت کا نزول عثمان بن مظعون کی تقویت ایمان کا باعث ہوا (کذا ذکرہ ابن الشیخ) عقلمند آدمی خدا کی دی ہوئی موعظت اور رسول خدا کی فرمائی ہوئی نصیحت سے عبرت حاصل کیا کرتا ہے اور علما و صلحا کی تنبیہ کے باعث غفلت کی نیند سے بیدار ہو کر طاعت الٰہی مین مشغول ہوجاتا ہے (**حکایت**) ایکدن حسن بصری رض اپنے احباب کے ساتھ چلے جارہے تھے کہ رستہ مین ایک امیر کا لڑکا ملگیا جو مع خدم و حشم گھوڑے پر سوار تھا آپنے فرمایا ہم ایک قیمتی بات بیچتے ہین کیا تم خریدو گے اُس نے کہا کتنے کو فرمایا پہلی بات ایک درم کو دوسری دو کو تیسری تین کو۔ علی ہذا القیاس۔ لڑکے نے کہا پہلی بات جس کی قیمت ایک درم ہے بیان فرمایئے آپنے ارشاد فرمایا کہ تمہارے پاس کوئی رہنے کا مکان ہے عرض کیا ہان۔ فرمایا۔ تمنے خود بنوایا ہے یا ورثہ مین ہاتھ آیا ہے کہا مینے خود بنوایا ہے فرمایا کتنی مدت مین اُس نے کہا اسقدر عرصہ مین آپ نے فرمایا اِس سے کم عرصہ مین کیون نہ تیار کرا لیا۔ اُس نے کہا جن گدھون پر پتھر وغیرہ لاد کر لائے جاتے تھے مجھے اُن کی حالت پر رحم آیا۔ اگر مکان بنانے مین جلدی کیجاتی تو جانور بوجھ ڈھوتے ڈھوتے مرجاتے آپ نے جواب دیا۔ افسوس تم غیر کے گدھے پر تو رحم کرتے ہو مگر اپنے نفس پر رحم نہین کرتے کہ اُس پر اونچے اونچے پہاڑون اور زمین و آسمان کے برابر گناہون کے بوجھ لاد رکھے ہین حضرت کا یہ قول اُس کے دل مین اثر کر گیا اور گھوڑے سے اُتر کر آپ کے ہاتھ چوم لئے اور عرض کیا کہ اب وہ بات فرمایئے جس کی قیمت دو درم ہے

قال این تذهب قال اذهب الی باب السلطان لطلب الامارة مع الاخوان
قال لبست الالبسة الفاخرة وطیبت بالروائح الطیبة اللطیفة لئلا تخجل بینهم
وانهم بشر مثلك افلا تخجل عند ابین الانبیاء والصالحین بکثرة الذنوب وتلوث
العصیان وانهم بشر مثلك فاثر فیه کلامه رضی الله تعالی عنه غایة التاثیر فدفع
فرسه الی غلامه وبایع الشیخ واشتغل بالطاعات الی ان مات رحمه الله (سنائیه)
قال علیه السلام اتدرون من المفلس قالوا المفلس فینا من لا درهم له ولا
متاع فقال ان المفلس من امتی من یاتی یوم القیامة بصلاة وصیام وزکاة ویاتی
قد شتم هذا وقذف هذا واکل مال هذا وسفك دم هذا وضرب هذا
فیعطی هذا من حسناته وهذا من حسناته فان فنیت حسناته قبل ان یقضی
ما علیه اخذ من خطایاهم فطرحت علیه ثم طرح فی النار ولذا قال علیه
السلام من کانت له مظلمة لاخیه من عرض او شیء اخر فلیتحلله منه الیوم
قبل ان لا یکون دینار ولا درهم ان کان له عمل صالح اخذ منه بقدر
ظلمه وان لم یکن له حسنات اخذ من سیئات صاحبه فحمل علیه (مشکوۃ المصابیح)

فرمایا تم کہاں جاتے ہو۔ عرض کیا میں بادشاہ وقت کے پاس جاتا ہوں تاکہ اوروں کی طرح
مجھے بھی کہیں کی حکومت ملجائے آپنے فرمایا شاید تمنے عطر میں بسا کر لباس فاخرہ اسلیئے پہنا
ہے کہ بارگاہ سلطانی میں ہمچشموں کے روبرو کسی طرح کی شرمندگی نہو حالانکہ تم بھی آدمی ہو
وہ بھی۔ پھر کیا گناہوں کی کثرت اور معصیت کی آلودگی کے باعث کل کو انبیا اور صالحین کی
محفل میں شریک ہوتے وقت شرم نہ آئے گی حالانکہ تم بھی آدمی ہو وہ بھی۔ اس سے اُسکے دلپر اور زیادہ
اثر ہوا اور اپنا گھوڑا غلام کے سپرد کر کے حضرت حسن بصری رض سے بیعت کر لی اور تمام عمر طاعات الٰہی
میں مشغول رہکر انتقال کر گیا (سنائیہ) رسول خدا فرماتے ہیں کہ تم جانتے ہو مفلس کون ہے صحابہ
نے عرض کیا وہ کہ جس کے پاس مال و متاع نہو۔ فرمایا میری امت میں مفلس وہ ہے کہ جو قیامت
کے دن روزہ نماز حج زکوۃ سب کچھ لیکر آئیگا مگر اُس نے دنیا میں کسی کو گالی دی ہوگی کسی پر تہمت لگائی
ہوگی کسیکا مال مارا ہوگا کسیکو قتل کیا ہوگا کسیکو ناحق مارا پیٹا ہوگا یہ لوگ اُسکی تمام نیکیاں لے اُڑینگے
اور اگر حقوق ادا ہونیسے پہلے اُس کے پاس نیکیاں نرہیں گی تو اُنکی خطائیں اُسپر ڈالدی جائینگی پھر
دوزخ میں پھینکدیا جائیگا اسی لیے رسول خدا نے فرمایا ہے جس شخص کے ذمہ آبروریزی یا مال وغیرہ
کے متعلق کسی بھائی مسلمان کا کوئی حق ہو تو اُسے چاہیے کہ آج معاف کرالے کیونکہ کل قیامت کے
دن نہ دینار ہوگا نہ درم البتہ اگر نیک عمل ہونگے تو بقدر ظلم چھین لئے جائینگے اور اگر نہونگے تو مظلوم کے گناہ اُسپر لاد دیئے جائینگے

عن ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه انه قال قال رسول الله علیه السلام ثلاثة لا یکلمهم الله تعالیٰ یوم القیامة ولا یزکیهم ولا ینظر الیهم ولهم عذاب الیم شیخ زان وملك کذاب وعائل مستکبر (ترغیب) وعن سهل بن معاذ عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال من کظم غیظا وهو یستطیع ان ینفذه دعاه الله تعالیٰ یوم القیامة علی رؤس الخلائق حتی یخیر من ای الحور شاء (کذا فی اللباب) روی ان الله تعالیٰ قال لموسی علیه السلام من قدر وعفا نظرت الیه کل یوم سبعین نظرة ومن نظرت الیه مرة واحدة لم اعذبه بناری (روضة المغنی) فعلی العاقل ان یعتاد العفو عن الناس والاحسان الیهم ویحترز عن الغیظ والغضب لانه یؤدی الی النار حفظنا الله من النار وادخلنا الجنة مع الابرار (حکی) عن میمون بن مهران ان جاریة جاءت بمرقة فعثرت فصبت المرقة علیه فاراد میمون ان یضربها فقالت الجاریة یا مولای استعمل قول الله تعالیٰ (والکاظمین الغیظ) قال قد فعلت فقالت استعمل ما بعده (والعافین عن الناس) قال قد عفوت عنك

ابوہریرہ بطور روایت کہتے ہیں کہ رسول خدا کا قول ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تین آدمیوں سے کلام نکرے گا اور نہ اُنکو گناہوں سے پاک کریگا اور نہ اُنپر نظر رحمت ڈالیگا اور اُنکو دردناک عذاب ہوگا (۱) بڈھا زانی (۲) جھوٹا بادشاہ یا حاکم (۳) متکبر محتاج (ترغیب) سہل بن معاذ رسول خدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص طاقتِ انتقام کی حالت میں غصہ کو پی جائے گا اللہ تعالیٰ اُسکو سرمحشر مخلوق کے سامنے بلاکر اختیار دے گا کہ جس طرح کی حوروں کو چاہے پسند کرے (لباب) روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے فرمایا جو شخص قدرت پاکر کسی کو معافی دے میں اُس پر دن میں ستر مرتبہ رحمت کی نظر ڈالتا ہوں اور میں جسے ایک مرتبہ رحمت کی نظر سے دیکھ لیتا ہوں اُسے دوزخ کا عذاب نہیں کرتا (روضة المغنی) عاقل کو چاہیئے کہ آدمیوں سے درگزر کیا کرے اُنپر احسان کرتا رہے غیظ و غضب سے پرہیز رکھے کیونکہ یہ دوزخ میں ڈالنے کے سامان ہیں اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو دوزخ سے محفوظ رکھے اور بہشت میں جگہ دے حکایت میمون بن مہران کی لونڈی ایکدن شوربا لیئے آرہی تھی کہ ٹھوکر کھاکر گر پڑی اور میمون پر شوربا گر پڑا انہوں نے مارنے کا ارادہ کیا۔ لونڈی نے بات باندھ کر کہا کہ اللہ تعالےٰ کے قول وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ پر عمل کیجے۔ جواب دیا اچھا ہمنے اپنا غصہ پی لیا لونڈی بولی اسکے بعد وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ہے۔ انہوں نے کہا اچھا۔ ہمنے معاف کیا۔

[illegible] والله يحب المحسنين فقال [illegible]

حرة لوجه الله تعالى (روضة المتقين) الذين ينفقون في السراء والضراء

اى فى اليسر والعسر فاول ماذكر من اخلاق المتقين الموجبة للجنة ذكر

السخاوة وقد جاء فى الحديث عن ابى هريرة رضى الله عنه قال قال رسول

الله صلى الله عليه وسلم السخى قريب من الله قريب من الجنة قريب من

الناس بعيد من النار والبخيل بعيد من الله بعيد من الجنة بعيد من الناس

قريب من النار والجاهل السخى احب الى الله من العالم البخيل (والكاظمين الغيظ

اى الجارعين الغيظ عند امتلاء نفوسهم منه والكظم حبس الشئ عند امتلائه

وكظم الغيظ ان يمتلئ غيظا فيرده فى جوفه ولا يظهره وعن النبى صلى الله

عليه وسلم من كظم غيظا وهو يقدر على ان ينفذه دعا الله يوم القيامة

على رؤس الخلائق حتى يختار من الحور ما شاء (والعافين عن الناس)

اى عمن ظلمهم واساءهم والله يحب المحسنين (معالم التنزيل)

لونڈی نے عرض کیا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ میمون بولے اچھا جا ہم نے تجھے خدا کے لئے

آزاد کر دیا (روضۃ المتقین) اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ یعنے جنت کے

لئے ہے جو تنگی و فراخی میں خدا کے رستہ میں دیتے رہتے ہیں اس آیت میں سب سے پہلے متقیوں کی

اُس عادت کا ذکر ہے جو باعث دخول جنت ہے وہ کیا؟ سخاوت۔ چنانچہ ابو ہریرہ سے

روایت ہے کہ رسول خدا فرماتے ہیں۔ سخی آدمی خدا سے جنت سے آدمیوں کے دل سے

قریب اور دوزخ سے بعید ہوا کرتا ہے اور بخیل خدا سے جنت سے آدمیوں کے دل سے بعید اور

دوزخ سے قریب رہتا ہے اللہ تعالی جاہل سخی کو بخیل عالم سے زیادہ پسند کرتا ہے وَالْكَاظِمِيْنَ

الْغَيْظَ سے مراد وہ لوگ ہیں جو نفس میں غصہ بھر جانے کے وقت اُسے دبا لیتے ہیں کظم

لغت میں پُر ہونے کے وقت کسی چیز کے روک لینے کو کہتے ہیں۔ غصہ کا روکنا یہ ہے کہ جوش

غضب کے وقت اُسے پی جائے۔ باطن کی طرف اُتار لے اُس کا اثر ظاہر ہونے نہ دے

رسول خدا فرماتے ہیں قدرت کے وقت غصہ روکنے والے کو قیامت کے دن مخلوق

کے سامنے حوریں پسند کر لینے کا اختیار دیا جائے وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ

کا یہ مطلب ہے کہ جو ظلم کرے یا تکلیف پہنچائے اُسے معافی دے کیونکہ

اللہ تعالی احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے

(معالم التنزیل)

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المرء ای الرجل علی دین خلیله ای صدیقه وصاحبه (فلینظر احدکم) ای الخلیل وهو الفقیر المحتاج (الی من یخالل) ای یخالله فاطلب رفیقا ای صاحبا یکون شریکک فی التعلم وصاحبک فی امر دینک ای فی فعل دینک ودنیاک لان الخلیل یحصل منه فوائد دینیة کالعلم والعمل والدعاء والشفاعة فی الآخرة ودنیویة کالجاه والاستئناس والمجاورة وغیرها وفهم من هذا الحدیث انه لا یصحب من ساء خلقه وهو الذی لا یملک نفسه عند الغضب والشهوة فیقع فی المعصیة (هذا الحدیث فی بدایة الهدایة للامام الغزالی

تمت الجزء الاول من کتاب درة الناصحین ویلیها

الجزء الثانی بتوفیق الملک الباری

رسول خدا فرماتے ہین کہ ہر شخص اپنے دوست اور مصاحب کے دین پر ہے اس لیے ہر ایک کو غور کرنا چاہیے کہ مین کس کو دوست رکھتا ہون اور ایسا رفیق ڈہونڈنا چاہیے جو تعلیم نیک اور امور دین مین شریک حال ہو کیونکہ نیک مصاحب سے علم عمل۔ دعا شفاعت وغیرہ یعنے اخروی فائدے بھی حاصل ہو سکتے ہین اور ترقی مراتب ہمدردی مکالمت ومجاورت وغیرہ دنیوی مطالب بھی نکل سکتے ہین اس حدیث سے ظاہر ہوگیا کہ بدخلق آدمی سے ہرگز دوستی نکرنی چاہیئے کیونکہ ایسا آدمی غضب وشہوت وغیرہ اخلاق رزیلہ کے غلبہ کے وقت اپنی ذات پر قابو نہین رکھ سکتا بلکہ گناہون مین پڑکر دوسرون کو بھی اُسی گڑھے مین لے گرتا ہے (یہ حدیث بدایۃ الهدایۃ مؤلفہ امام غزالی مین موجود ہے

الحمد للہ کہ کتاب درۃ الناصحین مع تحفۃ الواعظین کا پہلا حصہ تصحیح تام وتنقیح ما لا کلام مطبع مجتبائی دہلی مین ماہ شعبان ۱۳۱۹ھ کو چھپکر طیار ہوگیا

هذا الجزء الثانی من کتاب درة الناصحين

سورة بسم الله الرحمن الرحيم الاسراء

(سبحان الذی اسرٰی بعبدہ ليلا) سبحان اسم بمعنی التسبيح الذی هو التنزيه وقد يستعمل علما له فيقطع عن الاضافة ويمنع الصرف وانتصابه بفعل متروك اظهاره وتصدير الكلام به للتنزيه عن العجز عما ذكر بعد واسرٰی وسرٰی بمعنی السير وليلا نصب علی الظرفية وفائدة الدلالة بتنكيره علی تقليل مدة الاسراء ولذلك قرئ من الليل ای بعضه كقوله تعالٰی ومن الليل فتهجد به من المسجد الحرام بعينه لما روی انه عليه السلام قال بينما انا فی المسجد الحرام فی الحجر عند البيت بين النائم واليقظان اذ اتانی جبرائيل عليه السلام بالبراق او من الحرم وسماه المسجد الحرام لانه كله مسجد او لانه محيط به ليطابق المبدأ المنتهی لما روی انه عليه الصلوٰة والسلام كان نائما فی بيت ام هانی بعد صلوٰة العشاء فاسری به ورجع من ليلته وقص القصة عليها وقال مثل لی النبيون فصليت بهم ثم خرج الی المسجد واخبر به قريشا فتعجبوا منه استحالة وارتد ناس ممن امن به وسعی رجال الی ابی بكر رضی الله عنه فقال ان كان قال لقد صدق فقالوا اتصدقه علی ذلك

سورة بسم الله الرحمن الرحيم اسرار

سُبْحَانَ الَّذِیٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَيْلًا لفظ سبحان اسم ہی بمعنے تسبیح یعنے تنزیہ کبھی اس کا استعمال بطور علم بھی ہوتا ہے اسوقت اضافت سے جدا ہو کر غیر منصرف ہو جاتا ہے اور اسکا نصب فعل متروک الاظہار کے باعث ہی اور کلام کو لفظ سبحان سے شروع کرنا اس طرف اشارہ کر رہا ہی کہ اللہ تعالی مابعد کے واقعہ سے عاجز نہین بلکہ عجز سے پاک ہی اسرٰی اور سرٰی بمعنے سیر اور لیلاً منصوب علی الظرفیۃ ہی لفظ لیلاً نکرہ ہونیکے باعث مدۃ اسرٰی کی قلت پر دال ہی اسلیئے بعض قراۃ مین من اللیل ہے جیساکہ اس آیت مین وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اس سے یا تو بعینہ مسجد حرام مراد ہے کیونکہ رسول خدا فرماتے ہین مین مسجد حرام مین بیت اللہ کے قریب مقام حطیم مین کچھ حالت خواب مین تھا کچھ بیداری مین کہ جبرئیلؑ براق لیکر آئے۔ یا مطلق حرم مراد ہے حرم کو مسجد اسلیئے کہا ہے کہ سارا حرم سجدہ گاہ ہے یا اسلیئے کہ حرم مسجد حرام کو احاطہ کیئے ہوئے ہے یہ تاویل اسلیئے ہوئی ہے کہ ابتدا انتہا کے مطابق ہو جائے کیونکہ رسول خداؐ سے مروی ہی کہ آپ عشا کی نماز کے بعد ام ہانی کے گھر مین آرام فرما رہے تھے یکایک براق آیا اور آپ کو لامکان تک کی سیر کرائی گئی اور حضور اسی رات واپس آ گئے اور ام ہانی کو واقعہ سنایا اور یہ فرمایا کہ تمام انبیا میرے سامنے پیش ہوے اور مینے انکو نماز پڑھائی پھر آپ مسجد مین گئے اور قریش کو معراج کی خبر دی سب نے محال جانکر تعجب کیا اور بعض ضعیف الایمان مرتد ہو گئے کچھ لوگ حضرۃ ابوبکرؓ کی طرف دوڑے انہون نے فرمایا کہ اگر رسول خدا ایسا فرماتے ہین تو بالکل ٹھیک ہی لوگون نے کہا کیا تم بھی اسکی تصدیق کرتے ہو

قال انى لاصدقه على ابعد من ذلك فسمى الصديق وكان ذلك قبل الهجرة بسنة واختلفوا فى انه
عليه السلام كان فى المنام او فى اليقظة بروحه او بجسده والاكثر على انه اسرى بجسده الى بيت المقدس ثم
عرج به الى السموات حتى انتهى الى سدرة المنتهى ولذلك تعجب قريش واستحالوا الى المسجد الاقصى بيت
المقدس لانه لم يكن حينئذ وراءه مسجد (الذى باركنا حوله) ببركات الدين والدنيا لانه مهبط الوحى
ومتعبد الانبياء من لدن موسى عليه السلام ومحفوف بالانهار والاشجار والاثمار (لنريه من اياتنا)
كذهابه فى برهة من الليل مسيرة شهر ومشاهدته بيت المقدس وتمثل الانبياء له ووقوفه على مقاماتهم وصرف
الكلام من الغيبة الى التكلم لتعظيم تلك البركات والايات وقرئ ليريه بالياء (انه هو السميع) لاقوال محمد
عليه السلام (البصير) بافعاله فيكرمه ويقربه على حسب ذلك (قاضى) عن الحسن بن على عن النبى عليه السلام
انه قال اكثروا الصلاة على فان صلوتكم مغفرة لذنوبكم واطلبوا لى الوسيلة والدرجة الرفيعة فان وسيلتى
عند ربى شفاعة لكم (الجامع الصغير) وعن جابر بن عبد الله عن النبى عليه السلام انه قال من قال حين يسمع
النداء اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلاة القائمة آت محمدا الوسيلة والفضيلة والدرجة الرفيعة وابعثه
مقاما محمودا الذى وعدته وارزقنا شفاعته يوم القيامة انك لا تخلف الميعاد حلت له شفاعتى يوم القيامة (شفاء شريف)

آپنے فرمایا اس سے زیادہ تعجب انگیز بات ہوتی تو مین اُسکی بھی تصدیق کرتا اسی وقت سے آپکا لقب صدیق
ہو گیا یہ واقعہ ہجرت سے ایک سال پہلے کا ہے اسمین اختلاف ہے کہ آپکو معراج خواب مین ہوئی یا بیداری مین
اور روح کے ساتھ ہوئی یا جسم کیساتھ اکثر کا قول یہ ہے کہ حضور بیت المقدس تک مع جسم تشریف لیگئے پھر
آسمانونکی سیر کرکے سدرة المنتہے تک پہنچے اسلیئے محال جانکر قریش نے تعجب کیا اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى اس سے
بیت المقدس مراد ہے کیونکہ اسوقت بجز بیت المقدس کے اور کہین مسجد نہتھی اَلَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ یعنے مسجد
اقصے وہ مبارک جگہ ہے جسکے اطراف مین ہمنے دینی ودنیوی برکتین پھیلا رکھی ہین کیونکہ وہ وحی اترنے کا مقام
اور حضرة موسی کے زمانہ سے معبد انبیا ہے اور اُسکے چار طرف اشجار وانہار اور پھل بکثرت ہین لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا
یہ سیر کرانا اسلیئے تھا کہ ہم اُسے اپنی آیتین دکھائین مثلاً رات کے تھوڑے سے حصہ مین مہینا بھر کی راہ طی کرنی
بیت المقدس کا مشاہدہ انبیا کا سامنے آنا اور درجہ بدرجہ کھڑا ہونا وغیرہ اس آیت مین تعظیم برکات وآیات کے
کے لحاظ سے غیبت سے تکلم کی طرف التفات ہوا ہے اور بعض قراءة مین لِیُرِیَہٗ یائے تحتانیہ کیساتھ آیا ہے اِنَّہٗ
هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ بیشک خدا محمدؐ کے اقوال سننے اور افعال کو دیکھنے والا ہے وہ انکا اکرام کرکے اُسیطرح
انکو اپنا مقرب بنائیگا (قاضی) حسن بن علیؓ رسول خداؐ سے روایت کرتے ہین کہ مجھپر بکثرت درود بھیجا کرو کیونکہ
درود سے گناہ معاف ہوتے ہین اور میرے لیئے وسیلہ اور بلند مرتبہ طلب کیا کرو کیونکہ میرا وسیلہ تمہاری شفاعت
کا باعث ہے (جامع الصغیر) جابر بن عبد اللہ رسول خداؐ سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا کہ جو شخص اذان سنتے وقت اَللّٰھُمَّ رَبَّ
هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ الی آخر پڑھ لیگا قیامت کے دن میری شفاعت کا مستحق ہو جائیگا (شفاء شریف)

سبب نزول هذه الآية ان النبي عليه السلام لما ذكر الاسراء وكذبوه انزلها الله تصديقا لنبيه قال البرهان
النسفي لما وصل النبي عليه السلام الى الدرجات العاليات والمراتب الرفيعة اوحى الله تعالى اليه يا محمد بماذا
اشرفك قال عليه السلام رب بنسبتي الى نفسك بالعبودية فانزل الله تعالى (سبحان الذي اسرى
بعبده ليلا) معراجيه وفي تصدير السورة بالكلمة الدالة على التعجب قرينة دالة على ان الوارد بعدها امر
خارق للعادة وآية لا يقدر عليها احد الا الله فلما قيل ليلا تبين بتلك القرينة ان المراد منه بعض الليل
فان التبعيض قريب من التقليل فكانه قيل اسرى بعبده في بعض الليل من مكة الى بيت المقدس مسيرة اربعين
ليلة فتعين بهذه القرينة تقليل مدة الاسراء والدلالة على ان الاسراء واقع في بعض الليل (شيخ زاده) فان
قلت لفظ من في قوله (من آياتنا) يقتضي التبعيض وقال الله تعالى في حق ابراهيم عليه السلام (وكذلك نري
ابراهيم ملكوت السموات والارض) وظاهر هذا يدل على تفضيل ابراهيم عليه السلام على محمد ولا قائل
به فما وجهه قلت ملكوت السموات من بعض آيات الله تعالى لان آيات الله تعالى افضل من ذلك
فالذي رآه محمد عليه السلام من آيات الله وعجائبه افضل من ملكوت السموات والارض
فظهر بذلك فضل محمد عليه السلام على ابراهيم عليه السلام (من تفسير اللباب)

اس آیت کے نزول کا یہ سبب ہے کہ رسول خدا نے جب معراج کا ذکر کیا اور لوگوں نے اُنکی تکذیب کی تو اللہ تعالی نے
اپنے نبی کی تصدیق کیلئے یہ آیت نازل فرمائی اور برہان الدین نسفی کا قول ہے کہ جب رسول خدا درجات عالیہ و مراتب
رفیعہ پر ممتاز ہوئے تو اللہ تعالی نے فرمایا کہ ہم کس چیز سے آپکی تکریم کریں آپنے جواب دیا کہ اپنا بندہ بنا لینے سے چنانچہ یہ
آیت نازل ہوئی سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ (وہ نہایت پاک ذات ہے جسنے اپنے بندہ کو رات کیوقت سیر کرائی) معراجیہ
اس سورہ کو ایسے کلمہ سے شروع کرنا جو تعجب پر دال ہے اسبات کی طرف اشارہ ہے کہ اسکے بعد ایک امر خارق عادت اور
ایک ایسی آیت وارد ہونیوالی ہے کہ جسپر اللہ تعالی کے سوا اور کوئی قادر نہیں اور جب لَيْلًا فرمایا تو اس سے ظاہر
ہو گیا کہ رات کا کچھ حصہ مراد ہے کیونکہ تبعیض اور تقلیل میں تھوڑا سا فرق ہے بس تو گویا یہ فرمایا ہے کہ اس نے
اپنے بندہ کو تھوڑی سی رات میں مکہ سے لیکر بیت المقدس تک کی سیر کرائی جو چالیس دن کی راہ ہے اس سے وقت
اسرا کی قلت اور یہ بات صاف ظاہر ہے کہ اسرا رات کے بعض حصے میں ہے (شیخ زادہ) اگر تم یہ کہو کہ یہاں مِنْ
آيَاتِنَا میں لفظ مِنْ تبعیضیہ ہے اور حضرۃ ابراہیم کی بابت یہ آیت وارد ہے وَكَذَٰلِكَ نُرِي إِبْرَاهِيمَ مَلَكُوتَ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ الآیہ یعنے ہمنے اپنے بندے محمد کو بعض آیتیں دکھائیں اور ابراہیم کو آسمان و زمین کے تمام کارخانے
دکھا دیے تو اس سے بظاہر حضرۃ ابراہیم کی فضیلت ثابت ہوئی حالانکہ اس کا کوئی قائل نہیں کہ حضرت ابراہیم
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہیں میں جواب دونگا کہ ملکوت سے بعض آیتیں مراد ہیں کیونکہ
خدا کی آیتیں اس سے کہیں زیادہ ہیں بس تو خدا کی وہ آیتیں جو رسول خدا کو دکھائی گئیں آسمان و زمین کے تمام
کارخانوں سے افضل ہیں اس تقریر سے ظاہر ہو گیا کہ رسول خدا حضرۃ ابراہیم سے بدرجہا افضل ہیں (تفسیر لباب)

الحكمة فی افتتاح هذه السورة بالتسبيح وجهان احدهما ان العرب تسبح عند امر العجب فكان الله تعجب من خلقه بما اسندوا الى رسوله محمد عليه السلام من الاستهزاء والسخرية والثانی ان يكون خرج مخرج الرد عليهم لانه عليه السلام لما حدثهم عن الاسراء كذبوه فيكون المعنى تنزه الله ان يتخذ رسولا كذابا (امام ابو حامد) فان قلت ما الحكمة فی افتتاح سورة الاسراء بالتسبيح والكهف بالتحميد قلت ان التسبيح جاء مقدما على التحميد مثل فسبح بحمد ربك وسبحان الله والحمد لله لان التسبيح هو التنزيه والتحميد هو الثناء والتنزيه هو التخلية والثناء هو التعريف والتخلية مقدمة على التعريف (معراجية) وقال بعضهم المراد بالمسجد الحرام مكة وقد قال عليه السلام اول مسجد وضع فی الارض المسجد الحرام وهو مسجد مكة شرفها الله وقال تعالى (ان اول بيت وضع للناس للذی ببكة مباركا وهدى للعالمين) وفی الصحيحين عن ابی ذر عن النبی عليه السلام انه قال اول مسجد وضع فی الارض المسجد الحرام بعد المسجد الاقصى الذی اسسه يعقوب بن اسحق عليهما السلام بعد بناء ابراهيم عليه السلام الكعبة (معراجيه)

اس سورۃ کو لفظ تسبیح کے ساتھ شروع کرنے مین دو حکمتین ہین ایک یہ کہ کسی تعجب خیز بات کے موقع پر سبحان اللہ کہنا عرب کی عادت مین داخل ہے بس تو گویا اللہ تعالی رسول خدا کے ساتھ مخلوق کے استہزاء اور تمسخر پر اظہار تعجب کرتا ہے دوم یہ کہ لفظ تسبیح کفار کی تردید کیلئے واقع ہوا ہے کیونکہ رسول خدا نے جب معراج کا ذکر کیا تو لوگون نے تکذیب کی اُن کی تردید کے لئے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ خدا اس بات سے منزہ ہے کہ کسی جھوٹے کذاب کو رسول بنالے (امام ابو حامد) تم اگر یہ کہو کہ سورۂ اسرا کو تسبیح کے اور سورۂ کہف کو تحمید کے ساتھ شروع کرنے مین کیا حکمت ہے تو مین جواب دون گا کہ تسبیح تحمید سے مقدم ہے مثلاً فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ اور سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اور اس کا باعث یہ ہے کہ تسبیح تنزیہ کو کہتے ہین اور تحمید ثنا کو تنزیہ عیوب و نقصانات سے پاک ہونے کا نام ہے اور ثنا تعریف۔ وہ عدمی صفت ہے یہ وجودی اور یہ ظاہر ہے کہ عدم وجود پر مقدم ہوا کرتا ہے (معراجیہ) بعض کا قول ہے کہ مسجد حرم سے مراد مکہ ہے رسول خدا فرماتے ہین کہ روئے زمین پر سب سے پہلی مسجد مکہ کی مسجد یعنے مسجد الحرام ہے اور اللہ تعالی فرماتا ہے اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ الآیہ یعنے سب سے پہلا گھر جو لوگون کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو مکہ مین ہے اور صحیحین مین ابوذر سے روایت ہے کہ رسول خدا فرماتے ہین مسجد اقصے کے بعد (جسکو یعقوب بن اسحق علیہما السلام نے ابراہیم کی بناء کعبہ کے بعد بنایا ہے) اول مسجد جو روئے زمین پر بنائی گئی مسجد الحرام ہے (معراجیہ)

فان قلت ظاهر الاٰية يدل على ان الاسراء كان الى بيت المقدس والاحاديث الصحيحة تدل على انه عرج به الى السماء فكيف يصح الجمع بين الدليلين وما فائدة ذكر المسجد الاقصى فقط قلت كان الاسراء على ظهر البراق الى المسجد الاقصى ومنه كان عروجه الى السماء على المعراج وفائدة ذكر المسجد الاقصى فقط انه عليه السلام لو اخبرهم بصعوده الى السماء اولا لاشتد انكارهم لذلك فلما اخبر انه اسرى به الى بيت المقدس وبان لهم صدقه فيما اخبر عنه من العلامات وصدقوه عليها اخبر بعد ذلك ان الاقصى كالتوطئة لمعراجه الى السماء فجعل الاسراء الى المسجد الاقصى كالتوطئة لمعراجه الى السماء (تفسير خازن) وعن الزهري وعروة عن النبي عليه السلام لما اصبح ليلة اسري به واخبر الناس بذلك ارتد ناس ممن صدقوه عليه السلام وفتنوا فتنة عظيمة وسعى رجال من المشركين الى ابي بكر فقالوا ان صاحبك يزعم انه اسرى به الليلة بيت المقدس ومنه الى السموات وجاء قبل ان يصبح قال لئن قال ذلك لقد صدق قالوا أأنت تصدقه في هذا قال نعم اصدقه فيما هو ابعد من ذلك فلذا اسمي الصديق وجاء واحد منهم فقال يا محمد قم فقام عليه السلام فقال ارفع احدى رجليك فرفع ثم قال ارفع الاخرى فقال ان رفعتها اسقط

اگر تم یہ کہو کہ ظاہر آیت سے صرف بیت المقدس تک سیر کرانا معلوم ہوتا ہے اور صحیح حدیثون سے صاف ظاہر ہے کہ آپ کو آسمانی معراج ہوئی ہے اب ان دونون مین تطبیق کیونکر ہوگی اور صرف مسجد اقصے کے ذکر سے کیا فائدہ ہے مین جواب دونگا کہ آپ مسجد اقصیٰ تک براق پر سوار ہو کر تشریف لیگئے اور وہان سے آسمانی معراج ہوئی اور فقط مسجد اقصے کے ذکر سے یہ فائدہ ہے کہ اگر آپ اول ہی اول آسمانی معراج کی خبر دیتے تو کفار قریش سختی کے ساتھ انکار کرتے جب آپنے بیت المقدس جانے کی خبر دی اور علامتین بتانے سے انہون نے آپ کی تصدیق کی تو اُس کے بعد اظہار کر دیا کہ مسجد اقصے تک جانا گویا آسمانی معراج کا ایک مقدمہ تھا (تفسیر خازن) زہری اور عروہ روایت کرتے ہین کہ جب رسول خداؐ نے شب معراج کی صبح کو معراج کی کیفیت سنائی تو بعض ضعیف الایمان لوگون نے مرتد ہو کر فتنۂ عظیم برپا کر دیا اور اکثر مشرک حضرۃ ابو بکرؓ کے پاس دوڑ گئے اور یہ کہا تمہارے پیغمبر کا دعوے ہے کہ مجھے راتون رات مکہ سے بیت المقدس اور وہان سے آسمانون تک کی سیر کرائی گئی اور صبح ہونے سے پہلے مین واپس آگیا حضرۃ ابو بکرؓ نے فرمایا اگر رسول خداؐ نے ایسا فرمایا ہے تو بالکل سچ ہے لوگون نے کہا کہ آپ اِسکی تصدیق کرتے ہین فرمایا ہان آپ اِس سے زیادہ کوئی تعجب خیز بات فرماتے تو مین اُس کی بھی تصدیق کرتا اسلیئے آپ کا لقب صدیق ہو گیا پھر کفار مین سے ایک شخص نے حاضر ہو کر یہ کہا کہ اے محمدؐ اپنا ایک پانو اُٹھایئے آپ نے اُٹھا لیا اُس نے کہا دوسرا اُٹھایئے آپ نے فرمایا کہ ایسا کرون گا تو گر پڑون گا۔

فقال الكافر اذا لم ترتفع عن الارض شبرا فكيف رفعت الى السماء والى سدرة المنتهى فقال
عليه السلام اخرج من المسجد واحك بهذا القول لعلى فانه يجيبك فخرج من المسجد
فلقى عليا فحكى له القصة فسل سيفه وضرب عنقه فمات فانكر الاصحاب على
علي وقالوا لم قتلته قال النبي عليه السلام معقول وهو امرك بالجواب لا بالقتل فقال
علي جواب المعاند يكون هكذا فان الرسول عليه السلام لم يعجز عن جوابه لكن علم
انه لا يقبل الجواب فارسله الى لاقتله وجوابه ان الرسول بحوله وقوته عاجز
عن العروج مقدار شبر لكن امر المعراج انما حصل بقوة القادر القوي
الذي جميع القدر عند قدرته كذرة من الشمس وقطرة من البحر ثم اجتمعوا
عند النبي عليه السلام وجلسوا يسألون عن اشياء في بيت المقدس فقالوا اخبرنا
عن عيرنا اي تجارنا الذين مضوا الى الشام هل لقيت شيئا منها قال عليه السلام نعم
مررت بعير بني فلان وهي بالروحاء وقد ضلوا بعيرا لهم وهم في طلبه وفي رحالهم
قدح من ماء اخذته فشربته ثم وضعته كما كان فاسألوهم هل وجدوا الماء في القدح
حين رجعوا قالوا هذه علامة ثم قالوا اخبرنا عن عيرنا متى تجيء الينا

وہ بولا کہ جب آپ زمین سے ایک بالشت اونچے نہیں ہو سکتے تو آسمان اور سدرۃ المنتہے تک کیونکر پہنچ ہونگے
آپنے فرمایا مسجد سے نکل اور اپنا مقولہ علیؓ سے بیان کر وہ تجھے جواب دینگے چنانچہ اُس نے علیؓ سے ملکر
اپنا اعتراض نقل کیا حضرۃ علیؓ نے تلوار سونتکر اُس کی گردن اُڑا دی بعض لوگون نے اس فعل کو اچھا
نہ سمجھا اور قتل کی بابت حضرۃ علیؓ پر معترض ہوئے اور یہ کہا کہ رسول خداؐ نے آپ کو جواب دینے کا حکم دیا
تھا نہ کہ قتل کا حضرۃ علیؓ نے فرمایا کہ سرکشون کو اسی طرح جواب دیا جاتا ہے رسول خداؐ اسکے جواب سے
نعوذ باللہ عاجز نہ تھے مگر آپ معلوم کر گئے تھے کہ یہ کمبخت کسی جواب کو نہ مانیگا اسلئے بارادۂ قتل میرے
پاس بھیجدیا تھا اور اُس کا جواب یہ ہے کہ پیغمبر اپنی طاقت کے اعتبار سے بالشت بھر کی اونچائی پر بھی
نہیں جاسکتا۔ لیکن معراج اُس قادر و قوی کی طاقت سے حاصل ہوئی ہے جس کی طاقت کے سامنے
ساری طاقتین ایسی ہین جیسا آفتاب کے سامنے ذرہ یا دریا کے آگے قطرہ پھر لوگ رسول خدا کے پاس
آکر بیت المقدس کا حال پوچھنے لگے اور یہ کہا کہ آپ ہمارے اُس قافلہ سے جو شام کی طرف گیا ہوا ہے
رستہ مین کہین ملے ہین آپنے فرمایا ہان مین بنی فلان کے قافلہ کے پاس سے گزرا ہون جو مقام روحا مین تھا
اور قافلہ والے اپنے ایک گم شدہ اونٹ کی تلاش کر رہے تھے مین نے اُن کے کجاوے مین سے ایک
پیالہ لیا اور پانی پیکر پھر وہین رکھدیا اُنسے پوچھ لینا کہ اُس پیالہ مین پانی تھا یا نتھا لوگون نے کہا کہ بیشک
یہ علامت ٹھیک ہے اور پھر یہ کہا کہ اچھا یہ بتائیے کہ ہمارا قافلہ کبتک واپس آجائیگا

قال علیہ السلام مررت بہا بالتنعیم وھو موضع قبل الحرم قالوا فما عدد ھا واحمالھم وھیئتہا ومن فیہا قال ھی کذا وکذا وفیہا فلان وفلان یقدمہا جمل اورق وھو ما یکون لونہ کلون التراب علیہ غرارتان تطلع علیکم طلوع الشمس قالوا ھذہ علامۃ فخرجوا فی آخر اللیل ینتظرون العیر لیستدلوا بہا علی صدقہ فی خبر السماء ان ظہر صدقہ فقال قائل منہم ھذہ الشمس قد طلعت وقال آخر منہم ھذہ الابل واللہ قد طلعت یقدمہا بعیر اورق وفیہا فلان وفلان کما اخبر علیہ السلام فلم یؤمنوا وقالوا ان ھذا الاسحر مبین (موعظۃ) عن ابی سعید الخدری انہ سئل النبی علیہ السلام عن اللیلۃ التی اسری بہ فیہا فقال اتیت بدابۃ وھی اشبہ الدواب بالبغل وھو البراق الذی کان یرکبہ الانبیاء قبل فانطلق بی یضع یدہ عند منتہی بصرہ فسمعت نداء عن یمینی یا محمد علی رسلک فمضیت ولم اعرج علیہ ثم سمعت نداء عن شمالی فمضیت ولم التفت الیہ ثم استقبلتنی امرأۃ وعلیہا من کل زینۃ فمدت یدھا وقالت علی رسلک فمضیت ولم التفت الیہا ثم اتیت بیت المقدس وقال المسجد الاقصی فنزلت واوثقتہ بالحلقۃ التی کانت الانبیاء یوثقونہ بہا

آپنے فرمایا مینے اُسے مقام تنعیم مین (جو حرم شریف کے متصل ہے) آتے دیکھا ہے اُنہون نے کہا کہ اُسکے آدمیون اور اونٹون کی تعداد اور دیگر کیفیت بیان فرمایئے چنانچہ آپنے ایک ایک بات بیان کر دی اور یہ فرمایا کہ سب سے آگے خاکستری رنگ کا اونٹ ہے جسپر دو کجاوے ہین یہ قافلہ سورج نکلتے تمہارے پاس آجائیگا لوگ اس علامت کے قائل ہوگئے اور قافلہ کے انتظار مین پچھلی رات سے نکل کھڑے ہوئے انکا خیال تھا کہ اگر آپ اس خبر مین سچے نکلے تو آسمانی معراج کی بات بھی سچ ہو جائے گی اتنے مین ایک شخص بول اُٹھا کہ اے لو سورج تو نکل آیا دوسرے نے کہا بخدا وہ دیکھو قافلہ آرہا ہے اور خاکستری رنگ کا اونٹ سب سے آگے ہے اور جسطرح رسول خدا نے خبر دی اسکے مطابق فلان فلان شخص اس قافلہ مین موجود ہین یا اینہمہ یہ لوگ ایمان نہ لائے اور آپ کو کھلا جادوگر بتایا (موعظہ) ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول خدا سے شب معراج کی بابت سوال کیا گیا فرمایا میرے پاس ایک ایسی سواری لائی گئی جو خچر سے مشابہ تھی اور یہ وہ براق ہے جسپر دیگر انبیا سوار ہوئے ہین۔ فرماتے ہین یہ براق مجھے لیچلا اس کا ہر قدم منتہائے نظر پر پڑتا تھا۔ ناگاہ مینے دہنی طرف سے آواز سنی کہ اے محمد ذرا آہستہ آہستہ مگر مینے اُدھر توجہ نہ کی پھر بائین جانب سے یہی آواز آئی لیکن مین قطعاً ملتفت نہوا۔ پھر بن سنور کر ایک عورت میرے سامنے آئی اور ہات بڑھا کر یہ کہا کہ ذرا ٹھیر جایئے۔ مگر مینے ذرا بھی خیال نکیا۔ پھر مین بیت المقدس یا مسجد اقصی مین پہنچکر براق سے اُتر پڑا اور اُسے اُس حلقہ سے باندہ دیا جس سے دیگر انبیا باندھا کرتے تھے

ثم دخلت المسجد فصلیت فقلت یا جبرائیل سمعت ندا عن یمینی فقال ذلک داعی الیھودیۃ اما انک لو وقفت علیہ لتھودت امتک فقلت سمعت ندا عن شمالی فقال ذلک داعی النصاری اما انک لو وقفت علیہ لتنصرت امتک واما المراۃ فکانت الدنیا تزینت لک اما انک لو وقفت علیھا لاختارت امتک الدنیا علی الاخرۃ ثم اتیت باناءین احدھما فیہ لبن والاخر فیہ خمر فقال لی اشرب ایھما شئت فاخذت اللبن فشربتہ وترکت الخمر فقال جبرائیل اصبت ای اعطیت امتک الاسلام اما انک لو اخذت الخمر لغوت امتک (قصۃ) روی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لما کانت لیلۃ اسری بی وانا بمکۃ بین النوم والیقظۃ جاءنی جبرائیل علیہ السلام فقال یا محمد قم فقمت فاذا جبرائیل ومعہ میکائیل فقال جبرائیل لمیکائیل ائتنی بطست من ماء زمزم لکی اطھر قلبہ واشرح لہ صدرہ قال علیہ السلام فشق بطنی وغسلہ ثلاث مرات وقد اختلف الیہ میکائیل بثلاثۃ طسوت من ماء فشرح صدری ونزع ما کان فیہ من غل وملاءہ حکمۃ وعلما وایمانا وختم بین کتفی بخاتم النبوۃ ثم اخذ جبرائیل بیدی حتی انتھی الی سقایۃ زمزم

پھر مینے مسجد میں جا کر نماز پڑھی اور جبریل سے کہا کہ مین نے وہنی جانب سے ایک آواز سنی تھی۔ جبریل نے فرمایا کہ یہ یہودیت تھی اگر اسکی آواز پر آپ ٹھہر جاتے تو آپ کی امت یہودی ہو جاتی مینے کہا کہ بائین طرف سے بھی ایک آواز آئی تھی۔ جبریل بولے کہ یہ نصرانیت تھی اگر آپ اسوقت توقف فرماتے تو امت کے لوگ نصارے ہو جاتے اور وہ بنی ٹھنی عورت دنیا تھی اگر آپ اسکی طرف التفات کرتے تو آپ کی امت آخرت چھوڑ کر دنیا ہی کو اختیار کر لیتی۔ پھر میرے سامنے دو ظرف لائے گئے ایک مین دودھ تھا دوسرے مین شراب اور حکم ہوا کہ جو نسا چاہو پی لو مینے دودھ لیکر پی لیا اور شراب کو نہ چھوا۔ جبریل نے کہا کہ آپ نے بہت اچھا کیا کہ اپنی امت کو دولت اسلام عطا فرمادی اگر آپ شراب پی لیتے تو امت گمراہ ہو جاتی (قصہ) رسول خدا سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہین مین مکہ مین تھا کہ کچھ سوتا تھا کچھ جاگ رہا تھا کہ جبریل آئے اور یہ کہا کہ اے محمد اٹھو مین اٹھ کھڑا ہوا تو دیکھا کہ جبریل و میکائیل دونون موجود ہین جبریل نے میکائیل سے کہا زمزم کے پانی کا طشت لاؤ تاکہ مین انکے دل کو پاک اور سینہ کو صاف کردون آپ فرماتے ہین کہ پھر میرے شکم کو چاک کیا اور تین مرتبہ دھویا اور میکائیل تین بار پانی کے طشت لائے اور میرے سینہ کو صاف کیا اور اس کی آلائش نکالکر حکمت و علم اور ایمان سے پر کردیا اور میرے دونون شانون کے بیچ مین مہر نبوت لگادی پھر جبریل میرا ہات پکڑ کر زمزم کے گھاٹ تک لیگئے

فقال للملك ائتني بذنوب من ماء زمزم او من ماء الكوثر وقال لي توضأ فتوضأ ثم قال انطلق يا محمد فقلت الى اين فقال الى ربك ورب كل شئ فاخذ بيدي واخرجني من المسجد فاذا انا ببراق فوق الحمار ودون البغل خده كخد الانسان وذنبه كذنب البعير وعرفه كعرف الفرس وقوائمه كقوائم الابل واظلافه كاظلاف البقر وظهره كانه درة بيضاء عليه رحل من رحال الجنة ولجناحان في فخذيه يمر مثل البرق خطوة عند منتهى طرفه فقال اركب وهي دابة ابراهيم عليه السلام التي كان يزور عليها البيت الحرام فركبته ثم سار ومعه جبرائيل فقال انزل فصل قال فنزلت وصليت فقال جبرائيل اتدري اين صليت قلت لا قال صليت بطيبة واليها المهاجر ان شاء الله ثم قال انزل فصل فنزلت وصليت قال اتدري اين صليت قلت لا قال صليت بطور سيناء حيث كلم الله موسى ثم قال انزل فصل فنزلت فصليت قال اتدري اين صليت فقلت لا قال صليت بيت لحم حيث ولد عيسى عليه السلام ثم مضينا حتى اتينا بيت المقدس فلما انتهيت فاذا انا بملائكة قد نزلوا من السماء وتلقوني بالبشارة والكرامة من عند الله تعالى

اور دوسرے فرشتہ کو حکم دیا کہ زمزم یا کوثر کا پانی کا ایک ڈول لاؤ اور مجھ سے کہا کہ وضو کرو مینے وضو کیا پھر کہا کہ اے محمدؐ چلو مینے کہا کہان فرمایا اپنے اور ہر شے کے خدا کی طرف چنانچہ جبریلؑ نے میرا ہات پکڑکے مسجد سے نکالا مین کیا دیکھتا ہون کہ براق موجود ہے جو گدہے سے کچھ بڑا اور خچر سے کچھ چھوٹا تھا اور جسکا چہرہ انسان کا سا دم اونٹ کی سی اوسکی ایال کے بال گھوڑے جیسے تھی پانو اونٹ کے سے کھر بیل کے سے تھے اور پشت سفید موتی کی طرح چمک رہی تھی یہ جنت کی سواری تھی جس کی رانون مین دو پر تھے رفتار بجلی کیطرح تھی منتہائے نظر پر قدم پڑتے تھے مجھسے جبریلؑ نے کہا اسپر سوار ہو جائیے یہ حضرۃ ابرہیم کی سواری ہے آپ اسی پر چڑہکر بیت الحرام کی زیارت کو جایا کرتے تھے چنانچہ مین براق پر سوار ہو گیا اور جبریلؑ ہمرکاب رہے تھوڑی دور چلکر جبریلؑ نے کہا اتر کر نماز پڑہیئے مینے نماز پڑہی جبریلؑ بولے کیا تم جانتے ہو کہ تمنے کسجگہ نماز ادا کی ہے مینے کہا نہین فرمایا اسجگہ کا نام طیبہ ہے انشاء اللہ یہین ہجرت کی پہر آگے بڑھکر اُترنے اور نماز پڑہنے کا حکم کیا مینے اُتر کر نماز پڑہی جبریلؑ نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ تمنے کہان نماز پڑہی مین نے کہا نہین فرمایا یہ طور سینا ہے جہان اللہ تعالی نے موسیٰؑ سے کلام کیا تھا پہر آگے بڑھکر کہا کہ اُتر کر نماز پڑہو چنانچہ مین اُتر پڑا اور نماز ادا کی جبریلؑ نے کہا تم اسجگہ کو جانتے ہو مینے کہا نہین فرمایا یہ بیت اللحم ہے جہان حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوئے تھے پھر ہم بیت المقدس پہنچ گئے وہان جاکر دیکھتا ہون کہ بہت سے فرشتے اللہ تعالی کیطرف سے بشارت و کرامت لیکر اتر رہے ہین

يقولون السلام عليك يا اول يا آخر يا حاشر قال قلت يا جبرائيل ما تحيتهم اياى قال انك اول من تنشق عنه الارض وعن امتك واول شافع واول مشفع وانك آخر الانبياء وان الحشر بك وبامتك ثم جاوزناحتى انتهينا الى باب المسجد فانزلنى جبرائيل وربط البراق فى الحلقة التى كانت تربط الانبياء فيها بخطام من حرير الجنة فلما دخلت الباب اذا انا بالانبياء والمرسلين وفى حديث ابى العالية ارواح الانبياء الذين بعثهم الله من قبلى من لدن ادريس ونوح عليهما السلام الى عيسى عليه السلام قد جمعهم الله عز وجل فسلموا على وحيونى مثل تحية الملائكة قلت يا جبرائيل من هؤلاء قال اخوانك الانبياء عليهم السلام ثم اخذ جبرائيل عليه السلام بيدى فانطلق بى الى الصخرة فصعد فاذا معراج الى السماء لم ار مثله حسنا وجمالا لم ينظر الناظرون الى شئ قط احسن منه ومنه تعرج الملائكة اصله على صخرة بيت المقدس وراسه ملتصق بالسماء احدى مارضيته ياقوتة والاخرى زبرجدة ودرجة من فضة واخرى من زمرد مكلل بالدر والياقوت وهو المعراج الذى يهبط منه ملك الموت لقبض الارواح فاذا رأيتم ميتكم شخص بصره فانه تنقطع عنه المعرفة اذا عاينه لحسنه

اور یہ کہتے ہیں کہ السلام علیک یا اول یا آخر یا حاشر میں نے جبرئیل سے کہا کہ اس سلام کے کیا معنے ہیں فرمایا سب سے پہلے آپ اور آپکی امت قبروں سے نکلیگی اور سب سے اول آپ شفاعت کرینگے اور سب سے پہلے آپکی شفاعت قبول کیجائیگی اور آپ سب سے پچھلے پیغمبر ہیں اور چونکہ حشر آپسے اور آپکی امت سے متعلق ہوگا اسلئے آپ حاشر ہیں رسول خدا فرماتے ہیں کہ پھر ہم مسجد کے دروازہ تک پہنچگئے جبرئیلؑ نے مجکو اتار کر براق کی لگام کو جو جنت کی حریر کی تھی اُس حلقہ سے باندھدیا جس سے دیگر انبیا باندھتے آئے ہیں میں دروازہ میں داخل ہوتے ہی کیا دیکھا کہ تمام انبیا و مرسلین موجود ہیں ابو العالیہ نے اپنی روایت میں یہ بیان کیا ہے کہ ادریسؑ و نوحؑ سے لیکر عیسےؑ تک کے تمام اُن انبیا کی ارواح جنہیں خدا نے مجھسے پیشتر بھیجا تھا میرے لئے اکھٹا کردیا ان سب نے مجھے سلام کیا اور فرشتوں کی طرح تحیۃ ادا کیا میں نے جبرئیلؑ سے کہا کہ یہ کون لوگ ہیں فرمایا آپکے بھائی یعنے انبیا علیہم السلام ہیں پھر جبرئیلؑ میرا ہاتھ پکڑ کے صخرہ بیت المقدس میں ایک پتھر ہے کی طرف لے چڑھے اور وہاں آسمان تک کی ایک سیڑہی نظر پڑی میں نے حسن و جمال میں کوئی چیز ایسی نہیں دیکھی اور نہ کسی اور دیکھنے والے کو اس سے بہتر نظارہ کا کبھی اتفاق پڑا ہوگا فرشتے اسی کے ذریعہ اوپر چڑھتے ہیں اسکی اصل صخرہ بیت المقدس پر ہے اور چوٹی آسمان سے ملی ہوئی ہے ایک بازو یاقوت کا ہے دوسرا زبرجد کا ایک ڈنڈا چاندی کا ہے دوسرا زمرد کا جس میں موتی یاقوت جڑے ہوئے ہیں ملک الموت قبض ارواح کے لئے اسی کے ذریعہ سے اُترتے ہیں جب تم کسی مرنے والے کی آنکھیں اونچی دیکھو تو سمجھہ لیا کرو کہ اس سیڑہی کے معائنہ حسن کے باعث اُس کے ہوش حواس جاتے رہے ہیں

فاحتملنی جبرائیل علیہ السلام حتی وضعنی علی جناحہ ثم ارتفع الی سماء الدنیا من ذلک المعراج فقرع الباب فقیل من ذا فقال انا جبرائیل فقیل من معک قال محمد ففتح الباب فدخلنا فیہ وبینما انا اسیر فی سماء الدنیا اذ رایت دیکا له ریش ابیض کاشد بیاض ما رایت مثله قط وله زغب اخضر تحت ریشه کاشد خضرة ما رایت مثلها قط واذا رجلاہ فی تخوم الارض السفلی وراسه تحت العرش لجناحان فی منکبیه اذا نشرهما جاوز المشرق والمغرب فاذا کان بعض اللیل نشر جناحیه وخفق بهما وصرخ بالتسبیح لله عزوجل یقول سبحان الملک القدوس الکبیر المتعال لا اله الا الله الحی القیوم فاذا فعل ذلک سبحت دیکة الارض کلها وخفقت باجنحتها واخذت بالصراخ فاذا سکن ذلک الدیک فی السماء سکنت دیکة الارض فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فلم ازل منذ رایت ذلک الدیک مشتاقا الی ان اراہ ثانیا قال علیه السلام ثم صعدنا الی السماء الثانیة فاستفتح الی أخرہ ثم صعدنا الی السماء الثالثة فاستفتح الی أخرہ ثم صعدنا الی السماء الرابعة فاستفتح الی أخرہ ثم صعدنا الی السماء الخامسة فاستفتح الی أخرہ ثم صعدنا الی السماء السادسة فاستفتح الی أخرہ ثم صعدنا الی السماء السابعة فاستفتح الی أخرہ

رسول خدا فرماتے ہین جبرئیل نے مجھے اُٹھا کر اپنے بازو پر رکھدیا اور اُسکے ذریعہ آسمان دنیا تک جا پہنچے وہان پہنچکر دروازہ کھٹکھٹایا آواز آئی کون؟ فرمایا جبرئیل پوچھا گیا کہ تمہارے ساتھ اور کون ہے جبرئیل نے کہا محمد چنانچہ دروازہ کھلگیا اور ہم اندر داخل ہوگئے اثنائے سیر مین مینے بہت سفید پرون کا ایک مرغ دیکھا کہ ایسا کبھی نہین دیکھا تھا اور اُسکے پرون کے نیچے نہایت سبز کلیان تھیں اُسکے پنجے ساتوین زمین کی تہ مین اور سر عرش کے نیچے تھا اسکے دونون پر اسقدر طویل تھے کہ کھلتے وقت مشرق و مغرب سے تجاوز کرجاتے تھے جب تھوڑی سی رات باقی رہتی ہے یہ اپنے پرون کو پھڑپھڑا کر سمیٹ لیتا ہے اور چلا چلا کر ان لفظون مین اللہ تعالی کی تسبیح کیا کرتا ہے سبحان الملک القدوس الکبیر المتعال لا الہ الا ھو الحی القیوم اسکے ساتھ تمام روئے زمین کے مرغ تسبیح کرنے اور پرون کو پھڑپھڑا کر چیخنے لگتے ہین اور جب یہ آسمانی مرغ تھم جاتا ہے تو روئے زمین کے تمام مرغ خاموش ہوجاتے ہین۔ رسول خدا فرماتے ہین کہ مینے جب سے اُس مرغ کو ایک مرتبہ دیکھا ہے اسکا مشتاق رہتا ہون کہ دوسری مرتبہ پھر دیکھون آپ فرماتے ہین کہ پھر ہم دوسرے آسمان کی طرف چڑھے اور جبرئیل نے دروازہ کھلوایا پھر علی ہذا القیاس تیسرے آسمان کی طرف گئے۔ پھر چوتھے کی طرف پھر پانچوین کی طرف پھر چھٹے کی طرف پھر ساتوین کی طرف ہمارے لئے ہر آسمان کا دروازہ کھلتا گیا

ثم دخلنا فاذا انا برجل اشمط جالس على كرسي عند باب الجنة وعنده قوم جلوس بيض الوجوه فقلت يا جبرائيل من هذا الاشمط ومن هؤلاء وما هذه الانهار قال هذا ابوك ابراهيم اول من شمط على الارض واما هؤلاء البيض وجوه فقوم لم يلبسوا ايمانهم بظلم قال عليه السلام واذا ابراهيم مستند الى بيت فقال جبرائيل هذا البيت المعمور يدخله كل يوم سبعون الفا من الملائكة فاذا خرجوا لم يعودوا اليه قال عليه السلام فاتى بي جبرائيل الى سدرة المنتهى فاذا هي شجرة لها اوراق الواحدة منها تغطي الدنيا بما فيها واذا نبقها مثل قلال هجر يخرج من اصلها اربعة انهار نهران ظاهران ونهران باطنان فسالت جبرائيل فقال اما الباطنان ففي الجنة واما الظاهران فالنيل والفرات قال ثم انتهيت الى سدرة المنتهى وانا اعرف ورقها وثمرها فغشيها من نور الله ما غشي اي تجلي وغشيها الملائكة كانهم جراد من ذهب عن خشية الله تعالى فلما غشيها ما غشي تحولت حتى لا يستطيع احد ان ينعتها قال عليه السلام وفيها ملائكة لا يعلم عددهم الا الله عز وجل ومقام جبرائيل في وسطها فقال لي جبرائيل تقدم فقلت يا جبرائيل تقدم

جب ہم ساتوین آسمان مین داخل ہوئے تو ایک شخص کو دیکھا کہ جنت کے دروازہ کے قریب کنگھی کئے ہوئے ایک کرسی پر بیٹھے ہین اور اُن کے آس پاس بہت سے چمکتے چہرے والے لوگ موجود ہین مینے جبرئیل سے کہا کہ یہ کنگھی کیئے ہوئے اور اُن کے آس پاس والے کون ہین اور یہ نہرین کیسی ہین فرمایا یہ آپکے باپ ابراہیمؑ ہین روئے زمین پر سب سے پہلے کنگھی انہون ہی نے کی ہے اور یہ چمکتے چہرے والے وہ لوگ ہین جنہون نے اپنے ایمان مین شرک کو نہین ملایا آپ فرماتے ہین کہ حضرة ابراہیمؑ ایک بیت سے سہارا لگائے ہوئے تھے جبرئیلؑ نے کہا یہ بیت المعمور ہے اسمین ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہین کہ چلے جانے کے بعد پھر دوبارہ نہین آسکتے فرماتے ہین کہ پھر جبرئیلؑ مجھے سدرة المنتہے کی طرف لیگئے یہ ایک ایسا درخت ہی جس کا ایک ایک پتا دنیا ومافیہا کا سرپوش بن سکتا ہے اسکے بیر مقام ہجر کے مٹکون کے برابر ہین اور اسکی جڑ مین سے چار نہرین نکلتی ہین دو ظاہر دو باطن مینے اُنکی بابت جبرئیلؑ سے پوچھا فرمایا باطنی دو نہرین جنت مین ہین اور ظاہری نیل وفرات ہین پھر جب مین اُس سدرة المنتہے تک پہنچگیا جس کے پتے اور پھل مجھے یاد ہین تو اُسے نور الٰہی اُسکی تجلی نے ڈھانک لیا اور فرشتے خوف الٰہی سے سونے کے پروانون کی صورت مین اُسپر آگرے یہ دیکھکر مین پہچانگیا بیشک کوئی بشر سدرة المنتہی کی تعریف نہین کرسکتا۔ آپ نے فرمایا سدرة المنتہے کے فرشتون کی تعداد خدا کے سوا اور کوئی نہین جانتا۔ جبرئیلؑ کا مقام اُس کے وسط مین ہے اُسوقت جبرئیلؑ نے فرمایا کہ آگے چلیئے مینے کہا تم بھی ساتھ چلو۔

فقال لي تقدم يا محمد إنك أكرم على الله مني فتقدمت وجبرائيل على أثري حتى انتهى بي إلى حجاب فراش
الذهب فحرك الحجاب فقيل من ذا قال أنا جبرائيل ومعي محمد قال الملك الله أكبر فأخرج يده
من تحت الحجاب فاحتملني وتخلف جبرائيل فقلت إلى أين فقال يا محمد وما منا إلا له مقام معلوم
إن هذا منتهى الخلائق وإنما أذن لي في الدنو من الحجاب لاحترامك وإجلالك فانطلق بي
الملك في أسرع من طرفة عين إلى حجاب اللؤلؤ فحرك الحجاب فقال الملك من وراء الحجاب من
هذا قال أنا صاحب فراش الذهب هذا محمد رسول العرب معي قال الملك الله أكبر فأخرج يده من تحت
الحجاب حتى وضعني بين يديه فلم يزل كذلك من حجاب إلى حجاب بكل حجاب مسيرة خمسمائة عام
وما بين الحجاب إلى الحجاب خمسمائة ثم دلي لي رفرف أخضر ضوءه كضوء الشمس فالتمع بصري ووضعت
على ذلك الرفرف ثم احتملني فلما رأيت العرش بجدنه أوسع من كل شيء فقربني الله عز وجل إلى مسند
العرش ونزلت قطرة من العرش فوقعت على لساني فما ذاق الذائقون أحلى منها فأنبأني الله عز وجل
نبأ الأولين والآخرين وأطلق لساني بعد كلاله من هيبة الله فقلت

جبرئیلؑ نے فرمایا بس آپ ہی تشریف لیجائین یہ آپ ہی کا مرتبہ ہے کیونکہ آپ خدا کے نزدیک مجھسے بہت
زیادہ مکرم ہین آپ فرماتے ہین مین آگے بڑھا اور جبرئیلؑ پیچھے پیچھے رہے یہانتک کہ مین سونے کے
پروانون کے حجاب تک پہنچگیا حجاب کو حرکت ہوئی اور آواز آئی کہ کون فرمایا جبرئیل اور انکے ساتھ
محمدؐ فرشتے نے کہا اللہ اکبر پھر اپنا ہات حجاب سے باہر نکالکر مجھے اُٹھا لیا جبرئیلؑ پیچھے رہگئے مینے کہا
کہ کہان چلے جبرئیلؑ بولے کہ ہم مین ہر فرشتے کیلئے ایک خاص مقام مقرر ہے کوئی شخص اُس
مقام سے آگے نہین بڑھ سکتا یہ فقط آپ کی تعظیم و تکریم کا طفیل ہے کہ مجھے حجاب تک آنے کی
اجازت ملگئی ہے اسکے بعد مجھے ایک فرشتہ پلک جھپکاتے مین موتیون کے حجاب تک لے گیا
حجاب کو حرکت ہوئی اور پس پردہ ایک فرشتے نے آواز دی کہ کون دوسرے فرشتے نے جواب دیا
کہ مین سونے کے پروانون کے حجاب کا افسر ہون اور یہ محمدؐ ہین اس فرشتے نے کہا اللہ اکبر اور پھر
پردہ سے ہات نکالکر مجھے اپنے سامنے بلا لیا مین اسی طرح ایک حجاب سے دوسرے حجاب کی
طرف منتقل ہوتا رہا ہر حجاب پانسو برس کی راہ اور ہر حجاب سے دوسرے حجاب تک پانسو
برس کا فاصلہ تھا۔ پھر سبز رفرف میرے قریب کیا گیا اسمین آفتاب کی سی ایسی روشنی تھی کہ
میری آنکھین کھل گئین مین اسپر بیٹھا اور اس نے مجھے اُٹھا لیا پھر مینے عرش کو دیکھا تو اُسے ہر
چیز سے زیادہ وسیع پایا مینے اُسکے پایہ سے سہارا لگا لیا اور عرش سے ایک قطرہ ٹپک کر
میری زبان پر آگرا مینے اس سے زیادہ شیرین کوئی چیز نہ چکھی ہوگی اس قطرہ کے باعث اللہ تعالی نے
مجھے علم اولین و آخرین عنایت کیا اور ہیبت الٰہی سے جو میری زبان رک گئی تھی اُسے گویائی نصیب ہوئی چنانچہ مینے عرض

التحيات لله والصلوات والطيبات فقال الله جل ثناؤه السلام عليك ايها النبي ورحمة الله
وبركاته فقلت السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين فقال لي ربي عز وجل يا محمد قد اتخذتك
حبيبا كما اتخذت ابراهيم خليلا وكلمتك كما كلمت موسى تكليما وجعلت امتك خير امة اخرجت
للناس وجعلتهم امة وسطا وجعلتهم الاولين والاخرين فخذ ما آتيتك وكن من الشاكرين ثم
اقضى الي امورا لم يؤذن لي ان اخبركم وفرضت علي وعلى امتي في كل يوم خمسين صلاة فلما عهد
الي بعهده وتركني ماشاء الله قال لي ارجع الى امتك فبلغهم عني فحملني الرفرف الذي كنت عليه
ولم يزل يخفضني ويرفعني حتى اهوى بي الى سدرة المنتهى فاذا انا بجبرائيل ابصره بقلبي كما ابصره
بعيني امامي فقال حياك الله بما لم يحي احدا من خلقه لا ملكا مقربا ولا نبيا مرسلا وقد بلغت
مقاما لم يصل اليه احد من اهل السموات والارض فهنيئا لك بما حباك الله وما حباك من المنزلة
الرفيعة والكرامة الفائقة فخذ بشكره فان الله منعم يحب الشاكرين فحمدت الله على ذلك
ثم قال جبرائيل عليه السلام انطلق يا محمد الى الجنة حتى اريك ما لك فيها حتى تزداد بذلك
في الدنيا زهادة الى زهادتك وفي الاخرة رغبة الى رغبتك فخرجنا حتى وصلنا باذن
الله تعالى فما تركت فيها مكانا الا رأيته واخبرني عنه

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اللہ تعالیٰ نے فرمایا السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مینے
عرض کیا السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین پھر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے محمدؐ مینے جسطرح ابراہیمؑ
کو خلیل بنایا تھا تمہیں حبیب بنایا اور موسیٰؑ کی طرح تمسے کلام کیا اور تمہاری امت کو لوگوں کیلئے بہترین
اُمت اور افضل ٹھیرایا اور اُنکو اولین و آخرین مقرر کیا اب جو چیز تمکو دوں اُسے لو اور شکر کرو۔ پھر
مجھے بعض ایسی باتیں بتائیں جن کے اظہار کی اجازت نہیں دیگئی اور مجھپر اور میری امت پر پچاس نمازیں
فرض کیں پھر عہد لیکر مجھی رخصت ہونیکی اجازت دی اور یہ فرمایا کہ اپنی امت کی طرف جاؤ اور اُنکو ہمارا پیغام
دو اسکے بعد مجھے رفرف نے اُٹھالیا او پست و بلند کرکے سدرۃ المنتہے تک پہنچادیا اسوقت مینے جبرئیلؑ کو اپنے سامنے
دیکھا اور جس طرح اونہیں آنکھوں سے دیکھتا تھا اُسی طرح دل سے بھی دیکھ رہا تھا جبرئیل کہہ رہی تھے کہ آپکو اللہ تعالیٰ
نے وہ تحفے عنایت کئے ہیں کہ اپنی مخلوق میں سے کسی مقرب فرشتے یا نبی مرسل کو نہیں دیے اور آپکو اُس مقام پر
پہنچایا ہے کہ وہاں تک اہل آسمان وزمین سے کسی کی رسائی نہیں ہوئی آپ کو یہ تحفے اور یہ مرتبہ
بلند وکرامت مبارک۔ اس کو شکریہ کے ساتھ لو کیونکہ خدا شکرگزاروں کو دوست رکھتا ہے چنانچہ
مینے اُسپر خدا کی حمد کی۔ پھر جبرئیلؑ نے کہا کہ جنت کی طرف چلیے تا کہ میں وہ چیزیں دکھاؤں جو آپکے
لئے مہیا ہیں اور یہ آپ کی دنیوی نفرت اور اُخروی رغبت کا باعث ہوگا۔ رسول خداؐ فرماتے ہیں
کہ ہم جنت کی طرف چلے وہاں پہنچکر جبرئیلؑ نے ایک ایک مکان دکھایا اور ہر ایک کی تعریف بیان کی۔

فرايت القصور من الدرة والياقوت والزبرجد ورايت الاشجار من الذهب الاحمر ورايت في الجنة ما لا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر وذلك مفروغ عنه معد وانما ينظر به صاحبه من اولياء الله فتعاظمني الذي رايت وقلت لمثل هذا فليعمل العاملون ثم عرض على النار حتى نظرت الى اغلالها وسلاسلها ثم اخرجني من السماء فمررنا بالسموات منحدرين من سماء الى سماء حتى اتيت الى موسى فقال ماذا فرض الله عليك وعلى امتك فقلت خمسين صلاة فقال موسى عليه السلام ان امتك لا تستطيع خمسين صلاة كل يوم واني قد جربت الناس وعالجت بني اسرائيل اشد المعالجة فارجع الى ربك فاسأله التخفيف فرجعت فوضع عني عشرا فاتيت الى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فاتيت الى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فاتيت فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فاتيت اليه فقال مثله فرجعت فامرت بخمس صلوات كل يوم فاتيت اليه فقال ان امتك لا تستطيع خمس صلوات كل يوم واني قد جربت الناس وعالجت بني اسرائيل اشد المعالجة فارجع الى ربك فاسأله التخفيف قلت سالت ربي حتى استحييت لكن ارضى واسلم فلما جاوزته نادى مناد امضيت فريضتي وخففت عن عبادي

مینے وہان موتی یاقوت اور زبرجد کے محل دیکھے اور خالص سونے کے اکثر درخت نظر پڑے مینے جنت مین وہ چیزین دیکھین کہ آجتک کسی آنکھ نے نہین دیکھین اور کسی کان نے نہین سنین اور کسی شخص کے دل مین انکا خیال تک نہین آیا جنت بنی بنائی تیار ہے مگر اُسے اُسکے مستحق یعنے اولیاء اللہ ہی دیکھ سکتے ہین رسول خدا فرماتے ہین کہ مینے عظیم الشان چیز دیکھی اور یہ کہا کہ عمل کرنیوالون کو اسی کیلئے عمل کرنا چاہیئے پھر دوزخ کو پیش کیا گیا مینے اُسکے طوق اور زنجیرین دیکھین پھر مین وہان سے چلکر ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف اُترتا ہوا موسیٰ کے پاس آیا اُنہون نے کہا کہ اللہ تعالی نے آپ اور آپ کی اُمت پر کیا چیز فرض کی ؟ مینے کہا پچاس نمازین موسیٰ نے کہا کہ آپکی امت ادا نکر سکیگی مین لوگون کا تجربہ کر چکا ہون بنی اسرائیل کو بہت برتا ہے آپ اپنے خدا کی طرف جایئے اور تخفیف کا سوال کیجے چنانچہ مین واپس گیا اللہ تعالی نے دس نمازین معاف کر دین مین پھر موسیٰ کے پاس آیا اور اُنہون نے حسب سابق کہہ سنکر مجھے پھر بارگاہِ الٓہی مین بھیجا اللہ تعالی نے دس اور معاف کر دین مین پھر موسیٰ کے پاس آیا اور انہون نے پھر وہی فرمایا اس مرتبہ اللہ تعالی نے دن رات مین صرف پانچ نمازونکا حکم دیا مین پھر موسے کے پاس آیا اور انہون نے پھر وہی فرمایا کہ آپکی اُمت دن رات مین پانچ نمازین بھی نہ پڑھ سکیگی مینے لوگونکا تجربہ کیا ہی اور بنی اسرائیل کو بہت برتا ہے خدا سے پھر تخفیف کا سوال کیجے مینے کہا کہ تخفیف کا سوال کرتے کرتے مجھے اپنے خدا سے شرم آنے لگی ہے مین اب رضامندی کے ساتھ اِن کو تسلیم کرتا ہون رسول خدا فرماتے ہین کہ جب مین وہان سے چلا تو ایک منادی نے آواز دی کہ مینے اپنے فرض کو پورا کر دیا اور اپنے بندون پر تخفیف کی۔

وفی روایة اخری واجزی بالحسنة عشرا قال علیه السلام ثم انصرفت ومع صاحبی اخی جبرائیل لا یفوتنی ولا افوته حتی انصرفنا الی مضجعی وکان ذلک فی لیلة واحدة من لیالیکم هذه فانا سید ولد آدم ولا فخر وبیدی لواء الحمد ولا فخر قال ابن عباس رضی الله عنه وعائشة رضی الله عنها قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لما کانت لیلة اسری بی فاصبحت بمکة عرفت ان الناس لا یصدقوننی فقعد علیه السلام حزینا فمر به ابو جهل عدو الله فاتاه فجلس الیه فقال کالمستهزئ هل استفدت من شیٔ قال نعم اسری بی اللیلة قال الی این قال الی بیت المقدس قال ثم اصبحت بین ظهرانینا قال نعم قال اتحدث قومک بما حدثتنی قال نعم قال یا معشر بنی کعب بن لوی هلموا فجاؤا حتی جلسوا الیهما قال حدث قومک بما حدثتنی قال نعم اسری بی اللیلة قالوا الی این قال الی بیت المقدس قالوا ثم اصبحت بین ظهرانینا قال نعم فسعی رجال من المشرکین الی ابی بکر الصدیق فقالوا هل لک من صاحبک خبر یزعم انه اسری به اللیلة قال اوقد قال قالوا نعم قال لقد صدق قالوا اتصدقه قال اصدقه فی ابعد من ذلک هذه القصة بایجاز

دوسری روایت یہ ہے کہ میں ایک نیکی کا بدلہ دس گنا دیا کرتا ہوں اسلئے پانچ میں پچاس کا ثواب ہے پھر میں وہاں سے جبرئیلؑ کے ہمراہ اپنی خوابگاہ کی طرف واپس آگیا یہ سب کچھ اسی تمہاری ایک رات میں ہو گیا۔ بس میں سردار اولاد آدم ہوں اور یہ کہنا از راہ فخر نہیں ہے میرے ہاتھ میں لواء الحمد ہوگا اور یہ کہنا از راہِ فخر نہیں ہے ابن عباس اور عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا فرماتے ہیں جب شب معراج کی صبح ہوئی تو مجھے یقین تھا کہ لوگ اس واقعہ کی تصدیق نہ کرینگے اسلئے آپ غمگین ہو کر ایک جگہ بیٹھ گئے اتنے میں ابو جہل آپ کے پاس آبیٹھا اور بطور تمسخر یہ کہا کہ کیوں تمہیں کوئی نئی بات بھی معلوم ہوئی آپ نے فرمایا ہاں رات کو مجھے سیر کرائی گئی اُس نے کہا کسجگہ کی آپ نے فرمایا رات کو بیت المقدس کی سیر کرائی گئی ابو جہل بولا اور پھر آپ صبح کو ہمارے پاس موجود بھی ہو گئے فرمایا ہاں ابو جہل بولا کہ تم اپنی قوم کو آگاہی دیکر کہو کر سکتے ہو آپ نے فرمایا ہاں کر سکتا ہوں۔ ابو جہل نے بنی کعب بن لوی کو آواز دی سب کے سب آبیٹھے۔ ابو جہل نے رسول خدا سے کہا اب اپنی سیر کی کیفیت بیان کرو۔ چنانچہ آپ نے وہی الفاظ دُہرائے جو ابو جہل کے روبرو فرمائے تھے یہ سنکر بعض مشرکین ابو بکر صدیق کے پاس دوڑ گئے اور یہ کہا کہ بیچ آپ کے دوست راتوں رات بیت المقدس کی سیر کا دعوے کرتے ہیں ابو بکرؓ نے فرمایا۔ کیا یہ سچ ہے انہوں نے کہا ہاں۔ ابو بکر بولے کہ اگر رسول خدا ایسا فرماتے ہیں تو بالکل سچے ہیں۔ لوگوں نے کہا تم بھی تصدیق کرتے ہو فرمایا اس سے زیادہ کوئی تعجب انگیز قصہ ہوتا تو بھی میں رسول خدا کی تصدیق کرتا۔

او اعمارٰی صلی اللہ علیہ وسلم ربہ عزوجل فاختلف السلف فی رؤیتہ سبحانہ بعین بصر فانکرتہ عائشۃ عن عامر عن مسروق انہ قال لعائشۃ یا ام المؤمنین ھل رای محمد ربہ یعنی لیلۃ الاسراء فی حال الیقظۃ فقالت لقد قف شعری مما قلت ای اقشعر شعر جسدی مما طلبت منی ثلاث من حدثک بھن فقد کذب من حدثک ان محمدا رای ربہ فقد کذب ثم قرأت (لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ) الایۃ وذکر الحدیث وقال جماعۃ بقول عائشۃ وھو المشھور عن ابن مسعود ومثلہ عن ابی ھریرۃ انہ قال انما رای جبریل واختلف عنہ وقال بانکار ھذا وامتناع رؤیتہ فی الدنیا جماعۃ من المحدثین والفقہاء والمتکلمین وعن ابن عباس انہ رآہ بعینہ وروی عطاء عنہ رآہ بقلبہ وعن ابی العالیۃ عنہ رآہ بفوادہ مرتین وذکر ابن اسحق ان ابن عمر ارسل الی ابن عباس یسالہ ھل رای محمد ربہ فقال نعم والاشھر عنہ انہ رای ربہ بعینیہ روی ذلک عنہ من طرق وقال ان اللہ اختص موسی بالکلام وابراھیم بالخلۃ ومحمدا بالرؤیۃ وحجتہ قولہ تعالی (مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى)

اس مسئلہ مین کہ رسول خداؐ دیدار الٰہی سے مشرف ہوئے یا نہین سلف کا اختلاف ہی حضرت عائشہؓ رویت چشم سے دیکھنے کا انکار کرتی ہین کیونکہ عامر مسروق سے روایت کرتے ہین کہ انہون نے حضرۃ عائشہؓ سے سوال کیا کہ رسول خداؐ نے معراج کی رات حالت بیداری مین اپنے خدا کو دیکھا تھا یا نہین حضرۃ عائشہ نے جواب دیا کہ تیرے اس سوال سے میرے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوگئے تین باتین ایسی ہین کہ اگر انہین کوئی تجھسے روایت کرے تو سمجھ لینا کہ وہ جھوٹا ہی انمین سے ایک یہ ہی کہ جو یہ کہی کہ محمدؐ نے اپنے خدا کو دیکھا ہی وہ جھوٹ بولتا ہی پھر حضرۃ عائشہ نے یہ آیت پڑھی لاتدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار نیز دیگر صحابہ کی ایک جماعۃ حضرت عائشہ کی قول سے متفق ہے چنانچہ ابن مسعود سے یہی روایت مشہور ہی اور یہی ابو ہریرہ سے مروی ہے وہ کہتے ہین کہ رسول خداؐ نے جبریلؑ کو دیکھا ہے محدثین اور فقہا اور متکلمین کی ایک جماعت اس بات کی قائل ہے کہ دنیا مین رویت الٰہی ممکن نہین ابن عباس سے ایک روایت ہی کہ آپنے اللہ تعالی کو اپنی آنکھون سے دیکھا اور عطار نے ابن عباس سے یہ روایت کی ہے کہ دل سے دیکھا اور ابو عالیہ سے روایت ہی کہ دو مرتبہ سوئدا ے دل سے دیکھا ابن اسحٰق کہتے ہین کہ ابن عمرؓ نے ابن عباس کے پاس ایک آدمی بھیجکر پوچھا کہ رسول خداؐ نے اپنے خدا کو دیکھا تھا یا نہین ابن عباس نے فرمایا ہان دیکھا ہے اور مشہور روایت یہ ہی کہ آپنے ان ہی آنکھونسے دیکھا ہے اور آپکا قول ہی کہ اللہ تعالی نے موسیٰؑ کو کلام اور ابراہیم کو خلت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رویت کے ساتھ خاص عزت دی ہے اور آپ کی دلیل یہ آیت ہے ماکذب الفؤاد ما رای الایۃ یعنے دل نے جو کچھ دیکھا اسکے متعلق جھوٹ نہین بولا کیا تم رویت کی بابت اُنسے جھگڑتے ہو انہون نے اسے دو مرتبہ دیکھا

قال الماوردی قیل ان اللہ قسم کلامہ ورؤیتہ بین موسیٰ ومحمد فرآہ محمد مرتین
وکلمہ موسیٰ مرتین وحکی السمرقندی عن محمد بن کعب القرظی وربیع بن انس ان النبی
صلے اللہ علیہ وسلم سئل هل رأیت ربك قال رأیتہ بفوادی ولم اره بعینی الخ
(شفاء شریف) واما سبب المعراج فهو ان الارض افتخرت علی السماء فقالت الارض
انا خیر منك لان اللہ تعالیٰ زینی بالبلاد والبحار والانهار والاشجار والجبال وغیرها
فقالت السماء انا خیر منك لان الشمس والقمر والکواکب والافلاك والبروج والعرش
والکرسی والجنة فی وقالت الارض فی بیت یزوره ویطوف به الانبیاء والمرسلون
والاولیاء والمؤمنون عامة وقالت السماء فی البیت المعمور یطوف به ملائکة السماوات
فی الجنة التی هی ماوی ارواح الانبیاء والمرسلین وارواح الاولیاء والصالحین
وقالت الارض ان سید المرسلین وخاتم النبیین وحبیب رب العالمین وافضل
الموجودات علیه اکمل التحیات وطن فی واجری شریعته علی فلما سمعت السماء هذا
عجزت وسکتت عن الجواب وتوجهت الی اللہ فقالت الٰهی انت تجیب المضطر
اذا دعاك وانا عجزت عن جواب الارض فاسألك ان یصعد محمد الی فاتشرف
به کما تشرفت الارض بجماله وافتخرت به الارض فاجاب دعوتها واوحی اللہ تعالیٰ

ماوردی نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کلام اور رویت کو موسیٰؑ اور محمدؐ مین تقسیم کر دیا ہے۔
رسولِ خداؐ نے خدا کو دو مرتبہ دیکھا اور موسیٰؑ نے دو مرتبہ کلام کیا سمرقندی نے محمد بن کعب قرظی
اور ربیع بن انس سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ سے رویت کی بابت سوال ہوا تو آپ نے فرمایا کہ مینے اُسے
دل سے دیکھا ہی آنکھ سے نہین دیکھا (شفای شریف) معراج کا سبب یہ ہوا کہ ایک مرتبہ زمین نے ازراہ فخر
آسمان سے کہا کہ مین تجھسے افضل ہون کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے شہرون دریاؤن نہرون درختون اور پہاڑون
وغیرہ کے باعث مزین کیا ہے آسمان نے جواب دیا کہ مین بہتر ہون کیونکہ چاند سورج ستارے افلاک بروج
عرش کرسی اور جنت وغیرہ سب میرے اندر موجود ہین زمین بولی کہ مین ایسا گھر رکھتی ہون کہ پیغمبر اولیاء اللہ
اور عام مسلمان اُسکا طواف کرتے ہین آسمان نے کہا مجھے بیت المعمور ملا ہے کہ فرشتے اُسکی زیارت کرتے ہین
اور میرے اندر جنت موجود ہے جسمین پیغمبرون اولیاء اللہ اور صالحین کی روحین رہتی ہین زمین نے کہا
کہ حضرۃ سید المرسلین خاتم النبیین افضل الموجودات صلے اللہ علیہ وسلم کا وطن میرے اندر ہے اور مجھپر
انکی شریعت جاری ہے آسمان نے جب یہ سنا تو عاجز ہو کر جواب سے ساکت ہو گیا اور خدا کی طرف متوجہ ہو کر
یہ دعا کی الٰہی تو بیقرار کی دعا قبول کیا کرتا ہے مین زمین کے جواب سے عاجز ہون اب یہ التجا ہے کہ سید المرسلین کو میرے
پاس پہنچا دے تاکہ مین اُن کے جمال سے شرف حاصل کر کے زمین کیطرح فخر حاصل کرون اللہ تعالیٰ نے اسکی دعا قبول

الى جبرائيل عليه السلام في الليلة السابعة والعشرين من رجب لا تسبح هذه الليلة ويا عزرائيل لا تقبض الارواح هذه الليلة فقال جبرائيل عليه السلام اجاءت القيامة قال لا يا جبرائيل ولكن اذهب الى الجنة وخذ البراق واذهب به الى محمد عليه السلام فذهب جبرائيل ورأى اربعين الف براق يرتعون في رياض الجنة وعلى جبهتهم اسم محمد عليه السلام ورأى فيهم براقا منكسا رأسه يبكي وتسيل من عينيه الدموع فقال جبرائيل مالك يا براق قال يا جبرائيل اني سمعت منذ اربعين الف سنة اسم محمد عليه السلام فوقع في قلبي محبة صاحب هذا الاسم وعشقته وبعد ذلك لم احتج الى طعام ولا شراب واحترقت بنار العشق فقال جبريل عليه السلام انا اوصلك بمعشوقك ثم اسرجه والجمه وجاء به الى النبي عليه السلام الى آخر القصة (اعرجية)

سورة بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بنی اسرائیل

(وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ) بحسن الصورة والمزاج الاعدل واعتدال القامة والتمييز بالعقل والافهام بالنطق والاشارة والخط والهدى الى اسباب المعاش والمعاد والتسلط على ما في الارض والتمكن في الصناعات وانسياق الاسباب والمسببات العلوية والسفلية الى ما يعود عليهم بالمنافع الى غير ذلك مما يقف الحصر دون احصائه

اور رجب کی ستائیسوین تاریخ جبرئیلؑ کو حکم دیا کہ آج تسبیح چھوڑ دو اور ملک الموت کو ارشاد ہوا کہ آج جانین نہ نکالو جبرئیلؑ نے عرض کیا الٰہی کیا قیامت آگئی ارشاد ہوا نہین مگر تم جنت کا براق لیکر محمدؐ کے پاس جاؤ چنانچہ جبرئیلؑ جنت کی طرف گئے اور وہان چالیس ہزار براق چرتے دیکھے جنکی پیشانیون پر محمد علیہ السلام کا نام درج تھا ان مین ایک ایسا براق نظر پڑا جو سر جھکائے رو رہا تھا اور اُس کی آنکھ سے آنسو جاری تھے جبرئیلؑ نے اُس کا حال پوچھا اُسنے کہا کہ مین چالیس ہزار برس سے محمدؐ کا نام سن رہا ہون اسلیئے اس نام کی محبت او صاحب نام کا عشق میرے دلمین جاگزین ہو گیا ہی اُس روز سے کھانا پینا چھٹ گیا ہی اور مین عشق کی آگ سے پھنک گیا ہون جبرئیلؑ بولے کہ مین تجکو تیرے محبوب سے ملا دونگا۔ پھر جبرئیلؑ اُسکو زین لگام سے آراستہ کرکے رسول خدا کے پاس لے آئے اور آپ کو سیر کرائی گئی۔ (اعرجیہ)

سورہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بنی اسرائیل

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ (ہمنے بنی آدم کو مکرم کیا) اچھی صورت نیک مزاجی دی راست قامت بنایا عقل و تمیز عنایت کی کلام اشارے اور خط کے ذریعہ اظہار مطالب کی طاقت بخشی اسباب معاش و معاد کی طرف رہبری کی اشیاء زمین پر مسلط کیا صنعت و حرفت پر قدرت دی علوی و سفلی اسباب و مسببات نفع بخش سلسلہ قائم کیا۔ اسکے علاوہ اور ہزارون چیزین ہین جن کا احاطہ نہین ہوسکتا۔

من ذلك ما ذكره ابن عباس وهو ان كل حيوان يتناول طعامه بفيه الا الانسان فانه يرفعه اليه بيده وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ على الدواب والسفن من حملته حملا اذا جعلته ما يركبه او حملناهم فيهما حتى لم تخسف بهم الارض ولم يغرقهم الماء وَرَزَقْنَاهُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ المستلذات مما يحصل بفعلهم وبغير فعلهم وَفَضَّلْنَاهُمْ عَلَىٰ كَثِيرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيلًا بالغلبة والاستيلاء او بالشرف والكرامة والمستثنى جنس الملائكة او الخواص منهم ولا يلزم من عدم تفضيل الجنس عدم تفضيل بعض افراده (قاضي) روي عن وهب بن منبه ان النبي عليه السلام قال من سلم علي عشرا فكانما اعتق رقبة (شفاء شريف) وروي ان عمر بن كعب وابا هريرة رضي الله تعالى عنهما دخلا على النبي عليه السلام فقالا يا رسول الله من اعلم الناس قال العاقل قالا من اعبد الناس قال العاقل قالا من افضل الناس قال العاقل لكل شئ آلة وآلة المؤمن العقل ولكل قوم راع وراعي المؤمن العقل ولكل قوم غاية وغاية العباد العقل (حياة القلوب) عن عائشة رضي الله عنها انها قالت العقل عشرة اجزاء خمسة منها ظاهرة وخمسة منها باطنة اما الظاهرة (فاولها) الصمت كما قال عليه السلام من صمت نجا وقال عليه السلام من كثر كلامه كثر سقطه

منجملہ ان کے ابن عباس کا یہ قول ہے کہ کل حیوان مُنہ ڈالکر کھاتے ہین اور انسان ہات ہین لیکر منہ مین ڈالتا ہے وَحَمَلْنَاهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ الآیۃ یعنے ہمنے انکو جنگل اور دریا مین چوپایون اور کشتیون پر سوار کیا اور اسطرح سوار کیا کہ زمین اپنے اندر دہنسا نہ سکی اور دریا غرق نکرسکا اور اُن کو پاک اور لذیذ روزی عنایت کی کہ بعض اُنکے فعل سے حاصل ہوتی ہے اور بعض بلا فعل اور اپنی بہت سی مخلوق پر اُنکو فضیلت دی یعنے غلبہ و استیلاء یا شرف و کرامت کے باعث انکا رتبہ بڑھایا اس حکم سے عموماً ملائکہ یا خاص فرشتے مستثنے ہین اور عدم تفضیل جنس سے عدم تفضیل بعض افراد لازم نہین آتی (قاضی بیضاوی) وہب بن منبہ سے مروی ہے کہ رسول صلعم فرماگئے ہین جو شخص مجہپر دس بار سلام بہیجیگا اُسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملیگا (شفا شریف) روایت ہے کہ عمر بن کعب اور ابو ہریرہ نے رسول خدا کی خدمت مین حاضر ہوکر یہ سوال کیا کہ لوگون مین سب سے بڑا عالم کون ہے آپنے جواب دیا عاقل۔ اُنہون نے کہا بڑا عابد کون ہے فرمایا عاقل اُنہون نے عرض کیا سب سے افضل کون ہے فرمایا عاقل ہر شے کا ایک آلہ ہوا کرتا ہے مسلمان کا آلہ عقل ہے ہر قوم کا ایک نگہبان ہوتا ہے مسلمان کا نگہبان عقل ہے ہر قوم کی ایک غایہ ہوتی ہے مسلمان کی غایت عقل ہے (حیاۃ القلوب) عائشہؓ سے مروی ہے کہ آپ فرماتی ہین عقل کے دس حصے ہین پانچ ظاہری پانچ باطنی ظاہری حصون مین پہلا حصہ خاموش رہنا ہے چنانچہ رسول خدا فرماتے ہین جو خاموش رہا اُس نے نجات پائی اور انکا قول ہے زیادہ بولنے والا بہت بیہودہ گوئی کرتا ہے

(والثانی) الحلم (والثالث) التواضع کما قال علیہ السلام من تواضع رفعہ اللہ ومن تکبر وضعہ اللہ (والرابع) الامر بالمعروف والنہی عن المنکر (والخامس) العمل الصالح و الباطنۃ (فاولہا) التفکر (والثانی) العبرۃ (والثالث) تعظیم الذنوب (والرابع) الخوف من اللہ تعالیٰ (والخامس) تحقیر النفس وتذلیلہا (حیاۃ القلوب) وفی الخبر خلق الحسن علی سبعۃ اقسام اللطافۃ والملاحۃ والضیاء والنور والظلمۃ والرقۃ والدقۃ ولما خلق فرق ہذہ الاشیاء علی الاشیاء وجعل لکل شیٔ قسما واحدا فجعل اللطافۃ للجنۃ والملاحۃ للحور العین والضیاء للشمس والنور للقمر والظلمۃ للیل والرقۃ للماء والدقۃ للہواء وزین العالم الاکبر یعنی السماء والارض بہذہ الاقسام ولما خلق اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام وحواء وہو العالم الاصغر زینہ بکل ہذہ الاشیاء فجعل اللطافۃ لروحہ والملاحۃ للسانہ والضیاء لوجہہ والنور لعینہ والظلمۃ لشعرہ والرقۃ لقلبہ والدقۃ لسرہ فکان الانسان احسن من کل شیٔ کما قال اللہ تعالیٰ فی حقہ (فِیْٓ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ) (مجالس) لا نزاع فی ان الانبیاء علیہم السلام افضل من الملائکۃ السفلیۃ انما النزاع فی الملائکۃ العلویۃ السماویۃ فقال اکثر الصحابۃ الانبیاء علیہم السلام افضل وعلیہ الشیعۃ واہل الملل وقالت المعتزلۃ خذلہم اللہ الملائکۃ افضل وعلیہ الفلاسفۃ واحتج اصحابنا بوجوہ

دوسرا حلم تیسرا تواضع چنانچہ حضور فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ تواضع کرنے والے کا رتبہ بڑھاتا اور متکبر کا درجہ گرا دیتا ہے چوتھا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پانچواں عمل نیک اور پانچ باطنی حصوں میں پہلا حصہ تفکر ہے دوسرا عبرت تیسرا تعظیم گناہ چوتھا خوف الٰہی پانچواں اپنے آپ کو ذلیل سمجھنا (حیاۃ القلوب) حدیث شریف میں ہے کہ حسن کی سات قسمیں ہیں لطافت ملاحت ضیا نور ظلمت رقت دقت یہ ساتوں چیزیں مخلوقات کو تقسیم کیگئی ہیں لطافت جنت کو ملی ملاحت حوروں کو ضیا سورج کو نور چاند کو ظلمت رات کو رقت پانی کو دقت ہوا کو۔ عالم اکبر یعنے آسمان و زمین انہی سے مزین ہیں پھر جب عالم اصغر یعنے آدم و حوا پیدا ہوئے تو اُن میں اللہ تعالیٰ نے یہ ساتوں چیزیں جمع کر دیں یعنے انکی روح کو لطافت عنایت کی زبان کو ملاحت چہرہ کو ضیا آنکھ کو نور بالوں کو ظلمت دل کو رقت اسرار کو دقت اسیئے انسان ہر چیز سے افضل ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فِیْٓ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ یعنے اے انسان تجھے جس صورت میں چاہا بنا دیا (مجالس) اسمیں کسی کا اختلاف نہیں کہ انبیاء علیہم السلام عالم سفلی کے فرشتوں سے افضل ہیں البتہ عالم علوی آسمانی فرشتوں کی بابت اختلاف ہے اکثر صحابہ کا قول ہے کہ انبیاء علیہم السلام افضل ہیں اکثر اہل ملت اور عموماً شیعہ کی یہی رائے ہے معتزلہ اور فلاسفہ کا قول ہے کہ ملائکہ انبیاء سے افضل ہیں اہل سنت نے اسکے متعلق چند دلائل لکھے ہیں

الاول قوله تعالى وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فامرهم بالسجود لآدم وامر الادنى بالسجود للافضل هو السابق الى الفهم والثاني قوله تعالى وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاۤءَ كُلَّهَا الاية الى قوله تعالى سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ فانه يدل على ان ادم عليه السلام علم الاسماء كلها ولم يعلموها والعالم افضل من غيره قال الله تعالى هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ (والثالث) ان للبشر عوائق عن العبادة من شهوته وغضبه وحاجته الشاغلة لاوقاته وليس للملائكة منها شيء ولا شك ان العبادة مع هذه العوائق ادخل في الاخلاص واشق فيكون افضل وتفصيل هذا في شرح العلامة التفتازاني على العقائد فعليك بمطالعته في الحج والشدائد قال عليه السلام افضل الاعمال احمزها اي اشقها فيكون ثوابها اكثر (والرابع) ان الانسان مركب تركيبا بين الملك الذي له عقل بلا شهوة وبين البهيمة التي لها شهوة بلا عقل فبعقله له حظ من الملائكة وبطبيعته له حظ من البهيمة ثم ان غلبت طبيعته على عقله فهو اشر من البهائم لقوله تعالى (اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ) وقوله تعالى اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الاية) وذلك يقتضي ان يكون من غلب عقله على طبيعته خيرا من الملائكة كذا في شرح المواقف

(۱) یہ آیت وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ یعنے ہمنے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو قریب الفہم یہی بات ہی کہ ادنے کو اعلےٰ کے لئے سجدہ کا حکم دیا جاتا ہے (۲) عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاۤءَ كُلَّهَا الآیہ یعنے اللہ تعالی نے آدم کو کل اشیاء کے نام بتا دیئے اس سے ظاہر ہے کہ جن اسماء کا علم حضرت آدم کو تھا فرشتوں کو ہرگز نہ تھا اور یہ خود ظاہر ہے کہ عالم غیر عالم سے افضل ہوا کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہی هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ یعنے عالم اور غیر عالم برابر نہیں ہوا کرتے (۳) شہوت غضب اور دیگر حوائج آدمی کو عبادت سے مانع آتے ہیں چونکہ فرشتوں میں یہ قوے نہیں رکھے گئے اسلئے باوجود موانع انسان کی عبادت نہایت مشکل ہے اور یہی انسان کی فضیلت کا سبب ہے اس مسئلہ کی تفصیل مطلوب ہی تو شرح علامہ تفتازانی دیکھنی چاہیئے۔ رسول خدا فرماتے ہیں افضل وہی عمل ہے جسمیں مشقت زیادہ ہو اسلئے ایسے عمل کا ثواب زیادہ ملتا ہے (۴) انسان کی ترکیب ایسے فرشتے کہ جس میں عقل شہوت نہو اور ایسے حیوان کے جسمیں شہوت ہو عقل نہو۔ بین بین واقع ہوئی یہ عقل کے باعث ملکوتی اور شہوت کے باعث بہیمی صفت رکھتا ہے۔ پھر جب انسان کی طبیعت اسکی عقل پر غالب آجاتی ہے تو جانور سے بدتر ہوجاتا ہے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ۔ یعنے کافر جانوروں کی مانند بلکہ اُنسے بھی بدتر ہیں دوسری آیت ہے اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الآیہ یعنے کافر جو حق کے سننے سے بہرے گونگے ہیں چوپایوں سے بدتر ہیں (شرح المواقف)

عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لما خلق الله تعالى آدم عليه السلام وذريته قالت الملائكة يا رب خلقتهم يأكلون ويشربون وينكحون ويركبون ويلبسون الثياب وينامون ويستريحون ولم تجعل لنا شيئا من ذلك فاجعل لهم الدنيا ولنا الآخرة قال تعالى لا اجعل من خلقته بيدي ونفخت فيه من روحي كمن خلقته بكن فيكون اي كمن خلقته بمجرد الامر وهو الملك يعني لا يستوي البشر والملك في الكرامة والقربة بل كرامة البشر اكثر ومنزلته اعلى (مصابيح) يقال تركب الافلاك والبروج مثل تركب الانسان فكما ان الافلاك سبعة كذلك الاعضاء والفلك منقسم الى اثني عشر برجا وكذا في الجسد اثنا عشر ثقبا عينان واذنان ومنخران وسبيلان وثديان وفم وسرة ستة من البروج جنوبية وستة شمالية وكذلك ستة ثقوب من جهة اليمنى وستة من جهة اليسرى وفي الفلك سبعة انجم وفي الجسد سبع قوى سامعة وناظرة وشامة وذائقة ولامسة وعاقلة وناطقة فحركاتك مثل حركات الكواكب وولادتك مثل طلوع الكواكب وموتك مثل غروب الكواكب وهذا الاعتبار في العالم العلوي واما في العالم السفلي فجسدك كالارض وعظامك كالجبال ومخك كالمعادن وعروقك كالجداول ولحمك كالتراب

رسول خدا سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے جب آدمؑ اور انکی اولاد کو پیدا کیا تو فرشتوں نے کہا الٰہی تو نے اِن کو کھانے پینے نکاح کرنے سواریوں پر چڑہنے پہننے سونے سیر کرنے اور دیگر نعمتوں کے لئے پیدا کیا ہے مگر ہمکو ان چیزوں مین سے کچھہ بھی عطا نہوا۔ بس تو انکے لئے دنیا رہے اور ہمارے لئے آخرت۔ حکم ہوا جسکو مینے اپنے ہات سے بنایا جسمین اپنی روح ڈالی اُسے ایسی مخلوق کی مانند نکرونگا جو صرف لفظ کُن سے پیدا ہوگئی ہے مطلب یہ کہ انسان اور فرشتے بزرگی وکرامت قربت مین برابر نہین ہوسکتے بلکہ انسانی کرامت اور اس کا رتبہ فرشتون سے کہین زیادہ ہی (مصابیح) کہتے ہین کہ افلاک اور انسان کی ترکیب ایکسان ہے وہان سات آسمان ہین یہان سات اعضا آسمان مین بارہ برج ہین انسان مین بارہ سوراخ دو آنکھین دو کان دو نتھنے پاخانے پیشاب کے دو رستے دو چھاتیان ایک مُنہ ایک ناف آسمان کے برجون مین چھہ جنوبی ہین چھہ شمالی اسی طرح انسان کے چھہ سوراخ دہنی طرف ہین چھہ بائین طرف آسمان مین سات ستارے سیارہ ہین انسان میں سات قوتین۔ سامعہ ناظرہ شامہ ذائقہ لامسہ عاقلہ ناطقہ بس تو اے انسان تیری حرکتین ستارون کی اور تیری ولادت اُن کے نکلنے کی اور موت اُن کے چھپنے کی مانند ہی یہ حالت عالمِ علوی کے اعتبار سے ہے اگر عالمِ سفلی پر نظر ڈالی جائے تو تیرا جسم گویا زمین ہے ہڈیان پہاڑ ہین و مارغ معدن ہے رگین نہرین ہین گوشت مٹی ہے

وشعرك كالنباتات ووجهك كالمشرق وظهرك كالمغرب ويمينك كالجنوب
وشمالك كالشمال ونفسك كالريح وكلامك كالرعد وضحكك كالبرق وبكاؤك
كالمطر وغضبك كالسحاب ونومك كالموت وسهرك كالحياة وشبابك كالصيف و
شيخوختك كالشتاء فتبارك الله احسن الخالقين وجعل في الكف خمسة وثلاثين عظما
وفي الرجل كذلك (زهرة الرياض) روي عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه في تفسيره قوله
(رب العلمين) ان الله تعالى خلق الخلق وجعلهم اربعة اصناف الملائكة والشياطين
والجن والانس ثم جعل هؤلاء الاربعة عشرة اجزاء فتسعة منهم الملائكة وجزء
واحد منهم الشياطين الانس والجن ثم جعل هؤلاء الثلاثة عشرة اجزاء فتسعة
منهم الشياطين وجزء واحد منهم الانس والجن ثم جعلهما عشرة اجزاء فتسعة
منهم الجن وجزء واحد منهم الانس ثم جعل الانس مائة وخمسة وعشرين جزء
فجعل مائة جزء منهم في بلاد الهند ومصير كلهم الى النار وجعل اثنى عشر جزأ في
بلاد الروم ومصير جميعهم الى النار وجعل ستة اجزاء منهم في المشرق ومصير جميعهم
الى النار وجعل ستة اجزاء منهم في المغرب كلهم من اهل النار وبقي جزء واحد هو ثلاثة
وسبعون جزأ اثنان وسبعون منها اهل البدعة والضلالة وفرقة منها ناجية وهم اهل
السنة والجماعة وحسابهم على الله تعالى يغفر لمن يشاء ويعذب من يشاء (تفسير وسيط)

بال سبزہ ہے منہ مشرق ہے پشت مغرب ہے وہنا ہات جنوب ہی بایان شمال ہے سانس ہوا ہے
کلام رعد ہے ہنسنا بجلی ہے رونا مینہ ہے غصہ ابر ہے نیند موت ہے جاگنا زندگی ہی جوانی
بہار ہے بڑہاپا خزان ہے تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ اللہ تعالی نے ہات پانو کی ہتیلی
مین پینتیس ہڈیان پیدا کی ہین (زہرۃ الریاض) حضرۃ ابوہریرہ سے لفظ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کی تفسیر مین
یہ مروی ہی کہ اللہ تعالی نے اپنی مخلوق کو چار طرحکا بنایا ہے فرشتے جن انسان شیاطین
پہران چارون کے دس حصے کیئے انمین نو حصے فرشتے ہیں ایک حصے شیاطین (خواہ جن ہون یا انسان)
پہران تینوں کو دس حصے کیا ان مین نو حصے شیاطین ہین ایک حصے جن و انسان پہران دوکو دس
حصے کیا ان مین نو حصے جن ہین اور ایک حصے انسان پہر انسان کو ایک سو پچیس حصے کیا انمین
سو حصے ہند مین بہیجے یہ سب کے سب دوزخی تھے۔ بارہ حصے روم مین پیدا کیئے یہ بھی جہنمی ہو
چہ حصونکو مشرق مین ٹہکانا دیا اور چہہ کو مغرب مین یہ بھی علی ہذا القیاس ناری رہے اب صرف ایک
حصہ باقی رہگیا اسکے تہتر حصے کیئے انمین بہتر حصے گمراہ اور بدعتی ہین صرف اہل سنت والجماعۃ کا ایک
فرقہ نجات پانیوالا رہا انکا حساب خدا کے حوالے چاہے بخشدے چاہے عذاب کرے (تفسیر وسیط)

[illegible]

[illegible] قال ان كان السلطان خلط الدراهم بعضها ببعض فلا بأس [illegible]

من غير خلط لا يجوز اخذه قال الفقيه ابو الليث هذا الجواب يستقيم على قول ابي حنيفة لان عنده من غصب الدراهم من قوم وخلط بعضها ببعض يملكها الغاصب ويكون مديونا لهم وذكر في بستان العارفين ان الناس اختلفوا في اخذ جائزة السلطان فقال بعضهم يجوز ما لم يعلم انه يعطيه من الحرام وقال بعضهم لا يجوز اما من اجازه فقد ذهب الى ما روي عن علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه انه قال ان السلطان يصيب من الحلال والحرام فما يعطيك فخذه فانما يعطيك من الحلال وروي عن عمر رضي الله عنه انه قال قال عليه السلام من اعطي شيئا من غير مسألة فليأخذه فانما هو رزق ساقه الله تعالى وروي عن حبيب بن ابي ثابت انه قال رأيت ابن عمر رضي الله تعالى عنه وابن عباس رضي الله تعالى عنهما يأتيهما هدايا المختار فيقبلانها مع كونه مشهورا بالظلم وروي محمد بن الحسن عن ابي حنيفة رحمة الله عليه عن حماد ان ابراهيم النخعي رحمه الله خرج الى زهير بن عبد الله الازدي وكان عاملا على حلوان يطلب جائزته هو وابو ذر الهمداني رضي الله تعالى عنه قال محمد رحمه الله

ابوبکر بلخی سے کسی نے سوال کیا کہ اگر کسی فقیر کو یہ معلوم ہو جائے کہ فلاں بادشاہ جو عطیہ مجھے دیتا ہے وہ غصب کا مال ہے۔ تو اس صورت میں اسکا لینا حلال ہے یا نہیں۔ جواب دیا کہ اگر بادشاہ نے اس مال کو دیگر مال کے ساتھ خلط ملط کر لیا ہو تو لینا جائز ہے ورنہ ناجائز۔ فقیہ ابو اللیث کہتے ہیں کہ یہ جواب امام ابو حنیفہ کے قول کے مطابق ہے کیونکہ اُن کے نزدیک کوئی شخص کسی کے درم غصب کر کے دیگر درموں کے ساتھ خلط ملط کر لے تو اُن سب کا مالک بنجاتا ہے۔ مگر جنکا مال غصب کیا ہے اُنکا قرض اسکے ذمہ ضرور رہتا ہے۔ بستان العارفین میں ہے کہ سلطان کا عطیہ لینے میں لوگوں کا اختلاف ہے بعض نے جائز کہا ہے مگر اس شرط پر کہ لینے والے کے علم میں حرام کا مال نہو۔ اور بعض کے نزدیک مطلقاً جائز نہیں۔ جائز کہنے والوں کی دلیل وہ روایت ہے جو حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا بادشاہ کے پاس حلال و حرام سب طرح کا مال آتا ہے وہ جو کچھ دے لے لینا چاہیئے کیونکہ اُسکا عطیہ تیرے لئے حلال ہے۔ حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ رسولخدا فرماتے ہیں جسکو بغیر سوال کے کوئی شے دی جائے اسے لے لینا چاہیئے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی روزی ہوتی ہے۔ اور حبیب بن ثابت روایت کرتے ہیں میں نے عمرؓ اور ابن عباس کو دیکھا ہے کہ مختار ثقفی کے ہدیے قبول کر لیا کرتے تھے حالانکہ مختار مشہور ظالم شخص تھا۔ امام محمد ابو حنیفہ سے اور وہ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ ابراہیم نخعی۔ زہیر بن عبد اللہ ازدی کے پاس جو مقام حلوان کا عامل تھا اپنا وظیفہ لینے جایا کرتے تھے اور یہی حال ابوذر ہمدانی رضی اللہ عنہ کا بھی تھا۔ امام محمد کہتے ہیں

وبه نأخذ مالم نعرف شيئا من اعطائه حراما بعينه وهذا قول ابي حنيفة (موعظة) اقول في زماننا لا يمكن الاخذ بالقول الاحوط في الفتوى لان الاستقصاء البالغ في الحلال على قانون الورع الاعلى ما يفضي الى الحرج سيما في حق الطلبة وهو مدفوع في الدين بل الشرع وهو الميزان المستقيم فما لا يذمه الشرع فهو حلال ورحمة من الله تعالى على عباده فاذا تمسك احد بالشريعة فليس لاحد ان ينكر عليه لان الانكار استخفاف بالشريعة فمن استخفها يخاف عليه زوال الايمان اذا تحقق هذا فالورع والتقوى في هذا الزمان ان يجعل ما في يد كل انسان ملكا له مالم يتيقن انه بعينه مغصوب او مسروق وان علم يقينا ان في ماله حراما اذ قال قاضيخان في فتاواه رجل دخل على سلطان فقدم اليه شئ من الماكولات ان لم يعلم انه بعينه غصب يحل له ان ياكل لان الاصل في الاشياء الاباحة والافلا من استفادات الحقير قال الله تعالى في سورة يس اية عظيمة ما دالة على كمال قدرتنا ووحدانيتنا لهم اى يستدلون بها على صدقنا انا اى بشان عظمتنا حملنا ذريتهم في الفلك والمراد بالذرية الاباء والاجداد وان كان اسم الذرية يقع على الاولاد المشحون اى المملوء والمراد بالفلك سفينة نوح عليه السلام وهؤلاء من نسل من حمل مع نوح عليه السلام وكانوا في اصلاب اباءهم قال بعضهم المراد بالفلك المشحون سفينة هذا الزمان ذريتهم

کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں مگر شرط یہ ہے کہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ حرام مال بعینہ ہمیں نہیں دیتا ہے۔ اور یہی امام ابو حنیفہؒ کا قول ہے (موعظہ) میں کہتا ہوں کہ ہمارے زمانہ میں احتیاط پر عمل کرنا ممکن نہیں کیونکہ قانون تقوے کے مطابق طلب حلال میں سعی کرنے کے باعث لوگ وقت میں پڑ جائیں گے۔ عموماً خلق اللہ اور خصوصاً طالب علموں کا بہت بڑا حرج ہوگا حالانکہ ہمارے دین نے حرج کو دفع کر دیا ہے پس شرع جو بمنزلہ میزان مستقیم ہے جس شئے کو برا نہ کہے وہ حلال اور بندوں پر خدا کی رحمت ہے۔ شریعت پر عمل کرنیوالے کو کوئی برا نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ ایسے کو برا کہنا شریعت کی توہین ہے۔ اور شریعت کی توہین کرنیوالے کا ایمان معرض زوال میں رہتا ہے۔ جب یہ ثابت ہو گیا تو اس زمانہ میں تقوے اور پرہیزگاری یہ ہے کہ جبتک غصب یا چوری کا یقین نہو تو جو شئے کسی آدمی کے ہاتھ یا قبضہ میں ہو اسکو اسی کی ملک خیال کرے اور اسکے حرام ہونیکی بابت یقینی علم ہو تو پرہیز کرے۔ کیونکہ فتاوے قاضیخان میں ہے کوئی شخص بادشاہ کے پاس گیا اور اسکے سامنے کھانے کی چیزیں پیش کی گئیں اگر وہ جانتا ہے کہ یہ غصب کا مال نہیں تو کھالینا حلال ہے کیونکہ اصل اشیا باحت ہے (من استفادات الحقیر) اللہ تعالے سورہ یسین میں فرماتا ہے وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ یعنے ہمارے کمال قدرت اور وحدانیت کی یہ بہت بڑی نشانی ہے کہ ہم نے انکی اولاد (آبا و اجداد) کو بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا۔ اس سے حضرت نوحؑ کی کشتی مراد ہے کیونکہ یہ انہیں کی نسل ہے جو نوح کے ساتھ کشتی میں تھے بعض نے کشتی سے یہی معمولی کشتیاں اور ذریت سے اولاد مراد لی ہے

[illegible] على كمال قدرتنا وخلقنا لهم من مثله ما يركبون قيل اراد به [illegible] السفن التي بعمل [illegible]
نوح عليه السلام على هيئتها وقيل اراد به السفن الصغار التي تجري في الانهار كالفلك الكبار
في البحر وهذا قول قتادة والضحاك وغيرهما وروى عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما ان المراد
من مثله الابل في البر كالسفن في البحر يعني خلقنا لهم في البحر السفن يركبونها وخلقنا لهم في البر
الابل والفرس والحمار يركبونها وهذا كله يدل على قدرتنا وقوتنا (من معالم التنزيل وغيره)

سورة **بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ** بنی اسرائیل

(وَمِنَ الَّيۡلِ فَتَهَجَّدۡ بِهٖ) اى بعض الليل فاترك الهجود للصلوة والضمير للقرآن (نافلة لك) فريضة زائدة لك
على الصلوة المفروضة او فضيلة لك لاختصاص وجوبها بك (عسى ان يبعثك ربك مقامًا محمودًا) مقاما
يحمده القائم فيه وكل من عرفه وهو يطلق في كل مقام يتضمن كرامة والمشهور انه مقام الشفاعة لما روى عن
ابى هريرة عن النبى عليه السلام انه قال هو المقام الذى اشفع فيه لامتى ولاشعاره بان الناس يحمدونه لقيامه فيه وما ذاك
الا مقام الشفاعة وانتصابه على الظرف باضمار فعله اى فيقيمك مقاما او بتضمين يبعثك معناه او الحال بمعنى ان يبعثك ذا مقام

کشتی اسلیئے کمال قدرت کی نشانی ہے کہ بغیر ہاتھ پانو دریا مین چلتی اور بیس دن کی راہ ایک دن مین طے
کرتی ہے وَخَلَقۡنَا لَهُمۡ مِّنۡ مِّثۡلِهٖ مَا يَرۡكَبُوۡنَ اور ہمنے انکے لیے کشتی کی مانند اور سواریان پیدا کی ہین
بعض نے اس سے یہ مراد لی ہے کہ حضرت نوحؑ کی کشتی کی مانند اُسی نمونہ پر اور کشتیان بنائی جائینگی اور بعض کا
قول ہے کہ اس سے چھوٹی کشتیان مراد ہین۔ جو دریائی کشتیون کی طرح نہرونمین چلتی ہین یہ قتادہ وضحاک وغیرہ
کا قول ہے اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ مثل کشتی سے اونٹ مراد ہے۔ کیونکہ اونٹ جنگل مین ایسا ہے
جیسا دریا مین کشتی۔ یعنی ہمنے انکے دریائی سفر کے لیئے سوار ہونیکو کشتیان پیدا کین اور بری سفر کے لیئے
اونٹ گھوڑے گدھے وغیرہ یہ سب ہماری قدرت اور کمال قوت پر دال ہے (معالم التنزیل وغیرہ)

سورۃ (بسم اللہ الرحمن الرحیم) بنی اسرائیل

وَمِنَ الَّيۡلِ فَتَهَجَّدۡ بِهٖ یعنی رات کے کچھ حصہ مین نیند چھوڑکر قرآن پڑھو ضمیر بہ قرآن کی طرف
راجع ہے نَافِلَةً لَّكَ یہ تمہارے فرض نماز سے الگ زائد فرض مقرر کیا گیا ہے یا یہ کہ اسکی فضیلت آپکے
ساتھ خصوصیت رکھتی ہے۔ کیونکہ یہ صرف آپ ہی پر واجب ہے عَسٰۤى اَنۡ يَّبۡعَثَكَ (آیہ) تو قع ہے کہ
تمکو تمہارا رب مقام محمود مین جگہہ دیگا۔ مقام محمود وہ مقام ہے کہ وہان پہنچنے اور اسکا رتبہ پہچاننے والا اسکی
تعریف کرے اسلیئے اچھی جگہ کو مطلقاً مقام محمود کہہ سکتے ہین۔ اور مشہور یہ ہے کہ اس سے مقام شفاعت مراد
ہے مَقَامًا کا نصب ظرفیت کے باعث ہے اور فعل محذوف ہے یعنے يُقِيۡمُكَ مَقَامًا یا یہ کہ يبعث
متضمن بمعنی یقیم ہے یا مَقَامًا حال واقع ہوا ہے یعنی يَبۡعَثُكَ ذَا مَقَامٍ (قاضی بیضاوی)

عن انس بن مالك عن النبي عليه السلام انه قال ما من مسلمين يلتقيان فيتصافحان ويصليان على النبي
الا و انهما لم يتفرقا حتى يغفر الله ذنوبهما ما تقدم وما تاخر من كرمه (وروي) عن النبي عليه السلام انه كان
جالسا في المسجد فدخل عليه شاب فعظمه واجلسه بجنبه فوق ابي بكر ثم اعتذر عليه السلام فقال انما
اجلسته اعلى منك لانه ليس في الدنيا من يصلي علي اكثر منه هو يقول كل غداة وعشي اللهم صل على محمد
بعدد من صلى عليه وصل على محمد بعدد من لم يصل عليه وصل على محمد كما تحب ان يصلى عليه وصل
على محمد كما امرت ان يصلى عليه فلذلك اجلسته اعلى منك (زبدة الواعظين) قوله ومن الليل) متعلق
بتهجد اي تهجد بالقرآن في بعض الليل فاترك الهجوع والاظهر ان يكون متعلقا بمقدر عطف عليه
فتهجد لان الفاء لا بد لها من المعطوف عليه والتقدير قم من الليل فتهجد بالقرآن (شيخ زاده) قوله
من الليل فتهجد قم بعد نومك فتهجد لان التهجد لا يكون الا بعد القيام من النوم والمراد من الاية
قيام الليل والصلوة وكانت صلوة الليل فريضة على النبي عليه السلام وعلى الامة في ابتداء
الاسلام لقوله تعالى (يا ايها المزمل قم الليل الاية) ثم نزل التخفيف فصار الوجوب منسوخا في
حق الامة بالصلوات الخمس وبقي قيام الليل على الاستحباب بدليل قوله تعالى فاقرءوا ما تيسر من القرآن

انس بن مالک رسولخدا سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا جب دو مسلمان باہم ملاقات کرکے مصافحہ کرتے
اور محمد پر درود بھیجتے ہین تو اس حالت مین جدا ہوتے ہین کہ خدا کے فضل و کرم سے انکے اگلے پچھلے سب گناہ
معاف کردیے جاتے ہین رسولخدا سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ آپ مسجد مین تھے اتفاقاً ایک نوجوان آدمی آیا۔
آپ نے اُسکی تعظیم کی اور اپنے پہلو مین ابوبکر سے بالاتر موقع مین بٹھایا پھر عذر کرتے ہوئے فرمایا کہ مینے اسے
اسلیے تمسے بالاتر بٹھایا ہے کہ ساری دنیا مین مجھپر اس سے زیادہ درود بھیجنے والا کوئی نہین یہ شخص صبح شام
درود ذیل پڑھا کرتا ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَ
صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ ۔ مینے اسلیے اسے
تمسے بالاتر جگہ بٹھایا ہے (زبدۃ الواعظین) آیت مین من اللیل لفظ تہجد سے متعلق ہے یعنی قرآن
پڑھنے کے لیے رات کے بعض حصہ مین نیند چھوڑ دو۔ مگر ظاہر یہ ہے کہ من اللیل اس فعل مقدر سے
متعلق ہے کہ جسپر تہجد معطوف ہے کیونکہ ف کے لیے معطوف علیہ کا ہونا ضروری ہے یعنی قُمْ
مِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِالْقُرْاٰنِ (شیخ زادہ) مِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ کے یہ معنی ہین کہ نیند کے بعد اٹھو اور تہجد پڑھو کیونکہ
تہجد اُس قیام کا نام ہے جو نیند کے بعد ہو۔ آیت سے رات کا جاگنا اور نماز پڑھنا مراد ہے۔ رسولخدا پر رات کی
نماز فرض تھی اور علی ہذا القیاس ابتداے اسلام مین تمام امت پر اسکا وجوب مطلقاً تھا کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے
يٰاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّيْلَ الاٰیۃ (اے کملی اوڑھنے والے رات کو اٹھ) پھر تخفیف ہوگئی اور پانچ نمازوں کے باعث
امت کے حق مین منسوخ ہوکر رات کا اٹھنا مستحب ہوگیا۔ اسکی دلیل یہ آیت ہے فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ

[illegible] الوجوب نافلة في حق النبي عليه السلام [illegible] الليل [illegible]
فريضة زائدة على سائر الفرائض التي فرضها الله تعالى وقيل صار الوجوب منسوخا في حق النبي
عليه السلام كما في حق الامة فصار قيام الليل نافلة له عليه السلام لان الله تعالى قال نافلة
لك ولم يقل عليك (من تفسير الخازن) المراد بالنافلة الفضيلة للفضل على امته بوجوبها عليه بزداد
ثوابا وهي فضلة له لا مكفرة لذنوبه لكونه مغفورا ما تقدم من ذنبه وما تأخر (شهاب) فان قيل
فما معنى التخصيص اذا كان زيادة في حق المسلمين كما في حق النبي عليه السلام قلت فائدة التخصيص
ان النوافل كفارات لذنوب العباد والنبي عليه السلام قد غفر ما تقدم من ذنبه وما تأخر وكان
نافلة له وزيادة في رفع الدرجات العليات بخلاف الامة فان لهم ذنوبا محتاجة الى الكفارة
فهم يحتاجون الى النوافل لتكفير الذنوب والسيئات لا لمحض زيادة الثواب فللاشارة الى
هذا المعنى جعل تطوعات النبي عليه السلام زوائد في مثوبته بخلاف الامة (شيخ زاده) عن ابن
عباس رضي الله عنه انه قال امر النبي عليه السلام بقيام الليل وكتب عليه دون امته لكن صحح البغوي انه
نسخ عن النبي عليه السلام فرضية التهجد (شهاب) عن النبي عليه السلام انه قال رحم الله تعالى رجلا قام من الليل فصلى وايقظ امرأته

البتہ رسولخدا کے حق مین اسکا وجوب اسی طرح ثابت رہا کیونکہ اللہ تعالے کا قول ہے نافلۃ لک
یعنی دیگر فرض نمازون کے علاوہ تہجد ایک زائد فرض ہے جو آپؐ پر اللہ تعالے نے مقرر کردیا ہے بعض کا
قول ہے کہ جسطرح تہجد امت کے حق مین نفل ہوگیا ہے اسی طرح رسولخدا کے حق مین بھی اسکا وجوب منسوخ
ہے اسلیئے رات کا قیام آپ کے لیئے نفل ہے کیونکہ نافلۃ لک سے یہی مطلب سمجھ مین آتا ہے اگر
تہجد آپ پر فرض ہوتا تو ارشاد ہوتا نافلۃ علیک (تفسیر خازن) نافلہ سے ازدیاد مراتب مراد ہے
کیونکہ تہجد خاص آپ پر واجب کرکے آپکو امت پر فضیلت دیگئی ہے جسکا ثواب دوبالا ملتا ہے فضیلت
گناہونکا کفارہ نہیں ہے کیونکہ آپ کے اگلے پچھلے تمام گناہ بخشے بخشائے ہین (شہاب) اب اگر تم کہو کہ
تہجد امت کے حق مین بھی فضیلت ۔ رسولخدا کے حق مین بھی فضیلت پھر آپ کی تخصیص سے کیا فائدہ
ہوا ۔ مین جواب دیتا ہون اس تخصیص کا فائدہ یہ ہے کہ نوافل بندون کے گناہ کا کفارہ ہوا کرتے ہین
اور چونکہ رسولخدا بخشے بخشائے ہین اسلیئے تہجد آپ کے حق مین رفعت درجات کا باعث ہے ۔ اور امت کے لوگ
گناہون کے سبب کفارے کے محتاج ہین ۔ اسلیئے انکو محض ثواب کے لیئے نہیں بلکہ گناہ معاف کرانے کے لیئے
کفارہ کی ضرورت ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ رسولخدا کے نوافل آپ کے لیئے باعث ثواب اور رفعت درجات ہین
اور امت کے نوافل کفارۂ گناہ (شیخ زادہ) ابن عباس سے مروی ہے کہ رسولخدا نے تہجد کا حکم کیا اور آپ سے
لکھدیا مگر امت ایسا نہیں کرتی ۔ لیکن بغوی اسکو صحیح مانتا ہے کہ تہجد کی فرضیت منسوخ ہے (شہاب)
رسولخدا سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا خدا اُسپر رحم کرے جو رات کو اُٹھکر نماز پڑھے اور اپنی گھروالی کو جگائے ۔

وان ابت [illegible] وجهها [illegible] رحم الله [illegible] فان ابی

بالماء وجهه (موعظة) عن عائشة رضی الله عنها عن النبی علیه السلام انه قال ثلاثة علی فریضة وسنة لکم الوتر والسواك وقیام اللیل (شهاب) عن عمر بن الخطاب عن النبی علیه السلام انه قال من صلی فی اللیل واحسن الصلوة اکرمه الله تعالی بتسعة اشیاء خمسة فی الدنیا واربعة فی الاخرة الخمسة التی فی الدنیا یحفظه الله من الآفات ویظهر اثر الطاعة فی وجهه ویحبه قلوب عباده الصالحین والناس اجمعین وینطق لسانه بالحکمة ویجعله حکیما ای یرزقه الفقه والاربعة التی فی الاخرة یحشر من القبر ابیض الوجه ویسیر علیه الحساب ویمر علی الصراط کالبرق الخاطف ویعطی کتابه بیمینه یوم القیامة (روضة العلماء) عن النبی علیه السلام انه قال لیلة اسری بی الی السماء اوصانی ربی بخمسة اشیاء فقال لا تعلق قلبك بالدنیا فانی لم اخلقها لك واجعل محبتك لی فان مصیرکم الی واجتهد فی طلب الجنة وکن آیسا من الخلق فانه لیس فی اید یهم شیء ودم علی التهجد فان النصرة مع قیام اللیل (شرعة الاسلام) عن النبی علیه السلام انه قال من استیقظ من النوم فقال لا اله الا الله وحده لا شریك له

له الملك وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر

اور اگر نہ جاگے تو اسکے منہ پر پانی چھڑکے۔ اور خدا اس عورت پر رحم کرے جو رات کو اٹھکر نماز پڑھے اور اپنے خاوند کو جگائے اور اگر نہ جاگے تو اسکے منہ پر پانی چھڑک دے (موعظہ) حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسولخدا فرماتے ہین تین چیزین مجھپر فرض ہین اور تمہارے لیئے سنت (۱) وتر (۲) مسواک (۳) تہجد (شہاب) حضرت عمر سے مروی ہے کہ رسولخدا نے فرمایا ہے جسنے راتکو اچھی طرح دل لگا کر نماز پڑھی۔ اللہ تعالے ازراہ تکریم اُسے نو چیزین عطا فرمائے گا۔ پانچ دُنیا مین چار آخرت مین۔ دنیا کی پانچ چیزین یہ ہین (۱) آفتون سے حفاظت (۲) اظہار اثر طاعت چہرے پر (۳) تمام نیک بندے اور عموماً دیگر لوگ اُس سے محبت رکہین گے (۴) اسکی زبان سے کلمات حکمت نکلا کرینگے (۵) اللہ تعالےٰ اُسے فقیہ کردیگا۔ اور آخرت کی چار یہ ہین (۱) نورانی صورت مین قبر سے اُٹھیگا (۲) حساب آسان ہو جائیگا (۳) پل صراط پر سے بجلی کی طرح گذر جائیگا (۴) نامۂ اعمال دہنے ہاتھ مین ملیگا (روضۃ العلماء) رسولخدا فرماتے ہین کہ معراج کی رات اللہ تعالےٰ نے مجھکو پانچ چیزون کی وصیت کی (۱) دنیا مین اپنا دل نہ پھنسانا۔ کیونکہ ہمنے اُسے تمہارے لیئے نہیں پیدا کیا (۲) صرف ہمسے محبت رکھنا۔ کیونکہ تمہیں ہمارے پاس آنا پڑیگا (۳) طلب جنت مین کوشش کرتے رہنا (۴) مخلوق سے کسی طرح کی امید نہ رکہنا کیونکہ مخلوق کے قبضہ مین کچھ بھی نہین۔ (۵) تہجد ہمیشہ پڑہا کرنا کیونکہ رات کا قیام باعث تائید آلٰہی ہے۔ (شرعۃ الاسلام) رسولخدا سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص رات کو نیند سے اُٹھکر یہ کلمات کہے گا اُسکے تمام گناہ بخش دیئے جائین گے

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

[illegible] والدی وللمؤمنین والمؤمنات فقد غفر له ذنبه (۲) بدۃ الواعظین قال ابراھیم بن ادھم نزل بی

ضیاف فعلمت انهم ابدال فقلت اوصونی بوصیة حتی اخاف الله تعالیٰ کخیفتکم فقالوا نوصیك

بسبعة اشیاء (اولها) من کثر کلامه فلا تطمع فی یقظة القلب (وثانیها) من کثر اکله فلا تطمع فیه

الحکمة (وثالثها) من کثر اختلاطه بالناس فلا تطمع فیه حلاوة العبادة (ورابعها) من احب الدنیا

فلا تطمع فیه الختم علی الایمان (وخامسها) من کان جاهلا فلا تطمع فیه حیاۃ القلب (وسادسها)

من اختار صحبة الظالم فلا تطمع فی استقامة الدین (وسابعها) من طلب رضی الناس فلا تطمع فیه

رضی الله تعالیٰ، حدیث اربعین ت، عن ابی امامة عن النبی علیه السلام انه قال علیکم بقیام اللیل

فانه داب الصالحین قبلکم من الانبیاء والاولیاء روی ان آل داؤد علیه السلام کانوا یقومون

وفیه تنبیه علی انکم اولی بذلك فانکم خیر الامم وایماء الی ان من لا یقوم فی اللیل لیس من الصالحین

الکاملین ومقرب لکم الی ربکم ای اقرب الی محبة مولاکم مما تتقربون به الیه تعالیٰ وفیه اشارة

الی حدیث قدسی وهو قوله لا یزال العبد یتقرب الی بالنوافل حتی احبه ومکفرة للسیئات ومحاۃ هما

مصدران میمیان کالمحمدۃ بمعنی الفاعل

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِیْمِ

(زبدۃ الواعظین) ابراہیم بن ادہم کہتے ہیں میرے پاس چند مہمان آ اترے۔ میں نے جان لیا کہ یہ ابدال ہیں اور

میں نے کہا کہ مجھ کو کچھ وصیت فرمائیے تاکہ میں بھی تمہاری طرح خدا سے ڈرنے لگوں۔ جواب دیا کہ ہم تم کو سات چیزوں کی

وصیت کرتے ہیں (۱) زیادہ بولنے والے سے بیدار دلی کی امید نہ رکھو (۲) زیادہ کھانے والے سے حکمت و

دانائی کے متوقع نہ ہو (۳) زیادہ ملنے جلنے والے اور مردم آمیز سے حلاوت عبادت کے امیدوار نہ ہو (۴)

اسکے امیدوار نہ رہو کہ محب دنیا کا خاتمہ ایمان سے ہوگا (۵) جاہل سے زندہ دلی کی توقع غلط بات ہے

(۶) یہ خیال نہ کرو کہ ظالم کی صحبت میں رہنے والے کا دین درست رہیگا (۷) لوگوں کی رضامندی چاہنے والے

سے یہ امید نہ رکھو کہ وہ خدا کی رضامندی کا طالب رہیگا (حدیث اربعین) ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں

کہ آپ نے فرمایا۔ قیام شب کو لازم کرلو۔ کیونکہ یہ تم سے پہلے انبیاء و اولیا اور صالحین کا طریقہ ہے۔ یہ بھی

روایت ہے کہ آل یعنی امت داؤد علیہ السلام شب بیدار تھی۔ اسمیں ادھر اشارہ ہے کہ امت محمدیہ کو بطریق

اولیٰ شب بیداری چاہیئے۔ کیونکہ یہ امت خیر الامم ہے اور یہ ایما بھی ہے کہ تہجد نہ پڑھنے والا کاملین صالحین

میں داخل نہیں ہوسکتا۔ اور یہ کہ خدا کا مقرب بندہ نہیں ہوسکتا حدیث قدسی میں ہے کہ بندہ نوافل کے باعث میرا ایسا

مقرب ہوجاتا ہے کہ میں اسے اپنا دوست بنالیتا ہوں۔ شب بیداری بندے کو مقرب بنا دیتی اور سیئات کو مٹاتی ہے

اور گناہوں کو مٹادیتی ہے۔ اس حدیث میں لفظ مکفرۃ اور محاۃ مصدر میمی بمعنی فاعل ہے جیسے کہ محمدۃ

ای ساترة الذنوب وماحیة للعیوب قال الله تعالیٰ ان الحسنٰت یذهبن السیئات وناهیة عن الم

قال الله تعالیٰ ان الصلوٰة تنهی عن الفحشاء والمنکر (علی القاری علیه رحمة الباری) قال علیه السلام اشفع

لامتی حتی ینادینی ربی فیقول ارضیت یا محمد فاقول یا رب رضیت (حدیث اربعین) عن عمر بن عبد العزیز

انه کان خلیفة وکان من الزاهدین قالت له جاریتہ یوما یا امیر المؤمنین انی رأیت رؤیا عجیبة فقال

ما رایت قالت رایت القیامة قد قامت وحشر الناس ونصب المیزان ومد الصراط علیها وجاؤا ولا

بعبد الملک بن مروان وقالوا له اعبر من هذا فلما وضع قدمیه علی الصراط واراد ان یمشی فما مشی من

خطوة او خطوتین الا سقط فی النار ثم جاؤا بابنه الولید بن عبد الملک وقالوا اعبر فما وضع قدمه

علی الصراط الا وقع فی النار وکان الخلفاء کلهم مثل ذلک ثم جاؤا بک یا امیر المؤمنین فلما قالت

الجاریة ذلک صاح عمر بن عبد العزیز صیحة واضطرب اضطرابا شدیدا کالسمک فی الشبک وجعل

یضرب برأسه ارضا وجدارا والجاریة تصیح وتقول والله رایت انک فی الجنة وجاوزت الصراط

سالما فلم یسمع کلامها فلما سکن اضطرابه وجدوه قد مات واوصله الجنة (موعظة) قال علیه

السلام یعقد الشیطان علی ناصیة راس احدکم اذا هو نام ثلاث عقد فاذا استیقظ فذکر اسم الله تعالیٰ

انحلت عقدة واحدة ثم اذا توضأ انحلت عقدة ثانیة ثم اذا صلی انحلت عقدة ثالثة فاصبح نشیطا والا بال الشیطان فی اذنیه (مشکوٰة)

یعنی گناہوں کا چھپانے والا اور عیبوں کا محو کرنیوالا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ یعنی

نیکیاں برائیوں کو کھو دیتی ہیں اور نماز گناہوں سے روکتی ہے دوسری آیت ہے اِنَّ الصَّلوٰةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ یعنی نماز بےحیائی

کے کاموں اور برائیوں سے روکتی ہے (علی القاری) پیغمبر عم فرماتے ہیں کہ میں اپنی امت کی شفاعت کرتا رہونگا یہانتک کہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے ندا ہوگی

کہ اے محمد تم رضامند ہوئے میں کہونگا ہاں رضامند ہو گیا (حدیث اربعین) عمر بن عبد العزیز سے جو بڑے زاہد

خلیفہ تھے انکی لونڈی نے کہا۔ امیر المومنین میں نے ایک عجیب خواب دیکھا ہے۔ فرمایا کیا کہنے لگی میں دیکھتی ہوں

کہ قیامت قائم ہے لوگ میدان حشر کی طرف جا رہے ہیں۔ میزان اعمال ایستادہ ہے۔ پل صراط اُسپر بنا دیا گیا اول

عبد الملک بن مروان کو حکم ہوا کہ پل صراط پر سے چل۔ یہ دو ایک قدم چلنے پایا تھا کہ کٹ کر دوزخ میں گر پڑا پھر اُسکے

بیٹے ولید بن عبد الملک کو حکم ہوا یہ پورا قدم بھی رکھنے نہ پایا تھا کہ دوزخ میں جا پڑا۔ پھر علی ہذا القیاس بعد کے

خلفاء کا حال ہوا۔ پھر آپ کو پل صراط سے گزرنے کا حکم ہوا لونڈی ابھی اپنے کلام کو پورا بھی نہ کرنے پائی تھی کہ عمر

بن عبد العزیز چیخنے لگے۔ اور اسطرح تڑپے جسطرح جال میں مچھلی سر کو زمین اور دیوار سے دیکے مارا لونڈی چلائی جاتی اور کہتی جاتی تھی

کہ امیر المومنین۔ خدا کی قسم میں نے یہ دیکھا ہے کہ آپ پل صراط سے گزر کر جنت میں پہنچ گئے ہیں مگر عمر بن عبد العزیز اُسکی طرف ہرگز

ملتفت نہ ہوتے۔ اور جب آپکا اضطراب کچھ کم ہوا تو لوگوں نے آپکو مردہ پایا (موعظہ) رسول خدا کا قول ہے کہ جب کوئی سو جاتا ہے

تو شیطان اُسکی پیشانی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے۔ پھر جب وہ بیدار ہو کر اللہ کا نام لیتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ اور جب وضو

کرتا ہے تو دوسری اور جب نماز پڑھتا ہے تو تیسری اب وہ صبح کو خوش خرم اٹھتا ہے ورنہ شیطان اُسکے دونوں کانوں میں پیشاب کر جاتا ہے

قال الامام الغزالي رحمه الله اذا كان اول الليل ينادي مناد من تحت العرش الا ليقم العابدين فيقومون
ويصلون ما شاء الله ثم ينادي مناد في شطر الليل الا ليقم الخائفون الذين يطيلون قيامهم في الصلوة الى
السحر ثم ينادي مناد الا ليقم المستغفرين فيقومون فيستغفرون واذا طلع الفجر ينادي مناد الا ليقم الغافلون
فيقومون من فراشهم كالموتى ينشرون من قبورهم ولذا اوصى لقمان ابنه فقال يا بني لا تكونن انا وان الديك
ينادي في الاسحار وانت نائم ثم قال الشيخ محي الدين بن العربي قدس الله سره عليك من قيام الليل بما يزيل
عنك اسم الغفلة واقل ذلك بعشر آيات اي في الصلوة وكذا عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال قال رسول
الله عليه السلام من قام بعشر آيات في الصلوة لم يكتب من الغافلين ومن قام بمائة آية كتب من القانتين
ومن قام بالف آية كتب من المكثرين ثوابا وهو كمن تصدق بسبعين الف دينار (كذا في زبدة الواعظين)
حكي ان موسى عليه السلام مر يوما برجل وهو يصلي مع خضوع وخشوع فقال يا رب ما احسن صلوته قال
الله تعالى يا موسى لو صلى في كل يوم وليلة الف ركعة واعتق الف رقبة وصلى على الف جنازة وحج الف
حجة وغزا الف غزوة لم ينفعه حتى يؤدي زكوة ماله قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حب الدنيا رأس كل خطيئة
ومنع الزكوة ينشأ من حب الدنيا (موعظة) قال النبي عليه السلام من حافظ منكم على الصلوة حيثما كان

امام غزالی فرماتے ہین رات کے اول حصہ مین عرش کے نیچے سے ایک ندا ہوتی ہی کہ عبادت کرنیوالے
اُٹھ بیٹھین۔ چنانچہ عابد لوگ اُٹھکر نمازین ادا کرتے ہین۔ پھر آدھی رات کو ندا ہوتی ہے کہ خدا کا خوف رکھنے
والے جو نماز مین صبح تک کھڑے رہتے ہین اُٹھ کھڑے ہون پھر ندا ہوتی ہے کہ گناہونکی مغفرت چاہنے
والے اُٹھین۔ اور جب صبح ہوجاتی ہے تو یہ ندا ہوتی ہی کہ غافل اُٹھ کھڑے ہون۔ یہ اپنے بسترون سے
اسطرح اُٹھتے ہین جسطرح مُردے قبرون سے اسی لیئے لقمان نے اپنے بیٹے کو وصیت کی تھی کہ تو اسوقت سویا کر
جبکہ مرغ سحر اذان دیا کرے۔ اور محی الدین ابن عربی کا قول ہے کہ شب بیداری تیرا نام غافلونکے دفتر سے
جدا کردیتی ہے کم از کم نماز مین دس آیتین پڑھنی چاہئین۔ اسیطرح عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے مروی
ہے کہ رسول خدا فرماتے ہین جسنے تہجد کی نماز مین دس آیتین پڑھلین اُسکا نام غافلونمین نہین لکھا جاتا۔ و
جسنے سو آیتین پڑھلین وہ عبادت گزارونمین داخل ہی اور جسنے ہزار آیتین پڑھین اُسکو بکثرت ثواب ملتا ہی اور
ایسا ہوجاتا ہی گویا ستر ہزار دینار خیرات کئے (زبدۃ الواعظین) **حکایت** موسیٰ نے ایکدن کسی شخص کو نہایت
خضوع و خشوع کے ساتھ نماز پڑھتے دیکھکر یہ فرمایا کہ الٰہی یہ تو بہت ہی اچھی طرح نماز پڑھتا ہی۔ حکم ہوا کہ اگر یہ ہزار
رکعتین روز پڑھے اور ہزار غلام روز آزاد کرے اور ہزار جنازونکی نماز ادا کرے۔ اور ہزار حج کرے۔ اور ہزار مرتبہ جہاد
کرے تو بھی جبتک اپنے مال کی زکوۃ نہ دیگا اسکو کوئی شے نفع نہ دیگی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہی کہ دنیا
کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے اور یہ ظاہر ہے کہ زکوۃ نہ دینا دنیا کی محبت کے باعث ہوا کرتا ہے (موعظہ)
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین جو شخص ہر جگہ ہر حال مین نماز کی محافظت کریگا

وإيما كان جاز على الصراط كالبرق الخاطف مع أول زمرة من السابقين وجاء يوم القيامة وجهه كالقمر ليلة البدر
وكان له بكل يوم وليلة كأجر ألف شهيد قال عليه السلام ركعتا الفجر خير من الدنيا وما فيها فإن قلت
لم هذا الأجر العظيم للفعل اليسير القليل قلت أما سمعت حكاية الشافعي رحمه الله رضي عنه انه سقط
سوطه من يده فأسرع إليه شخص فأخذه فأعطاه إياه فدفع إليه الإمام صرة فيها مبلغ عظيم فقيل للإمام هذا
الأجر العظيم لهذا الفعل اليسير فقال الإمام إنه استعمل فينا جميع وسعه ونحن ما استعملنا إلا البعض من
وسعنا هذه معاملة الشافعي فكيف معاملة رب العالمين فإن الشافعي روى حديثا في ذلك الزمان
من رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال يقبل ربي بعشر واحد ألفي كبيرة (ربيت) الهي رحمت دريائى عامست
زر دريا قطرة ما را تمامست ، لاسيما تكبيرة الافتتاح في الصلوة قال النبي صلى الله عليه وسلم التكبيرة
الاولى خير من الدنيا وما فيها قيل المراد من لو انك انفقت الدنيا فانفقها في سبيل الله لم يجد الى ما يحصل بالتكبيرة الاولى

سورة بسم الله الرحمن الرحيم الكهف

(واصبر نفسك) واحبسها وثبتها مع الذين يدعون ربهم بالغداة والعشي في مجامع أوقاتهم
أو في طرفي النهار يريدون وجهه رضى الله وطاعته

تو اول گروہ کے ساتھ پلصراط پر سے بجلی کیطرح گزر جائیگا۔ اور قیامت کے دن اسکا منہ چودھویں رات
کے چاند کیطرح چمکتا ہوگا۔ اور اسے ہر روز ہزار شہیدوں کا ثواب ملیگا۔ نبی صلعم کا قول ہے کہ صبح کی دو
رکعتیں دنیا و ما فیہا سے بہتر ہیں۔ اب اگر تم یہ پوچھو کہ تھوڑے سے عمل پر اسقدر ثواب ملنے کے کیا معنی؟ تو میں
جواب دونگا کہ شاید تمنے امام شافعیؒ کی حکایت نہیں سنی کہ ایکبار انکے ہاتھ سے کوڑا گر پڑا۔ ایک شخص نے جلدی
سے اٹھا کر انکو دیدیا۔ امام شافعیؒ نے روپیوں کی ایک تھیلی اسکے حوالے کی۔ لوگوں نے کہا حضرت ذرا سے کام کی
اسقدر مزدوری؟ امام صاحب نے جواب دیا کہ اسنے ہمارے کام میں اپنی پوری کوشش صرف کی ہے۔ اور ہمنے
اپنی وسعت کا تھوڑا سا حصہ دیا ہے۔ پھر جب امام شافعیؒ نے ایسا کیا ہے تو رب العالمین جو کچھ عنایت کرے
بہت کم ہے۔ امام شافعیؒ نے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ میرا پروردگار
ایک [illegible] بخش دیتا ہے۔ الٰہی رحمت دریائے عام ست۔ وزو ما قطرۂ
ما را [illegible] تکبیر اولیٰ کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ رسول خدا فرماتے ہیں تکبیر اولیٰ
دنیا و ما فیہا سے بہتر ہے [illegible] اگر تم خدا کی راہ میں ساری دنیا کو خرچ کر ڈالو
تو بھی تکبیر اولیٰ کا ثواب نہیں پا سکتا۔ (موعظہ)

سورہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کہف

واصبر نفسک الآیہ یعنی اے پیغمبر جو لوگ صبح شام۔ یا ہر وقت یاد الٰہی کرتے رہتے ہیں
[illegible] رضامندی الٰہی اور طاعت کے طالب ہیں

ولا تعد عيناك عنهم ولا يجاوزهم نظرك الى غيرهم وتعديته بعن لتضمنه معنى نبا تريد زينة الحياة الدنيا حال من الكاف فى المشهورة ولا تطع من اغفلنا قلبه من جعلنا قلبه غافلا عن ذكرنا كامية بن خلف فى دعائك الى طرد الفقراء عن مجلسك لصناديد قريش واتبع هواه وجوابه ما مر غير مرة وكان امره فرطا اى تقدما على الحق ونبذ اله وراء ظهره يقال فرس فرط اى متقدم الخيل ومنه الفرط رقاضى عن انس بن مالك رضى الله عنه تعالى قال رسول الله عليه السلام من صلى على صلوة بان قال اللهم صل على محمد معناه يارب اثبت ما اعطيته من الشرف والكرامة صلى الله عليه عشر الصلوة من الله على العبد رحمة له وحطت عنه عشر خطيئات ورفعت له عشر درجات قبل هذه الآية نزلت حين طلبت رؤساء الكفار طرد فقراء المسلمين عن مجلس رسول الله عليه السلام كصهيب وعمار وخباب وسلمان وغيرهم فقالوا اطردهم عن مجلسك يا محمد حتى نجلس معك لانهم قوم ارذلون كان ريحهم ريح ضان ونحن رؤساء القوم نستنكف الجلوس معهم فان طردتهم امنا بك فهم عليه السلام ان يفعل ذلك لحرصه على ايمانهم فنزل جبرائيل عليه السلام بقوله تعالى ولا تطرد الذين يدعون ربهم بالغداة والعشي يريدون وجهه فقال رسول الله عليه السلام [illegible] فقال لا افعل فقالوا واجعل المجلس واحدا

تم اپنے آپکو انہیں کے ساتھ رکھو۔ اور انسے نگاہ بچا کر غیروں کو نہ دیکھو۔ کیا تم دنیوی زندگانی کی زینت کا ارادہ رکھتے ہو۔ اور اُسکی اطاعت نکرو جسکے دل کو ہمنے اپنی یاد سے غافل کر دیا ہے (جیسا کہ امیہ بن خلف۔ جو آپکو فقراء کے حلقے سے اُٹھا کر سرداران قریش کی محفل میں بلاتا تھا) اور جسنے اپنی خواہش کی پیروی کی ہے۔ اور اُسکی شان حق سے آگے بڑھنا اور اسکی کو پس پشت ڈالدینا ہے۔
عرب کے محاورہ میں کہتے ہیں فرس فرط یعنی یہ گھوڑا ہے جو سب گھوڑوں سے آگے رہتا ہے (قاضی بیضاوی) انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول خدا فرماتے ہیں جو شخص مجھ پر ان الفاظ میں درود بھیجے کہ اللّٰھم صلّ علی محمد (یعنے الٰہی جو شرف و کرامت تو نے محمد کو عطا کیا ہے اُسے دائم رکھ) تو خدا اُسپر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے [illegible] معاف کرتا اور دس درجے بلند کر دیتا ہے۔ گذشتہ آیت اُسوقت نازل ہوئی جبکہ رؤسا کفار نے یہ چاہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقیر مسلمانوں (مثلاً صہیب۔ عمار۔ خباب۔ سلمان وغیرہم) کو اپنی محفل سے اُٹھا دیں۔ [illegible] یہ ارذل لوگ ہیں ہم اسی حالت میں آپکے پاس بیٹھ سکتے ہیں کہ یہ اُٹھا دئے جائیں کیونکہ انکے کپڑوں سے [illegible] کی بو آتی ہے۔ ہم [illegible] قوم کے رئیس [illegible] انکے ساتھ بیٹھنا برا معلوم ہوتا ہے۔ [illegible] ہم ایمان سے [illegible] ایمان [illegible] عمل کرینگا [illegible] یہ آیت [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مجھکو ان فقراء کے اُٹھا دینے سے منع [illegible] ایکدن ہمارے لئے مقرر فرمایئے ایکدن انکے لئے۔ آپنے فرمایا میں نہیں کر سکتا۔ انہوں نے پھر کہا کہ خیر مجلس تو ایک ہی ہو

واقبل علينا بوجهك وول ظهرك اليهم فنزل قوله تعالى واصبر نفسك الاية (معالم) وقال قتادة
الاية نزلت فى اصحاب الصفة وكانوا سبعمائة فقير فى مسجد رسول الله عليه السلام لا يرجعون الى تجارة
ولا الى زرع ولا الى ضرع يصلون صلوة وينتظرون اخرى فلما نزلت هذه الاية قال عليه السلام الحمد لله الذى
جعل فى امتى من امرت ان اصبر نفسى معهم (معالم التنزيل) عن انس رضى الله عنه انه قال بعث الفقراء
الى رسول الله واحدا فقال يا رسول الله انى رسول الفقراء اليك قال عليه السلام مرحبا بك
وبمن اقدمك جئت من قوم احبهم الله فقال يا رسول الله يقول الفقراء ان الاغنياء قد ذهبوا بالخير
كله هم يحجون ولا نقدر عليه ويتصدقون ولا نقدر عليه ويعتقون ولا نقدر عليه واذا مرضوا بعثوا بفضل
اموالهم ذخرا فقال عليه السلام بلغ عنى الفقراء وبلغهم عنى ان من صبر منكم واحتسب فله ثلاث
خصال ليست للاغنياء (الاولى) ان فى الجنة غرفة من ياقوتة حمراء ينظر اليها اهل الجنة كما ينظر
اهل الدنيا الى النجوم لا يصل اليها الا نبى او ولى او شهيد او مؤمن فقير (والثانية) يدخل الفقراء الجنة
قبل الاغنياء بنصف يوم وهو مقدار خمسمائة عام يتنعمون فيها حيثما شاؤا ويدخل سليمان بن داود عليهما
السلام الجنة بعد دخول الانبياء باربعين عاما بسبب المال والملك الذى اعطاه الله تعالى فى الدنيا

لیکن ہمارے طرف منہ اور اُنکی جانب پشت کرکے بیٹھا کیجئے۔ اُسوقت یہ آیت اُتری وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ الآیہ
(معالم التنزیل) قتادہ کا قول ہے کہ یہ آیت اصحاب صفہ کی شان مین نازل ہوئی ہے۔ یہ سات سو درویش تھے
جو مسجد نبوی مین رہا کرتے تھے۔ انکو نہ تجارت سے کام نہ کھیت کیار سے غرض۔ نہ چوپایون سے سروکار۔ ایک
نماز پڑھی اور دوسری کے انتظار مین وہین بیٹھے رہے۔ جب یہ آیت اُتری تو آپنے فرمایا۔ خدا کا شکر ہے جسنے
میری امت مین ایسے لوگ پیدا کئے ہین کہ مجھے اُنکے ساتھ رہنے کا حکم ہے (معالم التنزیل) انس رضی سے مروی
ہے کہ فقراء نے رسول خدا کے پاس ایک قاصد بھیجا۔ اُسنے عرض کیا کہ یارسول اللہ مین فقراء کا ایلچی ہون۔ آپنے
فرمایا آفرین تجھپر اور جنہون نے تجھے بھیجا ہے اُن پر۔ تو ایسی قوم کے پاس سے آیا ہے کہ خدا اسے دوست رکھتا ہے
اسنے عرض کیا کہ حضور فقرا التماس کرتے ہین کہ اغنیاء نے سارے ثواب لوٹ لیئے۔ کیونکہ وہ حج کرتے ہین ہم نہین
کرسکتے۔ وہ خیرات دیتے ہین ہم نہین دے سکتے۔ وہ غلام آزاد کرتے ہین ہم نہین کرسکتے۔ وہ بیماری مین صدقہ دیکر
ذخیرہ اخروی جمع کرتے ہین ہم نہین کرسکتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فقراء سے ہمارا اسلام کہنا
اور یہ پیغام پہنچا دینا۔ کہ تم مین جو شخص صبر کریگا اور ثواب کی امید رکھیگا اُسے تین باتین ایسی حاصل ہونگی جو اغنیاء
کو نہین ہوسکتین (۱) جنت مین یاقوت کا ایک بالاخانہ اتنا اونچا ہے کہ اُسکو جنتی اسطرح دیکھینگے جسطرح اہل دنیا
تارونکو دیکھا کرتے ہین۔ اسمین یا نبی کو جگہ ملیگی یا ولی کو یا شہید کو۔ یا فقیر مسلمان کو (۲) فقراء اغنیاء سے
آدھے دن یعنے پانسو برس پہلے جنت مین داخل ہونگے۔ اور سلیمان بن داود اُس مال وملک کے
باعث جو اللہ تعالی نے انکو دیا تھا دیگر انبیاء سے چالیس برس بعد جنت مین جائینگے

وقال علیه السلام ان فقراء المهاجرین یسبقون الاغنیاء یوم القیامة الی الجنة باربعین خریفا ای سنة
فان قلت ما التوفیق بین الحدیثین قلنا یجوز ان یکون السابق بخمسمائة عام فقیرا صابرا والسابق
باربعین خریفا غیر صابر ویجوز ان یکون السابق باربعین خریفا فقراء المهاجرین علی اغنیائهم لا مطلق الفقیر
ولا الغنی (وحکی) ان رجلا سأل عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما فقال السنا من فقراء المهاجرین فقال
الک امرأة تأوی الیها فقال نعم قال الک مسکن تسکن فیه قال نعم قال انت من الاغنیاء قال فان لی خادما
فقال انت من الملوک (والثالثة) اذا قال الفقیر سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر مخلصا
وقال الغنی مثل ذلک مخلصا لم یبلغ ثواب الغنی مثل ثواب الفقیر وان انفق الغنی معها عشرة آلاف درهم
وکذا الحال فی کل اعمال البر فرجع الیهم رسولهم فاخبرهم بذلک فاستبشروا وقالوا رضینا یا رب بالفقر
انتهی من ابن الملک علی المشارق ۔ وقال ابو اللیث للفقراء خمس کرامات (احداها) ان ثواب عملهم
اکثر من ثواب عمل الاغنیاء فی الصلوة والصدقة وغیر ذلک (والثانیة) ان الفقیر اذا اشتهی شیئا
لا یجده یکتب له من الاجر (والثالثة) انهم سابقون الی الجنة (والرابعة) ان حسابهم فی الآخرة اقل (والخامسة)
ان ندامتهم اقل لان الاغنیاء یتمنون فی الآخرة ان لو کانوا فقراء وروی عن عمر رضی الله تعالی عنه

نیز پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ مہاجر فقرا اغنیا سے چالیس برس پہلے جنت مین جائینگے۔ اب اگر تم یہ کہو کہ دونون
حدیثون مین تطبیق کیونکر ہوگی تو ہم یہ جواب دینگے کہ پانسو برس پہلے بہشت مین جانیوالے صابر فقیر ہین۔ اور چالیس
برس پہلے داخل ہونیوالے غیر صابر۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس حدیث مین مطلق فقیر یا مطلق غنی مراد نہون بلکہ یہ مطلب
ہے مہاجر فقراء مہاجر اغنیاء سے چالیس برس پہلے بہشت مین جگہ پائینگے **حکایت** حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے ایک
شخص نے پوچھا کہ کیا ہم مہاجر فقراء مین داخل نہین ہین؟ آپنے فرمایا تم گھروالی رکھتے ہو۔ اسنے کہا ہان۔ پھر آپنے
پوچھا تمہارے پاس رہنے کو گھر ہے۔ عرض کیا جی ہان۔ پھر آپنے فرمایا تم اغنیا مین داخل ہو پھر اسنے کہا کہ میرے کام کاج کیلئے
ایک غلام یا خدمتگار بھی موجود ہے آپنے فرمایا تو تم بادشاہون مین شامل ہو (۳) جب کوئی فقیر سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ
الا اللہ واللہ اکبر سچے دل سے کہتا ہے تو غنی اسکے ثواب کو نہین پہونچتا۔ گو یہ کلمات بھی کہے اور انکے ساتھ دس ہزار درم
بھی للہ دے۔ اسیطرح دیگر نیک باتون کو قیاس کرنا چاہیئے۔ رسول خدا کا یہ پیغام لیکر قاصد واپس آیا۔ اور
فقراء کو مژدہ سنایا۔ سب نے بالاتفاق کہا کہ الٰہی ہم فقر سے رضامند ہین۔ (ابن مالک علی المشارق)
ابو اللیث کا قول ہے کہ فقراء مین پانچ کرامتین ہوا کرتی ہین (۱) روزہ۔ نماز۔ اور صدقات وغیرہ مین
انکے اعمال کا ثواب اغنیاء کے اعمال سے زیادہ ہوا کرتا ہے۔ (۲) فقیر جب کسی چیز کی خواہش
کرتا ہے اور اسے نہین ملتی تو اس کے نامۂ اعمال مین ثواب لکھا جاتا ہے (۳) فقراء جنت
مین مالدارونسے پہلے داخل ہونگے (۴) فقیرونکو آخرت مین حساب بہت کم دینا پڑیگا (۵) فقیرونکو ندامت کم ہوگی
اسلئے کہ مالدار اسدن پچتائینگے اور تمنا کرینگے کہ ہم دنیا مین فقیر کیون نہوئے۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہین

انه قال دخلت یوما علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو مضطجع علی حصیر واذا الحصیر قد اثر فی جنبه فنظرت فی خزینته فرأیت نحو صاع من شعیر فبکیت فقال ما یبکیک قلت کسریٰ وقیصر ینامون علی فراش الحریر وانت رسول الله اری فیك من الفقر ما اری فقال علیه السلام یا عمر الا ترضی ان تکون لنا الاخرة ولهم الدنیا وانما قال لنا ولم یقل لی مع کون السؤال عن حاله اشارة الی ان الاخرة لمتابعیه ایضا ولهم الدنیا ویروی یا ابن الخطاب اولئك قوم عجلت لهم طیباتهم فی الحیوة الدنیا یعنی ان حظ الکفار ما نالوه من نعیم الدنیا ولا حظ لهم فی الاخرة انتهی من ابن الملك علی المشارق وقال علیه السلام یقوم فقراء امتی یوم القیامة وجوههم کالقمر وشعورهم منسوجة بالدر والیاقوت وبایدیهم اقداح من نور ویجلسون علی منابر من نور والناس فی حسابهم وینظر اهل الجنة الیهم فیقولون هؤلاء من الملائکة فیقولون لا وینظر الیهم الملائکة فیقولون اهؤلاء من الانبیاء فیقولون لا بل نحن من امة محمد علیه السلام فیقولون بای الاعمال رزقکم الله تعالی هذه الدرجات فیقولون لم تکن اعمالنا کثیرة ولم نصم الدهر ولم نقم اللیل بل کنا نحافظ علی الصلوات الخمس بالجماعة واذا سمعنا اسم محمد علیه السلام فاضت عیوننا بالدمع وکنا ندعو من قلب خاشع ونشکر الله علی الفقر الذی اصابنا (زبدة الواعظین)

کہ مین ایک دن رسول خدا کے پاس اس حال مین آیا کہ آپ بوریئے پر لیٹے ہوئے تھے اور بوریے کے نقش آپکے بدن مبارک پر ابھر آئے تھے۔ مینے آپکے سامان کی طرف دیکھا تو جو کا صرف ایک صاع نظر پڑا مین رو دیا۔ آپنے فرمایا کیون رو رہے ہو۔ مینے عرض کیا کہ کسریٰ اور قیصر حریر کے بچھونے پر سوتے ہین۔ اور آپ باوجود رسول اللہ ہونے کے فقیر نظر آتے ہین۔ آپنے فرمایا اے عمرؓ اس سے رضامند نہین ہو کہ اُنکے لیئے دنیا ہو اور ہمارے لیئے آخرت۔ (حضرت عمرؓ کا سوال آپکی ذاتی حالت سے تھا مگر آپنے ہمارے لیئے آخرت فرماکر اسطرف اشارہ فرمایا ہے کہ ہمارے پیروون کا بھی یہی حکم ہے) بعض روایتون مین یہ بھی ہے کہ اے ابن خطاب اُن لوگونکو ازراہ تعجیل اُنکا حصہ دنیوی زندگانی ہی مین مل گیا ہے۔ آخرت مین اُنکے لیئے کچھ بھی نہین (ابن مالک علی المشارق) رسولخدا فرماتے ہین میری امت کے فقرا قیامت کے دن اس حال مین اُٹھینگے کہ اُنکے منہ چاند کی طرح روشن۔ بالون مین موتی اور یاقوت گُنتھے ہوئے۔ ہاتھون مین نور کے پیالے لیئے ہونگے۔ پھر نور کے ممبرون پر بیٹھ جائینگے۔ اسوقت اور لوگ حساب دے رہے ہونگے۔ اہل جنت انکو فرشتہ بتائینگے۔ اور فرشتے انکو انبیاء خیال کرینگے۔ فقرا کہینگے کہ یہ بات نہین۔ بلکہ ہمتو امت محمدیہ مین ہین وہ پوچھینگے کہ تمکو یہ درجے کیونکر ملے۔ جواب دینگے کہ ہمنے نہ تو بہت سے عمل کیئے نہ بارہ مہینے روزے رکھ سکے نہ شب بیدار رہے۔ البتہ پانچون نمازین جماعت سے پڑھین۔ اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سُنا آنکھ سے آنسو نکل پڑے۔ ہمیشہ ڈرتے ہوئے دل سے دعا مانگتے اور فقر پر صبر کرتے رہے (زبدۃ الواعظین)

وعن عمرو بن شعيب انه قال قال رسول الله عليه السلام خصلتان من كانتا فيه كتبه الله تعالى شاكراً صابراً من نظر في دينه الى من هو فوقه فاقتدى به ومن نظر في دنياه الى من هو دونه فحمد الله تعالى على فضل الله عليه كما قال الله تعالى ولا تتمنوا ما فضل الله به بعضكم على بعض للرجال نصيب مما اكتسبوا وللنساء نصيب مما اكتسبن واسألوا الله من فضله ان الله كان بكل شئ عليما وعن شقيق الزاهد رحمة الله عليه انه قال اختار الفقراء ثلاثة اشياء والاغنياء ثلاثة اشياء اختار الفقراء راحة النفس وفراغ القلب وخفة الحساب واختار الاغنياء تعب النفس وشغل القلب وشدة الحساب زبدة الواعظين وقال الجنيد البغدادي الفقر ثلاثة احرف الفاء هو الفناء والقاف هو القناعة والراء هو الرياضة وان لم تكن هذه الصفات موجودة في الفقير لا يكون فقيرا قيل الموالي اي الاغنياء يدخلون الجنة بعد مماليكهم بخمسمائة سنة وفقراء الكفار يدخلون النار بعد اغنيائهم بخمسمائة عام لكن ينبغي لك ان نعرف ان السبق لا يستلزم رفع الدرجات على من تأخر بل قد يكون بعض من تاخر كالذين انفقوا اموالهم في وجوه الخيرات ارفع درجة ممن سبقه في الدخول من ابن الملك **حكي** ان الجنيد البغدادي لما مات ابدل مكانه رجل يقال له محمد الحريري وهو قد جاور بمكة سنة لم يكلم احد اولم ينم ولم يسند ظهره الى جدار ولم يمد رجليه

عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ رسولخدا فرماتے ہین جس شخص مین دو خصلتیں ہون خدا اُسکا نام شاکرین وصابرین مین لکھ لیتا ہے (۱) دین کے لحاظ سے اپنے سے بہتر کو دیکھکر اُسکی پیروی کرے (۲) دنیا کے اعتبار سے اپنے سے کمتر کو دیکھکر شکر الٰہی بجالائے - چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ الایہ یعنے اللہ تعالےٰ نے تم مین جو ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اُسکی تمنا نکرو - مردونکو انکی کمائی کا حصہ ملتا ہے عورتونکو انکی کمائی کا خدا سے اُسکا فضل چاہتے رہو کیونکہ خدا ہر شے کو جانتا ہے - شفیق زاہد کا قول ہے کہ تین چیزین فقرا نے پسند کی ہین - اور تین چیزین اغنیا نے یعنے راحت نفس - فراغت دل - خفت حساب فقرا کو پسند ہے - اور مشقت نفس شغل قلب - اور شدت حساب اغنیا کو (زبدۃ الواعظین) جنید بغدادی فرماتے ہین لفظ فقر مین تین حرف ہین ف اس سے مراد فنا ہے - ق اس سے مراد قناعت ہے ر - اس سے مراد ریاضت ہے جسمین یہ صفتین نہین وہ فقیر نہین - روایت ہے کہ آقا اپنے غلامونسے پانسو برس بعد جنت مین جائینگے علیٰ ہذا القیاس فقرا سے اغنیا سے پانسو برس بعد جہنم مین داخل ہونگے لیکن تمکو یہ سمجھ رکھنا چاہیے کہ کسیکے آگے بڑھ جانے سے لازم نہین آتا کہ اُسکو درجے بھی زیادہ ملتے بلکہ بعض پیچھے رہنے والے خدا کی راہ مین مال خرچ کرنے والے (اغنیا) آگے بڑھ جانے والون سے بالا رہونگے (ابن ملک) **حکایت** جنید بغدادی کی وفات کے بعد محمد الحریری اُنکے قائم مقام ہوئے یہ ایک سال تک مکہ معظمہ مین اسحال سے رہے کہ کسی سے کلام کیا نہ سوئے نہ کسی دیوار سے پشت لگائی - اور نہ پاؤن پھیلائے -

فلما مضی من عمرہ ستون جلس فی مقام القطبیة قیل له ای شئ رایت من العجائب قال بینا انا جالس فی
زاویة اذ دخل علی شاب حاسرا راسه وحافیا رجلاه متفرقا شعرہ مصفرا وجهه فجعل یتوضأ وصلی رکعتین
ثم جعل راسه فی جیبه حتی حضر وقت المغرب فصلی معنا المغرب ثم جعل راسه فی جیبه فاتفق فی تلک
اللیلة ان دعا خلیفة بغداد الصوفیة للنصیحة فاردنا الخروج للاجابة فقلت له یا فقیر اترید ان تخرج
معنا لاجابة دعوة الخلیفة قال لیس لی حاجة عند الخلیفة ولکن ارید ان تجعل لی عصیدة سخینة
فقلت فی نفسی لا یوافقنی فی الاجابة ویرید منی شیئا فترکته و اتیت مجلس الخلیفة ثم اتیت زاویتی فرایت
الشاب کانه نائم فنمت انا فاذا رایت رسول الله علیه السلام ومعه الشیخان الانوران وخلفه جماعة
عظیمة تتلألأ وجوههم نورا فقیل لی هذا رسول الله وعن یمینه ابراهیم خلیل الله وعن یساره موسی کلیم الله
والذین خلفه مائة الف واربعة وعشرون الفا من الانبیاء صلوات الله علیهم اجمعین فاستقبلته رسول
الله صلی الله علیه وسلم لاقبل یده فحول وجهه عنی ثم فعلت کذا فحول وجهه ثانیا وثالثا فقلت یا رسول
الله ای شئ صدر منی اعرضت عنی بوجهك الکریم فنظر الی محمرا وجهه کالیاقوتة الحمراء
لجلاله فقال ان فقیرا من فقرائنا اراد منك عصیدة

جب انکو ساٹھ برس کی عمر مین مقام قطبیت حاصل ہوا تو کسی نے پوچھا کہ آپنے کون کون سے عجائبات
دیکھے ہین فرمایا مین ایک روز گوشہ مین بیٹھا تھا کہ ننگے سر ننگے پاؤن - پراگندہ بال - اور زرد چہرہ کا
ایک نوجوان میرے پاس آیا - پہلے وضو کیا پھر دو رکعتین پڑہین - پھر گریبان مین سر ڈالکر مراقبہ مین بیٹھا رہا
یہانتک کہ مغرب کا وقت آگیا - اُسنے مغرب کی نماز ہمارے ساتھ پڑھی - اور پھر مراقب ہوگیا - اتفاقاً اس رات
خلیفہ بغداد نے صوفیونکو بلا بھیجا - مینے جانیکا ارادہ کیا اور اس جوان سے کہا کہ تم بھی ہمارے ساتھ چلتے
ہو؟ جواب دیا کہ مجھے خلیفہ کے پاس جانیکی ضرورت نہین - مین تو یہ چاہتا ہون کہ آپ مجھے تھوڑا سا گرما گرم
حلوہ بنا دین - مینے دلمین سوچا کہ واہ میرے ساتھ تو چلتے نہین اور حلوہ مانگتے ہین - القصہ مین اُسے چھوڑ
کر خلیفہ کی بارگاہ مین گیا اور پھر اپنے گوشہ مین واپس آکر اُس جوان کو سوتا پایا - چنانچہ مین بھی سو رہا - کیا
دیکھتا ہون کہ سرور خدا صلے اللہ علیہ وسلم مع دو نورانی شخصونکے تشریف لائے ہین اور ایک بہت بڑی جماعت
جنکے چہرے چمک رہے ہین آپکے پیچھے پیچھے ہے - مجھ سے کسینے کہا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین - اور یہ دہنی طرف
حضرت ابراہیم ہین - اور بائین طرف حضرت موسی - اور یہ پیچھے پیچھے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر ہین - مین
اسلئے آگے بڑہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کو بوسہ دون - مگر آپنے میری طرف سے مُنہ پھیر لیا
مینے پھر بوسہ دینا چاہا - مگر آپنے اسیطرح تین مرتبہ مُنہ پھیر پھیر لیا - مینے عرض کیا حضور مجھ سے
کیا خطا سرزد ہوئی ہے کہ آپ روے مبارک پھیرے لیتے ہین - آپنے اس حال مین میریطرف دیکھا کہ
جلال کے باعث چہرہ مبارک یاقوت کیطرح سُرخ تھا - اور پھر یہ فرمایا کہ ہمارے ایک فقیر نے حلوہ مانگا تھا

فجلت بها وترکته جائعا فی هذه اللیلة فانتبهت خائفا من ... فی ...
فغاب الشاب فلم اجده فی مکانه فخرجت من الزاویة ورأیته یذهب فقلت یا اخی یا سیدی خف قلت
اصبر ساعة حتی اجیٔ بعصیدة فنظر الی متبسما وقال یا شیخ من اراد لقمة منك فاین یجب مائة واربعة
وعشرین الفا من الانبیاء یاتونك شفعاء للقمة من عصیدة قال هکذا وغاب رشکوة الانوار قال الله تعالٰی
مثل الذین ینفقون اموالهم فی سبیل الله مثل نفقات المنفقین فی طاعته کمثل حبة لزراع زرعها
فی ارض عامرة انبتت سبع سنابل فرضا وتقدیرا والمنبت هو الله ولکنها سبب الانبات ای اخرج سبع
شعب من اصلها لجودة الحبة وحذاقة الزراع وعمارة الموضع فوضع جمع الکثرة موضع جمع القلة وهو سنبلة فی
فی کل سنبلة مائة حبة فیکون جملتها سبعمائة حبة فکذلك المتصدق فی الصالح بالمال الصالح الذی اعطاه
من یستحقه باذن الشرع یعطیه الله بکل صدقة سبعمائة حسنة او اکثر والله یضاعف ای یزید
الثواب لمن یشاء من المنفقین لا لکل منفق لتفاوت الاحوال بینهم والله واسع ای واسع الفضل
لتلك الاضعاف علیم بانفاقهم وبنیاتهم ثم بین لهم طریق الانفاق فی سبیله لنیل ثوابه فقال
الذین ینفقون اموالهم فی سبیل الله ای یصرفونها فی مواضعها ثم لا یتبعون ما انفقوا منها منا

تمنے تجل کیا اور رات کو اُسے بھوکا چھوڑ دیا۔ اتنے مین میری آنکھ ایسی حالت مین کھلی کہ شانے مارے
خوف کے کانپ رہے تھے اور اُس جوان کو دیکھتا ہون کہ غائب ہے۔ مین اپنے گوشہ سے نکلا اور اُسے
جاتے دیکھکر آواز دی کہ اے جوان للہ ذرا ٹھیر جا مین حلوہ لاتا ہون اُسنے بحالت تبسم میری طرف دیکھا اور کہا
کہ اگر مین تمہارا ایک لقمہ کھا لیتا تو ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر سفارش کرنے نہ آتے۔ یہ کہکر غائب ہو گیا (مشکوۃ الانوار)
اللہ تعالٰی فرماتا ہے وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ الآیہ یعنے اُن لوگونکی مثال جو
طاعت الٰہی مین مال خرچتے ہین ایسی ہے جیسا گیہونکا ایک دانہ کہ اُسے کسان نے آباد زمین مین بو دیا
اور اُسنے بالفرض والتقدیر سات خوشے نکالے بالفرض والتقدیر اسلیے کہا ہے کہ فی الحقیقت اگانیوالا اللہ تعالٰی
ہے۔ البتہ دانہ روئیدگی کا ایک سبب ہے۔ یعنی اُسمین دانہ کی جودت اور کسان کی دانائی۔ اور زمین کی
خوبی کے باعث سات خوشے لگے۔ آیت مین سنابل جمع کثرت ہے جو کہ جمع قلت کی جگہ لائی گئی ہے
پھر ہر ایک خوشہ مین سو دانے پیدا ہوئے اور سب ملکر سات سو ہو گئے۔ اسیطرح نیک آدمی پاک
کمائی مین سے صدقہ دے اور حسب حکم شرع مستحقون کو نفع پہونچائے تو ایک کے بدلے سات سو کا
بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ کا ثواب ملتا ہے۔ کیونکہ خدا جسے چاہے دو چند ثواب عنایت کرتا ہے مگر
تفاوت احوال کے باعث یہ ثواب ہر صدقہ دینے والے کو نہین ملتا۔ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ یعنے اللہ وسیع
فضل والا اور لوگون کی نیتون سے واقف ہے اسکے بعد صدقہ دینے کا طریقہ بتایا ہے تاکہ دینے والے کو
پورا ثواب ہو اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى الآیہ۔

ای یمنون علیہم بما تصدقوا بان یقول المتصدق للمان اصطنعت لک او احسنت الیک کثیراً وَلَآ اَذًى
ای ولا یوذونہم بان یقول المتصدق المؤذی انی قد اعطیتک فما شکرت او الی کم تاتی وتوذینی او کم
تسأل او تستحیی لَّهُمْ اَجْرُهُمْ ثوابہم مہیاً عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ فی الآخرۃ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ علی ما خلفوا
من امر الدنیا قیل نزلت الآیۃ فی شان عثمان حین اشتری بئر رومۃ وجعلہا سبیلاً علی المسلمین ثم قال
تعالیٰ تاکید النفی المن والاذی قول معروف الخ (تفسیر عیون) قال النبی علیہ السلام الضیف برکۃ من اللہ
ونعمۃ من اللہ ومن اکرم الضیف فہو معی فی الجنۃ ومن لم یکرم الضیف فلیس منی وقال النبی علیہ السلام
من اراد ان یحبہ اللہ تعالیٰ ورسولہ فلیاکل مع ضیفہ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حق الصدقۃ
وفضائلہا الصدقۃ ستر من النار فاذا کان یوم القیامۃ یستظل الناس بظل صدقاتہم زہرۃ الریاض

سورۃ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الکہف

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا اذکر لہم ما یشبہ الحیوۃ الدنیا فی زہرتہا وسرعۃ زوالہا وصفتہا الغریبۃ
كَمَآءٍ ہو کماء ویجوز ان یکون مفعولاً ثانیاً لاضرب علی انہ بمعنی صیر اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ
الْاَرْضِ فالتف بسببہ وخالط بعضہ بعضاً من کثرتہ وتکاثفہ او نجع فی النبات حتی روی ورف وعلی ہذا کان حقہ فاختلط بنبات

جو لوگ خدا کی راہ مین دیکر احسان نہین جتاتے یعنے فقیر سے یہ نہین کہتے کہ ہم فلان فلان موقع پر
تیرے ساتھ ایسا ایسا سلوک کر چکے ہین اور نہ ایذا دیتے ہین یعنے یہ نہین کہتے کہ تو نے ہمارے عطیہ
کا شکر ادا نہ کیا یا تو مجھسے مانگ مانگ کر مجھے کبتک ستائیگا یا تو شرماتا کیون نہین کبتک مانگے گا ایسے
لوگون کیلئے خدا کے ہان انکا ثواب مہیا ہے۔ انپر آخرت مین کسیطرح کا خوف ہوگا اور نہ دنیا چھوڑنے
سے وہ غمگین ہونگے۔ کہتے ہین یہ آیت حضرت عثمان کی شان مین نازل ہوئی ہی جبکہ آپنے بیر معونہ
خریدکر مسلمانونکے لیئے وقف کر دیا تھا پھر نفی منّ واذیٰ کی تاکید کے لیئے قول معروف الآیۃ فرمایا ہے
(تفسیر عیون) پیغمبر خدا فرماتے ہین مہمان خدا کی بھیجی ہوئی برکت اور نعمت ہی مہمان کا اکرام کرنیوالا جنت مین میرے
ساتھ ہوگا۔ اور اکرام نہ کرنیوالا الگ رہیگا نیز انکا قول ہی جو شخص یہ چاہتا ہی کہ خدا ورسول اُسے دوست بنالین اُسے
مہمان کے ساتھ کھانا چاہیئے۔ رسول خدا نے صدقہ اور اُسکی فضیلت کے بارہ مین فرمایا ہے کہ صدقہ
دوزخ کی ڈھال ہے۔ قیامت کے دن لوگ اپنے صدقہ کے سایئے مین رہین گے (زہر الریاض)

سورہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کہف

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا یعنے ای پیغمبر انکے سامنے ایک ایسی شے بیان کردو جو تر و تازگی اور جلدی سے زائل ہونے
اور دیگر صفات نادرہ دنیوی زندگانی کی مانند ہو کَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ الآیہ یعنے وہ ایسے پانی کی مانند ہی جسکو ہمنے آسمان سے
اتارا (لفظ کماء کا مبتدا یعنے ہو محذوف ہی یا کماء اضرب بمعنے صیر کا مفعول ثانی ہے) پھر زمین کی روئیدگی
اُس سے رَل مل گئی اور کثرت کے باعث باہم لپٹ گئی۔ یا پانی نے روئیدگی مین جذب ہوکے اسے سیراب کر دیا

لكن لما كان كل من المختلطين موصوفا بصفة صاحبه عكس للمبالغة في كثرته فاصبح هشيما مهشوما
مكسورا تذروه الرياح تفرقه وقرئ تذريه من اذرى والمشبه به ليس الماء ولا حاله بل الكيفية
المنتزعة من الجملة وهي حال النبات المنبت بالماء يكون اخضر وارفا ثم هشيما تطيره الرياح فيصير كان
لم يكن وكان الله على كل شيء من الانشاء والافناء مقتدرا قادرا المال والبنون زينة الحيوة الدنيا
يتزين بها الانسان في دنياه وتفنى عنه عن قريب والباقيات الصالحات واعمال الخيرات التي تبقى له
ثمرتها ابد الاباد ويندرج فيها ما فسر به من الصلوات الخمس واعمال الحج وصيام رمضان وسبحان الله
والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر والكلام الطيب خير عند ربك من المال والبنين ثوابا عائدا
وخير املا لان صاحبها ينال في الاخرة ما كان يؤمل بها في الدنيا (قاضي) عن ابي هريرة وعن عمار بن
ياسر رضي الله عنهما عن النبي عليه السلام انه قال ان الله تعالى خلق ملكا اعطاه الله تعالى سمع الخلائق
كلها وهو قائم على قبر النبي عليه السلام الى يوم الدين فما من احد من امتي يصلي علي الا اسماه
باسمه واسم ابيه وقال يا محمد ان فلان بن فلان يصلي عليك (ابو السعود) قال عيسى عليه السلام
الدنيا ثلاثة ايام يوما امس مضى ما بيدك منه شيء ويوم غد لا تدري اتدركه ام لا ويوم انت فيه فاغتنمه

مگر جبکہ یہ دونوں باہم مختلط ہیں تو اظہار مبالغہ کے لیئے برعکس کردیا ہے فاصبح ہشیما پھر وہ روئیدگی بھس
ہوگئی کہ ہوائیں اُسے پریشان کرتی ہیں بعض قراتوں میں تذریہ الریاح آیا ہے۔ اس مثال میں مشبہ بہ نہ تو
پانی ہے اور نہ اُسکا حال بلکہ وہ کیفیت ہے جو سارے جملہ سے سمجھ میں آتی ہے۔ اور وہ روئیدگی کی حالت ہے
جو پانی کے سبب اگی پھر سرسبز ہوئی پھر بھس ہوگئی اور ہواؤں نے اُسے اڑا کر نیست ونابود کردیا۔ اور اللہ تعالےٰ
ہر چیز کے پیدا اور فنا کرنے کی قدرت رکھتا ہے اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا الآیہ یعنی مال اور اولاد
دنیوی زندگانی کی زینت ہے۔ ایسے آدمی چندروز ایک قسم کی ظاہری آراستگی حاصل کرلیتا ہے پھر یہ چیزیں
عنقریب فنا ہوجاتی ہیں۔ اور باقیات صالحات یعنی اعمال نیک مثلاً نماز۔ اور حج۔ زکوۃ۔ اور سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ اور کلام نیک جنکا ثمرہ ابد الآباد تک رہتا ہے خدا کے نزدیک مال و اولاد سے
بہتر ہیں انکا ثواب ہمیشہ ملتا رہتا ہے اور ان میں بہتری کی امید ہے۔ انکا عامل آخرت میں وہی ثواب پائیگا
جسکی امید دنیا میں رکھتا تھا (قاضی بیضاوی) ابوہریرہؓ اور عمار بن یاسرؓ رسولخدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے
فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا فرشتہ پیدا کیا ہے جو تمام مخلوق کی باتیں سن سکتا ہے یہ قیامت تک رسولخدا کے
روضۂ مبارک پر قائم رہیگا جب کوئی شخص مجھپر درود بھیجتا ہے تو یہ فرشتہ اوسکا اور اُسکے باپ کا نام لیکر یہ
کہتا ہے کہ اے محمد فلان بن فلان آپ پر درود بھیجتا ہے (ابوالسعود) عیسےٰ کا قول ہے کہ دنیا تین دن کا
نام ہے۔ گزشتہ روز ہاتھ سے نکل گیا۔ آیندہ روز کی خبر نہیں کہ آئے یا نہ آئے البتہ آج کا دن
غنیمت سمجھنا چاہیئے

الدنيا ثلاث ساعات ساعة مضت وساعة لا تدري اتدركها ام لا وساعة انت فيها فاغتنمها
فلست تملك بالحقيقة الا ساعة واحدة اذ الموت من ساعة الى ساعة الدنيا ثلاثة انفاس نفس مضى
عملت فيه ما عملت ونفس لا تدري اتدركه ام لا ونفس انت فيه فلست تملك الا نفسا واحدا لا يوما ولا ساعة
فبادر في هذا النفس الواحد الى الطاعة قبل ان تفوت والى التوبة قبل ان تموت فلعلك في النفس الثاني
تموت وافضل الاعمال حفظ الاوقات عند الانفاس فان من ضيع وقته ضيع عمره (تنبيه الغافلين)
وفي الخبر عن النبي عليه السلام انه قال لرجل وهو يعظه اغتنم خمسا قبل خمس شبابك قبل هرمك
وغناك قبل فقرك وفراغك قبل شغلك وصحتك قبل سقمك وحياتك قبل موتك لان الانسان يقدر
على الاعمال في حال شبابه ما لا يقدر في حال هرمه فينبغي ان يجتهد في هذه الخمسة ويغتنم ايام الصحة ووقت
الفراغ ما دام حيا فمن اشتاق الى الله تعالى سارع الى الخيرات ومن خاف من النار نهى نفسه عن الشهوات
(تنبيه الغافلين) روى ان ابن عمر رضي الله عنهما جاء من الكتاب وهو يبكي فقال له عمر رضي الله عنه
ما يبكيك يا ولدي فقال ان الصبيان في المكتب عدوا رقاع قميصي وقالوا انظروا الى ابن
امير المؤمنين كم رقعة في قميصه وقد كان ثوب عمر مرقعا في اربعة عشر موضعا وبعض الرقع كان من ادم

دنیا تین ساعتونکا نام ہے۔ گذشتہ ساعت۔ آیندہ ساعت۔ موجودہ ساعت۔ تم موجودہ ساعت کو غنیمت
سمجھو۔ کیونکہ فی الواقع تم اسی موجودہ ایک ساعت کے مالک ہو کیونکہ موت اس ساعت سے اُس
ساعت تک ہے۔ دنیا تین سانس کا نام ہے ایک سانس مع اعمال کے گذر گیا۔ دوسرے کی امید نہیں۔ البتہ موجودہ
سانس تیرے قبضہ مین ہے نتیجہ یہ کہ تو صرف ایکدن۔ ایک ساعت بلکہ ایک سانس کا مالک ہے۔ اس ایک
سانس کے نکلنے سے پہلے طاعت آلٰہی کیطرف سبقت اور موت سے پہلے توبہ کرنی چاہیئے۔ کیا خبر دوسری
سانس مین موت آجاسے حفظ اوقات اور پاس انفاس تمام اعمال سے افضل ہے جسنے اپنا وقت ضائع کیا
اُسنے گویا تمام عمر کھوئی (تنبیہ الغافلین) رسولخدا سے مروی ہے کہ آپنے نصیحت کرتے ہوئے ایک شخص سے
فرمایا۔ پانچ چیزونکو پانچ چیزونسے پہلے غنیمت جان۔ جوانی کو بڑھاپے سے۔ غناء کو فقر سے فرصت کو مشغولی
سے صحت کو بیماری سے۔ زندگی کو موت سے۔ کیونکہ انسان جوانی مین وہ کام کرسکتا ہے جو بڑھاپے مین
نہین ہوسکتے اسلئے ان پانچ چیزون مین کوشش کرتا رہے۔ اور صحت وفراغت کے زمانہ کو جبتک
جیئے غنیمت جانے۔ پھر جو شخص دیدار الٰہی کا مشتاق ہو وہ نیکیونکی طرف پیشقدمی کرے۔ اور جسے
دوزخ کا خوف ہو وہ نفس کو خواہشونسے روکے (تنبیہ الغافلین) مروی ہے کہ ایکدن ابن عمرؓ مکتب سے
روتے ہوئے آئے حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ صاحبزادے کیون روتے ہو؟ جوابدیا کہ مکتب کے لڑکون نے میرے
کُرتے کے پیوند گنے اور کہا کہ لو دیکھو یہ امیر المؤمنین کے صاحبزادے ہین جنکے کرتے مین اسقدر پیوند لگے ہوئے
ہین۔ اُسوقت حضرت عمرؓ کے کپڑے مین چودہ پیوند تھے جنمین بعض پیوند چمڑے کا تھا

فبعث عمر الى الخازن فقال اقرضني من بيت المال اربعة دراهم الى راس الشهر فاذا كان راس الشهر فحط من مشاهرتي اي مما آخذ من وظيفتي شهرا فشهرا من بيت المال فكتب اليه الخازن يا عمر اتامن على حياتك شهرا حتى انقد لك فما تفعل بدراهم بيت المال لو مت وبقيت عليك فلما سمع عمر كلام الخازن بكى وقال يا بني ارجع الى الكتاب فاني لا آمن على روحي ساعة (مشكوة الانوار) عن عائشة رضي الله عنها انها قالت ما شبع رسول الله عليه السلام ثلاثة ايام تباعا من خبز حتى مضى لسبيله وفي رواية من خبز شعير يومين متواليين ولو شاء لاعطاه الله تعالى ما لا يخطر بباله وفي رواية اخرى ما شبع آل رسول الله عليه السلام من خبز بر حتى لقي الله تعالى وقالت رضي الله عنها ما ترك عليه السلام دينارا ولا درهما ولا شاة ولا بعيرا وفي حديث عمرو بن الحرث رضي الله عنه ما ترك عليه السلام الا سلاحه وبغلته وارضا جعلها صدقة قالت رضي الله عنها ولقد مات عليه السلام وما في بيتي شيء ياكله ذو كبد الا شطر شعير في رف لي وقال لي عليه السلام انه عرض علي ان تجعل لي بطحاء مكة ذهبا فقلت لا يا رب اجوع يوما واشبع يوما فاما اليوم الذي اجوع فيه فاتضرع اليك وادعوك واما اليوم الذي اشبع فيه فاحمدك واثني عليك

وفي حديث آخر ان جبرائيل عليه السلام نزل فقال له

حضرت عمرؓ نے اپنے خزانچی کے پاس ایک آدمی بھیجا اور یہ کہا کہ ہمین بیت المال سے ایک مہینے کے وعدہ پر چار درم قرض دیدو۔ اگلے مہینے مین ہمارے اُس وظیفہ سے جو ماہ بماہ ملتا ہے وضع کر لینا خزانچی نے اسکے جواب مین لکھ بھیجا کہ اگر آپکو مہینا بھر تک اپنی زندگی کا پورا بھروسا ہو تو مین چار درم دے سکتا ہون۔ ورنہ بالفرض آپ اس عرصہ مین انتقال کر گئے اور بیت المال کے درم آپکے ذمے رہ گئے تو کیا کیجیے گا حضرت عمرؓ کو یہ سُنکر بہت رقت ہوئی اور بیٹے سے کہا کہ تم اسیطرح مکتب مین چلے جاؤ مجھے اپنی زندگی کے متعلق گھڑی بھر کا بھی بھروسا نہین (مشکوۃ الانوار) حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول خداؐ نے وفات کے دن تک متواتر تین روز بھی پیٹ بھر روٹی نہین کھائی۔ اور بعض روایتون مین ہے کہ آپکو متواتر دو روز بھی جو کی روٹی پیٹ بھر کر نہین ملی حالانکہ خدا چاہتا تو آپکو مال خطیر عنایت کر دیتا۔ ایک اور روایت مین ہے کہ رسول خدا کی وفات تک آل محمدؐ نے کبھی پیٹ بھر گیہون کی روٹی نہین کھائی۔ حضرت عائشہؓ کا قول ہے کہ رسولخداؐ نے بعد وفات ترکہ مین نہ کوئی دینار چھوڑا نہ درم۔ نہ بکری نہ اونٹ۔ اور عمرو بن الحارث کی حدیث مین ہے کہ رسولخداؐ نے بجز اپنے ہتیار اور خچر اور اُس زمین کے جسے خیرات کر دیا تھا اور کچھ نہین چھوڑا حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ رسولخداؐ نے ایسی حالت مین وفات پائی ہے کہ میری گھر مین بجز ایک تھیلی جو کے کسی جاندار کے کھانے کے قابل کوئی چیز نہ تھی۔ اور مجھسے حضورؐ نے فرمایا تھا کہ میرے سامنے میدان مکہ کی کنکریان سونے کی بنکر آئین مگر مینے اسے منظور نکیا اور یہ کہا الٰہی ایکدن بھوکا رہون اور ایکدن پیٹ بھرا جسدن بھوکا ہون تضرع کے ساتھ دعا کرون اور جسدن بھر پیٹ کھاؤن تیرا شکر بجا

یا محمد ان اللہ تعالٰی یقرئک السلام ویقول لک اتحب ان اجعل لک ہذہ الجبال ذہبا وتکون معک حیثما کنت فاطرق ساعۃ ثم قال علیہ السلام یا جبرائیل ان الدنیا دار من لا دار لہ ومال من لا مال لہ قد یجمعہا من لا عقل لہ فقال لہ جبرائیل علیہ السلام ثبتک اللہ یا محمد بالقول الثابت وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت انا کنا آل محمد لنمکث شہرا ما نستوقد نارا ما ہو الا التمر والماء (شفاء شریف)

عن سعید عن النبی علیہ السلام انہ قال لبلال رضی اللہ عنہ یا بلال مت فقیرا ولا تمت غنیا قالت عائشۃ رضی اللہ عنہا لم یمتلئ جوف النبی علیہ السلام شبعا قط ولم یبث شکوی الی احد کانت الفاقۃ احب الیہ من الغنی وانہ کان لیظل جائعا یلتوی طول لیلتہ من الجوع فلا یمنعہ صیام یومہ ولو شاء سال ربہ جمیع کنوز الارض وثمارہا ورغد عیشہا ولقد کنت ابکی لہ رحمۃ مما اری بہ وامسح بیدی علی بطنہ من الجوع واقول نفسی لک الفداء لو تبلغت من الدنیا بما یقوتک فیقول یا عائشۃ مالی وللدنیا اخوانی من اولی العزم من الرسل صبروا علی ما ہو اشد من ہذا فمضوا علی حالہم فقدموا علی ربہم فاکرم مابہم واجزل ثوابہم فاجدنی استحیی ان توفرت فی معیشتی ان یقصر بی غدا دونہم وما من شیء ہو احب الی من اللحوق باخوانی واخلائی قالت فما اقام بعد الا شہرا حتی توفی صلی اللہ علیہ وسلم (شفاء شریف)

اے محمد۔ اللہ تعالٰی نے سلام کے بعد فرمایا ہے کہ اگر تم چاہو تو ہم ان پہاڑوں کو تمہارے لیے سونے کا بنا دیں اور گنج رواں کی طرح تمہارے ساتھ ساتھ پھرا کریں۔ آپ نے چند ثانیہ تامل کے بعد فرمایا کہ اے جبرئیل دنیا بے گھروں کا گھر اور مفلسوں کا مال ہے اسے وہی اکٹھا کیا کرتا ہے جسے عقل نہیں ہوتی۔ حضرت جبرئیل نے فرمایا اے محمد۔ اللہ تعالٰی آپ کو اس قول پر ہمیشہ برقرار رکھے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ہم یعنی رسولخدا کے کنبے والے مہینا مہینا بھر تک آگ نہیں جلا سکتے بصرف کھجوروں یا پانی پر اوقات بسری ہوا کرتی تھی (شفائے شریف)

حضرت سعید رسول خدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے بلال رضی سے فرمایا تم فقیر ہو کر مرنا غنی ہو کر نہ مرنا۔ حضرت عائشہ رضی فرماتی ہیں رسولخدا نے کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔ اور نہ کسی سے اسکی شکایت کی آپ فاقہ کو غنا سے زیادہ پسند کرتے تھے۔ آپ تمام تمام رات بھوکے پڑے رہتے اور صبح کو روزہ رکھنے سے نہ رکتے۔ آپ چاہتے تو خدا سے تمام جہان کے خزانے میوے پھل۔ اور عیش وعشرت کے دیگر سامان طلب کر لیتے۔ میں آپکا حال دیکھکر کڑھتی اور رویا کرتی تھی۔ اور بھوک کے سبب آپکے پیٹ پر ہاتھ پھیر کر کہا کرتی کہ کاش آپکو کچھ تو دنیاوی سامان غنا حاصل ہوتا آپ فرماتے اے عائشہ مجھے دنیا سے کیا سروکار گذشتہ انبیا نے اس سے زیادہ تکلیفوں پر صبر کیا ہے اور ایسی حالتیں گزر کر اپنے خدا سے جا ملے ہیں خدا نے انکا اکرام کیا اور بڑے بڑے ثواب مرحمت فرمائے۔ مجھے حیا آتی ہے کہ دنیا زیادہ جمع کروں اور قیامت کے دن رتبے میں ان سے پیچھے رہجاؤں۔ میں اپنے بھائیوں اور دوستوں یعنے دیگر انبیاء سے ملنے کو زیادہ پسند کرتا ہوں حضرت عائشہ رضی فرماتی ہیں کہ اسکے چند روز بعد رسولخدا کی وفات ہوگئی (شفا شریف)

عن جابر بن عبداللہ قال کنت مع رسول اللہ علیہ السلام اذا تاہ رجل ابیض الوجہ حسن الشعر ابیض الثیاب فقال السلام علیک یا رسول اللہ ما الدنیا قال کحلم النائم قال وما الاخرۃ قال فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر قال فما الجنۃ قال بدل الدنیا لتارکہا فان ثمن الجنۃ ترک الدنیا قال فما جہنم قال بدل الدنیا لطالبہا قال فما خیر ہذہ الامۃ قال الذی یعمل بطاعۃ اللہ قال فکیف یکون الرجل فیہا قال مشمر کطالب القافلۃ قال فکم القرار فیہا قال کقدر المتخلف عن القافلۃ قال فکم ما بین الدنیا والاخرۃ قال غمضۃ عین قال جابر فذہب الرجل فلم نرہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا جبرائیل اتاکم لیزہدکم فی الدنیا ویرغبکم فی الاخرۃ (زبدۃ الواعظین) قال النبی علیہ السلام ان اللہ لم یخلق خلقا ابغض من الدنیا وانہ لم ینظر الیہا منذ خلقہا قال علیہ السلام اذا طلبتم من الدنیا شیئا فتعسر علیکم واذا طلبتم من الاخرۃ شیئا فتیسر لکم فاعلموا ان اللہ یحبکم قال النبی علیہ السلام من اصبح والدنیا اکبر ہمہ فلیس من اللہ فی شیء والزم قلبہ اربع خصال ہما لا ینقطع عنہ ابدا وشغلا لا یتفرغ منہ ابدا وفقرا لا یبلغ غنی ابدا واملا لا یبلغ منتہاہ ابدا ۱۲ (زبدۃ الواعظین)

جابر بن عبداللہ کہتے ہین کہ مین پیغمبر خدا کے ساتھ تھا۔ اتفاقاً نورانی چہرے۔ سفید کپڑون۔ اور خوبصورت بالون والا ایک شخص آیا۔ اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ۔ فرمائیے دنیا کیا چیز ہے۔ آپنے فرمایا سونے والے کا خواب۔ پھر کہا آخرت کیا ہے۔ جوابدیا ایک فرقہ کے دوزخ اور ایک فرقہ کے جنت مین جانیکا دن پھر پوچھا جنت کیا چیز ہے۔ فرمایا تارک دنیا کے لیئے اسکا بدلا۔ کیونکہ ترک دنیا جنت کی قیمت ہے۔ پھر عرض کیا دوزخ کیا ہے۔ آپنے فرمایا طالب دنیا کے لیئے اسکا بدلا۔ پھر پوچھا اس امت مین بہتر کون ہے۔ فرمایا جو اطاعت الٰہی بجا لائے۔ پھر پوچھا دنیا مین آدمی کو کسطرح رہنا چاہیئے۔ فرمایا۔ طالب قافلہ کیطرح ہر وقت چلنے کے لیئے مستعد۔ پھر پوچھا دنیا مین کتنے عرصے ٹھیرنا پڑیگا فرمایا جسقدر عرصہ مین قافلہ سے پیچھے رہجانے والا اُسے جا پکڑتا ہے۔ پھر عرض کیا کہ دنیا اور آخرت مین کتنا فاصلہ ہے۔ جوابدیا صرف ایکبار آنکھ بند کرنیکا۔ جابر کہتے ہین کہ پھر وہ شخص چلا گیا اور ہمین کہین نظر نہ آیا۔ پھر رسولخدا نے فرمایا کہ یہ جبرئیل تھے۔ تمکو ترک دنیا سکھانے اور آخرت کی رغبت دلانے آئے تھے۔ (زبدۃ الواعظین) پیغمبر خدا فرماتے ہین کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا سے زیادہ کوئی مبغوض چیز پیدا نہین کی۔ اور پیدایش کے دن سے کبھی اُسے نظر بھر کر نہین دیکھا پس تم جب تم دنیا کی کوئی شے طلب کرو اور وہ مشکل سے ملے۔ پھر اسکے مقابلہ مین آخرت چاہو اور سہل سے ہاتھ لگجائے تو یہ جان لو کہ خدا تمہین دوست رکھتا ہے پیغمبر خدا فرماتے ہین جو شخص صرف دنیا ہی کے غم مین صبح کو اُٹھے وہ اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی علاقہ نہین رکھتا اور چار چیزین اُسے لپٹ پڑتی ہین (۱) ہمیشہ کا غم جو کبھی زائل نہین ہوتا (۲) دنیوی مشاغل جنسے کبھی فرصت نہین ملتی (۳) ایسا فقر کہ کبھی غنا نصیب نہین ہوتی (۴) اتنی بچی

[illegible] (زبدۃ الواعظین)

قال علیہ السلام حب الدنیا راس کل خطیئۃ فعلیک بالاعراض عنہا وقال ابن السماک من جرعتہ الدنیا حلاوتہا لمیلہ الیہا جرعتہ الاخرۃ مرارتہا لتجافیہ عنہا قیل الدنیا مثالہا مثال حیۃ فیہا سم وتریاق فوائدہا تریاقہا وغوائلہا سمہا فمن علمہا ینتفع بتریاقہا ویحترز من سمہا (من الموعظۃ الحسنۃ)

روی ان ابابکر الصدیق رضی اللہ عنہ انفق فی سبیل اللہ اربعین الف دینار فی السر واربعین الف دینار فی العلانیۃ حتی لم یبق لہ شیء وانہ لم یخرج من الدار ثلاثۃ ایام لما لم یجد ما یستر عورتہ ولم یحضر الی النبی علیہ الصلوۃ والسلام فخرج علیہ السلام الی بیوت نسائہ وفتش فلم یجد شیئا زائدا علی حوائجہن فجاء علیہ السلام الی بیت فاطمۃ فاغتم لابی بکر وقال لیس عندنا شیء نعطیہ لابی بکر وکذلک فاطمۃ اغتمت فخرج علیہ السلام من عندہا حزینا وبقیت فاطمۃ حزینۃ لما لم تجد شیئا تعطیہ وحین زوجہا النبی علیہ السلام من علی دعا ابابکر وعمر وعثمان واسامۃ رضی اللہ عنہم لیحملوا جہاز فاطمۃ فحملوا طاحونۃ وجلدا من بوغا ووسادۃ حشوہا لیف وتسبیحا من النوی وکوزا وقصعۃ فبکی ابوبکر وقال یا رسول اللہ ہذا جہاز فاطمۃ فقال النبی علیہ السلام یا ابابکر ہذا کثیر لمن کان فی الدنیا۔

پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین کہ دنیا کی محبت تمام خطاؤنکی اصل ہے اسلیئے اس سے اعراض لازم ہے۔ ابن سماک کا قول ہے کہ جسکو دنیا اپنی حلاوت کے گھونٹ پلائیگی اُسے آخرت تلخی کے مزے چکھائیگی بعض علماء نے کہا ہے کہ دنیا اُس سانپ کی مانند ہے جسمین زہر اور تریاق دونون چیزین موجود ہین۔ اسکی نیکیان تریاق ہین اور بدیان زہر۔ جسنے اسے پہچان لیا وہ تریاق سے نفع اُٹھاتا اور زہر سے پرہیز رکھتا ہے (موعظہ حسنہ) روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق نے خدا کی راہ مین چالیسہزار دینار چھپا کر دیئے۔ اور چالیس ہزار ظاہر کرکے۔ یہانتک کہ جب کچھ پاس نہ رہا اور آپ کپڑا نہونیکے سبب تین دن تک گھر سے نہ نکلے اور رسولخدا کی خدمت مین حاضر نہو سکے تو رسولخدا ازواج مطہرات کے پاس آئے گھرونکو ٹٹولا مگر یہان بھی حاجت سے زیادہ کچھ نہ ملا۔ پھر حضرت فاطمہ رض کے پاس تشریف لیگئے اور حضرت ابوبکر کی نسبت غم کا اظہار کیا اور یہ فرمایا کہ افسوس ہمارے پاس ابوبکر رض کے دینے کو کوئی چیز نہین۔ چنانچہ حضرت فاطمہ بھی غمگین ہوئین۔ پھر آپ اُسی غم کی حالت مین وہان سے نکلے اور حضرت فاطمہ بھی اسلیئے غمگین رہین کہ اُنکے پاس دینے کو کچھ نہ تھا۔ اور جب رسول صلعم خدا نے حضرت فاطمہ کا نکاح حضرت علی ع سے کیا تو حضرت ابوبکر رض حضرت عمر رض حضرت عثمان رض اور اسامہ رض کو حکم دیا کہ تم فاطمہ کا جہیز اُٹھا کر اُنکے گھر پہونچادو۔ اس مین ایک چکّی تھی۔ ایک رنگی ہوئی کھال۔ ایک تکیہ جسمین روئی کی جگہ پوست خرما بھر رکھا تھا۔ ایک گٹھلیونکی تسبیح۔ ایک آبخورہ۔ ایک پیالہ۔ ابوبکر رض یہ دیکھکر روئے اور تعجب سے کہا کہ حضرت فاطمہ۔ اور یہ جہیز؟۔ آپنے فرمایا اے ابوبکر دنیا مین رہنے والے کے لیئے یہ بہت کچھ ہے

فخرجت فاطمة رضي الله عنها وعليها شملة من صوف وخيطت في اثني عشر مكانا وكانت تطحن الشعير باليد وتقرأ القرآن باللسان وتفسره بالقلب وتحرك المهد بالرجل وتبكي بالعين ونساء زماننا تضرب الدف باليد وتغتاب باللسان وتحب الدنيا بالقلب وتغمز بالعين فكيف تدخل الجنة ثم لما خرج النبي عليه السلام حزينا من بيت فاطمة فضلت الى وسادة كانت من جهازها وعباءة كانت نسجتها بنفسها وبعثت بجارية لها فقالت قولي لابي بكر قد علمنا ما فعلت في حق ابينا ولم يكن عندنا شيء سوى هذه الوسادة التي جهزني بها والدي والعباءة فلما وصلت الجارية الى الباب نادت وقالت السلام عليك يا صاحب الصدق ان سيدتي فاطمة بنت النبي عليه السلام تقرئك السلام وتقول لك كذا فقال ابو بكر الصديق رضي الله عنه وعليها السلام واخذ تلك العباءة فاشتمل بها من غير خياطة استعجالا ليرى وجه النبي عليه السلام وخللها بخلال من شوك النخل لئلا ينكشف وقت المشي فخرج الى النبي عليه السلام حاسرا حافيا فجاء جبرائيل الى النبي عليه السلام فرآه قد اشتمل بعباءة وخللها بشوك النخل فقال عليه السلام يا اخي يا جبرائيل اني قبل هذه الحالة ما رايتك قط بهذه الصورة قال جبرائيل عليه السلام يا رسول الله انت تراني ولم يبق في ملكوت السموات الا من تزيا بهذه الصورة حبا في ابي بكر وموافقة له

چنانچہ حضرت فاطمہؓ ایک اونی کملی جسمین بارہ پیوند تھے اوڑھے ہوئے دلہن بنکر نکلین۔ آپ اپنے ہاتھ سے جو پیستین۔ زبان سے قرآن پڑھتین۔ دل سے تفسیر کرتین۔ پاؤن سے گہوارہ ہلاتین۔ اور آنکھ سے رویا کرتی تھین اور اب ہمارے زمانہ کی عورتین ہات سے دف بجاتین۔ زبان سے غیبت کرتین۔ دل سے دنیا کو چاہتی اور آنکھ سے بُرے اشارے کرتی ہین یہ کیونکر جنت مین داخل ہو سکینگی۔ القصہ پیغمبر خدا جب غمگین ہو کر حضرت فاطمہ کے گھر سے نکلے تو آپنے اپنے جہیز کا تکیہ اور ایک عبا جسے اپنے ہاتھ سے بنا تھا اپنی لونڈی کے ہاتھ بھیجی اور فرمایا ابو بکر صدیقؓ سے کہنا تمنے رسولخدا کے ساتھ جو کچھ کیا ہے ہمین معلوم ہے مگر ہمارے پاس اس تکیئے اور عبا کے سوا اور کچھ نہین۔ لونڈی نے دروازہ پر پہونچکر آواز دی اور یہ کہا السلام علیک یا صدیق میری سیدہ حضرت فاطمہ دختر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کے بعد یہ پیغام دیا ہے۔ ابو بکر صدیق نے سلام کا جواب دے کر اس عبا کو لے لیا۔ اور رسول خدا کی زیارت کے شوق مین عجلت کی وجہ سے اُسے بغیر سیئے پہن لیا اور کھجور کی کانٹا لگا کر ننگے پاؤن ننگے سر رسولخدا کی خدمت مین حاضر ہو گئے۔ اتنے مین حضرت جبرئیلؑ عبا پہنے اور اُسمین کانٹا لگائے رسول خداؐ کے پاس تشریف لائے۔ آپنے فرمایا۔ جبرئیل مینے تمکو اس سے پہلے کبھی اس ہیئت مین نہین دیکھا۔ حضرت جبرئیلؑ نے فرمایا۔ آپ مجھے کیا دیکھتے ہین آسمانون کے تمام فرشتے ابو بکرؓ کی محبت اور اُنکی موافقت کا اظہار کرنے کے لیئے اسی ہیئت مین ہین۔

وقال يا رسول الله ان الله يقرئك السلام ويقول لك قل لابي بكر هل هو راض عني كما انا راض عنه فاخبره النبي عليه السلام بذلك فبكي ابوبكر وقال الهي انا عنك راض وانت راض عني ثلاث مرات (تنبيه الغافلين) وقال عليه السلام اربع خصال من الشقاوة جمود العين وقسوة القلب وطول الامل وحب الدنيا وقال عليه السلام لو كانت الدنيا تعدل عند الله جناح بعوضة او جناح طير ما سقي كافرا منها شربة (زبدة الواعظين)

سورة　　بسم الله الرحمن الرحيم　　مريم

(واذكر في الكتاب ادريس) وهو سبط شيث وجد ابي نوح واسمه اخنوخ اشتقاق ادريس من الدرس فلقب به لكثرة درسه اذ روي انه تعالى انزل عليه ثلاثين صحيفة وانه اول من خط بالقلم ونظر في علم النجوم والحساب انه كان صديقا نبيا ورفعناه مكانا عليا يعني شرف النبوة والزلفي عند الله وقيل الجنة وقيل السماء السادسة او الرابعة (قاضي بيضاوي) وقد روي عبد الرزاق عن ابي هريرة رضي الله عنه انه قال قال عليه السلام صلوا على انبياء الله تعالى ورسله فانه بعثهم كما بعثني وروي انه اوحي الله تعالى الى موسى عليه السلام اتريد ان اكون اقرب اليك من كلامك الى لسانك ومن روحك الى بدنك ومن نور بصرك الى عينيك ومن سمعك الى اذنك

اللہ تعالیٰ سلام کے بعد آپسے یہ ارشاد فرماتا ہے کہ ابوبکرؓ سے پوچھو کیوں جی جسطرح ہم تم سے رضامند ہین تم بھی ہمسے خوش ہو۔ رسولخداؐ نے ابوبکر کو یہ بشارت سنائی۔ آپ سنکر بہت روئے اور تین بار یہ کہا الٰہی مین تجھسے خوش ہون اور تو مجھسے (تنبیہ الغافلین) پیغمبر خداؐ نے فرمایا ہے کہ چار باتین شقاوت مین داخل ہین (۱) آنکھ سے آنسو نہ نکلنا (۲) سخت دل ہونا (۳) بڑی بڑی امیدین رکھنا (۴) دنیا کی محبت۔ نیز آپ فرماتے ہین۔ اگر دنیا خدا کے نزدیک کسی پرندے یا مچھر کے پر کی برابر عزت رکھتی تو کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ نہ ملتا (زبدۃ الواعظین)

سورہ　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　مریم

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ اِدْرِيْسَ۔ حضرت ادریسؑ حضرت شیثؑ کے پوتے اور حضرت نوحؑ کے والد کے دادا ہین انکا اصلی نام اخنوخ تھا۔ ادریس درس سے مشتق ہے۔ انکو کثرت درس و تدریس کے باعث ادریس کہا گیا حضرت ادریسؑ پر تیس صحیفے نازل ہوئے قلم سے لکھنے اور علم نجوم و حساب کا اظہار سب سے پہلے انہین پر ہوا ہے یعنی اے محمدؐ۔ قرآن مجید مین ادریس کا ذکر کرو کہ وہ سچے نبی تھے اور ہمنے انکو بڑا اونچا مرتبہ دیا تھا۔ اس سے شرف نبوت اور قرب الٰہی مراد ہے اور بعض نے جنت یا چھٹا یا چوتھا آسمان مراد لیا ہے (قاضی بیضاوی) عبد الرزاق ابوہریرہ سے روایت کرتے ہین کہ پیغمبر خداؐ نے فرمایا ہے پیغمبرون اور انبیاء پر درود بھیجا کرو۔ کیونکہ میری طرح وہ بھی خدا کے بھیجے ہوئے تھے۔ روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے کہا کیا تم یہ چاہتے ہو کہ مین تمسے اتنا قریب ہو جاؤں جتنا زبان سے کلام۔ یا بدن سے روح۔

فالاکثر الصلوۃ علے محمد فالمسئلۃ الشرعیۃ مختلفۃ بین العلماء قال صاحب الشفاء اهل العلم متفقون علی جواز الصلوۃ علی غیر النبی علیہ السلام وعن ابن عباس رضی الله عنهما انه قال لا تجوز الصلوۃ علی غیر النبی علیہ السلام وقال لا ینبغی الصلوۃ علی احد الا النبیین والاختلافات کثیرۃ ولا باس بالصلوۃ علی الانبیاء کلهم وعلی غیرهم واحتج بحدیث ابن عمر رضی الله عنه وبما جاء فی حدیث تعلیم النبی علیہ السلام الصلوۃ علیه وفیه وعلی ازواجه وعلی آله وقال النبی علیہ السلام اللهم صل علی آل ابی اوفی وکان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اتاه قوم بصدقتهم قال اللهم صل علی آل فلان وفی حدیث الصلوۃ اللهم صل علی محمد وعلی ازواجه وذریاته من شفاء قاضی) والمراد بالآل قیل اتباعه وقیل امته وقیل آل بیته وقیل آل الرجل ولده وقیل قومه وقیل اهله الذین حرمت علیهم الصدقة وفی روایۃ انس سئل النبی علیہ السلام من آل محمد قال کل نقی ویجیء علی مذهب الحسن ان المراد بآل محمد نفسه وانه علیه السلام کان یقول فی صلوته اللهم اجعل صلواتک وبرکاتک علی آل محمد یرید نفسه الشریفة (شفاء شریف) وفی الخبر اذا اراد الله تعالی قبض روح المؤمن یجیء ملک الموت من قبل الفم لیقبض روحه فیخرج الذکر فیقول لا سبیل لک من هذه الجهة انما اجری فیه ذکر ربی ... ربه فیقول قال کذا وکذا

اچھا یہ منظور ہے تو محمد پر درود بھیجا کرو۔ یہاں ایک شرعی مسئلہ میں اختلاف ہے۔ صاحب شفاء کا قول ہے کہ اکثر اہل علم غیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور اسکے جواز پر متفق ہیں۔ ابن عباس کا قول ہے کہ غیر نبی پر درود بھیجنا جائز نہیں۔ اور یہ بھی فرماتے ہیں کہ بجز انبیا اور کسی پر درود بھیجنا نہ چاہیئے۔ گو اسمیں بکثرت اختلاف ہے مگر انبیاء اور غیر انبیا پر درود بھیجنے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ اسکے متعلق ابن عمرؓ کی حدیث حجت ہے۔ دوسری حجت وہ حدیث ہے جسمیں رسولخدا نے درود شریف کی تعلیم کی ہے۔ اسمیں علی ازواجہ وآلہ کا لفظ موجود ہے تیسری حجت آپکا یہ قول ہے اللّٰھم صل علی آل ابی اوفی الٰہی آل ابی اوفی پر رحمت نازل کر اسکے علاوہ رسول خدا کے پاس جب کوئی قوم صدقات لیکر آیا کرتی تھی تو آپ فرمایا کرتے تھے اللّٰھم صل علی آل فلان۔ پھر جس حدیث میں درود شریف کا ذکر ہے اسمیں ازواج و ذریات کا لفظ بالتصریح موجود ہے (شفاء قاضی) آل سے اتباع یا امت یا اہل بیت مراد ہیں بعض نے کہا ہے کہ آل انسان کی اولاد یا قوم کو کہتے ہیں بعض کے نزدیک آل سے وہ اہل بیت مراد ہیں جن پر صدقہ حرام تھا۔ انسؓ سے مروی ہے کہ کسینے رسولخدا سے آل محمد کے معنے پوچھے۔ آپنے فرمایا متقی آدمی۔ حسن بصری کا مذہب ہے کہ آل محمد سے خود رسولخداؐ کی ذات بابرکات مراد ہے کیونکہ آپ نماز میں فرمایا کرتے تھے اللّٰھم اجعل صلواتک وبرکاتک علی آل محمد اور اس سے خود اپنی ذات کیطرف اشارہ تھا (شفاء شریف) حدیث میں ہے کہ جب اللہ تعالی کسی مومن کی روح قبض کرنا چاہتا ہے تو ملک الموت جان نکالنے کے لیئے اسکے منہ کیطرف آتے ہیں۔ اسوقت اسکے منہ سے ذکر الٰہی نکلکر یہ کہتا ہے کہ ادھر سے رستہ نہیں ملیگا کیونکہ یہاں سے ذکر الٰہی نکلتا ہے ملک الموت واپس جاکر عرض کرتے ہیں کہ الٰہی یہ

فيقول الله تعالى اقبض من جهة اخرى فيجيء ملك الموت من قبل اليد فيخرج منها الصدقة ومسح رأس اليتيم وكتب العلم وضرب السيف فتقول كالاول ثم يجيء الى الرجل فتقول كالاول فانه قد مشى بي الى الجماعة والاعياد ومجالس العلم ثم يجيء الى اذنيه فتقول كالاول فانه سمع بي القرآن والذكر ويجيء الى العين فتقول كالاول فانه نظر بي المصاحف والكتب ثم ينصرف ملك الموت الى الله تعالى فيقول يارب غلبتني اعضاء العبد بالحجة فكيف اقبض روحه فيقول الله تعالى اكتب اسمي على كفك وأره روح المؤمن فتراه روح المؤمن فتحبه فتخرج روح المؤمن من الفم فمن بركة اسمه تنصرف عنه مرارة النزع فكيف لا ينصرف عنه العذاب والقطيعة والفضيحة وكذلك على صدركم اسم الله (اولئك كتب في قلوبهم الايمان) افمن شرح الله صدره للاسلام فهو على نور من ربه (افلا ينصرف عنكم العذاب واهوال يوم القيامة (موعظة حسنة) روي انه تفكر بعض العارفين في انه هل في القرآن شئ يقوى قوله عليه السلام يخرج روح المؤمن من جسده كما يخرج الشعر من العجين فختم القرآن بالتدبر فما وجده فرأى النبي عليه السلام في منامه فقال يا رسول الله قال الله تعالى ولا رطب ولا يابس الا في كتاب مبين

حکم ہوتا ہے کہ اوطرف سے جاؤ اور اسکی روح قبض کرو۔ چنانچہ ملک الموت ہات کیطرف سے آتے ہین اسوقت صدقہ دینا یتیمونکے سرپر ہاتھ پھیرنا علم کے مسائل کا لکھنا خدا کی راہ مین تلوار مارنا مجسم ہوکر نکل آتا ہے اور وہی بات کہتا ہے جو پہلے عضونے کہی تھی۔ پھر ملک الموت پاؤنکی طرف آتے ہین پاؤن کہتا ہے کہ یہ میرے وسیلہ سے نماز کے لیئے جماعتون مین حاضر ہوا جمعہ اور عید کی نمازین اداکین علمی محفلون مین گیا تم ادہر سے جان نہین نکال سکتے۔ پھر کان کیطرف آتے ہین وہ کہتا ہے کہ اس شخص نے میرے سبب قرآن اور ذکر الٰہی سنا ہے۔ اوطرف جاؤ۔ ملک الموت آنکھ کیطرف آتے ہین وہ کہتی ہے اسنے میرے ذریعہ سے قرآن اور دینی کتابین دیکھی ہین ادہر سے نہ آؤ چنانچہ ملک الموت بارگاہ الٰہی مین حاضر ہوکر کہتے ہین کہ اس بندہ کے اعضا حجت مین مجھ پر غالب آگئے اب کیونکر جان نکالون حکم ہوتا ہے کہ میرا نام اپنی ہتھیلی پر لکھکر اسے دکھاؤ۔ میری محبت کے باعث اسکی روح منہ کے رستے نکل آویگی۔ اور اسی نام کی برکت سے موت کی تلخی بالکل زائل ہوجائیگی بھلا ایسے شخص سے عذاب کیونکر دور نہ ہے کیونکہ مومن کے سینہ مین اللہ کا نام منقش ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ ہمنے انکے دلونمین ایمان کو نقش کردیا ہے اور اللہ نے اسلام کے لیئے جسکا سینہ کھولدیا ہے۔ وہ خدا کی روشنی مین ہے۔ ایسون سے عذاب اور قیامت کا خوف بالکل دور رہیگا (موعظہ) روایت ہے کہ بعض عارفین نے بہت ٹٹولا کہ قرآن مین اس حدیث کے مطابق کوئی آیت ہے یا نہین کہ مومن کی روح اسطرح نکلجاتی ہے جس طرح آٹے مین سے بال۔ مگر کہین نہ ملی۔ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا اور عرض کیا کہ اللہ تعالےٰ تو فرماتا ہے قرآن مین ہر چیز موجود ہے

فما وجدت معنى هذا الحديث فيه فقال اطلبه فى سورة يوسف فلما انتبه من نومه قراها فوجد وهو قوله تعالى وقالت اخرج عليهن فلما راينه اكبرنه وقطعن ايديهن الاية اى لما راين جمال يوسف اشتغلن به وما وجدن الم القطع وكذلك المؤمن اذا راى الملائكة وراى مقامه فى الجنة وما فيها من النعيم والحور والقصور اشتغل قلبه ولا يجد الم الموت ان شاء الله تعالى كما فى قوله تعالى تتنزل عليهم الملائكة ان لا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التى كنتم توعدون (شرعة الاسلام) وفى الخبر اذا وقع العبد فى النزع ينادى المنادى دعه حتى يستريح وكذلك اذا بلغت الروح الركبتين والسرة واذا بلغت الصدر قال دعه حتى يستريح وكذلك اذا بلغت الحلقوم يجئ النداء دعه حتى يودع الاعضاء بعضها بعضا فتودع العين العين فتقول السلام عليكم الى يوم القيمة وكذلك الاذنان واليدان والرجلان وتودع الروح النفس فنعوذ بالله من وداع الايمان اللسان ووداع القلب المعرفه فتبقى اليد بلا حركة والرجلان لا حركة لهما والعينان لا نظر لهما والاذنان لا سمع لهما والبدن لا روح له ولو بقى اللسان بلا اقرار والقلب بلا معرفه وتصديق فكيف حال العبد فى اللحد لا يرى احدا ولا ابا ولا اما ولا اولادا ولا اخوانا ولا اصحابا ولا فراشا ولا حجابا فان لم يره ربه كريما فقد خسر خسرانا عظيما (دقائق الاخبار)

مجھے اس حدیث کے مطابق کوئی آیت نہیں ملتی۔ آپنے فرمایا سورۂ یوسف مین تلاش کر۔ پھر جب وہ خواب سے بیدار ہوئے تو یہ آیت نکلی وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ فَلَمَّا رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ یعنی زلیخا کی سہیلیان جمال یوسفی دیکھکر ایسی مدہوش ہوئین کہ اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور ذرا تکلیف نہوئی۔ اسیطرح مومن جب فرشتون اور جنت کے مکانات اور حور و قصور وغیرہ کو دیکھہ لیتا ہے تو اُسے موت کی تکلیف نہین ہوتی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا یعنے فرشتے انسے کہتے ہین کہ تم کچھ خوف وغم نکرو اور جس بہشت کا تمسے وعدہ تھا اسمین داخل ہوکر خوش ہوجاؤ (شرعۃ الاسلام) حدیث مین ہے کہ آدمی کی نزع کے وقت ایک فرشتہ ندا کرتا ہے کہ اسے آرام کرنے کے لئے چھوڑ دے۔ جبتک روح گھٹنون۔ اور ناف۔ اور سینہ تک پہنچتی ہے یہی ندا آتی رہتی ہے اور جب حلقوم مین آجاتی ہے تو یہ ندا ہوتی ہے کہ اسے دیگر اعضا کو رخصت کرنیکے لئے چھوڑ دے۔ چنانچہ آنکھہ۔ کان۔ پاؤن ہات۔ سب ایک دوسرے کو رخصت کرکے یہ کہتے ہین کہ قیامت تک تمہین ہمارا اسلام۔ پھر روح نفس کو رخصت کرتی ہے (خدا نکرے کہ زبان کلمۂ شہادت کو اور دل معرفت الٰہی کو رخصت کرے) اسوقت تمام اعضا بے حس و حرکت رہجاتے ہین۔ اگر زبان بلا اقرار توحید۔ اور دل بلا معرفۃ و تصدیق رہگیا تو قبر مین کیسی بُری بنے گی کہ جہان ماں باپ جورو بچے۔ بھائی بند۔ دوست آشنا۔ تکیہ۔ بچھونا۔ کچھ بھی نہین۔ اگر بندہ اسوقت دیدار الٰہی سے محروم رہا تو بڑے گھاٹے مین رہا (دقائق الاخبار)

قيل في طريق رفع ادريس الى الجنة انه كان يرفع له كل يوم وليلة من العمل مثل عمل اهل الارض فاشتاق اليه ملك الموت وسأل الله تعالى ان يأذن له في زيارته فاذن له فاتى اليه على صورة آدمي وسلم عليه وجلس عنده وكان ادريس عليه السلام صائم الدهر فاذا دنا وقت افطاره اتاه ملك بطعام الجنة فاكل ادريس عليه السلام فقال لملك الموت كل انت ايضا فلم يأكل فقام ادريس عليه السلام واشتغل بالعبادة وهو جالس عنده حتى طلع الفجر وطلعت الشمس والرجل جالس عنده فتعجب ادريس عليه السلام فقال يا هذا انسير معي اذا سرت حتى نتفرج فقال ملك الموت نعم فقاما وسارا حتى اتيا مزرعة فقال ملك الموت اتأذن لي ان آخذ من هذا الزرع سنابل لنأكل فقال ادريس سبحان الله لم تأكل الطعام الحلال امس وتريد ان تأكل اليوم من الحرام فمضيا حتى مضى عليهما اربعة ايام وكان ادريس عليه السلام يرى منه ما يخالف طبع الآدميين فقال من انت قال انا ملك الموت قال أنت الذي تقبض الارواح قال نعم قال انت عندي منذ اربعة ايام فهل قبضت روح احد قال نعم قبضت ارواحا كثيرة وارواح الخلق عندي كالمائدة اتناولها كما تتناول اللقمة قال ادريس عليه السلام يا ملك الموت اجئت زائرا ام قابضا

حضرت ادریسؑ کے جنت مین اُٹھاے جانیکا سبب یہ لکھا ہو کہ ہر روز تمام اہل زمین کی برابر آپکے عمل آسمان پر جایا کرتے تھے۔ ملک الموت کو آپکی زیارت کا اشتیاق ہوا چنانچہ اللہ تعالی سے اجازت لیکر آدمی کی صورت مین آپکے پاس آئے اور سلام کرکے بیٹھ گئے۔ ادریسؑ بارہ مہینے روزے رکھا کرتے تھے۔ افطار کے وقت ایک فرشتہ جنت سے خوان لیکر آیا۔ آپنے کھانا شروع کیا اور ملک الموت کو شریک کرنا چاہا۔ اُنھون نے انکار کیا۔ ادریسؑ اُسیوقت کھڑے ہوگئے اور صبح تک عبادت مین مشغول رہے جب آفتاب نکل آیا اور ادریس نے اُسیطرح ملک الموت کو اپنے پاس بیٹھا دیکھا تو متعجب ہوے اور یہ کہا کہ کیا سیر کے لیئے تم ہمارے ساتھ چلنا چاہتے ہو۔ جواب دیا۔ ہان ہان ضرور۔ چنانچہ دونون کھڑے ہوگئے اور چلتے چلتے ایک کھیت پر پہونچے۔ ملک الموت نے کہا کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو کہ کھانے کے لیئے چند خوشے توڑ لون۔ ادریسؑ نے فرمایا سبحان اللہ تمنے کل حلال کا کھانا نہ کھایا۔ آج حرام کھانے پر مستعد ہو۔ پھر دونون آگے بڑھے۔ یہانتک کہ چار دن گذر گئے۔ ادریسؑ نے اس اثناء مین ملک الموت کی اکثر باتین ایسی دیکھین جو طبع انسانی کے خلاف تھین اور یہ فرمایا کہ تم کون ہو۔ جواب دیا۔ ملک الموت۔ فرمایا قابض الارواح تمھین ہو۔ کہا ہان۔ حضرت ادریسؑ نے کہا کہ تم چار دن سے میرے ساتھ ہو اس عرصہ مین کسی کی جان نکالی یا نہین؟ ملک الموت نے کہا۔ ہان بہت سے لوگون کی کیونکہ میرے آگے مخلوق کی روحین اسطرح ہین جسطرح دسترخوان پر کھانے کا خوان۔ ادریسؑ نے فرمایا۔ تم میری زیارت کے لیئے آئے ہو یا جان نکالنے کے لیئے

قال جئت زائراً باذن الله تعالى ثم قال ادريس عليه السلام يا ملك الموت لي حاجة اليك فقال ما حاجتك قال حاجتي منك ان تقبض روحي ثم يحييني الله تعالى حتى اعبد الله بعد ما ذقت مرارة الموت فقال اني لا اقبض روح احد الا ان امرني الله تعالى به فاوحى الله اليه ان يقبض روح ادريس فقبض من ساعته فمات ادريس عليه السلام فبكى ملك الموت وتضرع الى الله وسال منه ان يحيي صاحبه ادريس فاجابه الله تعالى فاحياه فقال يا اخي كيف وجدت مرارة الموت فقال ان الحيوان اذا انسلخ جلده حال حياته وهو حي فمرارته اشد منه الف مرة فقال ملك الموت الرفق الذي فعلت بك في قبض روحك ما فعلته باحد قط ثم قال ادريس عليه السلام يا ملك الموت لي اليك حاجة اخرى اني اريد ان ارى نار جهنم واعبد الله بعد ما ابصرت الانكال والاغلال وما فيها قال ملك الموت كيف اذهب بك الى نار جهنم بغير امر الله تعالى فاوحى الله اليه ان اذهب بادريس اليها فذهب به اليها فرأى فيها جميع ما خلق الله لاعدائه من السلاسل والاغلال والانكال من الحيات والعقارب والنيران والقطران والزقوم والحميم ثم رجعا فقال ادريس عليه السلام لي حاجة اخرى اريد ان تذهب بي الى الجنة حتى ارى ما فيها مما خلق الله تعالى للعباد وازيد في طاعتي فقال ملك الموت كيف اذهب بك الى الجنة بغير امر الله تعالى

ملک الموت نے جواب دیا کہ زیارت کے لیئے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے تم سے ایک کام ہے۔ وہ یہ کہ تم میری روح قبض کر لو تو اچھا ہو کیونکہ موت کا مزہ چکھنے کے بعد کیا تعجب اللہ تعالیٰ مجھے اپنی عبادت کے لیئے پھر زندہ کر دے۔ ملک الموت نے کہا کہ مین بغیر حکم الٰہی کسی کی جان نہین نکال سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی کہ ادریسؑ کی جان نکال لو چنانچہ ملک الموت نے فوراً روح قبض کر لی۔ ادریسؑ نے وفات پائی۔ ملک الموت اس صدمہ سے بہت روئے۔ اور دعا کی کہ الٰہی میرے دوست ادریسؑ کو پھر زندہ کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرما کر انہین پھر زندہ کر دیا۔ اسوقت ملک الموت نے کہا کہ موت کی تلخی کا کچھ حال بیان فرمایئے۔ ادریسؑ نے فرمایا موت زندہ جانور کی کھال اتارنے سے ہزار درجہ زیادہ تلخ ہے۔ ملک الموت نے کہا قبض روح مین آپکے ساتھ جو نرمی برتی ہے مینے کبھی کسیکے ساتھ نہین برتی۔ ادریسؑ بولے کہ مجھے تمسے ایک اور کام ہے وہ یہ کہ مین دوزخ کو دیکھنا چاہتا ہون۔ تاکہ وہانکے عذاب طوق زنجیر دیکھکر اور زیادہ عبادت کرون۔ ملک الموت نے جواب دیا کہ بلا حکم الٰہی مین آپکو کیونکر لیجا سکتا ہون چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو حکم دیا کہ ادریسؑ کو اپنے ہمراہ لیجاؤ۔ آپنے وہان پہونچکر عذاب کے وہ تمام سامان مثلاً سانپ بچھو۔ آگ۔ گرم پانی۔ طوق زنجیر وغیرہ ملاحظہ کیئے جو گنہگاروں کے لیئے طیار ہین۔ پھر دونوں وہانسے پلٹے۔ ادریسؑ نے فرمایا کہ مجھے ایک اور ضرورت درپیش ہے وہ یہ کہ جنت کی سیر کرا دو تاکہ مین وہانکے سامان دیکھکر اور زیادہ عبادت کرون۔ ملک الموت نے کہا کہ مین بغیر حکم الٰہی آپکو جنت مین نہین لیجا سکتا

فاوحى الله اليه ان اذهب به الى الجنة فذهبا ووقفا على باب الجنة فرأى ادريس ما فيها من النعيم والملك العظيم والعطاء الجسيم والاشجار والفواكه والاثمار فقال يا اخي ذقت مرارة الموت ورأيت احوال الجحيم وافزاعها فهل لك ان تسأل الله ان ياذن لي في الدخول الى الجنة واشرب من مائها لتزول عني مرارة الموت وافزاع الجحيم فاستاذن ملك الموت من الله تعالى فاذن له على ان يدخل ثم يخرج فدخل الجنة ووضع نعليه تحت شجرة من اشجارها فخرج منها ثم قال يا ملك الموت تركت نعلي في الجنة فارجعني فيها فرجع ودخل الجنة ولم يخرج منها فصاح ملك الموت يا ادريس اخرج فقال لا اخرج لان الله تعالى قال كل نفس ذائقة الموت وقد ذقت وقال الله تعالى وان منكم الا واردها وقد وردت النار وقال وما هم منها بمخرجين فمن يخرجني منها فاوحى الله تعالى الى ملك الموت دعه فاني قضيت في الازل انه من اهل الجنة واخبر رسوله عن قصته فقال واذكر في الكتاب الخ فانتبه من نوم الغفلة ايها الاخ واخلص عملك لوجه الله لان كل عمل لم يكن لله خالصا فهو رياء والرياء شرك خفي فالله تعالى لا يقبل عمل المرائي قال شداد رايت النبي عليه السلام يبكي فقلت ما يبكيك يا رسول الله فقال تخوفت على امتي الشرك اما انهم لا يعبدون صنما ولكنهم يراؤن باعمالهم

چنانچہ اللہ تعالی نے اجازت دی اور دونو نکے دونوں جنت کے دروازہ پر جا کھڑے ہوئے۔ ادریس نے بہشت کی نعمتیں درخت اور میوے پھل اور دیگر سامان دیکھکر ملک الموت سے کہا کہ میں موت کا مزہ چکھ چکا ہوں دوزخ کے حالات دیکھے ہیں۔ اب اللہ تعالی سے اذن لو کہ جنت میں داخل ہو کر وہاں کا پانی پیوں تا کہ موت کی تلخی جاتی رہے۔ ملک الموت نے اذن لیا اور حضرت ادریس کو حکم ملا کہ جنت کی سیر کر کے واپس چلے آئیں حضرت ادریسؑ جنت میں جا کر اپنی جوتیاں ایک درخت کے نیچے رکھ آئے اور باہر نکلکر ملک الموت سے کہا کہ میں اپنی جوتیاں جنت میں چھوڑ آیا ہوں مجھے پھر وہیں پہونچا دو۔ چنانچہ آپ پھر داخل جنت ہوئے۔ اور وہیں رہ پڑے۔ ملک الموت نے چلا کر کہا کہ حضرت تشریف لائیے۔ حضرت ادریس نے جواب دیا کہ اب میں نہیں نکل سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ میں موت کا مزہ چکھ چکا ہوں۔ دوسری آیت ہے وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا میں دوزخ کی پشت سے گزر چکا ہوں تیسری آیت ہے وَمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ یعنے اہل جنت داخل ہونیکے بعد وہاں سے نکالے نجائینگے۔ اسلیئے مجھے کون نکال سکتا ہے۔ اللہ تعالی نے ملک الموت کو حکم دیا کہ ادریسؑ کو چھوڑ دو۔ میں ازل میں حکم کر چکا ہوں کہ وہ جنت ہی میں رہینگے۔ چنانچہ اسی قصہ کو رسول خدا کی زبانی بیان فرمایا ہے اور یہ کہا ہے کہ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ اِدْرِيْسَ بھائیو غفلت کی نیند سے بیدار ہو جاؤ۔ اور اللہ کے لیئے خالص عمل کرو۔ کیونکہ غیر خالص عمل ریا میں اور ریا شرک میں داخل ہے۔ اللہ تعالی ریاکار کا کوئی عمل قبول نہیں کرتا۔ شداد کا قول ہے کہ میں نے رسول خدا کو ایکبار روتے دیکھکر عرض کیا کہ آپ کیوں روتے ہیں فرمایا اپنی امت سے شرک کا اندیشہ کرتا ہوں۔ میری امت بت پرستی نکریگی لیکن ریاکار ضرور ہوگی۔ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ فرشتے بندے کے نیک عمل مثلاً روزہ نماز۔ حج۔ زکوۃ وغیرہ لیکر آسمان کیطرف چڑھتے ہیں

قال علیہ السلام و تصعد الحفظۃ بعمل العبد من صوم و صلوٰۃ و نفقۃ و غیرہ لہ صوت کصوت النحل وضوء
کضوء الشمس معہا ثلاثۃ آلاف ملک فیجاوزون بہ السماء السابعۃ فیقول الملک الموکل بالسماء للحفظۃ
قفوا واضربوا بہذا العمل وجہ صاحبہ اضربوا بہ جوارحہ اقفلوا علی قلبہ انی احجب ای امنع عن ربی ارتفاع
کل عمل لم یرد بہ ربی انما اراد بہ غیر اللہ لانہ اراد بہ رفعۃ وریاء عند الفقہاء وذکرا عند العلماء وصیتا فی
المدائن وفی الناس امرنی ربی ان لا ادع ولا اترک عملہ یجاوزنی الی غیری و تصعد بعملہ الصالح وتشیعہ
ملائکۃ السموات حتی یقطع الحجب کلہا الی اللہ فیقفون بین یدیہ یشہدون لہ بالعمل الصالح المخلص للہ فیقول
اللہ تعالیٰ انتم الحفظۃ علی عمل عبدی وانا الرقیب علی قلبہ انہ لم یردنی بہذا العمل واراد بہ غیری فعلیہ لعنتی ولعنۃ
الملائکۃ والسموات ومن فیہن قال معاذ قلت یا رسول اللہ انت رسول اللہ وانا معاذ قال اقتد بی یا معاذ
وان کان فی عملک نقص یا معاذ احفظ لسانک من الوقوع فی الغیبۃ فی اخوانک المسلمین بتلاوۃ القرآن
واحمل ذنوبک علیک ولا تحملہا علیہم ولا تزک نفسک بذمہم ولا ترفع نفسک علیہم ولا تدخل عمل الدنیا فی
عمل الآخرۃ ولا تتکبر فی مجلسک لکی یحذر الناس من سوء خلقک ولا تناج رجلا وعندک آخر ولا تتعظم
علی الناس ولا تمزق الناس بلسانک فیمزقک کلاب النار یوم القیامۃ فی النار

انکی آواز شہد کی مکھیونکی سی اور روشنی آفتاب کی سی ہوتی ہے جب یہ فرشتے ساتوین آسمان سے
گذر جاتے ہین تو وہانکا فرشتہ انکو ٹھیرا کر یہ کہتا ہے کہ اس عمل کو اُس شخص کے مُنہ پر مار دو۔ مین اُن
عملون کو بارگاہ خداوندی مین پیش کیے جانے سے روکتا ہون جو خالص خدا کے لئیے نہون۔ اُس
شخص کا مقصود یہ ہے کہ فقہاء اور علماء مین شہرت ہو۔ ملکون ملکون ڈنکے بج جائین۔ مجھے
اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اسکے عمل کو آگے نجانے دون۔ اور بعض نیک عملونکو فرشتے آسمان پر لیے جاتے
ہین اور تمام حجاب طے کرکے حضور خداوندی مین جا پہونچتے اور اُسکے عمل کی شہادت دیتے ہین۔ حکم
ہوتا ہے کہ تم عمل کے نگہبان ہو اور مین دل کا۔ اس شخص نے یہ عمل میرے لئیے نہین بلکہ غیر کے واسطے کئیے
ہین اسلیے اسپر میری لعنت۔ میرے فرشتونکی لعنت۔ زمین و آسمان اور ان مین رہنے والونکی لعنت۔
ایک بار معاذ رضی نے عرض کیا کہ حضرت آپ رسول خدا ہین۔ اور مین معاذ ہون۔ آپنے فرمایا میری پیروی
کر۔ گو تیرے عمل کم ہون۔ اپنی زبان کو مسلمانون کی غیبت سے روک کر قرآن مجید کی تلاوت
مین لگا۔ اپنے گناہ اپنے ذمے لے۔ غیرون پر نہ لاد۔ غیرونکو برا کہکر اپنی پاکیزگی کا اظہار
نکر۔ اپنے آپ کو اوروں سے بڑا نہ سمجھ۔ آخرت کے کام مین دنیا کے کام شامل نکر۔ مجلسون مین
تکبر کرنا چھوڑ دے۔ تاکہ تیری بد اخلاقی سے لوگ بچے رہین۔ دو آدمی تیرے پاس
بیٹھے ہون تو ایک سے سرگوشی نکر۔ اپنی زبان سے لوگون کے ٹکڑے نہ اوڑا۔ ورنہ قیامت
کے دن دوزخ کے کتے تیرے بدن کے ٹکڑے اوڑا دینگے

قال اللہ تعالی والناشطات نشطاً ھل تدری ماھی یامعاذ قلت ماھی بابی انت وامی یارسول اللہ قال ھی کلاب فی النار تمزق لحوم من یمزق لحوم الناس بلسانہ تنشط اللحم والعظم قال بابی انت وامی یارسول اللہ من یطیق ھذہ الخصال ومن ینجو منھا قال یامعاذ انہ یسیر علی من یسرہ اللہ علیہ قال رجل اسمہ خالد بن معدان فما رایت احداً اکثر تلاوۃ للقراٰن من معاذ لھذا الحدیث (بدایۃ الھدایۃ)

سورۃ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم مریم

(فخلف من بعدھم خلف) فعقبھم وجاء بعدھم عقب سوء (اضاعوا الصلوۃ) ای ترکوھا اواخروھا عن وقتھا (واتبعوا الشھوات) کشرب الخمر واستحلال نکاح الاخت من الاب والانھماک فی المعاصی وعن علی (واتبعوا الشھوات) من بناء المشید ورکوب المنظور ولبس المشھور فسوف یلقون غیا ای شرا اوجزاء غی کقولہ تعالی یلق اثاما اوغیا عن طریق الجنۃ وقیل ھو واد فی جھنم تستعیذ منہ اودیتھا (الا) استثناء (من تاب وعمل صالحا) یدل علی ان الایۃ فی الکفرۃ (فاولئک یدخلون الجنۃ ولا یظلمون شیئا) ولا ینقصون شیئا من جزاء اعمالھم ویجوز ان ینتصب شیئا علی المصدر وفیہ تنبیہ علی ان کفرھم السابق لایضرھم ولا ینقص اجورھم (قاضی)

اللہ تعالی فرماتا ہے وَالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا (بند بند جدا کرنیوالوں کی قسم) اے معاذ تم جانتے ہو کہ ناشطات کون ہیں؟ مینے کہا آپ ہی بتائیے۔ فرمایا۔ دوزخ کے کتے۔ جو اُن لوگوں کے گوشت بوٹی کر ڈالینگے کہ جو اپنی زبان سے آدمیوں کے ٹکڑے اڑایا کرتے تھے۔ گوشت ہڈی سب چباڈالینگے۔ مینے عرض کیا کہ اس سے نجات کیونکر ملے۔ آپنے فرمایا۔ خدا جسکے لئے آسان کردے اوسے ہر چیز آسان ہو جاتی ہے۔ خالد بن معدان کا قول ہے کہ اسکے بعد مینے معاذؓ سے زیادہ کسیکو قرآن پڑھنے والا نہیں دیکھا (بدایۃ الہدایۃ)

سورۂ بسم اللہ الرحمن الرحیم مریم

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ پھر انکے بعد ناخلف پیدا ہوئے جنہوں نے نماز کو ضائع کیا یعنے نماز چھوڑدی یا وقت سے ٹال کر پڑھی۔ اور نفس کی خواہشوں کے پیچھے لگے رہے مثلاً شراب پی۔ اور سوتیلی بہنوں سے نکاح جائز کرلیا۔ اور دیگر گناہوں کی طرف ٹوٹ پڑے۔ حضرت علیؓ اتباع شہوات کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اونچے اونچے مضبوط مکان بنائے۔ قابل دید سواریوں پر چڑھے۔ انگشت نما کپڑے پہنے۔ ایسے لوگ بدی یا جزاے بدی سے ملاقات کرینگے۔ یا جنت کے رستے سے بہک جائینگے۔ یا دوزخ کے ایک گڑھے میں جا پڑینگے جسکا نام غیؔ ہے اور جس سے دوزخ کے دیگر تمام گڑھے پناہ مانگتے ہیں۔ مگر جنہنے توبہ کے بعد نیک عمل کیئے (اس سے ظاہر ہوا کہ یہ آیت کافروں کے حق میں ہے) یہ لوگ جنت میں جائینگے اور انپر ذرا بھی ظلم نہوگا یعنی عمل کے بدلے میں کمی نہ آئیگی (شیئاً کا نصب بوجہ مصدریت ہے) اسمیں ادہر اشارہ ہے کہ توبہ کے بعد پہلا کفر ضرر نہیں پہونچا سکتا اور جزاے اعمال میں کمی نہیں ہوسکتی (قاضی بیضاوی)

نزلت هذه الاية فی تارك الصلوٰة من هذه الامة وتابع الاهواء وهذا وصفهم يقوله عز وجل اضاعوا الصلوٰة عن حسن بن علی رضی الله عنه انه قال اذا دخلت المسجد فسلم علی النبی علیه السلام فان رسول الله علیه السلام قال لا تتخذوا بيتی عيدا ولا تتخذوا بيوتكم قبورا وصلوا علی حيث كنتم فان صلوتكم تبلغنی وفی حديث اوس رضی الله تعالیٰ عنه انه قال قال النبی صلی الله علیه وسلم اكثروا علی من الصلوٰة يوم الجمعة فان صلوتكم معروضة علی وعن سلمان بن سحيم رحمة الله علیه قال رايت النبی علیه السلام فی النوم فقلت يا رسول الله هؤلاء الذين ياتونك فيسلمون عليك اتفقه سلامهم قال علیه السلام نعم وارد عليهم (شفاء شريف) قوله اضاعوا الصلوٰة ای لم يعتقدوا وجوبها وقيل تركوها ولم يحافظوا عليها وقيل خربوا معابدهم ومساجدهم بترك السعی اليها وعن اعتبارهم وقيل ضيعوها بعد الاداء بالغيبة والرياء وقيل ضيعوها بترك شروطها واركانها وقت الاداء وقيل تركوها بالغفلة ولم يقضوها بعدها (تفسير كبير) واختلفوا فی معنی الغی قال وهب بن منبه الغی نهر فی جهنم بعيد قعره شديد حره خبيث طعمه لو قطرت قطرة منه الی الدنيا لهلك اهل الدنيا كلهم وقال ابن عباس الغی واد فی جهنم وادية جهنم تستعيذ كل يوم الف مرة الی الله تعالیٰ من شدة حرارته

یہ آیت اس امت کے اُن لوگونکی شان مین نازل ہوئی ہے جو نماز چھوڑ دیتے اور اپنی خواہشونکے تابع رہتے ہین۔ اسلئے انکی تعریف مین اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ آیا ہی حسن بن علی سے روایت ہی کہ آپنے فرمایا مسجد مین داخل ہوتے وقت رسولخدا پر درود بھیجا کرو۔ کیونکہ آپکا قول ہی کہ میری قبر کو تماشا گاہ اور اپنے گھرونکو قبر نہ بناؤ۔ اور جہان کہین ہو مجھپر درود بھیجتے رہو۔ تمہارا درود مجھے پہونچ جاتا ہے۔ اور اوسؓ کی حدیث مین ہی کہ رسولخدا فرماتے ہین مجھپر جمعہ کے دن بکثرت درود بھیجا کرو۔ کیونکہ تمہارا درود میرے سامنے لایا جاتا ہی۔ سلمان بن سحیمؒ کہتے ہین مینے ایکبار رسول خدا کو خواب مین دیکھکر یہ عرض کیا کہ جو آپ کے روضہ پر حاضر ہوکر سلام عرض کرتے ہین کیا آپ اُسے سمجھ لیتے ہین۔ فرمایا ہان سمجھ بھی لیتا ہون اور جواب بھی دیتا ہون۔ (شفاء) اَضاعوا الصلوٰۃ کے یہ معنے ہین کہ اُنہون نے نماز کو ضائع کیا اُسے فرض نہ سمجھا۔ یا چھوڑ دیا اور اُسکا دہیان نہ رکھا۔ یا یہ مطلب ہے کہ نمازین چھوڑکر مسجدون کو اُجاڑ دیا۔ یا غیبت وریا کے باعث ادا کرنے کے بعد نماز کو ضائع کر دیا۔ یا اُسکے ارکان ادا نہ کیئے یا غفلت کے باعث نماز ترک کر دی اور پھر اُسکی قضا نہ پڑھی۔ (تفسیر کبیر) لفظ غیؔ کے معنون مین اختلاف ہے۔ وہب بن منبہ کہتے ہین کہ غی جہنم کی ایک نہایت گہری اور سخت بدمزہ گرم پانی کی نہر کا نام ہی اسکا ایک قطرہ دنیا مین ٹپک پڑے تو ساری دنیا ہلاک ہو جائے ابن عباس کا قول ہے غی جہنم کے ایک گڑھے کا نام ہی جس سے جہنم ہر روز ہزار دفعہ پناہ مانگتی ہی۔ اور یہ وادی تارک صلاۃ اور جماعۃ کے

ان ذلك الوادي لتارك الصلوة والجماعة وقال عطاء الغي واد في جهنم يسيل منه دم وقيح وقال كعب الغي واد في جهنم ما ابعد قعرة واشد حره وفيه بئر يقال لها الهبهب كلما سكنت جهنم فتح الله تلك البئر فتتوقد وتلتهب وقال الضحاك هو خسران وهلاك (كذا في لباب التفاسير) حكى ان رجلا كان يمشي في البادية فرافقه الشيطان يوما ولم يصل الرجل الفجر والظهر والعصر والمغرب والعشاء فلما صار وقت المنام اراد الرجل ان ينام فهرب الشيطان منه فقال الرجل لم هربت مني فقال الشيطان اني عصيت الله تعالى في مدة عمري مرة واحدة فكنت ملعونا وانت عصيت في اليوم خمس مرات فاخاف من الله ان يغضب عليك ويقهرك ويقهرني معك بسبب عصيانك (تفسير فاتحة) وعن النبي عليه السلام انه ذكر الصلوة يوما فقال من حافظ عليها كانت له نورا وبرهانا ونجاة يوم القيمة ومن لم يحافظ عليها لم يكن له نور ولا برهان ولا نجاة وكان يوم القيمة مع قارون وفرعون وهامان وابي بن خلف (من شرح المنية للحلبي) وروي عن النبي عليه السلام انه قال من تهاون بالصلوة مع الجماعة عاقبه الله تعالى باثنتي عشرة بلية ثلاث في الدنيا وثلاث عند الموت وثلاث في القبر وثلاث يوم القيمة اما الثلاث التي في الدنيا (فالاولى) يرفع الله البركة من كسبه ورزقه (والثانية) ينزع منه تود الصالحين (والثالثة) يكون مبغضا في قلوب المؤمنين

عطاء کا قول ہے کہ غی دوزخ کے اس گڑھے کا نام ہے جسمین دوزخیونکی پیپ جمع ہوکر بہتی ہو۔ کعب کہتے ہین غی جہنم کا گڑھا ہے اور اسمین ایک کنوان ہے جسکا نام ہبہب ہے جب دوزخ کی لپٹ کم ہوجاتی ہے تو اللہ تعالی اُس کنوئین کا منہ کھولدیتا ہے اور اس سے دوزخ کو بھڑکا دیتے ہین ضحاک نے غی سے خسارہ اور ہلاکت مراد لی ہے (لباب التفاسیر) کہتے ہین ایک شخص جنگل مین چلا جارہا تھا شیطان نے اس سے رفاقت کی اور متواتر پانچ وقت کی نماز نہ پڑہنے دی جب رات کو اُس شخص نے سونیکا ارادہ کیا تو شیطان بھاگ گیا۔ اُس شخص نے کہا کہ تو بھاگتا کیون ہے جوابدیا کہ مین عمر بھر مین ایکمرتبہ خدا کی نافرمانی کے باعث ملعون ہوگیا۔ تو ایکدن مین پانچ مرتبہ اُسکی نافرمانی کرچکا ہے مین خوف کرتا ہون کہ تجھپر خدا کا غضب نہ ٹوٹ پڑے اور تیری نافرمانی کے باعث مین بھی قہر مین گرفتار ہوجاؤن۔ (تفسیر فاتحہ) پیغمبر خدا سے روایت ہے کہ آپنے ایکدن نماز کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص نماز کی حفاظت کرتا رہیگا اُسکے لیئے قیامت کے دن روشنی اور حجت اور نجات ہوگی اور جو حفاظت نکریگا اُسکے لیئے نہ روشنی ہے نہ حجت نہ نجات۔ اور وہ حشر مین قارون فرعون۔ ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا (شرح المنیہ) رسولخدا سے مروی ہے آپ فرماتے ہین جو شخص جماعت سے نماز ادا کرنے مین سستی کرتا ہے وہ بارہ بلاؤنمین مبتلا کیا جائیگا جنمین تین بلائین دنیامین نازل ہونگی تین مرتے وقت تین قبر مین۔ تین قیامت کے دن۔ دنیا کی تین بلائین یہ ہین (۱) رزق اور کمائی مین برکت نہوگی۔ (۲) نیکونکی محبت دلسے نکال لی جائیگی (۳) مسلمانون کے دلون مین اسکی عداوت پیدا ہوجائیگی

اما التي عند الموت (فالاولى) يعطش روحه عطشان ولو كان بحار الانهار (والثانية) يشتد عليه نزع روحه (والثالثة) يخاف عليه من زوال الايمان نعوذ بالله تعالى واما التي في القبر (فالاولى) يضيق عليه سؤال منكر ونكير (والثانية) يشتد عليه ظلمة القبر (والثالثة) يضيق قبره حتى تختلف اضلاعه. واما التي في يوم القيمة (فالاولى) يشتد عليه حسابه (والثانية) يغضب عليه (والثالثة) يعاقبه الله بالنار نعوذ بالله تعالى (كنز الاخبار) ولذا يقال ولا يرخص لمن سمع الاذان في ان يترك الجماعة فانها سنة مؤكدة غاية التاكيد بحيث لو تركها اهل ناحية وجب قتالهم بالسلاح لانها من شعائر الاسلام ولو تركها واحد منهم بغير عذر يجب التعزير ولا تقبل شهادته ويأثم الجيران والامام والمؤذن بالسكوت عنه واقل التعزير ثلاثة اسواط وقال صاحب خلاصة الفتاوى سمعت من ثقة التعزير باخذ المال اذا راه القاضي او الوالي جاز ومن جملة ذلك رجل لا يحضر الجماعة يجوز تعزيره باخذ المال فانه اكثر تاثيرا فيه من الضرب (كذا في جواهر وشرعة الاسلام) وقيل مطالعة كتب الفقه عذر اذا لم يكن عن تكاسل ولم يواظب على تركها بل يقع الترك احيانا لاشتغاله بالفقه له وللمسلمين والمرض والمطر والبرد والظلمة الشديدة والخوف والحبس والطعن الشديد والسفر ليس بعذر (كما صرح في التبيين بانه هو الصحيح) قال النبي عليه السلام ان تارك الصلوة مع الجماعة

موت کے وقت کی تین بلائیں یہ ہیں (۱) چاہے نہرین کی نہرین پی جاوے مگر اسکی روح بدن سے پیاسی نکلیگی (۲) نزع کی تکلیف حد سے بڑھ جائیگی (۳) ایمان زائل ہونیکا خوف۔ قبر کی تین بلائیں یہ ہین (۱) منکر نکیر کا سوال نہایت دشوار ہوگا (۲) قبر مین سخت اندھیرا ہوگا (۳) قبر اسقدر بھیچیگی کہ پسلیاں اِدھر کی اُدھر نکلجائین گی قیامت کی تین بلائیں یہ ہین (۱) حساب کتاب سختی سے لیا جائیگا (۲) اُسپر اللہ تعالی کا غصہ ہوگا (۳) آگ کے عذاب مین مبتلا کیا جائیگا (کنز الاخبار) اسیلئے تاکید ہے کہ جسنے اذان سُن لی اُسے جماعت چھوڑ کر چلدینا جائز نہین کیونکہ جماعت سنت موکدہ ہے۔ اگر کسی ضلع کے تمام لوگ چھوڑدین تو اُنپر ہتیار اُٹھانا واجب ہے۔ اسیلئے کہ جماعت شعائر اسلام مین داخل ہے۔ اور اگر بلا عذر ایک آدمی جماعت چھوڑدے تو اُسے تعزیر دیجائیگی۔ اور اُسکی گواہی قبول نہوگی ہمسایے۔ امام۔ اور مؤذن اُسے نہ سمجھائینگے تو گنہگار ہونگے تعزیر مین کم از کم تین کوڑے مارنے چاہئین۔ صاحب خلاصۃ الفتاوی کا قول ہے کہ قاضی یا والی ملک کو جرمانہ لیکر مالی تعزیر دینی جائز ہے۔ اس لحاظ سے تارک جماعت کو مالی تعزیر بجائے تو کچھ مضائقہ نہین۔ بلکہ اسکا اثر کوڑے مارنے سے زیادہ ہے (کذا فی جواہر وشرعۃ الاسلام) بعض کا قول ہے کہ کتب فقہ کا مطالعہ عذر ہے۔ بشرطیکہ سستی کے باعث نہو۔ اور مطالعہ کرنے والا ترک جماعت کو اپنی عادت نکرلے بلکہ مسلمانونکی فائدہ رسانی کیلئے کبھی کبھی ایسا ہو جایا کرے۔ البتہ مرض۔ بارش۔ سردی۔ اندھیری۔ خوف قید معرکہ جنگ۔ سفر عذر نہین ہے۔ چنانچہ کتاب تبیین مین بالتصریح موجود ہے کہ رسول خدا فرماتے ہین جماعت سے

ملعون فی التوریۃ والانجیل والزبور والفرقان وتارک الجماعۃ یمشی علی الارض والارض تلعنہ
وتارک الجماعۃ یبغضہ اللہ ویبغضہ الملائکۃ وکل شیٔ جعل اللہ فیہ الروح ویلعنہ کل ملک بین
السموٰت والارض والحیتان فی البحر وکذا قال النبی علیہ السلام من منع من نفسہ خمسۃ منع اللہ منہ
خمسۃ (الاول) من منع الدعاء منع اللہ منہ الاجابۃ (والثانی) من منع الصدقۃ منع اللہ منہ
العافیۃ (والثالث) من منع الزکوۃ منع اللہ منہ حفظ المال (والرابع) من منع العشر منع اللہ
منہ البرکۃ من کسبہ (والخامس) من منع حضور الجماعۃ منع اللہ منہ الشہادۃ وھو لا الٰہ الا اللہ محمد
رسول اللہ قال علیہ السلام اتانی جبرائیل ومیکائیل علیہما السلام فقالا یا محمد ان اللہ یقرئک
السلام ویقول تارک الجماعۃ من امتک لایجد ریح الجنۃ وان کان عملہ اکثر من اھل الارض وتارک
الجماعۃ ملعون فی الدنیا والاخرۃ فلما کان حال تارک الجماعۃ ھذا فما حال تارک الصلوۃ کما قال النبی
علیہ السلام اذا رایتم الرجل یلازم المسجد فاشھدوا لہ بالایمان کما قال اللہ تعالی انما یعمر مساجد اللہ
من امن باللہ والیوم الاخر وکما قال اللہ تعالی ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ ان یذکر فیہا اسمہ
وسعی فی خرابہا اولئک ما کان لھم ان ید خلوھا الا خائفین کما روی عن مجاھد رضی اللہ عنہ
ان رجلا جاء الی ابن عباس رضی اللہ عنہما فقال ما تقول فی رجل یقوم اللیل ویصوم النھار
ولا یشھد الجمعۃ ولا یصلی بالجماعۃ فمات علی ھذہ الحال فای شیٔ ھو قال ھو للنار

توریت۔ انجیل۔ زبور۔ اور فرقان مین ملعون ہے۔ تارک جماعت جب زمین پر چلتا ہے تو زمین اُسے لعنت کیا کرتی ہے تارک
جماعت سے خدا اور اُسکے فرشتے عداوت رکھتے ہین۔ اور ہر ذی روح یہانتک کہ دریا کی مچھلیان اُسے لعنت کرتے ہین
رسولخدا فرماتے ہین کہ جو شخص پانچ چیز نفسے باز رہیگا خدا اُس سے پانچ چیزین روک لیگا (۱) جو دعا سے باز رہیگا خدا اُس
قبولیت روک لیگا (۲) جو صدقہ ندیگا خدا اُس سے عافیت روک لیگا (۳) جو زکوۃ ندیگا خدا اُسکے مال کو محفوظ نرکھیگا
(۴) جو عشر ادا نکریگا اُسکی کمائی مین برکت نہوگی (۵) جو جماعت سے الگ ہوگا خدا اُس سے کلمہ شہادت روک لیگا
پیغمبر خدا کا قول ہے میرے پاس جبرئیل و میکائیل آئے اور یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ سلام کے بعد فرماتا ہے تمہاری اُمت کے
تارک جماعت کو جنت کی خوشبو تک نہ ملیگی خواہ اُسکے عمل کتنے ہی زیادہ ہون۔ تارک جماعت دنیا و آخرت دونون مین ملعون ہے
پھر جب تارک جماعت کا یہ حال ہے تو تارک نماز کی کیا حالت ہوگی۔ رسولخدا فرماتے ہین جب تم کسی شخص کو اکثر مسجد
مین دیکھو تو اُسکے ایمان کی گواہی دو۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ مسجدین وہی شخص آباد کرتا ہے جو خدا اور قیامت پر ایمان
رکھتا ہے اور وہ بہت بڑا ظالم ہے جو مسجد ونسے روکے اور انمین خدا کا نام نہ لینے دے اور اُنکے اجاڑنے کی کوشش کرے
ایسونکو چاہیئے کہ ڈرتے ڈرتے مسجد وںمین جایا کرین۔ مجاہد سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ابن عباس سے پوچھا کہ آپ
اُس شخص کی نسبت کیا فرماتے ہین جو راتکو تہجد پڑھے دنکو روزہ رکھے مگر جمعہ اور جماعت مین حاضر نہو۔ اور اسی
حالت مین مرجائے۔ ایسا آدمی جنت کے لیئے ہے یا دوزخ کے لیئے۔ آپنے فرمایا دوزخ کے لیئے۔

قال النبی علیہ السلام سلموا علی الیہود والنصاری ولا تسلموا علی یہود امتی قالوا من ہم یا رسول الله قال الذین یسمعون الاذان والاقامۃ ولا یحضرون الجماعۃ قال ابو ہریرۃ رضی الله عنہ اتی النبی علیہ السلام رجل اعمی فقیل انہ عبد الله بن ام مکتوم فقال یا رسول الله لیس لی قائد یقودنی الی المسجد فسالہ ان یرخص لہ فیصلی فی بیتہ فرخص لہ فلما رجع دعاہ فقال ہل تسمع النداء بالصلوۃ قال نعم قال فائت الجماعۃ کما قال علیہ السلام لا صلوۃ لجار المسجد الا فی المسجد وکما قال رسول الله علیہ السلام بشر للمشائین فی ظلم اللیالی الی المسجد بالنور التام یوم القیمۃ کذا فی زبدۃ الواعظین، عن النبی علیہ السلام قال الصلوۃ عماد الدین فمن اقامہا فقد اقام الدین ومن ترکہا فقد ہدم الدین وعن النبی علیہ السلام انہ قال ان شر تارک الصلوۃ یتعدی الی سبعین رجلا من اہلہ وجیرانہ بل یصل من یومنا ہذا الی زمان آدم علیہ السلام وذلک ان المصلی اذا قعد فی التشہد یقول السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین فیصل ثوابہا الی ارواح المؤمنین من یومنا الی عہد آدم علیہ السلام وتارک الصلوۃ یکون مانعا ذلک الخیر فیکون کمن اصاب شرہ جمیع المسلمین کقولہ تعالی (مناع للخیر معتد اثیم) (انیس المجالس) روی عن عقیل بن ابی طالب رضی الله عنہ انہ قال سافرت مع النبی علیہ السلام فرأیت منہ ثلاثۃ اشیاء فاستقر الاسلام فی قلبی

رسولخدا فرماتے ہین یہود نصاری کو سلام کرلیا کرو مگر میری امت کے یہودیونکو نہ کیا کرو۔ لوگون نے عرض کیا وہ کون۔ فرمایا۔ وہ لوگ جو اذان اور تکبیر سنکر جماعت مین حاضر نہین ہوتے۔ ابو ہریرہ فرماتے ہین کہ رسولخدا کے پاس ایک نابینا شخص آیا۔ لوگون نے کہا کہ یہ عبد اللہ ابن ام مکتوم ہین۔ عبد اللہ نے عرض کیا کہ مین نابینا ہون۔ اور میرے پاس کوئی ایسا آدمی نہین جو اپنے ساتھ مسجد مین لیجایا کرے۔ مجھے گھر مین نماز پڑھنے کی اجازت ملجائے۔ آپنے اجازت دیدی۔ جب یہ چلنے لگے تو آپنے فرمایا کہ تم اذان کی آواز سنا کرتے ہو۔ عرض کیا۔ ہان۔ فرمایا جماعت مین حاضر ہوا کرو۔ دوسری حدیث ہے کہ آپنے فرمایا۔ مسجد کے ہمسایہ کی نماز مسجد کے سوا اور کہین نہین ہوتی۔ نیز آپ فرماتے ہین جو لوگ رات کے وقت اندھیرو مین مسجد کیطرف جاتے ہین انکو قیامت کے دن پوری روشنی کی خوشخبری سنادو۔ زبدہ الواعظین پیغمبر خدا سے روایت ہے کہ نماز دین کا ستون ہے جسنے اسے قائم رکھا گویا اسنے دین کو سنبھال لیا اور جسنے اسے چھوڑ دیا گویا اسنے دین کو ڈھا دیا۔ دوسری روایت ہے کہ تارک نماز کی بدی کا اثر اسکے کنبے اور ہمسائے کے ستر آدمیون تک پہونچتا ہے۔ بلکہ اسوقت سے لیکر حضرت آدم کے زمانہ تک اسمین شامل ہوجاتا ہے کیونکہ نمازی التحیات مین جب یہ کہتا ہے السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین تو اسکا ثواب حضرت آدم تک تمام مومنونکی ارواح کو پہونچتا ہے اور تارک نماز اس نیکی کا مانع ہے بس تو ایسا ہوگیا کہ گویا اسکی بدی تمام مسلمانونکو پہونچی۔ یہ مناع خیر۔ حد سے متجاوز۔ اور گنہگار رہے۔ (انیس المجالس) عقیل بن ابیطالب سے روایت ہے کہ مین رسولخدا کے ساتھ سفر مین تھا تین باتین دیکھکر میرے دل مین اسلام بیٹھ گیا

فاول ما رأیت من النبی علیه السلام انه اراد ان یقضی حاجته وکان عنده اشجار فقال لی امض الیها وقل لها
رسول الله یقول تعالین وکن له سترا فانی ارید ان اقضی الحاجة فخرجت فما استتممت الرسالة الا والاشجار
قد انقلعت من اصولها وتحولت حوله حتی فرغ النبی علیه السلام فرجعت الی مکانها والثانی اخذنی
العطش فطلبت الماء فلم اجد فقال النبی علیه السلام اصعد الی هذا الجبل واقرئه منی السلام وقل له ان
کان فیک ماء فاسقنی قال فصعدت الجبل وقلت له ما قال النبی علیه السلام فما استتممت الکلام حتی
قال الجبل بکلام صحیح فصیح قل لرسول الله انا منذ یوم انزل الله هذه الایة یا ایها الذین امنوا قوا
انفسکم واهلیکم نارا وقودها الناس والحجارة ابکی من الفزع ان اکون ذلک الحجر فلم یبق فی ماء
والثالث بینا نحن نمشی فاذا نحن بجمل یعدو حتی بلغ رسول الله فقال یا رسول الله الامان الامان
فلم یلبث حتی جاء خلفه اعرابی ومعه سیف مسلول فقال النبی علیه السلام ما ترید من هذا المسکین
قال یا رسول الله اشتریته بثمن کثیر ولیس هو یطیعنی فارید ان اذبحه فانتفع بلحمه فقال النبی
علیه السلام للجمل لم تعصیه فقال یا رسول الله لست اعصیه من العمل ولکن اعصیه من ذلک
العمل القبیح عنه لان القبیلة التی هو فیها ینامون عن صلوٰة العشاء الاخیرة فلو عاهد ان یصلیها اهل تلک لا اعصیه

(۱) رسولخدا نے قضاے حاجت کا ارادہ کیا۔ آپکے سامنے چند درخت کھڑے تھے مجھے حکم دیا کہ ان درختوں سے کہدو کہ رسولخدا تمہین بلاتے ہین آؤ۔ اور قضاے حاجت کے لیئے آڑ بنجاؤ۔ چنانچہ مین گیا۔ ابھی پورا پیغام دینے نہ پایا تھا کہ درخت اکھڑ کے رسولخدا کے پاس آگئے اور قضاے حاجت کے بعد پھر اپنی جگہ جا کھڑے ہوئے (۲) مینے پیاس کی شدت مین پانی بہت ڈھونڈھا کہین نملا۔ رسولخدا نے فرمایا اس پہاڑ پر چڑھو اور اس سے ہمارے سلام کے بعد یہ کہدو کہ اگر تیرے پاس پانی ہے تو پلا دے۔ مینے پہاڑ پر چڑھ کے ابھی پورا پیغام نہ دیا تھا کہ پہاڑ نے نہایت فصیح الفاظ مین کہا۔ رسولخدا سے عرض کر دو کہ جب سے یہ آیت اُتری ہے یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ الآیہ (مسلمانون اپنی اور اپنے گھر والونکی جانونکو اُس آگ سے بچاؤ جسکا ایندہن آدمی اور پتھر ہین) اس خوف سے رویا کرتا ہون کہ کہین مین ہی دوزخ کا پتھر نہون۔ اب مجھ مین پانی نہین رہا (۳) ہم چلے جارہے تھے کہ ایک اونٹ رسول خدا کے پاس آیا اور یہ کہا کہ الامان الامان۔ اسکے تھوڑی دیر بعد ایک اعرابی تلوار سوتے ہوئے آیا۔ آپنے فرمایا اس مسکین کو کیون ستاتا ہو۔ اُسنے کہا کہ مینے اسے بہت سے دام دیکر خرید ا تھا اب یہ میرا کہا نہین مانتا مین چاہتا ہون کہ اسے ذبح کر ڈالون۔ اور گوشت سے نفع اُٹھاؤن۔ آپنے اونٹ سے پوچھا کہ تو اسکا کہا کیون نہین مانتا۔ اونٹ نے جواب دیا کہ مین کام سے جی نہین چراتا۔ لیکن ایک بُرے کام کے باعث اسکی نافرمانی کرتا ہون۔ وہ یہ کہ اسکے گھر والے بغیر عشاء کی نماز پڑھے سو رہتے ہین۔ اگر یہ نماز کا اقرار کرلے تو مین عہد کرتا ہون کہ کبھی نافرمانی نہ کرونگا

ان ينزل عليهم مثل ما نزل بهم فاخذ النبي عليه السلام العهد من الاعرابي ان يؤدي الصلوة وسلم الجمل اليه فرجع الى اهله (رونق المجالس) حكى ان عيسى عليه السلام سافر يوما فراى قوما يعبدون الله تعالى بالجد والسعي وهم مجتمعون في مكان عال فسلم عليهم وجلس فيما بينهم فراى عندهم كثيرا من الطعام والشراب الخالص والفواكه المتنوعة والاولاد والزوجات الحسان فنظر عيسى عليه السلام فراى قرية مزينة بتمام الزينة التي لا تقبل الوصف ثم ذهب عيسى عليه السلام عنهم ثم رجع بعد زمان الى ذلك المكان فراهم كلهم قد هلكوا اجمعين اولادهم وزوجاتهم وقريتهم قد انهدمت فتعجب عيسى عليه السلام من حالهم فنادى وقال يا رب باي شيء هلكوا اتركوا الصلوة والطاعة فقال الله تعالى لا ولكن قدم عليهم تارك الصلوة وغسل يديه وجهه فوقعت غسالته على اراضيهم وديارهم فلذلك هلكوا (انيس المجالس) روى ان النبي عليه السلام جلس يوما مع اصحابه فجاء شاب من العرب الى باب المسجد وهو يبكي فقال عليه السلام ما يبكيك يا شاب فقال يا رسول الله مات ابي وليس له كفن ولا غاسل فامر النبي عليه السلام ابا بكر وعمر رضي الله عنهما فذهبا الى الميت فراياه مثل الخنزير الاسود فرجعا الى النبي عليه السلام فقالوا رايناه مثل الخنزير الاسود يا رسول الله فقام عليه السلام الى الجنازة فدعا فصار الميت على صورته الاولى وصلى عليه عليه الصلوة والسلام واراد والدفن فراوه كالخنزير الاسود

مجھے یہ خوف ہی کہ کہین اُنپر عذاب الٰہی نازل ہوا ور مین بھی گرفتار ہو جاؤن - رسول خدا نے اوس اعرابی سے نماز کا اقرار لیکر اونٹ اُسکے حوالے کر دیا اور وہ اپنے گھر چلا گیا (رونق المجالس) **حکایت** عیسےٰ نے سفر مین ایکدن یہ دیکھا کہ ایک قوم کے لوگ نہایت کوشش کے ساتھ عبادت آلہی مین مصروف ہین اور ایک عالیشان مکان مین جمع ہین - آپ سلام کرکے بیٹھ گئے - اُنکے پاس بہت سا کھانا - خالص شراب - میوے - عورتین اور بچے موجود تھے - اُنکا قریہ ہر طرح کے پُر تکلف سامانون سے مزین تھا - حضرت عیسےٰ وہان سے چلے گئے - چندروز کے بعد واپس آکر دیکھا تو جورو بچون سمیت سبکو مردہ اور قریہ کو اُجاڑ پایا تعجب ہوا اور عرض کیا آلہی یہ کیون ہلاک ہوئے - کیا نماز چھوڑ بیٹھے تھے - اللہ تعالیٰ نے فرمایا - نہین - لیکن ایک بے نماز اِدہر کو گزرا - اور انکے پانی سے اپنا منہ دھولیا - اُسکا دھوون اِنکی زمینو نپر گرا اور سب ہلاک ہوگئے (انیس المجالس) روایت ہے کہ ایکدن رسولخدا اصحاب کے ساتھ بیٹھے تھے - عرب کا ایک جوان آدمی مسجد کے دروازہ کیطرف روتا ہوا آیا - آپنے سبب پوچھا - اُسنے عرض کیا کہ میرا باپ مرگیا ہی اور اُسکے لیئے نہ کفن ملتا ہی نہ غسل دینے والا - رسولخدا نے ابوبکرؓ و عمرؓ کو حکم دیا - دونو تشریف لیگئے اور اُس میت کو کالے سور کی صورت مین دیکھا - دونو واپس آگئے - اور جو کچھ دیکھا تھا رسولؐ خدا سے بیان کردیا - آپنے جنازہ پر جاکر دعا کی - میت اصلی صورت مین آگیا - آپنے جنازہ کی نماز پڑہائی - مگر لوگون نے جب دفن کا ارادہ کیا تو اُسکی صورت پھر کالے سور کی سی ہوگئی -

فقال عليه السلام يا شاب اى عمل كان يعمل ابوك فى الدنيا فقال كان تارك الصلوة فقال عليه السلام يا اصحابى انظروا حال من ترك الصلوة يبعثه الله يوم القيمة مثل الخنزير الاسود نعوذ بالله (بهجة الانوار) ات فى زمان ابى بكر الصديق رضى الله عنه رجل فقاموا الى صلوته فاذا الكفن يتحرك فنظروا فوجدوا حية مطوقة فى عنقه تاكل لحمه وتمص دمه فارادوا قتلها فقالت الحية لا اله الا الله محمد رسول الله لم تقتلوننى وليس لى ذنب ولا خطاء فان الله تعالى امرنى ان اعذبه الى يوم القيمة فقالوا ما خطاءه قالت ثلاث خطايا الاولى كان اذا سمع الاذان لا يجيئ الجماعة والثانية لا يخرج الزكوة من ماله والثالثة لا يسمع قول العلماء وهذا جزاؤه (من المرسوم)

سورة طه بسم الله الرحمن الرحيم

(ومن اعرض عن ذكرى) عن الهدى الذاكر لى والداعى الى عبادتى (فان له معيشة ضنكا) ضيقا مصدر وصف به ولذلك يستوى فيه المذكر والمؤنث وقرئ ضنكى كسكرى وذلك لان مجامع همه ومطامح نظره تكون الى اعراض الدنيا متهالكا على ازديادها خائفا على انتقاصها بخلاف المؤمن الطالب للاخرة مع انه تعالى قد يضيق بشؤم الكفر ويوسع ببركة الايمان كما قال الله تعالى

آپنے فرمایا کہ اے جوان تیرا باپ دنیا مین کیا کیا کرتا تھا۔ اُسنے عرض کیا کہ تارک نماز تھا۔ آپنے فرمایا لوگو تمنے بے نماز کا حال دیکھ لیا۔ یہ قیامت کے دن اسی کالے سور کی صورت مین اُٹھیگا (بہجۃ الانوار) ابوبکر صدیق کے زمانہ مین ایک شخص مرگیا۔ لوگ اُسکی نماز پڑھنے کھڑے ہوئے تو کفن ہلتا دیکھا ٹٹولا گیا تو ایک سانپ نظر آیا جو طوق کیطرح گردن مین لپٹ کر اُسکا گوشت نوچتا تھا اور خون پی رہا تھا۔ اُسکے مارنے کا ارادہ کیا تو سانپ نے کہا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ مجھے کیون مارتے ہو میرا کوئی قصور نہین بلکہ خدا کا حکم ہے کہ اسے قیامت تک عذاب دیئے جاؤن۔ لوگون نے کہا اچھا اسنے ایسا کیا گناہ کیا ہے۔ جواب دیا یہ تین طرح کے گناہونکا مرتکب تھا (۱) اذان سنکر جماعت مین نہین آتا تھا (۲) اپنے مال کی زکوۃ نہین دیتا تھا (۳) علماء کی بات نہین سنتا تھا۔ اسلیئے یہ سزا ملی ہے (المرسوم)

سورہ طہ بسم اللہ الرحمن الرحیم

ومن اعرض عن ذکری الآیہ یعنی جو شخص میری یاد یا ہدایت سے جو مجھے یاد دلاتی اور میری عبادت کیطرف بلاتی ہو منہ پھیریگا اُسکی معیشت تنگ ہو جائیگی (لفظ ضنک مصدر ہے بمعنے ضیق۔ یہان معیشت کی صفت واقع ہوا ہے اسلیئے اسمین مذکر مونث برابر ہے بعض قراءتون مین ضنکے بروزن سکری آیا ہے۔ اسکا سبب یہ ہے کہ جس آدمی کی ساری ہمت اسباب دنیوی کیطرف متوجہ رہتی ہے۔ وہ دنیا کے بڑھانے مین ہلاک ہو جاتا ہے اور خوف نقصان سے سہمناک رہتا ہے البتہ طالب آخرت مومن پر گو کفر کی شامت کے باعث کبھی تنگی آجاتی ہے مگر برکت ایمان کے سبب پھر وسعت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے

(وضربت عليهم الذلة والمسكنة ولو انهم اقاموا التورية والانجيل ولو ان اهل القرى آمنوا الآيات ونحشره يوم القيمة اعمى) اعمى البصر او القلب ويؤيد الاول (قال رب لم حشرتني اعمى وقد كنت بصيرا قال كذلك) اى مثل ذلك فعلت ثم فسره فقال (اتتك آياتنا) واضحة نيرة (فنسيتها) بالاهمال عميت عنها وتركتها غير منظور اليها (وكذلك) ومثل تركك اياها فى الدنيا (اليوم تنسى) تترك فى العمى والعذاب (وكذلك نجزي من اسرف) بالانهماك فى الشهوات والاعراض عن الآيات (ولم يؤمن بآيات ربه) بل كذبها وخالفها (ولعذاب الآخرة) وهو الحشر على العمى وقيل عذاب النار اى والنار بعد ذلك (اشد وابقى) من ضنك العيش او منه ومن الحشر على العمى ولعله اذا دخل النار زال عماه ليرى محله وحاله او مما فعله من ترك الآيات والكفر بها (قاضى بيضاوى) عن ابن عمر رضى الله عنهما عن النبى عليه السلام انه قال اكثروا الصلوة على نبيكم كل يوم جمعة فانى اشهدها منكم فى كل جمعة وفى رواية فان احدا لا يصلى علىّ الا عرضت علىّ صلاته حين يفرغ منها (شفاء شريف) عن على بن ابى طالب رضى الله عنه عن النبى عليه السلام انه قال من قرأ القرآن فاستظهره فاحل حلاله وحرم حرامه ادخله الله الجنة وشفعه فى عشرة من اهل بيته كلهم قد وجبت لهم النار

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ - اور وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ اور وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰى اٰمَنُوْا الآیہ وَنَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى - اور اُسے ہم قیامت کے دن اندھا اٹھائینگے - اس سے آنکھونکا اندھا مراد ہے یا دلکا - مگر آیت آیندہ آنکھونکا اندھا ہونیکی تائید کرتی ہے قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْ اَعْمٰى الآیہ - وہ کہیگا الٰہی تو نے مجھے اندھا کیون اٹھایا مین تو بینا تھا - حکم ہوگا مینے ایسا ہی حکم کردیا ہے کیونکہ تیرے پاس ہماری واضح آیتین آئین اور تو نے انکو بھلا دیا - تو دنیا مین منہمک ہوا اندھا ہوگیا - ہماری آیتون پر نظر نہ ڈالی - اور جسطرح تو نے دنیا مین آیتونکو چھوڑ دیا تھا اسیطرح آج اندھے پن اور عذاب مین چھوڑ دیا جائیگا - وَكَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ الآیہ اور اسیطرح ہم اسکو سزا دینگے جو خواہشون و اغراض مین منہمک ہو کر حد سے بڑھ گیا - اور اپنے خدا کی آیتون پر ایمان نہ لایا - بلکہ انکی تکذیب اور مخالفت کی - اور آخرت کا عذاب یعنی اندھے پن مین اٹھنا یا دوزخ کا عذاب جو اسکے بعد ہوگا نہایت سخت اور دائمی ہے - جو تنگی معیشت اور اندھے پن کے حشر سے بہت زیادہ دکھ ہے - کیا تعجب دوزخ مین داخل ہوتے وقت اپنا حال اور محل یا کفر وغیرہ کے دیکھنے کے لئے ایسے شخص کا اندھا پن زائل کر دیا جائے (قاضی بیضاوی) ابن عمر رسول خدا سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن مجھپر کثرت سے درود بھیجا کرو - کیونکہ درود جمعہ کو میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے - اور ایک روایت مین ہے کہ جو شخص درود بھیجتا ہے اسکا درود فارغ ہونیکے بعد میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے (شفاء شریف) علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ رسولخدا فرماتے ہین جسنے قرآن مجید پڑھا اور اسے اپنا پشت پناہ بنالیا - اسکے حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھا خدا اسکو جنت مین داخل کریگا - اور اسکے گھر والون مین سے ایسے دس آدمیون کی بابت اسکی شفاعت قبول فرمائیگا جو دوزخ کے مستحق ہونگے

وروی عن النبی علیہ السلام انہ قال من قرأ القرآن وھو فی الصلوۃ کان لہ بکل حرف مائۃ حسنۃ ومن قرأ القرآن فی غیر الصلوۃ علی وضوء فلہ بکل حرف خمس وعشرون حسنۃ ومن قرأ القرآن علی غیر وضوء فلہ عشر حسنات (مجالس الانوار) قیل المراد من الذکر القرآن کقولہ تعالی وفاما الذین کفروا وکذبوا بآیاتنا ولقاء الآخرۃ فاولئک فی العذاب محضرون وقیل عن قراءتہ حتی نسیہ وقیل عن توحیدی کما قال اللہ تعالی حتی نسوا الذکر وقیل عن طاعتی وتوحیدی کما قال اللہ تعالی اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول وقیل عن العلم کما قال اللہ تعالی فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون وقیل عن الذکر باللسان کما قال اللہ تعالی اذکروا اللہ ذکرا کثیرا وقیل عن الصلوۃ کما قال اللہ تعالی فاسعوا الی ذکر اللہ وقولہ تعالی لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ (تفسیر حنفی) عن ابن عباس رضی اللہ عنھما انہ قال الضنک ھو الشقاء وعنہ انہ قال اذا اعطی العبد قلیلا او کثیرا ولم یقنع فلا خیر فیہ فھو الضنک فی المعیشۃ وان قوما اعرضوا عن الحق وکانوا فی سعۃ الدنیا فکانت حالھم ضنکا وذلک انھم یرون ان اللہ تعالی لیس بخالق لھم فاشتد علیھم معاشھم مع سعتھم من سوء ظنھم باللہ (بحر العلوم) قیل المعرض عن ذکر اللہ تعالی من سلط علیہ الشیطان الذی ھو عدوہ امر یدبہ کل ھلاک وضلال فلا یکون احد اشد عیشا واعظم ضلالا منہ واشقی (بحر العلوم)

پیغمبر ﷺ سے مروی ہے کہ جو نماز مین قرآن پڑھتا ہے ہر حرف کے بدلے سو نیکیان لکھی جاتی ہین اور جو نماز سے خارج وضو کرکے قرآن پڑھتا ہے اُسے ہر حرف کے بدلے پچیس۔ اور جو بے وضو پڑھتا ہے اسے ہر حرف کے بدلے دس نیکیان حاصل ہوتی ہین (مجالس الانوار) بعض علماء کا قول ہے کہ ذکر سے مراد قرآن مجید ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَأُولَٰئِكَ فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُونَ بعض کا قول ہے کہ اعرض عن ذکری سے قرآن پڑھکر بھلا دینا مراد ہے بعض نے توحید مراد لی ہے چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے حَتَّىٰ نَسُوا الذِّكْرَ بعض نے توحید و طاعت مراد لی ہے چنانچہ ارشاد ہوا ہے وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ بعض کے نزدیک اس سے مراد علم ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ بعض نے ذکر باللسان مراد لیا ہے چنانچہ قرآن مجید کی آیت ہے اُذْكُرُوا اللهَ الخ بعض نے حسب آیۃ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ اس سے نماز مراد لی ہے (تفسیر حنفی) ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ ضنک بمعنی شقاوت ہے۔ اور یہ بھی روایت ہے کہ جب بندہ تھوڑے بہت پر قانع نہو تو یہ ضنک فی المعیشۃ (معاش کی تنگی) مین داخل ہے۔ اور جو قوم باوجود وسعت دنیا حق سے اعراض کرتی ہے وہ بھی تنگی مین ہے۔ کیونکہ ایسے لوگ خدا کو خالق نہین جانتے اسلیئے باوجود وسعت دنیا خدا کے ساتھ بدظنی کے باعث انکی معاش تنگ ہی (بحر العلوم) بعض علماء کا قول ہے کہ خدا سے روگردان وہ شخص ہے جسپر اُسکا دشمن یعنی شیطان غالب ہے کہ جو ہر طرح کی ہلاکت اور گمراہی مین پھنسا دیتا ہے اسلیئے اسکا عیش تنگ اور گمراہی نہایت قوی ہوجاتی ہے اور اُس سے زیادہ شقی کوئی نہین ہوتا (بحر العلوم)

قال الله تعالی یا ایها الذین آمنوا لا تلهکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر الله ای لا یشغلکم تدبیرها والاهتمام بها عن ذکر الله کالصلوٰة وسائر العبادات المذکورة للعبودیة والمراد نهیهم عن اللهو بها وتوجیه النهی الیها للمبالغة ولذا قال الله تعالی ومن یفعل ذلک ای اللهو والشغل فاولئک هم الخاسرون لانهم باعوا العظیم الباقی بالحقیر الفانی (قاضی) عن معاذ بن جبل انه قال کنت مع النبی علیه السلام فی سفر فقلت یا رسول الله حدثنا بحدیث ننتفع به فقال علیه السلام ان اردت عیش السعداء وموت الشهداء والنجاة یوم الحشر والظل یوم الحر والهدی من الضلالة فادیموا قراءة القرآن فانه کلام الرحمن وحصن من الشیطان ورجحان فی المیزان وکذا قال النبی علیه السلام افضل عبادات امتی قراءة القرآن فعلی المکلف ان یشتغل بتعلمه وقراءته (ربد الرشید) عن ابی هریرة رضی الله عنه انه قال مات رجل فی زمن النبی علیه السلام فقام علیه السلام علی جنازته لیصلی علیه فحرک الکفن ونظره النبی علیه السلام فوجد فیه حیة تقص مدوناکل لحمه فقصد ابوبکر رضی الله عنه ان یضربها فنطقت الحیة باذن الله تعالی فقالت بلسان فصیح اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله وقالت یا ابابکر لم تضربنی ولیس لی ذنب وانا مامورة بذلک امرنی الله ان اعذبه الی یوم القیمة فقال ابوبکر لها ما خطایاه فقالت الحیة له ثلاث خطایا

اللہ تعالی فرماتا ہے یَآ اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ الایۃ (مسلمانو تمکو اپنے مال و اولاد کا شغل اور انکا اہتمام کہین ذکر الٰہی (مثلا نماز اور دیگر عبادات) سے غافل نکردے۔ اس سے شغلہ مال و اولاد کی نہی مقصود ہی۔ اور بلحاظ مبالغہ اس نہی کو مال و اولاد کی جانب متوجہ کیا گیا ہی۔ اسلیئے فرمایا ہے کہ جو ایسا کریگا وہ نقصان اٹھائیگا۔ کیونکہ ایسا کرنیوالے بہت بڑی باقی چیز کو ایسی حقیر شے سے بدلتے ہین جو فانی ہو (بیضاوی) معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ مین ایک سفر مین رسول خدا کے ساتھ تھا۔ اثناء سفر مین مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کوئی ایسی بات سُنائیے جس سے ہمین نفع ہو۔ آپنے فرمایا۔ اگر تم نیکو نکی زندگی۔ اور شہیدونکی موت اور حشر کے دن نجات۔ اور گرمی کے دن سایہ اور گمراہی سے ہدایت چاہتے ہو تو ہمیشہ قرآن پڑھا کرو۔ یہ خدا کا کلام اور شیطان سے محفوظ رہنے کا قلعہ۔ اور میزان کا جھکا دینے والا ہے۔ آپ فرماتے ہین میری آمت کی بہترین عبادت قرآن پڑھنا ہی مسلمانون کو لازم ہی کہ قرآن سیکھنے اور پڑھنے مین ہمیشہ مشغول رہا کرے۔ (ربد الرشید) ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ ایک شخص رسول خدا کے زمانہ مین مرگیا۔ آپ جنازہ کی نماز پڑھنے کھڑے ہوئے۔ کفن ہلتا دیکھکر ٹٹولا گیا تو ایک سانپ نظر آیا کہ اُسے کاٹ رہا تھا حضرت ابوبکر نے مارنے کا قصد کیا سانپ نے بحکم الٰہی فصیح زبان سے کہا۔ اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله۔ اے ابوبکر تم مجھے کیون مارتے ہو۔ میرا کچھ قصور نہین مین تو مامور ہون۔ قیامت تک اسکے عذاب دینے کو مقرر ہوچکا ہون۔ ابوبکرؓ نے فرمایا۔ اسکا گناہ کیا ہے۔ جوابدیا۔ تین گناہ

(الاولی) تارك الصلوة (والثانية) مانع الزكوة (والثالثة) لا يسمع قول العلماء (حياة القلوب) قال النبی علیه السلام يقول الله عز وجل وعزتی وجلالی لا اجمع علی عبدی خوفين ولا امنين اذا اخفته فی الدنيا امنته يوم القيمة واذا امنته فی الدنيا اخفته يوم القيمة (حكی) عن ابی بكر الصديق رضی الله عنه ان دحية الكلبی كان ملكا كافرا من العرب وكان رسول الله علیه السلام يحب اسلامه لانه كان تحت يده سبعمائة من اهل بيته وكان علیه السلام يدعوله ويقول اللهم ارزق الاسلام دحية الكلبی فلما اراد الاسلام اوحی الله تعالی الی النبی علیه السلام بعد صلوة الفجر يا محمد قد زينت نور الايمان فی قلب دحية الكلبی فهو يدخل عليك الان فلما دخل دحية الكلبی المسجد رفع النبی علیه السلام رداءه عن ظهره وبسطه علی الارض واشار الی ردائه فلما رای دحية اكرام النبی علیه السلام بكی ورفع رداءه وقبله ووضعه علی راسه وعينيه وقال يا نبی الله ما شرائط الاسلام اعرضها علی فقال علیه السلام ان تقول لا اله الا الله محمد رسول الله ثم بكی فقال علیه السلام ما هذا البكاء يا دحية المجيئك الی الاسلام ام لامر اخر قال يا رسول الله انی ارتكبت ذنوبا كبائر فقل لربك ما كفارتها ان امرنی ان اقتل نفسی اقتلها وان امرنی ان اخرج عن مالی صدقة اخرج عنه فقال علیه السلام وما تلك الذنوب يا دحية

(۱) ترک نماز۔ (۲) منع زکوۃ (۳) علما کی بات نہ سننا (حیات القلوب) پیغمبر خدا فرماتے ہین کہ اللہ تعالی نے حکم دیا ہے مین اپنے بندے کے لیئے دو خوف اور دو امن جمع نہین کیا کرتا۔ دنیا مین خوف دیتا ہون تو قیامت کے دن امن مین رکھونگا۔ اور دنیوی امن دیتا ہون تو قیامت کے دن خوف مین مبتلا کرونگا حکایت ابوبکر صدیق سے روایت ہے کہ دحیۃ الکلبی عرب کے ایک سردار کافر تھے۔ رسول خدا کو انکے اسلام کی اس لیئے زیادہ تمنا تھی کہ انکے کنبے کے سات سو آدمی انکے ماتحت تھے۔ رسول خدا انکے حق مین دعا فرمایا کرتے تھے [illegible] کلبی کو مسلمان [illegible] ے۔ پھر جب دحیہ نے مسلمان ہونیکا ارادہ کیا تو اللہ تعالی نے فجر کی نماز کے بعد [illegible] وحی بھیجی [illegible] دحیۃ الکلبی کے دلمین ایمان کا نور چمک گیا ہے اور وہ بہت جلد آپکے پاس آنے والے ہین [illegible] دحیہ کلبی مسجد مین آئے رسول خدا نے کندھے سے چادر اوتار کر [illegible] بچھا دی۔ اور انسے بیٹھنے [illegible] دحیۃ الکلبی آپکا یہ اکرام دیکھکر رو پڑے اور چادر اٹھا کر [illegible] [illegible] او [illegible] کیا [illegible] اللہ [illegible] شرطین فرمایئے۔ آپ نے فرمایا [illegible] محمد رسول اللہ [illegible] آپنے فرمایا [illegible] کیا سبب کیا مسلمان [illegible] یا اور کوئی سبب ہے۔ جواب دیا کہ یا رسول اللہ مینے بڑے بڑے گناہ کیئے ہین۔ اللہ تعالی سے پوچھیے کہ انکا کفارہ کیا ہے۔ اگر مجھے جان دینے کا حکم ہوگا تو ابھی مر رہونگا۔ اور اگر تمام مال و اسباب خیرات کردینے کا ارشاد ہوگا تو ابھی کر گزرونگا۔ آپنے فرمایا کہ وہ کیا گناہ ہین

قال كنت رجلا من ملوك العرب استنكفت ان تكون لی بنات لهن ازواج لئلا يقال فلان بن [illegible]
صهر دحية الكلبي فقتلت سبعين من بناتي بيدی فتحير النبي عليه السلام في ذلك فنزل جبرائيل
عليه السلام فقال يا رسول الله قل لدحية الكلبي وعزتي وجلالي انك لما قلت لا اله الا الله محمد
رسول الله غفرت لك كفرك ستين سنة وسيئات ايامك ستين سنة فكيف لا اغفر قتل بناتك [illegible]
قال فبكى النبي عليه السلام واصحابه فقال النبي عليه السلام الهي قد غفرت لدحية قتل بناته
بشهادة مرة واحدة فكيف لا تغفر للمؤمنين صغائرهم بشهادات كثيرة دحية بفتح الدال وكسرها
لغتان واختلف في الراجحة منهما وهو دحية بن خليفة بن فروة الكلبي وكان من اجمل الناس وجها كان
اذا قدم المدينة لم تبق عذرة الا خرجت تنظر اليه وكان جبرائيل ياتي النبي عليه السلام على صورة
دحية لجماله اسلم قديما وشهد المشاهد التي بعد بدر مع رسول الله عليه السلام وبقي الى خلافة
معاوية وشهد المعركة وسكن المزة بكسر الميم وبالزاي قرية بقرب دمشق وكان [illegible] بكتاب
الى عظيم بصرى ليدفعه الى هرقل وذلك في آخر سنة ست من الهجرة (كرماني) روي عن [illegible]
رضي الله تعالى عنه انه قال قال عليه السلام من قال لا اله الا الله محمد رسول الله [illegible]
مثل الطير الاخضر له جناحان احدهما بالمشرق والآخر بالمغرب ابيضان مكللان باللؤلؤ واليافوت

دحیۃ الکلبی نے کہا کہ میں عرب کے سرداروں میں سے ہوں۔ جب میرے یہاں بیٹیاں ہوگئیں تو نفس [illegible]
گوارا نکیا کہ انکے نکاح کروں اور لوگونکا سُسر کہلاؤں۔ اسلئے مینے اپنی ستر بیٹیاں اپنے ہاتھ سے مار ڈالیں [illegible]
رسولخدا یہ سنکر متحیر رہے۔ اتنے میں جبرئیل نازل ہوئے اور یہ فرمایا کہ دحیۃ الکلبی [illegible]
وجلال کی قسم۔ تیرے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتے ہی مینے تیرا ساٹھ برس [illegible]
قتل کرنیکا جرم کیوں نہ معاف کرتا۔ اس سے رسول خدا اور تمام صحابہ کو رقت ہوئی [illegible]
تو نے دحیہ کی ایک شہادت سے اسکے تمام گناہ معاف کردیئے ہیں تو مومنوں کے بار [illegible]
گناہ کیوں نہ بخشے جائینگے۔ دحیہ دال کے زبر اور زیر کے ساتھ دونوں طرح آیا [illegible]
ہے۔ دحیہ خلیفہ کے بیٹے۔ فروۃ الکلبی کے پوتے نہایت خوبصورت آدمی تھے جب مدینے آتے تھے تو تمام
پردہ نشین عورتیں انکے دیکھنے کے لیئے گھر سے نکل پڑتی تھیں۔ انکی خوبصورتی کے باعث [illegible] رسول خدا
کے پاس اکثر انہیں کی صورت میں آیا کرتے تھے۔ دحیہ قدیم الاسلام ہیں اور بدر کے [illegible] تمام غزوں میں رسول خدا
کے ساتھ رہے ہیں۔ یہ خلافت معویہ تک زندہ رہے [illegible] معرکہ میں موجود [illegible] قریب دمشق مزہ
نامی ایک قریہ میں سکونت اختیار کی رسول خدا نے ہرقل [illegible] پہنچانے کے لیئے [illegible] ہاتھ ایک فرمان
بھیجا تھا یہ واقعہ سنہ ۶ھ کا ہے (کرمانی) ابودرداء سے روایت [illegible] رسولخدا فرما [illegible] لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کہتا ہے اسکے منہ سے سبز جانور کی شکل کا ایک فرشتہ [illegible] پر موتی [illegible] ایک مشرق میں دوسرا

فلم تفعم حتی اذا انتھی الی العرش وله دوی کدوی النحل تقول له حملة العرش اسکن بعزۃ الله تعالی فیقول لا اسکن حتی یغفر الله لقائلھا فیقول الله تعالی قد غفرت لقائلھا ثم یجعل الله تعالی لذلک الملک الطائر سبعین لسانا کل لسان یستغفر لصاحبھا الی یوم القیمة ویجیء ذلک الطائر یوم القیمة فیاخذ بید صاحبھا ویکون له قائدا ودلیلا الی الجنة (رونق المجالس) عن علی کرم الله وجھه انه قال سمعت سید الخلق محمدا علیه السلام یقول سمعت سید الملائکة جبرائیل علیه السلام یقول ما نزلت بکلمة اجل من کلمة لا اله الا الله محمد رسول الله علی وجه الارض وبھا قامت السموات والارض والجبال والشجر والبر والبحر الا وھی کلمة الاخلاص الا وھی کلمة الاسلام الا وھی کلمة القرب الا وھی کلمة التقوی الا وھی کلمة النجاۃ الا وھی الکلمة العلیا ولو وضعت فی کفة المیزان ووضع سبع السموات وسبع الارضین فی الکفة الاخری لرجحت علیھن (زبدۃ الواعظین) **حکی** ان رجلا کان واقفا بعرفات وفی یدہ سبعة احجار فقال ایتھا الاحجار اشھدوا انی اشھد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله صلی الله علیه وسلم فوضع الاحجار تحت راسه فنام فرأی فی منامه کان القیامة قد قامت وانه حوسب فوجبت له النار فذھبوا به الی باب النار فاذا حجر من تلک الاحجار القی نفسه علی باب النار فاجتمعت ملائکة العذاب علی رفعه فلم یطیقوہ ثم ذھبوا به الی باب آخر فاذا علیه حجر من تلک الاحجار السبعة فاجتمعت الملائکة فلم یقدروا علی رفعه حتی ذھبوا به الی سبعة ابواب النار وکان علی کل باب حجر من تلک الاحجار ثم ذھبوا به الی العرش

یہ فرشتہ جب عرش کے قریب پہونچ جاتا ہے تو حاملان عرش کہتے ہیں کہ تجھے عزت خداوندی کی قسم ٹھہر جا۔ وہ جواب دیتا ہے جبتک کلمہ گو کی مغفرت نہوجائیگی میں ہرگز نہ ٹھہرونگا حکم ہوتا ہے کہ ہمنے اُسے بخشدیا پھر اللہ تعالے اس فرشتہ کو ستر زبانیں عنایت کرتا ہے اور یہ تمام زبانوں سے قیامت تک اُسکے لیئے مغفرت مانگتا رہتا ہے۔ قیامت کے دن یہ فرشتہ کلمہ گو کا ہاتھ پکڑ کے جنت کیطرف کھینچ لیجائیگا (رونق المجالس) حضرت علی رضی سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا فرماتے ہیں میںنے جبرئیل کو یہ کہتے سُنا ہے کہ میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے بہتر کوئی کلمہ لیکر روی زمین پر نہیں اُترا۔ آسمان وزمین۔ پہاڑ اور درخت جنگل اور دریا اسی کی برکت سے قائم ہیں۔ اسکا نام کلمۃ الاخلاص کلمۃ الاسلام۔ کلمۃ القرب۔ کلمۃ التقوی کلمۃ النجاۃ اور کلمۃ العلیا ہے۔ اگر ایک پلہ میں یہ کلمہ رکھا جائے اور دوسرے میں تمام آسمان وزمین تو اسیکا پلہ جھک جائیگا (زبدۃ الواعظین) **حکایت** ایک شخص عرفات میں کھڑا تھا اور اُسکے ہاتھ میں سات کنکریاں تھیں۔ اسنے انکو مخاطب کرکے یہ کہا کہ تم میرے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے کے گواہ رہو۔ یہ کہکر انہیں سر کے نیچے رکھلیا اور سو رہا۔ خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ قیامت قائم ہے اور حساب کتاب ہوکر اُسے دوزخ کیطرف کھینچے لیئے جاتے ہیں۔ جب دوزخ کے دروازہ پر پہونچے تو ایک سل دروازہ پر آ گری۔ عذاب کے فرشتے اُسے ہٹانے کیلیئے جمع ہوئے مگر ہٹا نہ سکے۔ پھر دوزخ کے دوسرے دروازے پر لیگئے۔ وہاں بھی یہی واقعہ پیش آیا۔ بالجملہ دوزخ کے ساتوں دروازوں پر ایک ایک سل اڑی پائی۔ پھر اُسے عرش کیطرف لیگئے

فقال اللہ تعالیٰ یا عبدی اشهدت الاحجار فلم تضیع حقک فکیف اضیع حقک وانا شاهد علی شهادتک ادخلوه الجنة فلما قرب الی الجنان اذا ابوابها مفتوحة بالمفتاح الذی هو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (کذا فی زبدة الواعظین) قال رسول اللہ علیہ السلام دخلت الجنة فرایت مکتوبا علی باب الجنة ثلاثة اسطر (الاول) لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (والثانی) وجدنا ما قدمنا وربحنا ما اکلنا وخسرنا ما خلفنا کما قال اللہ تعالیٰ یوم تجد کل نفس ما عملت من خیر محضرا وما عملت من سوء تود لو ان بینها وبینه امدا بعیدا (والثالث) امة مذنبة ورب غفور (زبدة الواعظین)

سورة بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الانبیاء

(وما جعلنا لبشر من قبلک الخلد افان مت فهم الخالدون) نزلت حین قالوا نتربص به ریب المنون والفاء لتعلق الشرط بما قبله والهمزة لانکاره بعد ما تقرر ذلک (کل نفس ذائقة الموت) ذائقة مرارة مفارقتها جسدها وهو برهان علی ما انکروه (ونبلوکم) ونعاملکم معاملة المختبر بالشر والخیر بالبلایا والنعم (فتنة) ابتلاء مصدر من غیر لفظه (والینا ترجعون) فنجازیکم حسب ما یوجد منکم من [illegible] من هذه الحیاة الابتلاء والتعریض للثواب والعقاب تقریر لما سبق (قاضی)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے شخص تو نے کنکروں کو گواہ بنایا تھا۔ آج انہوں نے گواہی کا حق ادا کر دیا۔ میں بھی تیرے کلمہ شہادت کا گواہ ہوں۔ تیرا حق ہرگز ضائع نہ کرونگا۔ فرشتو اسے جنت میں داخل کرو وہ جنت میں اسوقت دیکھا کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی کنجی سے جنت کے دروازے کھلے ہوئے ہیں (زبدۃ الواعظین) رسولخدا فرماتے ہیں کہ میں جنت میں داخل ہوا تو اسکے دروازہ پر تین سطریں لکھی دیکھیں (۱) لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (۲) وجدنا ما قدمنا وربحنا ما اکلنا وخسرنا ما خلفنا (ہمنے آگے بھیجا وہ پایا۔ [illegible] نفع اٹھایا اور جو چھوڑ آئے وہ گھاٹے میں رہا) چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اسدن ہر شخص اپنا اچھے [illegible] اپنے سامنے دیکھیگا اور اسے تمنا ہوگی کہ مجھ میں اور میرے اعمال میں بعد ہوتا (۳) [illegible] امت گنہگار ہے اور خدا گناہوں کی مغفرت کرنے والا ہے (زبدۃ الواعظین)

سورۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم الانبیاء

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ [illegible] ہمنے تم سے پہلے کسی بشر کو ہمیشہ کی زندگی نہیں دی کیا تم وفات پا گئے تو یہ کافر [illegible] رہینگے) یہ آیت نازل ہوئی جبکہ کفار نے یہ کہا تھا کہ ہم اس پیغمبر کی موت کا انتظار کرتے ہیں (چونکہ شرط اپنے [illegible] تعلق رکھتی ہے [illegible] اور ہمزہ استفہام انکار کیلئے ہے) كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ [illegible] اور مفارقت [illegible] یہ اس مدعا کی دلیل ہے جسے کفار نہیں مانتے تھے [illegible] اور برائی بھلائی سے آزمائینگے اور تم ہماری طرف رجوع کروگے جسوقت تمہارے [illegible] دیکھے [illegible] زندگی سے آزمائش مقصود ہے تاکہ ثواب عذاب کا سبب ہو [illegible]

عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ انہ قال الصلوۃ علی النبی علیہ السلام امحق للذنوب من الماء البارد للنار والسلام علیہ افضل من عتق الرقاب (شفاء شریف) یقال مع ملک الموت سبعون الف ملکا من ملائکۃ الرحمۃ وسبعون من ملائکۃ العذاب فاذا قبض روح المؤمن دفعہا الی ملائکۃ الرحمۃ فیبشرونہ بالجنۃ والثواب ویصعدون الی السماء الی اعلی علیین واذا قبض روح الکافر دفعہا الی ملائکۃ العذاب ثم یردون الی سجین الی اسفل سافلین (مطالع الانوار) عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لو ان الوشعرۃ من الم المیت وضع علی السموت والارض لمات اہلہما باذن اللہ تعالیٰ لان فی کل شعرۃ موتا ولا یقع الموت فی شئ الا مات مع کل اعضائہ یقال ان لملک الموت اربعۃ اوجہ اولہا علی راسہ (والثانی) قدامہ (والثالث) خلف ظہرہ (والرابع) تحت رجلیہ فیاخذ ارواح الانبیاء علیہم السلام والملائکۃ من وجہ راسہ وارواح المؤمنین من وجہ قدامہ وارواح الکافرین من وجہ ظہرہ وارواح الجن من وجہ قدمیہ واحدی رجلیہ علی جسر جہنم والاخری علی سریر الجنۃ ومن عظمتہ لو صب جمیع ماء البحور والانہار علی راسہ ما وقعت قطرۃ علی الارض (مطالع الانوار) روی ان عیسی علیہ السلام کان یحیی الموتی باذن اللہ تعالی فقال بعض الکفرۃ انک تحیی المیت اذا کان حدیثا ولعلہ لم یکن میتا فاحی لنا من مات فی الزمن الاول فقال عیسی علیہ السلام اختاروا ما شئتم فقالوا احی لنا سام بن نوح فجاء الی قبرہ فصلی رکعتین ودعا اللہ تعالی فحیی سام

ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا رسول خدا پر درود بھیجنا گناہوں کو اسطرح دور کرتا ہے جسطرح ٹھنڈا پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور آپ پر سلام بھیجنا غلام آزاد کرنے سے افضل ہے (شفاء) کہتے ہیں کہ ملک الموت کے ساتھ ستر ہزار رحمت کے اور ستر ہزار عذاب کے فرشتے رہتے ہیں۔ ملک الموت مومن کی روح قبض کر کے رحمت کی فرشتوں کو دیدیتے ہیں۔ یہ اُسے جنت اور ثواب کی بشارت دیکر علیین کیطرف لیے چڑھتے ہیں۔ اور کافر کی روح کو عذاب کے فرشتے سجین کیطرف کھینچ لیجاتے ہیں (مطالع الانوار) پیغمبر خدا سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا میت کے ایک بال کی تکلیف آسمان و زمین پر ڈالدیجائے تو اہل زمین و آسمان سب ہلاک ہوجائیں اسلیئے کہ ہر بال میں موت ہے۔ اور موت جس چیز پر واقع ہوتی ہے اُسے مع اعضا فنا کردیتی ہے۔ کہتے ہیں کہ ملک الموت کے چار منہ ہیں (۱) سر کے اوپر (۲) سامنے کیطرف (۳) پیٹھ کے پیچھے (۴) پانوں کے نیچے۔ انبیاء اور ملائکہ کی روحیں پہلے منہ سے۔ مومنوں کی دوسرے سے۔ کافروں کی تیسرے سے۔ اور جنوں کی روحیں چوتھے منہ سے نکالتے ہیں۔ ملک الموت کا ایک قدم پلصراط پر ہے۔ دوسرا جنت کے تخت پر۔ انکا جسم اسقدر طویل و عریض ہے کہ اگر تمام دریاؤں اور نہروں کا پانی انکے سر پر ڈالدیا جائے تو ایک قطرہ بھی زمین پر نہ گرے (مطالع الانوار) عیسے خدا کے حکم سے مردے جلایا کرتے تھے بعض کفار نے کہا کہ تم تازہ مردے کو جلاتے ہو جو شاید پوری طرح مرا بھی نہو ہم تو جب جانیں کسی گذشتہ زمانہ کے مردے کو کھڑا کردو۔ عیسے نے فرمایا تم جسے چاہو پسند کرلو۔ انہوں نے کہا اچھا سام بن نوح کو جلادو۔ چنانچہ آپ نے انکی قبر پر جاکر دو رکعتیں پڑہیں اور دعا کی۔ سام زندہ ہو گئے

فاذا راسه ولحیته قد ابیضا فقال یا سام ما هذا الشیب ولم یکن فی زمانک فقال سمعت ندائک فظننت ان القیامة قد قامت فشاب راسی ولحیتی من الهیبة فقال منذ کم سنة انت میت فقال منذ اربعة الاف سنة فما ذهب عنی الم سکرات الموت وهیبته (درۃ الواعظین) روی عن النبی علیه السلام انه قال لا یخرج روح المؤمن حتی یری مکانه فی الجنة ولا یخرج روح الکافر حتی یری مکانه فی النار فقالوا یا رسول الله کیف یری المؤمن مکانه فی الجنة والکافر مکانه فی النار فقال علیه السلام ان الله خلق جبرائیل علی احسن صورة وله ستمائة جناح وبین تلک الاجنحة جناحان اخضران مثل جناح الطاؤس اذا نشر الجناح یملأ ما بین السماء والارض وعلی جناحه الایمن مکتوب صورة الجنة وما فیهما من الحور العین والقصور والدرجات والخدام والغلمان والولدان وعلی جناحه الایسر مکتوب صورة جهنم وما فیها من الحیات والعقارب والدرکات والزبانیة فاذا جاء اجل عبد یدخل فوج من الملائکة عروقه ویعصرون روحه من قدمیه الی رکبتیه ویخرج ذلک الفوج الاول ویدخل الفوج الثانی ویعصرون روحه من رکبتیه الی سرته ویخرج ذلک الفوج الثانی ویدخل الفوج الثالث ویعصرون روحه من البطن الی الصدر ویخرج ذلک الفوج الثالث ویدخل الفوج الرابع فیعصرون روحه من الصدر الی الحلقوم لقوله تعالیٰ فلولا اذا بلغت الحلقوم وانتم حینئذ تنظرون وعند ذلک الوقت اذا کان مؤمنا ینشر جبرائیل علیه السلام جناحه الایمن

انکے سفید بال دیکھکر حضرت عیسےٰ نے فرمایا ہین ہین یہ سفیدی کیسی۔ تمہارے زمانہ مین بڑہاپا کہان تھا۔ سام نے جوابدیا کہ آپ کی آواز سنکر کہ قیامت آگئی۔ اس خوف سے بال سفید ہوگئے ہین آپنے فرمایا تم کتنے عرصے سے مرے پڑے تھے۔ کہا چار ہزار برس سے۔ مگر ابتک موت کی تلخی نہین گئی۔ (درۃ الواعظین) پیغمبر خدا سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا مومن کی روح جبتک بہشت مین اور کافر کی روح جبتک دوزخ مین اپنا ٹھکانا نہ دیکھ لے بدن سے نکلتی ہی نہین۔ لوگون نے عرض کیا کہ ایسا کیونکر ہوسکتا ہی۔ آپنے فرمایا اللہ تعالےٰ نے حضرت جبرئیل کو نہایت خوبصورت پیدا کیا ہے اور چھ سو پر عنایت کیے ہین انمین برنگ طاؤس دو سبز پر ہین۔ جب یہ انہین کھولتے ہین تو آسمان و زمین ڈھک جاتے ہین۔ دہنے پر مین جنت اور اسکے حور و قصور اور خدام و غلمان کی صورت منقوش ہی۔ اور بائین پر مین دوزخ۔ اسکے سانپ بچھو اور درکات وغیرہ ثبت ہین۔ جب کسی شخص کی موت آتی ہی تو فرشتون کی ایک فوج اسکی رگون مین داخل ہوکر قدم سے گھٹنون تک کی روح کھینچ لیتی ہے۔ پھر دوسری فوج داخل ہوکر ناف تک کی جان کھینچ لیتی ہے۔ پھر تیسری فوج پیٹ سے سینے تک کی۔ اور چوتھی فوج سینہ سے لیکر حلقوم تک روح نکالتی ہے چنانچہ آیت فلولا اذا بلغت الحلقوم الآیہ اسیطرف اشارہ ہی۔ پھر آدمی اگر مومن ہوتا ہے تو جبرئیل اسوقت اپنا داہنا پر

فیری مکانه فیها ویعشقه وینظره ولم ینظر الی غیره من ابیه وامه واولاده من عشق ذلک المکان واذا

کان منافقاً یفتح جناحه الایسر فیری مکانه فیها وینظره ولم ینظر الی غیره من ابیه وامه واولاده من فزع

ذلک المکان طوبی لمن کان قبره روضة من ریاض الجنان وویل لمن کان قبره حفرة من حفر النیران

(کنز الاخبار) والروح ثلاثه اضرب (اولها) سلطانیة (والثانی) روحانیة (والثالث) جسمانیة فموضع

السلطانیة الفواد یعنی القلب وموضع الروحانیة الکبد یعنی الصدر وموضع الجسمانیة بین اللحم

والدم وبین العظم والعروق فان قیل اذا نام العبد اخرج روحه ام لا فان قال قائل خرج فقد

اخطأ وان قال لم یخرج فقد اخطأ والجواب اذا نام العبد خرج روحه الجسمانی مع العقل ومشی

بین السماء والارض فان کان العقل معه رای ما رای فی المنام وان لم یکن العقل معه رای ما رای

ولکن لا یفهم (تفسیر) فان قیل ما الفرق بین الروح والروان قلنا ان الروح لا یذهب ولا یجیء والروان

یذهب ویجیء واذا زال الروان نام العبد واذا زال الروح مات العبد ومثل الایمان بین الروح

والجسد کمثل الشمس بین السماء والارض اذا مات العبد ذهب لا اله الا الله مع روحه ویبقی

محمد رسول الله مع جسده واذا اجتمعا صار ایمانا وعلیه الفتوی (حکی) ان الیاس علیه السلام

کان یوما من الایام جالسا فجاء ملک الموت لیقبض روحه فجزع وبکی بکاءً شدیدا

میت اپنا مقام دیکھکر ایسا محو ہو جاتا ہے کہ ماں باپ اور اولاد وغیرہ کیطرف نظر نہیں اٹھاتا - اور

اگر میت کافر ہو تو جبرئیل اپنا بایاں پر سامنے کر دیتے ہیں - مرنے والا دوزخ کو اپنا ٹھکانا سمجھکر اسقدر

گھبراتا ہے کہ ماں باپ اور اولاد وغیرہ کیطرف نظر ڈالنا نہیں چاہتا - اسکو بشارت جسکی قبر جنت کے باغوں کا

ایک باغ ہو - اور اسپر افسوس جسکی گور دوزخ کے گڑھوں کا ایک گڑھا ہو (کنز الاخبار) روح کی تین

قسمیں ہیں (۱) سلطانیہ جو دل میں رہتی ہے (۲) روحانیہ جو جگر یا سینہ میں رہتی ہے (۳) جسمانیہ

جو گوشت خون رگوں اور ہڈیوں میں رہتی ہے - اب اگر کوئی کہے کہ سوتے وقت آدمی کی روح نکلجاتی

ہے یا نہیں - اسکا جواب نفی میں دیا جاے یا اثبات میں دونوں طرح غلط ہے - بلکہ واقعی جواب یہ ہے

کہ سوتے وقت جسمانی روح مع عقل انسانی نکلجاتی ہے اور آسمان و زمین کے مابین سیر کیا کرتی ہے - پھر

اگر عقل اسکے ہمراہ ہے تو جو کچھ خواب میں معلوم ہوتا ہے وہ مفہوم ہو جاتا ہے اور اگر عقل ہمراہ نہیں ہوتی

تو خواب کا مضمون سمجھ میں نہیں آسکتا (تفسیر) روح اور روان میں یہ فرق ہے کہ روح ایک جگہ مقیم

رہتی ہے اور روان آمد و رفت رکھتی ہے - روان کے نکلنے سے آدمی سو جاتا ہے - اور روح کے نکلنے

سے مرجاتا ہے - روح اور جسد میں ایمان کی مثال ایسی ہے جیسا کہ آسمان و زمین کے مابین آفتاب - جب آدمی

[illegible] لا الہ الا اللہ روح کے ساتھ چلا جاتا ہے اور محمد رسول اللہ جسم کے ہمراہ رہتا ہے [illegible] دونوں کے اجتماع کا نام ایمان ہے

اور - اسی پر فتوی ہے (حکایت) ایکدن حضرت الیاسؑ کہیں بیٹھے تھے کہ ملک الموت انکی روح قبض کرنے آئے - آپ

فقال له ملك الموت ما هذا الجزع والبكاء يا نبي الله اجزعت على الدنيا ام على الموت فقال لا بل انما اجزع على فوت ذكر الله حيث يجيئهم قوم بعدي يذكرون الله تعالى ولا اذكره فاوحى الله تعالى الى ملك الموت ان لا يقبض روحه فانه يسال الحياة لذكري لا لنفسه فعمر يا ملك الموت حتى يعيش في ذكري ويرتع في رياض مناجاتي الى اخر الدنيا عن عثمان رضي الله تعالى عنه انه كان اذا وقف على قبر يبكي حتى تبتل لحيته فقيل له يا امير المؤمنين تذكر الجنة والنار واهوال القيامة فلا تبكي وتذكر القبر فتبكي فقال قال النبي عليه السلام القبر اول منزل من منازل الاخرة وآخر منزل من منازل الدنيا فمن نجا منه فما بعده ايسر وان لم ينج منه فما بعده اشد وقال ان كنت في النار كنت مع الناس وان كنت في القيمة كنت مع الناس وان كنت في القبر لم يكن معي احد فلذلك ابكي (مشكوة الانوار) روي عن وهب بن منبه عن جده ادريس قال وجدت في بعض الكتب ان عيسى عليه السلام قال لامه ان هذه الدار دار فناء ودار زوال والاخرة دار بقاء فتعالي يا اماه فانطلقا الى جبل لبنان فكانا فيه يصومان النهار ويقومان الليل ياكلان من ورق الاشجار ويشربان من ماء الامطار فمكثا في ذلك زمانا طويلا ثم ان عيسى عليه السلام هبط ذات يوم من الجبل الى بطن الوادي ليلتقط الحشيش لافطارهما فلما هبط جاء ملك الموت فقال السلام عليك يا مريم الصائمة القائمة قالت من انت فان جلدي قد اقشعر من صوتك وطار عقلي من هيبتك

ملک الموت نے کہا یہ کیا ہے؟ آپ دنیا کے فراق سے روتے ہیں یا موت کی تکلیف ہے۔ فرمایا ذکر الٰہی کی محرومی سے میرے بعد لوگ یاد الٰہی کیا کرینگے اور میں نہ کر سکونگا۔ وحی آئی کہ اے ملک الموت انکی جان نہ نکالو کیونکہ یہ صرف میری یاد کے لئے زندگی کے خواہاں ہیں۔ انکو چھوڑ دو تاکہ میرے ذکر کے باعث زندہ رہیں اور تا قیامت میری مناجات کے باغوں میں سیر کیا کریں۔ عثمانؓ سے روایت ہے کہ آپ قبر کیطرف سے گزرتے یا اسپر کھڑے ہوتے وقت اسقدر رویا کرتے تھے کہ داڑھی آنسوؤں سے تر ہوجاتی تھی۔ لوگوں نے کہا کہ آپ جنت دوزخ اور اہوال قیامت کے ذکر سے اسقدر نہیں روتے جتنا قبر کو دیکھکر گریہ کیا کرتے ہیں۔ جواب دیا کہ پیغمبر خدا فرماتے ہیں قبر آخرت کی اول اور دنیا کی آخر منزل ہے اس سے نجات ملگئی تو دیگر منزلیں نہایت آسان ہوجائینگی۔ اور اگر نہ ملی تو دیگر منزلیں نہایت دشوار ہونگی۔ آدمی محشر میں کیا دوزخ میں کیا۔ دیگر آدمیوں کے ساتھ ہوگا۔ مگر قبر میں بالکل تنہا رہنا پڑیگا۔ میں اسلئے رویا کرتا ہوں۔ (مشکوۃ الانوار) وہب بن منبہ اپنے دادا ادریس سے روایت کرتے ہیں کہ مینے بعض کتابوں میں لکھا دیکھا ہے عیسٰی نے اپنی والدہ سے فرمایا۔ دنیا دار فنا اور آخرت دار بقا ہے۔ اے اماں آؤ پہاڑ پر چلکر عبادت کریں چنانچہ دونوں کوہ لبنان میں ہو رہے۔ دن کو روزہ رکھتے اور رات بھر نماز پڑھتے۔ درختوں کے پتے کھاتے اور مینہ کا پانی پیتے۔ ایک مدت اسیطرح گذر گئی۔ پھر عیسٰی ایک دن پہاڑ سے اسلئے اترے کہ افطار کے لئے کچھ گھاس اکھاڑ لائیں۔ اتنے میں ملک الموت نے حضرت مریم سے کہا السلام علیک۔ آپ بولیں تم کون ہو کہ تمہاری آواز سے

فقال انا الذی لا ارحم الصغیر لصغرہ ولا اکرم الکبیر لکبرہ وانا قابض الارواح قالت یا ملک الموت اذا اثر اجئت امر قابضا قال استعدی للموت قالت افلا تأذن لی حتی یرجع حبیبی وقرۃ عینی وثمرۃ فوادی وریحانۃ قلبی قال لھا لم اومر بذلک وانما انا عبد ماموروا سلم استطیع ان اقبض روح بعوضۃ فقد امرنی ان لا ازیل قدما عن قدمی حتی اقبض روحک فی موضعک ھذا قالت لہ یا ملک الموت سلمت لامر اللہ تعالیٰ فامض امر اللہ فدنا منھا وقبض روحھا وابطا عیسیٰ علیہ السلام فی ذلک الوقت حتی دخل وقت العشاء الاخیرۃ فلما صعد الجبل و معہ الحشیش والبقل نظر الیھا وھی نائمۃ فی محرابھا فظن انھا ادت الفرائض فوضع الحشیش واستقبل المحراب ولم یزل قائما الی اللیل ثم نظر الی امہ فنادی بصوت حزین من قلب خاشع السلام علیک یا اماہ قد ھجم اللیل وافطر الصائمون ووقف العابدون وما بالک لا تقومین الی عبادۃ الرحمن فرجع فقال ان لبعض النوم حلاوۃ ثم استقبل المحراب ولم یاکل شیئا حتی مضی الثلث الثانی یرید بذلک برامہ بالافطار معھا فلم یزل قائما فنادی بصوت حزین وقلب مغموم السلام علیک یا اماہ فرجع واستقبل المحراب حتی طلع الفجر ثم وضع خدہ علی خدھا وفمہ علی فمھا وھو ینادیھا باکیا بکاء شدیدا السلام علیک یا اماہ قد مضی اللیل واقبل النھار ھذا وقت فریضۃ الرحمن فبکت ملائکۃ السموات وبکت الجن من حولہ وارتعد الجبل من تحتہ

جواب دیا میں وہ ہوں کہ کسی چھوٹے بڑے پر رحم نہیں کرتا۔ مجھے قابض الارواح کہتے ہیں۔ حضرت مریم نے فرمایا۔ زیارت کرنے آئے ہو یا جان نکالنے۔ کہا کہ مرنے کے لیئے تیار ہو جاؤ۔ آپ بولیں کیا اتنی بھی مہلت نہیں کہ میں اپنے پیارے۔ اپنے کلیجے کی کور۔ اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک۔ یعنے حضرت عیسےٰ کو دیکھ لوں ملک الموت نے کہا مجھے مہلت دینے کی اجازت نہیں میں تو حکم کا بندہ ہوں مجھ میں بطور خود ایک مچھر کی جان نکالنے کی بھی طاقت نہیں خدا کا حکم ہے کہ بلا تاخیر آپکی روح نکال لوں۔ حضرت مریم نے کہا اچھا تمہیں جو حکم ہوا ہے اسکی تعمیل میں دیر نکرو۔ چنانچہ ملک الموت نے آپکی روح قبض کر لی۔ حضرت عیسےٰ عشاء کے وقت واپس آئے اور ماں کو محراب میں بحالت خواب دیکھکر یہ خیال کیا کہ یہ نماز ادا کر چکی ہونگی۔ ساگ پات کو ایکطرف رکھکر آپ نماز میں کھڑے ہو گئے۔ تہائی رات کے بعد ڈرتے ڈرتے کئی بار آواز دی کہ اے ماں عبادت الٰہی کے لیئے اُٹھیئے۔ لیکن جب جواب نہ ملا تو دلمیں کہا کہ بعض موقع پر میٹھی نیند آجایا کرتی ہے چنانچہ پھر محراب میں جا کر مصروف عبادت ہو گئے اور دو تہائی رات گزر گئی۔ چونکہ آپ کو یہ منظور تھا کہ ماں کے ساتھ روزہ افطار کریں اسلیئے پھر انہیں جگایا۔ مگر جواب نہ ملا یہانتک کہ صبح ہو گئی۔ اسوقت حضرت عیسےٰ بہت روئے اور یہ کہا کہ اے ماں تم پر سلام۔ اب تو دن نکل آیا۔ خدا کے فرض ادا کرنے کا وقت ہے۔ اِس سے آسمان کے فرشتے اور اطراف و جوانب کے جنات سب رو پڑے۔ اور پہاڑ لرز گیا۔

فاوحى الله تعالى الى الملائكة ما يبكيكم قالوا الٰهنا انت اعلم فاوحى الله انى اعلم وانا ارحم الراحمين
فاذا مناد ينادى يا عيسى ارفع رأسك فقد ماتت امك فاعظم الله اجرك فرفع عيسى عليه السلام رأسه
يقول من لوحشتى ومن لوحدتى ومن انس به فى غربتى ومن يعيننى فى عبادتى فاوحى الله تعالى الى الجبل
ان كلم روحى بالموعظة فقال الجبل يا روح الله ما هذا الجزع او تريد مع الله انيسا ثم هبط من ذلك
الجبل الى قرية من قرى بنى اسرائيل فنادى السلام عليكم يا بنى اسرائيل فقالوا من انت يا عبد الله
فقد اضاء حسن وجهك دورنا فقال انا روح الله ان امى قد ماتت غريبة فاعينونى على غسلها
وكفنها ودفنها قالوا يا روح الله ان هذا الجبل كثير الافاعى والحيات لم يسلكه آباؤنا واجدادنا منذ
ثلثمائة عام فرجع عيسى عليه السلام الى الجبل فاذا هو قد وجد شابين جميلين فسلم عليهما فردا
عليه ثم قال لهما ان امى قد ماتت غريبة فى هذا الجبل فاعينانى على تجهيزها فقال احدهما هذا
ميكائيل وانا جبرائيل وهذا الحنوط والاكفان من عند ربك فان الحور العين قد هبطن الآن من الجنة
لغسلها وكفنها وشق جبرائيل عليه السلام قبرها من راس الجبل فدفنوها فيه بعد ان صلوا عليها
وشيعوا جنازتها ثم قال عيسى عليه السلام اللهم انك ترى مكانى وتسمع كلامى ولا يخفى عليك شئ من امرى فان امى ماتت
ولم اشهدها عند وفاتها فائذن لها تكلمنى فاوحى الله تعالى اليه انى قد اذنت لها فجاء عيسى عليه السلام ووقف على قبرها

اللہ تعالےٰ نے فرشتوں سے رونے کا سبب پوچھا۔ عرض کیا الٰہی تو خوب جانتا ہے۔ حکم ہوا کہ میں ارحم الراحمین
ہوں۔ اتنے میں غیب سے ندا آئی کہ اے عیسےٰ تمہاری ماں انتقال کر گئیں۔ آپنے روتے ہوئے فرمایا اب
میری وحشت اور تنہائی کا مونس۔ میرے سفر کا رفیق۔ اور مجھے عبادت میں مدد دینے والا کون ہے۔ اللہ تعالےٰ
نے پہاڑ کو حکم دیا کہ ہمارے طرف سے عیسےٰ کو نصیحت کرو۔ پہاڑ نے کہا اے عیسےٰ۔ یہ گھبراہٹ کیوں ہے۔ کیا تم
خدا کے ہوتے ہوئے کوئی اور مونس چاہتے ہو؟ پھر آپ پہاڑ سے اتر کر بنی اسرائیلوں کی ایک بستی میں گئے
اور بلند آواز سے کہا کہ السلام علیکم۔ انہوں نے جواب دیا کہ تم کون ہو۔ تمہارے چہرہ کی چمک نے ہمارے
گھر بار روشن کر دیئے ہیں۔ فرمایا میں روح اللہ ہوں اس پہاڑ پر میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے کفن
دفن کے متعلق میری مدد کرو۔ انہوں نے کہا کہ یہ پہاڑ تو سانپ بچھوؤں کا کھدانہ ہے۔ تین سو برس سے
ہمارے باپ دادا ادھر کا رستہ تک نہیں چلے۔ عیسےٰ مایوس ہو کر پہاڑ پر واپس آئے دو خوبصورت نوجوانوں
کو دیکھا۔ اور سلام کے بعد یہ کہا کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ تجہیز و تکفین میں میری اعانت کرو۔
انمیں سے ایک نے کہا کہ یہ میکائیل ہیں اور میں جبرئیل۔ یہ کفن ہے اور یہ خوشبو۔ انکے غسل کفن کیلئے
جنت کی حوریں آنے والی ہیں چنانچہ جبرئیل نے پہاڑ کی چوٹی پر قبر کھودی۔ اور نماز پڑھا کر دفن کر دیا
پھر عیسےٰ نے فرمایا الٰہی تو میری باتیں سنتا اور میرا امر جانتا ہے تجھ پر کوئی شے مخفی نہیں میری ماں نے ایسے
وقت وفات پائی کہ میں حاضر نہ تھا۔ انکو مجھ سے ہمکلام ہونے کی اجازت دیجئے چنانچہ اجازت ہو گئی۔ عیسےٰ نے انکی

فنادا ها بصوت حزین السلام علیك یا اماه فاجابته من القبر یا حبیبی یا قرة عینی قال لها یا اماه کیف وجدت مقیلك ومصیرك وکیف رأیت القدوم علی ربك قالت مقیلی خیر مقیل ومصیری خیر مصیر قدمت علی ربی فوجدته راضیا غیر غضبان قال یا اماه کیف وجدت الم الموت قالت والذی بعثك بالحق نبیا ما ذهبت مرارة الموت من حلقی وهیبة ملك الموت بین عینی فعلیك السلام یا حبیبی الی یوم القیمة (حکی) ان فاطمة الزهراء بنت النبی علیه السلام لما ماتت حمل جنازتها اربعة نفر زوجها علی وابناها الحسن والحسین وابو ذر الغفاری رضی الله عنهم اجمعین فلما وضعوها علی شفیر القبر قام ابو ذر فقال یا قبر اتدری من التی جئنا بها الیك هی فاطمة الزهراء بنت رسول الله علیه السلام وزوجة علی المرتضی وام الحسن والحسین فسمعوا نداء من القبر یقول ما انا موضع حسب ونسب انما انا موضع العمل الصالح فلا ینجو منی الا من کثر خیره وسلم قلبه وخلص عمله (کذا فی مشکوة الانوار) قال الفقیه ابو اللیث السمرقندی من اراد ان ینجو من عذاب القبر فعلیه ان یلازم اربعة اشیاء ویجتنب اربعة اشیاء فاما التی یلزم ان یلازمها فمحافظة الصلوة والصدقة وقراءة القرآن وکثرة التسبیح فانها تضیٔ القبر وتوسعه واما التی یلزم الاجتناب عنها فالکذب والخیانة والنمیمة والبول قائما قال علیه السلام استنزهوا عن البول قائما فان عامة عذاب القبر منه (مشکوة الانوار) قال بعض العلماء ان العذاب علی الروح دون البدن وقال بعض آخر انه علی البدن دون الروح

غمناک آواز سے پکارا کہ اے ماں السلام علیک۔ انہوں نے جواب دیا کہ اے قرۃ العین وعلیک السلام عیسےٰ نے فرمایا۔ کہیئے کیا گزری کیسا ٹھکانا ملا۔ خدا نے کیا معاملہ کیا۔ جواب ملا کہ اچھی گزری۔ بہت اچھا ٹھکانا ملا۔ میں نے اپنے خدا کو رضامند پایا۔ پھر پوچھا کہ موت کے الم کا کیا حال ہے۔ جواب دیا کہ میرے حلق سے موت کی تلخی۔ اور آنکھوں کے آگے سے ملک الموت کی ہیبت ابتک نہیں گئی۔ اے حبیب تا قیامت تجھ پر سلام۔ **حکایت** حضرت فاطمہ زہرا کا جب انتقال ہوا تو علیؓ حسنؓ حسینؓ اور ابوذر غفاری نے انکا جنازہ اٹھایا۔ اور جب قبر کے کنارے پر رکھا تو ابوذر کھڑے ہو گئے اور یہ کہا کہ اے قبر تجھے معلوم ہے کہ یہ کسکا جنازہ ہے۔ یہ فاطمہ بنت رسول اللہ۔ زوجۂ حضرت علیؓ۔ اور حسن حسینؓ کی والدہ ہیں۔ اسکے جواب میں قبر کی جانب سے ندا آئی کہ میں حسب نسب کی جگہ نہیں ہوں۔ بلکہ مقام جزائے عمل ہوں۔ مجھ سے اسکو نجات ملیگی جسکے نیک اعمال زیادہ ہوں (مشکوۃ الانوار) فقیہ ابو اللیث کا قول ہے کہ جو شخص عذاب قبر سے نجات حاصل کرنا چاہے وہ چار چیزوں پابندی سے کرے (۱) نماز کی محافظت (۲) صدقہ (۳) قرآن پڑھنا (۴) تسبیح۔ اور چار چیزوں سے قطعاً پرہیز کرتا ہے (۱) جھوٹ بولنا (۲) خیانت (۳) چغلخوری (۴) کھڑے ہو کر پیشاب کرنا پیغمبر خدا فرماتے ہیں۔ کھڑے ہو کر پیشاب نہ کیا کرو کیونکہ اکثر عذاب قبر کا باعث یہی ہے (مشکوۃ الانوار) بعض علماء کا قول ہے کہ عذاب روح پر ہوتا ہے بدن پر نہیں ہوتا۔ بعض اسکے برعکس کہتے ہیں

وقال بعض في تعذيب على الروح واطلعت الى غير ذلك من الاقوال فان قيل لا يجوز ان يعذب البدن الا انه خال عن الروح فيمتنع عذابه قلت ان الله قادر ان يخلق فيه نوع حياة قدر ما يكن الالم والتنعم من غير اعادة الروح اليه لئلا يحتاج الى نزعه بعده قال بعض العلماء يجعل الروح في جسده كما كان في الدنيا ويجلس فيسال وقال بعضهم يكون السؤال للروح دون الجسد وقال بعضهم يدخل الروح في جسده الى صدره وقال الآخرون يكون بين جسده وكفنه وفي كل ذلك قد جاءت الآثار والصحيح عند اهل العلم ان يقر العبد بعذاب القبر ولا يشتغل بكيفيته (من شرح العقائد ملخصا) سئل ابو بكر رضي الله عنه عن الارواح حين تخرج من الاجساد اين تذهب قال في ثمانية مواضع اما ارواح الانبياء والمرسلين فمقرها جنات عدن واما ارواح العلماء فمقرها جنات الفردوس واما ارواح السعداء فمقرها جنات عليين واما ارواح الشهداء فتطير مثل الطيور في الجنة حيث شاءت واما ارواح المؤمنين المذنبين فتكون معلقة في الهواء لا في الارض ولا في السماء الى يوم القيمة واما ارواح اولاد المؤمنين فتكون في جبل من المسك واما ارواح الكافرين فتكون في سجين يعذبون مع اجسادهم الى يوم القيمة قال الله تعالى في كتابه الكريم (كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِي سِجِّينٍ) والله اعلم بحقيقة الحال ولله الحمد في كل مقال سوى الكفر والضلال فعليك بالاوامر الامتثال

اور بعض کی رائے یہ ہی کہ عذاب کا تعلق روح اور بدن دونوں سے ہے۔ اب اگر کوئی یہ کہے کہ بدن کو عذاب نہیں دیا جا سکتا کیونکہ جب بدن میں روح نہ رہی تو عذاب کا ہونا غیر ممکن۔ ہم اس کا جواب یہ دیتے ہیں کہ اللہ اس پر قادر ہے کہ میت میں اس قدر حیات کا مادہ پیدا کر دے کہ وہ الم و عیش کا مزہ حاصل کر سکے اور اُس کے بدن میں وہ روح نہ ڈالے جسے دوبارہ نکالنا پڑے۔ بعض علماء کہتے ہیں میت کے بدن میں وہی روح ڈالی جاتی ہے جو دنیا میں تھی۔ اور اُسے بٹھا کر سوال کیا جاتا ہے۔ بعض کی رائے ہے کہ سوال روح سے ہوتا ہے جسم سے نہیں ہوتا۔ بعض کا مقولہ یہ ہے کہ فقط سینہ تک روح ڈالی جاتی ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ روح جسم اور کفن کے مابین ہوتی ہے ہر شخص نے اپنا مدعا آثار سے ثابت کیا ہے۔ مگر اہل علم کے نزدیک صحیح بات یہ ہے کہ آدمی عذاب قبر کا اقرار کرے لیکن اسکی کیفیت معلوم کرنے میں مشغول نہو (شرح عقائد) کسی نے ابو بکرؓ سے سوال کیا کہ روح بدن سے نکلکر کہاں چلی جاتی ہے آپنے جواب دیا اسکے آٹھ ٹھکانے ہیں (۱) انبیاء و مرسلین کی روح جنت عدن میں رہتی ہے (۲) علماء کی جنت الفردوس میں (۳) نیک لوگوں کی جنات علیین میں (۴) شہیدوں کی جنتی طائروں کے پوٹوں میں (۵) گنہگار مومنوں کی تا قیامت ادہر میں (۶) اولاد مومنین کی مشک کے پہاڑ میں (۷) کافروں کی سجین میں (۸) منافقوں کی دوزخ میں چنانچہ قرآن مجید میں ہے اِنَّ کِتَابَ الْفُجَّارِ لَفِیْ سِجِّیْنٍ۔ کافروں کی روحیں قیامت تک سجین میں معذب رہتی ہیں۔ (واللہ اعلم) کفر و ضلال کے سوا ہر حالت میں حمد اسی کیلئے ہے آدمی کو چاہیے احکام الٰہی بجا لائے

وهو منزه عن الكفو والمثال لا تؤاخذنا بجرمنا يا ذا الجلال والاكرام وقد قيل ان الخلائق اذا انتبهوا من القبور يقفون وقوفا على المواضع التي نشروا منها يوم القيمة اربعين سنة لا ياكلون ولا يشربون ولا يجلسون ولا يتكلمون قيل يا رسول الله بم يعرف اهل الدين يوم الدين قال ان امتي يوم القيامة غر محجلون من آثار الوضوء وفي الخبر اذا كان يوم القيمة بعث الله الخلائق من قبورهم فتأتي ملائكة الى راس قبور المؤمنين فيمسحون رؤسهم من التراب وينثرون التراب عنهم الا موضع سجودهم فيمسح الملائكة تلك المواضع فلا يذهب منها فينادي المنادي يا ملائكتي ليس ذلك تراب قبورهم انما هو تراب محاريبهم دعوا ما عليهم حتى يعبروا الصراط ويدخلوا الجنة حتى ان كل من ينظر اليهم يعلم انهم خدامي وعبادي وروي عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا كان يوم القيمة وبعث من في القبور اوحى الله الى رضوان اني قد اخرجت الصائمين من قبورهم جائعين عاطشين فاستقبلهم بشهواتهم في الجنان فيصيح رضوان ايها الغلمان وايها الولدان الذين لم يبلغوا الحلم تعالوا فيأتون بطباق من نور ويجتمعون عند رضوان اكثر من عدد التراب واقطار الامطار وكواكب السماء واوراق الاشجار بالفاكهة الكثيرة والاطعمة النفيسة والاشربة اللذيذة فيتلقونهم ويطعمونهم من ذلك ويقال لهم كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ الآية

اور کفو ومثل سے بیچارہے۔ اے ذوالجلال والاکرام گناہون کے باعث ہم سے مواخذہ نہ کر کہتے ہین لوگ قبرون سے اٹھکر چالیس برس تک اپنی اپنی جگہ کھڑے رہین گو وہان کھانا۔ پینا بولنا بیٹھنا کچھہ نہ ہوگا۔ لوگون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ قیامت کے دن اہل دین کیونکر پہچانے جاینگے۔ فرمایا آثار وضو کے باعث انکی پیشانیان اور ہاتھہ پاؤن چمکتے ہونگے حدیث شریف مین ہے کہ قیامت کے دن جبکہ خدا تعالی مخلوق کو قبرون سے اٹھائیگا تو فرشتے مومنونکی قبرون پر آکر انکے سرونکی مٹی پونچھینگے اور موضع سجود کے علاوہ سارے جسم سے مٹی جہاڑینگے مگر پیشانیون سے مٹی کا اثر زائل ہوگا اسوقت ندا ہوگی کہ اے فرشتو یہ قبرونکی مٹی نہین ہے بلکہ مسجدونکی ہے ان کو چھوڑدو تاکہ پلصراط سے گزرکر جنت مین داخل ہوجائین۔ اور دیکھنے والے سمجھ لین کہ یہ میرے خادم اور بندے ہین جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول خدا فرماتے ہین قیامت کے دن لوگ جب قبرون سے اٹھائے جائینگے تو رضوان کو حکم ہوگا کہ مین نے روزہ دارون کو انکی قبرون سے بھوکا پیاسا اٹھایا ہے جنت مین انکی مہمانی کا سامان تیار رکھنا چاہیے رضوان کی طرف سے ندا ہوگی کہ اے غلمانو۔ اور اے نابالغ لڑکو۔ اوہر آو۔ سب کے سب نور کے طبق لیکر رضوان کے پاس آجائینگے۔ انکی تعداد بارش کے قطرون اور آسمان کے تارون سے زیادہ ہوگی۔ اور ان طبقون مین کھانے پینے کے نہایت لذیذ سامان ہونگے۔ پھر روزہ دارون کو خطاب ہوگا کہ تم گزشتہ ایام کے نیک عملون کے باعث خوب کھاؤ پیو۔ چین اڑاؤ

مروی عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلاثة نفر تصافحهم
الملائکة یوم یخرجون من قبورهم الشهداء والقائمون شهر رمضان والصائمون یوم عرفة عن عائشة
رضی الله تعالیٰ عنها قالت قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یا عائشة ان فی الجنة قصرا من در
ویاقوت وزبرجد وذهب وفضة قلت یا رسول الله لمن هذا قال لمن صام یوم عرفة یا عائشة ان
احب الایام الی الله یوم الجمعة ویوم عرفة لما فیهما من الرحمة وان ابغض الایام الی ابلیس یوم الجمعة
ویوم عرفة یا عائشة من اصبح صائما یوم عرفة فتح الله له ثلاثین بابا من الخیر واغلق عنه ثلاثین
بابا من الشر فاذا افطر وشرب الماء یستغفر له کل عرق فی جسده ویقول اللهم ارحمه الی طلوع الفجر
وفی خبر آخر یخرج الصائمون من قبورهم ویعرفون بریح صیامهم ویلقون بالموائد والاباریق یقال لهم
کلوا فقد جعتم حین شبع الناس واشربوا فقد عطشتم حین روی الناس استریحوا فیا کلون
ویشربون ویستریحون والناس فی الحساب وقد جاء فی الخبر لا یبلی عشرة نفر النبی والغازی
والعالم والشهید وحافظ القرآن والمؤذن والمرأة اذا ماتت فی نفاسها ومن قتل مظلوما ومن مات یوم
الجمعة ولیلتها وفی الخبر عن النبی علیه السلام یحشر الناس یوم القیمة کما ولدتهم امهاتهم حفاة عراة

ابن عباس رضی سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی الله علیه وسلم نے فرمایا قبروں سے اٹھتے وقت تین شخصوں سے
فرشتے مصافحہ کرینگے (۱) شہید (۲) رمضان مین عبادت کرنے والے (۳) عرفہ کے دن روزہ رکھنے والے
حضرت عائشہ رضی سے مروی ہے کہ رسول خدا فرماتے ہین۔ اے عائشہ جنت مین موتی یاقوت زبرجد اور سونے
چاندی کا ایک محل ہے۔ مین نے کہا اسمین کون رہے گا۔ فرمایا عرفہ کے دن کا روزہ دار۔ اے عائشہ خدا
کے نزدیک جمعہ اور عرفہ کا دن تمام دنون سے بہتر ہے کیونکہ ان مین رحمت بکثرت نازل ہوتی ہے اور
شیطان ان دونون دنون کو بہت برا جانتا ہے۔ اے عائشہ عرفہ کے روزہ دار کے لئے خیر کے تیس
دروازے کشادہ اور شر کے تیس دروازے بند ہو جاتے ہین اور افطار کے وقت جب پانی پیتا ہے تو
بدن کی ایک ایک رگ اسکے لئے طالب مغفرت ہوتی ہے اور یہ کہتی ہے الہی طلوع فجر تک اس پر رحمت
نازل کر۔ دوسری حدیث مین ہے روزہ دار اپنی قبرون سے نکلکر روزہ کی بُو سے پہچانے جائینگے۔
طرح طرح کے کھانے اور آفتابے اُن کے سامنے پیش ہون گے۔ اور یہ حکم ہوگا کہ خوب کھاؤ پیؤ چین
کرو۔ کیونکہ اور لوگون کے کھانے پینے کے وقت تم بھوکے پیاسے رہے ہو۔ چنانچہ روزہ دار عیش و
عشرت مین مشغول ہونگے۔ اور دیگر آدمی حساب وکتاب مین۔ ایک اور حدیث مین ہے کہ دس آدمیون کو زمین
نہین کھاتی نبی کو۔ غازی کو۔ عالم کو۔ شہید کو۔ حافظ قرآن کو۔ مؤذن کو۔ نفاس مین مرنے والی عورت کو۔
مظلوم مقتول کو۔ اور جمعہ کے دن یا اسکی رات مین مرنے والے کو۔ پیغمبر خدا سے روایت ہے کہ قیامت کے دن
لوگ ننگے پاؤن ننگے بدن۔ اپنی اپنی قبرون سے اسطرح نکلین گے گویا آج ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہین

وقالت عائشة رضي الله تعالى عنها الرجال والنساء قال نعم قالت واسوأتاه ينظر بعضهم بعضا فضرب النبي عليه السلام يده على منكبها وقال يا ابنة ابن ابي قحافة اشتغل الناس يومئذ عن النظر وشخصت ابصارهم الى السماء يقفون اربعين سنة لا يأكلون ولا يشربون فمنهم من يبلغ العرق الى قدميه ومنهم من يبلغ الى ساقيه ومنهم من يبلغ الى بطنه ومنهم من يبلغ الى صدره فالعرق فيكون من طول الوقوف قالت قلت يا رسول الله هل يحشر واحد كاسيا يوم القيمة قال الانبياء واهلهم وصائمو رجب وشعبان ورمضان على الولاء وكل الناس جياع يومئذ الا الانبياء واهل بيتهم وصائمو رجب وشعبان فانهم شباع لا جوع لهم ولا عطش و يساقون باجمعهم الى المحشر عند بيت المقدس بارض يقال لها الساهرة قال الله تعالى فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ الاية ويقال ان الخلائق في عرصات القيمة يكونون مائة وعشرين صفا طول كل صف مسيرة اربعين الف سنة وعرض كل صف مسيرة عشرين الف سنة ويقال ان المؤمنين منهم ثلاثة صفوف والباقي كفرة وروي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال ان امتي مائة وعشرون صفا وهذا هو الصحيح وصفة المؤمنين انهم بيض الوجوه غر محجلون وصفة الكافرين انهم سود الوجوه مقرنون مع الشياطين (دقائق الاخبار)

عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مرد عورت سب اسی طرح ہوں گے۔ جواب دیا۔ ہاں۔ آپ بولیں افسوس ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھے گا۔ حضور نے اپنا ہاتھ اُن کے کندھوں پر رکھکر فرمایا اے ابوبکرؓ کی بیٹی اُس دن لوگوں کو دیکھنے بھالنے کی فرصت نہ ملے گی۔ سب کی آنکھیں آسمان کی طرف پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی۔ چالیس برس تک نہ کھانا ملے گا نہ پانی۔ بعض قدم تک۔ بعض پنڈلیوں تک۔ بعض پیٹ تک اور بعض لوگ سینہ تک پسینے میں غرق ہوں گے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کوئی شخص کپڑوں سمیت بھی اٹھے گا یا نہیں۔ فرمایا ہاں۔ تمام انبیا اور اُن کے اہلبیت اور رجب شعبان رمضان کے روزے رکھنے والے۔ انکا حشر کپڑوں سمیت ہوگا اور ان کے سوا تمام مخلوق بھوکی پیاسی اُٹھے گی محشر کے دن تمام مخلوق بیت المقدس کے متصل ایک مقام میں جسکا نام ساھرہ ہے، اکٹھی ہوگی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَإِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ فَإِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ۔ بعض رِوایتوں میں ہے کہ عرصہ قیامت میں ایک سو بیس صفیں ہونگی ہر صف کا طول چالیس ہزار برس اور عرض بیس ہزار برس کا ہوگا۔ اِن میں مومنوں کی تین صفیں ہوں گی اور کافروں کی ستانوے۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ میری امت کی ایک سو بیس صفیں ہوں گی۔ یہ روایت زیادہ صحیح ہے۔ مومنوں کی پہچان یہ ہے کہ اُن کی پیشانیاں درخشاں۔ اور ہاتھ پاؤں سفید ہونگے اور کافر سیاہ ہو کر شیاطین کے ساتھ رہینگے

سورة الحج

بسم الله الرحمن الرحيم

يَاأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ تحريكها للاشياء على الاسناد المجازي وقيل هي زلزلة تكون قبيل طلوع الشمس من مغربها واضافتها الى الساعة لانها من اشراطها شَيْءٌ عَظِيمٌ علل امرهم بالتقوى بفظاعة الساعة ليتصوروها بعقولهم ويعلموا انه لا يؤمنهم منها سوى التدرع بلباس التقوى فيبقوا على انفسهم ويتقوها بملازمة التقوى يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ تصوير لهولها والضمير للزلزلة ويوم منصوب بتذهل وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا جنينها وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى كانهم سكارى وَمَا هُم بِسُكَارَى على الحقيقة وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ فارهقهم هوله بحيث طير عقولهم واذهب تمييزهم (قاضي) عن جابر عن النبي عليه السلام انه قال ما جلس قوم مجلسا ثم تفرقوا على غير صلوة على النبي عليه السلام الا تفرقوا على انتن من ريح الجيفة وعن ابي هريرة رضي الله عنه انه قال قال عليه السلام من نسي الصلوة على نسي طريق الجنة (شفاء شريف) عن علي ابن ابي طالب عن النبي عليه السلام انه قال يأتي على الناس زمان لا يبقى من الاسلام الا اسمه ولا من الدين الا رسمه ولا من القرآن الا درسه يعمرون مساجدهم وهي خراب عن ذكر الله

سورة الحج

بسم الله الرحمن الرحيم

يَاأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ الآية ۔ لوگو ۔ اپنے خدا سے ڈرتے رہو بیشک قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے ۔ اشیاء کے لئے ساعت کی تحریک اسناد مجازی ہے ۔ اور بعض کا قول ہے کہ اس سے وہ زلزلہ مراد ہے جو طلوع آفتاب جانب مغرب سے پہلے ہوگا اسکو ساعت کی طرف اسلئے منسوب کیا ہے کہ زلزلہ ساعت کی شرط میں داخل ہے ۔ اس آیت مین قیامت کی گھبراہٹ کو تقوی کی علت فرمایا ہے تا کہ یہ معلوم ہو جائے کہ بجز تقوی کے اور کوئی چیز بھی اُس سے نجات نہین دے سکتی ۔ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ الآية ۔ جس دن تم اُسے دیکھو گے تو یہ حال نظر آئے گا کہ ہر دودھ پلانے والی اپنے بچہ کو بھول جائے گی ۔ یہ احوال قیامت کی تصویر ہے ۔ اور ضمیر زلزلہ کی طرف راجع ہے اور لفظ یوم تذہل کے سبب منصوب ہے ۔ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ الآية اور ہر حمل والی اپنا حمل گرا دے گی ۔ اور تو لوگون کو گویا نشہ مین دیکھیگا حالانکہ وہ درحقیقت نشے مین نہ ہون گے ۔ لیکن خدا کا عذاب سخت ہے ۔ قیامت کے ہول سے لوگون کی عقل اور ہوش حواس سب جاتے رہین گے ۔ (قاضی بیضاوی) جابرؓ سے روایت ہے کہ پیغمبر خداؐ نے فرمایا ۔ جو جماعت کسی مجلس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بغیر درود پڑھے اُٹھ کھڑی ہوئی وہ گویا کسی مردار جانور کی سڑی ہوئی لاش کے پاس سے اُٹھی ہے ۔ ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہین کہ رسول خداؐ فرماتے ہین جو شخص مجھپر درود بھیجنا بھول گیا وہ گویا جنت کا رستہ بھول گیا (شفاء شریف) علیؓ ابن ابی طالب سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ اسلام کا فقط نام اور دین کی فقط رسم اور قرآن کا فقط درس باقی رہیگا اُن کی مسجدین بظاہر آباد ہونگی لیکن حقیقت مین ذکر الٰہی سے خالی ہون گی ۔

اشر اهل ذلك الزمان علماؤهم منهم تخرج الفتنة واليهم تعود وهذه علامات القيامة (زبدة)
عن حذيفة بن اسيد الغفاری قال اطلع علينا النبی عليه السلام ونحن نتذاكر فقال عليه السلام
ما تذاكرون قلنا نذكر الساعة قال انها لن تقوم حتى تروا قبلها عشر آيات فذكر عليه السلام الدخان
والدجال ودابة الارض وطلوع الشمس من مغربها ونزول عيسى عليه السلام وياجوج وماجوج وثلاثة
خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزيرة العرب واخر ذلك نار تخرج من اليمن
تطرد الناس الى محشرهم (زبدة) الدجال هو بلاء عظيم لا بلاء مثله من لدن آدم عليه السلام الى
يوم القيمة ويفعل بالاستدراج من خوارق العادة ما لا يحصى عدده ويدعی الالوهية واحدی
عينيه عمياء وبين عينيه مكتوب هذا كافر (شرح بركوی للقنوی) بلاء الدخان بين المشرق
والمغرب ويبقى مقدار اربعين يوما يكون المؤمن مثل مسوس الزكام والكافر كالسكران يخرج
من انوفهم واذانهم وادبارهم (شرح بركوی للقنوی) تخرج دابة الارض فی الكعبة عند الصفا
تتكلم بلسان فصيح وتملأ وجه الارض بالعدل ومعها عصا موسى عليه السلام وخاتم سليمان
عليه السلام اذا ضربت بالعصا على جبهة المؤمن يكتب هذا مؤمن واذا ختمت بالخاتم على جبهة
الكافر يكتب هذا كافر (شرح بركوی للقنوی)

اس زمانہ کے علما سب سے زیادہ شریر ہوں گے۔ فتنے انھیں سے نکلکر انھیں کی طرف رجوع کر جائیں گے اور یہ علامات قیامت ہیں (زبدۃ) حذیفہ بن اسید غفاری سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک بار ہمارے پاس ایسی حالت میں تشریف لائے کہ ہم قیامت کا ذکر کر رہے تھے فرمایا تم کس چیز کا ذکر کرتے ہو ہم نے عرض کیا قیامت کا فرمایا جبتک دس علامتیں تم اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ لوگے قیامت ہرگز قایم نہوگی۔ دھواں۔ دجال۔ دابۃ الارض۔ مغرب سے آفتاب کا طلوع۔ عیسیٰ کا نزول۔ یاجوج ماجوج۔ ملک مشرق۔ ملک مغرب۔ اور جزیرہ عرب کا خسف سب کے بعد یمن سے ایک آگ نکلے گی کہ لوگوں کو محشر کی طرف اکٹھا کر لیجائے گی۔ (زبدہ) دجال ایسی بڑی بلا ہے کہ آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک اسکی نظیر نہیں ملتی۔ دجال بطور استدراج بے انتہا شعبدے دکھلائیگا اور خدائی دعوے کریگا۔ ایک آنکھ کانی ہوگی اور پیشانی پر ھذا کافر لکھا ہوا ہوگا۔ (شرح برکوی) دھواں مشرق سے مغرب تک چالیس روز تک گھٹا رہے گا۔ اسکے اثر سے مومنوں پر زکام کی سی حالت طاری ہو جائے گی۔ اور کافروں کو نشا سا چڑھ جائے گا۔ اُن کے کان ناک اور مقعد سے دُھواں نکلے گا۔ (شرح برکوی) دابۃ الارض مکہ میں کوہ صفا کے پاس سے نکلے گا۔ اسکی زبان نہایت فصیح ہوگی۔ اور روئے زمین کو عدل سے بھر دے گا۔ اسکے پاس عصائے موسوی اور مہر سلیمانی ہوگی۔ وہ اس سے مومن کی پیشانی پر ھذا مؤمن لکھدیگا۔ اور اس سے کافر کے ماتھے پر ھذا کافر کی مہر لگائیگا (شرح برکوی)

نزل عيسى عليه السلام في الشام في المنارة البيضاء ويقتل الدجال بحيث لو تركه لذاب كالملح في الماء ويعمل بشرع محمد عليه السلام (شرح بركوى للقنوى) ويأجوج ومأجوج صنفان صنف طويل جدا وصنف قصير جدا الآن موجودان وراء السد الذي بناه اسكندر ذو القرنين اذا جاء الوقت يخرجان عن حجابهما لا يعد ولا يحصى بحيث لا تبقى قطرة في بحيرة طبرية من شربهما (شرح بركوى للقنوى) وقال عليه السلام للساعة اشراط عدم نفاق الاسواق يعني الكساد وقلة المطر والنبات وتفشو الغيبة ويؤكل الربا وتظهر اولاد الزنا ويعظم رب المال وتعلو اصوات الفسقة في المساجد ويظهر اهل المنكر على اهل الحق (تنبيه الغافلين) عن ابي هريرة رضي الله عنه قال عليه السلام اذا اتخذ الفئ دولا والامانة مغنما والزكوة مغرما وتعلم لغير الدين واطاع الرجل امرأته وعق امه وقرب صديقه وبعد اباه وظهرت الاصوات في المساجد وساد القبيلة فاسقهم واكرم الرجل مخافة شره ولا يكرم عبد الله اي مخافة عذاب الله فتلك علامات القيامة (موعظة) عن ابن عباس رضي الله عنهما عن النبي عليه السلام انه قال لما خلق الله السموات والارض خلق الصور والصور احدى عشرة دائرة واعطاه الله تعالى اسرافيل عليه السلام وهو واضعه على فمه ناظرا ببصره الى العرش ينتظر حتى يؤمر وقال ابو هريرة ما الصور يا رسول الله قال عليه السلام هو قرن عظيم من النور والذي بعثني بالحق نبيا اعظم كل دائرة فيه كعرض السموات والارض وينفخ فيه ثلاث نفخات

حضرت عیسی علیہ السلام ملک شام مین سفید منارہ کے قریب نازل ہوکر دجال کو قتل کرینگے کیونکہ اگر آپ اسکو قتل نکرین تو وہ اسطرح گھل جائیگا جیسے پانی مین نمک پھر انکا عمل شریعت محمدؐ پر ہوگا (شرح برکوی) یاجوج ماجوج دو قسم کے ہین (۱) بہت چھوٹے (۲) بہت بڑے سد سکندری کے پرے یہ قوم اسوقت موجود ہے۔ قیامت کے قریب وہان سے نکلکر بحیرہ طبریہ کا تمام پانی پیجائیگی انکی گنتی شمار مین نہ آئیگی (شرح برکوی) پیغمبرؐ فرماتے ہین کہ قیامت کے لیے چند علامتین ہین۔ مثلا بازارون کا مندہ۔ بارش کی کمی۔ غیبت کی کثرت۔ سودخواری۔ حرامی بچونکی زیادتی۔ اہل دولت کی تعظیم۔ مسجدون مین فاسقون کا شوروغل۔ بُرون کا اہل حق پر غلبہ (تنبیہ الغافلین) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے جب لوگ مال غنیمت کو دولت اور امانت کو غنیمت اور زکوۃ کو جرمانہ سمجھنے لگین۔ اور دنیوی علم حاصل کرین اور آدمی جورو کا تابع اور مان کا نافرمان ہو۔ دوستون کا یگانہ اور باپ کا دشمن بنے اور مسجدون مین شوروغل ہونے لگے اور فاسق رئیس بنائے جائین اور برائی کے خوف سے آدمی کی تعظیم وتکریم ہونے لگے اور نیک بندون کی توقیر نہو تو یہ باتین علامات قیامت مین سے ہین (موعظہ) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا فرماتے ہین۔ اللہ تعالی نے صور کے گیارہ دائرے پیدا کئے ہین جسے حضرت اسرافیل منہ مین لئے حکم الہی کے منتظر کھڑے ہین۔ ابوہریرہ نے پوچھا کہ صور کیا چیز ہے۔ فرمایا نور کا بنا ہوا بہت بڑا سینگ ہے اور اسکے ہر دائرے کا عرض آسمان و زمین کے برابر ہے۔ یہ تین بار پھونکا جائے گا

نفخة الفزع و نفخة للصعق و نفخة للبعث یامر الله تعالی اسرافیل علیه السلام بالنفخة الاولی فینفخ فیه فیفزع من فی السموٰت ومن فی الارض وهو قوله تعالی وَيَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَفَزِعَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ ای یستغیث کل من فیها خوفا حتی تذهل کل مرضعة عما ارضعت وتضع کل ذات حمل حملها الایة وتصیر الولدان شیبا فیمکثون ماشاء الله ثم یامر الله تعالی اسرافیل علیه السلام ان ینفخ نفخة الصعق فینفخ فیموت من فیهما کما قال الله تعالی ونفخ فی الصور فصعق من فی السموٰت ومن فی الارض الا من شاء الله یعنی جبرائیل ومیکائیل واسرافیل وملک الموت وحملة العرش فیامر الله تعالی ملک الموت ان یقبض ارواحهم فیقبض ارواحهم ثم یقول الله تعالی لملک الموت من بقی من خلقی فیقول یا رب بقی العبد الضعیف ملک الموت فیقول الله تعالی یا ملک الموت الم تسمع قولی كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ اقبض روح نفسک فیجیء ملک الموت الی موضع بین الجنة والنار وینزع روحه فیصیح صیحة لو کان الخلق کلهم احیاء لماتوا من صیحته فیقول لو علمت ما للموت من الشدة والالم ما قبضت ارواح المؤمنین الا بالرفق ثم یموت فلا یبقی احد من الخلق فتبقی الارض خرابا اربعین سنة فیقول الله تعالی ایتها الدنیا الدنیة این الملوک واین ابناء الملوک واین الجبابرة واین الذین یاکلون رزقی ویعبدون غیری لمن الملک الیوم فلم یوجد احد یجیبه فیجیب بنفسه ویقول لله الواحد القهار

(۱) عام طور پر کھلبلی ڈالنے کے لیئے (۲) بیہوش کرنے کے لیئے (۳) حشر کے لیئے نفخہ اولی سے ہر متنفس خوف کے مارے گھبرا اُٹھے گا۔ چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَفَزِعَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ یعنی زمین وآسمان کے رہنے والے فریاد کرنے لگیں گے۔ دودھ پلانیوالی اپنے بچہ کو بھول جائے گی اور حمل والی اپنا حمل گرادیگی بچے خوف کے مارے بوڑھے ہوجائیں گے۔ پھر نفخہ ثانی سے ہر متنفس مرجائے گا چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے فَصَعِقَ مَن فِي السَّمَاوَاتِ وَمَن فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَن شَاءَ اللَّهُ۔ یعنی جبرئیل۔ میکائیل۔ اسرافیل عزرائیل اور حاملانِ عرش کے سوا سب مرجائینگے۔ اس کے بعد ملک الموت بحکم الٰہی ان فرشتوں کی جانیں نکال لینگے۔ پھر اللہ تعالی ملک الموت سے خطاب کریگا کہ اب کون باقی رہگیا ہی جواب دینگے کہ صرف تیرا ناتوان بندہ ملک الموت۔ حکم ہوگا ای ملک الموت تو نے كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ نہیں سنا۔ جاو اپنی جان دیدو چنانچہ ملک الموت جنت ودوزخ کے مابین ایک جگہ پہنچکر اپنی جان دیتے ہوئے اسقدر چیخیں چلائینگے کہ اگر تمام مخلوق زندہ ہوتی تو انکی چیخ سے سب کا دم نکل جاتا۔ اور اُسوقت یہ کہینگے کہ اگر مجھے موت کی شدت کا حال معلوم ہوتا تو مومنوں کی جانیں آسانی سے نکالتا۔ اسکے بعد زمین چالیس برس تک اجاڑ رہیگی۔ پھر اللہ تعالی فرمائیگا۔ ای دنیائے دنی آج بادشاہ اور انکی اولاد اور بڑے بڑے سرکش کہاں ہیں۔ اور آج میری دی ہوئی روزی کھاکر غیروں کے پوجنے والے کہاں ہیں آج کسکی بادشاہت ہے چنانچہ اسکا جواب کہیں سے نہ آئیگا اور اللہ تعالی خود ہی فرمائیگا لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ یعنی آج خدائے یکتا اور زبردست کی بادشاہی ہے

ثم يرسل الله تعالى الريح العقيم التي ارسلها على قوم عاد مقدار ما يخرج من ثقب الابرة فلا تترك على وجه الارض جبلا ولا تلا الا هدمته وجعلته مثل الاديم كما قال الله تعالى لا ترى فيها عوجا ولا امتا ثم يأمر الله السماء ان تمطر فتمطر السماء كمني الرجال اربعين يوما حتى يكون الماء فوق كل شئ اثنى عشر ذراعا فينبت الخلق بذلك كنبات البقل حتى تتكامل اجسادهم وتكون كما كانت ثم يحيي الله تعالى حملة العرش ثم يحيي الله اسرافيل وميكائيل وعزرائيل وجبرائيل فيحيون باذن الله ثم يأمر الله تعالى رضوان ان يدفع اليهم البراق والتاج وحلة الكرامة ورداء الكبرياء وازار العزة واللواء فيقفون بين السماء والارض فيقول جبرائيل عليه السلام ايتها الارض اين قبر محمد فتقول الارض في الذي بعثك بالحق ارسل الله علي الريح العقيم فجعلتني دكا دكا لا ادري قبره ثم يرفع من قبر النبي عليه السلام عمود من النور الى عنان السماء فيعلم جبرائيل انه قبر محمد فينطلقون اليه فيقفون فيبكي جبرائيل عليه السلام ويقولون ما بكاؤك فيقول لم لا ابكي يقوم محمد ويسألني عن امته ولا ادري اين امته فيهتز قبره وتنشق الارض ويقوم محمد عليه السلام فينفض التراب عن راسه وينظر عن يمينه وعن شماله فلا يرى من العمارات شيئا ويرى جبرائيل وميكائيل واسرافيل وعزرائيل فيقول يا جبرائيل اي يوم هذا

پھر اللہ تعالیٰ سوئی کے ناکے برابر وہ ہوا بھیجے گا جو قوم عاد پر بھیجی تھی۔ یہ ہوا روئے زمین کے پہاڑوں اور ٹیلوں کو ڈھا کر خاک کر دیگی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا یعنی زمین میں ٹیڑھا اور اونچا نیچا کہیں نظر نہ آئے گا۔ پھر آسمان سے چالیس روز تک وہ پانی برسیگا جسمیں منی کی سی خاصیت ہوگی اور اسقدر برسیگا کہ ہر چیز پر بارہ ہات چڑھ جائیگا۔ اس سے مخلوق ساگ پات کیطرح اوگنی شروع ہوگی۔ اور سب کے سب اپنے پورے جسم کے ساتھ جیسے تھے ویسے ہی موجود ہو جائینگے۔ پھر اللہ تعالیٰ حاملان عرش کو زندہ کریگا پھر جبرئیل۔ میکائیل۔ اسرافیل۔ عزرائیل۔ زندہ ہونگے۔ پھر رضوان بحکم الٰہی ان فرشتوں کو تاج و براق اور حلہ کرامت ردائے کبریائی اور ازار عزت اور لوائے حمد عنایت کریگی۔ اسوقت جبرئیل فرمائینگے کہ اے زمین محمد کی قبر کہاں ہے۔ زمین جواب دیگی کہ اللہ تعالیٰ نے ایک تند ہوا بھیجکر مجھے ریزہ ریزہ کر دیا ہے۔ اس لئے حضور کی قبر یاد نہیں رہی۔ پھر آپ کی قبر مبارک سے نور کا ایک ستون بلند ہوکر آسمان تک پہنچ جائے گا۔ جبرئیل اس سے قبر مبارک کو پہچان کر اُدھر تشریف لیجائیں گے اور روضہ مبارک پر کھڑے ہوکر روئیں گے۔ دیگر فرشتے رونے کا باعث پوچھیں گے۔ آپ جواب دینگے کہ آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قبر مبارک سے اُٹھکر اپنی امت کا حال پوچھیں گے۔ حالانکہ مجھے معلوم نہیں کہ امت مرحومہ کہاں ہے۔ اتنے میں قبر مبارک تھرائیگی اور زمین شق ہوگی اور حضرت محمد سر سے مٹی جھاڑتے ہوئے اُٹھیں گے۔ اور دہنے بائیں نظر فرمائینگے تو کوئی عمارت نظر نہ آئے گی۔ البتہ چار مقرب فرشتے سامنے آجائیں گے۔ آپ جبرائیل سے پوچھیں گے کہ یہ کونسا دن ہے۔

فيقول هذا يوم الحسرة ويوم الندامة وهذا يوم القيامة ويوم شفاعتك ويقول يا جبرائيل اين امتى
لعلك تركتهم على شفير جهنم وجئت لان تخبرنى بهم فيقول جبرائيل معاذ الله والذى بعثك بالحق
نبيا ما انشقت الارض عن احد قبلك ويضع التاج على راسه ويلبس الحلل ويركب البراق ويقول
يا اخى يا جبرائيل اين اصحابى ابوبكر وعمر وعثمان وعلى فاذا هم يقومون باذن الله تعالى ويأتى ملك
ومعه حلل وبراقات يلبسون ويركبون ويقومون عند النبى عليه السلام ثم يخر النبى عليه
السلام ساجدا باكيا يقول امتى امتى ثم يأتى من قبل الله صوت الى اسرافيل ان انفخ فى الصور
فينفخ فتخرج الارواح كانها النحل قد ملأت ما بين السماء والارض فتدخل فى الارض الى
الاجساد كما قال الله تعالى ثم نفخ فيه اخرى فاذا هم قيام ينظرون الاية فيبعث الخلائق
الى المحشر من الجن والانس غير الملائكة (زبدة الواعظين) عن معاذ بن جبل انه قال قلت
للنبى عليه السلام يا رسول الله اخبرنى عن قوله تعالى يوم ينفخ فى الصور فتاتون افواجا فبكى
عليه السلام حتى ابتلت ثيابه من دموع عينه فقال يا معاذ سالتنى عن امر عظيم يحشر امتى
على اثنى عشر صنفا (الاول) يحشرون من قبورهم ليس لهم يدان ولا رجلان فينادى
المنادى من قبل الرحمن هؤلاء الذين يؤذون الجيران فهذا جزاؤهم ومصيرهم الى النار
لقوله تعالى والجار ذى القربى والجار الجنب الاية

جواب ملیگا کہ یہ حسرت وندامت اور قیامت وشفاعت کا دن ہے۔ پھر آپ فرمائینگے کہ میری امت کہان
ہے کہیں تم اُن کو دوزخ کے کنارے تو نہیں چھوڑ آئے۔ جبرئیلؑ جواب دینگے۔ معاذ اللہ ایسا نہ ہوگا۔ خدا
کی قسم سب سے پہلے آپ ہی قبر مبارک سے ظاہر ہوئے ہین۔ اِس کے بعد آپکے سر پر تاج رکھا جائیگا۔ اور
حُلّہ زیب بدن فرماکر آپ براق پر سوار ہونگے۔ اور یہ فرمائینگے کہ اے جبرئیل ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ وعلیؓ
کہان ہین چنانچہ چارون زندہ کیے جائینگے۔ استنے مین ایک فرشتہ حُلّے اور براق لیکر حاضر ہوگا۔ اور چارون
حضرات براق پر سوار ہوکر رسول خدا کے ہمرکاب ہوجائینگے۔ پھر آپ روتے ہوئے سجدے مین گرپڑینگے
اور بار بار یا امتی امتی فرمائینگے۔ پھر اسرافیل کو صور پھونکنے کا حکم ہوگا۔ اسوقت روحین شہد کی مکھیون کی طرح
نکل پڑینگی۔ اور قبرون تک پہنچکر جسمون سے جا ملینگی۔ چنانچہ اللہ تعالی کا قول ہے ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ اُخْرٰى الآیۃ یعنی جب دوسری
بار صور پھونکا جائیگا تو تمام مخلوق اُٹھ کھڑی ہوگی۔ اور فرشتون کے سوا سب میدان محشر کی طرف چلنے لگینگے (زبدۃ الواعظین)
معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ مین نے رسول خدا سے آیت يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا کا مطلب پوچھا۔ آپ
اسقدر روئے کہ آنسوون سے کپڑا تر ہوگیا۔ اور یہ فرمایا کہ اے معاذ۔ تو نے بڑی چیز کا سوال کیا۔ سُن محشر مین میری
امت کی بارہ قسمین ہونگی (۱) بعض لوگ بے ہات پانو کے قبرون سے نکلینگے۔ اُسوقت ندا آئیگی کہ یہ ہمسایون کو
ستانیوالے لوگ ہین جنکی سزا یہی ہے اور انکا ٹھکانا جہنم ہے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ الآیۃ

(والثانی) یحشرون من قبورهم علی صورة الخنازیر فینادی المنادی من قبل الرحمن هؤلاء الذین یتهاونون بالصلوة لقوله تعالی فویل للمصلین الذین هم عن صلاتهم ساهون (والثالث) یحشرون من قبورهم وبطونهم مثل الجبال مملوة من الحیات والعقارب کمثل البغال فینادی المنادی من قبل الرحمن هؤلاء الذین یمنعون الزکوة فهذا جزاؤهم ومصیرهم الی النار لقوله تعالی والذین یکنزون الذهب والفضة الآیة (والرابع) یحشرون من قبورهم یجری من افواههم الدم فینادی المنادی من قبل الرحمن هؤلاء الذین کذبوا فی البیع والشراء فهذا جزاؤهم ومصیرهم الی النار لقوله تعالی والذین یشترون بعهد الله وایمانهم ثمنا قلیلا (والخامس) یحشرون من قبورهم قد انتفخوا بین الناس وهم انتن رائحة من الجیفة فینادی المنادی من قبل الرحمن هؤلاء الذین یکتمون المعاصی خوفا من الناس ولا یخافون من الله فهذا جزاؤهم ومصیرهم الی النار لقوله تعالی یستخفون من الناس ولا یستخفون من الله (والسادس) یحشرون من قبورهم مقطوعی الحلاقیم والاقفیة فینادی المنادی من قبل الرحمن هؤلاء الذین یشهدون الزور فهذا جزاؤهم ومصیرهم الی النار لقوله تعالی والذین یشهدون الزور الآیة (والسابع) یحشرون من قبورهم لیس لهم السنة یجری من افواههم القیح والدم فینادی المنادی من قبل الرحمن هؤلاء الذین یمنعون الشهادة فهذا جزاؤهم ومصیرهم الی النار

(۲) سور کی صورتوں میں اٹھیں گے اور ندا ہوگی کہ یہ نمازوں میں سستی کرنے والے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ۔ (۳) بڑے بڑے پیٹ والے آدمی ہوں گے۔ ان میں ہر آدمی کا پیٹ پہاڑ کے برابر ہوگا اور اُن میں سانپ بچھو خچر کے برابر۔ اس وقت ندا ہوگی کہ یہ زکوۃ نہ دینے والے لوگ ہیں۔ اور ان کی جگہ دوزخ ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ۔ (۴) بعض لوگ قبروں سے خون تھوکتے اٹھیں گے۔ اور یہ ندا ہوگی کہ یہ لوگ خرید فروخت میں جھوٹ بولنے والے ہیں چنانچہ قرآن مجید کی آیت ہے وَالَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا۔ (۵) قبروں سے سوجے پھولے اُٹھیں گے اور اُن میں مردار سے زیادہ بدبو ہوگی۔ اُس وقت ندا آئے گی کہ یہ خدا سے نہ ڈرنے والے لوگ ہیں جو لوگوں کے خوف سے گناہ کو چھپایا کرتے تھے اور اسی حالت میں گئے تھے انکا ٹھکانا دوزخ ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَیَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ۔ (۶) گلے اور گدی کٹے لوگ قبروں سے نکلیں گے۔ اس وقت آواز آئے گی کہ یہ جھوٹی گواہی دینے والے ہیں۔ اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ۔ (۷) وہ لوگ ہوں گے جن کے مونہوں میں زبانیں نہ ہونگی اور منہ سے پیپ اور خون جاری ہوگا اُس وقت ندا آئیگی کہ یہ سچی گواہی کو چھپانے والے لوگ ہیں جن کا ٹھکانا دوزخ ہے

لقوله تعالى ولا تكتموا الشهادة ومن يكتمها فانه آثم قلبه (والثامن) يحشرون من قبورهم ناكسي رؤسهم وارجلهم فوق رؤسهم فينادى المنادى من قبل الرحمن هؤلاء الذين يزنون ثم ماتوا ولم يتوبوا فهذا جزاؤهم ومصيرهم الى النار لقوله تعالى ولا تقربوا الزنى انه كان فاحشة ومقتا وساء سبيلا (والتاسع) يحشرون من قبورهم سود الوجوه زرق العيون وبطونهم مملوة من النار فينادى المنادى من قبل الرحمن هؤلاء الذين ياكلون اموال اليتامى ظلما لقوله تعالى ان الذين ياكلون اموال اليتامى ظلما انما ياكلون فى بطونهم نارا وسيصلون سعيرا (والعاشر) يحشرون من قبورهم وقد ملئوا اجذاما وبرصا فينادى المنادى من قبل الرحمن هؤلاء عاقوا الوالدين لقوله تعالى وبالوالدين احسانا (والحادى عشر) يحشرون من قبورهم عميان القلب والعين واسنانهم كقرن الثور وشفاههم مطروحة على صدورهم والسنتهم مطروحة على بطونهم وعلى فخذيهم يخرج من بطونهم القذر فينادى المنادى هؤلاء الذين يشربون الخمر لقوله تعالى انما الخمر والميسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشيطان فاجتنبوه (والثانى عشر) يحشرون من قبورهم ووجوههم كالقمر ليلة البدر فيمرون على الصراط كالبرق الخاطف فينادى المنادى

چنانچہ اللہ تعالی کا قول ہے وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ۔ (۸) سر جھکائے قبروں سے نکلیں گے۔ اور اُن کے پاؤں سروں پر چڑھے ہوں گے۔ اسوقت ندا ہوگی کہ یہ وہ لوگ ہیں جو زنا کرتے تھے بغیر توبہ مر گئے ہیں انکا ٹھکانا دوزخ ہے جیسا کہ خدا تعالی فرماتا ہے وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا وَسَاءَ سَبِيلًا۔ (۹) ایسے لوگ قبروں سے اٹھینگے جنکے منہ کالے آنکھیں کرنجی اور پیٹ میں آگ بھری ہوئی ہوگی اسوقت اللہ تعالی کی طرف سے ندا ہوگی کہ یہ وہ لوگ ہیں جو زبردستی سے ناحق یتیموں کا مال کھا جایا کرتے تھے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا۔ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا (۱۰) قبروں سے جذامی اور کوڑھی ہوکر اٹھینگے۔ اس وقت خدا کی طرف سے ندا آئے گی کہ یہ ماں باپ کے نافرمان لوگ ہیں چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا۔ (۱۱) بعض لوگ اس حال میں قبروں سے اٹھیں گے کہ اُن کا دل بھی اندھا ہوگا آنکھیں بھی۔ دانت بیل کے سینگ کے برابر ہوں گے۔ ہونٹ سینہ پر اور زبان پیٹ یا ران پر پڑی ہوگی۔ ان کے پیٹ سے نجاست نکلتی ہوگی۔ اس وقت ندا ہوگی کہ یہ شراب پینے والے لوگ ہیں چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ (۱۲) ایسے لوگ قبروں سے اٹھینگے جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے یہ لوگ پلصراط سے کوندتی بجلی کی طرح گزر جائیں گے۔ اس وقت اللہ تعالی کی طرف سے ندا ہوگی۔

ـ هؤلاء الذين يعملون الصالحات والحسنات ويجتنبون المعاصي ويحافظون على الصلوات الخمس والتوابين التوبة

فجزاؤهم الجنة والمغفرة والرحمة والرضوان لقوله تعالى (ان لا تخافوا ولا تحزنوا الاية) تنبيه الغافلين

سورة الفرقان بسم الله الرحمن الرحيم

ـ (وعباد الرحمن) مبتدأ خبره اولئك يجزون الغرفة (الذين يمشون على الارض) واضافتهم

الى الرحمن للتخصيص والتفضيل ولانهم الراسخون في عبادته على ان عباد جمع عابد كتاجر

ـ وتجار (هونا) هينين او مشيا هينا مصدر وصف به والمعنى انهم يمشون بسكينة وتواضع

ـ (واذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاما) تسلما منكم ومباركة لكم لاخير بيننا وبينكم ولا شر او سدادا

من القول يسلمون فيه من الايذاء والاثم ولا تنافيه آية القتال لنسخه فان المراد هو الاعراض عن

السفهاء وترك مقابلتهم في الكلام (قاضي) روى عن النبي عليه السلام انه قال من ذكرت بين

يديه فلم يصل على دخل النار لان الصلوة على النبي عليه السلام عند ذكره واجبة عند الامام

الطحاوي في كل مرة وقال بعض العلماء يكفي في المجلس مرة واحدة وان كرر ذكره كسجدة التلاوة

وتشميت العاطس وبه يفتى والافضل ان يصلي عليه كلما ذكر انتهى وروي عن

ابن عباس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من احد الا وفي رأسه سلسلتان

احداهما الى السماء السابعة والاخرى الى الارض السابعة

کہ یہ نیک عمل کرنے گناہوں سے بچنے۔ نمازوں کی حفاظت کرنے اور توبہ کے بعد مرنے والے

لوگ ہیں۔ آج جنت ومغفرت اور رحمت ورضوان الٰہی ان کا بدلہ ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَنْ

لَا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الآیۃ (تنبیہ الغافلین) سورۂ فرقان بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الآیۃ اور خدا کے بندے وہ ہیں جو زمین پر تواضع کے ساتھ چلتے ہیں۔ عباد الرحمٰن مبتدا ہے اور اُولٰئِکَ

یُجْزَوْنَ الْغُرْفَۃَ خبر اور اضافت تخصیص کے لئے ہے اور عباد کے معنی راسخ فی العبادت ہی ہیں اس بنا پر کہ عباد

جمع عابد کی ہو گی جیسے تجار جمع تاجر کی ہوتا یا بمعنی ہینین ہے یا مصدر محذوف کی صفت واقع ہوا ہے یعنی مشیا ہینا مطلب یہ کہ وہ تواضع و وقار کے

ساتھ چلتے ہیں وَاِذَا خَاطَبَھُمُ الآیۃ اور جب جاہل ان سے کلام کرتے ہیں تو وہ کلام کرکے الگ ہو جاتے ہیں یعنی نہ ہمارا تم سے ملاپ نہ لڑائی

یا ایسا قول سدید کہتے ہیں جس میں نہ گناہ ہو نہ ایذا۔ یہ آیت منسوخ ہونے کے باعث آیت قتال کی منافی نہیں

ہے کیونکہ مطلب یہ ہے کہ بیوقوفوں اور ان کے ساتھ کلام کرنے سے اعراض کرتے ہیں (قاضی بیضاوی) رسول خدا

سے مروی ہے کہ جو میرے تذکرے کے وقت مجھ پر درود نہ بھیجے گا دوزخ میں جائے گا۔ طحاوی کے نزدیک

جب کبھی رسول خدا کا تذکرہ ہو ہر بار درود بھیجنا واجب ہے اور بعض علما کا قول ہے کہ ایک مجلس میں ایک بار

کافی ہے اور اسی پر فتویٰ ہے چنانچہ سجدۂ تلاوت اور چھینک کا جواب مگر ہر بار درود بھیجنا افضل ہے۔

ابن عباس سے مروی ہے کہ ہر آدمی کے سر میں دو زنجیریں لگی ہوئی ہیں۔ ایک ساتویں آسمان تک دوسری ساتویں زمین تک

فاذا تواضع يرفعه الله تعالى بالسلسلة التى فى السماء السابعة واذا تكبر وضعه الله

بالسلسلة التى فى الارض السابعة (واما ذم الكبر) فروى عن ابى هريرة رضى الله عنه انه قال

قال الله تعالى الكبرياء ردائى والعظمة ازارى فمن نازعنى فيهما القيته فى النار ولا ابالى رواه

ابن ماجة قوله الكبرياء ردائى والعظمة ازارى يعنى انهما صفتان من صفات الله تعالى

فلا ينبغى للعبد الضعيف ان يتكبر وروى عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده عن رسول

الله عليه السلام يحشر المتكبرون يوم القيمة امثال الذر فى صورة الرجال يغشاهم الذل من كل

مكان يساقون الى سجن فى جهنم يسمى بولس تعلوهم نار الانيار ويسقون من طينة الخبال

وهى عصارة اهل النار (رواه الساعى) قوله الذر الذرة هى النملة الصغيرة اى يكون المتكبرون

يوم القيمة على غاية الذل والحقارة فيطؤهم اهل المحشر بارجلهم قوله يغشاهم الذل

اى ياتيهم الذل من كل مكان قوله نار الانيار اى نار اشد حرارة من جميع انواع النار قوله

بولس بضم الباء الموحدة وسكون الواو وفتح اللام بعدها سين مهملة والخبال بفتح الخاء

المعجمة والباء الموحدة موضع فى جهنم يجتمع فيه صديد اهل النار وروى عن ابى هريرة انه

قال عليه السلام ثلاثة لا يكلمهم الله يوم القيمة ولا يزكيهم ولا ينظر اليهم ولهم عذاب اليم

شيخ زان وملك كذاب وعائل متكبر (رواه مسلم) قوله عائل اى فقير وقيل ذو العيال الذى

لا يقدر على تحصيل حوائجهم ويستكبر ان يسال يعنى لا يطلب الزكوة والصدقة ولا يسال

من بيت المال من التكبر وهذا اثر لا يصال الضرر الى عياله (انتهى كلامه)

جب آدمی تواضع کیا کرتا ہے تو اللہ تعالی اُس آسمانی زنجیر کے ذریعہ سے اُسے بلند کر دیتا ہے اور جب تکبر کرتا

ہے تو زمینی زنجیر کھینچکر اُسے پست کر دیتا ہے تکبر کی مذمت میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول خداؐ

اللہ تعالی سے روایت کرتے ہیں تکبر میری چادر اور عظمت میرا تہبند ہے ان دونوں باتوں میں جو شخص میرا

مقابلہ کریگا میں بے پرواہی کے ساتھ اُسے دوزخ میں ڈالدونگا - (ابن ماجہ) مطلب حدیث یہ ہے کہ یہ

دونوں خدا کی صفتیں ہیں بندۂ ضعیف کو تکبر شایاں نہیں - عمرو بن شعیب رسول خدا سے روایت کرتے ہیں کہ

متکبر لوگ قیامت کو چیونٹی کی طرح اُٹھینگے اور ذلیل حالت میں اُس دوزخ کی طرف ہانکے جائینگے جسکا نام بولس

ہے - اہل دوزخ کی پیپ اُنکو پلائی جائیگی (ساعی) اہل محشر متکبروں کو اپنے پانوؤں میں روندینگے - اور نار الانیار میں ڈالے

جاوینگے جو نہایت تیز ہے - بولس اور خبال دوزخ کے مقامات ہیں جہاں دوزخیوں کی پیپ جمع ہوگی ابو ہریرہ رضی سے مروی ہے کہ رسول خداؐ

فرماتے ہیں اللہ تعالی قیامت کے دن تین آدمیوں سے کلام نکریگا اور نظر رحمت اُنپر نہ ڈالیگا نہ اُنہیں گناہوں سے پاک کریگا اور اُنکے لیے عذاب الیم

ہے بڈھا زانی و جھوٹا بادشاہ (مسلم) متکبر فقیر (مسلم) متکبر فقیر وہ ہے کہ عیالدار ہوکر اُنکی ضرورتیں رفع نکر سکے - اور زکوۃ و صدقات

لینے یا بیت المال میں جاکر مانگنے سے تکبر کرے اسمیں چونکہ عیال و اطفال کو ضرر پہنچتا ہے اسلیے ایسا شخص گناہگار ہے

روی عن النبی علیه السلام انه قال من تواضع رفعه الله ومن تکبر وضعه الله وقال علیه السلام لا یدخل الجنة من کان فی قلبه مثقال ذرة من کبر وانما صار حجابا عن الجنة لانه یحول بین العبد وبین اخلاق المؤمنین کلها وتلک الاخلاق هی ابواب الجنة (الحدیث) وروی عن ابن عباس رضی الله عنه انه قال قال رسول الله علیه السلام من التواضع ان یشرب الرجل من سؤر اخیه وما یشرب رجل من سؤر اخیه الا کتب له سبعون حسنة ومحیت عنه سبعون سیئة ورفعت درجته فی اعلی علیین (الحدیث) رواه صاحب الفردوس) وروی عن جابر رضی الله عنه قال قال نوح علیه السلام لابنه سانبئک بخصال من کن فیه لیس بمتکبر اعتقال الشاة ورکوب الحمار ولبس الصوف والمجالسة مع الفقراء المؤمنین واکل احدکم مع عیاله (رواه صاحب الفردوس) وروی عن عمر انه قال راس التواضع ان تبتدئ بالسلام علی من لقیته من المسلمین وان ترضی بالدون من المجلس وان تکره ان تذکر بالبر والتقوی وروی الحسن عن النبی علیه السلام انه قال من خصف نعله ورفع ثوبه وعفر وجهه لله فی السجود فقد بریٔ من الکبر وروی عن قیس بن حازم انه قال لما توجه عمر بن الخطاب الی الشام جعل بینه وبین غلامه مناوبا فی الرکوب فکان عمر یرکب الناقة ویاخذ الغلام بزمام الناقة ویسیر فرسخا ثم ینزل ویرکب الغلام ویاخذ عمر رضی الله تعالی عنه بزمام الناقة ویسیر مقدار فرسخ ثم ینزل فلما قرب الی الشام کانت نوبة الرکوب للغلام

رسول خدا سے مروی ہے کہ اللہ تعالی متواضع کو بلند اور متکبر کو پست کر دیتا ہے ۔ دوسری حدیث ہے کہ جسکے دل مین ذرہ برابر تکبر ہوگا وہ جنت مین داخل نہو سکے گا بلکہ تکبر جنت کے لئے آڑ ہنجائے گا ۔ کیونکہ یہ دنیا مین اُس کے تمام اخلاق حسنہ کے لئے آڑ تھا ۔ ابن عباس رضؓ سے مروی ہے کہ رسول خدا فرماتے ہین کہ دوسرے کا جھوٹا پانی پینا تواضع مین داخل ہے ۔ پینے والے کے لیے ستر نیکیان لکھی جاتی ہین ۔ ستر گناہ بخشے جاتے ہین اور ستر درجے بلند ہوتے ہین (صاحب الفردوس) جابرؓ روایت کرتے ہین کہ حضرت نوحؑ نے اپنے بیٹے سے فرمایا ۔ مین تجھے چند خصلتین ایسی بتاؤن گا کہ جس مین وہ ہونگی ہرگز متکبرون مین شمار نہ ہوگا (۱) بکری باندہنا (۲) گدہے پر چڑہنا (۳) کمل پہننا مسلمان فقیرون کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا (۴) اپنے اہل وعیال کے ہمراہ کھانا پینا ۔ (صاحب الفردوس) حضرت عمرؓ سے مروی ہے ہر مسلمان کو پہلے سلام کرنا مجلس مین کم رتبہ کی جگہ بیٹھنا ۔ اپنی نیکیون کے تذکرہ کو برا سمجھنا تواضع مین داخل ہے ۔ حضرت حسنؓ رسول خدا سے روایت کرتے ہین کہ آپ نے فرمایا جسنے اپنی جوتی مین پیوند لگایا اور ازار ٹخنون سے اونچی رکھی اور سجدہ مین چہرہ کو خاک آلودہ کیا وہ تکبر سے بری ہوگیا ۔ قیس بن حازم کا قول ہے کہ حضرت عمرؓ جب شام کے ملک کی طرف گئے تو آدہے رستے خود اونٹ پر سوار ہوئے اور آدہے رستے غلام کو بٹھایا ۔ کبھی غلام نکیل پکڑ کے آگے چلتا تھا اور کبھی خود حضور نکیل تھامتے تھے ۔ جب ملک شام کے قریب پہنچے تو غلام کے سوار ہونے کا نمبر تھا

ثم ركب الغلام واخذ عمر بزمام الناقة فاستقبله الماء في الطريق فجعل عمر يخوض في الماء وهو اخذ بزمام الناقة ونعلاه تحت ابطه اليسرى فخرج اليه ابو عبيدة بن الجراح وكان اميرا على الشام وهو كان من العشرة المبشرة بالجنة فقال يا امير المؤمنين ان عظماء الشام يخرجون اليك فلا يحسن ان يروك على هذه الحالة فقال عمر انما اعزنا الله بالاسلام فلا ابالي من مقالة الناس (انتهى) روى ان مطرف بن عبد الله راى المهلب يتبختر في جبته فقال يا عبد الله هذه مشية يبغضها الله ورسوله فقال المهلب اما تعرفني قال بلى اعرفك اولك نطفة مذرة وآخرك جيفة قذرة وانت بينهما حامل العذرة فمضى المهلب وترك المشية وتاب وروى عن ابي هريرة انه قال بعث عمر بن الخطاب اميرا على البحرين وهو راكب على حمار فجعل يقول طرقوا فهولاء اصحاب رسول الله عليه السلام كان خلقهم التواضع وكانوا اعز الناس عند الخلق وعند الملائكة وعند الله تعالى وفي الخبر لما خرج رسول الله من مكة مهاجرا الى المدينة ودخل باب المدينة كان الاغنياء يتعلقون بزمام الناقة فقال عليه السلام اتركوها فانها مامورة فتركوا زمامها عليها وكانت الناقة تتقدم امام العسكر فكلما جاوزت دار رجل حزن صاحبها ويقول لو كان لي دولة لكان محمد عليه السلام ضيفي فلما انتهى الى دار ابي ايوب الانصاري بركت الناقة فجعلوا ينخسونها فلم تقم .

حضرت عمرؓ نکیل تھام کر آگے بڑھے۔ رستے میں پانی آگیا حضرت عمرؓ اپنی جوتیاں بغل میں لیکر پانی میں داخل ہوئے۔ اتنے میں حاکم شام حضرت ابو عبیدہ بن الجراح جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں تشریف لے آئے اور عرض کیا کہ اے امیر المومنین شام کے بڑے بڑے رئیس آپکے استقبال کے لیے آنے والے ہیں میں مناسب نہیں سمجھتا کہ وہ آپ کو ایسی حالت میں دیکھیں۔ حضرت عمرؓ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عزت اسلامی عنایت فرمائی ہے۔ اسلئے لوگوں کے اعتراض کی پروا نہ ہونی چاہیے۔ مطرف بن عبد اللہ نے مہلب کو دیکھا جبہ پہنے تکبر سے چلتے دیکھا اور کہا کہ خدا و رسول کو یہ چال ناپسند ہے۔ مہلب نے جواب دیا کہ کیا تم مجھے نہیں پہچانتے۔ کہا۔ ہاں پہچانتا ہوں تم اول میں ناپاک نطفہ تھے۔ آخر میں بدبودار لاش ہو جاؤگے اور ان دونوں حالتوں کے مابین پیٹ میں نجاست اٹھائے پھرتے تھے۔ یہ سنکر مہلب نے متکبرانہ چال کو ترک کردیا۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے بحرین کی طرف ایک حاکم بھیجا۔ جو گدھے پر سوار ہو کر یہ کہتا جاتا تھا کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق تواضع ہے۔ اور یہ لوگ آدمیوں فرشتوں اور خدا کی نزدیک سب سے زیادہ معزز ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ رسول خدا جب ہجرت کرکے مدینہ کے دروازہ پر پہنچے تو وہاں کے اہل دولت ناقہ کی نکیل تھامنے لگے۔ آپنے فرمایا چھوڑ دو کیونکہ یہ ناقہ حکم الٰہی کی تابع ہے جہاں کا حکم ہوا وہیں وہاں خود تھم جائیگی۔ چنانچہ جس محلہ سے آپ گزرتے تھے اہل محلہ کو رنج ہوتا رہا کہ حضور ہمارے محلہ یا مکان میں فروکش کیوں نہیں ہوئے۔ ناقہ چلتے چلتے حضرت ابو ایوب انصاری کے گھر کے پاس ٹھہر گئی۔ لوگوں نے آگے ہنکانا چاہا لیکن اسنے ایک نمانی

فكان جبرائيل عليه السلام فقال انزل هنا فانه تواضع لله حين نزلت على باب المدينة واحتفل الناس وزينوا ديارهم وهم يقولون ينزل محمد في دارنا وان ابا ايوب الانصاري قال في نفسه اني رجل فقير من اين يكون لي قدر عند الله تعالى حتى ينزل محمد في داري فانزل الله نبيه في داره لتواضعه وروي عن وهب بن منبه انه قال كان رجل في بني اسرائيل عبد الله تعالى سبعين سنة لا يفطر الا من السنة الى السنة ثم سال الله تعالى حاجة فلم يقض حاجته فقال يا نفس لو كانت لك منزلة عند الله تعالى لقضى الله حاجتك فانزل الله تعالى ملكا قال له يا بن آدم تواضعك الآن افضل عند الله تعالى من عبادتك سبعين سنة فقضى الله حاجتك لتواضعك اليه فاعتبروا يا اولي الالباب وكونوا من المتواضعين وروي عن كعب الاحبار انه قال اوحى الله تعالى الى موسى عليه السلام فقال يا موسى اتدري لم اتخذتك كليما بلا واسطة قال انت اعلم بذلك يا رب قال الله تعالى اني نظرت في قلوب عبادي فلم ار قلبا اشد تواضعا من قلبك فلهذا كلمتك وقيل ان ستة اشياء تواضعت لله تعالى فرفعها بين امثالها اولها، ان الله اوحى الى الجبال كلها فقال اني اجلس سفينة نوح ومن معه من المؤمنين على جبل منكن فشمخت اي تكبرت الجبال كلها وتطاولت وتواضع الجودي وقال من اين يكون لي قدر حتى يجلس الله تعالى سفينة نوح عليه السلام علي فرفعه الله فوق الجبال كلها وقر السفينة عليه بتواضعه

اتنے میں حضرت جبریل اُترے اور یہ کہا اے رسول خدا یہین اُتر پڑیے۔ کیونکہ ابوایوب متواضع آدمی ہین۔ آپکی تشریف آوری کی خبر سُنکر لوگون نے نہایت اہتمام کے ساتھ اپنے مکانات آراستہ کر رکھے تھے مگر ابوایوب اپنے دل مین یہ کہہ رہے تھے کہ مین ایک فقیر آدمی ہون۔ میرا یہ نصیب کہان کہ رسول خدا میرے غریب خانہ مین فروکش ہون۔ اِس تواضع کے نتیجہ مین اللہ تعالی نے اپنے رسول کو اُنہین کے گھر اُتارا وہب بن منبہ سے روایت ہی کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص تھے ستر برس عبادت کی اور بکثرت روزے رکھے پھر اللہ تعالی سے ایک معاملہ مین دعا مانگی قبول نہوئی۔ اُسنے دلمین کہا کہ اگر اللہ تعالی کے نزدیک تیری کچھ قدر ہوتی تو دعا ضرور مستجاب ہوجاتی۔ اُسیوقت ایک فرشتہ نے آواز دی کہ اے شخص تیری یہ ایک آن کی تواضع ستر برس کی عبادت سے افضل ہے اطمینان رکھہ۔ اللہ تعالی نے تیری دعا قبول کرلی۔ عقلمندو اس سے عبرت حاصل کرو اور ہمیشہ متواضع رہو۔ کعب احبار سے روایت ہی کہ اللہ تعالی نے حضرت موسیٰ سے کہا بتاؤ ہمنے تمسے بلاواسطہ کلام کیون کیا۔ جواب دیا کہ مجھے خبر نہین۔ فرمایا ہمنے تمام بندون کے دلونکو دیکھا مگر سب سے زیادہ تواضع تمہارے دلمین پائی۔ بعض علمار کا قول ہی کہ چھہ چیزین تواضع کے باعث بلند مرتبہ ہوگئی ہین (۱) اللہ تعالی نے تمام پہاڑون سے کہا کہ ہم نوح اور اُنکے تابعون کی کشتی تم مین سے کسی پہاڑ پر ٹھیرا دینگے اس کے جواب مین کوہ جودی کے سوا دیگر تمام پہاڑون نے اظہار تکبر کیا۔ جودی نے کہا میرے ایسے نصیب کہان جو نوح کی کشتی مجھپر ٹھیرائی جائے۔ اس تواضع کے باعث اللہ تعالی نے جودی کا مرتبہ سب پہاڑون سے بلند کردیا۔ اور کشتی نوح کو اسپر ٹھیرایا

كما قال الله تعالى في سورة هود (واستوت) اي استقرت (على الجودي) وهو جبل بارض الجزيرة بقرب الموصل فقالت الجبال يا ربنا لم فضلت الجودي علينا وهو اصغرنا فقال الله انه تواضع لي وانتم تكبرتم وحق علي ان من تواضع لي رفعته ومن تكبر علي وضعته (والثاني) اوحى الله تعالى الى الجبال كلها فقال اني مكلم عليكن عبدا من عبيدي فشمخت اي تكبرت الجبال كلها الا طور سيناء فانه تواضع لله تعالى فقال من انا حتى يكلم الله علي عبدا من عباده فلذلك كان الكلام بينه وبين موسى عليه السلام على الطور (والثالث) اوحى الله الى السمك كله فقال اني مدخل يونس عليه السلام في بطن واحد منكن فتكبر كله الا سمكة واحدة وقالت من انا حتى يجعل الله تعالى بطني وعاء نبيه فرفعها الله واكرمها بتواضعها (والرابع) اوحى الله تعالى الى الطيور كلها فقال اني واضع شرابا في احد اكون فيه شفاء للناس فتكبرت الطيور كلها الا النحل فانها قالت من انا حتى يضعه في فرفعها الله ووضعه فيها بتواضعها (والخامس) اوحى الله تعالى الى ابراهيم عليه السلام فقال من انت قال انا الخليل وقال لموسى عليه السلام من انت قال انا الكليم وقال لعيسى عليه السلام من انت قال انا الروح وقال لمحمد عليه السلام من انت قال انا اليتيم فرفع الله درجته على سائر الانبياء كما قال الله تعالى ولسوف يعطيك ربك فترضى

چنانچہ خود فرماتا ہے واستوت على الجودی (کوہ جودی موصل کے قریب ایک جزیرہ مین واقع ہے) اس کے بعد پہاڑون نے شکایت کی کہ الٰہی جودی سب سے چھوٹا پہاڑ ہے۔ اسکو بزرگی کیون دیگئی۔ فرمایا اُس نے تواضع کی اور تمنے تکبر۔ مین تواضع کرنیوالونکو بلند اور متکبرونکو ہمیشہ پست کرتا رہونگا (۲) اللہ تعالیٰ نے پہاڑون سے کہا کہ مین تم مین سے کسی پہاڑ پر اپنے ایک خاص بندہ کے ساتھ کلام کرنا چاہتا ہون اسکے جواب مین طور سینا کے سوا تمام پہاڑون نے تکبر کیا طور سینا نے تواضعاً کہا میرے ایسے نصیب کہان کہ خدا تعالیٰ مجھپر اپنے بندون مین سے کسی بندہ سے کلام کرے چنانچہ حضرت موسیٰ کیساتھ اسی پر مکالمہ ہوا۔ اور اسکا مرتبہ بلند کیا گیا (۳) اللہ تعالیٰ نے تمام مچھلیون سے کہا کہ مین تم مین سے ایک مچھلی کے پیٹ مین یونس ؑ کو داخل کرنا چاہتا ہون۔ اس کے جواب مین ایک مچھلی کے سوا سب نے تکبر کیا۔ اور یہ کہا میری ایسی تقدیر کہان کہ نبی میرے پیٹ مین رہین۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یونس کو اُسکے پیٹ مین رکھکر اُسکا مرتبہ بلند کردیا (۴) اللہ تعالیٰ نے تمام پرندون کو حکم دیا کہ مین تم مین سے ایک پرندے کے پیٹ مین ایسی چیز رکھنے والا ہون جس سے لوگون کو شفا ملے گی۔ شہد کی مکھی کے سوا سب نے تکبر کیا چنانچہ تواضع کے باعث شہد کی دولت اسی مکھی کو عنایت ہوئی (۵) اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم سے سوال کیا کہ تم کون۔ جوابدیا خلیل۔ پھر حضرت موسیٰ ؑ سے پوچھا کہ تم کون۔ فرمایا کلیم۔ پھر حضرت عیسیٰ سے بھی پوچھا گیا۔ فرمایا روح اللہ۔ پھر حضرت محمد رسول اللہ صلعم سے سوال ہوا۔ آپنے فرمایا۔ یتیم۔ اس متواضعانہ جواب کے باعث آپکا مرتبہ تمام انبیاء سے برتر کیا گیا۔ چنانچہ خود فرماتا ہے وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى۔

بروالسادس) المؤمن الذي تواضع لله تعالى بالسجود والتوحيد فاكرمه الله بان شرح صدره للاسلام فهو على نور من نور رب العلمين انتهى (من الموعظة الحسنة المرغوبة) دخول ابراهيم عليه السلام على ملك مصر وقصته ان ابراهيم عليه السلام لما جعل الله له النار بردا وسلاما قصد نحو مصر فقال اني ذاهب الى ربي سيهدين وذهب بسارة عليها السلام فقيل له ان في مصر ملكا ظالما ياخذ ازواج الناس ظلما وله في كل طريق عشار وكان ابراهيم عليه السلام غيورا وكانت سارة من اجمل النساء حتى لم يكن لها في زمانها نظير فاخذ ابراهيم عليه السلام صندوقا ادخل فيه سارة عليها السلام ووضع ابراهيم عليه السلام القفل على الصندوق وحملها على البعير وقصد نحو مصر فلما وصل الى العشار سأل منه المكس واراد فتح الصندوق فابى فلم يتركه حتى جامع اعوانه وفتح الصندوق فرأى سارة ذات جمال وكمال فقال لابراهيم عليه السلام هذه زوجتك قال هي اختي قال اظنها تصلح للملك فذهبوا بسارة رضي الله عنها الى الملك ورفع الله عن ابراهيم عليه السلام الحجاب حتى رأى سارة من خارج البيت فقصد الملك نحو سارة ومد يده اليها فيبست يده ورجله فقال الملك انك امرأة ساحرة ايبست يدي ورجلي قالت ما انا بساحرة ولكني زوج خليل الله فدعا عليك فايبس الله يدك ورجلك فتب الى الله حتى يصح الله يدك ورجلك فتاب الملك فصح الله يده ورجله من ساعته

(۶) مومن ایماندار تواضع کے ساتھ سجدے مین سر رکھدیتا ہی اللہ تعالی اسلام کے لیے اسکا سینہ کھول دیتا ہے۔ اور اُسے اپنا نور عنایت فرماتا ہے (موعظہ حسنہ) **حکایت حضرت ابراہیمؑ و شاہ مصر** حضرت ابراہیمؑ جب آگ سے صحیح سلامت نکلے تو مصر کی طرف چلے۔ حضرت سارہ کو ہمراہ لیا۔ لوگون نے کہا کہ مصر کا ظالم بادشاہ جبرًا لوگون کی جورویں پکڑ لیتا ہے۔ اُس نے اس کام کے لیے جابجا چوکی پہرے بٹھا رکھے ہین۔ چونکہ حضرت ابراہیمؑ نہایت غیرتمند اور سارہؓ حسن مین بےنظیر تھین اسلیے آپنے ایک صندوق منگوا کر سارہؓ کو اُسمین بٹھا دیا اور صندوق کو مقفل کر کے اونٹ پر لادلیا اور مصر کیطرف چل نکلے۔ جب مصر کے قریب ایک چوکی پر پہنچے تو سپاہی نے ٹوکا اور صندوق کھلوانا چاہا۔ آپنے انکار کیا۔ اُس نے اپنے مددگارون کو بلا لیا۔ اور جبرًا صندوق کہولا گیا۔ دیکھا کہ حضرت سارہ تشریف رکھتی ہین۔ پوچھا کہ کیا یہ تمہاری گھروالی ہین۔ آپ نے جواب دیا میری بہن ہین۔ چنانچہ سپاہی حضرت سارہ کو بادشاہ کے پاس لیگئے۔ ادہر اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے آگے سے پردہ اُٹھا دیا۔ آپ تمام کارروائیان اپنی آنکھون سے دیکھتے رہے۔ چنانچہ بادشاہ نے سارہؓ کی طرف ہاتھ بڑہایا اُس کا ہاتھ فورًا سوکھ گیا۔ بادشاہ نے کہا کہ شاید تو جادوگرنی ہے سارہ بولین مین جادوگرنی تو نہین البتہ خلیل اللہ کی بیوی ہون۔ اُن کی بددعا سے تیرے ہاتھ پاؤن رہ گئے ہین۔ توبہ کرتا کہ تیرے اعضا اصلی حالت پر آجائین۔ اُس نے توبہ کی۔ ہاتھ پاؤن درست ہوگئے

ثم نظر الى سارة فلم يصبر عنها فمد اليها ثانيا فاعمى الله عينيه ثم تاب فرده الله فعاد اليه بصره ثم
مد اليها ثالثا فايبس الله جميع اعضائه ثم تاب توبة حقيقية واعادها الى ابراهيم عليه السلام
واعتذر له كثيرا وقال له احكم على بما شئت فقال ابراهيم عليه السلام هذا من امر ربي فلا احكم
الا بما يامرني ربي فنزل عليه جبرائيل عليه السلام وقال يا ابراهيم يقول لك الله قل للملك يخرج
من جميع ملكه وخزائنه ويسلمها اليك ثم ادع له فاخبره ابراهيم عليه السلام بحكم الله فرضي الملك
بحكم الرب فدعا له ابراهيم عليه السلام فصح الله تعالى جميع اعضائه (نكتة) ان سارة كانت
امرأة جميلة وكان يحبها الخليل عليه السلام فحفظها الله تعالى من غيره حتى لم يجد احد اليها
سبيلا وكلمة التوحيد التي في قلب المؤمن يحبها الجليل فاذا لم يكن للعدو سبيل الى من احبه
الخليل فكيف يكون للشيطان سبيل الى من يحبه الجليل رجعنا الى القصة فلما صح الملك اتى بهاجر
ووهبها لسارة رضي الله تعالى عنها فقالت سارة الى اهبها لابراهيم عليه السلام لانه اغتم لاجلي
فوهبتها له واعتذرت سارة لابراهيم عليه السلام وقالت لا تغتم فان الله تعالى رفع الحجاب
بيني وبينك (نقل من السبعيات) وعن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال من اكرم عالما فقد اكرم سبعين نبيا ومن اكرم متعلما فقد اكرم سبعين شهيدا

مگر تھوڑی دیر ٹھیر کر پھر سارہ کی طرف اُنکے حسن وجمال کو دیکھکر ہاتھ بڑھایا اسنے دونو آنکھیں پھوڑ دیں بادشاہ
نے پھر توبہ کی اور بینا ہوگیا لیکن تیسری بار پھر ہاتھ بڑھایا۔ اس دفعہ تمام اعضا سوکھ گئے اور بادشاہ نے سچے
دل سے توبہ کر کے سارہ کو نہایت معذرت کے ساتھ حضرت ابراہیم کے پاس بھیجدیا۔ اور یہ کہا کہ حسب
مرضی مبارک مجھے سزا دیجئے۔ آپنے جواب دیا کہ یہ سب خدا کے حکم سے تھا۔ بلا حکم الٰہی مین کچھ نہین کہہ سکتا۔
اتنے مین حضرت جبرئیل آئے اور یہ کہا کہ اس بادشاہ سے کہدو کہ اپنی تمام سلطنت ہمارے حوالے کردے
چنانچہ حضرت ابراہیم نے بادشاہ کو اطلاع دی اور وہ اسپر رضامند ہوگیا۔ اسکے بعد حضرت ابراہیم نے اُسکے
لیئے دعا کی تمام اعضا صحیح وسالم ہوگئے (نکتہ حضرت سارہ کو حضرت خلیل محبوب رکھتے تھے اسلئے اللہ تعالی
نے دشمن سے اُن کی حفاظت کی کلمہ توحید کو خود رب جلیل محبوب رکھتا ہی اسلئے شیطان سے ضرور اُسے
محفوظ رکھے گا) صبح کو ہاجرہ حاضر کی گئین۔ بادشاہ نے بطور ہبہ اُنہین سارہ کے حوالے کردیا۔ سارہ نے
کہا چونکہ ابراہیم علیہ السلام میرے لیے غمگین رہے ہین اس لئے مین ہاجرہ کو اُنہین کی خدمت کے
لیے خاص کردونگی۔ چنانچہ ایسا ہی کیا اور معذرت کرتے ہوئے یہ فرمایا کہ آپ غم کیون کرتے ہین
اللہ تعالی نے میرے اور آپکے مابین پردہ اُٹھا دیا تھا۔ آپنے واقعات کو اپنی آنکھون سے ملاحظہ
فرمایا ہے (سبعیات) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین
جسنے عالم کی تعظیم کی اُسنے ستر پیغمبرون کا اکرام کیا اور جسنے طالبعلم کا اکرام کیا اسنے ستر شہیدون کی تعظیم کی

ومن احب العالم والعلماء لا يكتب عليه خطيئة ايام حياته وعن ابی موسى الاشعری رضی الله تعالی عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يبعث الله العباد يوم القيامة ثم يميز العلماء فيقول يا معشر العلماء انی لم اضع فيكم علمی الا لعلمی بكم فلم اضع علمی فيكم لاعذبكم انطلقوا فقد غفرت لكم صدق القائل عليه السلام (تاتارخانية)

سورة **بسم الله الرحمن الرحيم** الروم

(ظهر الفساد فی البر والبحر) كالجدب والموتان وكثرة الحرق والغرق واخفاق الغاصة ومحق البركات وكثرة المضار والضلالة والظلم (بما كسبت ايدی الناس) بشوم معاصيهم او بكسبهم اياها (ليذيقهم بعض الذی عملوا) بعض جزائه فان تمامه فی الآخرة واللام للعلة والعاقبة (قاضی بيضاوی) قال فضالة بن عبيد سمع النبی عليه السلام رجلا يدعو فی صلوته فلم يصل عليه عليه السلام فقال عجل هذا ثم دعاه فقال له ولغيره اذا صلى احدكم فليبدأ بتحميد الله والثناء عليه ثم ليصل على النبی عليه السلام ثم ليدع بعد ما شاء وعن عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه انه قال الدعاء والصلوة معلقان بين السماء والارض فلا يصعد الى الله تعالی منهما شیء حتی يصلی على النبی عليه السلام (شفاء شريف) وروی عن ابن مسعود رضی الله تعالی عنه انه قال عليه السلام فی زمرة من الصحابة

اور جس نے علماء کو دوست رکھا عمر بھر اسکا کوئی گناہ درج حساب نہ ہوگا۔ ابوموسی اشعری رسولخدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالی قیامت کے دن علماء کو دیگر مخلوق سے جدا کرکے یہ فرمائے گا میں نے خوب جانچ پڑتال کے بعد تمہیں علم دیا تھا۔ یہ علم اس لیے عنایت نہیں فرمایا تھا کہ انجام کار تمہیں عذاب دوں۔ جاؤ۔ میں نے تمکو بخشدیا۔ (رسولخدا نے سچ فرمایا) تاتارخانیہ

سورۃ **بسم اللہ الرحمن الرحیم** روم

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ۔ الآیۃ۔ جنگل اور دریا میں خرابی واقع ہوگئی ہے (مثلاً قحط کثرت اموات۔ آتش زدگی۔ بے برکتی۔ گمراہی۔ ظلم۔ کثرت ضرر) یہ لوگوں کے ہاتوں کی کمائی یعنی گناہوں کی شامت ہے۔ تاکہ خدا اُن کو اُن کے عملوں کا تھوڑا سا مزہ چکھاوے۔ کیونکہ پورا بدلہ آخرت میں ملے گا۔ لام علیت اور انجام کار کے معنوں میں ہے (قاضی بیضاوی) فضالہ بن عبید کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو جس نے آپ پر درود نہ بھیجا تھا نماز میں دعا مانگتے سُنا اور یہ فرمایا کہ اس نے جلدی کی۔ پھر اُسے بلاکر کہا کہ نمازی کو چاہیے نماز کے بعد پہلے حمد وثنا بجالائے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ پھر دعا مانگے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے بیشک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا جائے دعا اور نماز آسمان وزمین کے مابین معلق رہتی ہے (شفا شریف) ابن مسعودؓ نے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے مجمع میں فرمایا۔

ان من امتی اقواما یقول الله تعالیٰ لهم یوم القیمة یا عبادی ادخلوا الجنة فیتحیرون فی عرصات القیمة الی ان یهدیهم الله الی الجنة فقیل من هم یا رسول الله فقال الذین ذکرت بین ایدیهم ولم یصلوا علی من السهو والغفلة (رونق المجالس) وفی الاصل کانت الارض خضرة مونقة لا یلق ابن ادم الی شجرة الا وجد علیها ثمرة وکان ماء البحر عذبا وکان لا یقصد الاسد البقر والذئب الغنم فلما قتل قابیل هابیل اقشعرت الارض وشاکت الاشجار وصارت الارض سوداء والبحار ملحا زعافا حتی قیل ظهر الفساد فی البر بقتل قابیل اخاه هابیل وفی البحر بجلندی وهو ملك کافر کان یاخذ کل سفینة غصبا قوله بشوم معاصیهم ای بشوم معاصی تارك الصلوة ظهر الفساد فیهما ورد فی السنة ان کل محلة یکون فیها تارك الصلوة ینزل علیها کل یوم سبعون لعنة فان قلت ما الحکمة فی نزول اللعنة علی اهل المحلة عامة ولم تنزل خاصة قلت انهم یرون تارکها ولم ینهوا عنها فلذلك یعمهم الله تعالیٰ بعذاب من عنده کما وقع فی الحدیث الساکت عن الحق شیطان اخرس (موعظة) قوله لیذیقهم الخ اللام للتعلیل ان کان المعنی افسد الله اسباب معاش الناس او للعاقبة ان کان المعنی افسد الناس افعالهم واخلاقهم اذ لیس غرضهم من افسادها ان یذیقهم الله تعالیٰ عقوبة ما کسبوه لکن لما ترتب الغرض من الفعل علیه شبهت العاقبة المرتبة علیه بالعلة الغائیة

اللہ تعالیٰ میری امت کے بعض لوگوں کو قیامت کے دن جنت میں داخل ہونے کا حکم دیگا سو وہ میدان محشر میں حیران پریشان ہوتے پھرینگے۔ یہانتک کہ خود اللہ تعالیٰ جنت کی طرف اُن کی رہنمائی کرے گا لوگوں نے پوچھا کہ حضور وہ کون ہوں گے۔ فرمایا جو بھول چوک یا غفلت کے باعث مجھپر درود نہیں بھیجتے۔ (رونق المجالس) ابتدائے آفرینش میں تمام زمین سرسبز اور تمام درخت پُرثمر تھے۔ دریا کا پانی میٹھا تھا۔ شیر گائے کو اور بھیڑیا بکری کو ہرگز نہ چھیڑتا تھا۔ پھر جب قابیل نے ہابیل کو مار ڈالا تو زمین لرز گئی درخت پتجھڑ ہو گئے۔ تمام زمین کالی پڑ گئی۔ دریا کھاری ہو گئے۔ مطلب یہ کہ جنگلوں میں خرابی واقع ہو گئی اور دریا کی خرابی کا باعث ایک کافر بادشاہ جلندی نام گزرا ہے جو زبردستی کشتیوں کو پکڑ لیتا تھا بشوم معاصیہم کے یہ معنی ہیں کہ تارک نماز کی گناہوں کی شامت کے باعث جہان میں تباہی واقع ہو گئی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ تارک نماز کے باعث ایک محلہ پر ہر روز ستر لعنتیں نازل ہوتی ہیں۔ اب اگر تم کہو کہ اہل محلہ پر نزول لعنت کا کیا سبب۔ خاص بے نماز ہی لعنت کا مستحق ہے۔ اسکا جواب یہ ہے کہ اہل محلہ بے نماز کو دیکھکر اُسے نصیحت کیوں نہیں کرتے۔ اسلئے سب کے سب لعنت میں شامل ہیں چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے حق بات سے خاموش رہنے والا گونگے شیطان کے مانند ہے (موعظہ) لیذیقہم الآیۃ۔ میں لام تعلیل کیلئے ہے بشرطیکہ آیت کے یہ معنی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اسباب معاش میں خرابی ڈالدی ہے اور اگر یہ معنی ہیں کہ لوگوں نے اپنے افعال اور اخلاق بگاڑ لیے ہیں تو لام بمعنی غایت ہے۔ کیونکہ افعال و اخلاق کی بگاڑ سے لوگوں کی یہ غرض نہیں کہ خدا انکو عذاب کا مزہ چکھائے لیکن چونکہ یہ غرض انکے فعل پر مرتب ہوئی ہے اسلئے اُسکے انجام کار کو علت غائیہ

اندرخلت عليها الام الساكنة كما فى قوله تعالىٰ فالتقطه آل فرعون ليكون لهم عدوا وحزنا (شيخ زاده)
قال عليه السلام يا ايها الناس اتقوا ربكم ولا يظلم احد منكم مؤمنا وما ظلم احد مؤمنا الا انتقم الله
منه يوم القيمة (حياة القلوب) قيل اى ذنب اخوف لسلب الايمان قال ترك الشكر على الايمان
وترك خوف الخاتمة والظلم على العباد وقال رحمة الله عليه من كان فيه هذه الخصال الثلاث فالاغلب
انه يخرج من الدنيا كافرا نعوذ بالله الا من ادركته السعادة (دقائق الاخبار) (والموعظة الحسنة
فى الحديث القدسى) يا ابن آدم الموت يكشف اسراركم والقيمة تتلو اخباركم والكتاب يهتك
استاركم فاذا اذنبت ذنبا فلا تنظر الى صغره ولكن انظر الى من عصيته واذا رزقت رزقا قليلا
فلا تنظر الى قلته ولكن انظر الى من رزقك ولا تحقر الذنب الصغير فانك لا تدرى باى ذنب
اغضب عليك ولا تامن من مكرى فهو اخفى من دبيب النمل على الصفا فى الليلة الظلماء يا ابن
آدم هل عصيتنى فذكرت غضبى فانتهيت عنه وهل اديت الامانة لمن ائتمنك وهل احسنت
لمن اساء اليك وهل عفوت عمن ظلمك وهل كلمت من هجرك وهل وصلت من قطعك وهل انصفت
من خانك وهل سالت العلماء عن امر دينك ودنياك وانى لا انظر الى صوركم ولكن انظر الى قلوبكم ونياتكم
وارضى بهذه الخصال عنكم (موعظة حسنة) هذه حال الظالم ثم اعلم حال العادل وفقنا الله واياكم

اور اسپر لام داخل کیا گیا۔ جیسا کہ اس آیت میں۔ فَالْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُونَ لَهُمْ عَدُوًّا وَحَزَنًا (شیخ زادہ)
رسول خدا فرماتے ہیں۔ لوگو خدا سے ڈرو۔ کسی مومن پر ظلم نہ کرو۔ ورنہ خدا ظالم سے قیامت کے دن بدلہ
لیگا۔ (حیات القلوب) کسی عالم سے پوچھا گیا کہ ایمان کون سے گناہ سے سلب ہوجاتا ہے۔ جواب دیا۔ دولت
ایمان کا شکر نہ کرنے سے۔ خوف انجام کے ترک سے۔ بندوں پر ظلم کرنے سے جس میں یہ صفتیں ہونگی وہ
غالبًا کافر ہوکر مریگا نعوذ باللہ منہ (دقائق الاخبار) حدیث قدسی میں ہے اے بنی آدم موت تمہارے بھید
کھول دیگی۔ اور قیامت تمہارے حال بیان کریگی۔ اور نامۂ اعمال تمہاری پردہ دری کر ڈالینگے کبھی گناہ
کو چھوٹا نہ سمجھو۔ بلکہ اسے دیکھو کہ تم کس کی نافرمانی کر رہے ہو۔ رزق کو قلیل نہ جانو۔ بلکہ رازق کی عظمت کا
خیال رکھو۔ گناہوں کو حقیر نہ سمجھو۔ کیونکہ تمہیں کیا معلوم کون سے گناہ میں خدا کا غضب پنہان ہے۔ میری پکڑ
سے بیخوف نہ رہو۔ کیونکہ وہ نہایت پوشیدہ طور پر ہوتی ہے۔ گویا اندھیری رات میں صاف پتھر پر چیونٹی چل رہی ہے
اے بنی آدم کبھی تونے ایسا کیا ہے کہ گناہ کرتے وقت میرے غضب سے ڈر کر اسے چھوڑ دیا ہو۔ تونے کبھی امانت جون
کی تون ادا کی ہے۔ تونے کبھی بدون کے ساتھ احسان کئے ہیں تونے کبھی ظالموں کو معافی دی ہے جسنے تجھے چھوڑ دیا تھا
کبھی تو اس سے ملا ہے۔ کبھی تونے خائن کے ساتھ انصاف کیا ہے۔ تونے کبھی اپنے دین کی باتیں علما سے
پوچھی ہیں۔ میں تمہاری صورتوں کو نہیں دیکھتا بلکہ دلوں اور نیتوں کو دیکھا کرتا ہوں۔ اور مذکورۂ بالا صفتوں سے
خوشنود ہوں (موعظہ) یہ ظالم کا حال تھا۔ اب عادل کی کیفیت سنیے۔ خدا تعالیٰ ہمیں تمہیں نیک توفیق دے

روي ان عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه كان يسري بالليل فسمع على باب ارفسم بكا فوقف فسمع مرأة تقول لاولادها الله بيني وبين عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه فلما اراد ان يطيب قلبها من الحزن فدق الباب فقال ما فعل بك عمر ولم يعلم انه عمر فقالت المرأة قد بعث زوجي الى غزوة كذا وقد ترك لي اولادا صغارا وليس معي شئ انفقه عليهم فيبكون ويقولون قد غفل امير المومنين عنا فخرج عمر واخذ عدلا من الدقيق ولحما كثيرا وحمله على ظهره فقال له من كان معه ضعه حتى احمله فقال هب انك تحمل في الدنيا هذا فمن يحمل اوزاري يوم القيمة وكان يبكي حتى دخل الدار فعجن في الساعة من الدقيق بيده واوقد التنور وطبخ الخبز واللحم ونبه الصبيان فكان يلقمهم بيده حتى شبعوا فقال لهم اجعلوني في حل على ان لا تخاصموني يوم القيمة فقالوا انعم فخرج وهو معه عدله ورئي في المنام بعد موته بخمس عشرة سنة فقيل له ما فعل الله بك يا عمر قال الأن فرغت من حساب قوله تعالى ان الله يامر بالعدل والاحسان الاية (من رونق المجالس) **حكاية** مكتوب على جناح الجراد نحن جند من الاجناد سلطنا الله على العباد لتخريب النواحي والبلاد عند ظهور الجور والفساد (نقل من المشكوة) ورد عن السلف الظلم والعلم في المدينة والجهل والبركات في القرى فيجذب العلم البركات الى المدينة بسبب المناسبة بينهما ويجذب الجهل الظلم الى القرى لمناسبتهما والأن هكذا اهل المدينة يشكو من اهل المدينة

مروی ہے کہ حضرت عمر رضہ ایک رات گشت کرتے کرتے کسی دروازہ پر گزرے اندر سے رونے کی آواز آئی۔ آپ ٹھیر گئے۔ ایک عورت اپنی اولاد سے یہ کہہ رہی تھی کہ میرے اور عمر کے مابین اللہ تعالی فیصلہ کریگا حضرت عمر رضہ نے اس غرض سے کہ اسکا دل خوش کردین دروازہ کھٹکھٹایا اور یہ کہا کہ عمر نے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔ (انکو خبر نہ تھی کہ یہ خود حضرت عمر ہین) عورت بولی کہ انہون نے میرے خاوند کو جہاد کے لیے بھیجدیا ہے یہان چھوٹے چھوٹے بچے کھانے پینے کیلئے رو رو کر یہ کہا کرتے ہین کہ افسوس امیر المؤمنین ہماری خبر نہین لیتے۔ حضرت عمر رضہ یہ سنکر باہر نکلے اور بازار سے آٹے کی گٹھری اور بہت سا گوشت خرید کر اپنی پیٹھ پر اٹھا لائے۔ ساتھ والے نے کہا لائیے مین لیچلون۔ فرمایا دنیا مین تو تم اس بوجھ کو اٹھا سکتے ہو۔ مگر آخرت مین میرے گناہون کا بوجھ کون اٹھائیگا۔ غرضکہ آپ روتے ہوئے اس عورت کے گھر گئے اور اپنے ہات سے آٹا گوندھا۔ تنور جھونکا۔ گوشت پکایا پھر بچون کو جگا کر اپنے ہات سے کھلایا۔ اور معافی چاہتے ہوئے یہ کہا کہ مجھسے قیامت کے دن مواخذہ نکرنا۔ انہون نے منظور کیا اور آپ وہان سے تشریف لے آئے پھر وفات کے پندرہ برس بعد کسی نے خواب مین دیکھکر آپ سے پوچھا کہ فرمائیے کیا گزری۔ جواب دیا اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ کے حساب سے آج پندرہ برس بعد فارغ ہوا ہون (رونق المجالس) ٹڈیون کے پرون پر یہ لکھا ہوا ہے کہ ہم خدائی لشکر بندون پر اسلئے متعین ہین کہ ظلم و فساد کے وقت انکے شہرون اور اطراف و جوانب کو اجاڑدے (از المشکوۃ) بعض علمائے سلف کا قول ہے کہ ظلم و علم شہرون مین ہے اور جہل و برکت قریون مین علم برکتون کو شہرونکی طرف اور جہل ظلم کو قریونکی طرف کھینچ لاتا ہے کیونکہ ان مین باہم مناسبت ہے

ولا یشکو امن اهل القری واهل القری یشکوا من اهل القری ولا یشکوا من اهل السفر واهل السفر یشکو
دین الاسلام ولا یشکوا من سائر الملل قیل کانت سنة من السنین قحط الناس بمکة فخرج الناس
ثلاثة ایام فلم یمطروا قال عبد الله بن المبارک فقلت لنفسی اخرج من بین هؤلاء القوم وادعوا الله تعالی
فعسی یجیبنی ویستجیب دعائی فاعتزلت منهم ودخلت بعض الکهوف فلم البث ان دخل غلام اسود وصلی
رکعتین ووضع راسه علی الارض ودعا الله وکنت اسمعه یقول الٰهی ان هؤلاء عبادک قد استسقوک ثلاثة
ایام فلم تسقهم فبعزتک لا ارفع راسی حتی تسقینا قال فلم یرفع راسه حتی امطرت السماء وقام ومضی
فاتبعته حتی دخل فی البلد فدخل دارا فوقفت علی الباب فقعدت هناک حتی خرج واحد فقلت لمن هذه
الدار فقال لفلان فقلت ارید ان اشتری مملوکا فعرض علی المالک غلاما فقلت ارید غیره فهل عندک
غیره فقال لی معی غلام الکنه لا یصلح لک فقلت لم قال لانه کسلان فقلت اعرضه علی فدعاه
فابصرته فقلت قد رضیته فبکم تبیعه قال انا اشتریته بعشرین دینارا لکنه لا یساوی عشرة دنانیر وقد
بعته منک بعشرة دنانیر فقلت اشتریته منک بعشرین دینارا ودفعت الثمن الیه وتسلمت منه
المملوک فقال لی الغلام یا ابن المبارک لم اشتریتنی فانی لا اخدمک فقلت ما اسمک قال الاحبة تعرف الاحبة

چنانچہ آج کل ایسا ہی ہو رہا ہے کہ ایک شہری دوسرے شہر کا شاکی ہے قریہ والے کی شکایت نہیں کرتا۔ اور گانو والے گانو والون کے گلہ مند ہین مسافرون کی شکایت نہیں کرتے اور مسافر بجز دین اسلام کے اور کسی ملت سے شکایت نہیں رکھتے۔ مکہ میں ایکبار قحط پڑا لوگ تین روز تک استسقار کی نماز کے لیے گئے مگر مینہ نہ برسا۔ عبد اللہ بن المبارک نے اپنے دل میں کہا کہ آج تو میں بھی دعا کرون۔ شاید خدا قبول کرلے۔ چنانچہ سب سے الگ ہوکر ایک غار میں چلا گیا۔ تھوڑی دیر گزری تھی کہ حبشی غلام آیا اور دو رکعتیں پڑھکر بحالت سجدہ دعا کرنی شروع کی جس کا مضمون یہ تھا کہ الٰہی تیرے بندون نے تین روز تک پانی مانگا تو نے انکی نہ سُنی۔ تیری عزت کی قسم جبتک مینہ نہ برسیگا میں سجدہ سے سر ہی نہیں اُٹھانے کا۔ چنانچہ اُسیوقت بارش آگئی۔ اور وہ اُٹھکر چلدیا۔ میں پیچھے پیچھے ہولیا۔ شہر میں پہنچکر وہ ایک گھر میں چلا گیا میں دروازہ پر ٹھیر رہا۔ اندر سے ایک آدمی نکلا۔ میں نے کہا یہ کسکا مکان ہے۔ جواب دیا فلان سوداگر کا۔ میں نے کہا کہ مجھے ایک غلام خریدنے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ مالک مکان نے مجھے ایک غلام دکھایا۔ میں نے کہا اسکے سوا کوئی اور بھی ہے۔ اسنے کہا ہان ہے تو سہی مگر تمہارے لائق نہیں۔ کیونکہ وہ کام کاج میں سست بہت ہے میں نے کہا ذرا بلواؤ تو سہی۔ چنانچہ وہ آیا اور میں نے اُسے دیکھکر پہچان لیا اور قیمت پوچھی۔ اس نے کہا میں نے بیس دینار کو خریدا تھا مگر چونکہ مجھے چوک ہوئی کہ یہ اتنی قیمت کے قابل نہ تھا لہذا اسی من و بیس کو بیچتا ہون۔ میں نے بیس دینار حوالے کردیے اور اس غلام کو لیلیا۔ غلام نے کہا ای ابن المبارک تم مجھے کیون خریدتے ہو مجھے تمہاری خدمت نہیں ہونے کی میں نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے۔ اُس نے جواب دیا کہ دوستون کو دوست خوب پہچانتا کرتے ہین۔

قال فجئت بہ الی بیتی فاراد التوضأ فضت فقدمت الاناءالیہ ووضعت النعل بین یدیہ فقام
وتوضأ وصلے وسجد قال فدنوت لان اسمع مایقول فاذا سمعتہ یقول شعرا

یا صاحب السوان السر قد ظہرا (۴) ولا ارید حیاتی بعد ما اشتہرا

ثم سکت ساعۃ فحرکتہ فاذا ھو میت فاخذت فی تجہیزہ فدفنتہ فرایت النبی علیہ السلام من لیلتہ فی المنام و شیخ نورانی محبوب عن یمینہ والغلام الاسود عن یسارہ فقال لی جزاک اللہ عنا خیرا و لا اراک الا ضیما اللہ احسنت الی حبیبنا فقلت ھل ھو حبیبک یا رسول اللہ قال علیہ السلام نعم ھو حبیبی و حبیب خلیل الرحمن (رونق المجالس) وعن جابر رضی اللہ عنہ انہ قال اتقوا الظلم فان الظلم ظلمات یوم القیمۃ (مصابیح) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی علیہ السلام انہ قال ستۃ یدخلون النار بستۃ الامراء بالجور والاعراب بالتعصب والرستاق بالجہل والدھاقین بالکبر والتجار بالخیانۃ والعلماء بالحسد ذکر ان آدم علیہ السلام قال ان اللہ تعالی اعطی لامۃ محمد اربع کرامات مااعطانیہا احداھا ان قبول توبتی کان بمکۃ وامۃ محمد علیہ السلام یتوبون فی کل مکان فیقبل اللہ توبتہم (والثانیۃ) انی کنت لابسا فلما عصیت جعلنی عریانا وامۃ محمد یعصون عریانا فیلبسہم (والثالثۃ) لما عصیت فرق بینی وبین امراتی
وامۃ محمد یعصون اللہ ولا یفرق بینہم وبین ازواجہم

خیر میں اُسے اپنے گھر لے آیا اور جب اُس نے وضو کا ارادہ کیا تو میں نے پانی کا برتن اور نعلین اُسکے سامنے لارکھیں۔ اُسنے وضو کیا نماز پڑھی اور بڑا لمبا سجدہ کیا۔ میں نے کان لگا کر سُنا تو یہ کہہ رہا تھا ؎
یا صاحب السران السر قد ظہرا ۔ ولا ارید حیاتی بعد ما اشتہرا ۔ (یعنی اسے واقف اسرار باطنی میرا بھید ظاہر ہوگیا ہے۔ میں اس شہرت کے بعد جینا نہیں چاہتا) اسکے بعد خاموش ہوگیا۔ میں نے جھنجھوڑ کر دیکھا تو روح پرواز کرچکی تھی۔ تجہیز و تکفین کے بعد میں نے دفن کردیا۔ اسی رات رسولخدا کو خواب میں دیکھا کہ ایک نورانی شیخ آپکے دہنی طرف ہیں اور وہ حبشی غلام بائیں طرف۔ حضور نے مجھسے فرمایا جزاک اللہ تو نے ہمارے حبیب کے ساتھ احسان کیا میں نے عرض کیا کہ کیا یہ حبشی غلام آپکا حبیب ہے۔ آپنے فرمایا ہاں یہ میرا بھی حبیب ہے اور ابراہیم کا بھی (رونق المجالس) جابر سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا ظلم سے بچو۔ کیونکہ ایک ظلم سے قیامت کے دن بہت سی اندھیریاں پیش آئینگی (مصابیح) ابن عباس رسول خدا سے روایت کرتے ہیں کہ چھ شخص چھ خصلتوں کے باعث دوزخ میں جائیں گے (۱) حاکم ظلم کے باعث (۲) اعراب تعصب کے باعث (۳) گنوار جہل کے باعث (۴) دہقان تکبر کے باعث (۵) سوداگر خیانت کے باعث (۶) علما حسد کے باعث۔ آدم علیہ السلام کا قول ہے کہ اللہ تعالی نے امت محمدیہ کو چار کرامتیں ایسی عطا فرمائی ہیں جو مجھے بھی نہیں دیں (۱) میری توبہ خاص مکہ میں قبول ہوئی اور امت محمدیہ کی توبہ ہر جگہ قبول ہوگی۔ (۲) میں کپڑے پہنے ہوئے تھا نافرمانی کی باعث ننگا کیا گیا۔ امت محمدیہ ننگی ہو کر گناہ کریگی اور خدا اُنکا پردہ ڈھانک دیگا (۳) نافرمانی کی باعث مجھمیں اور میری بیوی میں تفریق کیگئی۔ امت محمدیہ میں اس قسم کی تفریق نہو

(والرابعة) الى عصيت فى الجنة فاخرجنى منها وامة محمد يعصون الله خارج الجنة فيدخلهم فيها اخاتا بالتوبة

سورة **بسم الله الرحمن الرحيم** الاحزاب

(يا ايها الذين آمنوا اذكروا الله ذكرا كثيرا) يغلب الاوقات ويعم انواع ما هو اهله من التقديس والتحميد والتهليل والتمجيد، (وسبحوه بكرة واصيلا) اول النهار وآخره خصوصهما وتخصيصهما بالذكر للدلالة على فضلهما على سائر الاوقات لكونهما مشهودين كافراد التسبيح من جملة الاذكار لانه العمدة فيها وقيل الفعلان متوجهان اليهما وقيل المراد بالتسبيح الصلوة (هو الذى يصلى عليكم) بالرحمة (وملائكته) بالاستغفار لكم والاهتمام بما يصلحكم والمراد القدر المشترك وهو العناية بصلاح امركم وظهور شرفكم مستعار من الصلوة (ليخرجكم من الظلمات الى النور) من ظلمات الكفر والمعصية الى نور الايمان والطاعة (وكان بالمؤمنين رحيما) حتى اعتنى بصلاح امرهم وانافة قدرهم واستعمل فى ذلك الملائكة المقربين (قاضى) عن النبى عليه السلام انه قال من صلى على كل يوم خمسمائة مرة لم يفتقر ابدا اى لم يحتج الى احد ابدا قال الله تعالى فاذكرونى اى بالطاعة اذكركم اى بالمغفرة والثواب او فاذكرونى بالتوبة اذكركم بقبولى ومغفرتى او فاذكرونى بالدعاء اذكركم بالاجابة كما قال الله تعالى ادعونى استجب لكم او فاذكرونى فى مهدكم اذكركم فى لحدكم

(۴) مین نافرمانی کے باعث جنت سے نکالا گیا امت محمدیہ نافرمانی کرکے توبہ کی برکت سے جنت مین داخل ہوگی (تفسیر بیضاوی)

سورہ **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم** احزاب

يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا۔ یعنی مسلمانو خدا کی یاد بکثرت کیا کرو اور صبح شام اسکی تسبیح کرتے رہو۔ مطلب یہ کہ سب اوقات تقدیس وتحمید وتہلیل وتمجید مین مشغول رہو۔ تسبیح تمام اذکار سے افضل ہے اور صبح شام کی تخصیص اسلئے ہے کہ یہ دونون وقت دیگر اوقات پر فضیلت رکھتے ہین۔ بعض نے تسبیح سے نماز مراد رکھی ہے هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ الآية یعنی خدا اور اسکے فرشتے تمپر رحمت بھیجتے ہین۔ اس سے مراد قدر مشترک ہے یعنی تمہارے امور کی اصلاح اور ظہور شرف کی طرف متوجہ ہین یہ معنی لفظ صلوۃ سے بطور استعارہ لئے گئی ہین لِيُخْرِجَكُمْ الآية تاکہ خدا تمکو کفر ومعصیت کے اندھیرون سے نور ایمان وطاعت کی طرف نکال لائے کیونکہ وہ مومنون پر مہربان ہے۔ اسلئے تمہارے کامونکی اصلاح اور تمہارے شرف کا خواہان ہے اور اسکے لیے فرشتونکو کارکن بنا رکھا ہے (قاضی بیضاوی) رسول خدا فرماتے ہین جو شخص ہر روز پانسو مرتبہ مجھپر درود بھیجتا رہیگا وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاذْكُرُوْنِيْۤ اَذْكُرْكُمْ۔ یعنی تم مجکو طاعت وعبادت سے یاد رکھو۔ مین تمکو ثواب و مغفرت سے یاد رکھونگا۔ یا تم مجکو توبہ سے مین تمکو قبولیت سے۔ تم مجکو دعا سے مین تمکو اجابت سے یاد کیا کرونگا۔ دوسری آیت ہے اُدْعُوْنِيْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ۔ تم مجھسے دعا مانگو۔ مین قبول کرونگا۔ تم بستر پر مجھے یاد رکھو۔ مین لحد مین تم کو یاد رکھونگا۔

اوهو التثبيت بالقول الثابت حين يسأله الملكان فى قبره عن ربه وعن دينه وعن نبيه
اوفاذكرونى بالتوكل اذكركم بالكفاية بدليل قوله تعالى (ومن يتوكل على الله فهو حسبه) اوفاذكرونى
بالاحسان اذكركم بالرحمة لقوله تعالى ان رحمت الله قريب من المحسنين (بحر الحقائق) قوله
هو الذى يصلى الى اٰخره استيناف جار مجرى التعليل لما قبله من الامرين فان صلاته تعالى عليهم
مع عدم استحقاقهم لها واغناءه عن العٰلمين مما يوجب عليهم المداومة على ما يستوجبه تعالى عليهم من
ذكره تعالى وتسبيحه وقوله تعالى وملٰئكته عطف على المستكن فى يصلى لمكان الفصل المغنى
عن التاكيد بالمنفصل لكن لا على ان يراد بالصلوٰة الرحمة اولا والاستغفار ثانيا فان استعمال
اللفظ الواحد فى معنيين متغايرين مما لا مساغ له بل على ان يراد بها معنى مجازى عام يكون
كلا المعنيين فردا حقيقيا له وهو الاعتناء بما فيه خيرهم وصلاح امرهم فان كلا من الرحمة
والاستغفار فرد حقيقى له (ابو السعود) قوله هو الذى يصلى عليكم وملٰئكته الخ الصلاته مغفرة ورحمة
وصلوٰة الملٰئكة الدعاء والاستغفار للمؤمنين جعلوا لكونهم مستجابى الدعوات كانهم فاعلوا الرحمة ولذا
جاز عطف الملٰئكة عليه الا لعموم المشترك فى مفهوميه الحقيقة والمجاز (شيخ زاده) قال عليه السلام
لا تكثروا الكلام بغير ذكر الله فان كثرة الكلام بغير ذكر الله قسوة القلب وان ابعد الناس من الله القلب القاسى (مصابيح شريف)

مجھ میں یاد رہنے سے نکیرین کا جواب مراد ہے جبکہ وہ خدا اور دین اور نبیؐ کی بابت قبر میں سوال کرینگے
یا تم مجھے توکل سے یاد رکھو میں تمہارے سارے کام بنا دونگا۔ چنانچہ خود فرماتا ہے وَمَن یَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ
فَھُوَ حَسْبُہٗ یا تم مجھے نیکیوں سے یاد رکھو میں تمکو رحمت سے یاد رکھونگا۔ چنانچہ فرماتا ہے اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ
قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ (بحر الحقائق) ھُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ۔ جملہ مستانفہ قائم مقام تعلیل ہے۔ کیونکہ باوجود عدم
استحقاق خدا کی رحمت ذکر و تسبیح کو واجب کر رہی ہے اور وملٰئکتہ ضمیر یصلی پر معطوف ہے اس میں فصل کی
باعث ضمیر منفصل کی ضرورت نہیں۔ لیکن صلوٰۃ سے اولاً رحمت ثانیاً استغفار کے معنے لینے درست نہیں
کیونکہ دو متغائر معنوں میں ایک لفظ کا استعمال ناجائز ہے۔ بلکہ عام طور پر مجازی معنے لینے چاہییں تاکہ یہ
دونوں معنی اُس عام معنے کے فرد حقیقی بنجائیں۔ یعنی اللہ تعالی اور فرشتے تمہاری بھلائی اور صلاح
امور کی طرف متوجہ ہیں۔ رحمت اور استغفار دونوں اس معنی کے فرد حقیقی ہیں (ابو السعود) ھو
الذی یصلی علیکم الآیۃ صلوٰۃ خداوندی سے رحمت و مغفرت اور صلوٰۃ ملائکہ سے مومنوں کے لئے دعا
اور استغفار مراد ہے۔ چونکہ فرشتے مستجاب الدعوات ہیں اس لیے بمنزلہ فاعل رحمت قرار دئے گئے
ہیں۔ اس لیے عطف جائز ہوا ہے ورنہ صلوٰۃ حقیقی و مجازی دونوں معنوں میں عموم مشترک نہیں پایا
جاتا (شیخ زادہ) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ بلا ذکر الٰہی کثرت سے باتیں نہ کیا کرو۔ کیونکہ کثرت
کلام بلا ذکر الٰہی دلکو سخت کر دیتی ہے۔ خدا سے وہی شخص دور رہیگا جو نہایت سخت دل ہوگا (مصابیح)

انه مات رجل من اهل الله تعالی فرأه البعض فی النوم فسأله عن حاله فقال جاءنی ملکان وجههما احسن شیٔ وریحهما اطیب شیٔ فقالا من ربك فقلت ان سألتما امتحانا فحرام وان سألتما استفهاما فربی الله تعالی فذهبا فقلت لا تذهبا مالو تاتیا بالخبر عن سیدی فجاء نداء فی الحال هو عبدی فذهبا (انتہی) عن ابی هریرة رضی الله عنه انه قال قال علیه السلام رأیت لیلة المعراج بحرا لا یعلم مقداره الا الله تعالی وعلی شاطئه ملك علی صورة الطیر وله سبعون الف جناح اذا قال العبد سبحان الله تحرك من مکانه واذا قال والحمد لله بسط اجنحته واذا قال ولا اله الا الله طار واذا قال والله اکبر اوقع نفسه فی البحر واذا قال ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم یخرج فینفض اجنحته فیقطر من کل جناح سبعون الف قطرة فیخلق الله تعالی من کل قطرة ملکا فیسبحون ویهللون ویستغفرون لقائلها الی یوم القیمة (زبدة الواعظین) عن النبی علیه السلام انه قال ان الله تعالی خلق عمودا بین یدی العرش فاذا قال العبد لا اله الا الله محمد رسول الله اهتز العمود فیقول الله تعالی اسکن یا عمود فیقول العمود کیف اسکن ولم تغفر لقائلها فیقول الله تعالی قد غفرت له فیسکن عند ذلك (زبدة الواعظین) **حکی** ان موسی علیه السلام کان مارا فی بعض الطرق فرای شیخا قد انحنی ظهره من الکبر

حکایت بعض اہل اللہ کو وفات کے بعد کسی شخص نے خواب مین دیکھکر پوچھا کہ کہو کیا گذری۔ جواب دیا میرے پاس نہایت خوبصورت دو فرشتے آئے جنکی خوشبو دور تک مہک رہی تھی۔ اُنھون نے کہا تیرا رب کون ہی مین نے جواب دیا کہ اگر امتحاناً پوچھتے ہو تو یہ سوال حرام ہی اور اگر استفہاماً پوچھتے ہو تو میرا رب اللہ تعالی ہے۔ یہ سُنکر دونون چلنے لگے۔ مین نے کہا کہ بغیر جواب دے جانا نہ چاہیئے استنے مین ندا ہوئی کہ یہ شخص میرا خاص بندہ ہے۔ پھر دونون فرشتے چلے گئے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین مین نے معراج کی رات کو ایک ایسا دریا دیکھا جسکی انتہا خدا ہی کو معلوم ہے اُس کے کنارہ پر ایک پرندہ کی صورت مین فرشتہ نظر آیا جس کے ستر ہزار پر تھے۔ جب بندہ سبحان اللہ کہتا ہے تو وہ اپنے پر ہلاتا ہے اور جب الحمد للہ کہتا ہے تو پرونکو کھولدیتا ہے پھر جب لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو اُڑجاتا ہی اور جب اللہ اکبر کہتا ہے تو دریا مین گر پڑتا ہی اور جب لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہتا ہے تو دریا سے نکلکر اپنے پر جھاڑتا ہی اُسکے ایک ایک پر سے ستر ہزار قطرے جھڑتے ہین اللہ تعالی ہر قطرہ سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہی یہ سب تسبیح وتہلیل کرتے اور قائل کے لیے قیامت تک استغفار کرتے رہتے ہین (زبدۃ الواعظین) رسول خدا فرماتے ہین۔ اللہ تعالی نے عرش کے آگے ایک ستون پیدا کیا ہے جب بندہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہے تو یہ ستون ہلنے لگتا ہی۔ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ اے ستون ٹھیر جا۔ وہ عرض کرتا ہی کہ جب تک اسکے قائل کی مغفرت نہوگی مین ہرگز نہ ٹھیرونگا۔ حکم ہوتا ہے اچھا مینے اُسے بخشدیا۔ ستون فوراً ٹھیر جاتا ہے (زبدۃ الواعظین) **حکایت** موسی علیہ السلام کہین چلے جا رہے تھے رستہ مین ایک کبڑے بڈھے کو دیکھا

قد شد زنارا على وسطه وبين يديه نار يعبدها فقال موسى عليه السلام يا شيخ منذ كم سنة تعبد هذه النار فقال منذ اربعمائة وتسعين سنة فقال الم يأن لك ان تتوب من عبادة النار فترجع الى الملك الجبار فقال يا موسى اترى ان الله تعالى لو رجعت اليه يقبلني قال موسى عليه السلام فكيف لا يقبل وهو ارحم الراحمين فقال يا موسى ان علمت ان الله تعالى يقبل الهاربين بكرمه ولطفه اعرض على الاسلام فعرض عليه موسى عليه السلام الاسلام فاسلم فقال لا اله الا الله موسى رسول الله فاخذته الصيحة والصراخ حتى خشي عليه الموت بفرح الاسلام فحركه موسى عليه السلام برجله فاذا هو فارق الدنيا فاخذ موسى عليه السلام في تجهيزه ودفنه ثم وقف على قبره فقال الهي اريد ان تعلمني بماذا عاملت هذا العبد بتوحيد واحد فنزل جبرائيل عليه السلام وقال يا موسى ان ربك يقرئك السلام ويقول اما علمت ان من صالحنا بكلمة لا اله الا الله موسى رسول الله نقربه الى جنابنا ونلبسه من حلل الجنة فرجع موسى عليه السلام الى قومه فاخبرهم القصة فعد احرف لا اله الا الله موسى رسول الله اربعة وعشرين حرفا فقد غفر الله بكل حرف ذنوب سبع وعشرين سنة (رونق المجالس) وفي الخبر يؤتى بعبد يوم القيمة ويوقف بين يدي الله تعالى ويحاسبه فيستحق النار بكثرة ذنوبه وقلة حسناته فيقرب الى الهلاك وهو يرتعد فيقول الله تعالى يا ملائكتي انظروا دفتره هل تجدون في ديوانه حسنة فينظرون فيقولون يا ربنا لم نجد شيئا

جو زنار باندھے آگ کی پوجا کر رہا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ بڑے میاں ... عرصہ سے آگ کو پوج رہے ہو عرض کیا چارسو نوے برس سے۔ آپ نے فرمایا کیا اس سے توبہ اور خدا کی طرف رجوع کرنے کا وقت ابھی نہیں آیا۔ اُس نے کہا کیا میری توبہ قبول ہو جائیگی۔ فرمایا خدا ارحم الراحمین ہے ضرور قبول کرے گا۔ اُس نے کہا اگر اللہ تعالیٰ بھاگنے والوں کی توبہ قبول کر لیتا ہے تو مجھپر اسلام پیش کیجئے۔ آپ نے کلمہ شہادت پڑھایا اُس نے اسلام کی خوشی میں ایک ایسی چیخ ماری کہ جان نکل گئی۔ حضرت موسیٰ نے پاؤں پکڑ کر ہلایا۔ مگر وہاں کیا رکھا تھا۔ آپ نے تجہیز و تکفین کے بعد دفن کر دیا اور اسکی قبر پر کھڑے ہو کر یہ فرمایا الٰہی صرف کلمۂ توحید پڑھ لینے سے تو نے اس بندہ کے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ ارشاد ہوا کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کلمہ توحید پڑھنے والا ہمارا مقرب بنجاتا ہے اور ہم اسے جنت کے حلّے پہنا دیتے ہیں۔ حضرت موسیٰ نے واپس آکر لوگوں کو یہ واقعہ سُنایا۔ اُنہوں نے لا الٰہ الا اللہ موسیٰ رسول اللہ کے حرف گنے تو چوبیس نکلے۔ ہر حرف کے مقابلہ میں اللہ تعالیٰ نے ستائیس برس کے گناہ معاف فرما دیئے (رونق المجالس) حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے دن ایک بندے کو اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا۔ اور وہ کثرت گناہ اور قلت حسنات کے باعث دوزخ کا مستحق نکلے گا۔ اس لئے بخوف ہلاکت کانپنے لگے گا۔ اسوقت اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا۔ اے فرشتو یہ تو دیکھو کہ اسکے نامۂ اعمال میں کوئی نیکی ہے یا نہیں۔ عرض کریں گے۔ الٰہی ایک بھی نہیں۔

فيقول الملك الكاتب عندي له شيء أنه كان نائما في الليل فاستيقظ من منامه أراد أن يذكرني فغلب عليه النوم فلم يقدر أن يذكرني إني قد غفرت له بذلك (تنبيه الغافلين) عن سعيد عن النبي عليه السلام أنه قال إن الشيطان عليه اللعنة قال لربه بعزتك وجلالك يا رب لا أزال أبداً أغوي عبادك وآمرهم بالكفر والمعصية ما دامت أرواحهم في أجسادهم قال الله تعالى يا ملعون وعزتي وجلالي لا أزال أغفر لهم ما داموا ذاكرين لي ومستغفرين مني (مجالس الأنوار) عن النبي عليه السلام أنه قال يؤتى برجل يوم القيمة إلى الميزان فيخرج له تسعة وتسعون سجلا وكل سجل منها مد البصر فيها خطاياه وذنوبه فتوضع في كفة الميزان ثم يخرج قرطاس مثل النملة فيه شهادة أن لا إله إلا الله محمد رسول الله فيوضع في الكفة الأخرى فيرجح على خطاياه فينجيه الله تعالى بتوحيده من النار ويدخل الجنة (تنبيه الغافلين) قال الفقيه أبو الليث من حفظ سبع كلمات فهو شريف عند الله تعالى والملائكة ويغفر الله ذنوبه ولو كانت مثل زبد البحر ويجد حلاوة الطاعة ويكون حياته ومماته خيراً (الأولى) أن يقول عند ابتداء كل شيء بسم الله (والثانية) أن يقول بعد فراغ كل شيء الحمد لله (والثالثة) إذا جرى على لسانه ما لا يعنيه أن يقول أستغفر الله (والرابعة) إذا أراد فعلا غدا أن يقول إن شاء الله

حکم ہوگا اسکی ایک امانت ہمارے پاس ہے۔ وہ یہ کہ ایک شب پچھلے کو بیدار ہوکر اس نے ہمارے ذکر کا ارادہ کیا۔ مگر نیند کے غلبہ نے اس ارادہ کو پورا نہونے دیا۔ ہم نے اُسی نیکی کے باعث اسے بخش دیا۔ (تنبیہ الغافلین) حضرت سعید رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ شیطان ملعون نے جب یہ دعوے کیا کہ الٰہی تیری عزت وجلال کی قسم۔ مین ہمیشہ تیرے بندون کو بہکاتا اور اُنکو کفر ومعصیت کی ترغیب دیتا رہونگا۔ وہان سے جواب آیا۔ اے ملعون ہمین اپنے عزت و جلال کی قسم۔ بندے جب تک ہمارا ذکر کرتے اور ہم سے مغفرت چاہتے رہین گے ہم اُنکو بخشتے رہین گے (مجالس الانوار) پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین۔ قیامت کے دن ایک شخص کو میزان کے پاس لاکر اُسکے گناہون کے ننانوین دفتر نکالے جائین گے۔ ہر دفتر حد نظر کی برابر ہوگا۔ ان سب کو میزان کے ایک پلہ مین اور چیونٹی برابر ایک کاغذ کو جس مین کلمہ شہادت ہوگا دوسرے پلہ مین رکھین گے۔ یہ پلہ جھک جائیگا۔ اور توحید کی بدولت اللہ تعالیٰ دوزخ سے نجات دیکر اُسے جنت مین داخل کردیگا (تنبیہ الغافلین) فقیہ ابو اللیث کا قول ہے کہ مندرجہ ذیل سات کلمات یاد رکھنے والا خدا کے نزدیک شریف اور قابل مغفرت ہے اُس کے گناہ اگر سمندر کے جھاگ کے برابر ہونگے تو معاف کردیے جائینگے اور اُس کی موت زندگی سے بہتر ہوگی۔ (۱) ہر ابتدائی کام مین بسم اللہ کہنا (۲) ہر کام سے فارغ ہوکر الحمد للہ کہنا (۳) لغو ور بیہودہ باتون کے بعد استغفر اللہ کہنا (۴) آیندہ فعل پر ان شاء اللہ کہنا

(والخامسة) اذا استقبل اليه فعل مكروه ان يقول لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم (والسادسة) اذا اصابته مصيبة ان يقول انا لله وانا اليه راجعون (والسابعة) لا يزال يجري على لسانه في الليل والنهار كلمة لا اله الا الله محمد رسول الله (من تفسير حنفي) فاعل بما قررنا لك يا صفي في قيل سبعة اشياء تنور القبر وكل واحد ثابت بكتاب الله تعالى (اولها) الاخلاص في العبادة لقوله تعالى وما امروا الا ليعبدوا الله مخلصين له الدين (والثاني) بر الوالدين لقوله تعالى واعبدوا الله ولا تشركوا به شيئا وبالوالدين احسانا (والثالث) صلة الرحم لقوله تعالى وآت ذا القربى حقه (والرابع) ان لا يضيع عمره في المعصية لقوله تعالى واتقوا يوما ترجعون فيه الى الله (والخامس) ان لا يتبع هواه لقوله تعالى يا ايها الذين آمنوا قوا انفسكم واهليكم نارا وقوله تعالى واما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوى فان الجنة هي المأوى (والسادس) ان يجتهد في الطاعة لقوله تعالى وسارعوا الى مغفرة من ربكم وجنة عرضها السموات والارض اعدت للمتقين (والسابع) ان يكثر ذكر الله لقوله تعالى يا ايها الذين آمنوا اذكروا الله ذكرا كثيرا وسبحوه بكرة واصيلا (تنبيه الغافلين) قال عليه السلام افضل الذكر لا اله الا الله وافضل الدعاء الحمد لله (وهذا الحديث من حسان المصابيح) رواه جابر رضي الله عنه وانما جعل فيه الحمد لله تعالى افضل الدعاء لان الدعاء عبارة عن ذكر العبد ربه وسؤاله منه فضله ففي الحمد لله هذا المعنى موجود اذ فيه ذكر الرب وطلب المزيد لانه راس الشكر والعمدة فيه

(۵) کوئی فعل مکروہ سامنے آجائے تو لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہنا (۶) مصیبت کے وقت انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا (۷) دن رات کلمۂ شہادت زبان سے جاری رکھنا (تفسیر حنفی) بعض علماء کا قول ہے کہ سات چیزیں روشنی قبر کا باعث ہیں (۱) عبادت میں اخلاص۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مخلصین لہ الدین (۲) والدین کے ساتھ سلوک چنانچہ ارشاد ہوا ہے وبالوالدین احسانا (۳) صلہ رحمی۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہے وآت ذا القربیٰ حقہ (۴) زندگی کو گناہوں سے بچانا۔ قرآن مجید میں ہے واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ۔ (۵) نفسانی خواہشوں سے بچنا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے قوا انفسکم واھلیکم نارا۔ اور واما من خاف مقام ربہ الآیۃ (۶) طاعات میں کوشش کرنا چنانچہ حکم ہوا ہے۔ وسارعوا الی مغفرۃ الآیۃ (۷) ذکر الٰہی کی کثرت۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یا ایہا الذین آمنوا اذکروا اللہ ذکرا کثیرا الآیۃ (تنبیہ الغافلین) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا الہ الا اللہ تمام اذکار سے افضل اور الحمد للہ تمام دعاؤں سے بہتر ہے (مصابیح) الحمد للہ کو اس لئے افضل الدعا فرمایا ہے کہ دعا ذکر الٰہی اور اُس کے فضل کی طلب کا نام ہے۔ الحمد للہ میں یہ دونوں باتیں موجود ہیں۔ ذکر بھی اور طلب فضل بھی کیونکہ الحمد للہ شکر کی اصل ہے

لقوله عليه السلام الحمد رأس الشكر ما شكر الله عبد لم يحمده والشكر يستلزم المزيد لقوله تعالى لئن شكرتم لأزيدنكم فمن قال الحمد لله يصير كانه سأل منه تعالى زيادة فضله بعد الثناء عليه وانما كون لا اله الا الله من افضل الاذكار فلان فيه معنى لا يوجد في ذكر غيره وبمعرفة ذلك المعنى يحصل للمكلف جميع ما يجب عليه معرفته في حقه تعالى وذلك معنى اثبات الالوهية له تعالى ونفيها عما عداه ويندرج في معنى الالوهية جميع ما يجب على المكلف معرفته مما يجب في حقه تعالى وما يستحيل عليه وما يجوز له لان الالوهية تشتمل على معنيين (احدهما) استغناؤه تعالى عن جميع ما سواه (والثاني) افتقار جميع ما عداه اليه تعالى فعلى هذا يكون معنى كلمة التوحيد لا مستغني عن جميع ما سواه الا الله فيجب له تعالى الوجود والقدم والبقاء اذ لو لم يجب له تعالى هذه الصفات لكان محتاجا الى محدث لان انتفاء شيء من هذه الصفات يستلزم الحدوث وكل حادث مفتقر الى محدث وكذا يجب له تعالى التنزه عن النقائص ويدخل في التنزه عن النقائص وجوب السمع والبصر والكلام (مجالس الرومي مختصرا)

سورة **بسم الله الرحمن الرحيم** الاحزاب

(ان الله وملائكته يصلون على النبي) يعتنون باظهار شرفه وتعظيم شانه

چنانچہ رسول خدا فرماتے ہین جس نے خدا کی حمد نہ کی اُس سے شکر ادا نہین ہوسکا شکر سے نعمت کی زیادتی ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالی کا قول ہے لَئِن شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ بس تو الحمد للہ کہنے والا گویا حمد الٰہی کے بعد زیادتی فضل کا طالب ہے۔ اور لا الٰہ الا اللہ اسلئے افضل الذکر ہے کہ جو معنی اسمین پائے جاتے ہین وہ کسی کے ذکر مین نہین پائے جاتے۔ اسکے معنی سمجھ لینے سے بندے کو حقوق الٰہی کی متعلق تمام واجبات کا علم حاصل ہوجاتا ہے یعنی خدا کی معبودیت کا ثبوت اور شرک کی نفی ہوتی ہے۔ اور اسی کے تحت مین حقوق الٰہی کے متعلق تمام واجبات داخل ہین۔ کیونکہ معبودیت مین دو باتین ہوتی ہین (۱) اللہ تعالی کی تمام ماسوے سے بے نیازی (۲) اس کی جانب تمام ماسوا کی احتیاج اسلئے کلمۂ توحید کے یہ معنی ہوئے کہ اللہ تعالی کے سوا دیگر تمام چیزین ماسوے کے محتاج ہین۔ لہذا اللہ تعالی کے لئے وجود اور قدیم ہونا اور بقا ہر وقت ثابت ہے۔ کیونکہ اگر ان صفات کی نفی کی جائے تو نعوذ باللہ اللہ تعالے کو ایک مُحْدِث کا محتاج ماننا پڑے گا۔ یہ اس لیے کہ ان صفات کی نفی مستلزم حدوث ہے اور حادث محدث کا محتاج ہوا کرتا ہے۔ اسی طرح یہ عقیدہ رکھنا فرض ہے کہ اللہ تعالی تمام نقصانات سے پاک ہے۔ اور سمع۔ بصر۔ کلام اسکی صفات مین داخل ہین (مجالس الرومی)

سورۃ **بسم اللہ الرحمن الرحیم** الاحزاب

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ الآیۃ یعنی خدا اور اُسکے فرشتے نبی پر درود بھیجتے اور اُنکے اظہار شرف اور تعظیم شان کا اہتمام کرتے ہین۔

(يا ايها الذين آمنوا صلوا عليه) اعتنوا انتم ايضا فانكم اولى بذلك وقولوا اللهم صل على محمد
(وسلموا تسليما) وقولوا السلام عليك ايها النبي وقيل وانقادوا لاوامره والآية تدل على وجوب
الصلوة والسلام عليه في الجملة وقيل تجب الصلوة كلما جرى ذكره لقوله عليه السلام رغم انف رجل ذكرت
عنده فلم يصل علي فدخل النار فابعده الله وتجوز على غيره تبعا له وتكره استقلالا لانه في العرف صار
شعارا لذكر الرسول ولذا يكره ان يقال محمد عز وجل وان كان عزيزا جليلا (قاضي) وعن ابي هريرة
وعمار بن ياسر رضي الله عنهما عن النبي عليه السلام انه قال ان الله تعالى خلق ملكا اعطاه سمع الخلائق
كلها وهو قائم على قبري الى يوم القيمة فما من احد من امتي يصلي علي صلوة الا سماه باسمه واسم
ابيه وقال يا محمد ان فلان بن فلان صلى عليك فقالوا يا رسول الله ارايت قول الله تعالى ان الله
وملائكته يصلون على النبي فقال عليه السلام هذا من العلم المكنون ولولا انكم سألتموني ما اخبرتكم
به فقال النبي عليه السلام ان الله تعالى وكل بي ملكين فلا اذكر عند مسلم فيصلي علي الا قال
ذانك الملكان غفر الله لك وتقول الملائكة جوابا لهما آمين ولا اذكر عند مسلم فلم يصل علي
الا قال ذانك الملكان لا يغفر الله تعالى لك وتقول الملائكة جوابا لهما آمين (ابو السعود) عن انس بن
مالك عن النبي عليه السلام انه قال ما من دعاء الا بينه وبين السماء حجاب حتى يصلي على النبي عليه السلام

سلام تو تم بھی درود و سلام بھیجنے کا اہتمام کرو کیونکہ تم اسکے زیادہ مستحق ہو یعنی اللھم صل علی محمد
اور السلام علیک ایہا النبی کہا کرو۔ یا یہ معنی کہ نبی کے احکام مانا کرو۔ آیت صلوۃ و سلام کے
وجوب پر دال ہے بعض علماء کا قول ہے کہ آپکے ذکر کے وقت ہر مرتبہ درود بھیجنا واجب ہے کیونکہ
آپ فرماتے ہیں۔ خدا کرے وہ شخص ذلیل ہو جو میرے تذکرہ کے وقت مجھپر درود نہ بھیجے خدا اسکو
رحمت سے دور کرکے دوزخ سے قریب کردیتا ہے غیر نبی پر درود بھیجنا تبعاً جائز اور مستقلاً مکروہ ہے
کیونکہ درود عرف میں تذکرہ نبی کا شعار ٹھیر گیا ہے۔ اسی لئے محمد عز و جل نہیں کہہ سکتے اگرچہ آپکے معزز
و جلیل ہونے میں ذرا شک نہیں (قاضی بیضاوی) ابوہریرہؓ اور عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا فرماتے
ہیں اللہ تعالی نے ایک فرشتہ پیدا کرکے میری قبر پر کھڑا کردیا ہے یہ تمام مخلوق کی باتیں سنا کرتا ہے اور
جو شخص مجھپر درود بھیجتا ہے اسکا اور اسکے باپ کا نام لیکر میرے پاس پہنچا دیتا ہے صحابہ نے عرض کیا
کہ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ الآیۃ کا کیا مطلب ہے۔ فرمایا یہ راز کی بات ہے اگر تم سوال نکرتے تو میں ہرگز نہ بتاتا۔
پھر فرمایا کہ اللہ تعالی نے دو فرشتے مقرر کر رکھے ہیں جب کوئی مسلمان مجھپر درود بھیجتا ہے تو یہ دونوں
فرشتے اسکے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور دیگر ملائکہ آمین کہتے ہیں اور اگر میرے تذکرہ کیوقت کوئی مسلمان
درود نہیں بھیجتا تو وہ دونوں بد دعا کرتے ہیں اور دیگر ملائکہ آمین کہتے ہیں (ابو السعود) انس بن مالک پیغمبر خدا
سے روایت کرتے ہیں کہ جبتک نبی پر درود نہ بھیجا جائے آدمی کی دعا آسمان و زمین کے بیچ میں رکی رہتی ہے۔

[illegible]

عليه السلام وراى النبى عليه السلام فى نومه فقال له النبى عليه السلام لم نسيت الصلوة على فقال يارسول الله اشتغلت بثناء الله تعالى وعبادته فنسيت فقال عليه السلام اما سمعت قولى الاعمال موقوفة والدعوات محبوسة حتى يصلى على وقال لوجاء عبد يوم القيامة بحسنات اهل الدنيا ولم تكن فيها صلوة على رُدت ولم تقبل (زبدة الواعظين) عن النبى عليه السلام انه قال ان اولى الناس بى يوم القيمة اكثرهم على صلوة **حكى** ان زاهدا راى النبى عليه السلام فى نومه فاستقبل الزاهد اليه فلم ينظر اليه فقال الزاهد يارسول الله انت على غضبان فقال عليه السلام لا فقال اما تعرفنى وانا فلان الزاهد فقال النبى عليه السلام لا اعرفك فقال يارسول الله انا سمعت العلماء يقولون ان النبى عليه السلام يعرف امته كما يعرف الابوان ولدهما فقال النبى عليه السلام صدق العلماء ان النبى اعرف منهما بامته اى بالذى يصلى على نبيه بقدر صلوته (زهرة الرياض) حكى ان امرأة جاءت الى الحسن البصرى فقالت يا استاذ ان لى بنتا ماتت اريد ان اراها فى المنام فعلمنى شيئا من الخواص حتى اراها فعلمها الصلوة فرأت بنتها فى المنام وعليها لباس من قطران وفى عنقها غل وفى رجليها قيد من نار فاستيقظت وجاءت الى الحسن البصرى باكية ووصفت مارأته فبكى الحسن البصرى واصحابه ثم مضى مدة فرأى

اور پھر جب درود پڑھتا ہی تو پردے چاک کرکے آسمان پر چڑھ جاتی ہی اور جو درود نہین پڑھتا تو اُس کی دعا لوٹ آتی ہے **حکایت** ایک شخص سے جو تشہد کے بعد درود پڑھنا بھول گیا تھا رسول خدا کو خواب مین یہ فرماتے دیکھا کہ تم درود کیون بھول گئے ۔ عرض کیا مین ثناے الٰہی مین مشغول تھا آپنے فرمایا تم نے یہ نہین سُنا کہ جبتک مجھپر درود نہ بھیجا جاے اعمال اور دعائین رُکی رہتی ہین اگر کسی سے تمام دنیا کی برابر نیکیان کی ہون مگر اُن مین درود شامل نہ ہو تو ہرگز قبول نہ ہونگی (زبدۃ الواعظین) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے قیامت کے دن وہی شخص میرے پاس ہوگا جو دنیا مین بکثرت درود بھیجتا رہے گا **حکایت** ایک زاہد نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین غیر ملتفت دیکھکر عرض کیا کہ کیا آپ مجھسے خفا ہین ۔ فرمایا نہین ۔ اُسنے عرض کیا کہ مین فلان زاہد ہون ۔ آپنے فرمایا مین تمکو نہین پہچانتا ۔ زاہد نے کہا مینے علماء سے سنا ہی کہ رسول خدا اپنی امت کو اسطرح پہچانتے ہین جسطرح مان باپ اپنی اولاد کو ۔ آپنے فرمایا علماء نے سچ کہا نبی اُنہین کو پہچانتے ہین جو بقدر نماز آپ پر درود بھیجتے رہتے ہین (زہرۃ الریاض) **حکایت** حسن بصری سے ایک عورت نے کہا کہ میری لڑکی مرگئی ہی اُسے خواب مین دیکھنا چاہتی ہون کوئی وظیفہ بتائیے ۔ آپنے اُسے درود بتا دیا ۔ اُسنے اپنی بیٹی کو گندھک کے کپڑے گلے مین طوق ۔ اور پاؤن مین دوزخ کی بیڑیان پہنے دیکھا ۔ فوراً آنکھ کھل گئی ۔ اور روتی ہوئی حسن بصری کے پاس آئی پھر اپنا خواب بیان کیا حسن اور اُنکے احباب یہ خواب سنکر رونے پھر ایک مدت کے بعد حسن نے

فی المنام اهاق الجنة علی سریر وعلی راسها تاج یضئ ما بین المشرق والمغرب فقالت یا استاذ اتعرفنی فقال الحسن رحمه الله لا فقالت انا بنت تلك المرأة التی علمتها الصلوة فقال الحسن رحمه الله تعالی بای سبب نلت هذا المنزل فقالت یا شیخ مر بمقبرتنا رجل فصلی علی النبی علیه السلام مرة وجعل ثوابها لنا وکان فی مقبرتنا خمسمائة وخمسون انسانا معذبا فنودی ارفعوا عنهم العذاب ببرکة صلوة هذا الرجل علی النبی علیه السلام (زبدة الواعظین) عن عبد الرحمن بن عوف عن النبی علیه السلام انه قال جاءنی جبرائیل علیه السلام قال یا محمد لا یصلی علیك احد الا صلی علیه سبعون الف ملك ومن صلت علیه الملائکة کان من اهل الجنة روی عن الحسن البصری انه قال رایت ابا عصمة فی المنام فقلت له یا ابا عصمة ما فعل الله بك فقال غفر لی فقلت بای سبب قال ما ذکرت حدیثا الا صلیت علی النبی علیه السلام (زبدة الواعظین) عن النبی علیه السلام انه قال اتانی جبرائیل ومیکائیل واسرافیل وعزرائیل علیهم السلام فقال جبرائیل یا رسول الله من صلی علیك فی کل یوم عشر مرات انا اخذ بیده وامره علی الصراط کالبرق الخاطف وقال میکائیل علیه السلام انا اسقیه من حوضك وقال اسرافیل علیه السلام انا اسجد لله تعالی ما ارفع راسی حتی یغفر الله تعالی له وقال عزرائیل علیه السلام انا اقبض روحه کما اقبض ارواح الانبیاء علیهم السلام (حکایت) عن عبد الله انه قال کان لنا خادم یخدم السلطان وهو موصوف بالفسق

اس لڑکی کو جنت کے تخت پر ایک جگمگاتا تاج پہنے دیکھا۔ لڑکی نے کہا تم مجھے جانتے ہو۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ لڑکی بولی مین اُسی بڑھیا کی بیٹی ہون جسکو آپنے درود سکھایا تھا۔ حسن نے کہا تجھے یہ رتبہ کیونکر ملگیا۔ جواب دیا۔ کہ ایک آدمی ہمارے مقبرہ کی طرف سے درود پڑہتا ہوا گزرا۔ اور اُسکا ثواب ہمین بخشدیا۔ اسکی برکت سے ایسے پانسو پچاس مُردون کوجن پر عذاب ہورہا تھا نجات ملگئی (زبدۃ الواعظین) عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جبریل مجھے کہہ گئے ہین جو شخص تمپر ایک بار درود بھیجے گا اُسپر ستر ہزار فرشتے رحمت بھیجین گے۔ اور جس پر فرشتے رحمت بھیجتے ہین وہ جنتی ہوجاتا ہے۔ حسن بصری کہتے ہین مین نے ابوعصمہ کو خواب مین دیکھکر اُن سے یہ پوچھا کہ کیسے کیا گزری۔ جواب دیا۔ مغفرت ہوگئی۔ مین نے کہا کس سبب سے۔ جواب دیا مین حدیث بیان کرتے وقت ہمیشہ درود پڑہا کرتا تھا۔ (زبدۃ الواعظین) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا ایکبار جبریل میکائیل اسرافیل عزرائیل چارون فرشتے میرے پاس آئے۔ جبریل ع نے کہا جو آپ پر دس مرتبہ روز درود بھیجے گا مین اُس کا ہات پکڑکے بجلی کی طرح پلصراط سے اُتار دون گا۔ میکائیل بولے مین اُسے حوض کوثر کا پانی پلاؤن گا۔ اسرافیل نے کہا مین سجدہ مین گرپڑون گا۔ اور جبتک اُسکی مغفرت نہ ہوجائے ہرگز سر نہ اُٹھاؤن گا۔ عزرائیل بولے مین روح انبیا کی طرح اُس کی روح قبض کرون گا حکایت عبداللہ کہتے ہین ہمارا ایک خادم جو پیشہ سلطان کی خدمت مین مصروف تھا نہایت فاسق وفاجر تھا۔

[illegible]الليلة في منامي حين رأيت النبي عليه السلام فقلت له يا نبي الله هذا العبد من الفاسقين
فكيف صعد به في يدك فقال النبي عليه السلام قد غفر له وانا اشفع له الى الله تعالى فقلت يا نبي
باى سبب نال تلك المنزلة فقال بكثرة الصلوة على انه كان في كل ليلة حين يجئ الى فراشه يصلي
على الف مرة (تحفة الملوك) وعن كعب انه قال اذا كان يوم القيمة يرى آدم عليه السلام واحدا من امة
محمد عليه السلام يساق الى النار فينادي يا محمد فيقول لبيك يا ابا البشر فيقول ان واحدا من امتك
يساق الى النار فيعدو خلفه النبي عليه السلام حتى يدركه ويقول يا ملائكة ربي قفوا فيقولون
يا محمد الم تقرأ قوله تعالى في حقنا لا يعصون الله ما امرهم ويفعلون ما يؤمرون فيسمعون نداء
اطيعوا محمدا فيقول ردوه الى الميزان فيوزن عمله فترجح سيئاته على حسناته فيخرج النبي عليه السلام
رقعة من كمه فيها الصلوة التي صلاها عليه في الدنيا فيضعها النبي على حسناته فتثقل فيفرح الرجل
ويقول بابي وامي من انت فيقول انا محمد فيقبل ذلك الرجل قدم النبي عليه السلام ويقول يا رسول الله
ما تلك الرقعة فيقول النبي عليه السلام هي صلواتك التي صليت علي في الدنيا وانا حفظتها لك فيقول
العبد يا حسرتا على ما فرطت في جنب الله (كنز الاخبار) روي عن النبي عليه السلام انه
قال ان الله تعالى خلق ملائكة بايديهم

مین نے ایک رات خواب مین یہ دیکھا کہ وہ رسول خدا کے ہاتھ مین ہاتھ دیئے ہوئے ہے۔ عرض کیا حضور
اِس فاسق کو یہ رتبہ کیونکر ملا آپنے فرمایا میری شفاعت سے اسکی مغفرت ہوگئی۔ کیونکہ یہ مجھپر بکثرت درود بھیجا
کرتا تھا۔ یعنی رات کو بستر پر لیٹتے وقت ہزار مرتبہ درود پڑہا کرتا تھا (تحفۃ الملوک) کعب سے روایت ہے
کہ آپنے فرمایا قیامت کے دن حضرت آدم امت محمدیہ کے ایک شخص کو دوزخ کی طرف جاتا دیکھکر رسول خدا سے
یہ فرمائینگے کہ آپ کا ایک امتی دوزخ کی طرف جا رہا ہے۔ آپ دوڑکر اُسے پکڑلین گے۔ اور فرشتون کو خطاب
کرینگے کہ ٹہیر جاؤ۔ فرشتے کہینگے۔ کیا آپنے یہ آیت نہین پڑہی لَا يَعْصُونَ اللهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ
یعنی فرشتے خدا کی نافرمانی نہین کرتے اور اُنہین جو کچھ حکم ہوا اُسے کرڈالتے ہین۔ اسوقت ایک ندا آئے گی کہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو۔ ان کا کہا مان لو آپ فرمائینگے کہ اسے میزان کی طرف لیچلو۔ چنانچہ اُسکے
عمل تولے جائین گے اور بدیان نیکیون پر غالب آجائین گی۔ اس وقت رسول خدا اپنی آستین مبارک سے
ایک پرچہ نکالین گے جس مین درود درج ہوگا آپ اُس پرچہ کو اُسکی نیکیون پر رکہدینگے۔ فوراً حسنات کا پلہ
جہک جائیگا۔ وہ شخص خوش ہوکر کہے گا کہ آپ کون ہین ارشاد ہوگا مین محمد ہون (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ آپکے
قدم چومکر یہ عرض کرے گا کہ یہ پرچہ کیسا تھا۔ حضور جواب دینگے یہ وہ درود ہے جو تو نے دنیا مین مجھپر بھیجا تھا
ہم نے اسے امانت کی طرح محفوظ کر رکہا تہا۔ وہ شخص کہے گا افسوس مین نے خدا کے کامون مین کمی
کیون کی (کنز الاخبار) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ اللہ تعالی نے بعض فرشتون کو

اقلام من ذهب وقرطيس من فضة لا يكتبون شيئاً الا الصلوٰة علىّ وعلى اهل بيتي (حكى) ان
يهوديا كان يدعى بسرقة جمل على رجل مسلم فشهد عليه اربعة شهود من المنافقين زوراً فحكم النبي عليه
السلام بالجمل لليهودي وقطع يد المسلم فتحير المسلم فرفع راسه الى السماء فقال الهي ومولاي انت تعلم
باني لم اسرق هذا الجمل ثم قال يا رسول الله ان حكمك حق ولكن استخبر عن هذا الجمل فقال النبي عليه
السلام يا جمل لمن انت فقال الجمل بلسان فصيح يا رسول الله انا لهذا المسلم وان هؤلاء الشهود
لكاذبون فقال النبي عليه السلام يا مسلم اخبرني ماذا تفعل حتى انطق الله تعالى الجمل في حقك فقال المسلم
يا رسول الله اني لا انام الليل حتى اصلي عليك عشر صلوات فقال النبي عليه السلام نجوت من القطع في
الدنيا وتنجو من عذاب الآخرة في العقبى ببركة صلواتك على (درة الواعظين) روي عن النبي عليه
السلام انه قال من صلى علىّ عشراً اذا اصبح وعشراً اذا امسى امنه الله تعالى من الفزع الاكبر
يوم القيمة وكان مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين (حكى) عن فضيل بن
عياض عن سفيان الثوري انه قال خرجت حاجا فرايت رجلا في الحرم يصلي على النبي عليه السلام
حيث كان في الحرم وطواف البيت وعرفات ومنى فقلت ايها الرجل لكل مقام مقال فما بالك
لا تشتغل بالدعاء ولا بالصلوٰة سوى انك تصلي على النبي عليه السلام قال ان لي فيه قصة

سونے کے قلم اور چاندی کے کاغذ دے رکھے ہیں۔ یہ صرف اُس درود کے لکھنے پر مقرر ہیں جو مجھپر یا
میرے اہل بیت پر بھیجا جاوے **حکایت** ایک یہودی نے کسی مسلمان پر اونٹ کی چوری کا دعوےٰ کرکے
چار جھوٹے گواہ گزار دئے رسول خدا نے اونٹ یہودی کو دلوا دیا۔ اور مسلمان کے ہات کاٹنے کا حکم
صادر کیا۔ مسلمان نے آسمان کی طرف دیکھکر کہا الٰہی تو خوب جانتا ہی کہ مین نے اونٹ نہین چرایا
پھر یہ کہا کہ یا رسول اللہ آپ کا حکم بجا۔ لیکن اصل واقعہ اِس اونٹ ہی سے پوچھ لیجئے۔ آپنے فرمایا اے
اونٹ تو کسکی ملک ہے۔ اونٹ نے فصیح الفاظ مین جواب دیا کہ مین اِس مسلمان کا مال ہون اور یہ سب
گواہ جھوٹے ہین۔ آپنے فرمایا۔ اے شخص تو ایسا کیا عمل کرتا ہی کہ تیرے لئے اللہ تعالیٰ نے اونٹ کو گویا
کردیا عرض کیا مین رات کو سونے سے پہلے دس مرتبہ آپ پر درود بھیجا کرتا ہون۔ آپنے فرمایا تو نے دنیا
مین ہات کٹنے سے اور عقبیٰ مین عذاب سے نجات پائی (درۃ الواعظین) رسول خدا سے مروی ہی کہ جو شخص
صبح شام دس دس بار مجھپر درود بھیجتا رہے گا وہ قیامت کی گھبراہٹ سے امن مین رہے گا۔ اور اُن پیغمبرون
صدیقون کے ساتھ ہوگا جن پر خدا نے اپنا فضل کر رکھا ہی **حکایت** فضیل بن عیاض سفیان ثوری سے
روایت کرتے ہین کہ موسم حج مین مینے ایک شخص کو حرم مین۔ حالت طواف مین۔ عرفات ومنیٰ مین
رسول خدا پر درود بھیجتے دیکھا۔ اور یہ کہا کہ بھائی ہر قول کا ایک محل ہوا کرتا ہے۔ تم بجز درود کے اور
کسی قسم کی دعا ہی نہین کرتے۔ اُس نے جواب دیا کہ اسکی ایک لمبی کہانی ہے۔

فقلت اخبرنی بها فقال خرجت من خراسان حاجا الی هذا البیت ومعی والدی فلما جئت الکوفۃ فاعتل والدی فتوفی فغطیت وجهه بازار فلما کشفت عن وجهه رأیت صورته کصورۃ الحمار فحزنت حزنا شدیدا وقلت کیف اظهر للناس هذہ الحالۃ وان والدی قد صار بهذہ الصورۃ ثم غفلت ساعۃ فرأیت فی المنام کانه دخل علینا رجل وکشف عن وجهه وقال لی ما هذا الغم العظیم فقلت کیف لا اغتم مع هذہ المحنۃ فانطلق الی ابی فمسح وجهه فغیر ما ابتلی به فقربت منه وکشفت عن وجهه فنظرت الیه فاذا وجهه کالقمر الطالع یلوح لیلۃ البدر فقلت له من انت فقال انا المصطفی فامسکت طرف ردائه فقلت بحق الله تعالی اخبرنی بالقصۃ فقال کان والدک آکل الربا وان من حکم الله تعالی ان من اکل الربا یجعل صورته کصورۃ الحمار اما فی الدنیا واما فی الآخرۃ وقد جعلها الله تعالی لوالدک فی الدنیا وکان والدک فی الدنیا یصلی علی کل لیلۃ قبل ان یضطجع مائۃ مرۃ فلما عرضت له هذہ الحالۃ جاء الملک الذی یعرض علی اعمال امتی فاخبرنی بحاله فسالت الله تعالی فشفعنی فیه (تمت القصۃ) وقال النبی علیه السلام البخیل من ذکرت عندہ فلم یصل علی (مشارق) وقال علیه السلام من صلی علی مرۃ لم تبق من ذنوبه ذرۃ (والقصص والاحادیث کثیرۃ وقد اختصرناها کیلا تؤدی الی اقوال طویلۃ

مین نے کہا ہمین بھی سناؤ وہ کہنے لگا مین خراسان سے اپنے باپ کے ساتھ حج کو آیا جب ہم کوفہ پہنچے تو میرا باپ بیمار ہوکر مرگیا۔ مین نے اُسکا مُنہ ڈھک دیا۔ پھر تھوڑی دیر مین کھولکر دیکھا تو گدھے کی سی صورت تھی سجھے نہایت غم ہوا۔ اور دل مین کہنے لگا کہ اِس واقعہ کو لوگون پر کس طرح ظاہر کرون۔ پھر مجھے اُونگھ آگئی۔ خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ ایک بزرگ آدمی کہہ رہے ہین اے شخص تجھے اس قدر غم کیون ہوا۔ مین نے کہا صورت واقعہ یہ ہے تو مجھے غم کیون نہو یہ سُنکر وہ میرے باپ کے پاس گئے اور اُس کے چہرہ پر ہات پھیرا۔ اب جو مین مُنہ کھولکر دیکھتا ہون تو چودھوین رات کا چاند تھا مین نے عرض کیا آپ کون ہین۔ فرمایا **مصطفیٰ**۔ مینے حضور کی چادر کا پلہ تھام کر عرض کیا کہ آپ اس عجیب واقعہ کی وجہ بیان فرمائین۔ ارشاد ہوا کہ تیرا باپ سود خوار تھا۔ اور ایسون کے لئے خدا کا حکم ہوچکا ہے کہ دنیا یا عقبے مین اُن کا چہرہ گدھے کا سا کردیا جائے گا۔ تیرے باپ کے لئے یہ حکم دنیا ہی مین تھا مگر چونکہ یہ ہر رات سونے سے پہلے مجھپر سو بار درود بھیجا کرتا تھا۔ جب اسکی صورت مسخ کیگئی تو اُس فرشتے نے جو اعمال اُمت پیش کیا کرتا ہے مجھے خبر دی۔ مین نے اللہ تعالی سے سوال کیا اور اُس نے اِس کے حق مین میری شفاعت قبول فرمائی۔ (قصہ تمام ہوا) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین بخیل وہ شخص ہے جو میرے تذکرہ کے وقت مجھپر درود نہ بھیجے (مشارق) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین جو شخص ایک بار مجھپر درود بھیجتا ہے اُسپر ذرہ برابر بھی گناہ نہین رہتا۔ الغرض درود کے باب مین روایتین اور حدیثین بکثرت ہین ہمنے بخوف طوالت مطلب کو مختصر کردیا ہے

روى احمد وابن ابي شيبة والنسائي وابن حبان في صحيحه على ما نقله محمد البغوي عن انس رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من صلى علي صلوة صلى الله عليه عشر صلوات وحطت عنه عشر خطيئات ورفعت له عشر درجات (كذا في المصابيح) قال الشيخ المظهر ان عادة الملوك والكرماء اعزاز من يعز احبابهم وتشريف من يشرف اخلاءهم وانه تعالى ملك الملوك واكرم الكرماء فهو احق بهذا الكرم فان من يشرف حبيبه ونبيه صلى الله تعالى عليه وسلم بان يصلي عليه يجد من الله الكريم الرحمة وحط الذنوب ورفع الدرجات (انتهى كلامه) قال بعض الكبار في هذا الحديث ايماء الى ان الفيض من الحضرة الاحدية انما يحصل بواسطة الروح المحمدي لانه قطب الاقطاب ازلا وابدا فالواجب على الطالب تحصيل المناسبة الى جنابه الاعز بدوام الصلوة عليه والتزام سنته فمن تقرب اليه بصلوة وصل اليه من الحضرة بواسطة متابعته عشر صلوات ورفع بينه وبين الحق عشرة من الحجب ورفعت له عشر درجات من درجات القرب قال الله تعالى من جاء بالحسنة فله عشر امثالها (انتهى) ثم معنى قولنا اللهم صل على محمد اي عظمه في الدنيا باعلاء ذكره واظهار شريعته وفي الآخرة بتشفيعه في امته وقال الحليمي المقصود بالصلوة التقرب الى الله تعالى بامتثال امره وقضاء حق النبي صلى الله تعالى عليه وسلم علينا

احمد-اور ابن ابی شیبہ اور نسائی اور ابن حبان انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین جو شخص مجھپر ایک بار درود بھیجتا ہے خدا اُسپر دس رحمتین نازل کرتا-اور دس گناہ معاف فرماتا اور دس درجے بلند کردیتا ہے (مصابیح) شیخ مظہر کا قول ہے کہ بادشاہون اور کریمون کی عادت مین داخل ہے کہ اپنے دوستون کی تعظیم کرنے والون کو عزت دیا کرتے ہین اللہ تعالی شہنشاہ اور مالک الملک ہے اس لئے اپنے دوست یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کرنے والون کو ضرور معزز فرمائیگا-اُن پر خدا کی رحمت نازل ہوگی-گناہ عفو کیئے جائینگے-درجے بلند ہونگے-گزشتہ حدیث مین اوہر اشارہ ہے کہ حضرت احدیت کا فیض صرف روح محمدی کے ذریعہ سے حاصل ہوسکتا ہے کیونکہ آپ ازلی وابدی قطب الاقطاب ہین-اِس لیے طالب کا فرض ہے کہ درود اور اتباع سنت کو لازم جان کر روح محمدی سے مناسبت حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہے-جو شخص آپ پر ایکمرتبہ درود بھیجے گا-حضرت احدیت سے اُسپر دس رحمتین نازل ہونگی-دس پردے سامنے سے اُٹھہ جائینگے-اور قربت حق کی طرف دس درجے بلند ہونگے-چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ایک نیکی کرنے والے کو دسگنا ثواب ملتا ہے اللھم صل علی محمد کے یہ معنی ہین کہ الہی دنیا مین اُن کے نام کو عالی رتبہ اور انکی شریعت کو غالب کر اور آخرت مین انکو ہمارا شفیع بنا دے-حلیمی کا قول ہے کہ درود سے اللہ کی قربت اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ادا کرنا مقصود ہے

وقال عبد السلام ليست صلاتنا على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم شفاعة منا له فان مثلنا لا يشفع لمثله ولكن الله تعالى امرنا بالمكافاة لمن احسن الينا وانعم علينا فان عجزنا عنها كافاناه بالدعاء فارشدنا الله سبحانه لما علم عجزنا عن مكافاة نبينا الى الصلوة عليه صلى الله تعالى عليه وسلم لتكون صلاتنا عليه مكافاة لاحسانه الينا وافضاله علينا (انتهى) قال ابن الشيخ رحمه الله تعالى والاحتياط في الصلوة على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم ان نعمل بما اختاره الجمهور وهو وجوبها كلما جرى ذكره صلى الله تعالى عليه وسلم وان ذكر في مجلس واحد الف مرة (انتهى) لما ورد من الاحاديث فمنها قوله عليه السلام من ذكرت عنده فلم يصل علي فدخل النار فابعده الله فلا يلوم من الا نفسه (رواه ابن خزيمة وابن حبان عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه كذا في الترغيب وفي هذا الباب احاديث كثيرة فمن كان ذا عقل سليم يكفيه ماذكر فعلى العاقل ان يكثر الصلوة على النبي صلى الله تعالى عليه وسلم في الليل والنهار سيما في يوم الجمعة وليلتها (انتهى)

سورة بسم الله الرحمن الرحيم الاحزاب

(انا عرضنا الامانة على السموت والارض والجبال فابين ان يحملنها واشفقن منها وحملها الانسان) تقرير للوعد السابق

عبد السلام کہتے ہیں ہمارا درود بھیجنا بطور سفارش نہیں ہے کیونکہ ہمارا کیا منہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سفارش کرسکیں بلکہ مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالی نے ہمیں اپنے محسن ومنعم کی مکافات کا حکم دیا ہے اور اگر ہم مکافات نہ کرسکیں تو دعا کا ارشاد فرمایا ہے۔ پھر جب اللہ تعالی نے ہمکو رسول خدا کے احسانات کی مکافات سے عاجز پایا تو درود سکھا دیا۔ تاکہ یہ بمنزلہ مکافات ہو جائے۔ ابن شیخ رحمہ اللہ کا قول ہے کہ درود کے بارے میں وہی احتیاط برتنی چاہیے جو جمہور نے برتی ہے۔ یعنی اگر ایک مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ہزار مرتبہ ہو تو ہزار ہی مرتبہ درود بھیجنا چاہیے۔ کیونکہ اکثر احادیث میں یہ مضمون پایا جاتا ہے چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میرے تذکرے کے وقت جو شخص مجھپر درود نہ بھیجے اور دوزخ میں گر کر خدا کی رحمت سے دور ہو جائے تو وہ اپنے ہی نفس کو ملامت کرے اس حدیث کو ابن خزیمہ اور ابن حبان نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے (کذا فی الترغیب) اس باب میں دیگر حدیثیں بھی آئی ہیں۔ لیکن صاحب عقل سلیم کو اسی قدر کافی ہے۔ اس لیے ہر عاقل پر واجب ہے کہ دن رات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا رہے خاصکر جمعہ کے دن اور اس کی رات میں بکثرت درود پڑھے۔

سورۂ بسم اللہ الرحمن الرحیم احزاب

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الآیۃ یعنی ہمنے امانت کو آسمانوں۔ اور زمین اور پہاڑوں کے آگے پیش کیا یہ سب اسکے اٹھانے سے انکار کر گئے اور ڈر گئے۔ انسان نے اسے اٹھالیا۔ یہ وعدہ سابق کا اثبات ہے

يتعلق بالطاعة وسماها امانة من حيث انها واجبة الاداء والمعنى انها لعظم شأنها بحيث لو عرضت على هذه الاجرام العظام وكانت ذات شعور وادراك لابين ان يحملنها واشفقن منها وحملها الانسان مع ضعف بنيته ورخاوة قوته لاجرم فان الراعي لها والقائم بحقوقها بخير الدارين انه كان ظلوما حيث لم يف بها ولم يراع حقها جهولا بكنه عاقبتها وهذا وصف للجنس باعتبار الاغلب وقيل المراد بالامانة الطاعة التي تعم الطبيعية والاختيارية وبعرضها استدعاؤها الذي يعم طلب الفعل من المختار وارادة صدوره من غيره وبحملها الخيانة فيها والامتناع عن ادائها وقيل انه تعالى لما خلق هذه الاجرام خلق فيها فهما وقال لها اني فرضت فريضة وخلقت جنة لمن اطاعني فيها ونارا لمن عصاني فقلن نحن مسخرات على ما خلقتنا لا نحتمل فريضة ولا نبتغي ثوابا ولا عقابا ولما خلق آدم عليه السلام عرض عليه مثل ذلك فحملها وكان ظلوما لنفسه بتحمله ما يشق عليها جهولا بوخامة عاقبته ولعل المراد بالامانة العقل والتكليف وبعرضها عليهن اعتبارها بالاضافة الى استعدادهن وباباءهن الاباء الطبيعي الذي هو عدم اللياقة والاستعداد وبحمل الانسان قابليته واستعداده لها

جو تعظیم طاعت ۔۔۔ متعلق تھا۔ چونکہ طاعت واجب الادا ہوتی ہے اسلئے اُسے امانت فرمایا۔ مطلب یہ کہ طاعت عظیم الشان ہونے کے باعث ایسی چیز ہے کہ اگر آسمان وغیرہ کے سامنے پیش کی جاتی اور انکو فہم و شعور ہوتا تو اُسے اپنے ذمہ لینے سے انکار کر جاتے۔ اور ڈرتے۔ انسان ضعیف البنیان نے اس بوجھ کو اُٹھا لیا۔ اسکی محافظت کرنیوالے کیلئے خیر دارین موجود ہے۔ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا۔ بیشک انسان اپنے وعدہ کو پورا نکرنے اور رعایت طاعت نہ رکھنے کے باعث ظالم۔ اور انجام کار نہ سوچنے کے سبب جاہل ہے۔ ظلوم و جہول باعتبار اکثر جنس کی صفت ہے۔ بعض کا قول ہے کہ امانت سے وہ طاعت مراد ہے جو طبیعی اور اختیاری دونوں کو شامل ہے اور پیش کرنے سے وہ استدعا مقصود ہے جو طلب فعل کے متعلق فاعل مختار سے ہوا کرتی ہے اور حملها الانسان سے آدمی کی خیانت اور ادائے امانت سے باز رہنا مقصود ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آسمان وغیرہ کو پیدا کرکے اُن کو عقل عنایت کی پھر یہ فرمایا کہ میں نے بعض چیزیں فرض کر دی ہیں جو اُن کو بجا لائے گا وہ جنتی ہے اور جو نافرمانی کریگا وہ دوزخی۔ سب نے جواب دیا کہ ہم تیرے حکم کے بندے ہیں۔ فرض کا بوجھ نہیں اُٹھا سکتے۔ ہمیں ثواب و عذاب سے کچھ سروکار نہیں۔ لیکن جب حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرکے یہ امانت پیش کی گئی تو اُنہوں نے اس کا بوجھ اُٹھا لیا۔ مشقت میں پڑکر اپنی جان پر ظلم کیا۔ انجام کار سے غافل رہے بعض نے کہا ہے کہ امانت سے عقل یا تکلیف شرعی اور آسمان وغیرہ پر پیش کرنے سے بحالت استعداد اُن میں عقل کا فرض کر لینا۔ اور انکار سے انکار طبعی یعنی عدم لیاقت آسمان وغیرہ اور انسان کے اُٹھا لینے سے اسکی قابلیت

وكونه ظلوما جهولا لما غلب عليه من القوة الغضبية والشهوية (قاضى) عن النبي عليه السلام الله قال ان لله ملائكة سياحين في الارض يبلغوني عن امتي السلام فاذا صلى احد على من امتي في اليوم مائة مرة قضى الله تعالى له مائة حاجة سبعين منها في الآخرة وثلاثون في الدنيا قال بعضهم المراد من الامانة التوحيد فهي كلمة الشهادة وكلمة الايمان وكلمة النور وكلمة التقوى وعبر عنها بالامانة تنبيها على انها حقوق مرعية اودعها الله في المكلفين وائتمنهم عليها واوجب عليهم تلقيها بحسن الطاعة والانقياد وامرهم بمراعاتها والمحافظة عليها واداءها من غير اخلال بشئ من حقوقها (ابو السعود) وعن عبد الله بن عمر انه قال كلمة لا اله الا الله محمد رسول الله اربعة وعشرون حرفا والليل والنهار اربع وعشرون ساعة فاذا قال العبد هذه الكلمات بالاخلاص في ساعة خفيفة يقول الله تعالى قد غفرت ذنوبك صغيرها وكبيرها خفيها وجهرها وعمدها وسهوها بحرمة هذه الكلمات (حياة القلوب) قيل لما عرضت الامانة على آدم عليه السلام قال يارب ان السموات والارض والجبال مع عظمها وسعتها لم يطقن حملها وابين فكيف احمل مع ضعفي فقال الله تعالى الحمل منك والقدرة مني فحملها (تفسير حنفي) قال الله تعالى لموسى عليه السلام (خذها ولا تخف) الآية ارى عصاه في عين فرعون وقومه ثعبانا عظيما حتى خافوا واراها في عين موسى عليه السلام خشبا فلم يخف

اور ظلوم وجہول سے اس کی قوت غضبیہ اور شہویہ کا غالب ہونا مراد ہے (قاضی بیضاوی) رسول خدا سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا خدا کے اکثر فرشتے زمین میں اسلئے سیر کرتے پھرتے ہیں کہ میری امت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاویں۔ جو شخص دن میں سو مرتبہ مجھپر درود بھیجتا ہے اسکی سو حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔ ستر آخرت کی تیس دنیا کی۔ بعض کہتے ہیں آیت مذکورہ میں امانت سے کلمۂ توحید مراد ہے جسکو کلمۂ شہادت کلمۂ ایمان۔ کلمۂ نور اور کلمۂ تقوے کہتے ہیں اسکو امانت اسلئے کہا کہ مکلفین کو بطور امانت سونپا گیا ہے جسکی نگہبانی واجب ہے حسن طاعت کے ساتھ اسے قبول کرلینا اور بلا اختلال اسکی حفاظت کرنی چاہیے۔ (ابو السعود) عبد اللہ بن عمرؓ کا قول ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے چوبیس حرف ہیں۔ علی ہذا القیاس دن کے چوبیس گھنٹے ہوتے ہیں۔ بندہ ان کلمات کو جب کبھی اخلاص دل سے کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ان کلمات کی برکت سے میں نے تیرے چھوٹے بڑے۔ ظاہر وباطن۔ دانستہ ونا دانستہ سب گناہ معاف کردیے (حیات القلوب) کہتے ہیں جب آدم علیہ السلام کے سامنے امانت پیش کیگئی تو یہ کہا الٰہی باوجودیکہ آسمان وزمین اور پہاڑ اسکا بوجہ نہ اٹھا سکے تو میں باوصف ضعف کیونکر متحمل ہوسکونگا۔ جواب آیا۔ اٹھا لینا تمہارا کام ہے اور طاقت دینا ہمارا (تفسیر حنفی) اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو خطاب کیا خُذْهَا وَلَا تَخَفْ یعنی اپنا عصا لے لو اور اس سے نہ ڈرو جس طرح یہ عصا فرعون اور اسکی قوم کو اژدہا دکھائی دیتا تھا اور حضرت موسی علیہ السلام کو لکڑی نظر آتا تھا

وكذلك الامانة اراها السموات والارض ثقيلة فأبين ان يحملنها واشفقن منها واراها في عين الانسان خفيفة فحملها (زهرة الرياض) فان قيل ما الحكمة في انها لم تقبل الامانة مع عظم شانها وجرمها وحملها الانسان مع ضعفه قلنا لانها لم تكن ذاقت لذة الجنة والانسان كان قد ذاق لذتها فحملها ليبلغ اليها (تفسير حنفي) قال بعضهم المراد من الامانة الصلوات الخمس (قال الله تعالى) حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى وقوموا لله قانتين قال عليه السلام الصلوة عماد الدين فمن اقامها فقد اقام الدين ومن تركها فقد هدم الدين روي ان عليا كرم الله وجهه كان كلما دخل وقت الصلوة تغير لونه فقيل له في ذلك فقال قد جاء وقت الامانة التي عرضها الله تعالى على السموات والارض والجبال فأبين ان يحملنها فحملتها مع ضعفي فلا ادري اؤديها ام لا (بهجة الانوار) وقال بعضهم المراد من الامانة الاعضاء فالعين امانة يلزم كفها عن الحرام كما قال الله تعالى قل للمؤمنين يغضوا من ابصارهم والبطن امانة يلزم كفها عن ادخال الحرام (كما قال الله تعالى) ولا تاكلوا الربوا وقال ان الذين يأكلون اموال اليتامى ظلما انما يأكلون في بطونهم نارا وسيصلون سعيرا واللسان امانة يلزم كفه عن الغيبة والفحش

اسیطرح امانت آسمان وغیرہ کو بوجہل نظر آئی۔ اٹھانے سے انکار کر گئے اور سب کے سب ڈر گئے اللہ تعالی کی انسان کی نظرون مین اسی خفیف کر کے دکہا دیا اور اُسنے یہ بہاری بوجہ ہلکا سمجھکر اُٹھا لیا (زہرۃ الریاض) اب اگر تم یہ کہو اسمین کیا حکمت ہی کہ آسمان وغیرہ نے باوجود عظمت شان امانت کی اُٹھانے سے انکار کیا اور انسان نے باوجود ضعف اسے اُٹھا لیا تو جواب یہ ہی کہ اُنھون نے جنت کا لطف نہین اُٹھایا تہا اور انسان اُسکا مزہ چکھ چکا تہا۔ اس خیال سے کہ مین پہر جنت مین پہنچ جاؤن اس بوجھ کو سر دھر لیا (تفسیر حنفی) بعض کی نزدیک امانت سے پانچون نمازین مراد ہین جیسا کہ خدا تعالی فرماتا ہی حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلوٰةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ یعنی تمام نمازون بالخصوص نماز وسطے کی حفاظت کرو اور خدا کیلیے فرمانبردار ہو کر کھڑی ہو جاؤ رسول خدا نے فرمایا ہے نماز دین کا ستون ہے اسکا قائم رکہنے والا دین کا تہامنے والا اسکا تارک دین کا ڈھانے والا ہی روایت ہی کہ نماز کے وقت حضرت علی کی چہرہ کا رنگ متغیر ہوجاتا تہا لوگون نے اسکا سبب پوچہا آپنے فرمایا نماز کا وقت اس امانت کے ادا کرنیکا وقت ہوتا ہی جسے اللہ تعالی نے آسمانون اور پہاڑون کے روبرو پیش کیا اور وہ سب اُسکے اُٹھانے سے انکار کر گئی۔ پہر مینے باوجود ضعف اُسے اُٹھا لیا مین نہین جانتا اُسے ادا کرسکونگا یا نہین (بہجۃ الانوار) بعض علما نے امانت سے اعضا مراد لیے ہین۔ آنکھہ اس لیے امانت ہی کہ اُسے حرام چیزین دیکھنے سے روکنا چاہیے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے مومنون سے کہدو کہ اپنی نگاہین نیچی رکہین۔ پیٹ اس لیے امانت ہی کہ اُسے حرام کہانے سے روکنا چاہیے اللہ تعالی فرماتا ہی وَلَا تَاْكُلُوا الرِّبٰوا۔ یعنی سود نہ کہاؤ اور ایک آیت کا یہ مطلب ہی کہ زبردستی یتیمون کا مال کہانے والے اپنے پیٹ مین انگارے بہرتے ہین زبان اس لیے امانت ہی کہ اُسے غیبت اور فحش سے روکنا لازم ہی

كما قال الله تعالى ولا يغتب بعضكم بعضا والاذن امانة يلزم كفها عن استماع المنكرات والملاهي كقوله تعالى ولا تقف ما ليس لك به علم وكذا اليد والرجل والفرج امانات يلزم كفها عن الحرام زبجة الانوار وقال بعضهم المراد من الامانة القرآن يلزم عليك ان تلازم لقراءته وتعلمه وتعليمه وفي الخبر ان الله تعالى يقول يوم القيمة للوح المحفوظ يا لوح اين الامانة التي اودعت عندك يعني القرآن ماصنعت بها فيقول اللوح يارب وكلت بها اسرافيل وسلمتها اليه فيقول الله تعالى يا اسرافيل ماصنعت بامانتي فيقول يارب سلمتها الى ميكائيل وميكائيل الى جبرائيل ثم يسأل جبرائيل فيقول ماصنعت بامانتي فيقول جبرائيل عليه السلام يارب سلمتها الى حبيبك محمد فيقول الله تعالى هاتوا حبيبي محمدا بالرفق فجاء جبرائيل عليه السلام فقال يا محمد تدارك فيقول الله تعالى يا حبيبي هل بلغك جبرائيل امانتي فيقول نعم فيقول الله تعالى ماصنعت بها فيقول رب بلغت امتي فيقول الله تعالى ياملائكتي هاتوا امة حبيبي محمد حتى اسألهم عن امانتي فيقول النبي عليه الصلوة والسلام يارب امتي ضعفاء لا يقدرون ان يجيبوا عندك ثم يقول عليه السلام يارب ائذن لي حتى اذهب الى آدم عليه السلام فياذن الله تعالى فيذهب ويقول عليه السلام يا آدم انت ابو البشر وانا نبيهم ان اصابتهم العلة يكون الحزن علينا فخذ نصف ذنوب امتي وانا نصفها حتى ينجو من السوال والحساب فيقول آدم عليه السلام يا محمد انا مشغول بنفسي فلا اقدر

چنانچہ اللہ تعالی کا قول ہی کہ لَا یَغْتَبْ بَعْضُکُمْ بَعْضًا یعنی ایکدوسرے کی غیبت ہرگز نکرنی چاہیے۔ کان اسلئی امانت ہین کہ انہین بری باتین سننے سے باز رکہنا واجب ہے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ جس چیز کا تجہکو علم نہو اسکی پیچھے نہ پڑ۔ علی ہذا القیاس۔ ہات پانو۔ شرمگاہ اور دیگر تمام اعضا امانت ہین سب کو فعل حرام سے بچانا فرض ہی (بہجۃ الانوار) بعض محققین کی نزدیک امانت یعنی قرآن ہی اسلئے قرآن مجید پڑہنے اور اسکے سیکھنے سکہانے کی مداومت لازم ہی۔ حدیث مین ہی کہ قیامت کی دن اللہ تعالی لوح محفوظ سے خطاب کریگا کہ تونے ہماری امانت (یعنی قرآن) کیا کی جواب دیگا اسرافیل کو دیدی پہر اسرافیل میکائیل کا حوالہ دینگے اور میکائیل جبرئیل کا۔ جبرئیل عرض کرینگے الہی مین نے وہ امانت تیرے حبیب محمد مصطفے صلعم کو دیدی۔ حکم ہوگا میرے حبیب کو عزت کے ساتھ لے آؤ۔ چنانچہ آپ تشریف لے آئینگے اسوقت سوال ہوگا کہ کیا جبرئیل نے ہماری امانت تمہین دیدی تہی آپ فرمائینگے ہان۔ لیکن مین جبرئیل سے لیکر اپنی امت کے حوالے کر آیا تہا۔ اللہ تعالی فرمائیگا اے فرشتو میرے حبیب کی امت کو لاؤ تاکہ مین اپنی امانت کا حال پوچھون۔ رسول خدا فرمائینگے الہی میری ناتوان امت جواب ندے سکیگی۔ پہلے مجھے آدم سے ملنے کی اجازت ہوجائے۔ چنانچہ بعد اجازت آپ حضرت آدم سے ملکر یہ فرمائینگے کہ تم ابو البشر ہو اور مین نبی البشر۔ اگر لوگونکو کوئی تکلیف پہنچیگی تو ہمین تمہین دونونکو رنج ہوگا۔ میری امت کے نصف گناہ تم لیلو۔ نصف مجھے دیدو تاکہ انہین حساب وکتاب سے نجات ملجائے۔ آدم جواب دینگے کہ مین اپنے ہی غم کی خبر منا رہا ہون اسلئے کچھہ نہین کرسکتا

ثم یخرج محمد علیه السلام ویقع تحت العرش ویسجد ساجداً ویبکی بکاءً شدیداً ویتضرع الی الله تعالی ویقول یا رب لا اسئلک نفسی ولا فاطمة بنتی ولا الحسن والحسین بل ارید امتی فیقول الله تعالی بلطفه وکرمه یا محمد ارفع راسک وسل تعط واشفع تشفع اعطیک امتک ما ترضی فوق ما ترضی کقوله تعالی ولسوف یعطیک ربک فترضی (تفسیر حنفی) بیت

انا المطلوب فاطلبنی تجدنی ✦ وان تطلب سوائی لم تجدنی

قال بعضهم المراد من الامانة الصوم فهو رکن الاسلام فمن اقامه فقد اقام الدین ومن ترکه فقد هدم الدین وقال الله تعالی کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون وقال علیه السلام فرض علیکم صوم رمضان عن ابی هریرة عن النبی علیه السلام انه قال من صام رمضان ایماناً واحتساباً غفر له ما تقدم من ذنبه (مطالع الانوار) وقال بعضهم المراد من الامانة الزکوة وهی تطهیر البدن والمال قال الله تعالی اقیموا الصلوة واتوا الزکوة روی ان موسی علیه السلام مر یوماً علی رجل یصلی مع خشوع وخضوع فقال یا رب ما احسن صلوة هذا قال الله تعالی یا موسی لو صلی کل یوم ولیلة الف رکعة واعتق الف رقبة وحج الف حجة وشیع الف جنازة لا ینفع حتی یؤدی زکوة ماله (تفسیر قرطبی)

پھر رسول خدا عرش کے پیچھے آکر سجدے میں گر پڑیں گے اور بشدت گریہ وزاری کریں گے اللہ تعالی اپنے لطف وکرم سے ارشاد فرمائے گا اے محمدؐ اپنا سر اُٹھاؤ۔ جو چاہو گے لیگا جسکی شفاعت کروگے قبول ہوگی۔ ہم تمہاری امت کو ایسا کچھ دینگے جو تمہاری مرضی سے بڑھکر ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى یعنی تمہارا خدا تمہیں ایسا کچھ دیگا کہ تم خوش ہو جاؤ گے (تفسیر حنفی)۔ شعر

اَنَا الْمَطْلُوْبُ فَاطْلُبْنِیْ تَجِدْنِیْ ✦ وَاِنْ تَطْلُبْ سِوَائِیْ لَمْ تَجِدْنِیْ

بعض علماء کے نزدیک امانت سے روزہ مراد ہے جو ارکان اسلام میں داخل ہی۔ چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے مسلمانو۔ تم پر روزے اُسی طرح فرض کئے گئے ہیں جسطرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض تھے پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں کہ تم پر روزے فرض ہیں ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ جو شخص دلی اعتقاد سے طلب ثواب کے لیے روزے رکھتا ہے اُسکے گزشتہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں (مطالع الانوار) بعض کا قول ہی کہ امانت سے زکوۃ مراد ہے جس سے مال کی طہارت مقصود ہے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ نماز پڑھتے۔ اور زکوۃ دیتے رہو۔ روایت ہے موسی علیہ السلام ایک بار ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو نہایت خشوع وخضوع سے نماز پڑھ رہا تھا آپ نے یہ حالت دیکھ کر فرمایا کہ یہ کیا اچھی نماز ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالی نے وحی نازل کی کہ اگر یہ ہر روز ہزار رکعتیں پڑھے۔ ہزار غلام آزاد کردے ہزار حج کرے ہزار جنازوں کے ساتھ جاوے تو بھی اسے کچھ فائدہ نہ پہنچے گا کیونکہ یہ اپنے مال کی زکوۃ نہیں دیتا (تفسیر قرطبی)

وقال بعضهم المراد من الامانة الحج وهو من اركان الاسلام قال الله تعالى ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا وقال النبي عليه السلام من ملك زادا وراحلة ولم يذهب الى الحج فليمت على اى حال شاء يهوديا او نصرانيا (مجمع اللطائف) وقال بعضهم المراد من الامانة سائر الامانات قال الله تعالى ان الله يامركم ان تؤدوا الامانات الى اهلها وقال عليه السلام لا ايمان لمن لا امانة له روى عن مالك بن صفوان انه قال مات اخى فرايته فى المنام فقلت يا اخى ما فعل الله بك فقال غفر لى ربى فرايت به نقطة سوداء فسالته عنها فقال عندى ليهودى كذا وكذا دراهم بالامانة ولم اؤدها اليه فهذه النقطة لاجلها فاسالك يا اخى ان تاخذ الامانة من الموضع الفلانى وتردها الى اليهودى فلما اصبحت فعلت ما قاله فرأيته ثانيا قد زالت عنه تلك النقطة فقال رحمك الله يا اخى كما خلصتنى من العذاب (تفسير عيون) وقال بعضهم المراد من الامانة الاهل والاولاد فيلزم عليك ان تامرهم بالصلوة كما قال الله تعالى وامر اهلك بالصلوة وقال عليه السلام مروا اولادكم بالصلوة اذا بلغوا سبعا واضربوهم اذا بلغوا عشرا فيلزم عليك ان تحفظهم من المحارم والملاهى لانك مسئول عنهم كما قال النبى عليه السلام كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته (تفسير عيون)

بعض نے امانت سے حج مراد لیا ہی جو اسلام کا ایک رکن اعظم ہے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ جسکو زاد و راحلہ کی مقدرت ہو اسپر بیت اللہ کا حج فرض ہی پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین کہ جو شخص زاد و راحلہ پر قادر ہو کر حج کو نہ جائے اُس سے کہدو کہ چاہے یہودی ہو کر مرے چاہے نصرانی ہو کر (مجمع اللطائف) بعض علماء کا قول ہی کہ امانت سے یہی امانت مراد ہی جسکے معنی سب کو معلوم ہین۔ چنانچہ اللہ تعالی کا قول ہی کہ خدا تمکو امانتین ادا کرنیکا حکم دیتا ہی۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین جو امانت دار نہین وہ مومن نہین مالک بن صفوان سے روایت ہی کہ انھون نے اپنے بھائی کو خواب مین دیکھکر یہ کہا۔ بھائی جان کہو کیا گزری۔ جواب دیا کہ خدا نے مغفرت کردی۔ پھر مین نے انکے چہرے پر چند کالے کالے نقطے دیکھکر پوچھا کہ یہ کیا۔ جواب دیا ایک یہودی کے چند درم جو بطور امانت میرے پاس تھے مجھسے ادا نہین ہوسکے یہ نقطے اُسکے بدلے مین ہین بھائی تم فلان جگہ سے اُسکی امانت کے درم اٹھا کر اُسے دیدینا۔ چنانچہ اگلے دن مین نے یہودی کو درم دیدیے اور بھائی کو پھر خواب مین دیکھا کہ اُسکا چہرہ بالکل صاف تھا اور یہ کہہ رہا تھا۔ بھائی خدا تمپر رحمت نازل کرے کہ تم نے مجھکو عذاب سے چھڑا دیا (تفسیر عیون) بعض محققین کہتے ہین کہ امانت سے اہل و عیال مراد ہین۔ ان کو نماز کی بابت تنبیہ کرنی فرض ہی چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اپنے گھر والون کو نماز کا حکم دو اور پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین سات برس کی عمر مین بچون کو نماز کا حکم کرو اور دس برس کے ہوجائین تو ان کو نماز چھوڑنے پر مارو۔ اس لیے حرام کامون اور لہو و لعب سے بچون کو روکنا واجب ہے کیونکہ محشر مین اسکا سوال ہوگا۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین کہ تم سب کے سب نگہبان ہو اور سب سے اپنی رعیت کی بابت سوال ہوگا (تفسیر عیون)

حکی ان عابدا عبد الله تعالى مدة فيها من الايام توضأ وصلى ركعتين ورفع راسه ويده الى
نحو السماء فقال الهى تقبل مني فنادى مناد من قبل الرحمن لا تنطق يا ملعون فان طاعتك مردودة فقال
العابد لم ذلك يا رب قال المنادى ان امرأتك فعلت فعلا مخالفا لامرى وانت راض عنها فجاء العابد
وسألها عن حالها فقالت ذهبت الى مجلس الغناء وسمعت اللعب وتركت الصلوة فقال الزاهد انت
طالق مني فاني لا اقبلك ابدا فطلق امرأته وتوضأ وصلى ركعتين ثم رفع راسه ويده وقال اللهم
تقبل مني فنودى الأن قد قبلت طاعتك (تفسير عيون) روى البخارى عن ابى هريرة رضى الله
تعالى عنه انه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اية المنافق اى علامته ثلاث
اى ثلاث خصال اذا حدث كذب فعلى المومن الصادق فى ايمانه ان يحترز عن الكذب لانه سبب
لسواد الوجه يوم القيمة كما ورد فى حديث رواه البيهقى عن ابى بردة رضى الله تعالى عنه (كما فى
الجامع الصغير) قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الكذب يسود الوجه الحديث اى يوم
القيمة لان الانسان اذا قال شيئا لم يكن كذبه الله تعالى وكذبه ايمانه من قلبه فيظهر اثره على
وجهه يوم تبيض وجوه وتسود وجوه (روى الترمذى وغيره) عن ابن عمر رضى الله تعالى عنهما قال
قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا كذب العبد كذبة تباعد الملك عنه ميلا من نتن
ما جاء به (كذا فى الجامع الصغير) واذا وعد اخلف اى لم يوف بوعده (واذا اؤتمن)
اى اذا جعل امينا او وضع عنده امانة (خان)

حکایت ایک بڑی عابد وزاہد نے ایک دن وضو کرکے دو رکعتین پڑہین اور آسمان کیطرف منہ اٹھاکر کہا الٰہی میری عبادت
قبول کرلے آواز آئی کہ اے ملعون خاموش تیری طاعت نامقبول ہی۔ عابد نے کہا کیون جواب آیا تیری گہر والی ہماری نافرمان
اور تو اُس سے رضامند ہی۔ عابد نے اُسکا حال تحقیق کیا تو اُس نے اقرار کرلیا کہ مین نے ایک بد محفل مین شریک
ہوکر خوب کہیل کود دیکھی اس مشغلہ مین نماز قضا ہوگئی۔ عابد نے فورًا طلاق دیدی۔ اور دو رکعتین پڑہکر پہر دعا کی
کہ الٰہی میری عبادت قبول کرلے آواز آئی۔ کہ قبول ہی (تفسیر عیون) بخاری ابوہریرہ سے روایت کرتے
ہین کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا۔ منافق کی تین علامتین ہین۔ اُن مین ایک یہ ہی کہ جہوٹ بولے اِس لیے
مسلمان کو جہوٹ سے پرہیز کرنا لازم ہی ورنہ قیامت مین روسیاہی ہوگی چنانچہ اِس مضمون کو بیہقی نے ابوبردہ سے
روایت کیا ہی جامع صغیر مین پیغمبر علیہ السلام کا قول منقول ہی کہ قیامت کے دن جہوٹ بولنے والے کا منہ کالا ہوگا
کیونکہ جب آدمی جہوٹ بولتا ہی تو اللہ تعالی اور خود اُسکا دل اُسکی تکذیب کرتا ہی۔ اسکا اثر قیامت کے دن چہرہ پر ظاہر ہوگا
جس دن بہت سے چہرے روشن ہونگے اور بہت سے منہ کالے ہوجاینگے۔ ترمذی وغیرہ ابن عمر سے روایت کرتے
ہین کہ ایکبار جہوٹ بولنے سے نیکی کا فرشتہ ایک میل پیچہے چلا جاتا ہی کیونکہ جہوٹے منہ سے بدبو آنے لگتی ہی (جامع صغیر)
دوسری علامت منافق کی یہ ہی کہ وعدہ خلافی کیا کرتا ہے اور تیسرے یہ کہ امانت مین خیانت کرتا رہتا ہے۔

قيل هذا على سبيل انذار المسلم وتحذيره ان يعتاد هذه الخصال الذميمة فتفضي به الى النفاق وهذه الخصال كما تكون بين العباد تكون بين العبد والرب تعالى لان الله تعالى لما خاطب الارواح في عالم الارواح بقوله الست بربكم قالوا بلى اقروا بربوبيته فاخذ الله سبحانه عليهم العهد والميثاق ووعدوا الاستقامة على العهد فاذا اخل العبد بالاقرار في هذا العالم يكون كاذبا ومخلفا الوعد وكذا الامانة كما تكون بين العباد تكون بين العبد والرب تعالى لان الله تعالى اعطى الانسان امانة وهي الامر بالطاعات والعبادات فمن اداها فقد ادى الامانة ومن تركها فقد خان الامانة (انتهى)

سورة **بسم الله الرحمن الرحيم** فاطر

(ان الذين يتلون كتاب الله) يداومون قراءته او متابعة ما فيه حتى صارت سمة لهم وعنوانا والمراد بكتاب الله القرآن او جنس كتب الله فيكون ثناء على المصدقين من الامم بعد اختصاص حال المكذبين واقاموا الصلوة وانفقوا مما رزقناهم سرا وعلانية كيف اتفق من غير قصد اليهما يرجون تجارة تحصيل ثواب بالطاعة وهو خبر ان لن تبور لن تكسد ولن تهلك بالخسران صفة للتجارة وقوله ليوفيهم اجورهم علة لمدلوله اي ينتفي عنها الكساد وتنفق عند الله ليوفيهم بنفاقها اجور اعمالهم او لمدلول ما عد من امتثالهم نحو فعلوا ذلك ليوفيهم اجرا وعاقبة ليرجون (ويزيدهم من فضله) على ما يقابل اعمالهم

بعض کا قول ہے کہ یہ حدیث مسلمانوں کو ڈرانیکے لیے ہے تاکہ بری عادتوں سے خوگر ہوکر حد نفاق تک نہ پہنچ جائیں۔ یہ خصلتیں جسطرح مابین العباد ہیں اسیطرح خدا اور بندے کے مابین پائی جاتی ہیں کیونکہ جب عالم ارواح میں الست بربکم کہا گیا تھا تو تمام ارواح نے اسکی ربوبیت کا اقرار کیا تھا۔ اور اللہ تعالی نے اسپر عہدو پیمان لیلیا تھا۔ پھر جو لوگ دنیا میں آکر اس اقرار میں خلل انداز ہیں وہ جھوٹے اور وعدہ خلاف ہیں۔ یہی حال امانت کا ہی طاعات کا حکم خدا اور بندے کے مابین امانت ہے۔ اس لیے مطیع گویا امانت کے ادا کرنے والے اور نافرمان خائن ہیں۔ فقط

سورہ **بسم اللہ الرحمن الرحیم** فاطر

إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ الآیۃ یعنی جو لوگ کتاب اللہ کے پڑھنے یا اسکے احکام بجا لانیکی مداومت کرتے ہیں یعنی تلاوت یا متابعت انکی عادت میں داخل ہے اور اچھی طرح نماز پڑھتے اور ہمارے دئیے میں سے ظاہر و باطن خرچ کرتے رہتے ہیں وہ ایسی تجارت یعنی حصول ثواب طاعت کی امید رکھتے ہیں جو ہرگز کھوٹی اور خسارہ کے باعث ہلاک نہوگی۔ کتاب اللہ سے یا خاص قرآن مجید مراد ہے یا عام کتب الٰہی۔ دوسری صورت میں یہ آیت ان لوگوں کی ثنا ہے جو کتب سابقہ کے بعد قرآن کی تصدیق کرتے ہیں یوفیہم لن تبور کی علت ہے یعنی انکی تجارت سے کھوٹی دور ہوکر نزدیک مروج رہیگی کہ خدا انکو انکے اعمال کی اجرت عنایت کریگا۔ اپنے فضل سے اور زیادہ دیگا [illegible] باعث جو کچھ انکے لیے مہیا کیا گیا ہے اسکی علت ہے یعنی [illegible]

(انہ غفور) للفرطاتہم (شکور) بطاعاتہم ای مجازیہم علیہا وھو علۃ للتوفیۃ والزیادۃ او خبر ان
ویرجون حال من واو انفقوا (قاضی) جاء رجل الی النبی علیہ السلام وقال یا رسول اللہ انی اکثر
الصلوۃ علیک فکم اجعل لک من صلاتی قال ما شئت قال الربع قال ما شئت وان زدت فھو خیر لک
قال النصف قال ما شئت وان زدت فھو خیر لک قال الثلثین قال ما شئت وان زدت فھو خیر لک قال
یا رسول اللہ فاجعل صلاتی کلھا لک قال اذا تکفی ھمک ویغفر ذنبک (شفا شریف) کان فی زمان
خلافۃ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ رجل موسر من حیث الدنیا وکان لہ سیرۃ سنیۃ وکان لہ شوق فی
الصلوۃ علی النبی علیہ السلام لا یغفل عنھا ولا یفتر ساعۃ واحدۃ فلما حضرتہ الوفاۃ تضایق واسود
وجھہ وصار من یراہ یحصل لہ الرعب فلما دخل فی غمرات الموت نادی یا ابا القاسم انی احبک واکثر
من الصلوۃ علیک فما تم کلامہ حتی نزل طائر من السماء فمسح بجناحہ وجہ ذلک الرجل فابیض وجھہ
وفاح لہ ریح کریح المسک الاذفر ومات علی الشھادۃ فلما قدموہ الی القبر ووضعوہ فی اللحد سمعوا صوتا
من جو السماء ان ھذا العبد لم یوضع فی قبرہ الا اکفانہ وان الصلوۃ التی کان یصلیھا علی النبی علیہ
السلام اخذتہ من قبرہ ووضعتہ فی الجنۃ فتعجب الحاضرون من ذلک وانصرفوا فلما کان اللیل
رأی الرجل فی المنام وھو یمشی بین السماء والارض یقرأ قولہ تعالی ان اللہ وملائکتہ یصلون
علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما (موعظۃ)

انہ غفور شکور - بیشک گناہ بخشنے اور طاعات کا بدلہ دینے والا ہے - یہ فضل کی علت ہے اور ان کی خبر بھی
ہوسکتی ہے بشرطیکہ یرجون کو ضمیر انفقوا سے حال مانا جائے (قاضی بیضاوی) ایک شخص نے رسول خدا سے
عرض کیا کہ میں درود بکثرت پڑھا کرتا ہوں اس میں کتنا وقت صرف کیا کروں چوتھائی - یا نصف - یا دو تہائی
آپ نے فرمایا تم جسقدر زیادہ درود پڑھو گے اسی قدر اچھا ہے - اُس نے عرض کیا - میں تمام وقت درود
ہی میں صرف کیا کروں گا - آپنے فرمایا - تیرے سب کام بن جائینگے اور تمام گناہ معاف ہوں گے -
(شفاء شریف) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں ایک دولتمند اور نیک خصلت آدمی کو درود پڑھنے
کا زیادہ شوق تھا - اسکا کوئی لمحہ درود سے خالی نہ جاتا تھا - مرتے وقت اسکا منہ کالا ہوگیا - دیکھنے والے ڈرنے
لگے عین نزع میں اسنے چیخ چیخ کر کہا کہ یا رسول اللہ میں آپ کو دوست رکھتا اور آپ پر بکثرت درود
بھیجا کرتا تھا - ابھی اُسکا کلام پورا نہ ہوا تھا کہ ایک طائر نے آسمان سے اُتر کر اپنے پر اُسکے چہرہ پر ملدیے -
فوراً چاند کی سی چمک اور مشک کی سی خوشبو پیدا ہوگئی - کلمہ پڑھتے پڑھتے دم نکلا - دفن کرتے وقت ایک آواز
آئی کہ اس کا کفن ہی کفن قبر میں رہگیا ہے - کیونکہ کثرت درود کی برکت نے اسے قبر سے نکال کر جنت میں
رکھدیا ہے - حاضرین کو اس سے تعجب ہوا - رات کو ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ زمین و آسمان کے
مابین یہ آیت پڑھتا پھرتا ہے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الآیۃ (موعظ)

عن ابی هريرة رضی الله تعالی عنه انه قال سمعت رسول الله عليه الصلوة والسلام يقول من كان يرجو لقاء الله فليكرم اهل الله قيل يا رسول الله هل لله عز وجل اهل قال نعم قيل من هم يا رسول الله قال اهل الله فی الدنيا الذين يقرؤن القرآن الا من اكرمهم فقد اكرمه الله واعطاه الجنة ومن اهانهم فقد اهانه الله وادخله النار يا ابا هريرة ما عند الله احد اكرم من حامل القرآن الا وان حامل القرآن عند الله اكرم من كل احد الا الانبياء وعن انس بن مالك رضی الله عنه عن النبی عليه السلام انه قال ذات يوم الا اخبركم بافضل امتی يوم القيمة قالوا بلى يا رسول الله قال الذين يقرؤن القرآن اذا كان يوم القيمة يقول الله عز وجل يا جبرائيل نادِ فی المحشر الا من كان يقرؤ القرآن فليقم فينادی ثانيا وثالثا فيقفون صفوفا بين يدی الرحمن لا يتكلم احد منهم حتی يقوم نبی الله داؤد عليه السلام فيقول الله اقرؤا وارفعوا اصواتكم فيقرأ كل واحد منهم ما الهمه الله من كلامه فكل من قرأ رفعت له الدرجات كل واحد على حسن صوته ونغمته وخشوعه وتدبره وتامله ثم يقول الله تعالی يا اهلی اتعرفون من احسن اليكم فی دار الدنيا فيقولون نعم يا رب فيقول الله تعالی اذهبوا الی المحشر فكل من عرفتموه يدخل معكم الجنة وعن علی كرم الله وجهه انه قال كنت جالسا مع النبی عليه السلام فی جماعة من الصحابة رضی الله عنهم اذ اتی رجل من البادية فقال السلام عليك يا رسول الله وعليكم يا جميع الجلوس

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے جو شخص خدا سے ملنا چاہتا ہے اس سے کہدو اہل اللہ کی تعظیم کیا کرے۔ لوگون نے عرض کیا کہ اہل اللہ کون ہین۔ فرمایا قرآن مجید کی تلاوت کرنیوالے خدا انکی تعظیم کرنے والون کا اکرام کرے گا اور جنت عطا فرمائے گا۔ اور انکی اہانت کرنے والونکو ذلت دیکر دوزخ مین جگہ دیگا۔ اے ابو ہریرہ خدا کے نزدیک حافظ قرآن سے زیادہ اور کوئی مکرم نہین۔ حافظ قرآن انبیاء کے سوا دیگر تمام آدمیون سے خدا کے نزدیک واجب الاکرام ہے۔ اور انس بن مالک رضہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا۔ مین تمھین بتاؤن کہ قیامت کے دن افضل کون ہوگا۔ لوگون نے کہا فرمایئے۔ ارشاد ہوا کہ قرآن پڑھنے۔ والے۔ قیامت کے دن جبرئیل کو حکم ہوگا کہ قرآن پڑھنے والون کو پکارلو۔ چنانچہ جبرئیل دو تین بار ندا کرینگے۔ پھر قرآن پڑھنے والے خدا کے سامنے صفین باندھکر خاموش کھڑے ہوجائینگے۔ اسکے بعد داؤد علیہ السلام آئینگے اور سب کو حکم ہوگا کہ بلند آواز سے پڑھو۔ سبکے سب پڑھنے لگین گے۔ پھر خوش آوازی اور خشوع وتدبر کے مطابق سب کو مرتبے دیئے جائین گے۔ پھر حکم الہی ہوگا کہ لوگو تم اپنے دنیوی محسنون کو پہچانتے ہو۔ جواب ملے گا۔ الہی ہان خوب پہچانتے ہین۔ ارشاد ہوگا کہ میدان محشر مین جاؤ اور جس جس کو پہچانتے ہو اسے اپنے ساتھ جنت مین داخل کرلو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہین۔ مین صحابہ کی جماعت مین پیغمبر علیہ السلام کے پاس بیٹھا تھا۔ ایک بدوی نے حاضر ہوکر کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَيَا جَمِيْعَ الْحَاضِرِيْنَ

ثم قال اعلموا ان الله قد افترض علينا خمس صلوات وقد ابتلينا بالدنيا واهوالها فوحقك يا رسول الله ما نصلي ركعة واحدة الا واشغالها داخلة فيها فكيف يتقبلها الله وهي مخلوطة باشغال الدنيا فقال علي كرم الله وجهه هذه صلوة لا يقبلها الله تعالى ولا ينظر اليها فقال عليه السلام وهل تقدر يا علي ان تصلي ركعتين خالصا لله تعالى من كل هم وشغل ووسوسة وانا اعطيك بردتي الشامية فقال علي انا قادر على ذلك فقام علي من بين الصحابة واسبغ الوضوء واقام الصلوة ونوى لله تعالى خالصا بقلبه وركع الركعة الاولى ثم دخل في الثانية فلما ركع قام منتصبا على قدميه وقال سمع الله لمن حمده وذكر في قلبه لو كان النبي عليه السلام يعطيني البردة القطوانية لكانت خيرا لي من تلك الشامية ثم سجد وتشهد وسلم فقال عليه السلام ما تقول يا ابا الحسن فقال وحقك يا رسول الله اني صليت الركعة الاولى خاليا من كل هم ووسوسة ثم صليت الركعة الثانية فذكرت في نفسي وقلت لو كنت تعطيني بردتك القطوانية لكانت خيرا لي من تلك الشامية وحقك يا رسول الله لا يقدر احد ان يصلي ركعتين خالصا لله تعالى فقال عليه السلام صلوا فرضكم ولا تتكلموا في صلوتكم فان الله تعالى لا يقبل صلوة مشوبة باشغال الدنيا ولكن صلوا واستغفروا ربكم بعد صلواتكم وابشركم بان الله تعالى خلق مائة رحمة ينشرها على امتي يوم القيمة ما من عبد ولا امة

پھر کہا اللہ تعالیٰ نے ہم پر پانچ نمازیں فرض کردی ہیں۔ اور مشاغل دنیوی میں پھنسا کر ہمارا امتحان لیا ہے۔ یا رسول اللہ خدا کی قسم۔ ہم ایک رکعت بھی دنیوی مشاغل سے الگ ہوکر نہیں پڑھ سکتے۔ خدا ایسی نماز کیونکر قبول فرمائے گا۔ حضرت علی بول اٹھے کہ ایسی نماز قبول نہ ہوگی۔ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا اے علی کیا تم خالصاً للہ ایسی دو رکعتیں پڑھ سکتے ہو کہ ان سے ادا کرتے وقت تمہارا دل ہر طرح کے وسوسے خالی ہو۔ اگر ایسا کرسکو گے تو میں تمکو اپنی شامی چادر عطا کروں گا۔ علی رضی اللہ عنہ نے کہا میں ایسا کرسکتا ہوں۔ چنانچہ وضو کر کے دو رکعت کی نیت باندھی۔ ایک رکعت پوری دلی توجہ سے ادا کی۔ دوسری میں سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے بعد یہ خیال آیا کہ اگر پیغمبر علیہ السلام مجھے شامی کے بدلے قطوانی چادر عنایت کرتے تو اچھا ہوتا۔ پھر آپ سجدے میں گئے اور تشہد پڑھکر سلام پھیر دیا۔ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا۔ کیوں کیا کہتے ہو۔ حضرت علی نے کہا۔ یا رسول اللہ خدا کی قسم پہلی رکعت دلی توجہ سے پڑھی۔ دوسری میں یہ خیال آگیا کہ آپ شامی کے بدلے قطوانی چادر عنایت فرماتے تو اچھا ہوتا۔ خدا کی قسم کوئی شخص خیالات اور وسوسوں سے بچا کر دو رکعتیں نہیں پڑھ سکتا۔ حضور نے فرمایا فرض نماز ادا کیا کرو اور نماز میں کلام نہ کرو۔ خدا اس نماز کو قبول نہیں کرتا جس میں دنیاوی مشغلے ملے ہوئے ہوں لیکن تم نماز کے بعد استغفار کر لیا کرو میں تمکو بشارت دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے سو رحمتیں پیدا کی ہیں جو قیامت کے دن میری امت پر مینہ کی طرح برسیں گی۔ فرض نماز ادا کرنیوالے مرد عورت

صلى الصلوة المفروضة الاكان تحت ظل تلك الصلوة يوم القيمة (موعظة) وقال عليه السلام سمعت ليلة اسرى بي الحق يقول يا محمد مر امتك ان يكرموا ثلاثة الوالدة العالم وحامل القرأن يا محمد حذرهم من ان يبغضوهم او يهينوهم فان غضبي يشتد على من يبغضهم يا محمد اهل القرأن هم اهلي جعلتهم عندكم في الدنيا اكراما لاهلها ولولا يكون القرأن محفوظا في صدورهم لهلكت الدنيا ومن عليها يا محمد حملة القرأن لا يعذبون ولا يحاسبون يوم القيمة يا محمد حامل القرأن اذا مات تبكي عليه سمواتي وارضي وملائكتي يا محمد ان الجنة تشتاق الى ثلاثة انت وصاحبيك ابي بكر وعمر رضي الله عنهما وحامل القرأن (من الموعظة الحسنة) قال النبي عليه السلام خيركم من تعلم القرآن وعلمه صدق من نطق رواه عثمان بن عفان رضي الله عنه وعن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه انه قال عليه السلام من قرأ حرفا من كتاب الله تعالى فله به حسنة والحسنة بعشر امثالها لا اقول الم حرف لكن الف حرف ولام حرف وميم حرف رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح وعن عمر ابن الخطاب رضي الله عنه عن النبي عليه السلام قال ان الله تعالى يرفع بهذا القرأن اقواما ويضع به اخرين رواه مسلم وابن ماجة، وعن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه انه قال قال عليه السلام يقول تبارك وتعالى من شغله القرأن عن ذكري ومسئلتي

قیامت کے دن نماز کے سایے مین رہین گے (موعظہ) پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین۔ اللہ تعالی نے شب معراج مجھسے ارشاد کیا کہ اپنی امت کو۔ والدہ۔ اور عالم۔ اور حافظ قرآن کی تعظیم کا حکم دو ان تینون کے ساتھ بغض رکھنے اور اہانت کرنے سے ڈراؤ۔ کیونکہ ان کے دشمنون پر میرا غضب نازل ہوا کرتا ہے اے محمد۔ اہل قرآن اہل اللہ ہین۔ مین نے انکو اسلیے دنیا مین بھیجا ہے کہ لوگ انکی تکریم کرین۔ اگر اُن کے سینو نمین قرآن محفوظ نہوتا تو دنیا وما فیہا سب غارت ہوجاتا۔ اے محمد حافظون کو عذاب نہ ہوگا اور نہ قیامت مین اُن سے حساب کتاب لیا جائیگا۔ اے محمد جب حافظ قرآن مرتا ہے تو آسمان وزمین اور فرشتے رویا کرتے ہین۔ اے محمد جنت تین آدمیون کی مشتاق ہے آپکی۔ اور آپکے دونون مصاحبون ابوبکر وعمر کی اور حافظ قرآن کی۔ (موعظہ حسنہ) رسول خدا کا قول ہے کہ قرآن مجید پڑھنے پڑھانیوالے سب سے بہتر ہین آپ کا ارشاد برحق ہے حضرت عثمان بن عفان اور عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہین کہ حضور نے فرمایا کتاب اللہ کے ایک حرف پڑھنے والے کو ایک ایسی نیکی ملیگی جسکے ساتھ دس اور ہونگی مین یہ نہین کہتا کہ الم ایک حرف ہے۔ بلکہ الف الگ ایک حرف ہے۔ لام الگ۔ میم الگ (ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح بتایا ہے) حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین اللہ تعالی اس قرآن کے باعث بہت سے لوگونکو بلند مرتبہ کردیگا اور بہتون کو ذلیل کریگا (مسلم وابن ماجہ) ابوسعید خدری پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ اللہ تعالی فرماتا ہے جس شخص کو تلاوت قرآن مجید میرے ذکر اور لینی مرادین مانگنے سے روکدے

اعطيته افضل ما اعطى السائلين وفضل كلام الله على سائر الكلام كفضل الله على خلقه (رواه الترمذي وقال حديث حسن غريب) وعن ابي موسى الاشعري رضي الله عنه قال عليه السلام مثل المؤمن الذي يقرأ القرآن كمثل الاترجة ريحها طيب وطعمها طيب ومثل المؤمن الذي لا يقرأ القرآن كمثل التمرة لا ريح لها وطعمها حلو ومثل المنافق الذي يقرأ القرآن كمثل الريحانة ريحها طيب وطعمها مر ومثل المنافق الذي لا يقرأ القرآن كمثل الحنظلة ليس لها ريح وطعمها مر (وفي رواية) مثل الفاجر بدل المنافق (رواه احمد والبخاري ومسلم وابوداؤد والترمذي والنسائي وابن ماجة) وعن انس رضي الله عنه قال عليه السلام مثل المؤمن الذي يقرأ القرآن كمثل الاترجة ريحها طيب وطعمها طيب ومثل المؤمن الذي لا يقرأ القرآن كمثل التمرة لا ريح لها وطعمها طيب ومثل الفاجر الذي يقرأ القرآن كمثل الريحانة ريحها طيب وطعمها مر ومثل الفاجر الذي لا يقرأ القرآن كمثل الحنظلة طعمها مر ولا ريح لها ومثل الجليس الصالح كمثل صاحب المسك ان لم يصبك منه شئ اصابك ريحه ومثل الجليس السوء كمثل صاحب الكير ان لم يصبك شئ من شراره اصابك من دخانه (رواه ابوداؤد) وعن ابي امامة رضي الله عنه قال [illegible] اقرؤا القرآن فانه ياتي يوم القيمة شفيعا لاصحابه الحديث رواه مسلم (وروى مسلم عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه كما في مشكوة المصابيح انه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم

مین اسکو مانگنے والون سے دوچند دیتا ہون۔ دیگر کلامون پر کلام اللہ کی بزرگی ایسی ہے جیسی مخلوقات پر اللہ تعالی کی بزرگی (ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب کہا ہے) ابو موسی اشعری روایت کرتے ہین کہ رسول خدا صلعم کا قول ہے قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال ترنج کی سی ہے جسکی خوشبو بھی اچھی۔ مزہ بھی اچھا۔ اور قرآن نہ پڑھنے والے مومن کی مثال چھوارے کی سی ہے جس مین خوشبو نہین ہوتی لیکن مزے مین شیرین ہے اور قرآن پڑھنے والے منافق کی مثال چنبلی کے پھول کی سی ہے جسکی خوشبو اچھی ہوتی ہے اور مزہ کڑوا۔ اور قرآن نہ پڑھنے والے منافق کی مثال حنظل کی سی ہے جس مین خوشبو نہین ہوتی اور مزہ تلخ ہوتا ہے۔ ایک روایت مین منافق کی جگہ فاجر آیا ہے (احمد۔ بخاری۔ مسلم۔ ابوداؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ) انس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو انہین الفاظ مین روایت کیا ہے۔ مگر انکی حدیث مین منافق کی جگہ فاجر کا لفظ ہے۔ اور اتنا مضمون زیادہ ہے کہ نیک بخت ہمنشین کی مثال مشک فروش کی سی ہے۔ اگر اس نے تمکو مشک نہ دیا تو اس کی خوشبو ضرور دماغ تک پہنچے گی۔ اور بد ہمنشین کی مثال لہار کی سی ہے۔ اگر تمکو اسکی بھٹی کی چنگاری یون سے ضرر نہ پہنچا تو دھوان ضرور ستائے گا (ابوداؤد) ابو امامہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین کہ مین نے پیغمبر علیہ السلام کو یہ کہتے سنا ہے۔ لوگو قرآن پڑھا کرو۔ کیونکہ یہ قیامت کے دن شفاعت کرے گا (مسلم) ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مسلم روایت کرتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے

من نفس عن مومن كربة اي ذهب عنه الحزن اذا كربته اي اهمه الحزن وتنوينها للتحقير من كرب الدنيا ماله او عياله او غيرهما ... نفس الله عنه كربة تنوينها للتعظيم من كرب الآخرة ومن يسر اي سهل على معسر اي فقير وهو يشمل المومن والكافر اي من كان له على فقير دين فسهل عليه بامهاله او ترك بعضه يسر الله عليه في الدنيا والآخرة ومن ستر مسلما متلبسا بفعل قبيح بان لا يفضحه او ستره عريانا بان البسه ثوبا ستره الله تعالى في الدنيا والآخرة والله في عون العبد في نصرته ما كان اي ما دام العبد مشغولا في عون اخيه المسلم في قضاء حاجته ومن سلك اي ذهب طريقا يلتمس اي يطلب حال او صفة فيه علما نكره ليشمل كل نوع من انواع علوم الدين قليله وكثيره وفيه استحباب الرحلة في طلب العلم وقد ذهب موسى الكليم الى الخضر عليهما السلام وقال هل اتبعك على ان تعلمن مما علمت رشدا ورحل جابر بن عبدالله مسيرة شهر الى عبدالله بن انيس رضي الله تعالى عنهما في حديث واحد سهل الله به اي بسبب ذلك طريقا الى الجنة يعني جعل الله ذهابه في طلب العلم سببا لوصوله الى الجنة من غير تعب ويجازى عليه بتسهيل قطع العقبات الشاقة كالوقوف والجواز على الصراط وغير ذلك وما اجتمع جماعة في مسجد من مساجد الله احترز به عن مساجد اليهود والنصارى فانه يكره الدخول فيها يتلون كتاب الله اي يقرؤن القرآن ويتدارسونه بينهم وهو قراءة بعض مع بعض تصحيحا للالفاظ وكشفا للمعاني الا نزلت عليهم السكينة

جو شخص دنیا مین کسی مومن کی تھوڑی سی تکلیف کو دفع کر دے گا اللہ تعالی آخرت مین اُس کے بہت بڑے رنج وغم کو دور کرے گا۔ اور جو کسی تنگدست کو مہلت یا قرض سے معافی دیگا اللہ تعالی دنیا اور آخرت مین اُسپر آسانی کرے گا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کو حالت گناہ مین دیکھکر اُسکی پردہ پوشی کریگا یا کسی ننگے کو کپڑا دے ڈالے گا اللہ تعالی دنیا اور آخرت مین اُسکے عیب ڈھانک دیگا۔ اور جبتک مسلمان بندہ دوسرے مسلمان کی اعانت کرتا رہے گا اللہ تعالی اُس کا مددگار رہے گا۔ اور جو شخص کسی ایسے رستہ مین چلے گا جس سے تھوڑا بہت علم دین حاصل کر سکے تو اللہ تعالی اُسپر جنت کا رستہ آسان کر دے گا اور تمام مشکل گھاٹیان (مثلاً محشر اور پلصراط وغیرہ) آسان ہو جائینگی۔ اس حدیث سے طلب علم کے لیے سفر کرنے کا استحباب نکلتا ہے دیکھ لیجئے۔ حضرت موسیٰ جناب خضر کے پاس طلب علم کے لیے گئے چنانچہ آیت هل اتبعك على ان تعلمن مما علمت رشدا اس پر دلالت کرتی ہے۔ جابر بن عبداللہ صرف ایک حدیث معلوم کرنے کے لیے ایک مہینے کا رستہ طے کر کے عبداللہ بن انیس کی خدمت مین حاضر ہوئے۔ مسلم روایت کرتے ہین کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا۔ جو لوگ خدا کی مسجدون مین سے کسی مسجد مین بیٹھکر قرآن مجید پڑھتے پڑھاتے الفاظ کی تصحیح اور مطالب مین غور کرتے ہین اُن پر اللہ تعالی کی طرف سے تسکین نازل ہوتی ہے۔ خدا کی مسجد اس لئے فرمایا کہ یہود ونصاریٰ کا معبد مسجد کا حکم نہین رکھتا ہے اُس مین جانا مکروہ ہے۔

وفی مظهر المصابیح السکینة الشیٔ الذی یحصل سکون الرجل الیه والمراد ههنا حصول اللذة والشوق للرجل من القرآن وصفاء قلبه بنوره وذهاب الظلمة النفسانیة من القلب ونزول الفیض الرحمانی فیه وقیل اسم ملك ینزل قلب المؤمن ویامره بالخیر ویحرضه علی الطاعة ویوقع فی قلبه الطمانینة والسکون علی الطاعة (انتهی) وغشیتهم الرحمة ای احاطت بهم یعنی تنزل علیهم الرحمة والبرکة من الله تعالی وحفت بهم الملائکة ای طافوا بهم وداروا حولهم یستمعون القرآن ودراسته ویحفظونهم من الآفات ویصافحونهم ویزورونهم وذکرهم الله فیمن عنده المراد من العندیة المرتبة یعنی فی الملائکة المقربین ویقول انظروا الی عبادی یذکرونی ویقرؤن کتابی وای شرف اعظم من ذکر الله تعالی عباده بین ملائکته ومن بطأ به بتشدید الطاء من التبطئة ضد التعجیل والباء للتعدیة ای اخره فی الآخرة عمله السییٔ او تفریطه فی العمل الصالح لم یسرع به نسبه ای لم ینفعه شرف نسبه ولم یجبر نقیصته به فان التقرب الی الله تعالی لا یحصل بالنسب وکثرة العشائر والاقارب بل بالعمل الصالح کذا فی شرح المصابیح

سورة بسم الله الرحمن الرحیم یٰس

(وامتازوا الیوم ایها المجرمون) وانفردوا عن المؤمنین وذلك حین یسار بهم الی الجنة کقوله تعالی

مظہر المصابیح میں لکھا ہے کہ تسکین سے دلی اطمینان یعنی قرآن کا ذوق شوق۔ دل کی صفائی۔ نزول انوار الٰہی اور دفع ظلمت نفسانی مراد ہے۔ بعض کا قول ہے کہ سکینۃ (بمعنی تسکین) ایک فرشتہ کا نام ہے جو قلب مومن کی طرف نازل ہو کر اُسے نیکیوں کا حکم کرتا طاعت کی رغبت دلاتا اور دل میں اطمینان وتسکین ڈالدیتا ہے۔ قرآن پڑھنے والوں کو برکت اور رحمت الٰہی چارطرف سے احاطہ کر لیتی ہے۔ فرشتے اُن کے گرد اگرد رہتے۔ قرآن مجید سنتے اور اُنھیں آفات سے محفوظ رکھتے ہیں۔ اُن کی زیارت سے مشرف ہو کر مصافحہ کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے مقربین کے سامنے اِن کا تذکرہ کرتا ہے۔ اور یہ فرماتا ہے میرے بندوں کو دیکھو کہ مجھے یاد کرتے اور میری کتاب پڑھتے ہیں۔ اِس سے زیادہ اور کوئی شرف کی بات نہیں کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے اپنے بندوں کو یاد فرماتا ہے پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں جس کو بُرے عمل آخرت میں پیچھے ڈال دیں اُس کا حسب نسب آگے نہیں بڑھا سکتا۔ یعنی نسب نفع نہیں دیتا۔ اور اعمال کے متعلق جبر نقصان نہیں کر سکتا۔ کیونکہ نسب قرب الٰہی حاصل ہونے کا ذریعہ نہیں ہے۔ بلکہ اسکا وسیلہ محض اعمال نیک ہیں۔ (شرح المصابیح)

سورة بسم الله الرحمن الرحيم یٰس

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ۔ یعنی اے مجرمو۔ آج مومنوں سے الگ ہو جاؤ۔ یہ اسوقت کہا جائیگا جبکہ مومنوں کو جنت کی طرف لے چلیں گے۔ اسیطرح یہ آیت ہے

ويوم تقوم الساعة يومئذ يتفرقون (الم اعهد اليكم يا بني ادم ان لا تعبدوا الشيطان) من جملة ما يقال
لهم تقريعا والزاما للحجة وعهده اليهم ما نصب لهم من الحجج العقلية والسمعية الآمرة بعبادته الزاجرة
عن عبادة غيره وجعلها عبادة الشيطان لانه الآمر بها والمزين لها (انه لكم عدو مبين) تعليل للمنع عن
عبادته بالطاعة فيما يحملهم عليه (وان اعبدوني) عطف على ان لا تعبدوا (هذا صراط مستقيم)
اشارة الى ما عهد اليهم او الى عبادته والجملة استيناف لبيان المقتضي للعهد بشقيه او بشق الآخر
والتنكير للمبالغة او للتعظيم او للتبعيض فان التوحيد سلوك بعض الطريق المستقيم (ولقد اضل منكم
جبلا كثيرا افلم تكونوا تعقلون) رجوع الى بيان معاداة الشيطان مع ظهور عداوته ووضوح اضلاله
لمن له ادنى عقل ورأي والجبل الخلق (هذه جهنم التي كنتم توعدون اصلوها اليوم بما كنتم تكفرون)
ذوقوا حرها اليوم بكفركم في الدنيا (قاضي) وعن الحسن بن علي رضي الله عنهما اذا دخلت المسجد فسلم
على النبي عليه السلام فان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم قال لا تتخذوا بيوتكم قبورا وصلوا علي
حيث كنتم فان صلاتكم تبلغني حيث كنتم وفي حديث اوس اكثروا من الصلوة علي يوم الجمعة فان
صلاتكم معروضة علي (شفاء شريف)

وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ یعنی قیامت کے دن سب جدا جدا ہو جائینگے اَلَمْ اَعْهَدْ
اِلَيْكُمْ الآیۃ یعنی اے بنی آدم کیا مین نے تم سے عہد نہین لیا تھا کہ شیطان کی عبادت نکرنا
یہ بطور اتمام حجت ہی اور عہد سے وہ عقلی وسماعی دلائل مراد ہین جو خدا کی عبادت کا رستہ بتاتے
اور غیر کی عبادت سے منع کرتے ہین۔ غیر اللہ کی عبادت کو شیطان کی عبادت اسلیئے کہا کہ شیطان
شرک وغیرہ کی طرف برانگیختہ کیا کرتا ہے اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ شیطان تمہارا صریح دشمن ہے
یہ آیت پہلے مضمون کے لیے بطور دلیل ہے وَاَنِ اعْبُدُوْنِيْ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ۔ لَا تَعْبُدُوْا
کا معطوف ہی۔ یعنی مین نے یہ عہد لیا تھا کہ میری عبادت کرنا۔ کیونکہ یہ سیدھا رستہ ہے ھٰذَا کا
اشارہ عہد اور عبادت الٰہی دونون کی طرف ہو سکتا ہے۔ اور تنکیر مبالغہ یا تعظیم یا تبعیض کیلیے
ہے کیونکہ توحید صراط مستقیم کا ایک رستہ ہے۔ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ الآیۃ شیطان نے تم میں سے
بہت سی مخلوق کو گمراہ کر دیا ہے۔ کیا تم اسے نہین سمجھتے۔ یہ عداوت شیطان کا بیان ہی بطریق
توضیح ھٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ الآیۃ۔ یہ وہ جہنم ہے جسکا تم سے وعدہ تھا۔ اپنے کفر کے باعث آج
اسمین داخل ہو جاؤ یعنی اسکی سوزش کے مزے چکھو (قاضی بیضاوی) حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے
روایت ہی کہ مسجد مین داخل ہوتے وقت رسول خدا پر درود وسلام بھیجا کرو کیونکہ آپنے فرمایا ہی اپنے گھرونکو
قبرین نہ بناؤ۔ اور جہان کہین ہو مجھپر درود بھیجتے رہو۔ تمہارا درود مجھے پہنچ جاتا ہی۔ اوس کی روایت
مین ہی کہ جمعہ کے دن درود بکثرت پڑھا کرو۔ تمہارا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہی (شفا شریف)

قوله وامتازوا یعنی اعتزلوا ایها الکفار عن المؤمنین فانهم قد تاذوا منکم فی الدنیا فامتزلوهم حتی یفوا منکم ویقال ان المنادی ینادی ایها المجرمون امتازوا فان المؤمنین قد فازوا ایها المنافقون امتازوا فان المخلصین قد فازوا ایها الفاسقون امتازوا فان الصادقین قد فازوا ایها العاصون امتازوا فان المطیعین قد فازوا کما قال الله تعالی (ومن یطع الله ورسوله فقد فاز فوزا عظیما) یعیش فی الدنیا حمیدا وفی الاخرة سعیدا (قاضی) کما قال الله تعالی فی اٰیة اخری ان الشیطان لکم عدو عداوة عامة قدیمة فاتخذوه عدوا فی عقائدکم وافعالکم وکونوا علی حذر منه فی مجامع احوالکم انما یدعو حزبه لیکونوا من اصحاب السعیر (قاضی) عن ابن عباس رضی الله عنهما انه قال خرج النبی علیه السلام ذات یوم من المسجد فاذا هو بابلیس فقال علیه السلام ما الذی جاءك الی باب مسجدی قال یا محمد جاء بی الله قال فلماذا قال لتسألنی عما شئت فقال ابن عباس اول شیء سأله عنه الصلوة قال له یا ملعون لم تمنع امتی عن الصلوة بالجماعة قال یا محمد اذا خرجت امتك الی الصلوة تاخذنی الحمی الحارة فلا یرتفع ذلك حتی یتفرقوا وقال علیه السلام یا ملعون لم تمنع امتی عن قراءة القرأن قال عند قراءتهم اذوب کالرصاص وقال علیه السلام یا ملعون لم تمنع امتی عن الجهاد قال اذا خرجوا الی الجهاد قیدت بقید علی قدمی حتی یرجعوا وقال لم تمنع امتی عن الحج قال اذا خرجوا

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ - یعنی اے کفار مومنوں نے دنیا میں تمسے اذیت پائی ہے آج اُن سے الگ ہوجاؤ۔ قیامت کے دن یہ ندا ہوگی اے مجرمو۔ اے منافقو۔ اے فاسقو۔ اے عاصیو۔ الگ ہوجاؤ آج مومنون مخلصون۔ صادقون۔ مطیعون نے نجات پائی چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ یعنی جو شخص خدا رسول کی اطاعت کرے گا وہ بڑی مراد پائے گا۔ دنیا ودین کی نیکیاں ملیں گی (قاضی) ایک اور آیت ہے اِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا - یعنی شیطان تمہارا قدیم دشمن ہے تم اپنے عقائد واعمال میں اسے اپنا دشمن بناؤ۔ اور ہر حال میں اُس سے ڈرتے رہو۔ وہ اپنی جماعت کو دوزخی بنانے کے لئے اپنی طرف بلاتا ہے (قاضی بیضاوی) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک دن پیغمبر علیہ السلام مسجد سے نکل رہے تھے کہ شیطان ملگیا آپنے فرمایا کیوں مسجد کی طرف آنیکا کیا سبب شیطان نے کہا۔ خدا لے آیا۔ حضور بولے کیا کام تہا۔ کہا۔ تاکہ آپ مجھسے کچھ سوالات کریں ابن عباسؓ کا قول ہے کہ اول آپنے یہ پوچھا۔ اے ملعون تو میری اُمت کو جماعت کی نماز سے کیوں روکا کرتا ہے کہا جب آپ کی اُمت جماعت سے نماز پڑھنے کا ارادہ کرتی ہے تو مجھے بخار چڑھ آتا ہے جو اُن کے متفرق ہونے تک نہیں اُترتا۔ آپنے فرمایا تلاوت قرآن سے روکنے کا کیا باعث۔ جوابدیا میں قرآن پڑھتے وقت رانگ کی طرح پگل جاتا ہوں۔ آپنے فرمایا جہاد سے کیوں منع کرتا ہے۔ عرض کیا جب مسلمان جہاد کو نکلتے ہیں تو ایسی کے وقت تک میرے پانوں میں بیڑیاں پڑجاتی ہیں آپنے فرمایا حج سے روکنے کا کیا سبب شیطان نے کہا جب لوگ سفر حج کرتے ہیں تو

واذا هموا بالصدقة یوضع علی راسی النشار فینشرنی کما ینشر الخشب (زهرة الریاض) وفی الخبر اذا دخل اهل النار فی النار وضع لابلیس منبر من النار والبس لباسا من النار وتوج بتاج من النار وقید بقید من النار ثم یقال لابلیس یا ابلیس اصعد المنبر واخطب لاهل النار فیصعد ویقول لاهل النار یا اهل النار فیسمع صوته جمیع ما فی النار فیتوجهون جمیعا الیه فینظرون فیقول یا معشر الکفار والمنافقین ان الله وعدکم وعد الحق بانکم تموتون ثم تحشرون ثم تحاسبون ثم تفترقون فریقین فریق فی الجنة وفریق فی السعیر انکم ظننتم ان لا تزولوا من الدنیا وتبقوا فیها وما کان لی علیکم من سلطان الا انی اوسوس لکم فاستجبتم لی واتبعتمونی فالجرم لکم فلا تلوموا نی ولوموا انفسکم فانکم احق بالملامة منی کیف لا تعبدون الله تعالی وهو خالق کل شیٔ ثم یقول ما اقدر علی ان انجیکم من عذاب الله ولا انتم تقدرون علی ان تنجونی انی تبرأت الیوم مما فعلت لکم فانی مطرود ومردود من حضور رب العلمین فاذا سمع اهل النار هذا القول من ابلیس لعنوه جمیعا ثم تضربه الزبانیة برجم من النار فتلقیه من فوق منبره فی النار الی اسفل سافلین مؤبدا فیها مع من تبعه من اهل النار وتقول لهم الزبانیة لا موت لکم ولا راحة لکم خالدین فیها (زهرة الریاض) **وحکی** ان ابا زکریا الزاهد لما حضرته الوفاة اتاه صدیق له فی سکرات الموت ولقنه لا اله الا الله محمد رسول الله

اور جب کوئی صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے تو میرے سر پر آرہ رکھدیا جاتا ہے جو لکڑی کی طرح مجھے بیچ سے چیر ڈالتا ہے (زہرۃ الریاض) حدیث مین ہے کہ جب دوزخی دوزخ مین جا چکینگے تو شیطان کیلیے آگ کا منبر بچھایا جائے گا۔ آگ کے کپڑے پہنائے جائیں گے۔ آگ کا تاج رکھا جائیگا۔ آگ کی بیڑیان ڈالی جائینگی۔ پھر حکم ہوگا کہ اس منبر پر چڑھکر دوزخیون کے لیئے خطبہ پڑھ۔ چنانچہ شیطان منبر پر چڑھ کر دوزخیون کو پکارے گا۔ تمام دوزخی آواز سُنکر اسکی طرف متوجہ ہوجائینگے۔ شیطان خطبہ پڑھے گا کہ ای کفار و منافقین۔ اللہ تعالی نے تم سے سچا وعدہ کیا تہا کہ پہلے تم سب مروگے۔ پھر زندہ ہوکر میدان محشر مین جاؤگے۔ پھر حساب وکتاب ہوگا۔ پھر ایک فرقہ جنتی ہوگا ایک دوزخی۔ تمہین گمان تہا کہ ہم ہمیشہ دنیا ہی مین رہین گے مجھے تم پر حکومت حاصل نہ تھی فقط وسوسے ڈالا کرتا تہا تم میرے کہنے مین آگئے۔ یہ گناہ تمہارا ہے میرا نہین۔ مجھے ملامت نہ کرو۔ اپنے آپکو برا کہو۔ تمنے خالق کل شیٔ اللہ تعالی کی عبادت نہ کی۔ آج نہ مین تمکو عذاب الہی سے بچا سکتا ہون نہ تم مجکو۔ مین آج تمسے بیزار ہون حضور خداوندی سے مطرود و مردود ہون۔ دوزخی یہ خطبہ سُنکر شیطان پر لعنت بہیجینگے۔ اور فرشتے آگ کے نیزے مارکر اُسے منبر سے اُتارکر دوزخ مین گرا دینگے۔ اس کے بعد شیطان اپنی جماعت کے ہمراہ ہمیشہ اسفل السافلین میں رہیگا اور فرشتے ندا کرینگے کہ اب تمکو نہ موت ہے نہ راحت ابدالآباد دوزخ ہی مین پڑے رہو (زہرۃ الریاض)

حکایت ابو زکریا زاہد کی وفات کے وقت اُنکے ایک دوست نے کلمہ شہادت تلقین کیا۔

فاعرض الزاهد بوجهه ولم يقبلها فقال له ثانيا فاعرض عنه فقال له ثالثا فقال لا اقول فغشي عليه
بيقه فلما كان بعد ساعة وجد ابو زكريا خفة ففتح عينيه فقال هل قلتم لي شيئا قالوا نعم
عرضنا عليك الشهادة ثلاثا فاعرضت مرتين وقلت في الثالثة لا اقول فقال اتاني ابليس ومعه
قدح من ماء فوقف عن يميني وحرك القدح وقال اتحتاج الى الماء فقلت لا قال قل عيسى ابن الله
فاعرضت عنه واتاني من قبل رجلي وقال لي كذلك وفي الثالثة قال قل لا اله قلت لا اقول فالقى
القدح الى الارض وولى هاربا وانا ارد على ابليس لا عليكم فاشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا
عبده ورسوله (زهرة الرياض) حكى ان ابليس عليه اللعنة كان يرى في الزمن الاول فقال الرجل
يا ابا مرة كيف لي صنع حتى اكون مثلك قال ويحك لم يطلب مني احد هذا فكيف تطلبه انت فقال
الرجل اني احب ذلك فقال ابليس ان اردت ان تكون مثلي فتهاون بالصلوة ولا تبال من الحلف
صادقا او كاذبا فقال الرجل لقد عاهدت الله ان لا ادع الصلوة ولا احلف يمينا قط فقال ابليس
ما تعلم احد نصحا مني بالاحتيال غيرك وقد عهدت ان لا انصح لآدمي (كنز الاخبار) قال الحكماء من
اراد ان يكون من العارفين وينجو من الشيطان فليرفع بينه وبين المعرفة اربعة اشياء
ابليس وما شاء ابليس والنفس وما شاءت النفس والهوى وما شاء الهوى والدنيا

تو اُنہنے منہ پھیر لیا۔ جب دو تین مرتبہ یہی واقعہ پیش آیا تو تلقین کرنیوالے کو اُنکے خاتمہ کی طرف سے اندیشہ
ہوگیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ابو زکریا نے ہوش میں آکر کہا کہ تم مجھ سے کیا کہہ رہے تھے۔ حاضرین بولے کہ
ہمنے تین مرتبہ کلمۂ شہادت تلقین کیا مگر تمنے منہ پھیر پھیر لیا۔ ابو زکریا نے جوابدیا کہ اُسوقت شیطان پانی کا
پیالہ لیکر میرے سرہانے کھڑا یہ کہہ رہا تھا کہ اگر پانی کی ضرورت ہو تو یہ موجود ہے۔ میںنے کہا نہیں۔ پھر اُس
ملعون نے کہا کہ کہہ و عیسی ابن اللہ (یعنی عیسی خدا کے بیٹے ہیں) میںنے منہ پھیر لیا۔ پھر میرے پانوں کی
جانب کھڑا ہوا اور مذکورہ بالا اقرار کرانے لگا۔ میںنے پھر منہ پھیر لیا۔ تیسری بار یہ کہا کہ کہہ ولا اللہ (یعنی معبود کوئی
ہے ہی نہیں) میںنے کہدیا کہ اسکا اقرار میں نہیں کرتا۔ شیطان پیالہ زمین پر پھینک کر بھاگ گیا۔ اِسوقت میں شیطان
کی تلقین سے انکار کر رہا تھا نہ کہ کلمۂ شہادت سے۔ اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ (زہرۃ الریاض) کہتے
ہیں اگلے زمانہ میں شیطان مجسم نظر آیا کرتا تھا۔ ایک شخص نے اُسے دیکھکر کہا کہ میں تم جیسا کیونکر ہو جاؤں شیطان بولا کہ یہ سوال
آجتک مجھ سے کسی نے نہیں کیا تمہیں ایسی کیا ضرورت ہے جوابدیا کہ میں اسی پسند کرتا ہوں۔ شیطان نے کہا تم مجھ جیسے ہونا
چاہتے ہو تو نماز میں کاہلی کرتے رہو اور جھوٹی سچی قسم کی پروا نکیا کرو۔ اِس شخص نے جوابدیا کہ میں خدا سے عہد کرتا ہوں کہ
نماز کبھی ترک نکرونگا نہ قسم کہاؤنگا۔ ابلیس کہنے لگا کہ تیرے سوا فریب دیکر مجھ سے کسی نے نصیحت حاصل نہیں کی آج سے میں کسی آدمی کو
نصیحت نکرونگا (کنز الاخبار) حکما کا قول ہے کہ جو شخص عرفان اور نجات کا طالب ہو وہ ان چار پردوں کو اُٹھا دے جو اُسکے اور معرفت
کے مابین حائل ہیں (۱) شیطان اور اُسکی خواہش (۲) نفس اور اُسکا اتباع (۳) خواہش بد اور اُسکی پابندی (۴) دنیا اور اُسکی آرزو

وما شاءت الدنیا شاء ابلیس زوال دینك لتكون معه فی النار خالدا كما قال الله تعالى كمثل الشیطان اذ قال للانسان اكفر الآیة وقال تعالى الشیطان یعدكم الفقر الآیة والنفس شاءت المعصیة فی ترك الطاعة وهی معیوبة بین الله تعالى عیبها على لسان یوسف علیه السلام بقوله ان النفس لامارة بالسوء واما الهوى فانه شاء الشهوات وترك الجد بالكلیة وقال الله تعالى واما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوى الآیة والدنیا شاءت ان تختار عملها على عمل الآخرة وقد قال الله تعالى واما من طغى وآثر الحیاة الدنیا فان الجحیم هی المأوى فاذا رفعت هذه الاشیاء الاربعة فقد وصل العارف الى المعروف وهو الله تعالى ومن اطاع ابلیس فیما شاء فهو ساع فی زوال دینه فیكون عذابه بالتابید كعذاب ابلیس ومن اطاع النفس فیما شاءت وهی المعصیة یكون عذابه على الانقطاع ومن اطاع الهوى فیما شاء وهو الشهوات یكون علیه اشد الحساب ومن اطاع الدنیا فیما شاءت وهو اختیارها على الآخرة تذهب عنه الدنیا والآخرة كما قال الله تعالى خسر الدنیا والآخرة ومن اجاب ابلیس ذهب عنه المولى لقوله تعالى ومن یعش عن ذكر الرحمن الآیة ومن اجاب النفس ذهب عنه الورع ومن اجاب الهوى ذهب عنه العقل ومن اجاب الدنیا ذهب عنه الآخرة لقوله تعالى بئس للظالمین بدلا (زهرة الریاض) روی عن ابی سعید الخدری رضی الله تعالى عنه انه قال قال رسول الله علیه السلام اذا خلص المؤمنون من النار وامنوا فما مجادلة احدكم لصاحبه فی الحق یكون له فی الدنیا باشد المجادلة من المؤمنین لربهم فی اخوانهم الذین ادخلوا النار

شیطان کی خواہش زوال دین ہے تاکہ آدمی کافر ہو کر ابدی جہنمی ہو جائے۔ نفس کا اتباع معصیت ہے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ۔ خواہش بد کا مقتضا ترک طاعت ہے اللہ تعالی کا قول ہے وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى۔ دنیا یہ چاہتی ہے کہ دنیوی کاموں کو آخرت پر ترجیح دیجائے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے وَاٰثَرَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا فَاِنَّ الْجَحِیْمَ هِیَ الْمَاْوٰى۔ یعنی دنیوی زندگی کو آخرت پر ترجیح دینے والونکا ٹھکانا دوزخ ہے جب یہ چارون پردے اٹھ جاتے ہین تو عارف اپنے معروف یعنی ذات الٰہی کی طرف واصل ہوجاتا ہے اور جو شیطان کا پیرو ہوتا ہے زوال دین کے باعث دائمی عذاب کا مستحق ہوجاتا ہے۔ مطیع نفس یعنی گنہگار کا عذاب سزا بھگت کر منقطع ہوجائیگا۔ اپنی خواہشون کا پابند سخت عذاب میں مبتلا ہوگا۔ اور آخرت پر دنیا کو ترجیح دینے والا نہ دنیا کا رہے گا نہ آخرت کا۔ چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةَ۔ یعنی اُسکی دنیا اور آخرت دونوں نقصان میں ہین جس نے شیطان کا کہا مانا اُس نے معرفت الٰہی کو کھو دیا۔ اور جس نے نفس کی پیروی کی اسنے تقوے کو ضائع کردیا اور جو خواہشون کا پابند رہا اُسنے خلاف عقل کیا۔ اور جسنے دنیا کو اختیار کر لیا اسنے عاقبت برباد کرلی اللہ تعالی فرماتا ہے بِئْسَ لِلظّٰلِمِیْنَ بَدَلًا۔ یعنی ظالمونکو بہت بُرا بدلہ ملیگا (زہرۃ الریاض) ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ پیغمبر نے فرمایا ہے کہ جس وقت مسلمان دوزخ سے نجات پاجائینگے تو خدا سے اُن مسلمانونکی بابت بہت کچھ جھگڑینگے جو دوزخ میں ڈالے گئے ہین

يقولون ربنا اخواننا كانوا يصلون معنا ويصومون معنا فادخلتهم النار قال فيقول الله تعالى اذهبوا
واخرجوا من عرفتم منهم قال فيأتون فيعرفونهم بصورتهم ولا تاكل النار صورتهم فمنهم من اخذته
النار الى انصاف ساقيه ومنهم من اخذته النار الى كعبيه فيخرجونهم فيقولون ربنا امرتنا ان نخرج
من عرفنا فيقول الله تعالى اخرجوا من كان فى قلبه مثقال ذرة من الايمان يريد به الايمان كله لان
الشئ قد يسمى باسم بعضه والدليل على ذلك قوله تعالى ولحم الخنزير وانما اراد به الخنزير كله
وقوله تعالى فتحرير رقبة مؤمنة اراد به الكل قال ابو سعيد فمن لم يصدق به فليقرأ هذه الاية ان
الله لا يظلم مثقال ذرة قال ويقولون ربنا اخرجنا من النار فلم يبق فى النار احد فيه خير ثم يقول الله
تعالى شفعت الملائكة والانبياء والمؤمنون وبقى ارحم الراحمين قال فيقبض قبضة من النار
او قبضتين لم يعمل الله فيهم خيرا قد احترقوا فيؤتى بهم الى عين يقال لها عين الحياة فيغتسلون فيها
قال فيخرجون منها واجسادهم مثل اللؤلؤ وفى اعناقهم خاتم فيه هؤلاء عتقاء الله تعالى فيقال لهم ادخلوا
الجنة فما تمنيتم فهو لكم فيقولون ربنا اعطيتنا ما لم تعط احدا من العالمين قال فيقول الله تعالى ان
لكم عندى افضل منه قال فيقولون ربنا ما افضل من ذلك فيقول رضائى ولا اسخط عليكم ابدا
(زهرة الرياض) قال تعالى فى اهانة المجرمين لجزاء جرمهم وعظم قبائحهم

جھگڑنے والے یہ کہینگے کہ الٰہی وہ بھی ہمارے ساتھ نماز پڑھتے اور روزے رکھتے تھے۔ تو نے انکو دوزخ
مین کیون ڈالدیا حکم ہوگا کہ جاؤ اور انکو نکال لاؤ چنانچہ صورتین پہچان پہچان کر ایک ایک کو نکال لا ئینگے۔
دوزخ کی آگ انکی صورتون کو نہ بگاڑ سکے گی۔ بلکہ بعض آدہی آدہی پنڈلیون تک اور بعض مونڈہون تک
دوزخ مین ہونگے۔ اسکے بعد جھگڑنے والے یہ عرض کرینگے کہ الٰہی جنکو ہم پہچانتے تھے انہین نکال لائے
حکم ہوگا کہ جس کے دل مین ذرہ برابر ایمان ہو اُسے بھی نکال لاؤ۔ (یہان ذرہ سے کامل ایمان مقصود ہے
بعض بولکر کل مراد لیا گیا ہی چنانچہ لحم الخنزیر سے خنزیر اور رقبة مؤمنة سے کل مراد ہی) ابو سعید کا قول ہی کہ جو اسکی
تصدیق نکرے وہ یہ آیت پڑھ لے اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ (اللہ تعالیٰ ذرہ برابر ظلم نہین کرتا) اسوقت
کوئی نیک آدمی دوزخ مین نرہیگا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ انبیا، فرشتے اور مومن گنہگارونکی شفاعت کر چکے
مین صرف ارحم الراحمین باقی ہے۔ اسوقت اللہ تعالیٰ ایک یا دو لپین بھر کر ان دوزخیونکو نکالیگا جنمین کوئی نیکی
نہوگی پہلے اِن جلے ہوؤن کو نہر الحیات مین غوطہ دیا جائیگا۔ اس غسل سے انکے بدن موتی کی طرح چمکنے لگین گے
انکی گردنون مین انگوٹھیان ہونگی جنمین یہ لفظ منقوش ہونگے هٰذه عتقاء اللہ تعالیٰ (یہ لوگ خدا کے آزاد کئے
ہوئے ہین، پھر انکو حکم ہوگا کہ جنت مین جاؤ۔ جو مانگو گے ملجائیگا۔ یہ کہینگے الٰہی تو نے ہمین ایسا کچھ دیا ہے
کہ سارے جہان مین کسیکو نہ دیا ہوگا۔ ارشاد ہوگا کہ ہم تمکو ایک اور افضل چیز دینے والے ہین وہ یہ کہ ہم تم سے
رضامند ہین اب کبھی ناراض نہونگے (زہرة الریاض) اللہ تعالیٰ گنہگارونکی اہانت کے متعلق فرماتا ہے

ونسوق المجرمين كما يساق البهائم الى جهنم وردا عطاشا فانه الورد ادهو من العطش واصل الورد من الورود الى الماء لكون عطشان (كذا في العيون) لا يملكون الشفاعة اى المؤمنون والمجرمون كلهم نصب على الحال الامن اتخذ في الاية عليه رفع بدل من واو يملكون (كذا في العيون) عند الرحمن عهدا يعني قال لا اله الا الله اى لا يشفع الا المؤمن وقيل معناه لا يشفع الشافعون الا لمن اتخذ عند الرحمن عهدا يعني الا المؤمن (كذا في المعالم) او الا من اتخذ اذنا فيها لقوله تعالى لا تنفع الشفاعة الا من اذن له الرحمن من قولهم عهد الامير الى فلان بكذا اى امره به (قاضي بيضاوي) اى لا يشفع الا المامور بالشفاعة من اهل الايمان (كذا في العيون) اخرج الطبراني في الاوسط عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من جاء بالصلوات الخمس يوم القيمة قد حافظ على وضوئها ومواقيتها وركوعها وسجودها لم ينقص منها شيئا فله عند الله تعالى عهد ان لا يعذبه ومن جاء وقد انتقص منها شيئا فليس له عهد ان شاء رحمه وان شاء عذبه (كذا في الدر)

سورة بسم الله الرحمن الرحيم الصافات

(وقال انى ذاهب الى ربى) الى حيث امرنى ربى وهو الشام (سيهدين) الى ما فيه صلاحى (رب هب لى من الصالحين)

ونسوق المجرمین الی جہنم وردًا یعنی ہنکائینگے گنہگاروں کو جہنم کی طرف اسطرح ہنکائینگے جسطرح چوپائے ہنکائے جاتے ہیں حالت یہ ہوگی کہ پیاسے ہونگے اور پیاس کے مارے گھبرا گئے ہونگے ورد لفظ وارد کی جمع ہے وارد اس جانور کو کہتے ہیں جو پیاس کے مارے پانی کی طرف دوڑے۔ اس دن کسی کو شفاعت کا اختیار نہوگا مگر وہ جسنے خدا سے عہد کر لیا ہو۔ یعنی لا الہ الا اللہ کہا ہو۔ مطلب یہ کہ مومن کے سوا اور کوئی کسی کی شفاعت نکر سکیگا بعض نے آیت کے یہ معنی لکھے ہیں کہ شفاعت کرنیوالے اُسکی شفاعت کرینگے جسنے خدا سے عہد کیا ہو یعنی اقرار توحید کر لیا ہو (معالم) یا وہ شفاعت کر سکیگا جسکو اذن ملگیا ہو۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا تنفع الشفاعۃ الا من اذن لہ الرحمن یعنی قیامت کے دن اُسکی شفاعت نفع دیگی جسکو اللہ تعالیٰ کیطرف سے اُسکی اجازت ملی ہو۔ محاورۂ عرب میں عہد بمعنی امر ہے (قاضی بیضاوی) مطلب یہ کہ اہل ایمان کے سوا جنکو شفاعت کا حکم ہے اور کوئی کسی کی شفاعت نکر سکیگا (عیون) طبرانی کتاب اوسط میں ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم کا قول ہے قیامت کے دن خدا کے روبرو جو ایسی نمازیں لیکر آئے گا کہ جنکے وضو اور وقات اور رکوع و سجود میں نقصان نہوگا خدا اسپر عذاب نہ کریگا اور جو ناقص نمازیں لائیگا اُسکی بابت خدا کو اختیار ہے چاہے رحم کرے چاہے عذاب میں مبتلا کر دے (کذا فی الدر)

سورۂ بسم اللہ الرحمن الرحیم والصافات

قال انی ذاہب الی ربی الآیۃ۔ یعنی ابراہیم نے کہا کہ میں وہاں (ملک شام) کی طرف جاتا ہوں جہاں کا حکم دیا ہے وہ خوبی عاقبت کی طرف میری رہبری کرے گا۔ اے خدا مجھے نیک اولاد دے

يحسنني على الدعوة والطاعة ويؤنسني في الغربة يعني الولد (فبشرناه بغلام حليم) بشره
بالولد وبانه ذكر يبلغ اوان الحلم (فلما بلغ معه السعي) اي فلما وجد وبلغ ان يسعى معه في اعماله
ومعه متعلق بمحذوف دل عليه السعي لا به لان صلة المصدر لا تتقدمه ولا ببلغ فان بلوغهما لم يكن معا
كانه قال فلما بلغ السعي فقيل مع من فقيل معه (قال يا بني اني ارى في المنام اني اذبحك) يحتمل انه راى
ذلك وانه راى ما هو تعبيره (فانظر ماذا ترى) من الراي وانما شاوره فيه وهو حتم ليعلم ما عنده فيما
نزل من بلاء الله فيثبت قدمه ان جزع ويأمن عليه ان سلم وليوطن نفسه عليه فيهون وتكتسب
المثوبة بالانقياد له قبل نزوله (قال يا ابت افعل ما تؤمر) اي ما تؤمر به (ستجدني ان شاء الله
من الصابرين) على الذبح او على قضاء الله (فلما اسلما) استسلما لامر الله او سلم الذبيح نفسه وابراهيم
ابنه (وتله للجبين) صرعه على شقه فوقع جبينه على الارض وهو احد جانبي الجبهة (وناديناه
ان يا ابراهيم قد صدقت الرؤيا) بالعزم والاتيان بالمقدمات (انا كذلك نجزي المحسنين) تعليل
لافراج تلك الشدة عنهما باحسانهما (قاضي) قيل سبب ذبحه اسمعيل عليه السلام انه قرب الف
شاة وثلثمائة بقرة ومائة بدنة في سبيل الله فتعجب الناس والملائكة من ذلك فقال
ابراهيم عليه السلام كل ما قرب ليس بشيء عندي والله لو كان لي ابن لاذبحنه في سبيل الله وتقرب
به الى الله تعالى فلما قال ابراهيم عليه السلام هذا القول مضى عليه زمان

جو دعوت اسلام اور طاعت میں میرا مددگار ہو اور سفر میں رفیق ہو سو ہمنے اُسکو ایسے لڑکے کی بشارت دی
جو جوانی سے پہلے پائیگا۔ پھر جب وہ باپ کے کام کاج کرنے لگا تو باپ نے کہا۔ بیٹا میں تجھے خواب میں ذبح
کرتے دیکھتا ہوں (آیت میں معہ کا متعلق محذوف ہے جسپر السعی دلالت کر رہا ہے السعی سے متعلق نہیں کیونکہ
مصدر کا صلہ مقدم نہیں ہوا کرتا اور بلغ سے ــــــ کے کیونکہ بلوغ سعی کے ہمراہ نہ تھا) فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی یعنی اب
تو خیال کر کے دیکھ کہ تیری رائے کیا ہے۔ حضرت ابراہیم نے مشورہ اسلئے لیا تاکہ امتحان الٰہی پر لڑکے کی
ثابت قدمی کا حال معلوم ہو جائے اور اُسے نزول بلا سے پہلے اطاعت والد کا ثواب حاصل ہو۔ لڑکے نے کہا اے
باپ تمہیں جو حکم ہوا ہے اُسے کر ڈالو۔ انشاء اللہ مجھے صابر پاؤ گے پھر جب دونوں نے خدا کے حکم کو مان لیا۔ لڑکا اپنی
جان دینے اور باپ اُسی ذبح کرنے پر آمادہ ہوگیا اور باپ نے بیٹے کو بعزم ذبح پیشانی کے بل زمین پر پچھاڑ دیا تو ہم نے
ندا کی کہ اے ابراہیم تمنے اپنا خواب سچا کر دکھایا کہ ذبح کرنے پر تیار ہو گئے۔ ہم نیکوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں
یہ دونوں باپ بیٹوں سے رفع امتحان کی علت ہے کہ خدا نے شدت کو احسان سے بدلدیا (قاضی بیضاوی) اسمعیلؑ کے
ذبح ہونے کا سبب یہ ہے کہ ایکبار حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہزار بکریاں۔ تین سو گائے۔ سو اونٹ کی قربانی
کی آدمیوں اور فرشتوں کو تعجب ہوا ابراہیم نے فرمایا میرے نزدیک یہ قربانی لاشی ہے خدا کی قسم اگر میرے ہاں
اکلوتا بیٹا ہوتا تو خدا کی راہ میں اُسے ذبح کر ڈالتا۔ اس قول کو ایک زمانہ گزر گیا

فنسي هذا القول فلما جاء الى الارض المقدسة سأل به الولد فاجاب الله دعاءه ووهب له
ولدا ثم اسمه فلما بلغ معه السعي اي لما صار ان يمشي معه وهو ابن سبع سنين وقيل ابن ثلاث
عشرة سنة ولفظ معه للبيان يعني لما بلغ الحد الذي يقدر فيه على السعي قيل له في نومه اوف نذرك
قال ابن عباس رضي الله عنهما لما كانت ليلة التروية ونام رأى في المنام من يقول يا ابراهيم اوف بنذرك
فلما اصبح اخذ يتروى اي يتفكر اهو من الله ام من الشيطان فلذا سمي يوم التروية فلما امسى رأى
ثانيا في المنام فلما اصبح عرف انه من الله ولذا سمي ذلك اليوم يوم عرفة واسم ذلك المكان عرفات
ثم رأى في الليلة الثالثة مثله فهم بنحره ولذا سمي يوم النحر فلما اراد ان يذهب باسمعيل عليه السلام
الى النحر قال ابراهيم عليه السلام لهاجر وهي ام اسمعيل عليه السلام البسي ولدك اسمعيل احسن
ثيابه فاني ذاهب به الى ضيافة فالبسته امه ودهنته ورجلت شعر رأسه فحمل ابراهيم عليه السلام
حبلا وسكينا وذهب معه الى جانب منى ولم يكن ابليس عليه اللعنة من يوم خلقه الله اشغل ولا اكثر
ترددا منه في ذلك اليوم فكان اسمعيل عليه الصلوة والسلام يعدو امام ابيه فجاء ابليس
يقول لابيه الا ترى اعتدال قامته وحسن صورته ولطافة سيرته فقال ابراهيم عليه السلام
نعم ولكن امرت بذلك فلما أيس منه جاء الى هاجر فقال كيف تقعدين ذهب ابراهيم
بابنك ليذبحه قالت لا تكذب هل رأيت ابا يذبح ابنه

اور اُسے بھول گئے۔ پھر جب آپ بیت المقدس کی طرف آئے تو خدا سے بیٹا مانگا۔ دعا قبول ہوئی
لڑکا پیدا ہوا۔ اور جب سات یا تیرہ برس کا ہوگیا۔ اور باپ کے ساتھ چلنے پھرنے لگا تو حضرت ابراہیمؑ نے
خواب میں ایک شخص کو یہ کہتے سنا کہ اپنی نذر پوری کرو۔ ابن عباسؓ کا قول ہے کہ آپ نے یہ خواب ذی الحجہ کی
آٹھویں تاریخ دیکھا تھا صبح کو بہت سوچتے رہے کہ الہام خداوندی ہے یا وسوسۂ شیطانی۔ مگر کوئی بات دل میں
نہ جمی۔ دوسری رات پھر یہی دیکھا۔ یقین ہوگیا کہ خدا کی طرف سے ہے۔ جب تیسری مرتبہ دیکھا آپ ذبح کرنے
پر آمادہ ہوگئے۔ پھر جب آپ اسمعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے لیگئے تو ان کی ماں ہاجرہ سے کہا کہ اپنے بیٹے کو
اچھے کپڑے پہنادو ہم ایک دعوت میں لیجائینگے۔ ماں نے تیل لگایا کنگھی کی کپڑے پہنائے بنا سنوار کر
باپ کے ساتھ کردیا۔ حضرت ابراہیمؑ نے ایک رسی اور چھری سنبھالی۔ صاحبزادہ کو منیٰ کی طرف لیگئے شیطان
اس روز نہایت متفکر تھا اور یہ سوچتا تھا کہ کسی حیلہ سے اس کام میں خلل ڈالدوں۔ اسمعیلؑ اپنے باپ کے
آگے آگے دوڑے جارہے تھے۔ شیطان نے ابراہیمؑ سے کہا تم اپنے بیٹے کا قد وقامت شکل وصورت
نہیں دیکھتے کہیں ایسے فرزند کو ذبح کیا کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں یہ ٹھیک ہے مگر حکم خدا یہی ہے۔ جب شیطان
ان سے ناامید ہوکر حضرت ہاجرہ کے پاس آیا اور یہ کہا تم کیا بیٹھی ہو ابراہیمؑ تمہارے بیٹے کو ذبح
کرنے لیگئے ہیں۔ ہاجرہ بولیں۔ کیوں جھوٹ بولتا ہے۔ کہیں باپ نے بھی بیٹے کو ذبح کیا ہے۔

فقال لاجل ذلك اخذ الحبل والسكين قالت لاي شئ يذبحه قال يزعم انه امره ربه بذلك
فقالت النبي لا يؤمر بالباطل وانا افدي لامره روحي فكيف بولدي فلما ايس منها انتهى الى
اسمعيل عليه السلام فقال انك تفرح وتلعب مع ابيك حبل وسكين يريد ذبحك فقال لا تكذب
على لم يذبحني ابي قال يزعم انه امره ربه بذلك قال سمعنا واطعنا لامر ربي فلما اراد ابليس
ان يلقى كلاما آخر اخذ اسمعيل عليه السلام حجرا من الارض فرماه به ففقأ عينه اليسرى فذهب
ابليس خائبا وخاسرا فاوجب الله لنا رمي الحجارة في ذلك الموضع طرد الشيطان واقتداء باسمعيل
ابن خليل الرحمن فلما بلغا منى قال ابراهيم عليه السلام لولده يا بني اني ارى في المنام اني اذبحك
فانظر ماذا ترى اي بين لي ما الذي ترى هل تصبر لامر الله او تسأل العفو قبل الفعل وهذا امتحان
من ابراهيم لولده هل يجيبه بالسمع والطاعة اولا قال يا ابت افعل ما تؤمر ستجدني ان شاء
الله من الصابرين على ما امرت به من الذبح فلما سمع ابراهيم كلام ولده عرف انه استجاب الله
دعاءه حين دعا الله بقوله رب هب لي من الصالحين فحمد الله كثيرا ثم قال اسمعيل عليه السلام
لابيه يا ابت اوصيك باشياء ان تربط يدي كيلا اضطرب فاوذيك وان تجعل وجهي على الارض
كيلا تنظر الى وجهي فترحمني واكفف عني ثيابك كيلا يلطخك شئ من دمي فينقص اجري وتراه امي فتحزن

شیطان نے کہا وہ رسّی اور چھری اسی لئے لیگئے ہیں۔ ہاجرہ نے فرمایا۔ اس ذبح کرنے کا سبب کیا ہی۔
جوابدیا ابراہیمؑ کا خیال ہی کہ اُسکے خدا نے ذبح کرنیکا حکم دیا ہی۔ ہاجرہ بولیں۔ خدا اپنے نبی کو باطل حکم
نہیں دیا کرتا اُسکے حکم پر میری جان اور میرا بیٹا دونوں قربان۔ شیطان یہاں سے ناامید ہوکر حضرت اسمعیلؑ
کے پاس آیا اور یہ کہا کہ جنگل کی سیر سے کیا خوش ہو رہے ہو۔ تمہارے باپ تمکو ذبح کرنے لیئے جاتے ہیں
رسّی اور چھری ساتھ ہی آپنے فرمایا مجھسے جھوٹ نہ بول بھلا میرے باپ مجھے ذبح کیوں کرنے لگے شیطان نے
کہا اُن کا خیال ہے کہ خدا نے تمہارے ذبح کرنیکا حکم دیا ہی۔ حضرت اسمعیلؑ نے جوابدیا کہ اگر خدا کا حکم ہی تو
میرے سر آنکھوں پر۔ شیطان نے اور کچھ کہنا چاہا تو حضرت اسمعیلؑ نے کنکریاں مارکر اُسکی بائیں آنکھ پھوڑ دی۔
شیطان ناکامیاب ہوکر واپس چلا آیا۔ اسیلیے حج میں کنکریاں پھینکی جاتی ہیں پھر جب دونوں منیٰ میں
پہنچے تو ابراہیمؑ نے بیٹے سے کہا کہ میں خواب میں تمکو ذبح کرتے دیکھتا ہوں تمہاری کیا رائے ہی۔ صبر کروگے یا
معافی چاہوگے۔ یہ حضرت ابراہیم کی طرف سے صاحبزادہ کا امتحان تھا کہ باپ کی اطاعت کرتے ہیں یا پہلو تہی کر جاتے ہیں بیٹے
نے جوابدیا ای باپ آپکو جو کچھ حکم ملا ہے اُسی کر ڈالئے۔ انشاء اللہ مجھے صابر پائیگا۔ حضرت ابراہیمؑ نے لڑکے کا یہ جواب
سُنکر معلوم کرلیا کہ میری دعا رب هب لی من الصلحین قبول ہوگئی۔ شکر الٰہی ادا کیا۔ پھر حضرت اسمعیلؑ نے باپ سے کہا میں
آپکو چند باتیں بتاتا ہوں (۱) میرے ہاتھ پانو باندھ دیجئے تاکہ تڑپ نسکوں اور آپکے کپڑے خون آلودہ نہوں (۲) میرا منہ زمین کی
طرف رکھیئگا۔ تاکہ آپکو صورت دیکھکر محبت نہ آجائے (۳) اپنا دامن بچاکر ذبح کیجیئگا تاکہ خون آلودہ لباس دیکھکر میری ماں غمگین ہو

واشحذ شفرتك واسرع مرارها على حلقي ليكون اهون فان الموت شديد وان تذهب بقميصي الى امي تذكرة لها مني وسلم عليها وقل لها اصبري على امر الله ولا تخبرها كيف ذبحتني وكيف ربطت يدي ولا تدخل الصبيان على امي كيلا يتجدد حزنها على واذا رأيت غلاما مثلي فلا تنظر اليه حتى لا تجزع ولا تحزن فقال ابراهيم عليه السلام نعم العون انت يا ولدي على امر الله تعالى فلما اسلما اي استسلما وانقادا لامر الله تعالى وتله للجبين، اي صرعه على شقه كالشاة للذبح وقيل كبه على وجهه باشارته كيلا يرى منه ما يورث رقة تحول بينه وبين امر الله تعالى وكان ذلك عند الصخرة من منى وقيل في الموضع المشرف ووضع السكين على حلق ولده فعالجه بشدة وقوة فلم يقدر على قطعه وقد كشف الله الغطاء عن اعين ملائكة السموات والارض فلما راوا ان ابراهيم يذبح ابنه اسمعيل عليه السلام خروا له سجدا فقال الله تعالى انظروا الى عبدي كيف يمر السكين على حلق ولده لاجل رضاي وانتم قلتم حين قلت اني جاعل في الارض خليفة اتجعل فيها من يفسد فيها ويسفك الدماء ونحن نسبح بحمدك ونقدس لك ثم قال اسمعيل عليه السلام يا ابت حل يدي ورجلي حتى لا يراني الله مكرها اي في طاعة امره بل ضع السكين على عنقي ليعلم الملائكة ان ابن الخليل مطيع لله ولامره بالاختيار فمد يديه ورجليه بلا وثاق

(۴) چھری کو اچھی طرح تیز کرکے ایک ہی ہات مین کام تمام کرڈالیے تاکہ آسانی سے جان نکل جائے کیونکہ موت بڑی صدمہ کی چیز ہے (۵) میرا کُرتا بطور یادگار میری ماں کو دیدیجیگا۔ اور سلام کے بعد صبر کی تلقین فرمایئےگا لیکن اُنکو میرے ہاتھ پاؤں اور ذبح کرنے کی کیفیت سے آگاہ نکرنا چاہیئے۔ (۶) میری ماں کے پاس میرے ہمعمر لڑکوں کو نہ آنے دیجیئے گا ورنہ اِس سے اُنکا صدمہ تازہ ہوجائے گا (۷) آپ کبھی میرے ہمشکل لڑکے کو نہ دیکھا کیجیئے گا ورنہ آپ کو رنج اُٹھانا پڑیگا۔ ابراہیم ع نے فرمایا۔ تو خدا کے کام مین میرا پورا مددگار ہے۔ پھر جب دونون رضامند ہوگئے اور ابراہیم ع نے لڑکے کو بکری کی طرح زمین پر پچھاڑ دیا تو ہم نے آواز دی کہ ابراہیم تمنے اپنا خواب سچا کردیا۔ اسمٰعیل کو اوندہے مُنہ لٹانے کی یہ وجہ تھی کہ صورت دیکھکر محبت فرزندی نہ آجائے جس سے امرالٰہی بجالانے مین خلل واقع ہو۔ یہ واقعہ مقام منٰی مین ایک پتھر کے قریب یا کسی اُونچی جگہ ہوا ہی۔ حضرت ابراہیم ع نے لڑکے کے گلے پر چھری رکھکر بہت زور کیا مگر ایک تسمہ بھی نہ کٹ سکا۔ اسوقت اللہ تعالی نے ملائکہ آسمان وزمین کے سامنے سے پردہ اُٹھا دیا تھا۔ فرشتون نے جب دیکھا کہ ابراہیم بیٹے کو ذبح کررہے ہین سب کے سب سجدے مین گر پڑے۔ اللہ تعالی نے فرمایا۔ میرے بندے ابراہیم کو دیکھو کہ میری رضامندی کیلیے بیٹے کے گلے پر چھری پھیر رہا ہے حالانکہ تم کہہ چکے ہو کہ ایسے کو خلیفہ کیوں بنایا جاتا ہی جو زمین مین فساد اور خونریزی کریگا۔ پھر اسمٰعیل نے کہا۔ میرے ہاتھ پاؤں کھولدو تاکہ فرشتے یہ نہ کہین کہ ذبح کے لیئے زبردستی کیگئی ہے۔ اور آپ کی بارگردن کیطرف سے چھری پھیریے۔ چنانچہ رسّی کھول دی گئی۔

وحول وجهه الى الارض فامر السكين بجميع قوته فانقلب السكين ثم ... تعالى فقال اسمعيل عليه السلام يا ابت ضعفت قوتك بسبب محبتك على فلا تقدر على ذبحي فضرب بالسكين الحجر فصار الحجر نصفين فقال ابراهيم عليه السلام تقطع الحجر ولا تقطع الحلق فتكلم السكين بقدرة الله تعالى يا ابراهيم انت تقول اقطع والله العلمين يقول لا تقطع فكيف امتثل اليك عاصيا لربك ثم قال تعالى وناديناه ان يا ابراهيم قد صدقت الرؤيا فيما رايت من الرؤيا فظهر لعبادي انك اخترت رضائي على حب ولدك وكنت في ذلك من المحسنين (انا كذلك نجزي المحسنين) اي المطيعين لامري (ان هذا لهو البلاء المبين) اي الذبح هو الاختبار الظاهر والابتلاء البين الذي يتميز فيه المخلص من غيره او المحنة البينة الصعبة اذ لا شئ اصعب منها (وفديناه) اي خلصنا المامور بذبحه (بذبح عظيم) من الجنة وهو الكبش الذي قربه هابيل وقبل منه وكان في الجنة حيا حتى فدى به اسمعيل عليه السلام وكان عظيم الجسم فاتى جبرائيل عليه السلام مع الكبش حتى راى ابراهيم عليه السلام يحاله بالسكين حلق اسمعيل عليه السلام فقال جبرائيل عليه السلام تعظيما لله تعالى وتعجبا لابراهيم عليه السلام الله اكبر الله اكبر فقال ابراهيم عليه السلام لا اله الا الله والله اكبر فقال اسمعيل عليه السلام الله اكبر ولله الحمد فبقي هذا التكبير والذبح واجبا لنا في ايام النحر اقتداء بابراهيم عليه السلام

اور حضرت ابراہیم گردن کی طرف چھری رکھکر پوری طاقت سے کام لیا مگر ایک بال بھی نہ کٹ سکا لڑکے نے کہا اے باپ شاید محبت فرزندی کے باعث آپکی قوت زائل ہوگئی ہے کہ مجھے ذبح نہیں کرسکتے حضرت ابراہیم نے چھری پتھر پر دے ماری۔ پتھر کے بیچ سے دو ہوگئے۔ پھر آپنے فرمایا افسوس پتھر کٹ گیا مگر گوشت نہ کٹا خدا کے حکم سے چھری کو زبان ملگئی اور اُسنے یہ کہا کہ تم تو کہتے ہو لڑکے کا گلا کٹ جائے اور خدا فرما رہا ہے نہ کٹے۔ میں حکم خداوندی کے مقابلہ میں تمہارا کہنا نہ مانونگی پھر غیب سے ندا آئی کہ اے ابراہیم تم نے اپنا خواب سچا کردیا۔ سب کو معلوم ہوگیا کہ تم نے میری رضامندی کو بیٹے کی محبت پر ترجیح دی بیشک تم نیک بندے ہو۔ اور ہم نیکوں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں۔ بیشک یہ ظاہر امتحان اور بڑا کٹھن کام ہے جس سے خالص و غیر خالص میں تمیز ہوتی ہے۔ کیونکہ بیٹے کے ذبح کرنے سے زیادہ کوئی امتحان نہیں۔ وَفَدَيْنَاهُ الآية۔ اور ہمنے اُسکے فدیہ میں بڑی قربانی عنایت کی۔ یعنی جنت کا وہ مینڈھا دیا جو ہابیل نے قربانی کیا تھا۔ اور قبولیت کے باعث جنت میں چرتا پھرتا تھا۔ اِس عظیم الجسم مینڈھے کو جبرئیل ؑ جنت سے لائے اور اسمعیل ؑ کے فدیہ میں ذبح کردیا۔ جبرئیل ؑ حضرت ابراہیم کو بیٹے کے گلے پر چھری پھیرتے دیکھکر ازراہِ تعجب بول اُٹھے۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اسمعیل ؑ نے کہا اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ اسلئے ایام نحر میں یہ تکبیر واجب ہے۔

عن ابن عباس رضي الله عنه لو تمت الذبيحة لصارت سنة وذبح الناس ابناءهم وقد
استشهد ابو حنيفة رحمه الله بهذه الآية فيمن نذر ذبح ولده انه يلزمه ذبح شاة روي ان
اسمعيل عليه السلام قال لابيه انت اسخى ام انا فقال ابراهيم عليه السلام انا وقال اسمعيل عليه
السلام بل انا لان لك ابناء اخر وليس لي الا روح واحد قال الله انا اسخى منكما حيث اعطيت
الفداء لكما وانجيتكما من عذاب الذبح (مشكوة الانوار) روي ان الملائكة تعجبوا من
كرامة اسمعيل عليه السلام عند رب العلمين حيث بعث كبشا من الجنة على عنق جبرائيل
عليه السلام فداء له قال الله تعالى فوعزتي وجلالي لو ان جميع الملائكة حملوا على اعناقهم فداء
له لما كان مكافاة لقوله (يا ابت افعل ما تؤمر ستجدني ان شاء الله من الصابرين) قيل لما
راى ابراهيم عليه السلام الرؤيا اولا اختار مائة من الغنم من اسمنها فذبحها فجاءت النار
فاكلتها فظن انه قد وفى فلما راى ثانيا عرف انه من الله واختار مائة من الابل من اسمنها فذبحها
فجاءت نار فاكلتها فظن انه قد وفى فلما راى ثالثا كان قائلا يقول ان الله تعالى يامرك ان
تذبح ولدك اسمعيل فانتبه وضم ابنه الى نفسه وبكى حتى اصبح (مجالس الابرار) قيل لما اتخذ الله تعالى
ابراهيم عليه السلام خليلا قالت الملائكة يارب ان له مالا وولدا وامرأة فكيف يكون خليلا لك مع هذه

ابن عباس سے روایت ہے کہ اگر حضرت اسمعیل ع ذبح ہو جاتے تو لوگوں پر بیٹوں کا ذبح کرنا مسنون ہو جاتا
اس آیت سے ابو حنیفہ رح دلیل لاتے ہیں کہ جو شخص بیٹا ذبح کرنے کی منت مان لے اُس پر بکری ذبح کرنی
واجب ہوگی۔ روایت ہے کہ ایک بار حضرت اسمعیل ع نے حضرت ابراہیم ع سے کہا کہ آپ زیادہ سخی ہیں یا میں۔
ابراہیم ع نے فرمایا۔ میں۔ اسمعیل بولے نہیں میں۔ کیونکہ آپ کے اور بیٹے بھی ہیں اور میں ایک اکیلی جان کے
سوا اور کچھ نہیں رکھتا۔ اللہ تعالی نے فرمایا۔ میں تم دونوں سے زیادہ سخی ہوں۔ کیونکہ میں نے فدیہ دیکر دونو کو
ذبح کی تکلیف سے بچالیا (مشکوۃ الانوار) مروی ہے کہ ملائکہ نے حضرت اسمعیل کی اس عزت افزائی پر کہ جبرئیل ان کے
لئے جنت کا مینڈھا اپنی گردن پر اُٹھا کر لائے اظہار تعجب کیا۔ اللہ تعالی نے فرمایا مجھے اپنے عزت وجلال کی
قسم اگر تمام ملائکہ اسی طرح فدیہ لیکر آئیں تو اسمعیل کے اِس قول کی برابری نہیں کر سکتے کہ اے باپ تمکو
جو حکم ہے اُسے کر ڈالو۔ انشاء اللہ مجھے صابر پاؤ گے۔ کہتے ہیں ابراہیم نے پہلی مرتبہ خواب دیکھکر سو موٹی
موٹی بکریاں ذبح کیں۔ آگ اُتر کر انہیں کھا گئی۔ دوسری بار وہی خواب دیکھکر آپ نے سو اونٹ ذبح کیے
آگ پھر کھا گئی۔ آپ نے خیال کیا کہ میری نیاز پوری ہو گئی۔ تیسری بار خواب میں ایک شخص کو یہ کہتے دیکھا
کہ خدا تمکو اسمعیل کے ذبح کرنے کا حکم دیتا ہے۔ آپ بیدار ہو گئے۔ اور بیٹے کو چھاتی سے لگا کر خوب روئے
یہاں تک کہ صبح ہو گئی (مجالس الابرار) کہتے ہیں جب اللہ تعالی نے ابراہیم کو خلیل اللہ کا لقب دیا
تو فرشتوں نے کہا الٰہی یہ تو صاحب مال واولاد ہیں۔ اِن مشغلوں میں مصروف ہوکر تیرے خلیل ہو نہیں سکتے

قال الله تعالیٰ لا تنظروا الی صورة عبدی ولا الی ماله بل الی قلبه واعماله ولیس فی قلب خلیلی
محبة لغیری ولو شئتم اذهبوا الیه وجربوه فجاء جبرائیل علیه السلام فی صورة بنی آدم وکان لابراهیم
علیه السلام اثنا عشر الف کلب للصید وحفظ الغنم وقس علیها عدد اغنامه ولکل کلب طوق
من ذهب لیعلم ان الدنیا نجسة والنجس لا یصلح الا للنجس وکان ابراهیم علیه السلام علی تل مرتفع
ینظر الاغنام فسلم علیه جبرائیل علیه السلام فقال له لمن هذا قال ابراهیم لله ولکن الآن فی یدی
ثم قال جرع بواحد منها فقال ابراهیم علیه السلام اذکر الله وخذ ثلثها فقال جبرئیل سبوح قدوس
ربنا ورب الملائکة والروح ثم قال اذکره ثانیا وخذ نصفها فقال سبوح قدوس ربنا ورب الملائکة
والروح ثم قال اذکره ثالثا وخذ کلها برعاتها وکلابها فذکر ثم قال اذکره رابعا واقر لک
بالرق فذکره فقال الله تعالیٰ یا جبرئیل کیف وجدت خلیلی فقال نعم الخلیل یا رب فنادی ابراهیم
علیه السلام یا رعاة الغنم سوقوا الغنم خلف صاحبها هذا الی این یرید فلم یکن منه فاظهر
نفسه جبرئیل علیه السلام فقال یا ابراهیم لا حاجة لی فی ذلک وانا جئت لاجربک فقال
انا خلیل الله لا استرد هبتی منک فاوحی الله تعالیٰ الیه ان یبیعها ویشتری بثمنها الضیاع
والعقار ویجعلها وقفا یاکل منه الفقیر والغنی الی یوم القیمة (مشکوۃ الانوار)

حکم ہوا کہ میرے بندے ابراہیم ؑ کی صورت یا مال کی طرف نہ دیکھو۔ بلکہ دل اور اعمال پر نظر ڈالو۔ میرے
خلیل کے دل میں میرے سوا اور کسی کی محبت نہیں۔ تمہیں منظور ہو تو جاؤ اور انکا امتحان کر لو چنانچہ جبرئیل ؑ
آدمی کی صورت میں آئے اسوقت ابراہیم ؑ کے پاس شکار اور بکریوں کی حفاظت کے لئے بارہ ہزار کتے تھے
اس سے بکریوں وغیرہ کا اندازہ بخوبی ہو سکتا ہے۔ حضرت ابراہیم ؑ نے یہ جتانے کیلئے کہ دنیا ناپاک ہے اور ناپاکوں ہی
سزاوار ہے کتوں کے گلوں میں سونے کے طوق ڈال رکھے تھے۔ ایکدن آپ ایک ٹیلے پر کھڑے اپنے ریوڑ دیکھ رہے تھے
جبرئیل ؑ نے سلام کے بعد کہا یہ ریوڑ کسکے ہیں۔ جواب دیا۔ ہیں تو اللہ تعالیٰ کے مگر بالفعل میرے قبضہ میں ہیں جبرئیل نے
کہا ایک ہمیں بھی دے ڈالو۔ آپ نے فرمایا۔ مجھے ذکر الٰہی سنا دو اور تہائی تم لیلو۔ جبرئیل ؑ نے خوش آوازی سے کہا سبوح قدوس
ربنا ورب الملئکة والروح۔ ابراہیم ؑ نے فرمایا۔ پھر کہو اور میرا نصف مال لیلو۔ جبرئیل نے پھر یہی لفظ کہدیئے آپ نے
فرمایا ایکبار اور کہدو اور میرا تمام مال مع چرواہوں اور کتوں کے لیجاؤ۔ جبرئیل ؑ نے پھر ذکر الٰہی سنایا۔ حضرت ابراہیم ؑ نے فرمایا
ایکمرتبہ پھر سنا دو اور مجھے اپنا غلام بنا لو۔ اسوقت ندا ہوئی کہ اے جبرئیل تم نے ہمارے خلیل کو کیسا پایا عرض کیا کہ
بہت اچھا پایا۔ پھر ابراہیم ؑ نے بلند آواز سے کہا کہ اے چرواہو جہاں لیجائے اس شخص کے پیچھے پیچھے چلے جاؤ کیونکہ
تم مع بکریوں کے اسکی ملک ہو گئے ہو اسوقت جبرئیل نے اپنے آپ کو ظاہر کرکے یہ فرمایا کہ مجھے اس مال کی
ضرورت نہیں ہے میں تو تمہارے امتحان کیلئے آیا تھا۔ آپ نے فرمایا میں خلیل اللہ ہوں۔ ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس نہیں
کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ انکو بیچکر زمینیں خرید لو اور حاجتمندوں کے کھانے پینے کیلئے وقف کر دو (مشکوۃ الانوار)

قيل من ملك عشرين مثقالا من الذهب او مائتي درهم من الفضة بعد الحوائج الاصلية فهو غني فاذا ملك غير الذهب والفضة يقدر قيمته فانه ينظر ان ساوى مائتي درهم فهو غني تجب عليه الاضحية والاعتداد وقيل صاحب الضياع جميع ضيعة وهي الارض غني لو ساوت مائتي درهم وصاحب الكرم اذا ساوى مائتي درهم فهو غني بالاتفاق لان الكرم للنزهة لا للحاجة لان الانسان قد يعيش بغير فاكهة (كذا في زبدة)

سورة ص بسم الله الرحمن الرحيم

واذكر عبدنا ايوب هو ابن عيص بن اسحق عليه السلام (اذ نادى ربه) بدل من عبدنا وايوب عطف بيان له (اني مسني) بان مسني وقرأ حمزة باسكان الياء واسقاطها في الوصل (الشيطان بنصب وعذاب) الم وهو حكاية لكلامه الذي ناداه له ولولا هي لقال انه مسه والاسناد الى الشيطان اما لان الله تعالى مسه بذلك لما فعل بوسوسته كما قيل انه اعجب بكثرة ماله او استغاثه مظلوم فلم يغثه او كانت مواشيه في ناحية ملك كافر فداهنه ولم يغزه او لسؤاله امتحانا لصبره فيكون اعترافا بالذنب او مراعاة للادب او لانه وسوس الى اتباعه حتى رفضوه واخرجوه من ديارهم او لان المراد من النصب والعذاب ما كان يوسوس به اليه في مرضه من عظم البلاء والقنوط من الرحمة ويغريه على الجزع (قاضي)

کہتے ہیں حاجت ضروری کے بعد بیس مثقال سونے یا دو سو درم چاندی کا مالک غنی ہوجاتا ہے اگر سونے چاندی کے سوا اور چیز کا مالک ہے تو اسکی قیمت لگائی جائیگی اگر دو سو درم کو پہنچیگی تو ایسا شخص غنی ہے اسپر قربانی واجب ہے۔ علی ہذا القیاس ایسی زمین یا انگور کے درختوں کا مالک جنکی قیمت دو سو درم ہو غنی کہلائیگا۔ اسلئے کہ درخت انگور سامان عیش و نشاط ہیں۔ حاجت ضروری میں داخل نہیں۔ انسان بغیر میوہ کھائے زندہ رہسکتا ہے (زبدۃ الواعظین)

سورہ ص بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ الآیۃ یعنی ہمارے بندے ایوب کا تذکرہ کرو جو عیص بن اسحق ؑ کے بیٹے تھے۔ جبکہ انہوں نے اپنے خدا کو پکارا کہ الہی مجھے شیطان نے رنج و عذاب میں مبتلا کردیا ہے۔ یہ حکایت کلام ایوب ہے۔ ورنہ اس طرح ارشاد ہوتا کہ انه مسه۔ شیطان کیطرف رنج والم کی اسناد مجازی ہے۔ فی الواقع یہ خدا کا فعل تھا مگر چونکہ شیطان کے وسوسہ ڈالنے اور کثرت مال پر اترانے کے باعث آپ مبتلائے بلا ہوئے تھے اسلئے اسے شیطان کیطرف منسوب کیا گیا۔ یا یہ سبب ہے کہ آپنے ایک مظلوم کی دادرسی نہ کی تھی۔ یا یہ باعث ہے کہ آپکے مویشی ایک کافر کی زمین میں چرا کرتے تھے۔ ازراہ مداہنت آپنے اسپر جہاد نکیا۔ یا یہ بات ہے کہ آپنے صبر کے بھروسہ پر خود ہی امتحان کا سوال کیا تھا۔ اسمیں گناہ کا اقرار اور مراعات ادب ہے۔ یا یہ معنی ہیں کہ شیطان نے آپ کے اتباع کے دلوں میں وسوسہ ڈالکر سب کو آپسے علیحدہ کرادیا تھا یا رنج والم سے وسوسہ مراد ہے جو شیطان مرض کی حالت میں ڈالا کرتا تھا یعنی مصیبت کو بڑا کرکے دکھاتا۔ رحمت سے نا امید کرتا اور جزع و فزع پر برانگیختہ کیا کرتا تھا (قاضی بیضاوی)

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی مرۃ صار لا ذنب لہ ذرۃ وحبۃ وفی الخبر اذا مات ولد العبد قال اللہ تعالی للملائکۃ اقبضتم ثمرۃ قلبہ فیقولون نعم فیقول اللہ تعالی ماذا قال عبدی فیقولون حمدک وشکرک واسترجعک فقال انا للہ وانا الیہ راجعون فیقول اللہ تعالی ابنوا لعبدی بیتاً فی الجنۃ وسموہ بیت الحمد (زبدۃ الواعظین) عن وھب بن منبہ وجدت فی التوریۃ اربعۃ اسطر متوالیات (احدھا) من قرأ کتاب اللہ تعالی فظن ان لن یغفر لہ فھو من المستھزئین بآیات اللہ تعالی (والثانی) من تواضع لغنی لغناء فقد ذھب ثلثا دینہ (والثالث) من حزن علی ما فاتہ سخط قضاء ربہ (والرابع) من شکا مصیبتہ انما یشکو ربہ قال علیہ السلام ان اعظم الجزاء مع اعظم البلاء وان اللہ تعالی اذا احب عبدا ابتلاہ واذا صبر اجتباہ واذا رضی اصطفاہ (کما حکی) ان موسی علیہ السلام خرج ومعہ یوشع بن نون فاذا بطیر ابیض قد وقع علی منکب موسی علیہ السلام وقال یا نبی اللہ احفظنی الیوم من القتل قال ممن قال من الصقر یرید ان یاکلنی ودخل فی کمہ فاذا الصقر قد اقبل فقال یا نبی اللہ لا تمنع صیدی عنی فقال اذبح لک شاۃ من غنمی قال لحم الغنم لا یصلح لی قال فکل من لحم فخذی قال لا اکل الا من حدقتیک

رسول خدا فرماتے ہیں جو شخص ایکبار درود پڑھتا ہے اسپر ذرہ برابر گناہ نہیں رہتا - حدیث میں ہے کہ جب کسیکا بچہ مرجاتا ہے تو اللہ تعالی فرشتوں سے ارشاد فرماتا ہے - تمنے اسکے دل کا پھل توڑلیا - جوابدیتے ہیں ہاں - فرماتا ہے میرے بندے نے کیا کہا - فرشتے عرض کرتے ہیں تیری تعریف کی اور اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا حکم ہوتا ہے میرے بندے کیلئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اسکا نام بیت الحمد رکھو (زبدۃ الواعظین) وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ میں نے توراۃ میں برابر برابر چار سطریں لکھی پائیں (۱) کتاب اللہ پڑھنے والا اگر یہ گمان رکھے کہ میری مغفرت ہوگی تو وہ گویا خدا کی آیتوں سے ہنسی کرتا ہے (۲) دولتمندی کے باعث کسی غنی کی تواضع کرنے والے کا دو تہائی دین غارت ہوجاتا ہے (۳) گزشتہ چیز کا غم کرنیوالا گویا حکم خداوندی سے نارضامندی کا اظہار کرتا ہے (۴) مصیبت کی شکایت کرنیوالے کا فرض ہے کہ خدا ہی سے شکایت کرے رسول خدا فرماتے ہیں جس قدر بڑی مصیبت ہوگی اسی قدر بڑا ثواب ملیگا اللہ تعالی جب کسی کو دوست رکھتا ہے تو اسے مصیبت میں گرفتار کردیتا ہے اور جب وہ مصیبت پر صبر کرتا ہے تو اسے برگزیدہ کرلیتا ہے اور جب وہ بلا سے رضامند ہوجاتا ہے تو اسے خاصان حق میں داخل کرلیتا ہے -

حکایت موسی یوشع بن نون کے ساتھ کہیں جارہے تھے کہ ایک سفید پرندہ آپکے مونڈھے پر آبیٹھا اور یہ کہا کہ آج کے دن مجھے موت سے بچا لیجئے - ایک شکرہ شکار کرنا چاہتا ہے - یہ کہکر پرندہ آپ کی آستین میں چھپ گیا - اتنے میں شکرہ نے فریاد کی کہ مجھے میرا شکار دلوا دیجئے - آپنے فرمایا ہم تیرے لیئے بکری ذبح کیے دیتے ہیں - اس نے کہا میں بکری کا گوشت نہیں کھا سکتا - آپ نے فرمایا اچھا میری ران کا گوشت سہی - جواب دیا کہ میں آنکھوں کے ڈھیلے کھاؤں گا -

فاستلقی موسیٰ علیہ السلام علیٰ ظہرہ فجاء الصقر فوقع علیٰ صدرہ واراد ان یضرب بمنقارہ عینیہ فقال یوشع یا نبی اللہ استخف بعینیک فی شان ہذا الطیر فطار الطیر من کمہ فطار الصقر فی اثرہ ثم اقبلا فقال احدہما انا جبرائیل والاخر انا میکائیل امرنا ربنا بتجریبک فی قضاء ربک ہل تصبر اولا (زبدۃ الواعظین) قال ابن المبارک المصیبۃ واحدۃ فاذا جزع صاحبہا تکون ثنتین (احدہما) المصیبۃ (والثانیۃ) ذہاب اجر المصیبۃ وہی اعظم من المصیبۃ وکذا روی عن النبی علیہ السلام انہ قال الصبر ثلاثۃ صبر علی المصیبۃ وصبر علی الطاعۃ وصبر علی المعصیۃ فمن صبر علی المصیبۃ کتب لہ ثلثمائۃ درجۃ ما بین کل درجتین کما بین السماء والارض ومن صبر علی الطاعۃ کتب اللہ لہ ستمائۃ درجۃ ما بین الدرجتین کما بین تخوم الارض العلیا الی منتہی الارضین السبع ومن صبر علی المعصیۃ کتب لہ تسعمائۃ درجۃ ما بین کل درجتین کما بین العرش الی الثری (زبدۃ الواعظین) حکی ان ایوب بن عیص بن اسحٰق علیہ السلام کان رومیا وامہ بنت لوط علیہ السلام وکان رجلا عاقلا نظیفا حلیما حکیما وکان ابوہ رجلا کثیر المال یملک الماشیۃ من الابل والبقر والغنم والخیل والبغال والحمیر ولم یکن فی ارض الشام احد مثلہ فی الغنی فلما مات انتقل جمیع ذلک الی ایوب علیہ السلام فتزوج برحمۃ بنت افرایم بن یوسف علیہ السلام ورزقہ اللہ منہا اثنی عشر بطنا فی کل بطن ذکر وانثی ثم بعثہ اللہ تعالیٰ الی قومہ وہم اہل حوران والنثیہ

حضرت موسیٰ چت لیٹ گئے شکرہ نے آنکھ میں چونچ مارنے کا ارادہ کیا تو یوشع بولے کیا آپ اپنی آنکھ کو کم قیمت سمجھتے ہیں؟ اتنے میں وہ پرندہ آپ کی آستین سے نکلکر اڑا۔ باز اسکے پیچھے ہولیا۔ پھر دونوں واپس آئے ایک نے کہا میں جبرئیل ہوں۔ دوسرے بولے میں میکائیل ہوں۔ ہم آپکے امتحان کے لیئے آئے تھے کہ حکم الٰہی پر آپ صبر کر سکتے ہیں یا نہیں (زبدۃ الواعظین) ابن المبارک کا قول ہے کہ جزع فزع کرنے سے ایک مصیبت کی دو ہو جاتی ہیں۔ یعنی مصیبت اور عدم ثواب۔ رسول خدا فرماتی ہیں صبر تین طرح کا ہے (۱) مصیبت پر (۲) طاعت پر (۳) معصیت پر۔ پہلے کو تین سو۔ دوسرے کو چھ سو۔ تیسرے کو نو سو درجے ملیں گے۔ ایک درجے سے دوسرے درجے میں اتنا فاصلہ ہوگا جتنا آسمان و زمین یا ساتویں زمین سے پہلی زمین۔ یا زمین سے عرش کے مابین فاصلہ ہے۔ (زبدۃ الواعظین) حکایت حضرت ایوبؑ حضرت لوطؑ کے نواسے۔ روم کے رہنے والے حلیم و حکیم اور نہایت عقلمند شخص تھے۔ آپکے باپ بڑے دولتمند اور بیشمار بھیڑ بکری اونٹ گھوڑے گدہے رکھتے تھے۔ ملک شام میں کوئی ایسا مالدار نہ تھا۔ انکے انتقال سے تمام مال حضرت ایوب کو ملگیا آپنے افرایم بن یوسف کی بیٹی رحمۃ سے نکاح کیا بارہ مرتبہ اولاد ہوئی ہر دفعہ ایک لڑکا ایک لڑکی جوڑواں ہوتی تھے پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو نبی بنا کر حوران اور نثیہ کی طرف بھیجا۔

واعطاه الله تعالى من حسن الخلق والرفق ما لم يخالفه احد بالتكذيب والانكار لشرفه وشرف
آبائه وامهاته فشرع لهم الشرائع وبنى لهم المساجد وكانت له موائد يضعها للفقراء والمساكين والاضياف وكان
لليتيم كالاب الرحيم وللارامل كالزوج الشفيق وللضعفاء كالاخ الودود وكان يامر وكلاءه وامناءه ان لا يمنعوا
من زرعه وثماره وكانت مواشيه في كل سنة تنمو ولم يكن يفرح بشيء من ذلك ويقول الهي هذه عطاياك
لعبادك في سجن الدنيا فكيف عطاياك في الجنة لاهل كرامتك وفي دار ضيافتك ومع هذا كله لا يغفل قلبه عن شكر
نعمائه ولا لسانه عن ذكر مولاه فحسده ابليس وقال ان ايوب قد ذهب بالدنيا والاخرة
واراد ان يفسد عليه احدى الدارين او كلتيهما وكان ابليس عليه اللعنة في ذلك الزمان
يصعد الى السماء السابعة ويقف في اي مكان شاء فصعد يوما كما كان يصعد فقال له
رب العزة يا لعين كيف رايت عبدي ايوب وهل نلت منه شيئا فقال الهي ان ايوب يعبدك
لانك اعطيته السعة في الدنيا والعافية ولولا ذلك لم يعبد فهو عبد العافية قال الله تعالى
كذبت فاني اعلم انه يعبدني ويشكر لي وان لم يكن له سعة في الدنيا قال يا رب سلطني
عليه فانظر كيف انسيه ذكرك واشغله عن عبادتك فسلطه على كل شيء منه الا روحه
فرجع ابليس فانطلق الى شط البحر فصرخ صرخة حتى لم يبق جني ولا جنية الا اجتمعوا عنده وقالوا ما اصابك

حسن اخلاق، و شرف حسب و نسب کے باعث کسی نے آپ کی تکذیب نہ کی آپ نے احکام شرع سکھائے
مسجدیں بنائیں۔ محتاجوں اور مہمانوں کے لیئے لنگر خانے جاری کیے۔ آپ یتیم کے حق میں باپ بیوہ کے
حق میں خاوند ناتوانوں کے حق میں بھائی کا کام دیتے تھے۔ کارپردازوں کو حکم تھا کہ ہماری کھیتیوں اور
پھلوں سے کسی کھانے والے کو نہ روکیں۔ آپکے مویشی ہر سال بڑھتے رہتے تھے مگر اس میں کچھ دنیوی
خوشی حاصل نہ تھا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ الٰہی جب دنیوی قید خانہ میں تیرے انعامات اس قدر ہیں تو
جنت میں کیا کچھ ہونگے۔ باینہمہ آپ کا دل شکر نعمت اور زبان ذکر الٰہی سے غافل نہ تھی۔ شیطان نے
ازراہ حسد یہ کہا کہ ایوبؑ کے پاس دنیا بھی ہے دین بھی ہے آؤ دونوں کو یا دونوں میں سے ایک کو بگاڑ دیں۔
شیطان اسوقت ساتویں آسمان تک چڑھکر ہر جگہ ٹھیر جایا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ملعون
ہمارے بندے ایوبؑ کو کیسا پایا۔ عرض کیا الٰہی ایوبؑ کو کشایش اور تندرستی ملی ہوئی ہے اسلیئے عبادت کررہا
ہے ورنہ تو ہرگز نہ کرے وہ تو عافیت کا بندہ ہی۔ جواب ملا کہ تو جھوٹا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ تنگی کی حالت
میں بھی برابر میری عبادت کرتا رہیگا۔ شیطان نے کہا مجھے اُن پر مسلط کر دیجیے۔ تمام ذکر و شغل بھلا دونگا
اللہ تعالیٰ نے روح کے سوا اور تمام اشیاء پر شیطان کو مسلط کر دیا۔ شیطان نے دریا کے
کنارے ایک آواز لگائی۔ تمام شیاطین جمع ہو گئے۔ اور کہنے لگے اے ہمارے سردار
کیا بات ہے

قال فاني قد وجدت فرصة ما وجدت مثلها منذ اخرجت آدم من الجنة فاعينوني على ايوب فانتشروا مسرعين واحرقوا واهلكوا كل مال لايوب عليه السلام فانصرف ابليس الى ايوب عليه السلام وهو قائم يصلي في المسجد فقال اتعبد ربك في ضرك وقد ارسل نارا من السماء على جميع اموالك حتى صارت رمادا فلم يكلمه حتى فرغ من الصلوة ثم قال الحمد لله الذي اعطاني ثم اخذ مني ثم قام وشرع في صلاته فانصرف ابليس خائبا ذليلا نادما لفعله وكان لايوب عليه السلام اربعة عشر ولدا ثمانية بنين وست بنات وكانوا يتغدون كل يوم في منزل اخ لهم وكانوا يومئذ في منزل اخيهم الاكبر واسمه حرمل فاجتمعت الشياطين واحاطوا بالبيت وطرحوه على اولاد ايوب عليه السلام فماتوا كلهم على خوان واحد منهم من اللقمة في فيه ومنهم من الكاس في يده ثم انطلق الى ايوب وهو قائم يصلي فقال اتعبد ربك وقد طرح على اولادك البيت فماتوا جميعا فلم يكلمه بشئ حتى فرغ من صلاته ثم قال يا لعين الحمد لله الذي اعطاني ثم اخذ مني فالاموال والاولاد فتنة للرجال والنساء فاخذها مني لافرغ لعبادة ربي فانصرف ابليس خائبا خاسرا بغيضا ثم جاء وكان ايوب عليه السلام في الصلوة فلما سجد نفخ في انفه وفيه فانتفخ بدن ايوب عليه السلام فعرق عرقا شديدا ووجد في نفسه ثقلا عظيما فقالت زوجته رحمة

شیطان نے کہا کہ حضرت آدم سے بعد سے آجتک کوئی موقع ایسا نہیں ملا جیسا اب ملا ہے۔ ایوبؑ کے ستانے مین میری مدد کرو۔ چنانچہ شیاطین نے فورًا حضرت ایوبؑ کے تمام مال و متاع مین آگ دیدی۔ اسوقت شیطان ایوبؑ کے پاس آیا۔ آپ مسجد مین کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ عرض کیا کہ بس نماز موقوف رکھیے۔ آپکے تمام مال و متاع مین آگ لگ گئی ہے۔ آپ اُسی طرح نماز ادا کرتے رہے اور جب فارغ ہوئے تو یہ فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَعْطَانِیْ ثُمَّ اَخَذَ مِنِّیْ۔ خدا کا شکر ہے جس نے دیا۔ اور پھر لے لیا۔ بعدہٗ پھر اُسی طرح نماز مین کھڑے ہوگئے۔ شیطان مایوس ہوکر چلدیا۔ حضرت ایوبؑ کے آٹھ بیٹے اور چھ بیٹیاں تھین۔ یہ سب کے سب نوبت بنوبت صبح کا کھانا اپنے کسی بھائی کے گھر کھایا کرتے تھے۔ ایک دن بڑے بھائی حرمل نامی کی نوبت تھی۔ سب بیٹھے کھانا کھا رہے تھے کہ شیاطین نے گھیرا ڈالکر مکان کی چھت گرادی۔ سب نے وفات پائی۔ لقمہ ہات کا ہات مین رہگیا اور مُنہ کا مُنہ مین۔ شیطان نے حضرت ایوبؑ سے جا کہا کہ تم یہان عبادت کر رہے ہو وہان تمہاری تمام اولاد چھت کے نیچے دب کر مری پڑی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ خدا کا شکر ہے جس نے دیا اور لیلیا۔ مال اور اولاد فتنہ ہوا کرتے ہین۔ اللہ تعالی نے مجھے عبادت کے لیئے اِن کے مشغلے سے بچا لیا۔ شیطان یہ سُنکر بحالت یاس واپس چلا گیا۔ اِس کے بعد ملعون نے بحالت نماز حضرت ایوبؑ کی ناک اور مُنہ مین پھونک ماری۔ تمام بدن پھول گیا۔ طبیعت بوجھل ہوگئی۔ بیوی رحمۃ بولین

هذا من حزن المال ومصيبة الاولاد وانت بالليل قائم وبالنهار صائم لا تستريح ساعة
ولا تجد راحة ثم ظهر على بدن ايوب عليه السلام جدري واحاط به من راسه الى قدمه
وسال منه الصديد ووقع فيه الدود وتفرق اقرباؤه واصدقاؤه عنه وكان له ثلاث
نسوة فطلبت ثنتان منهن طلاقا فطلقهما فبقيت رحمة تخدمه وتقوم عليه ليلا ونهارا حتى
جاءت نسوة من جيرانه وقلن يا رحمة نحن نخشى ان يسري بلاء ايوب الى اولادنا اخرجيه
من جوارنا والا اخرجناك كرها فخرجت رحمة وشدت عليها ثيابها ثم صاحت باعلى صوتها
وا غربتاه وا فرقتاه اخرجونا من بلادنا وطردونا عن ديارنا فحملته على ظهرها ودموعها تسيل
على وجهها فانطلقت باكية الى خرابة يطرح فيها السرقين ووضعت ايوب على السرقين فخرج
اهل القرية فنظروا الى حال ايوب فقالوا احملي عنا زوجك والا ارسلنا عليه كلابنا حتى ياكلوه
فحملته وهي باكية حتى اتت مفرق الطريق فوضعته وجاءت بفاس وحبل فاتخذت بيتا من خشب
ثم جاءت برماد ففرشت تحته وجاءت بحجارة فوسدها ايوب ثم جاءت بقصعة كان يسقي
الرعاة بها مواشيهم ثم انطلقت الى القرية فنادى ايوب ارجعي يا رحمة حتى اوصيك ان كنت تريدين ان تذهبي
عني وتدعيني هنا فقالت رحمة لا تخف يا سيدي فاني لا ادعك ما دامت روحي في جسدك فانطلقت الى القرية

کہ مال کا غم۔ اولاد کی مصیبت۔ اسپر دن کو روزہ۔ رات کو تہجد۔ نہ دم بھر چین۔ نہ ساعت بھر آرام۔ بعدہ
ایوبؑ کے جسم مبارک پر سیتلا سی نکل آئی۔ سر سے پاؤں تک آبلے۔ آبلوں میں پیپ۔ پیپ میں کیڑے
پڑ گئے۔ اقربا اور دوست آشنا سب چھوڑ بھاگے۔ تین بیویوں میں سے دو نے طلاق لیلی۔ فقط بیوی رحمۃ
خدمت میں موجود ہیں۔ ایک دن محلہ کی عورتوں نے کہا کہ بی رحمت ہمیں خوف ہے ایوب کی بلا ہماری اولاد
کو نہ لپٹ جائے۔ انکو ہمارے پڑوس سے نکالدو۔ ورنہ ہم زبردستی تمکو بھی نکال باہر کرینگے۔ چنانچہ یہ وہاں سے
نکل آئیں۔ اور بلند آواز سے یہ کہکر چلائیں کہ اس غربت اور فرقت پر افسوس۔ لوگوں نے ہمکو ہمارے شہر
اور ہمارے گھر سے نکالدیا۔ آپ حضرت ایوب کو اس حالت میں اپنی پیٹھ پر ڈالکر لیچلیں کہ آنسوؤں کی لڑیاں
چہرہ پر بہ رہی تھیں۔ ایک اجاڑ مقام میں حضرت ایوبؑ کو گوبر کے ڈھیر پر جا ڈالا۔ بستی والوں نے کہا کہ یہاں
سے اپنے خاوند کو اٹھا لیجاؤ۔ ورنہ ہم اسپر کتے چھوڑ دینگے۔ آپ وہاں سے اٹھا کر اور جگہ لیگئیں ادھر جہاں
رستہ پھٹتا تھا وہاں لا رکھا۔ پھر ایک کلہاڑی اور رسی لائیں۔ لکڑیاں اکٹھی کرکے جھونپڑی بنائی۔ پھر
راکھ لاکر ایوبؑ کے نیچے بچھادی اور ایک پتھر کو تکیہ بنا کر سرہانے رکھدیا۔ پھر بکریوں کو پانی پلانے کا
ایک پیالہ اٹھا لائیں۔ پھر بستی کی طرف چلیں۔ اسوقت حضرت ایوبؑ بولے کہ تم مجھے تنہا چھوڑ کر جانا چاہتی
ہو تو یہاں آؤ۔ میں بطور وصیت کچھ تمکو سمجھا دوں۔ رحمۃ بولیں۔ جب تک میرے دم میں دم ہے
آپ کو ہرگز نہ چھوڑوں گی۔ چنانچہ آپ بستی جا کر کچھ کام کیا کرتیں۔

وكانت تعمل كل يوم بكسرة خبز وتطعم ايوب حتى علم فى تلك القرية انها امرأة ايوب فلم يطعموها فقالوا
تنحى عنا فانا نستقذرمنك فبكت رحمة وقالت يارب ترى حالى قد ضاقت بى الارض والناس
قد قذرونا فى الدنيا ولا تقذرنا انت يارب فى الاخرة وطردونا من دارنا ولا تطردنا من دارك
يوم القيمة ثم انطلقت الى امرأة خباز وقالت ان حبيبى ايوب جائع فاقرضينى خبزا قالت المرأة
تنحى عنى لئلا يراك زوجى ولكن اعطينى ذوابة من شعرك وهى الضفيرة وكانت لها اثنتا عشرة
ذوابة واقعة بالارض ولها شبه فى الحسن بجدها يوسف عليه السلام وكان ايوب يحب تلك
الذوابة حبا شديدا فجاءت بالمقراض وقطعتها واعطتها اياها بأربعة ارغفة فقالت رحمة
يارب ان هذا فى طاعة زوجى وفى طعام نبيك ايوب بعت ذوابتى فلما راى ايوب الخبز الصحيح
اشتد عليه الامر فظن انها باعت نفسها فحلف ان شفاه الله تعالى ليضربنها مائة جلدة وهى التى
قال الله تعالى فى كفارتها (وخذ بيدك ضغثا اى قبضة من حشيش (فاضرب به ولا تحنث)
فلما قصت عليه القصة بكى ايوب وقال يارب ذهبت حيلتى حتى بلغ من امرى ان زوجة نبيك
باعت شعرها وانفقته على نفسى قالت رحمة ياسيدى لا تجزع اليوم فان الشعر ينبت احسن مما كان
فقطعت الخبز واطعمته ايوب وقعدت عنده وكان ايوب كلما سقطت دودة من بدنه وضعها
على جسده ويقول كلوا مما رزقكم الله تعالى فلم يبق لحمه على بدنه حتى بقى عظامه وعروقه واعصابه

اور شام کو اجرت میں جو روٹی کے ٹکڑے ملتے حضرت ایوبؑ کو کھلا دیا کرتیں۔ چند روز کے بعد لوگوں کو معلوم ہوا
کہ یہ ایوبؑ کی بیوی ہیں۔ کام لینا موقوف کر دیا اور یہ کہا کہ تم ہم سے الگ رہو۔ ہمیں تمسے گھن آتی ہے رحمت رو
پڑیں اور یہ کہنے لگیں الٰہی زمین مجکو دھکے دیتی اور لوگ ہمسے نفرت کرتے ہیں۔ تو آخرت میں دھکے نہ دے تو
بات ہے۔ لوگوں نے ہمیں اپنے گھروں سے نکالدیا ہے تو قیامت میں اپنے دربار سے دھکے نہ دے تو نجات ہے پھر
آپ ایک بھٹیاری کے پاس گئیں اور یہ کہا ایوبؑ بھوکے ہیں ایک روٹی قرض دیدے۔ اُس نے کہا یہاں سے چلی جا کہیں
میرا خاوند نہ دیکھ لے۔ البتہ تم اپنے بالوں کی ایک لٹ دے ڈالو تو میں چار روٹیاں دیدونگی (بیوی رحمت بارہ لٹیں رکھتی
تھیں جو ایوبؑ کو نہایت محبوب تھیں اور آپ حسن میں اپنے نانا یوسفؑ سے مشابہت رکھتی تھیں) رحمت نے مقراض
لیکر ایک لٹ کاٹ ڈالی اور چار روٹیاں لیکر ایوبؑ کے پاس آئیں۔ آپ نے ثابت روٹیاں دیکھکر کچھ اور گمان کیا اور قسم
کھالی کہ میں اگر تندرست ہوگیا تو بیوی کے سو کوڑے مارونگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس قسم کے کفارہ کی نسبت فرماتا ہے
اے ایوبؑ اپنے ہات میں جھاڑو کی تیلیاں لیلو اور اُن سے مار کر اپنی قسم پوری کر لو۔ رحمت نے جب واقعہ سنایا تو
ایوبؑ نے رو کر فریاد کی کہ الٰہی اب تیرے نبی پر یہ وقت آگیا ہے کہ اسکی بیوی اپنے بال بیچنے لگی۔ رحمت بولی گھبرایئے نہیں
بال پھر پیدا ہو جائینگے۔ اسکے بعد روٹی کے ٹکڑے کر کے آپکو کھلائے۔ جب کوئی کیڑا گرتا ایوبؑ اُٹھا کر زخم
میں رکھ دیتے اور فرماتے کہ تم اپنی روزی کھاتے رہو چنانچہ گوشت گل کر صرف ہڈیاں اور رگ پٹھے باقی رہگئے تھے

فاذا طلعت عليه الشمس نفذ شعاعها من قدامه الى خلفه فلم يبق الا قلبه ولسانه وكان لايخلو قلبه من شكر الله ولسانه من ذكر الله وبقى فى مرضه فى رواية ثمان عشرة سنة فقالت له رحمة يوما انت نبى كريم على ربك لو دعوت الله تعالى ان يشفيك فقال لها ايوب عليه السلام كم كانت مدة الرخاء قالت ثمانون سنة فقال انى استحيى من الله ان ادعوه وما بلغت مدة بلائى مدة رخائى فلما لم يبق على بدنه لحم جعل الدود ياكل بعضه بعضا فبقى دودتان فطافتا جميع بدنه تطلبان لحما فلم تجدا غير قلبه ولسانه فجاءت احدهما الى قلبه فعضته والاخرى الى لسانه فعضته فعند ذلك نادى ايوب عليه السلام ربه فقال (انى مسنى الضر) اى شدة البلاء (وانت ارحم الراحمين) وهذا ليس بشكاية منه فلم يخرج به عن زمرة الصابرين ولذا قال الله تعالى فى حقه (انا وجدناه صابرا) لانه لم يجزع لماله واولاده بل انما جزع خوفا من القطيعة كانه يقول يارب اصبر على كل بلاء منك ما دام قلبى مشغولا بحبك ولسانى بذكرك واذا ذهب هذان العضوان تحصل القطيعة وانا لا اصبر على قطيعتك وانت ارحم الراحمين فاوحى الله تعالى اليه يا ايوب اللسان لى والقلب لى والدود لى والالم منى فالجزع لماذا وقيل اوحى الله تعالى اليه ان سبعين من الانبياء طلبوا هذا منى وانا اخترته لك زيادة فى كرامتك فهذا لك بلاء صورة وولاء حقيقة وانما جزع ايوب من ان يؤكل قلبه ولسانه لانه مشغول بفكره تعالى وذكره

جب سورج نکلتا تھا تو اسکی روشنی آپ کے بدن سے وارپار ہوجاتی تھی۔ البتہ آپکا دل شکر کیلئے اور زبان ذکر الٰہی کے لئے سالم تھے۔ آپ اٹھارہ برس تک اسی حال مین رہے۔ ایک دن بیوی رحمت نے کہا آپ تو خدا کے نبی ہین۔ اپنی شفا کی دعا کیون نہین مانگتے۔ آپنے جوابدیا کہ ہماری راحت وتندرستی کا زمانہ کسقدر گزرا ہے بولین اسی برس۔ آپنے فرمایا مجھے خدا سے شرم آتی ہے کہ صرف اٹھارہ برس تکلیف اٹھاکر شفا کی دعا مانگون۔ دونو مدتین برابر ہونی چاہیین۔ جب بدن پر گوشت نرہا تو ایک کیڑا دوسرے کو کھا گیا۔ رفتہ رفتہ صرف دو کیڑے باقی رہگئے جب انکو غذا کہین نہ ملی تو ایک نے دل مین منہ مارا دوسرے نے زبان مین۔ اسوقت ایوب بیتاب ہوکر کہنے لگے کہ الٰہی مجھے سخت تکلیف ہے اور تو ارحم الراحمین ہے۔ چونکہ یہ شکایت نہ تھی اسلیئے آپ زمرۂ صابرین سے خارج نہین ہوئے اسلیئے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ہمنے ایوبؑ کو صابر پایا کہ مال واولاد کی مصیبت پر نہ گھبرائے البتہ اسکا خوف ہوا کہ زبان ودل سالم نرہینگے تو شکر اور ذکر کس چیز سے ادا ہوگا۔ ان دونو عضوونکے آفت زدہ ہونے کے باعث خدا سے دلی اور زبانی تعلق منقطع ہوجائیگا۔ اللہ تعالی نے وحی نازل فرمائی کہ اے ایوب زبان ہماری۔ دل ہمارا۔ کیڑے ہمارے۔ الم ہمارا۔ پھر اس جزع وفزع کے کیا معنی۔ بعض کا قول ہے کہ اللہ تعالی نے ایوبؑ سے فرمایا تجسے پہلے ستر پیغمبرونے ہمسے اس مصیبت کو طلب کیا تھا مگر تمہارا مرتبہ بڑھانیکے لیئے ہمنے تمہین کو منتخب کیا۔ بظاہر یہ بلا فی الحقیقت ولا ہے۔ آپکا گھبراجانا محض اسی خیال سے تھا کہ آپ قلب وزبان کے باعث ذکر وفکر مین مشغول

فاذا اكلاه لا يشتغل بفكره تعالى وذكره ثم اسقط الله الدودتين منه فوقعت واحدة في الماء فصارت علقا تستشفا به الامراض الاخرى وقعت في البر فصارت نحلا يخرج من العسل فيه شفاء للناس ثم جاءه جبرائيل عليه السلام ومعه رمانتان من الجنة قال ايوب عليه السلام يا جبرائيل هل ذكرني ربي قال نعم يسلم عليك وامرك ان تاكلهما فتبرأ حتى لحمك وعظمك فلما اكل قال جبرائيل عليه السلام قم باذن الله فقام و قال اركض برجلك فضرب برجله اليمنى فخرج ماء حار فاغتسل منه ثم ركض برجله اليسرى فخرجت عين باردة فشرب منها فزال عنه كل الم ظاهره وباطنه فاذا بدنه احسن من الاول ووجهه انور من القمر كما قال الله تعالى فاستجبنا له اي قبلنا دعاؤه فكشفنا ما به من ضر واتيناه اهله ومثلهم معهم رقال مقاتل) احياهم ورزقه مثلهم وقال الضحاك اوحى الله تعالى اليه اتريد ان ابعثهم وقال يارب دعهم في الجنة ففعل هذا آتاه اهله في الاخرة واعطاه مثلهم في الدنيا بان ولد له اولاد كذلك (رحمة) اي نعمة (من عندنا) لايوب (وذكرى) اي عظة (للعابدين) ليعلموا بذلك ان اشد بلائي على الانبياء ثم على الاولياء ثم الامثل فالامثل فيصنعوا كما صنعوا ويصبروا كما صبر فافعلم من هذا ان الطريق الى الله تعالى على جادة المحنة اقرب من جادة المنحة اي العطاء

وروى ان الشبلي رحمه الله حبس في دار الطباء

ان کے آفت زدہ ہونے سے ذکر وفکر کا انقطاع لازم آتا تھا۔ اسکے بعد اللہ تعالی نے ان دونوں کیڑوں کو گرادیا۔ ایک دریا مین گرکر جونک بنگیا جس سے بعض امراض کو شفا ہوتی ہی۔ دوسرا جنگل مین گرکر شہد کی مکھی ہوگیا جسکی نسبت فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ موجود ہی۔ اسکے بعد جبریل ع جنت کے دو انار لیکر آئے آپنے کہا کیا خدا نے مجھے یاد فرمایا۔ جوابدیا ہان۔ سلام کہاہے اوران اناروں کے کہانیکا حکم دیاہی۔ اس سے آپکو کلی شفا حاصل ہوگی گوشت پوست سب اپنی جگہ آجائیگا۔ انار کھلانے کے بعد جبریل نے کہا خدا کے حکم سے کھڑے ہوجاؤ اور اپنا پانو مارو۔ چنانچہ آپنے دہنا پانو زمین پر مارا۔ فوراً گرم پانی کا ایک چشمہ نکل آیا۔ خوب غسل کیا۔ پھر بایان پانو مارا۔ ٹھنڈے پانی کا چشمہ نکلا۔ خوب پیا۔ اس سے تمام ظاہری وباطنی امراض جاتے رہی۔ بدن پہلے سے اچھا ہوگیا۔ اور چہرہ چاند کیطرح چمکنے لگا۔ چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی۔ ہمنے ایوب کی دعا قبول کی۔ بیماری دفع کردی پہلی اولاد واپس کی۔ اور اتنی ہی اور دیدی۔ مقاتل کا قول ہی کہ پہلے اولاد کو زندہ کیا اور دیگر اولاد عنایت فرمائی ضحاک کہتے ہین کہ جب ایوب سے یہ پوچھا گیا۔ تم کہو تو ہم انکو زندہ کردین۔ آپنے جوابدیا الٰہی جنت ہی مین رہنے دے۔ مطلب یہ کہ انکو جنت مین رکھا اور اُسی قدر اولاد دنیا مین اور دیدی۔ یہ ایوب پر ہماری رحمت تھی۔ اور اسمین عقلمندون کے لئے نصیحت ہی۔ انہین معلوم رہے کہ سب سے زیادہ سخت مصیبت انبیا پر پڑتی ہی۔ پھر اولیا پر۔ پھر درجہ بدرجہ اورون پر۔ اس لحاظ سے تمام بندگان خدا کو مصیبتون پر صبر کرنا لازم ہی۔ اِس سے معلوم ہوگیا کہ اگر آدمی مصیبتین اُٹھائے تو راحتون کی بہ نسبت بہت جلد خدا کا مقرب بنجاتا ہے۔ روایت ہے کہ شبلی ایک مرتبہ دار الطبار مین قید کر لئے گئے۔

فدخل عليه جماعة وقالوا نحن احباؤك جئنا زائرين لك فاخذ الشبلي يرميهم بالحجارة فهربوا
فقال لو كنتم احبائي لصبرتم على بلائي قال عليه السلام صبر ساعة على المصيبة خير من عبادة سنة
ولذا قيل الصبر افضل من الشكر لان الشاكر مع المزيد كما قال الله تعالى لئن شكرتم لازيدنكم
والصابرين مع الله تعالى كما قال الله تعالى ان الله مع الصابرين وكذا روى عن محمد بن مسلم عن النبي عليه
السلام انه قال لا خير لعبد لا يذهب ماله ولا يسقم جسمه ان الله تعالى اذا احب عبدا ابتلاه واذا
ابتلاه صبره (كذا في زبدة الناصحين) وروى ابن ابي الدنيا في الصبر وابو الشيخ في الثواب كما في
الجامع الصغير، عن علي رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم الصبر ثلاثة اى
انواعه باعتبار متعلقه ثلاثة فصبر على المصيبة حتى لا يسخطها وصبر على الطاعة حتى يؤديها
وصبر على المعصية حتى لا يقع فيها فمن صبر على المصيبة اى على المهالك حتى يردها بحسن عزائها
كتب الله له اى قدر او امر بالكتابة في اللوح والصحف ثلثمائة درجة اى منزلة عالية في
الجنة مقدار ما بين الدرجتين كما بين السماء والارض ومن صبر على الطاعة اى على فعلها وتحمل
مشاق التكاليف كتب الله له ستمائة درجة ما بين الدرجتين كما بين تخوم الارض العليا الى منتهى
الارضين السبع والتخوم جمع تخم كفلوس جمع فلس وهو حد الارض ومن صبر على المعصية اى على تركها كتب الله
له تسعمائة درجة ما بين الدرجتين كما بين تخوم الارض الى منتهى العرش وهو اعلى المخلوقات مرتين

ان کے چند دوست ملنے گئے۔ اور یہ کہا کہ ہم زیارت کے لیے آئے ہیں۔ آپ کی صورت دیکھے بغیر قرار
نہیں آتا۔ آپنے پتھر مار کر سب کو بھگا دیا اور یہ کہا اگر تم میرے دوست ہوتے تو میری مصیبت پر صبر کرتے۔
رسول خدا فرماتے ہیں مصیبت پر گھڑی بھر صبر کرنا ایک سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ اسلئے بعض نے کہا ہے کہ
صبر شکر سے افضل ہے۔ کیونکہ شاکر زیادتی نعمت سے ہم آغوش ہیں۔ اور صبر کرنیوالے خدا کے ساتھ ہیں اِنَّ اللّٰہَ
مَعَ الصّٰبِرِیْنَ۔ محمد بن مسلم رسول خدا سے روایت کرتے ہیں کہ جس شخص کا نہ کبھی مال ضائع ہوا و نہ بیمار پڑے اُسکے
لیے بہتری نہیں ہے۔ خدا جب کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو اُسے بلا میں مبتلا کر دیتا ہے اور پھر صبر دیدیا کرتا ہے
(زبدۃ الناصحین) ابن ابی الدنیا اور ابو شیخ نے جامع صغیر کی طرح حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ
سے روایت کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ صبر کی تین قسمیں ہیں (۱) مصیبت
پر صبر کرنا یعنی اُس سے ناراض نہونا (۲) طاعت پر صبر کرنا یعنی اُسے بجا لانا (۳) معصیت پر صبر کرنا
یعنی گناہوں سے بچنا۔ مصیبت پر صبر کرنے والے کو جنت میں تین سو درجے ملینگے ہر درجہ میں زمین و
آسمان کی برابر فاصلہ ہوگا۔ طاعت پر صبر کرنے والے کو چھ سو درجے ملیں گے۔ ہر درجہ میں اتنا فاصلہ
ہوگا جتنا پہلے سے ساتویں زمین میں ہے اور معصیت پر صبر کرنیوالے یعنی افعال گناہ ترک کرنیوالے کو
نو سو درجے عنایت ہونگے۔ ہر درجہ میں اتنا فاصلہ ہوگا جتنا زمین اور عرش میں ہے۔

فالصبر على المحرمات اعلى المراتب لصعوبة مخالفة النفس وحملها على غير طبعها ودونه الصبر على الاوامر لان اكثرها محبوب النفس الفاضلة ودونه الصبر على المكروه لانه ياتي البر والفاجر اختيارا واضطرارا وكذا في التيسير شرح الجامع الصغير، قيل الصبر افضل من الشكر لان الشاكر مع الزيادة كما قال الله تعالى لئن شكرتم لازيدنكم والصابرين معهم الله تعالى كما قال الله تعالى ان الله مع الصابرين عن وهب بن منبه رضي الله تعالى عنه انه قال قال موسى عليه الصلوة والسلام يوم الطور يارب اي منزل من منازل الجنة احب اليك قال الله تعالى ياموسى حظيرة القدس قال يارب من يسكنها قال اصحاب المصائب قال يارب صفهم لي قال الله تعالى ياموسى هم قوم اذا اصابتهم بلية صبروا واذا انعمت عليهم شكروا واذا اصابتهم مصيبة قالوا انا لله وانا اليه راجعون هؤلاء سكان حظيرة القدس كذا في الروضة (روى الطبراني عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من اصيب بمصيبة في ماله او جسده فكتمها ولم يشكها الى الناس كان على الله ان يغفر له (كذا في الجامع الصغير) فعلى العاقل ان يصبر على المصائب والبلايا والمحن والفقر كي ينال المغفرة من الله تعالى ومحو السيئات ورفع الدرجات روى الامام ابو الليث رحمه الله تعالى في التنبيه عن عبد الله بن الحرث عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال شكا نبي من الانبياء الى ربه وقال يارب العبد المؤمن يطيعك ويجتنب معاصيك تزوي عنه الدنيا وتعرض له البلايا

اس سے معلوم ہوا کہ محرمات پر صبر کرنا مخالفت نفس کے باعث صبر کا سب سے اعلے درجہ ہی۔ طاعت پر صبر کرنا متوسط درجہ مین ہی کیونکہ طاعات اکثر لوگون کو محبوب ہین مصیبت پر صبر کرنے مین تمام نیک و بد اختیاری یا اضطراری طور سے مجبور ہین اسلئے اسکا درجہ سب سے کم ہی (تیسیر شرح جامع صغیر) بعض کی رائے ہے کہ صبر شکر سے افضل ہے کیونکہ شاکر ازدیاد نعمت کے ہمراہ ہے اور صابر خدا کے ساتھ ہی وہب بن منبہ کہتے ہین موسی علیہ السلام نے طور پر جاکر عرض کیا الٰہی جنت کے درجون مین کونسا درجہ افضل ہی فرمایا حظیرۃ القدس۔ موسے ع بولے۔ الٰہی اُس مین کون رہے گا۔ جواب ملا مصیبت والے۔ آپنے کہا مصیبت والے کون۔ ارشاد ہوا بلا پر صبر اور نعمت پر شکر کرنے والے۔ اور مصیبت کے وقت اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنے والے (روضہ) طبرانی ابن عباس سے روایت کرتے ہین کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جس کسیکو مالی یا بدنی مصیبت پہنچے اور اسے چھپائے رہے شکایت نکرے خدا اُسکی مغفرت کا ذمہ کر لیتا ہی (جامع الصغیر) عاقل پر مصائب کے وقت صبر کرنا لازم ہے تاکہ درجہ مغفرۃ حاصل ہو۔ فقیہ ابو اللیث رحمۃ عبد اللہ بن الحارث اور وہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہین کہ ایک نبی ع نے اللہ تعالی سے شکایتًا عرض کیا کہ الٰہی بندۂ مومن پر جو تیرا مطیع اور گناہون سے مجتنب ہو زیادہ مصیبتین کیون پڑتی ہین

والعبد الكافر لا يطيعك ويجترئ على معاصيك تزوي عنه البلايا وتبسط له الدنيا فاوحى الله تعالى اليه ان العباد لی والبلاء لی وكل يسبح بحمدی فيكون المؤمن عليه الذنوب فازوی عنه الدنيا واعرض له البلاء فيكون كفارة لذنوبه حتى يلقانی فاجزيه بحسناته ويكون الكافر له الحسنات فابسط له فی الرزق فازوی عنه البلاء واجزيه بحسناته فی الدنيا حتى يلقانی فاجزيه بسيئاته وفی الخبر ان مؤمنا وكافرا فی الزمن الاول انطلقا يصيدان السمك فاخذ الكافر يذكر آلهته فيطرح شبكته حتى اخذ سمكا كثيرا وجعل المؤمن يذكر الله تعالى ويطرح شبكته ولا يجيئ شیء ثم اصاب سمكة عند الغروب فاضطربت فوقعت فی الماء من يده فرجع المؤمن وليس معه شیء ورجع الكافر وقد امتلات شبكته من السمك فاسف ملك المؤمن عليه فلما صعد الی السماء اراه الله تعالى مسكن المؤمن فی الجنة فقال والله مايضره ما اصابه بعد ان يصير الى هذا واراه مسكن الكافر فی النار فقال والله مايغنی عنه ما اصابه من الدنيا بعد ان يصير اليه انتهی قال جلال الدين الرومی قدس سره فی كتابه المشهور بالمثنوی فی وسط المجلد الاول فی مبحث دربيان آنكه جنيد رن بركس **مثنوی**

صبر كن با فقر وبگذار اين ملال ٭ زانكه در فقر است عز ذو الجلال
امتحان كن فقر را روزی دو تو ٭ تا بفقر اندر غنا بينی دو تو

اور کافر جو نافرمان اور سراسر سرکش رہتا ہے اکثر بلاؤں سے محفوظ کیوں رہتا ہے اور دنیا اُسپر فراخ ہو جاتی ہے اللہ تعالی نے وحی نازل کی کہ بندے بھی میرے ملک ہیں اور بلا بھی - ہر چیز میری تسبیح کرتی ہے - مومن کے ذمہ کچھ گناہ ہوا کرتے ہیں اسلیئے میں اُس سے دنیا سمیٹ کر کسی بلا میں مبتلا کر دیا کرتا ہوں تا کہ گناہوں کا کفارہ ہو جائے اور کافر کچھ نیکیاں کر لیا کرتا ہے - میں اسکے صلہ میں اسکی روزی فراخ کر دیتا ہوں و اُس سے بلائیں دفع کرتا رہتا ہوں تاکہ قیامت کے دن گناہونکی پوری سزا دوں - حدیث میں ہے کہ ایک مومن اور ایک کافر مچھلی کے شکار کو نکلے - کافر نے اپنے بتوں کا نام لیکر جال ڈالا - بہت سی مچھلیاں آ پھنسیں - مومن نے خدا کا نام لیکر جال پھینکا کچھ ہات نہ لگا - مغرب کے وقت ایک مچھلی پھنسی مگر تڑپ کر نکلگئی - ناکام واپس ائیر اور کافر جال بھر کے مچھلیاں لایا - مومن کے فرشتہ نے اُسپر افسوس کیا - اور جب وہ آسمان کی طرف چڑھا تو خدا نے اُسے مومن کا وہ مسکن دکھایا جو جنت میں اُسکے لئے تیار ہے - فرشتہ نے کہا کہ جب ایسا گھر اُس کے لیئے موجود ہے تو دنیوی ناکامی کسی طرح کا ضرر نہیں پہنچا سکتی - پھر اُس فرشتہ کو کافر کا وہ مسکن دکھایا جو اُس کے لیئے دوزخ میں تھا - فرشتہ نے کہا کہ جسکا ٹھکانا ایسا برا ہے اسے دنیوی کامیابی ذرا بھی نفع نہیں دیسکتی - مولانا جلال الدین رومی قدس سرہ اپنی مثنوی کے دفتر اول میں فرماتے ہیں -

صبر کن با فقر و بگذار این ملال ٭ زانکه در فقر ست عز ذو الجلال
امتحان کن فقر را روزی دو تو ٭ تا بفقر اندر غنا بینی دو تو

سرکہ مفروش ہزاران جان ببین ❊ از قناعت غرق بحر انگبین
صد ہزاران جان تلخی کش نگر ❊ ہمچو گل آغشتہ اندر گل شکر

سورۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم الزمر

(وسیق الذین کفروا الی جہنم زمرا) افواجا متفرقۃ بعضها فی اثر بعض علی تفاوت اقدامہم فی الضلالۃ والشرارۃ وھی الجمع القلیل جمع زمرۃ واشتقاقها من الزمر وھو الصوت اذ الجماعۃ لا تخلو عنہ او من قولہم شاۃ زمرۃ قلیلۃ الشعر ورجل زمر قلیل المروۃ (حتی اذا جاؤھا فتحت ابوابها) لیدخلوھا وحتی ھی التی تحکی بعدھا الجملۃ وقرأ الکوفیون فتحت بتخفیف التاء (وقال لہم خزنتہا) تقریعا وتوبیخا (الم یاتکم رسل منکم) من جنسکم (یتلون علیکم ایات ربکم وینذرونکم لقاء یومکم ھذا) وقتکم وھو وقت دخولہم النار وفیہ دلیل علی انہ لا تکلیف قبل الشرع من حیث انہم عللوا توبیخہم باتیان الرسل وتبلیغ الکتب (قالوا بلی ولکن حقت کلمۃ العذاب علی الکافرین) کلمۃ اللہ بالعذاب علینا وھو الحکم علیہم بالشقاوۃ وانہم من اھل النار ووضع الظاھر فیہ موضع الضمیر للدلالۃ علی اختصاص ذلک بالکفرۃ وقیل ھو قولہ لاملأن جہنم من الجنۃ والناس اجمعین

سرکہ مفروش وہزاران جان ببین ❊ از قناعت غرق بحر انگبین
صد ہزاران جان تلخی کش نگر ❊ ہمچو گل آغشتہ اندر گل شکر

سورۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم زمر

وَسِیْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی جَہَنَّمَ زُمَرًا یعنی کافر فوج در فوج دوزخ کے طرف ہنکائے جائینگے حسب مراتب گمراہی وشرارت بعض کافر آگے ہونگے بعض پیچھے۔ زمر۔ زمرۃ کی جمع قلت ہی۔ یہ لفظ زمر بمعنی آواز سے مشتق ہی کیونکہ جماعت آواز سے خالی نہیں ہوا کرتی۔ نیز کم بالونکی بکری کو زمرۃ اور بے مروت آدمی کو زمر کہتے ہین۔ یہانتک کہ جب کافر جہنم کے پاس آجائینگے تو اُسکے دروازے کھلے کھلائے پائین گے (یہ وہ حتّٰی ہے جس کے بعد جملہ واقع ہوا کرتا ہی) اس وقت جہنم کے نگہبان کافرون سے یہ کہین گے کہ کیا تمہارے پاس تمہاری قوم کے رسول نہ آئے تھے جو تم پر خدا کی آیتین پڑھتے اور آج کے دن کی ملاقات سے ڈراتے۔ اس مین ادہر اشارہ ہی کہ تکلیف شرع کے بعد ہوا کرتی ہے کیونکہ رسولون اور کتابون کا بھیجنا اُن کی توبیخ کے لیے بمنزلہ علت بیان کیا گیا ہے۔ کافر جواب دین گے۔ ہان رسول آئے تھے لیکن عذاب کے متعلق خدا کا حکم کافرون پر حق ہو کر رہا۔ یعنی خدا نے کافرون کے حق مین اہل نار وشقاوت ہونا لکھدیا تھا۔ یہان کافرون کے ساتھ اختصاص عذاب کے لحاظ سے مظہر کو مضمر کی جگہ رکھا گیا ہے۔ اور کلمۃ العذاب سے بعض علما رنے یہ آیت مراد لی ہے کہ لَاَمْلَئَنَّ جَہَنَّمَ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔

(قيل ادخلوا ابواب جهنم خالدين فيها) ايهم القائل لتهويل ما يقال لهم (فبئس مثوى المتكبرين)
اللام فيه للجنس والمخصوص بالذم محذوف سبق ذكره ولا ينافي اشعاره بان مثواهم في النار لتكبرهم
من الحق ان يكون دخولهم فيها لان كلمة العذاب حقت عليهم فان تكبرهم وسائر مقابحهم مسببة عنه
كما قال عليه السلام ان الله اذا خلق العبد للجنة استعمله بعمل اهل الجنة حتى يموت على عمل من اعمال اهل
الجنة فيدخل به الجنة واذا خلق العبد للنار استعمله بعمل اهل النار حتى يموت على عمل من اعمال اهل
النار فيدخل به النار (قاضی) روى عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم من صلى على تعظيما جعل الله تعالى
من تلك الكلمة ملكا له جناحان جناح بالمشرق وجناح بالمغرب ورجلاه تحت الارض وعنقه ملتوية
تحت العرش يقول الله تعالى له صل على عبدي كما صلى على نبي فيصلي عليه الى يوم القيمة روى انه يساق
اعداء الله تعالى الى النار تسود وجوههم وتزرق اعينهم ويختم على افواههم فاذا انتهوا الى ابوابها استقبلهم
الزبانية بالسلاسل والاغلال توضع في فمهم وتخرج من دبرهم وتغل ايديهم اليمنى الى عنقهم وتدخل يدهم
اليسرى في فوادهم وتنزع من بين كتفيهم ويشد بالسلاسل ويقرن كل كافر مع قرينه الشيطان في سلسلة
و يسحب على وجهه وتضربه الملائكة بمقامع من الحديد كلما ارادوا ان يخرجوا منها اعيدوا فيها
كما قال الله تعالى كلما ارادوا ان يخرجوا منها اعيدوا فيها

اسوقت کافرون کو حکم ہوگا کہ ہمیشہ کے لیے جہنم مین داخل ہوجاؤ متکبرون کے لیے بُرا ٹھکانا ہی۔ حق
سے تکبر کرنے کے باعث دوزخ مین ٹھکانا پانا منافی دخول نار نہین ہوسکتا اسلیئے کہ کلمة العذاب اُن پر
ثابت ہوچکا ہے۔ تکبر اور دیگر گناہ اِس عذاب کے سبب ہین چنانچہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے
ہین خدا جب کسی بندہ کو جنت کے لیئے پیدا کرتا ہے تو اُس سے اہل جنت کے کام لیتا ہے اور وہ نیکیان
کرتے کرتے داخل بہشت ہوجاتا ہی۔ اور جسے دوزخ کے لیئے پیدا کرتا ہے اُس سے دوزخیون کے
کام لیتا ہے اور وہ گناہ کرتے کرتے دوزخ مین داخل ہوجاتا ہے (قاضی بیضاوی) رسول خدا صلعم
سے مروی ہے۔ جو شخص تعظیماً مجھپر درود بھیجتا ہے خدا دوبازو کا ایک فرشتہ پیدا کرتا ہی ایک بازو مشرق
مین ہوتا ہی ایک مغرب مین۔ پاؤن تحت الثری مین اور گردن عرش کے نیچے۔ پھر اُسے حکم ہوتا ہے کہ تو
اِس بندے پر رحمت بھیجتا رہ جیسا کہ یہ نبی پر درود بھیجتا رہا ہی۔ چنانچہ یہ فرشتہ قیامت تک رحمت بھیجتا
رہتا ہی روایت ہی کہ کفار اِس حالت مین دوزخ کی طرف ہنکائے جائینگے کہ اُنکے مُنہ کالے۔ آنکھین کرنجی
اور ہونٹون پر مُہر ہوگی۔ دوزخ کے دروازہ پر فرشتے مع طوق و زنجیر اُنکا استقبال کرینگے۔ مُنہ مین زنجیر
ڈالکر مقعد سے نکالی جائے گی۔ دہنا ہات گردن سے باندھ دیا جائیگا۔ اور بایان کلیجا چیر کر شانون مین نکالا جائیگا
ہر کافر اپنے دوست شیطان کے ہمراہ ایک زنجیر مین جکڑا ہوا ہوگا۔ فرشتے اُنکو لوہے کی گرزون سے مارینگے
اور مُنہ کے بل گھسیٹین گے۔ اور جب دوزخ سے نکلنا چاہینگے تو اُسی مین دھکا دیدیئے جائین گے۔

وقیل لهم ذوقوا عذاب النار الذی کنتم به تکذبون (دقائق الاخبار) وعن ابی یزید انه کان
لا تنقطع دموع عینیه ولایزال باکیا فسئل عن ذلک فقال ان الله تعالیٰ ان اوعدنی ان اذنبت
لیحبسنی فی الحمام ابدا لکان حقا علی ان لا تنقطع دموع عینی فکیف وقد اوعدنی ان یحبسنی فی النار
التی قد اوقد علیها ثلاثة آلاف سنة (مشکوٰة) وفی الخبر انه علیه السلام قال اتانی جبرائیل علیه
السلام فقلت یا جبرائیل صف لی جهنم قال ان الله تعالیٰ خلق النار فاوقد ها الف عام حتی احمرت
ثم اوقد ها الف عام حتی ابیضت ثم اوقد ها الف عام حتی اسودت فهی سوداء کاللیل المظلم لا یسکن
لهبها ولا یطفأ جمرها روی ان الله تعالیٰ ارسل جبرائیل الی مالک بان یاخذ جزأ من النار فیأتی آدم
علیه السلام حتی یطبخ به طعاما فقال مالک یا جبرائیل کم ترید من النار فقال جبرائیل علیه السلام
ارید منها مقدار تمرة وقال مالک لو اعطیتک مقدار تمرة لذاب سبع السموات وسبع الارضین
من حرها فقال جبرائیل علیه السلام اعط نصفها وقال مالک لو اعطیتک ما ترید لم تنزل من السماء
قطرة ولم ینبت من الارض نبات ثم نادی جبرائیل علیه السلام الٰهی کم آخذ من النار قال الله تعالیٰ خذ
مقدار ذرة منها فاخذ جبرائیل علیه السلام مقدار ذرة وغسلها فی سبعین نهر سبعین مرة ثم جاء
الی آدم علیه السلام فوضعها علی جبل شاهق فذاب ذلک الجبل ورجعت النار الی مکانها

اور اُن کو حکم کیا جاوے گا کہ جس دوزخ کا تمنے انکار کیا آج عذاب چکھو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کلّمَا
اَرَادُوْا اَنْ یَّخْرُجُوْا مِنْهَا الآیۃ (دقائق الاخبار) ابویزید کی آنکھ سے کبھی آنسو نہ تھمتا تھا۔ کسی نے اِسکا
سبب پوچھا۔ کہا کہ اگر خدا مجھے ڈرائے کہ تم گناہ کروگے تو ہمیشہ کے لیے حمام مین قید کیے جاؤ گے۔ اِس
خوف سے میرا آنسو ہرگز نہ تھمے گا۔ پھر جب وہ اُس دوزخ مین قید کرنے سے ڈرا چکا ہی جسکی آگ تین ہزار
برس تک بھڑکائی گئی ہے تو مین کیونکر نہ روؤن (مشکوٰۃ) رسولؐ خدا نے فرمایا ہی۔ مین نے جبرئیلؑ
سے کہا کہ جہنم کی تعریف بیان کیجیے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جہنم کو پیدا کرکے ہزار برس تک اُسکی آگ
بھڑکائی۔ سرخ ہو گئی۔ پھر ہزار برس بھڑکائی۔ سفید ہو گئی۔ پھر ہزار برس بھڑکائی۔ سیاہ ہو گئی۔ اب وہ
اندھیری رات کی طرح سیاہ ہے۔ نہ تپش کم ہو۔ نہ انگارے بجھین۔ روایت ہی اللہ تعالیٰ نے جبرئیلؑ کو مالک
جہنم کی طرف بھیجا کہ دوزخ سے تھوڑی سی آگ کھانا پکانے کے لیے حضرتِ آدمؑ کو لادین۔ مالک نے
کہا کہ اے جبرئیلؑ کسقدر آگ چاہیے۔ فرمایا چھوارے کی برابر۔ مالک بولے کہ اتنی آگ دیدون تو تمام
زمین و آسمان پگل کر بہ جائین۔ جبرئیلؑ نے کہا اِس سے آدہی دیدو۔ جواب دیا۔ اسقدر دیدون تو نہ آسمان سے
مینہ برسے نہ زمین سے روئیدگی پیدا ہو۔ جبرئیلؑ نے ندا کی کہ الٰہی کسقدر آگ لیلون حکم ہوا ایک ذرہ کی برابر
جبرئیلؑ نے ذرہ برابر آگ لیکر اُسے ستر نہرون مین ستر ستر بار ٹھنڈا کیا۔ پھر آدمؑ کے پاس لائے۔ آپنے
اُسے ایک بلند پہاڑ پر رکھدیا۔ سارا پہاڑ پگل گیا اور آگ اپنے اصلی مرکز کی طرف چلی گئی۔

وبقی دخانها فی الاحجار والحدید الی یومنا هذا فهذه النار من دخان تلک الذرة فاعتبروا
یا مؤمنین وقال محمد بن کعب ان لاهل النار خمس دعوات یجیبهم الله فی اربع فاذا کانت
الخامسة لم یتکلم بعدها ابدا یقولون ربنا امتنا اثنتین واحییتنا اثنتین فاعترفنا
بذنوبنا فهل الی خروج من سبیل فیقول الله تعالی مجیبا لهم ذلکم بانه اذا دعی الله وحده کفرتم وان
یشرک به تؤمنوا فالحکم لله العلی الکبیر ثم یقولون ربنا ابصرنا وسمعنا فارجعنا نعمل صالحا
انا موقنون فیجیبهم الله تعالی بقوله اولم تکونوا اقسمتم من قبل ما لکم من زوال ثم یقولون
ربنا اخرجنا نعمل صالحا غیر الذی کنا نعمل فیجیبهم الله تعالی بقوله اولم نعمرکم ما یتذکر فیه من تذکر
وجاءکم النذیر فذوقوا فما للظالمین من نصیر ثم یقولون ربنا غلبت علینا شقوتنا وکنا قوما
ضالین ربنا اخرجنا منها فان عدنا فانا ظالمون فیجیبهم الله تعالی بقوله اخسئوا فیها ولا تکلمون
فلا یتکلمون بعدها ابدا وذلک غایة شدة العذاب لا یذوقون فیها بردا ولا شرابا الا حمیما وغساقا

پتھرون اور لوہے مین دہوان باقی رہگیا جو آجتک موجود ہے یہ آگ اُس ذرہ کے دہوین سے پیدا ہوئی ہے - مومنون کو عبرت حاصل کرنی چاہیے - محمد بن کعب کا قول ہے کہ دوزخیون کی پانچ دعاؤن مین سے چار کا جواب دیا جائے گا اور پانچوین کا جواب ابدی خاموشی کے سوا اور کچھ نہ ملے گا - (۱) یَقُولُونَ رَبَّنَا اَمَتَّنَا اثْنَتَیْنِ الآیۃ - یعنی دوزخی کہین گے الٰہی تونے ہمکو دوبار مارا دوبار جلایا ہم اپنے گناہون کا اقرار کرتے ہین - کیا دوزخ سے نکلنے کا کوئی رستہ ہے - اس کے جواب مین ارشاد ہوگا ذٰلِکُمْ بِاَنَّهٗ اِذَا دُعِیَ اللّٰهُ الآیۃ یعنی یہ اس لئے ہے کہ جب خدائے واحد کو پکارا جاتا تھا تو تم انکار کرتے تھے اور اگر شرک کیا جاتا تھا تو تم مان لیتے تھے - آج خدا ہی کا حکم ہے (۲) یَقُولُونَ رَبَّنَا اَبْصَرْنَا الآیۃ یعنی اہل دوزخ کہین گے الٰہی ہم نے دیکھا اور سُنا - تو ہمین واپس بھیج تاکہ ہم نیک عمل کرین - جواب ملیگا اَوَلَمْ تَکُونُوْا اَقْسَمْتُمْ الآیۃ یعنی تم تو پہلے قسمین کھا چکے تھے کہ ہمین کبھی زوال نہ ہوگا - (۳) دوزخی فریاد کرین گے رَبَّنَا اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا الآیۃ - یعنی الٰہی ہمین دوزخ سے نکال تاکہ گزشتہ عملون کے سوا ہم نیک کام کرین اسکا جواب آئے گا اَوَلَمْ نُعَمِّرْکُمْ الآیۃ - کیا ہمنے تمکو ایسی عمر نہ دی تھی کہ اُس مین نصیحت حاصل کرنے والا نصیحت حاصل کرسکتا - کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا رسول نہین آیا تھا اب عذاب کا مزہ چکھو ظالمون کا کوئی مددگار نہین (۴) پھر دوزخی چلائین گے رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا الآیۃ یعنی الٰہی ہم پر ہماری بدبختی غالب آگئی - ہم گمراہ ہین - ہمین دوزخ سے نکال - اگر پھر بُرے کام کرین تو ہم ظالم ہین - اِس کے جواب مین حکم ہوگا اِخْسَئُوْا فِیْهَا وَلَا تُکَلِّمُوْنِ دوزخ مین بحالت ناامیدی پڑے رہو اور ہم سے کلام نہ کرو - اس کے بعد دوزخی کلام نہ کرسکین گے لو یہ شدت عذاب ہے - دوزخ مین نہ ٹھنڈک ہوگی - اور نہ پانی ملے گا - البتہ دوزخیون کی پیپ یا آب گرم میسر ہوگا

قال النبي عليه السلام لوان دلوا من ذلك الغساق القي على الدنيا لغرق اهل الدنيا كلهم وقال كلما نضجت جلودهم بدلناهم جلودا غيرها ليذوقوا العذاب قال النبي عليه السلام تاكلهم النار كل يوم سبعين الف مرة وكلما اكلت قيل لهم عودوا فيعودون كما كانوا ولا يموتون فيها كما قال الله تعالى ويأتيه الموت من كل مكان وما هو بميت (مشكوة الانوار) عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما انه قال يؤتى بجهنم يوم القيمة من تحت الارضين السابعة وحولها سبعون الف صف من الملائكة وكل صف اكثر من الثقلين سبعين الف مرة يجرونها بازمتها ولجهنم اربع قوائم ما بين كل قائمتين مسيرة الف الف عام ولها ثلاثون الف راس وفي كل راس ثلاثون الف فم وفي كل فم ثلاثون الف ضرس كل ضرس مثل احد ثلاثين الف مرة وفي كل فم شفتان كل شفة مثل طباق الدنيا وفي كل شفة سلسلة من حديد وفي كل سلسلة سبعون الف حلقة ويمسك كل حلقة ملائكة كثيرة فيؤتى بها عن يسار العرش (دقائق الاخبار) وفي الخبر اذا كان يوم القيمة يقول الكفار ربنا ارنا الذين اضلانا من الجن والانس نجعلهما تحت اقدامنا ليكونا من الاسفلين (وقال مقاتل) يوضع لابليس منبر في النار فيرقاه فيجتمع عليه الكفار ومن اتبعه فيقولون يا ملعون انت اضللتنا عن طريق الحق وقال الشيطان

رسول خدا فرماتے ہیں اس پیپ کا ایک ڈول دنیا میں ڈالدیا جائے تو تمام دنیا جل جھنکر بہجائے۔ دوزخیوں کے چمڑے جب گل سڑ جائینگے تو عذاب کرنے کے لئے اور چمڑے بدلدیئے جائینگے رسول خدا فرماتے ہیں دوزخیوں کو ہر روز ستر ہزار بار آگ کھا جایا کریگی۔ اور انکو حکم ہوا کریگا کہ جیسے تھے ویسے ہی ہوجاؤ۔ چنانچہ ویسے ہی ہوجائینگے اور موت نہ آئے گی۔ چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے دوزخی کو ہر جگہ موت نظر آئے گی مگر فی الواقع وہ مر نہ سکے گا (مشکوۃ الانوار) ابن عباسؓ سے روایت ہے قیامت کے دن دوزخ کو ساتویں زمین کے نیچے سے اس حالت میں باہر لایا جائے گا کہ اسکے گرداگرد فرشتوں کی ستر صفیں ہونگی۔ ہر صف کی تعداد جن و انسان کی تعداد سے ستر ہزار مرتبہ زیادہ ہوگی۔ فرشتے اسکی لگامیں کھینچتے ہونگے جہنم کے چار پاؤں ہونگے۔ ایک سے دوسرے پانو میں لاکھ برس کا فاصلہ ہوگا۔ اور تیس ہزار سر ہونگے ہر سر میں تیس ہزار منہ۔ ہر منہ میں تیس ہزار دانت۔ ہر دانت تیس ہزار مرتبہ کوہ احد سے بڑا اور ہر منہ میں دو ہونٹ ہر ہونٹ تو عرض دنیا کے برابر ہوگا۔ ہر ہونٹ میں لوہے کی ایک زنجیر۔ ہر زنجیر میں ستر ہزار حلقے ہونگے ہر حلقہ کو بکثرت فرشتے تھام رہے ہونگے۔ اس حالت سے جہنم کو عرش کے بائیں طرف لا کر رکھینگے (دقائق الاخبار) حدیث میں ہے قیامت کے دن کفار یہ کہینگے کہ الہی جن و انسان میں سے جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا ہے انہیں ہمارے سامنے لا تاکہ ہم انکو اپنے تلووں سے مسل ڈالیں۔ مقاتل کا قول ہے دوزخ میں شیطان کے لیئے آگ کا منبر بچھایا جائیگا۔ اسوقت تمام کفار جمع ہو کر یہ کہینگے کہ تو نے ہمیں گمراہ کیا ہے۔ شیطان جواب دیگا

لما قضی الامر ان الله وعدکم وعد الحق ووعدتکم فاخلفتکم وما کان لی علیکم من سلطان الا ان دعوتکم فاستجبتم لی فلا تلومونی ولوموا انفسکم ولنی لم اتکم ببرهان وکنتم لا تروننی فلا تلومونی ولوموا انفسکم (درة الواعظین) ویقال ان اهل النار یجزعون الف سنة ثم یقولون کنا فی الدنیا اذا صبرنا کان لنا الفرج فیصبرون الف سنة فلا یخفف عنهم العذاب فیقولون سواء علینا اجزعنا ام صبرنا ما لنا من محیص فیدعون مالکا ویتضرعون ویصیحون یا مالک قد حق بنا الوعید قد اثقلنا العذاب قد نضجت منا الجلود ان اخرجتنا منها فانا لا نعود فیقول لهم مالک والخزنة (اولم تک تاتیکم رسلکم بالبینات قالوا بلی) فیقال لهم (فادعوا وما دعاء الکافرین الا فی ضلال) فیقولون ربنا غلبت علینا شقوتنا وکنا قوما ضالین ربنا اخرجنا منها فان عدنا فانا ظالمون فلا یجیبهم مقدار ما کان فی الدنیا مرتین ثم یرد علیهم بقوله (قال اخسئوا فیها ولا تکلمون) فاذا استیأسوا من الخروج منها یطلبون الغیث من الله تعالی الف سنة یقولون ربنا ارسل علینا غیثا فتظهر لهم سحابة حمراء فیظنون انهم یمطرون فتمطر علیهم العقارب کالبغال اذا لدغ واحد منهم لا یذهب عنه الوجع الف سنة ثم یسألون الله الف سنة ان یرزقهم الغیث فتظهر لهم سحابة سوداء فیقولون هذا سحاب المطر فتنزل علیهم الحیات کاعناق البخت کل من اخذته بفمها لا یذهب عنه الوجع الف سنة هذا معنی قوله تعالی (زدناهم عذابا فوق العذاب بما کانوا یفسدون) (مشکوة الانوار)

کہ خدا کا وعدہ حق تھا اور میرا خلاف۔ مین نے تم پر زبردستی نہین کی۔ ہان تمکو اپنی طرف بلایا تھا تم نے میرا کہا مان لیا اب اپنے آپکو ملامت کرو مجھے کچھ نہ کہو۔ کیونکہ نہ مین تمھارے پاس کوئی حجت لایا اور نہ تم مجھے دیکھ سکے (درة الواعظین) کہتے ہین دوزخی ہزار برس جزع فزع کرکے یہ کہین گے کہ دنیا مین صبر کرنے سے راحت حاصل ہوا کرتی تھی ہم صبر کرین۔ چنانچہ ہزار برس صبر کرینگے مگر عذاب ہلکا نہوگا۔ پھر کہینگے ہمارا صبر کرنا اور نہ کرنا برابر ہے نجات نہین ہوسکتی۔ اسوقت مالک کو پکارکر کہینگے کہ ہم نہایت سخت عذاب مین مبتلا ہین اگر تم ہمین یہان سے نکالدو تو ہم کبھی بُرے کام نکرینگے۔ مالک جواب دیگا کہ کیا تمھارے پاس رسول نہین آئے تھے وہ کہینگے ہان آئے تھے۔ جواب ملیگا کہ اب چلائے جاو۔ کافرون کا چلانا گمراہی مین داخل ہے پھر دوزخی کہینگے الٰہی ہماری بدنصیبی ہم پر غالب آگئی۔ ہمکو دوزخ سے نکال۔ اسکا جواب ہزارون برس کے بعد یہ ہوگا کہ بحالت ذلت و ناکامی دوزخ مین پڑے رہو۔ اور ہم سے کلام نکرو۔ اس سے ناامید ہوکر دوزخی مینہ کے طالب ہونگے ہزار برس کے بعد ایک سرخ ابر اٹھکر خچر کے برابر بچھو برسا جائیگا۔ ایک ایک ڈنک کی لہر ہزار برس تک باقی رہیگی۔ پھر ہزار برس تک دوسرے مینہ کا سوال کرینگے۔ اسوقت کالا ابر اٹھیگا اور اس سے اونٹ کی گردن کے برابر سانپ برسینگے ایک منہ مارنے مین ہزار برس تک تکلیف رہیگی۔ آیت زِدْنَاهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ کے یہی معنی ہین (مشکوة الانوار)

عن بعض اهل العلم انه قال دركات جهنم سبع (اولها) السعير قال الله تعالى فسحقا لاصحاب
السعير (ي) نزلها المكذبون نعوذ بالله منها ومن سائرها (والثانية) لظى دركة لتارك الزكوة قال
الله تعالى كلا انها لظى نزاعة للشوى (والثالثة) سقر قال الله تعالى عن المجرمين ما سلككم
في سقر قالوا لم نك من المصلين ولم نك نطعم المسكين وافضل الامور في الشريعة الصلوة
(والرابعة) الجحيم قال الله فاما من طغى واثر الحيوة الدنيا فان الجحيم هي الماوى (وهي خلقت
لتابع الهوى (والخامسة) جهنم قال الله تعالى وان جهنم لموعدهم اجمعين (والسادسة) الهاوية
قال الله تعالى فامه هاوية وما ادراك ماهيه نار حامية (والسابعة) الحطمة خلقت للنمامين
قال الله تعالى كلا لينبذن في الحطمة (الاية) قال ابو هريرة رضي الله عنه كنا مع رسول الله عليه
السلام فسمعنا صوتا مع الهيبة والشدة فقال رسول الله عليه الصلوة والسلام اتدرون ما هذا
قلنا الله ورسوله اعلم قال هذا حجر ارسل في جهنم منذ سبعين عاما والان انتهى الى قعرها
وعن ابي الدرداء انه قال عليه السلام يلقى على اهل النار الجوع فيعدل الى الجوع ما فيها من العذاب
فيستغيثون بالطعام فيطعمون الزقوم كما قال الله تعالى ان شجرت الزقوم طعام الاثيم كالمهل
يغلي في البطون كغلي الحميم الاية وكذا قال ابن عباس رضي الله عنهما (كذا في زبدة الواعظين)
(وفي الخبر) يدفع كل واحد من الزبانية بالدفعة الواحدة اربعين الفا من اهل النار الى جهنم

بعض اہل علم کا قول ہے کہ جہنم کے سات درجے ہین (۱) سعیر چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے فَسُحْقًا لِّأَصْحَابِ السَّعِيرِ تکذیب
کرنیوالے اس درجہ مین رہینگے (۲) لظی۔ چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے کَلَّا إِنَّهَا لَظَىٰ یعنی وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے
(۳) سقر۔ اللہ تعالی کا قول ہے مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ الایۃ یعنی تمکو کس چیز نے سقر مین پہنچایا جواب دینگے کہ ہم نہ نماز پڑھتے
تھے نہ مسکینونکو کھانا دیتے تھے۔ شریعت مین نماز تمام عبادات سے افضل ہے (۴) جحیم۔ اللہ تعالی فرماتا ہے فَإِنَّ الْجَحِيمَ هِيَ الْمَأْوَىٰ
یعنی سرکشونکا ٹھکانا جحیم ہے۔ یہ درجہ خواہش کی پیروی کرنیوالون کیلئے مخصوص ہے (۵) جہنم۔ اللہ تعالی فرماتا ہے
وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ۔ یعنی ان سب کا ٹھکانا جہنم ہے (۶) ہاویہ۔ اللہ تعالی کا قول ہے فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ یعنی اسکی جگہ ہاویہ
ہے اور ہاویہ کیا ہے گرم آگ (۷) حطمہ۔ یہ درجہ چغلخورون کیلئے خاص ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے لَيُنبَذَنَّ فِي
الْحُطَمَةِ (الایۃ) ابوہریرہ کہتے ہین ہم نے رسول خدا کے ساتھ ایک ہیبتناک اور سخت آواز سنی۔ آپنے فرمایا
تم اسے سمجھتے ہو؟ عرض کیا خدا جانتا ہے یا اسکا رسول۔ فرمایا۔ یہ ایک پتھر ہے جو جہنم کی طرف پھینکا گیا تھا۔ آج
ستر برس کے بعد اسکی تہ مین پہنچا ہے۔ ابودردا سے روایت ہے کہ دوزخیون کو بھوک کی تکلیف اتنی ہوگی جتنی
دیگر تمام عذابونکی۔ جب وہ بھوک کی فریاد کرینگے تو زقوم کھلایا جائیگا۔ چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ زقوم کا درخت
گنہگارونکا کھانا ہے جو پیٹ مین گرم پانی کی طرح جوش ماریگا ابن عباس سے اسیطرح مروی ہے (زبدۃ الواعظین)
حدیث مین ہے۔ دوزخ کے نگہبان ایک دھکے مین چالیس ہزار دوزخیون کو جہنم مین دھکیل دینگے۔

وهذا اي الزبانية لم يخلق الله فيهم الرحمة والرافة خلصنا الله تعالى من ايديهم آمين. وقال ابن عباس رضي الله عنهما في تجدد عذاب الكفار في تفسير بدلناهم جلودا غيرها، يبدلون جلودا بيضاء كامثال القراطيس وقال ابن ابي حاتم وغيره عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قرئ عند عمر رضي الله عنه كلما نضجت جلودهم بدلناهم جلودا غيرها فقال معاذ عندي تفسيرها تبدل في الساعة مائة مرة فقال عمر رضي الله تعالى عنه هكذا سمعت من رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم واخرج ابن ابي شيبة وغيره عن الحسن قال بلغني انه يحرق احدهم في اليوم سبعين الف مرة كلما نضجت واكلت لحومهم قيل لهم عودوا فعادوا كذا في الدر المنثور روى مسلم عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ضرس الكافر كجبل احد وغلظ جلده مسيرة ثلاثة ايام كذا في اللباب انتهى

سورة بسم الله الرحمن الرحيم الزمر

(وسيق الذين اتقوا ربهم الى الجنة) اسراعاً بهم الى دار الكرامة وقيل سيق مراكبهم اذ لا يذهب بهم الا راكبين (زمرا) على تفاوت مراتبهم في الشرف وعلو الطبقة (حتى اذا جاؤها وفتحت ابوابها) حذف جواب اذا للدلالة على ان لهم حينئذ من الكرامة والتعظيم ما لا يحيط به الوصف وان ابواب الجنة مفتوحة لهم قبل مجيئهم منتظرين

(خدا مسلمانوں کو انکے ہاتھ سے نجات دے) ان نگہبانوں کے دلوں میں رحم نہیں پیدا کیا گیا۔ ابن عباسؓ تجدید عذاب کفار کی بابت بَدَّلْنَاهُمْ جُلُودًا کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ کہ دوزخیوں کو بارہا کاغذ کی طرح سفید چمڑے دیے جائینگے۔ ابن حاتم وغیرہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ کے سامنے یہ آیت پڑھی گئی کُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُودُھُمْ۔ حضرت معاذ نے کہا میری نزدیک اسکی تفسیر یہ ہے کہ ایک ساعت میں سو بار چمڑے بدلے جائینگے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ میں نے رسول خدا سے اسیطرح سنا ہے ابن ابی شیبہ حسن سے روایت کرتے ہیں کہ دوزخی ایک دن میں ستر ہزار بار جلایا جائیگا۔ اور جب اُسکا چمڑا گل سڑ کر جھڑیگا تو پھر ویسا ہی کر دیا جائیگا۔ (درمنثور) مسلم ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا کافر کی ایک ڈاڑھ کوہ احد کی برابر۔ اور جلد بدن موٹاپے میں تین روز کی راہ ہوگی۔ (لباب)

سورہ بسم اللہ الرحمن الرحیم زمر

وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا الآیۃ یعنی خدا سے ڈرنیوالے جوق جوق جنت کیطرف روانہ کیے جائینگے تا جلدی سے دار کرامت میں پہنچ جائیں۔ یا یہ معنی ہیں کہ انکی سواریاں انکو بہشت کیطرف لے دوڑینگی۔ اور حسب تفاوت مراتب اور علو درجات انکی جماعتیں آگے پیچھے ہونگی۔ جب اُسکے پاس آجائیں گے تو دروازے کھلے ہوئے پائینگے۔ (چونکہ جنت میں داخل ہونا بیشمار کرامات و تعظیم پر مبنی ہے اسلئے اذا کا جواب محذوف کیا گیا فتحت سے پہلے واو حالیہ آیا ہے یہ بات نکلتی ہے کہ یہ دروازے انکے انتظار میں پہلی ہی سے کھلے ہوئے ہونگے

(وقال لهم خزنتها سلام عليكم) لا يعتريكم بعد مكروه (طبتم) طهرتم من دنس المعاصي (فادخلوها خالدين) مقدرين الخلود والفاء للدلالة على ان طيبهم سبب لدخولهم وخلودهم وهو لا يمنع دخول العاصي بعفوه لانه تعالى يطهره (وقالوا الحمد لله الذي صدقنا وعده) بالبعث والثواب (واورثنا الارض) يريدون المكان الذي استقروا فيه على الاستعارة وايراثها تمليكها مخلفة عليهم من اعمالهم او تمكينهم من التصرف فيها تمكين الوارث فيما يرثه (نتبوأ من الجنة حيث نشاء) اي يتبوأ كل منا في اي مقام اراده من الجنة الواسعة مع ان في الجنة مقامات معنوية لا يتمانع واردوها (فنعم اجر العاملين) الجنة (قاضي) عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي عليه الصلوة والسلام انه قال من نسي الصلوة على نسي طريق الجنة (شفاء شريف) عن ابن عباس رضي الله عنهما انه قال ان للجنان ثمانية ابواب (الاول) من الذهب المرصع بالجوهر مكتوب على الباب لا اله الا الله محمد رسول الله وهو باب الانبياء والمرسلين والشهداء والاسخياء (والثاني) باب المصلين الذين يكملون الصلوة والوضوء (والثالث) باب المزكين اموالهم (والرابع) باب الآمرين بالمعروف والناهين عن المنكر (والخامس) باب من قطع نفسه عن الشهوات (والسادس) باب الحجاج والمعتمرين (والسابع) باب المجاهدين (والثامن) باب الذين يغضون ابصارهم عن المحارم ويعملون الخيرات والحسنات من بر الوالدين وصلة الرحم وغير ذلك من الاعمال الحسنة (دقائق الاخبار)

اور جنت کے نگہبان یہ کہینگے کہ تمپر سلام اب تمکو کوئی برائی نہ پہنچیگی۔ تم گناہون سے پاک ہوا بدالآباد جنت مین رہا کرو۔ یہان ف اس بات پر دال ہے کہ انکا پاک ہونا دخول جنت اور خلود کا باعث ہے اس سے گنہگار کے جنتی ہونیکی ممانعت نہین نکلتی کیونکہ معافی کے باعث انکو بھی اللہ تعالی پاک کردیگا۔ اور جنتی یہ کہینگے کہ خدا کا شکر ہے اُسنے اپنا وعدہ پورا کیا اور ہمین زمین یعنی جنت کے مکانون کا وارث بنادیا وارث جنت بنانیسے تملیک مراد ہے یا اُسے اسلئے میراث کہا ہے کہ جنتی جنت مین اُس قسم کا تصرف کرینگے جیسا وارث اپنی موروثہ جائداد مین کیا کرتا ہے ہم جنت مین جہان چاہین اقامت گاہ بنا لیتے ہین جنت مین ان ظاہری مقامات کے علاوہ معنوی مقامات بھی موجود ہین کہان سے اہل جنت کو روکا نجائیگا جنت عمل کرنے والونکی بہت ہی بہتر اُجرت ہے (قاضی بیضاوی) ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا جو شخص مجھپر درود بھیجنا بھولگیا وہ گویا جنت کے رستہ سے بہک گیا (شفا) ابن عباس کا قول ہے کہ جنت کے آٹھ دروازے ہین (۱) سونے کا مکلل بجواہر جسپر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے یہ پیغمبرون۔ شہیدون اور سخیون کے داخل ہونیکا دروازہ ہے (۲) نمازیون کا دروازہ اس سے وہ لوگ داخل ہونگے جو وضو اور نماز کی تکمیل کا خیال رکھتے ہین (۳) زکوۃ دینے والونکا (۴) نیکیونکا حکم اور بدی سے منع کرنیوالونکا (۵) خواہش نفسانی کو منقطع کرنیوالونکا (۶) حج اور عمرہ ادا کرنیوالونکا (۷) جہاد کرنیوالونکا (۸) محرمات سے نگاہ رکھنے والون نیکی۔ مان باپ کے ساتھ سلوک اور صلہ رحمی وغیرہ کرنیوالون کا (دقائق الاخبار)

واما الجنان فثمان (دار الجلال) وهی من اللؤلؤ الابیض (ودار السلام) وهی من الیاقوت الاحمر (وجنة المأوی) وهی من الزبرجد الاخضر (وجنة الخلد) وهی من المرجان الاصفر (وجنة النعیم) وهی من الفضة البیضاء (ودار القرار) وهی من الذهب الاحمر (وجنة الفردوس) وهی لبنة من فضة ولبنة من ذهب ولبنة من یاقوت ولبنة من زبرجد وملاطها المسک (وجنة عدن) وهی من درة بیضاء ومشرفة علی الجنان کلها ولها بابان من ذهب وما بینهما کما بین السماء والارض وبناؤها لبنة من ذهب ولبنة من فضة وترابها العنبر وملاطها المسک وفیها انهار تجری فی جمیع الجنان وحصاء الانهار من اللؤلؤ وماؤها ابرد من الثلج واحلی من العسل وفیها نهر الکوثر وهو نهر محمد علیه الصلوة والسلام وفیها نهر الکافور ونهر التسنیم ونهر السلسبیل ونهر الرحیق المختوم ونهر الماء ونهر اللبن ونهر العسل (وفی دقائق الاخبار) عن النبی علیه السلام انه قال لیلة اسری بی الی السماء عرض علی جمیع الجنان فرایت اربعة انهار نهر من ماء ونهر من لبن ونهر من خمر ونهر من عسل مصفی کما فی قوله تعالی مثل الجنة التی وعد المتقون فیها انهار من ماء غیر آسن وانهار من لبن لم یتغیر طعمه وانهار من خمر لذة للشاربین وانهار من عسل مصفی فقلت لجبرائیل علیه السلام من این تجیء هذه الانهار والی این تذهب قال تذهب الی حوض الکوثر ولکن لا ادری مجیئها فاسئل من الله حتی یعلمک ویریک

علی ہذا القیاس جنتیں آٹھ ہیں۔ (۱) دار الجلال جو سفید موتی کی بنی ہوئی ہے (۲) دار السلام سرخ یاقوت کی (۳) جنت الماوے۔ زبرجد سبز کی۔ (۴) جنت الخلد۔ زرد مونگے کی (۵) جنت النعیم سفید چاندی کی (۶) دار القرار سرخ سونے کی۔ (۷) جنت الفردوس۔ اسکی ایک اینٹ سونے کی ہے۔ ایک چاندی کی۔ ایک یاقوت کی ایک زبرجد کی۔ اور گارا مشک کا (۸) جنت عدن۔ ایک سفید موتی کی بنی ہوئی ہے اور تمام جنتوں سے بالاتر ہے۔ اسکے دو دروازے سونے کے ہیں اور دونوں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان میں۔ سونے چاندی کی اینٹوں اور مشک کے گارے سے بنائی گئی ہے۔ اسکی مٹی سراسر عنبر ہے۔ اور اسکی نہریں جنکی کنکریاں سر بسر موتی ہیں اور جنکا پانی برف سے زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے تمام جنتوں میں پہنچی ہوئی ہیں اسمیں نہر کوثر ہے جو رسول خدا کے لیے مخصوص ہے۔ نیز نہر کافور۔ نہر تسنیم سلسبیل۔ نہر رحیق۔ پانی۔ دودھ۔ شہد کی نہریں اسی میں ہیں (دقائق الاخبار) رسول خدا سے مروی ہے کہ معراج کی رات تمام جنتیں میرے سامنے لائی گئیں وہاں میں نے چار نہریں دیکھیں۔ پانی کی۔ دودھ کی۔ شراب کی۔ شہد کی۔ چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے جس بہشت کا پرہیزگاروں سے وعدہ ہے اسمیں غیر متغیر ہونیوالے پانی۔ اور دودھ اور لذیذ شراب اور صاف شہد کی نہریں موجود ہیں۔ میں نے جبرئیل سے پوچھا کہ یہ نہریں کہاں سے آتی ہیں۔ اور کہاں جاتی ہیں۔ فرمایا حوض کوثر میں جا گرتی ہیں مگر یہ معلوم نہیں کہ آتی کہاں سے ہیں۔ یہ اللہ تعالی سے پوچھیے

فدعا عليه السلام ربه فجاءه ملك فقال يا محمد غمض عينيك فغمضت عيني فقال افتح ففتحت
فاذا انا عند شجرة ورايت عندها قبة من درة بيضاء ولها باب من ياقوت اخضر وقفل من
ذهب احمر لو جمعت الدنيا وما فيها ووضعت على تلك القبة لكانت مثل طائر جالس على جبل
او بيضة القيت عليه فرايت تلك الانهار الاربعة تجري من تحت تلك القبة فاردت ان ارجع
فقال الملك لم لا تدخل فيها فقلت كيف ادخل وعلى بابها قفل قال لى مفتاحه في يدك فقلت
اين هو فقال هو بسم الله الرحمن الرحيم فقلت بسم الله الرحمن الرحيم فانفتح القفل فرايت تلك
الانهار تجري من اربعة اركان القبة فلما اردت الخروج قال لى الملك يا محمد صلى الله هل رايت
فقلت رايت فقال انظر ثانيا فنظرت فاذا على اركان القبة مكتوب بسم الله الرحمن الرحيم ورايت
نهر الماء يخرج من ميم بسم الله ونهر اللبن من هاء الله ونهر الخمر من ميم الرحمن ونهر العسل من ميم الرحيم
فعرفت ماخذ هذه الانهار من البسملة فقال الله تعالى يا محمد من ذكرني بهذه الاسماء من امتك
فاني اسقيه من هذه الانهار (مشكوة الانوار) وفي الخبر عن النبي عليه السلام انه قال ان الله
تعالى لما خلق جنة عدن دعا جبرائيل عليه السلام فقال له انطلق وانظر الى ما خلقت لعبادي واوليائي
فذهب جبرائيل عليه السلام وطاف في تلك الجنة فاشرفت عليه جارية من الحور العين من بعض القصور

اپنے رب سے دعا کی۔ ایک فرشتہ نے آکر کہا کہ اپنی آنکھیں بند کر لیجیے۔ میں نے بند کر لیں۔ تھوڑی دیر میں دیکھا تو
اپنے آپ کو ایک درخت کے پاس پایا۔ اس کے متصل سبز یاقوت کے دروازہ کا ایک ایسا قبہ نظر پڑا جو سفید
موتی کا بنا ہوا اور اسکو سونے کا قفل لگا ہوا تھا۔ اگر دنیا ومافیہا کو جمع کر کے اس قبہ پر رکھدیں تو یہ معلوم ہو
کہ پہاڑ پر ایک پرندہ بیٹھا ہے۔ یا کسی جانور کا انڈا پڑا ہے۔ میں نے دیکھا کہ وہ چارون نہریں اسی قبہ کے
نیچے سے نکلی ہیں۔ پھر جب میں نے واپس آنا چاہا تو اس فرشتے نے کہا آپ اندر کیون نہیں جاتے
میں نے کہا کہ دروازہ پر قفل لگا ہوا ہے۔ فرشتے نے کہا اسکی کنجی آپکے پاس ہے یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم
چنانچہ بسم اللہ پڑھتے ہی قفل کھلگیا۔ اندر جاکر یہ دیکھا کہ وہ چارون نہریں اس قبہ کے چارون ستونوں سے
نکلتی ہیں۔ میں نے وہاں سے نکلنے کا ارادہ کیا تو فرشتے نے کہا اسے دوسری مرتبہ غور سے دیکھئے۔
دیکھا تو قبہ کے ستونوں پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا ہوا تھا۔ پانی کی نہر بسم اللہ کے میم سے۔ دودھ کی
لفظ اللہ کی ہائے ہوز سے۔ شراب کی۔ الرحمن کے میم سے۔ اور شہد کی الرحیم کے میم سے نکلتی ہے۔
میں نے معلوم کر لیا کہ ان نہروں کا منبع بسم اللہ ہی۔ اسوقت اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا کہ آپکی امت میں جو
شخص مجھے ان الفاظ سے یاد کریگا میں اسے ان نہروں میں سے پلاؤنگا (مشکوۃ الانوار) حدیث میں رسول خدا
سے مروی ہے کہ اللہ تعالی نے جنت عدن پیدا کر کے جبرائیل کو بلایا۔ اور یہ کہا اسمیں چل پھر کر دیکھو کہ ہم نے
اپنے بندوں کے لیے کیا چیز بنائی ہے جبرئیل تشریف لیگئے۔ ایک حور کسی محل سے جھانکنے لگی۔

فتبسمت الی جبرائیل علیہ السلام فاضاءت جنة عدن من ضوء ثنایاها فخر جبرائیل علیہ السلام ساجدا یظن انہ من نور العزة فنادتہ الجاریة یا امین اللہ ارفع راسک فرفع راسہ فنظر الیها فقال سبحان الذی خلقک فقالت الجاریة یا امین اللہ اتدری لمن خلقت فقال جبرائیل علیہ السلام لمن خلقت فقالت خلقنی اللہ تعالی لمن آثر رضی اللہ تعالی علی هوی نفسہ (مکاشفة القلوب) روی عن کعب انہ قال سالت النبی علیہ الصلوة والسلام عن اشجار الجنة فقال علیہ السلام لا تیبس اغصانها ولا تتساقط اوراقها ولا تفنی ارطابها وان اکبر اشجار الجنة شجرة طوبی اصلها من درة ووسطها من یاقوت احمر واعلاها من الذهب واغصانها من زبرجد واوراقها من سندس وعلیها سبعون الف غصن واقصی اغصانها ملحق بساق العرش وادنی اغصانها فی سماء الدنیا لیس فی الجنة غرفة ولا قبة الا وفیها غصن مظل علیها وفیها من الثمار ما تشتهیہ الانفس لا نظیر لها فی الدنیا الا الشمس اصلها فی السماء وضوءها فی کل مکان (دقائق الاخبار) وفی الخبر ان وراء الصراط صحاری فیها اشجار طیبة تحت کل شجرة عینان من ماء یتفجر من الجنة احداهما عن الیمین والاخری عن الیسار والمؤمنون حین جاوزوا الصراط یشربون من احدی العینین فیزول عنهم الغل والخیانة والقذر والدم والبول فیطهر ظاهرهم وباطنهم ثم یجیئون الی حوض آخر فیغتسلون فیہ فتصیر وجوههم کالقمر لیلة البدر

اور جبرائیل کو دیکھکر تبسم کیا۔ اسکے دانتوں کی چمک سے تمام جنت منور ہو گئی۔ جبرائیل یہ سمجھکر کہ شاید جلال الٰہی کا نور ہے سجدہ میں گر پڑے۔ حور نے پکار کر کہا کہ اے امین اللہ۔ اپنا سر اٹھاؤ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے نظر اٹھا کر دیکھا اور یہ فرمایا کہ جس خالق نے تجھے پیدا کیا ہو وہ تمام عیوب سے پاک ہی اُسنے کہا تمہیں معلوم ہی کہ میں کسکے لیے پیدا ہوئی ہوں؟ سنئے میں اُسکے لئے ہوں جو خدا کی رضامندی کو نفسانی خواہشوں پر مقدم رکھیگا۔ (مکاشفة القلوب) کعب سے مروی ہی کہ میں نے پیغمبر علیہ السلام سے جنت کے درختوں کا حال پوچھا فرمایا انکی شاخیں کبھی نہیں سوکتیں۔ پتے کبھی نہیں جھڑتے۔ ترو تازگی کبھی نہیں جاتی جنت کا سب سے بڑا درخت طوبے ہی جسکی جڑ سونے کی بیچ کا حصہ سرخ یاقوت کا۔ چوٹی موتیوں کی ٹہنیاں زبرجد کی۔ پتے سندس کے ہیں۔ اسمیں ستر ہزار شاخیں ہیں۔ بڑی شاخ عرش سے جا ملی ہی اور چھوٹی آسمان دنیا تک جھکی ہوئی ہی بہشت میں کوئی قبہ کوئی کھڑکی ایسی نہیں جسمیں طوبے کی شاخ موجود نہو۔ اسمیں دلی خواہشوں کے مطابق پھل لگے ہوئے ہیں دنیا میں طوبی کی نظیر صرف آفتاب ہے۔ جسکی جڑ آسمان میں اور روشنی ہر جگہ موجود ہی (دقائق الاخبار) حدیث شریف میں ہی کہ پلصراط سے اوپر بہت سے جنگل ایسے ہیں جنمیں عمدہ عمدہ درخت ہیں ہر درخت کے نیچے جنت کے دو چشمے جاری ہیں۔ ایک داہنی طرف ایک بائیں جانب۔ مومن پلصراط سے گزرتے وقت ان چشموں کا پانی پینگے۔ اسکے اثر سے کینہ بغض حسد نجاست خون پیشاب وغیرہ سب زائل ہو کر ایمان داروں کا ظاہر وباطن بالکل پاک ہو جائیگا پھر ایک اور حوض میں غسل کرینگے۔ اس سبب سے چہرے چودھویں رات کو چاند کی طرح روشن ہو جا ئینگے۔

وتلين نفوسهم كالحرير وتطيب اجسادهم كالمسك فيمشون الى باب الجنة فتخرج الحور فتعانق كل واحدة زوجها وتدخل بيته وفي البيت سبعون سريرا وعلى كل سرير سبعون فراشا وعلى كل فراش زوجة عليها سبعون حلة يرى مخ ساقها من لطافة الحلل ييسرنا الله تعالى لذلك (دقائق الاخبار) روى عن النبي عليه السلام انه قال ان الله تعالى خلق وجوه الحور العين من اربعة الوان ابيض واخضر واصفر واحمر وخلق ابدانها من الزعفران والمسك والكافور وشعرها من القرنفل ومن اصابع رجليها الى ركبتيها من الزعفران الطيب ومن ركبتيها الى ثدييها من العنبر ومن عنقها الى راسها من الكافور ولو بزقت واحدة منهن في الدنيا لصارت مسكا ومكتوب على صدرها اسم زوجها واسم من اسماء الله تعالى وفي يد كل منهن اسورة وفي اصابعها عشرة خواتم من الجواهر واللؤلؤ (دقائق الاخبار) قال النبي عليه السلام رايت ملائكة يبنون قصور الجنة من ذهب ولبنة من فضة فكفوا عن البناء فقلت لهم لم كففتم عن البناء فقالوا قد تمت نفقتنا فقلت ما نفقتكم قالوا ذكر الله فان صاحب هذا القصر كان يذكر الله فلما كف عن ذكر الله تعالى كففنا عن البناء كما قال الله تعالى من كان يريد حرث الآخرة نزد له في حرثه ومن كان يريد حرث الدنيا نؤته منها وماله في الآخرة من نصيب (زبدة الواعظين) عن النبي عليه الصلوة والسلام انه قال من صلى علي في كل جمعة مائة مرة غفر الله ذنوبه ولو كانت مثل زبد البحر (زبدة الواعظين)

اور بدن حریر کی طرح نرم اور جسم مشک کی طرح خوشبودار ہوجائینگے۔ پھر جنت کے دروازہ کیطرف چلین گے یہان حورین استقبال کرینگی۔ پھر ایسے مکانون مین داخل ہونگے کہ جنمین ستر ستر تخت۔ ہر تخت پر ستر رنگ کا فرش۔ ہر فرش پر ستر ستر حلے پہنے ایک حور بیٹھی ہوگی۔ باینہمہ اُسکی پنڈلی کی نلی کا گودا الگ نظر آئے گا۔ (دقائق الاخبار) رسول خدا سے مروی ہے کہ اللہ تعالی نے حورونکا چہرہ سفید۔ سرخ۔ سبز۔ زرد چار رنگ سے اور بدن زعفران۔ مشک اور کافور سے۔ بال لونگون سے۔ اور پانو کی انگلیون سے لیکر گھٹنون تک خوشبودار زعفران سے گھٹنون سے سینہ تک عنبر سے۔ سینہ سے سر تک کافور سے بنایا ہے۔ ایک حور کا لعاب زمین پر گر پڑے تو ساری دنیا مشک سے لبریز ہو جائے۔ ایک ایک کے سینہ پر اللہ کا اور اُسکے خاوند کا نام لکھا ہوا ہے ہاتون مین کنگن اور انگلیون مین موتی اور جواہر کی انگوٹھیان ہین (دقائق الاخبار) رسول خدا صلعم فرماتے ہین میںنے فرشتونکو دیکھا کہ سونے چاندی کی اینٹون سے ایک محل بنا رہے ہین جب بناتے بناتے رک گئے تو مین نے اسکا سبب پوچھا۔ جواب دیا کہ ہمارا نفقہ تمام ہوگیا ہے۔ آپ نے فرمایا نفقہ کیسا۔ فرشتون نے کہا ذکر الٰہی یعنی اُدھر اس محل کے مالک نے ذکر الٰہی چھوڑ دیا اِدھر ہم نے تعمیر موقوف کردی۔ چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جو شخص آخرت کی کھیتی بوتا ہے ہم اُسے بڑھا دیتے ہین اور جو دنیا کی کھیتی کا ارادہ کرتا ہے ہم اُسے دنیا دے ڈالتے ہین مگر آخرت مین کچھ نہین ملتا (زبدۃ الواعظین) پیغمبر خدا سے مروی ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھپر سو بار درود بھیجتا ہے اُسکے تمام گناہ معاف کردئے جاتے ہین خواہ دریا کے جھاگون برابر کیون نہون (زبدۃ الواعظین)

وسيق الذين اتقوا ربهم الى الجنة حال كونهم زمرا اي جماعات متفاوتين حسب تفاوت مراتبهم
في الفضل وعلو الطبقة وذلك قبل الحساب او بعده يسيرا او شديدا وهو الموافق لما قبل الآية من
قوله ووضع الكتاب والسائقون هم الملائكة بامر الله تعالى يسوقونهم مساق اعزاز وتشريف بلا تعب
ولا نصب بل بروح وطرب للاسراع بهم الى دار الكرامة والمراد المتقون عن الشرك فهولاء عوام اهل
الجنة وفوق هؤلاء من قال الله تعالى في حقهم (وازلفت الجنة للمتقين) وفوقهم من قال تعالى فيهم
يوم نحشر المتقين الى الرحمن وفدا وفرق بين من يساق الى الجنة وبين من قرب اليه الجنة وفي
الحقيقة اهل السوق هم الظالمون لانفسهم واهل الزلفة المقتصدون واهل الوفد السابقون
واعلم انه اذا نفخ في الصور نفخة الاعادة واستوى كل واحد من الناس على قبره يأتي كلا منهم
عمله فيقول له قم وانهض الى المحشر فمن كان له عمل جيد يشخص له عمله بغلا ومنهم
من يشخص له عمله حمارا ومنهم من يشخص له كبشا تارة يحمله وتارة يلقيه وبين يدي كل
واحد منهم نور شعشعاني كالمصباح وكالنجم وكالقمر وكالشمس بقدر قوة عملهم وصلاح
حالهم وعن يمينه مثل ذلك النور وليس عن شمائلهم نور بل ظلمة شديدة يقع فيها الكفار
والمرتابون والمؤمن يحمد الله تعالى على ما اعطاه من النور ويهتدي به في تلك الظلمة

وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ زُمَرًا یعنی حسب اختلاف مراتب حساب وکتاب سے پہلے یا اُسکے بعد خدا سے ڈرنے
والے فوج در فوج جنت کی طرف روانہ کیے جائینگے۔ (یہ پہلی آیت ووضع الکتب الآیۃ کے مطابق ہے)
روانہ کرنے والے فرشتے ہونگے جو خدا کے حکم سے بلا رنج وتکلیف نہایت طرب شادمانی کے ساتھ دار الکرامۃ
کی طرف لیجائینگے۔ یہاں متقیوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو شرک سے بچتے ہیں اور وہ عام اہل جنت ہیں۔ ان سے بڑھکر
وہ لوگ ہیں جنکے حق میں یہ آیت ہی وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْنَ یعنی جنت متقیوں کے قریب کردیجائیگی۔ ان سے
بڑھکر وہ ہیں جو اس آیت کے تحت میں ہیں یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا یعنی جسدن ہم متقیونکو خدا
کی طرف بحالت مجموعی اکٹھا کردینگے جنت کی طرف روانہ کیے جانے اور خود جنت کو کسیکی طرف قریب کردینے
میں بڑا فرق ہی۔ فی الحقیقت جنت کیطرف روانہ ہونیوالے گنہگار مومن ہیں۔ اور خود جنت جنکے قریب کردیجائیگی
وہ متوسط درجہ کے لوگ ہیں۔ اور جماعت بندی کے ساتھ بارگاہ الٰہی میں حاضر ہونیوالے سابقین ہیں جو نیکیوں
میں سبقت کیا کرتے ہیں۔ یہ معلوم رہی کہ دوسرے نفخہ کے وقت جب تمام مُردے زندہ ہوجائینگے تو ہر شخص سے اُسکا عمل یہ
کہیگا کہ اُٹھ اور محشر کی طرف چل۔ نیک عمل والے کا عمل خچر کی اور بعض کا گدھے کی اور بعض کا مینڈھے کی صورت میں
ہوگا کہ کبھی اُسے گرادیگا اور کبھی سوار کرلیگا۔ ہر شخص کے آگے حسب اختلاف مراتب اعمال چراغ یا تارے۔ یا چاند۔
یا سورج کی سی روشنی ہوگی۔ اور علی ہذا القیاس دہنی طرف نور ہوگا۔ البتہ بائیں جانب نہایت تاریکی ہوگی جسمیں کفار
اور خدا کی باتوں میں شک کرنیوالے ٹھوکریں کھائیں گے۔ مومن خدا کے دیے نور میں ہوں گے۔

ومن الناس من يسعى على قدميه ومنهم من يسعى على اطراف بنانه قيل لرسول الله صلى الله عليه وآله
كيف يحشر الناس يا رسول الله قال اثنان على بعير وخمسة على بعير وعشرة على بعير وذلك اذا اشتركوا
فى عمل يخلق الله سبحانه لهم من اعمالهم بعيرا يركبون عليه كما يبتاع جماعة مطية يتعاقبون عليها فى الطريق
فاعمل هداك الله عملا يكون لك بعيرا خالصا من الشركة ومنه يعلم حال التشريك فى ثواب العمل فالاولى
ان يهدى كل الى المولى ثوابا على حدة من غير تشريك الاخر فيه روى ان رجلا من بنى اسرائيل ورث من ابيه
مالا كثيرا فابتاع بستانا فحبسه على المساكين وقال هذا بستانى عند الله وفرق دراهم عديدة فى
الضعفاء وقال اشترى بها جوارى وعبيدا واعتق رقابا كثيرة وقال هولاء خدمى عند الله والتفت
يوما الى اعمى يمشى تارة ويكبو اخرى فابتاع له مطية يسير عليها وقال هذه مطيتى عند الله اركبها قال
عليه الصلوة والسلام فى حقه والذى نفسى بيده لكانى انظر اليها وقد جئ بها اليه مسرجة ملجمة يركبها ويسير
الى الموقف (انتهى من روح البيان) **بيت** درخير بازست وطاعت وليك • نه هر كس توانا است بر فعل نيك

سورة **بسم الله الرحمن الرحيم** غافر

(الذين يحملون العرش ومن حوله) وهم الكروبيون اعلى طبقات الملائكة واولهم وجودا

بعض لوگ پانو کے بل دوڑینگے اور بعض پانو کی اُنگلیون کے صحابہ نے رسول خدا سے عرض کیا
کہ لوگون کا حشر کیونکر ہوگا۔ آپنے فرمایا ایک اونٹ پر دو اور ایک پر پانچ اور ایک پر دس یہ اُسوقت
جبکہ سب ایک عمل مین شریک ہونگے۔ اللہ تعالیٰ اُنہین کے عملون کو سواری کے لیئے اونٹونکی صورت
بنا دیگا۔ اور یہ ایسا ہی جیسا دنیا مین ایک اونٹ کئی آدمیون مین مشترک ہوا کرتا ہی بس تو آدمی کو ایسا عمل
کرنا چاہیئے کہ محشر کے دن بلا اشتراک اکیلا اونٹ ملے۔ یہان سے ثواب عمل مین شرکت کا ثبوت نکلتا ہی مگر اولے
یہی ہی کہ عمل نیک بلا شرکت بجالانا چاہیئے۔ روایت ہی کہ بنی اسرائیل مین ایک شخص کو باپ کے ترکے کا بہت سا
مال ہاتہ لگا ایک باغ خرید کر مسکینون کے نام وقف کر دیا اور یہ کہا کہ اس باغ کو خدا کے پاس امانت رکھتا ہون
پھر بیشمار روپیہ محتاجون کو دے ڈالا اور یہ کہا کہ اس سے لونڈی غلام خریدتا ہون پھر بکثرت غلام آزاد کر دیئے اور یہ کہا
کہ خدا کے گھر یہ میرے خادم ہونگے۔ پھر ایک روز رستے مین کسی اندھے کو دیکھا کہ گرتا پڑتا چلا جا رہا تھا اُسے ایک
اُونٹ دیدیا اور یہ کہا کہ میدان محشر کیلئے یہ میری سواری ہی۔ رسول خدا فرماتے ہین خدا کی قسم مین اُس اُونٹ کی
طرف دیکھ رہا ہون کہ مہار اور پالان سے آراستہ ہوکر اُسکی سواری کے لئے لایا گیا ہی اور وہ سوار ہوکر محشر کی طرف
جا رہا ہی (روح البیان) **بیت** درخیر بازست وطاعت ولیک •• نہ ہر کس توانا است بر فعل نیک ۔

سورہ **بسم اللہ الرحمن الرحیم** غافر

اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ الآیۃ یعنی جو فرشتے عرش کو اُٹھا رہے ہین اور جو اُسکے گرد ہین حمد کے
ساتہ خدا کی تسبیح کرتے ہین اس سے اعلے درجہ کے وہ فرشتے مراد ہین جن کا وجود اول ہوا ہے۔

وحملهم ایاه وحفیفهم حوله مجاز عن حفظهم وتدبیرهم له وکنایة عن قربهم من ذی العرش ومکانتهم عنده وتوسطهم فی نفاذ امره یسبحون بحمد ربهم یذکرون الله بجامع الثناء من صفات الجلال والاکرام وجعل التسبیح اصلا والحمد حالا لان الحمد مقتضی حالهم دون التسبیح ویؤمنون به اخبر عنهم بالایمان اظهار الفضله وتعظیما لاهله ومساق الایة لذلک کما صرح به بقوله ویستغفرون للذین امنوا واشعارا بان حملة العرش وسکان العرش فی معرفته سواء ردا علی المجسمة واستغفارهم شفاعتهم وحملهم علی التوبة والهامهم بما یوجب المغفرة وفیه تنبیه علی ان المشارکة فی الایمان توجب النصح والشفقة وان تخالفت الاجناس لانها اقوی المناسبات کما قال الله تعالی انما المؤمنون اخوة ربنا ای یقولون ربنا وهو بیان لیستغفرون او حال وسعت کل شئ رحمة وعلما ای وسعت رحمته وعلمه فازیل عن اصله للاغراق فی وصفه بالرحمة والعلم والمبالغة فی عمومها وتقدیم الرحمة لانها المقصودة بالذات ها هنا فاغفر للذین تابوا واتبعوا سبیلک للذین علمت منهم التوبة واتباع سبیل الحق وقهم عذاب الجحیم واحفظهم منه وهو تصریح بعد اشعار للتاکید والدلالة علی شدة العذاب (قاضی)

عرش کے اُٹھانے اور اسکے گرداگرد رہنے سے اُسکی حفاظت وتدبیر خداوند عرش کی قربت اُس کے نزدیک اُن کے مرتبہ کی عظمت - اور نفاذ اُمور مین اُنکا توسط مقصود ہی - یہ فرشتے حمد کے ساتھ خدا کی تسبیح کرتے یعنی صفات جلال و اکرام کے ساتھ اُسکی ثنا کے تمام مضامین ادا کرتے ہین (اس آیت مین تسبیح کو اصل اور حمد کو حال ٹھیرایا ہے کیونکہ فرشتون کی شان کے لائق حمد ہے تسبیح نہین) اور خدا کے ساتھ ایمان لاتے ہین - اس سے ایمان کی فضیلت کا اظہار اور اہل ایمان کی تعظیم مقصود ہی - سوق آیت اسی لیے ہے چنانچہ آیندہ اسکی تصریح موجود ہی وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا - اور ایمان والون کیلیے استغفار کرتے ہین - اسمین تصریح ہی کہ معرفت الٰہی مین عرش و فرش کے رہنے والے برابر ہین اس سے فرقۂ مجسمہ کا رد نکلتا ہے - اور فرشتون کی استغفار سے اُنکی شفاعت - توبہ کی ترغیب اور اُن افعال کا الہام مراد ہے جو مومنون کے دل مین ڈالا جاتا ہے - اسمین اسپر تنبیہ ہی کہ مشارکت ایمانی باوجود اختلاف جنس موجب نصیحت شفقت ہی کیونکہ یہ تمام مناسبتون مین اعلی درجہ کی مناسبت ہی چنانچہ الله تعالی فرماتا ہی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ اِخْوَةٌ (مومن آپسمین بھائی ہین) رَبَّنَا وَسِعْتَ الآیۃ - یہ یستغفرون کا بیان یا اُس سے حال ہی یعنی وہ فرشتے یہ کہتے ہین کہ الٰہی تونے ہر چیز کو اپنی رحمت اور علم سے گھیر لیا ہی یعنی اُسکی رحمت اور علم وسیع ہی - چونکہ وصف رحمت وعلم مین مبالغہ منظور ہی اسلیے جملہ کو اپنے اصل سے متغیر کیا گیا اور چونکہ رحمت مقصود بالذات ہی اسلیے اسے علم سے مقدم لایا گیا ہی - الٰہی توبہ کرنیوالون اور طریق حق پر چلنے والون کے گناہ معاف فرمادے اور انکو عذاب دوزخ سے محفوظ رکھ - یہ تاکید اور شدۂ عذاب پر دلالت کرنیکے لیے اعلان کے بعد تصریح ہے (قاضی)

قال الامام محمد بن محمود السمرقندی فی قوله تعالی (الذین یحملون العرش) قال ابن عباس رضی الله تعالی عنهما ان حملة العرش ارجلهم فی الارض السفلی ورؤسهم قد خرقت العرش وهم خشوع لا یرفعون طرفهم وعن جعفر بن محمد عن ابیه عن جده صلی الله علیه وسلم قال ان الله نظر الی جوهرة فصارت حمراء ثم نظر الیها ثانیة فذابت وارتعدت من خوف ربها ثم نظر الیها ثالثة فصارت ماء ثم نظر الیها رابعة فجمد نصفها فخلق من النصف العرش ومن النصف الماء ثم ترکه علی حاله فمن ثمه یرعد الی یوم القیمة (انتهی ما نقله السمرقندی) قال الامام القرطبی واقاویل اهل التفاسیر علی ان العرش هو السریر وانه جسم مجسم خلقه الله تعالی وامر ملائکته بحمله وتعبدهم بتعظیمه والطواف به کما خلق فی الارض بیتا وامر بنی آدم بالطواف به واستقباله وعن علی رضی الله عنه ان الذین یحملون العرش اربعة املاک لکل ملک اربعة وجوه اقدامهم فی الصخرة التی تحت الارض السابعة مسیرة خمسمائة عام (انتهی من کلام القشیری) قال الامام ابو اللیث السمرقندی فی سورة الاعراف فی تفسیر قوله تعالی (ثم استوی علی العرش) قال بعضهم هذه من المتشابهات التی لا یعلم تاویلها الا الله وذکر عن یزید بن مروان انه سئل عن تاویله فقال تاویله الایمان به وذکر ان رجلا دخل علی مالک بن انس فساله عن قوله تعالی الرحمن علی العرش استوی

امام محمد بن محمود سمرقندی یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ کی تفسیر میں ابن عباس کا قول نقل کرتے ہیں کہ حاملان عرش کے پانو تحت الثریٰ میں ہیں اور سر عرش کو چیر کر پرے نکلے ہیں اور وہ حالت خشوع میں رہنے کے باعث نگاہ اونچی نہیں کر سکتے۔ جعفر بن محمد اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے۔ اور وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالی نے ایک جوہر کی طرف دیکھا۔ سرخ ہو گیا۔ دوسری بار دیکھا۔ پگھل گیا۔ اور خوف الٰہی سے کانپ اٹھا۔ تیسری بار دیکھا۔ پانی بنگیا۔ چوتھی بار دیکھا۔ آدھا خشک ہو گیا اور اس آدھے سے عرش پیدا کیا۔ اور آدھا پانی کا پانی رہا۔ اور اُسے اسی حالت میں چھوڑ دیا۔ یہی باعث ہے کہ پانی قیامت تک کانپتا رہے گا (سمرقندی) امام قرطبی نے اہل تفاسیر کے اقوال لکھے ہیں کہ عرش ایک تخت اور جسم مجسم ہے جسکو خدا نے پیدا کر کے فرشتوں کو اُسکے اٹھانے اور تعظیم و طواف کرنیکا حکم دیا ہے جس طرح زمین میں کعبہ پیدا کر کے بنی آدم کو اُسکے طواف و استقبال کا ارشاد فرمایا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حاملان عرش چار فرشتے ہیں ہر فرشتے کے چار مُنہ ہیں انکے قدم ساتویں زمین کے نیچے اُس پتھر پر لگے ہوئے ہیں جو پانسو برس کی راہ کا دَل رکھتا ہے (من کلام القشیری) امام ابو اللیث سمرقندی سورۂ اعراف میں تحت تفسیر ثم استوی علی العرش یہ کہتے ہیں کہ یہ آیت متشابہات میں سے ہے جسکے معنی خدا ہی کو معلوم ہیں۔ یزید بن مروان سے مروی ہے کہ جب اُنسے اسکے معنی پوچھے گئے تو صاف کہدیا کہ اسکا مطلب اسپر ایمان لانا ہے۔ روایت ہے کہ ایک شخص نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اسکے معنی دریافت کیے

فقال الایمان به واجب والسؤال عنه بدعة وما اراك الا ضالا فاخرجوه وذکر عن محمد بن جعفر نحو هذا وعن ابی بن کعب انه قال کان رسول الله علیه السلام اذا ذهب ربع اللیل قام فقال ایها الناس اذکروا الله جاءت الراجفة تتبعها الرادفة جاء الموت بما فیه فقال ابی بن کعب فقلت یا رسول الله انی اکثر الصلوة علیک فکم اجعل لک من صلاتی قال علیه السلام ما شئت قال الربع قال علیه السلام ما شئت وان زدت فهو خیر لک قال الثلث قال علیه الصلوة والسلام ما شئت وان زدت فهو خیر لک قال النصف قال علیه السلام ما شئت وان زدت فهو خیر لک قال یا رسول الله الثلثین قال علیه الصلوة والسلام ما شئت وان زدت فهو خیر لک قال یا رسول الله فاجعل صلاتی کلها لک قال علیه السلام اذا تکفی همک ویغفر ذنبک (شفاء شریف) قوله یؤمنون به ای یصدقون بانه واحد لا شریک له ولا نظیر له فان قلت الذین یسبحون بحمد ربهم ویؤمنون به ولا یکون التسبیح الا بعد الایمان فما فائدة قوله ویؤمنون به قلت فائدته التنبیه علی شرف الایمان وفضله والترغیب فیه ولما کان الله عز وجل محتجبا عنهم بحجب جلاله وجماله وکمال صفاته وصفهم بالایمان (تفسیر خازن) فان قلت ما الفائدة فی استغفارهم للمؤمنین وانهم تائبون صالحون موعودون بالمغفرة

فرمایا اس پر ایمان لانا واجب اور اسکے معنی پوچھنے بدعت ہین مین تجھے گمراہ جانتا ہون چنانچہ لوگون نے اُسے نکال دیا۔ اسیطرح محمد بن جعفر سے مروی ہی۔ ابی بن کعب کہتے ہین کہ رسول خدا چوتھائی رات گزرنے کے بعد اُٹھکر یہ فرمایا کرتے تھے کہ لوگو۔ یاد الٰہی کیا کرو۔ کیونکہ پہلا نفخہ آ گیا ہے جس کے بعد دوسرا ہو موت اپنے ہولناک سامانون کے ساتھ سر پر کھڑی ہی۔ اُبی نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ۔ مین آپ پر بکثرت درود بھیجا کرتا ہون اسمین کس قدر وقت صرف کرون۔ فرمایا جسقدر ممکن ہو۔ اُبی نے کہا۔ چوتھائی؟ فرمایا جس قدر تو چاہے لیکن اس سے زیادہ ہو تو تیرے حق مین بہتر ہی اُبی نے کہا۔ تہائی؟ آپنے پھر وہی جواب دیا اُبی نے عرض کیا نصف۔ آپنے فرمایا جس قدر ہوسکے لیکن زیادہ ہو تو بہتر ہے۔ اُبی نے عرض کیا دو تہائی؟ آپنے پھر وہی جواب دیا۔ اُبی کہنے لگے کہ اب مین اپنا سارا وقت درود ہی مین صرف کیا کرونگا۔ آپنے فرمایا اسوقت تیرے سارے کام بنجائینگے اور تمام گناہ معاف ہونگے (شفاء شریف) یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ یعنی فرشتے اِس بات کی تصدیق کرتے ہین کہ وہ لاشریک و بےنظیر ہے۔ اب اگر تم یہ کہو کہ تسبیح و تحمید ایمان کے بعد ہوا کرتی ہی پھر تسبیح کے بعد ایمان کے ذکر سے کیا فائدہ۔ ہم جواب دینگے کہ ایمان کے ذکر سے اُسکا شرف۔ فضیلت اور ترغیب منظور ہے۔ چونکہ اللہ تعالی حجاب جلال وجمال اور صفات کمال کے باعث اُن کی نگاہون سے پوشیدہ ہے۔ اس لئے اُن کو صفت ایمان کے ساتھ موصوف کہا ہے (تفسیر خازن) اگر تم یہ کہو کہ مومن خود ہی تائب۔ صالح اور موعود بالمغفرة ہین

والله لا يخلف الميعاد قلت هذه بمنزلة الشفاعة وفائدته زيادة الكرامة والثواب (كشاف)
قيل هذا الاستغفار لهم من الملائكة مقابل لقولهم أتجعل فيها من يفسد فيها ويسفك الدماء
ونحن نسبح بحمدك ونقدس لك فلما صدر منهم أولا تداركوا بالاستغفار لهم ثانيا وهو كالتنبيه
لغيرهم فيجب على كل من تكلم في واحد أن يستغفر له اعتذارا لقوله السابق (تفسير خازن) عن ابن
عباس رضي الله عنه أنه قال لما خلق الله تعالى العرش أمر حملة العرش بحمله فثقل عليهم فقال الله
تعالى قولوا سبحان الله فقالت الملائكة سبحان الله فسهل الحمل عليهم فجعلوا يقولون طول
الدهر سبحان الله الى ان خلق الله تعالى آدم عليه السلام فلما خلق آدم عليه السلام عطس
والهمه الله تعالى قول الحمد لله فقال الحمد لله وقال الله يرحمك الله لهذا خلقتك يا آدم
قالت الملائكة هذه كلمة جليلة لا ينبغي لنا ان نغفل عنها فضموها لهذا فقالوا طول
الدهر سبحان الله والحمد لله وسهل عليهم حمل العرش فوق الاول وداموا عليه الى ان بعث الله
تعالى نوحا عليه السلام وكان اول من اتخذ الاصنام قوم نوح عليه السلام فاوحى الله تعالى
الى نوح ليأمر قومه ان يقولوا لا اله الا الله ويرضى نوح عليه السلام عنهم فقال الملائكة هذه
كلمة ثالثة جليلة فضموها الى هاتين فجعلوا يقولون طول الدهر سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله

اور خدا اپنے وعدہ کے خلاف ہرگز نہ کریگا پھر اُنکے لئے ملائکہ کی استغفار سے کیا فائدہ؟ ہم نے کہا یہ
استغفار بمنزلہ شفاعت ہی اور ازدیاد کرامت وثواب اسکا فائدہ ہی (کشاف) بعض نے کہا ہے کہ یہ استغفار اس قول
کے مقابلہ میں ہی جو ملائکہ نے حضرت آدمؑ کی نسبت کہا تھا اَتَجْعَلُ فِیْھَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْھَا الآیۃ فرشتوں نے اول یہ کہا
اور پھر استغفار سے اسکا تدارک کیا۔ یہ غیروں کے لئے تنبیہ ہی یعنی ہر شخص پر لازم ہی کہ اگر کسی کی نسبت کوئی
کلمہ کہدے تو بطور عذر اُسکے لئے مغفرت کا طالب ہو (تفسیر خازن) ابن عباس سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
عرش کو پیدا کرکے فرشتوں کو اُسکے اُٹھانے کا حکم دیا مگر نہ اُٹھ سکا۔ حکم ہوا کہ سبحان اللہ کہو۔ ملائکہ نے
سبحان اللہ کہا اور آسانی سے اُٹھالیا۔ پھر تمام ملائکہ عرصہ دراز تک سبحان اللہ ہی کی تسبیح پڑھتے رہے یہانتک
کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا کیا۔ انہوں نے چھینک لی اور الہام الٰہی سے الحمد للہ کہا۔ جواب ملا
یرحمک اللہ۔ اے آدم ہم نے تمکو اسی لئے پیدا کیا ہی۔ فرشتوں نے کہا کہ اس جلیل القدر کلمہ سے ہمیں غافل نہ ہونا
چاہئے۔ چنانچہ سبحان اللہ کے ساتھ الحمد للہ ملاکر عرصہ دراز تک سبحان اللہ والحمد للہ کا ورد کرتے رہے عرش
کے اُٹھانے میں پہلے سے زیادہ آسانی ہوگئی۔ بالجملہ حضرت نوحؑ کی رسالت تک فرشتوں کا یہی وظیفہ رہا۔
نوحؑ کی قوم نے سب سے پہلے بت تراشے میں اللہ تعالیٰ نے اُنکو پیغمبر بناکر حکم دیا کہ اپنی قوم سے لا الٰہ
الا اللہ کہلواؤ۔ اور وہ اسکا اقرار کریں تو اُن سے رضامند رہو فرشتوں نے کہا کہ یہ تیسرا جلیل القدر
کلمہ ہے۔ چنانچہ تینوں کو ملاکر سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ کہنے لگے۔

الى ان بعث الله تعالى ابراهيم عليه السلام فلما بعث امره بالقربان ثم فداه بالكبش فلما راى الكبش فقال الله اكبر فرحا بذلك قالت الملائكة هذه كلمة رابعة شريفة فضموها الى هذه الكلمات الثلاث فجعلوا يقولون طول الدهر سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر فلما حدث جبرائيل عليه السلام هذا الحديث لرسول الله عليه السلام قال النبي عليه السلام تعجبا لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم فقال جبرائيل عليه السلام نضم هذه الكلمة الى هؤلاء الكلمات الاربع (تنبيه الغافلين) قال الامام القشيري جاء في بعض الاخبار ان ملكا من الملائكة قال يا رب اني اريد ان ارى العرش فخلق الله له ثلاثين الف جناح وطار بها ثلاثين الف سنة فقال الله هل بلغت العرش فقال لم اقطع بعد عشر قامة العرش فاستاذن من الله تعالى ان يرجع الى مكانه (هيئة الاسلام) قال الامام القرطبي واقاويل اهل التفسير على ان العرش هو السرير وانه جسم مجسم خلقه الله تعالى وامر ملائكة بحمله وتعبدهم بتعظيمه والطواف به كما خلق الله تعالى بيتا في الارض وامر بني ادم بالطواف به تعظيما وتوقيرا (هيئة الاسلام) وقال شهر بن حوشب ان حملة العرش ثمانية فاربعة منهم يقولون سبحانك اللهم وبحمدك ولك الحمد على حلمك بعد علمك واربعة يقولون سبحانك اللهم وبحمدك ولك الحمد على عفوك بعد قدرتك قال وكانهم يرون ذنوب بني ادم فيستغفرون للذين امنوا ويسألون الله تعالى لهم المغفرة (تفسير خازن)

پھر اللہ تعالی نے حضرت ابراہیمؑ کو نبی کیا۔ اور بیٹے کو ذبح کرنیکا ارشاد فرمایا۔ لڑکے کے فدیہ میں جنت کا مینڈھا دیکھکر آپ بحالت نشاط بول اٹھے اَللّٰہُ اَکْبَر۔ فرشتوں نے کہا کہ یہ چوتھا کلمہ ہے چنانچہ اسکو پہلے تین کلموں سے ملاکر سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کو اپنا وظیفہ کرلیا۔ پھر جب حضرت جبرئیلؑ نے یہ حدیث رسولؐ خدا کو سنائی تو آپ نے ازراہ تعجب فرمایا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم جبرئیلؑ بولے کہ ہم اس کلمہ کو بھی اُن چار کے ساتھ ملا لینگے (تنبیہ الغافلین) امام قشیری کا قول ہے کہ ایک فرشتہ نے کہا۔ الٰہی میں عرش کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالی نے اُسے تیس ہزار پر عنایت کیے جن کے ذریعہ سے وہ تیس ہزار برس اُڑا۔ پھر ارشاد ہوا کیوں تم عرش پر پہنچگئے۔ فرشتے نے عرض کیا۔ الٰہی قامت عرش کا دسواں حصہ بھی طے نہیں ہوا۔ چنانچہ اللہ تعالی سے اذن لیکر اپنے اصلی مقام کی طرف واپس آگیا۔ (ہیئۃ الاسلام) امام قرطبی کہتے ہیں کہ اہل تفاسیر کا بیان ہے کہ عرش ایک تخت اور مجسم جسم ہے جسے خدا نے پیدا کرکے فرشتوں کو اُسکے اٹھانے اور تعظیم وطواف کرنے کا حکم دیا ہے جس طرح زمین میں خانہ کعبہ پیدا کرکے بنی آدم کو اُسکے طواف کرنے اور اُدھر رخ کرنے کا حکم دیا ہے (ہیئۃ الاسلام) شہر بن حوشب کہتے ہیں کہ حاملان عرش آٹھ فرشتے ہیں۔ چار یہ کہتے ہیں کہ سبحانک اللھم وبحمدک ولک الحمد علی حلمک وعلمک اور چار کا وظیفہ یہ ہے سبحانک اللھم وبحمدک ولک الحمد علی عفوک بعد قدرتک گویا یہ فرشتے بنی آدم کے گناہ دیکھکر مومنوں کے لیے استغفار کرتے اور خدا سے اُنکی مغفرت چاہتے ہیں (تفسیر خازن)

عن ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنہما انہ قال لما خلق الله تعالیٰ العرش العظیم فرح فرحۃ اعظم الخلق قال لم یخلق الله خلقا اعظم منی فاھتز فخلق الله تعالیٰ حیۃ طوقت العرش وللحیۃ سبعون الف جناح وفی کل جناح سبعون الف ریشۃ وفی کل ریشۃ سبعون الف وجہ وفی کل وجہ سبعون الف فم وفی کل فم سبعون الف لسان یخرج من افواھہا فی کل یوم من التسبیح عدد قطر المطر وعدد ورق الشجر وعدد الحصا وعدد ایام الدنیا وعدد الملائکۃ اجمعین فالتوت الحیۃ بالعرش فالعرش نصف الحیۃ (ھیئۃ الاسلام) حکی عن بعض اھل العلم کان قبل ان خلق الله تعالیٰ الارض مکان العرش ماء والعرش مستقر علی الماء فامر الله تعالیٰ العرش ان یصعد فوق الماء فارتفع فجعل یعلو فصار الماء الذی فی موضعہ کعبۃ وشیع العرش وصعد معہ الی ما شاء الله فامر بالرجوع الی موضعہ فقال لولا ان الله امرنی ان ارجع الی مقری لشیعتک الی مکانک فاوحی الله تعالیٰ الی الماء انک اکرمت العرش وشیعتہ لاجلی جعلت مکانک افضل البقاع وجعلتہ قبلۃ للخلائق ومظنۃ لطلب الحوائج ولھذا قال النبی علیہ السلام من شیع ضیفا سبع خطوات غلق الله علیہ سبعۃ ابواب جہنم واذا شیعہ ثمان خطوات فتح الله علیہ ثمانیۃ ابواب الجنۃ حتی یدخلھا من ای باب شاء (حقائق) وذکر

ان اول شیء خلقہ الله تعالیٰ القلم ثم اللوح

ابن عباس رض سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب عرش کو پیدا کیا اور اُسے معلوم ہوگیا کہ میں تمام مخلوقات میں سب سے بڑی چیز ہوں تو یہ کہہ اُٹھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھسے بڑی کوئی چیز پیدا نہیں کی۔ اس سے عرش کو حرکت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے ایک سانپ پیدا کیا جس نے طوق کی طرح تمام عرش کا احاطہ کر لیا۔ اس سانپ کے ستر ہزار بازو۔ ہر بازو میں ستر ہزار پر۔ ہر پر میں ستر ہزار چہرے۔ ہر چہرے میں ستر ہزار مُنہ۔ ہر مُنہ میں ستر ہزار زبانیں ہیں۔ اِس سانپ کی زبانوں سے ہر روز۔ مینہ کے قطروں درخت کے پتوں۔ زمین کی کنکریوں۔ زمانہ کے دنوں اور تمام فرشتوں کی گنتی کے مطابق خدا کی تسبیح نکلتی رہتی ہے۔ یہ سانپ عرش کو لپٹا ہوا ہے اور سارا عرش اسکی ادہ وار ہے (ہیئۃ الاسلام)

بعض اہل علم سے منقول ہے کہ پیدائش زمین سے پہلے عرش پانی پر ٹھیرا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے بلند ہونیکا حکم دیا چنانچہ بلند ہوگیا اور اُس پانی نے جسکی جگہ اب کعبہ ہے عرش کی مشایعت کی۔ پھر اس پانی کو اپنی جگہ واپس آنے کا حکم ہوا۔ اسوقت پانی نے کہا اگر خدا کا حکم واپسی کی بابت نہوتا تو میں تیرے مقام تک تیری مشایعت کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے پانی کیطرف وحی نازل کی کہ چونکہ تو نے میرے لیے عرش کا اکرام اور اسکی مشایعت کی ہے اسلیے میں تیرے مقام کو تمام مقامات سے افضل مخلوق کا قبلہ اور مظنہ طلب حاجات بناؤنگا۔ اسیلیے پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں جو شخص کسی مہمان کی سات قدم مشایعت کریگا اُسپر دوزخ کے ساتوں دروازے بند کر دیے جاینگے اور جو آٹھ قدم اسکے ساتھ چلیگا اُسپر بہشت کے آٹھوں دروازے کھل جاینگے جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جائے (حقائق) کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم پیدا کیا۔ پھر لوح مخلوق ہوئی

قام القلم بان يكتب في اللوح ما هو كائن الى يوم القيمة ثم خلق ما شاء على حسب المشية
الازلية ثم خلق العرش ثم حملة العرش ثم السموات والارض وانما خلق العرش لاجل عباده
ليعلموا الى اين يتوجهون في دعائهم لكيلا يتحيروا في الدعاء كما خلق الكعبة ليعلموا الى اين
يتوجهون في العبادة (انتهى) ما نقله السمرقندي قال الثعلبي في قوله تعالى ويحمل عرش ربك
عن علي بن الحسين رضي الله عنه انه قال ان الله تعالى خلق العرش لم يخلق قبل الا ثلاثة
اشياء الهواء والقلم والنون ثم خلق العرش من انوار مختلفة من ذلك نور اخضر
اخضرت منه الخضرة ونور اصفر اصفرت منه الصفرة ونور احمر احمرت منه الحمرة ونور
ابيض فمنه نور الانوار ومنه ضوء النهار ثم جعله سبعين الف الف طبق ليس من ذلك
طبق الا يسبح الله ويحمده ويقدسه باصوات مختلفة لو اذن الله تعالى للاشياء ان تسمع ذلك لتهدمت
الجبال والقصور ولخسفت البحار وقال في قوله تعالى وان من شيء الا عندنا خزائنه حدثنا جعفر بن محمد
عن ابيه عن جده انه قال في العرش تمثال ما خلق الله تعالى في البر والبحر وهو تاويل قوله تعالى وان من شيء الا عندنا
خزائنه وفي الخبر ان الله تعالى امر جميع الملائكة ان يغدوا ويروحوا بالسلام على حملة العرش تفضيلا
لهم على سائر الملائكة (انتهى) ما نقله الثعلبي قال الامام البغوي في تفسير وسع كرسيه السموات

قلم کو ارشاد ہوا کہ قیامت تک جو کچھ ہونیوالا ہی لوح پر لکھدے۔ پھر حسب مشیت ازلی جو چاہا مخلوق فرمایا۔
پھر عرش۔ پھر حاملان عرش۔ پھر آسمان و زمین پیدا کئے۔ عرش کو اسلئے پیدا کیا ہی کہ بندون کو حالت دعا
مین اپنی توجہ کا مقام معلوم ہو جائے تاکہ دعا مین حیران نہون جیسا کہ کعبہ اس غرض سے مخلوق ہوا ہے
کہ لوگون کو مقام توجہ کا حال معلوم رہی (سمرقندی) ثعلبی ویحمل عرش ربک کے متعلق علی بن الحسینؓ سے روایت
کرتے ہین کہ اللہ تعالی نے عرش سے پہلے تین چیزین۔ ہوا۔ اور قلم۔ اور مچھلی مخلوق فرمائین پھر مختلف انوا
سے عرش کو پیدا کیا۔ اسکے سبز نور سے ہر طرح کی سبزی۔ زرد نور سے زردی۔ سرخ نور سے سرخی۔ اور سفید
نور سے نور الانوار اور دن کی روشنی ظاہر ہوئی۔ پھر اسکے ستر لاکھ طبقے کئے۔ ہر طبقہ مختلف آوازمین
اللہ تعالی کی تسبیح و تحمید و تقدیس کرتا رہتا ہی۔ اگر اللہ تعالی ان اشیا کو تسبیحات کے سننے کی اجازت دیدے
تو پہاڑ اور قلعے جڑ سے اکھڑ جائین اور دریا خشک ہو جائین۔ اللہ تعالی فرماتا ہی وَاِن مِّن شَيْءٍ اِلَّا
عِندَنَا خَزَائِنُهٗ (یعنی کوئی چیز ایسی نہین جسکے خزانے ہمارے پاس نہ ہون) اس آیت کے متعلق جعفر
بن محمد اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہین کہ عرش مین تمام مخلوق الہی کی (خواہ بری
ہو یا بحری) ایک صورت مثالی موجود ہی اور آیت مذکورۂ بالا کے یہی معنی ہین۔ حدیث مین ہی کہ اللہ تعالے
نے تمام فرشتون کو حکم دے رکھا ہی کہ صبح و شام حاملان عرش کو سلام کیا کرین۔ یہ اسلئے کیا تاکہ دیگر تمام
فرشتون پر فضیلت حاصل ہو (ثعلبی) امام بغوی آیت وسع کرسیہ السموات کی تفسیر مین لکھتے ہین۔

قال ابو هريرة رضي الله عنه الكرسي موضوع امام العرش ومعنى وسع اى سعته مثل السموات والارض وقال علي ومقاتل كل قائمة من الكرسي طولها مثل السموات السبع والارضين وهو بين يدي العرش انتهى كلامه) قال العلامة السيوطي اخرج ابن جرير وابن مردويه وابو الشيخ عن ابي ذر رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله عليه السلام يا اباذر ما السموات السبع في الكرسي الا كحلقة ملقاة في فلاة وفضل العرش على الكرسي كفضل الفلاة على تلك الحلقة (واخرج ابو الشيخ) عن حماد قال خلق الله العرش من زمردة خضراء وخلق له اربع قوائم من ياقوتة حمراء وخلق له الف لسان وخلق في الارض الف امة تسبح كل امة بلسان من السن العرش (واخرج ابو الشيخ) عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما انه قال خلق الله تعالى اربعة اشياء بيده آدم عليه السلام والعرش والقلم وجنة عدن وقال لسائر الخلق كن فكان (واخرج ابو الشيخ) عن عثمان بن سعد الدارمي في الرد على الجهمية عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما قال سيد السموات العرش (انتهى) ولقد فصلنا الكلام في هذا المقام كيلا تخفى اوصاف العرش على الانام

سورة بسم الله الرحمن الرحيم فصلت

(ان الذين قالوا ربنا الله) اعترافا بربوبيته واقرارا بوحدانيته ثم استقاموا في العمل وثم للتراخي عن الاقرار في الرتبة من حيث انه مبدأ الاستقامة او لانها عسيرة فلما تتبع الاقرار

کہ ابو ہریرہؓ کا قول ہے کرسی عرش کے سامنے رکھی ہوئی ہے۔ اور وسع کے یہ معنی ہیں کہ اسکی وسعت آسمان و زمین کی برابر ہے۔ علیؓ اور مقاتل کا قول ہے کہ کرسی کے ہر پایہ کا طول ساتوں آسمانوں اور زمینوں کی برابر ہے اور وہ عرش کے آگے رکھی ہے۔ علامہ سیوطی کہتے ہیں کہ ابن جریر اور ابن مردویہ اور ابو الشیخ ابوذر سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا اے ابوذر کرسی میں ساتوں آسمان اس طرح رکھے معلوم ہوتے ہیں گویا وسیع جنگل میں ایک چھلا پڑا ہے اور عرش کرسی سے اسقدر بڑا ہے جس قدر وسیع جنگل اس چھلے سے۔ ابو الشیخ حماد سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالی نے عرش سبز زمرد سے اور اسکے چار پائے سرخ یاقوت سے پیدا کیے۔ اور اسے ہزار زبانیں عطا فرمائیں پھر زمین میں ہزار امتیں پیدا کیں۔ ہر امت عرش کی ایک خاص زبان میں تسبیح کیا کرتی ہے۔ ابو الشیخ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالی نے چار چیزیں اپنے ہات سے بنائی ہیں آدم۔ عرش۔ قلم۔ جنت عدن۔ دیگر مخلوق لفظ کن سے موجود ہوئی ہے ابو الشیخ عثمان بن سعد دارمی سے اور وہ ابن عباس سے فرقہ جہمیہ کے رد میں روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا عرش آسمانوں کا سردار ہے (انتہی) ہمنے یہاں اس کے تفصیل کیساتھ بحث کی ہے کہ لوگوں پر عرش کے اوصاف مخفی نہ رہیں

سورہ بسم اللہ الرحمن الرحیم فصلت

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا الآیۃ یعنی جنہوں نے یہ کہا کہ ہمارا پروردگار خدا ہے مطلب یہ کہ اسکی ربوبیت اور وحدانیت کا اقرار کیا پھر عمل میں ثابت قدم رہے لفظ ثم تراخی کیلئے ہے یعنی اسپر دلالت کرتا ہے کہ عمل اقرار توحید کے رتبہ

وما روی عن الخلفاء الراشدین فی معنی الاستقامة من الثبات علی الایمان واخلاص العمل واداء الفرائض فجزئیاتها تتنزل علیهم الملائکة فیما یعن لهم بما یشرح صدورهم ویدفع عنهم الخوف والحزن او عند الموت او الخروج من القبر ان لا تخافوا ما تقدمون علیه ولا تحزنوا علی ما خلفتم وان مصدریة او مخففة مقدرة بالباء او مفسرة وابشروا بالجنة التی کنتم توعدون فی الدنیا علی لسان الرسل نحن اولیاؤکم فی الحیاة الدنیا نلهمکم الحق ونحملکم علی الخیر بدل ما کانت الشیاطین تفعل بالکفرة وفی الاخرة بالشفاعة والکرامة حیثما یتعادی الکفرة وقرناؤهم ولکم فیها فی الاخرة ما تشتهی انفسکم من اللذائذ ولکم فیها ما تدعون ما تتمنون من الدعاء بمعنی الطلب وهو اعم من الاول نزلا من غفور رحیم حال من تدعون للاشعار بان ما یتمنون بالنسبة الی ما یعطون مما لا یخطر ببالهم کالنزل للضیف (قاضی بیضاوی) عن ابی طلحة رضی الله عنه انه قال دخلت علی النبی علیه السلام فرایت من بشره وطلاقته ما لم اره قط فسألته فقال وما یمنعنی وقد خرج جبرائیل علیه السلام آنفا فاتانی ببشارة من ربی فقال ان الله تعالی بعثنی الیک ابشرک انه لیس احد من امتک یصلی علیک الا صلی الله تعالی علیه والملائکة بها عشرا (شفاء شریف)

اور خلفائے راشدین سے جو یہ مروی ہے کہ ایمان پر ثبات اور اخلاص عمل اور ادائے فرائض کو استقامت کہتے ہیں اسکا یہ مطلب ہے کہ یہ چیزیں جزئیاتِ استقامت ہیں تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَنْ لَّا تَخَافُوْا الآیۃ فرشتے مشکل کے وقت اُنپر ایسی چیز لیکر اُترتے ہیں جو اُنکے دلون کو خوش اور خوف وحزن کو دفع کردے۔ یا موت کے وقت یا قبر سے اُٹھنے کے وقت یہ کہتے ہین کہ آئندہ کا خوف نہ کرو۔ اور گزشتہ کا غم نہ کھاؤ لا انْ مصدریہ ہے یا مخففہ بتقدیر با۔ یا مفسرہ) اور اُس جنت سے خوش ہوجاؤ جسکا دنیا مین رسولون کی زبانی تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ہم دنیوی زندگانی مین تمہارے دوست تھے کہ تمہارے دل مین الہامِ حق کرتے اور تمکو نیکیون پر اُبھارا کرتے تھے اور یہ اُسکے مقابلہ مین تھا جو شیاطین کافرون کے ساتھ کیا کرتے تھے اور ہم شفاعت و کرامت کے ساتھ آخرت مین بھی تمہارے دوست ہین جہان کافر اور اُنکے ہمنشین باہم ایک دوسرے کے دشمن بنجائینگے۔ اور تمہارے لیے آخرت مین جن لذتون کو تمہارا جی چاہے حاضر اور جو تم تمنا کرو موجود ہو (تدعون دعا بمعنی طلب سے مشتق اور تشتہی کی بہ نسبت زیادہ عام ہے) یہ خدا کی طرف سے مہمانی ہے۔ لفظ نزلاً۔ تدعون سے حال واقع ہوا ہے۔ اس سے یہ نکلا کہ جس چیز کی تمنا کرینگے وہ عطایا کی نسبت اُن اشیاء مین سے ہوگی کہ جنکا دلپر کبھی خطرہ بھی نہین گزرا جیسا کہ مہمان کی مہمانی (قاضی بیضاوی) ابو طلحہ سے مروی ہے کہ مین ایکبار پیغمبر علیہ السلام کی خدمت مین گیا اور آپکو ایسا بشاش پایا کہ اس سے پہلے کبھی نہ پایا تھا۔ مین نے اسکا سبب پوچھا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ کیطرف سے جبرئیل ابھی مجھے بشارت دیکر گئے ہین کہ آپکی امت مین سے جو شخص آپ پر ایکبار درود بھیجے گا خدا اور فرشتے اُسپر دس رحمتین نازل کرین گے (شفا شریف)

قالوا فى سبب النزول عن ابن عباس رضى الله تعالى عنهما انها نزلت فى ابى بكر الصديق رضى الله عنه
فان المشركين قالوا ربنا الله والملائكة بنات الله واليهود قالوا ربنا الله وعزير ابن الله ومحمد ليس بنبى
و ابو بكر قال ربنا الله وحده لا شريك له ومحمد عبده ورسوله فاستقام ومعنى الآية ان الذين اقروا
بوحدانية الله ونفوا عنه الانداد والصاحبة والاولاد ثم استقاموا على طاعته واداء فرائضه مخلصين
له الدين الى حين موتهم (تفسير) قال بعضهم المراد من الاستقامة اخذ الميثاق فى عالم الارواح ويقال
الاستقامة فى الظاهر والباطن فاستقامة العوام فى الظاهر الامتثال بالاوامر والاجتناب عن
المناهى وفى الباطن الايمان والتصديق واستقامة الخواص فى الظاهر بالتجريد عن الدنيا وترك
زينتها وشهواتها وفى الباطن بالتفريد عن نعيم الجنان شوقا الى لقاء الرحمن (شهاب الدين) سئل
ابو بكر عن الاستقامة فقال ان لا تشرك بالله تعالى وقال عمر رضى الله تعالى عنه الاستقامة ان تستقيم
على الامر والنهى ولا تروغ روغان الثعالب وقال ابن عفان الاستقامة الاخلاص وقال على رضى الله
تعالى عنه الاستقامة اداء الفرائض (معالم التنزيل) وقال بعض اهل الحق الاستقامة على ثلاثة اضرب
استقامة باللسان واستقامة بالجنان واستقامة بالنفس فالاستقامة باللسان المداومة على كلمة
الشهادة والاستقامة بالجنان المداومة على صدق الارادة والاستقامة بالنفس
المداومة على العبادات والطاعات قال بعضهم الاستقامة باربعة اشياء

آیت مذکورہ کے شان نزول میں ابن عباس کا قول ہے کہ یہ حضرت ابو بکر صدیق کے بارہ میں نازل ہوئی ہے کیونکہ
مشرکین کا یہ قول تھا کہ ہمارا پروردگار خدا ہے اور فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں اور یہود کا یہ قول تھا کہ ہمارا پروردگار خدا ہے اور
عزیر خدا کے بیٹے ہیں اور محمد پیغمبر نہیں ہیں۔ اور ابو بکر صدیق کا یہ قول تھا کہ ہمارا پروردگار خدائے وحدہ لاشریک ہے
اور محمد خدا کے بندے اور اسکے رسول ہیں اسلئے استقامت انہی کے حصہ میں آئی۔ آیت کے معنی یہ ہیں کہ جنہوں نے وحدانیت
الٰہی کا اقرار کیا اور خدا سے اسکے شریکوں اور بیوی بچوں کی نفی کی پھر طاعت اور ادائے فرائض پر اخلاص کے ساتھ مرتے دم تک
قائم رہے انپر فرشتے اترتے ہیں (تفسیر) بعض کا قول ہے کہ استقامت سے وہ میثاق مراد ہے جو عالم ارواح میں لیا گیا
تھا اور بعض نے کہا ہے کہ استقامت ظاہر و باطن دونوں سے تعلق رکھتی ہے اوامر کا بجا لانا اور مناہی سے بچنا عوام کی ظاہری
استقامت ہے۔ اور ایمان و تصدیق استقامت باطنی۔ اور دنیا سے الگ ہو جانا۔ ترک زینت و شہوات خواص کی ظاہری
استقامت ہے۔ اور شوق دیدار الٰہی میں بہشت کی نعمتوں سے یکسو رہنا استقامت باطنی۔ حضرت ابو بکر سے استقامت کے
معنے پوچھے گئے تو یہ فرمایا کہ شرک نکرنا استقامت ہے۔ حضرت عمر فرماتے ہیں استقامۃ یہ ہے کہ تو اوامر و نواہی کی بجا آوری
پر ثابت قدم رہے اور لومڑی کیطرح جان نہ چرائے۔ حضرت عثمان نے استقامۃ کو بمعنی اخلاص اور حضرت علی نے بمعنی ادائے فرائض لیا ہے
(معالم التنزیل) بعض اہل حق کا قول ہے کہ استقامۃ کی تین قسمیں ہیں (١) استقامۃ زبانی (٢) استقامۃ قلبی (٣) استقامۃ بالنفس
استقامۃ زبانی کلمہ شہادت کی مداومت اور استقامۃ دلی صدق ارادہ اور استقامۃ بالنفس طاعات و عبادات کی مواظبت کا نام ہے بعض

الطاعة في مقابلة الامر والتقوى في مقابلة النهي والشكر في مقابلة النعمة والصبر في مقابلة
المحنة وتمام هذه الاربعة باربعة اخرى تمام الطاعة بالاخلاص وتمام التقوى بالتوبة وتمام الشكر بمعرفة
العجز وتمام الصبر بالانقطاع (امام نسفي) قال الفقيه ابو الليث علامة الاستقامة ان يراعي عشرة
اشياء فريضة على نفسه (الاول) حفظ اللسان عن الغيبة لقوله تعالى ولا يغتب بعضكم بعضا (والثاني)
الاجتناب عن سوء الظن لقوله تعالى اجتنبوا كثيرا من الظن ان بعض الظن اثم ولقوله عليه السلام
اياكم وسوء الظن فانه اكذب الحديث (والثالث) الاجتناب عن السخرية لقوله تعالى لا يسخر قوم
من قوم عسى ان يكونوا خيرا منهم (والرابع) غض البصر عن المحارم لقوله تعالى قل للمؤمنين يغضوا من
ابصارهم (والخامس) صدق اللسان لقوله تعالى واذا قلتم فاعدلوا (والسادس) الانفاق في
سبيل الله لقوله تعالى انفقوا من طيبات ما كسبتم (والسابع) ان لا يسرف لقوله تعالى
ولا تبذر تبذيرا (والثامن) ان لا يطلب العلو والكبر لنفسه لقوله تعالى تلك الدار الآخرة
نجعلها للذين لا يريدون علوا في الارض ولا فسادا والعاقبة للمتقين (والتاسع)
المحافظة على الصلوات الخمس (لقوله تعالى) حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى
وقوموا لله قانتين (والعاشر) الاستقامة على السنة والجماعة لقوله تعالى

(۱) امر کے مقابلہ مین طاعت کرنے سے (۲) نہی کے مقابلہ مین تقوے سے (۳) نعمت کے مقابلہ
مین شکر سے (۴) جنت کے مقابلہ مین صبر سے مگر مذکورہ بالا چار چیزونکا تتمہ ان چار چیزون سے ہوتا ہے (۱) طاعت کا
تتمہ اخلاص سے (۲) تقوی کا تتمہ توبہ سے (۳) شکر کا معرفۃ عجز سے (۴) صبر کا انقطاع سے (امام نسفی)
فقیہ ابو اللیث کا قول ہے کہ بطور فرض دس چیزونکی محافظت استقامت کی علامت ہے (۱) غیبت سے زبان کی محافظت
اللہ تعالی فرماتا ہے لا یغتب بعضکم بعضا یعنی ایک مسلمان دوسرے کی غیبت نکرے (۲) بدگمانی سے پرہیز اللہ تعالی
کا قول ہے مسلمانو بکثرت گمان کرنے سے بچتے رہو کیونکہ بعض گمان گناہ کا باعث ہوجاتا ہے (۳) تمسخر سے
اجتناب۔ اللہ تعالی فرماتا ہے ایک قوم دوسری قوم سے تمسخر نکرے۔ شاید جنسے تمسخر کیا جاتا ہے وہ تمسخر کرنیوالون سے
بہتر ہون (۴) محارم سے نگاہ بچانا۔ اللہ تعالی نے فرمایا ہے مومنون سے کہدو کہ اپنی نگاہین پست رکھین
(۵) سچ بولنا۔ اللہ تعالی کا قول ہے جب تم کوئی بات کہو تو انصاف سے کہا کرو (۶) اللہ کے راہ مین خرچنا کیونکہ
قرآن مجید مین ہے مسلمانو اپنی پاک کمائیون سے کچھ دیتے رہا کرو (۷) اسراف نکرنا۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے اے پیغمبر
فضول خرچی ہرگز نکرنا (۸) اپنے لیے عالی جاہی اور تکبر پسند نکرنا۔ اللہ تعالی کا قول ہے کہ دار آخرت ان لوگون کیلیے
ہے جو زمین مین عالی منصبی اور فساد نہین چاہتے اور حسن عاقبت پرہیزگارون کا حصہ ہے (۹) نماز پنجگانہ کی
محافظت۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ عموما تمام نمازون اور خصوصا بیچ کی نماز کو نگاہ رکھو اور خشوع کے ساتھ
پڑھو (۱۰) طریقہ سنت والجماعت پر ثابت قدم رہنا۔ قرآن مجید مین ارشاد ہوا ہے۔

وان هذا صراطي مستقيما فاتبعوه ولا تتبعوا السبل فتفرق بكم عن سبيله (تنبيه الغافلين) عن ابي بكر الرازي انه قال الايمان في قلب المؤمن كشجرة لها سبعة اغصان غصن ينتهي الى قلبه وثمرته صحة الارادة وغصن ينتهي الى لسانه وثمرته صدق المقالة وغصن ينتهي الى رجليه وثمرته المشي الى الجماعة وغصن ينتهي الى يديه وثمرته اعطاء الصدقة وغصن ينتهي الى عينيه وثمرته النظر الى العبرات وغصن ينتهي الى جوفه وثمرته اكل الحلال وترك الشبهات وغصن ينتهي الى نفسه وثمرته ترك الشهوات (رجبيه) وفي الخبر اذا كان يوم القيامة تبعث الله تعالى الخلائق من قبورهم فتاتي الملائكة الى رؤس المؤمنين ويمسحون رؤسهم من التراب فينتثر التراب منهم الا من جباههم مواضع سجودهم فتقسم الملائكة تلك المواضع فلا يذهب التراب منها فينادي لهم يا ملائكتي ليس ذلك التراب من قبورهم انما هو تراب محاريبهم دعوه عليهم حتى يعبروا الصراط ويدخلوا الجنة حتى ان من نظر اليهم يعرف انهم خواص عبادي (زهرة الرياض) المبشرون ثلاثة لهم عليه السلام في الدنيا بقوله تعالى وبشر الصابرين وغيرذلك والملائكة في وقت النزع بقوله تعالى وابشروا بالجنة التي كنتم توعدون والله تعالى بقوله تعالى يبشرهم ربهم برحمة منه ورضوان الاية (روضة العلماء) يقال البشارة عند الموت على خمسة اوجه

میری اس صراط مستقیم کی پیروی کرو دیگر رستوں کے پیچھے نہ پڑو۔ ورنہ تمکو یہ رستے خدا کے رستہ سے جدا کردینگے (تنبیہ الغافلین) ابوبکر رازی کا قول ہے کہ مومن کے دل مین ایمان کی مثال ایسی ہے جیسے سات ٹہنیوں کا درخت۔ ایک ٹہنی دل تک پہنچی ہے۔ اس کا پھل صحت ارادہ ہے دوسری ٹہنی زبان تک ہے اسکا پھل سچ بولنا ہے۔ تیسری ٹہنی پاؤن تک ہے اسکا پھل جماعت کی طرف چلنا ہے۔ چوتھی شاخ دونوں ہاتھون تک ہے اسکا پھل صدقہ دینا ہے پانچوین شاخ آنکھون تک ہے اسکا پھل موجودات پر نظر عبرت ڈالنا ہے چھٹی شاخ پیٹ تک ہے اسکا پھل اکل حلال اور ترک شبہات ہے۔ ساتوین شاخ نفس تک ہے اسکا پھل ترک شہوات ہے (رجبیہ) حدیث مین ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مخلوق کو قبرون سے اُٹھائے گا اسوقت فرشتے مومنون کے سرون پر آکھڑے ہونگے اور اُنکے سرون سے مٹی جھاڑینگے مگر سجدہ کی جگہ یعنی پیشانیان نہ جھڑ سکین گی فرشتے بار بار پونچھینگے مگر پیشانیون سے مٹی کا اثر زائل نہوگا۔ اسوقت ندا ہوگی کہ اے فرشتو۔ یہ قبر کی مٹی نہین ہے بلکہ محرابون کی ہے انکو چھوڑدو تاکہ پل صراط سے گذر کر جنت مین چلے جائین اور دیکھنے والا معلوم کرلے کہ یہ میرے خاص بندے ہین (زہرۃ الریاض) بشارت دینے والے تین ہین (۱) دنیا مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ (۲) نزع کے وقت فرشتے۔ قرآن مجید مین ہے وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ (۳) اللہ تعالیٰ۔ کیونکہ وہ خود فرماتا ہے يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ الآیۃ (روضۃ العلماء) کہتے ہین موت کے وقت کی بشارت پانچ طرح پر ہے

(الاول) لعامة المؤمنين يقال لهم لا تخافوا بتأبيد العذاب يعني لا تبقون في العذاب ابدا تشفع لكم الانبياء والصالحون ولا تحزنوا على فوت الثواب وابشروا بالجنة يعني مرجعكم الجنة (والثاني) للمخلصين يقال لهم لا تخافوا على رد اعمالكم فان اعمالكم مقبولة ولا تحزنوا على فوت الثواب فان الثواب مضاعف لكم (والثالث) للتائبين يقال لهم لا تخافوا على ذنوبكم فان ذنوبكم مغفورة ولا تحزنوا على فوت الثواب على ما فعلتم بعد التوبة يبدل الله سياٰتكم الى الحسنات (والرابع) للزهاد يقال لهم لا تخافوا الحشر والحساب ولا تحزنوا على نقصان الاضعاف وابشروا بالجنة بلا حساب ولا عذاب (والخامس) للعلماء الذين يعلمون الناس الخير وعملوا بالعلم يقال لهم لا تخافوا من اهوال القيمة فانه يجزيكم بما عملتم وابشروا بالجنة لكم ولمن اقتدى بكم وطوبى لمن كان ختم آخر عمره بالبشارة وانما تكون البشارة كان مؤمنا محسنا في عمله فتنزل عليهم الملائكة فيقولون من انتم فما راينا احسن وجوها ولا اطيب ريحا منكم فيقولون نحن اولياؤكم يعني حفظناكم وكنا نكتب اعمالكم في الدنيا فينبغي للعاقل ان يتنبه من الغفلة وعلامة الانتباه اربعة اشياء الاول ان يدبر امور الدنيا بالقناعة والتسويف والثاني ان يدبر امور الاخرة بالحرص والتعجيل (والثالث) ان يدبر امور الدين

(۱) عام مومنوں کے لیے۔ اُن سے یہ کہا جاتا ہے تم ابدی عذاب کا خوف نکرو یعنی ہمیشہ مبتلائے عذاب نہ ہوگے۔ انبیاء و صلحاء تمہاری شفاعت کرینگے اور ثواب جاتے رہنے کا غم نہ کھاؤ بلکہ خوش ہو جاؤ کہ انجام کار تمہارا ٹھکانا بہشت ہی (۲) مخلصین کے لئے۔ اِن سے یہ کہا جاتا ہی کہ تم اپنے اعمال کی نامقبولیت کا خوف نکرو۔ بلکہ سب قبول ہین اور ثواب جاتے رہنے کا غم نہ کھاؤ۔ تمہارے لیے دوہرا ثواب موجود ہے (۳) توبہ کرنے والوں کے لئے۔ اِن سے یہ کہا جاتا ہی کہ گناہونکا خوف نکرو سب بخشدیے گئے ہین۔ اور ثواب جاتے رہنے کا غم نہ کھاؤ کیونکہ توبہ کے بعد اللہ تعالی نے تمہاری بدیان نیکیون سے بدلدی ہین (۴) زاہدون کے لیے۔ انکو بشارت ملتی ہے کہ حشر و حساب کا خوف نکرو۔ اور دوچند ثوابات کی کمی کا غم نکھاؤ۔ بلکہ بلا حساب و بلا عذاب دخول جنت سے خوش ہو جاؤ (۵) اُن علماء کیلیے جو لوگونکو علم دین سکھاتے اور خود عمل کرتے ہین یہ بشارت ہوتی ہی کہ تم قیامت کے ہَول سے نڈرو۔ خدا تمکو تمہارے اعمال کا بدلہ دیگا اور اس سے خوش ہو جاؤ کہ تمہارے اور تمہارے پیرووں کے لئے جنت تیار ہی سچ تو یہ ہے کہ جسکا خاتمہ بشارت کے ساتھ ہو وہ بڑا خوش نصیب ہے۔ واضح ہو کہ بشارت نیک عمل مومنونکا حصہ ہے اُنپر جب فرشتے نازل ہوتے ہین تو وہ تعجب سے پوچھتے ہین کہ تم کون ہو تمہاری صورت سے اچھی صورت اور تمہاری خوشبو سے بہتر خوشبو ہمنے تو آجتک دیکھی نہین۔ فرشتے جواب دیتے ہین ہم تمہارے رفیق ہین کہ تمہاری حفاظت کرتے اور دنیا مین تمہارے عمل لکھتے رہے اسلیے عقلمند کو چاہیے کہ خواب غفلت سے بیدار ہو جائے اس بیداری کی چار علامتین ہین (۱) امور دنیا مین قناعت و درنگ سے کام لینا (۲) امور آخرت مین حرص و عجلت کی تدبیر کرنی (۳) امور دین مین علم و اجتہاد کو پیش نظر رکھنا

(و) الرابع ان یدبر امور الخلق بالنصیحة والمودة والمداراة ویقال افضل الناس من فیه خمس خصال الاولی ان یکون مقیما عبادة ربه والثانیة ان یکون مخلصا ظاهرا والثالثة ان یکون الناس من شره آمنین والرابعة ان یکون مما فی ایدی الناس آیسا والخامسة ان یکون مستعدا للموت (تنبیه الغافلین) واما استعدادا لموت وفائدته فما روی عن رسول الله صلی الله تعالی علیه انه قال اکثروا ذکر هاذم اللذات وهو الموت وهذا الحدیث من حسان المصابیح ومعناه ان الموت یکسر کل لذة فاکثروا ذکره حتی تستعدوا له فان قوله علیه السلام اکثروا ذکر هاذم اللذات کلام موجز مختصر لکن جمع فیه جمیع المواعظ فان من ذکر الموت حقیقة ینغص علیه لذته الحاضرة ویمنعه من تمنیها فی المستقبل ویزهده فیما یؤمله منها لکن النفوس الراکدة والقلوب الغافلة تحتاج الی تکثیر اللفظ وتطویل الوعظ والافقوله علیه السلام اکثروا ذکر هاذم اللذات مع قوله تعالی کل نفس ذائقة الموت مایکفی السامع له والناظر فیه لان ذکر الموت یورث استشعار الانزعاج عن هذه الدار الفانیة والتوجه فی کل لحظة الی الدار الباقیة اذ قد قال العلماء الموت لیس بعدم محض ولا فناء صرف وانما هو انقطاع تعلق الروح بالبدن ومفارقته عنه وتبدل من حال الی حال وانتقال من دار الی دار

(۴) امور خلق میں نصیحت۔ محبت اور مدارات کو مقدم سمجھنا۔ کہتے ہیں جس شخص میں پانچ خصلتیں ہوں وہ سب سے افضل ہے (۱) عبادت الٰہی کا پابند رہے (۲) مخلص ہو (۳) لوگ اسکے شر سے محفوظ رہیں (۴) مخلوق کے مال و دولت سے اپنی اُمید منقطع کر دے (۵) موت کے لیے تیار رہے (تنبیہ الغافلین) موت کے لیے تیار رہنے کے فائدہ کی بابت رسول خدا سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ لوگو۔ لذتوں کو مٹا دینے والی چیز یعنی موت کو بکثرت یاد کیا کرو۔ یہ مصابیح کی قوی حدیثوں میں سے ہے اور اس کے معنے یہ ہیں کہ موت ہر طرح کی لذت کو فنا کر دیتی ہے اُسکا ذکر بکثرت کیا کرو اور اُسکے لیے تیار رہو۔ پیغمبر علیہ السلام کا یہ قول کہ اَکْثِرُوْا ذِکْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ نہایت مختصر اور جامع نصیحت جملہ ہے کیونکہ جو شخص فی الحقیقة موت کو یاد کرتا رہتا ہے اُسکے نزدیک دنیا کی تمام موجودہ لذتیں مکدر ہو جاتی ہیں اور آئندہ کے لیے وہ ایسی لذتوں کی تمنا نہیں کیا کرتا اور اپنی امیدوں سے کنارہ کر لیتا ہے۔ البتہ مخصوص طبیعتوں اور غفلت شعار دلوں کو لمبے چوڑے الفاظ میں نہایت طول طویل وعظ کی ضرورت ہے ورنہ حدیث هاذم اللذات اور آیہ کل نفس ذائقة الموت میں ایسی جامع نصیحت موجود ہے جو سامع و ناظر کے لیے کافی ہو سکتی ہے کیونکہ موت کا تذکرہ دار فانی سے دل اُٹھانے اور ہر لحظہ دار باقی کی طرف متوجہ ہونے کی تحریک پیدا کرتا ہے۔ علماء کا قول ہے کہ محض عدم اور مطلق فنا کو موت نہیں کہتے بلکہ بدن سے روح کے قطع تعلق اُنکی باہمی مفارقت۔ ایک کیفیت سے دوسری کیفیت اور ایک گھر سے دوسرے گھر کیطرف چلے جانیکا نام موت

وهو من اعظم المصائب وقد سماه الله مصيبة حيث قال فاصابتكم مصيبة الموت فالموت هو المصيبة العظمى واعظم منه الغفلة عنه وعدم ذكره وقلة التفكر فيه مع ان فيه وحده عبرة لمن اعتبر وقد قال القرطبي فى تذكرته ان الامة قد اجمعت على ان الموت ليس له سن معلوم ولا زمن معلوم ولا مرض معلوم وانما كان كذلك ليكون المرء على اهبة منه مستعدا له لكن من غلب عليه حب الدنيا والانهماك فى لذائذها لا محالة يغفل عن ذكره ولا يذكره بل ان ذكر عنده يكرهه وينفر منه طبعه لان غلبة حب الدنيا فى قلبه ورسوخ علائقها فيه يمنعه عن التفكر فى الموت الذى هو سبب مفارقتها ولا يحب ذكره وان ذكره يذكره للتاسف على الدنيا ويشتغل بذمه ويزيده ذكره بعدا من الله ولقد اطلنا الكلام فى حق الموت (مجالس الرومى) قال يحيى بن معاذ قدس سره للمستقيم علامات السعى فى طاعة الله تعالى من غير علاقة والنصح للعامة من غير طمع والتعبد للحق مع قلب وجل والاعتبار بما يرى فى الدنيا من غير شهوة والتفكر فى المعاد من غير غفلة (كذا فى الخالصة) فمن كان حاله هكذا بشر عند الموت بالكرامة والسعادة والزلفى روى انه لما حضرت وفاة الشيخ ابى على الروذبادى رحمه الله تعالى فتح عينيه وقال

اور یہ سب سے بڑی مصیبت ہی اسی لیے اللہ تعالی نے آیۃ فَاَصَابَتْکُمْ مُّصِیْبَۃُ الْمَوْتِ مین اس کا نام مصیبت رکھا ہی فی الواقع موت بہت بڑی مصیبت ہی۔ لیکن غفلت کا عادی ہونا اور موت کو یاد نکرنا اور اس سے بیفکر رہنا موت سے بڑھی ہوئی مصیبت ہی۔ حالانکہ عبرت حاصل کرنے والے کے لئے صرف موت ہی بہت کچھ عبرت کا باعث ہوسکتی ہے۔ قرطبی اپنے تذکرہ مین لکھتے ہین اس بات پر اجماع امت ہی کہ موت کا سال اور وقت اور مرض کسیکو معلوم نہین۔ اور یہ پردہ اسلیے ہی کہ آدمی وقت موت کے لیے تیار رہے لیکن جن لوگون پر حُب دنیا غالب ہے اور جو دنیوی لذتون پر مٹے ہوئے ہین وہ تذکرۂ موت سے غافل اور اپنے سامنے اسکے ذکر کو مکروہ جانتے ہین اور اُن کی طبیعتین اس سے نفرت کرتی ہین۔ کیونکہ حُب دنیا کا غلبہ اور اُسکے تعلقات کا رسوخ دل مین موت کے فکر کو آنے ہی نہین دیتا۔ پھر حُب دنیا سے مفارقت کیونکر ہو۔ ایسا آدمی موت کے تذکرہ کو پسند نہین کیا کرتا۔ بلکہ کبھی کبھی صرف دنیا پر اظہار تاسف کے لیے موت کو یاد کر لیا کرتا ہی اور اُسکی بُرائی کرنے لگتا ہی ایسی حالت مین موت کا ذکر اسکے لئے اور زیادہ خدا سے دوری کا باعث ہو جاتا ہی ہمنے موت کے بارہ مین طویل بحث کی ہے (مجالس الرومی) یحیی بن معاذ کا قول ہی کہ ثابت قدم اور راست باز آدمی کی چند علامتین ہین (۱) طاعت الٰہی مین بلا تعلق سعی کرنا (۲) بلا طمع لوگون کی خیر خواہی (۳) خوفزدہ دل کیساتھ عبادت الٰہی بجالانا (۴) بلا خواہش دنیا کے منظرون سے عبرت حاصل کرنا (۵) بلا غفلت امور عاقبت مین فکر کرنا (خالصہ) جسکی ایسی حالت ہوگی اُسی کرامت وسعادت اور قرب الٰہی کی موت کے وقت بشارت دیجائیگی روایت ہے کہ جب شیخ ابو علی رودباری کا آخر وقت ہوا تو آپنے دونون آنکھین کھولکر فرمایا

هذه ابواب السماء قد فتحت وهذه الجنان قد زينت وهذا قائل يقول يا ابا علي وان لم تسألها فقد بلغناك المنزلة

القصوى وان لم تسألها واعطيناك درجة الاكابر وان لم ترجها (حكي) انه لما مات سهل بن عبد الله

التستري رحمه الله تعالى اكب الناس على جنازته وكان في البلد شيخ يهودي عمره قد نيف على السبعين

سنة فسمع الضجة فخرج لينظر ما هو فلما نظر الى الجنازة قال اترون ما ارى قالوا وما ترى قال ارى

قوما ينزلون من السماء ويتبركون بهذه الجنازة ثم اسلم وحسن اسلامه كذا في الروض الفائق

سورة بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الشورى

(وهو الذي يقبل التوبة عن عباده) بالتجاوز عما تابوا منه والقبول يتعدى الى مفعول ثان

بمن وعن لتضمنه معنى الاخذ والتجاوز وقد عرفت حقيقة التوبة وعن علي رضي الله تعالى عنه

هي اسم يقع على ستة معان على الماضي من الذنوب بالندامة ولتضييع الفرائض بالاعادة و

رد المظالم واذابة النفس في الطاعة كما ربيتها في المعصية واذاقتها مرارة الطاعة كما اذقتها

حلاوة المعصية والبكاء بدل كل ضحك ضحكته ويعفو عن السيئات صغيرها وكبيرها لمن يشاء

ويعلم ما يفعلون فيجازي ويتجاوز عن اتقان وحكمة وقرأ حمزة والكسائي وحفص ويعلم

ما تفعلون بالتاء (ويستجيب الذين امنوا وعملوا الصالحات) اي يستجيب الله لهم

کہ آسمان کے دروازے کھلے ہیں اور جنت آراستہ کی گئی ہے اور کہنے والا یہ کہہ رہا ہے کہ اے ابو علی اگرچہ تونے

سوال نہیں کیا تھا مگر ہمنے تجکو اعلے مرتبہ پر پہنچا دیا اور اگرچہ تجکو امید نہ تھی مگر ہمنے تجھے اکابر کا درجہ دے دیا

حکایت سہل بن عبداللہ تستری رحمہ اللہ کا جب انتقال ہوا تو لوگ انکے جنازہ پر ٹوٹ پڑے۔ شہر کا ایک بوڑھا یہودی

جو تقریبا ستر برس کا تھا غل شور کی آواز سنکر باہر نکلا تاکہ حقیقت حال معلوم کرے۔ جب اسکی نظر جنازہ پر پڑی تو

کہا مسلمانو کیا تمکو بھی وہ نظارہ دکھائی دیتا ہے جسے میں دیکھ رہا ہوں۔ لوگوں نے کہا کیا۔ جوابدیا میں

یہ دیکھتا ہوں کہ آسمان سے ایک گروہ اتر رہا ہے اور اس جنازہ سے برکت حاصل کر رہا ہے۔ پھر وہ یہودی

مسلمان ہوگیا اور اسکا اسلام بہت اچھا ہوا۔

سورہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ شورے

وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ۔ یعنی خدا وہ ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول کر لیتا ہے بندے جس گناہ سے رجوع کرلیتے

ہیں اسے درگذر فرما دیتا ہے چونکہ لفظ قبول میں اخذ اور تجاوز کے معنے پائے جاتے ہیں اسلئے من اور عن کیساتھ مفعول ثانی کی

طرف متعدی ہوجاتا ہے۔ توبہ کی حقیقت پہلے معلوم ہوچکی ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ توبہ چھ معنوں میں مستعمل ہے (۱)

گزشتہ گناہوں پر ندامت (۲) ضائع شدہ فرائض کا اعادہ (۳) ادائے حقوق (۴) جسطرح معصیت میں نفس کی

پرورش کی تھی اسیطرح اسے طاعت میں لگائے رکھنا (۵) نفس کو حلاوت گناہ کیطرح تلخی طاعات کا مزہ چکھانا (۶)

گزشتہ ہنسی خوشی کے بدلے رونا وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا الآیۃ یعنی خدا ایمان والوں و نیک لوگوں کی دعا قبول فرماتا ہے

فحذف اللام کما حذف فی واذا کالوھم والمراد اجابۃ الدعاء والاثابۃ علی الطاعۃ فانھا کالدعاء
وطلب لما یترتب علیہا ومنہ قولہ علیہ الصلوۃ والسلام افضل الدعاء الحمد للہ او یستجیبون
للہ بالطاعۃ اذا دعاھم الیہا ویزیدھم من فضلہ علی ما سالوہ واستحقوا واستوجبوا لہ بالاستجابۃ
(والکافرون لھم عذاب شدید) بدل ما للمؤمنین من الثواب والتفضل (قاضی بیضاوی) روی
عن النبی علیہ السلام انہ قال لا یری وجھی ثلاثۃ عاق الوالدین وتارک سنتی ومن ذکرت عندہ
فلم یصل علی صدق من نطق لما نزلت ھذہ الایۃ ورحمتی وسعت کل شیئ تطاول ابلیس علیہ
اللعنۃ فقال انا شیئ من الاشیاء یکون لی نصیب من رحمۃ اللہ وتطاول الیھود والنصاری فلما نزل
قولہ تعالی فساکتبھا للذین یتقون ویؤتون الزکوۃ یعنی ساجعلھا للذین یتقون الشرک
ویؤتون الزکوۃ (والذین ھم بایاتنا یؤمنون) یعنی یصدقون بایاتنا یئس ابلیس من رحمۃ اللہ
تعالی وقالت الیھود والنصاری نحن نتقی الشرک ونؤتی الزکوۃ ونؤمن بایات اللہ تعالی حتی نزل
قولہ تعالی (الذین یتبعون الرسول النبی الامی الذی یجدونہ مکتوبا عندھم فی التوراۃ
والانجیل) یعنی بہ محمد علیہ الصلوۃ والسلام فیئس الیھود والنصاری وبقیت
الرحمۃ للمؤمنین خاصۃ وھذہ الایۃ فی سورۃ الاعراف (تنبیہ الغافلین)

یہاں لام محذوف ہی جیسا کہ واذا کالوھم میں یعنی یستجیب اللہ لھم اور اس سے قبولیت دعا اور طاعت کا
ثواب دینا مراد ہی کیونکہ ثواب طاعت پر مرتب ہونیکی وجہ سے بمنزلہ دعا و طلب کے ہے۔ اسی لیے پیغمبر علیہ السلام
فرماتے ہیں الحمد للہ تمام دعاؤں سے افضل ہی۔ یا یہ معنی ہیں کہ جب اللہ تعالی مومنوں کو طاعت کیطرف
بلاتا ہی تو وہ قبول کر لیتے ہیں۔ اور خدا انکو اپنے فضل کے باعث انکے سوال سے زیادہ عنایت کرتا ہی اور
وہ قبول کرنیکے باعث زیادتی کے مستحق ہیں اور کافروں کیلیے سخت عذاب تیار ہی جو مومنوں کے ثواب اور تفضل
کا بدلہ ہی (بیضاوی) رسول خدا فرماتے ہیں تین شخص میرا منہ نہ دیکھ سکیں گے (۱) والدین کا نافرمان (۲)
سنت کا تارک (۳) میرے تذکرہ کے وقت مجھپر درود نہ بھیجنے والا (حضور کا فرمان بالکل سچ ہی) جبوقت
یہ آیت ورحمتی وسعت کل شیئ (میری رحمت نے ہر چیز کو احاطہ کر لیا ہی) نازل ہوئی شیطان نے کہا میں
بھی ایک چیز ہوں مجھے بھی رحمت کا حصہ ملیگا۔ علی ہذا القیاس یہود و نصارے بھی یہی کہنے لگے لیکن جب یہ
نازل ہوا کہ فساکتبھا للذین یتقون [illegible] یعنی میں اس رحمت کو ان ہی کے لئے لکھونگا۔ جو شرک سے بچتے اور
زکاۃ دیتے اور ہماری آیتوں پر [illegible] شیطان رحمت الہی سے ناامید ہوگیا البتہ یہود و
نصاری [illegible] بچتے۔ زکاۃ دیتے اور خدا کی آیتوں پر ایمان لاتے ہیں اسوقت یہ آیت نازل ہوئی الذین
[illegible] حصہ ہی جو اس نبی امی کی پیروی کرتے ہیں جنکے اوصاف توریت و انجیل میں لکھے
ہوئے [illegible] یہود و نصاری [illegible] ہوگئے اور رحمت صرف مومنوں کا حصہ ہوگئی یہ آیت سورۂ اعراف میں ہے (تنبیہ الغافلین)

قيل العجلة من الشيطان لكن العجلة سنة في خمسة مواضع في دفن الميت وفي تزويج البكر اذا ادركت وفي
اداء الديون وفي التوبة بعد المعصية وفي احضار الطعام للمسافر (تفسير كبير) عن ابي ذر رضي
الله عنه انه قال سمعت رسول الله عليه السلام يقول ان لكل داء دواء ودواء الذنوب الاستغفار
وقال عليه السلام ايها الناس توبوا الى الله فاني اتوب في اليوم مائة مرة وقال عليه السلام من
لم يستغفر الله في كل يوم مرتين فقد ظلم نفسه وعن شداد بن اوس رضي الله عنه انه قال
قال عليه الصلوة والسلام سيد الاستغفار ان يقول العبد اللهم انت ربي لا اله الا انت خلقتني انا
عبدك وانا على عهدك ووعدك ما استطعت اعوذ بك من شر ما صنعت ابوء لك بنعمتك علي
وابوء بذنبي فاغفر لي فانه لا يغفر الذنوب الا انت الحديث (حكاية) كان في بني اسرائيل
شاب عبد الله تعالى عشرين سنة ثم عصاه عشرين سنة ثم نظر يوما في مرآة فرأى في لحيته شعرا
ابيض فحزن لذلك فقال الهي اطعتك عشرين سنة ثم عصيتك عشرين سنة فان رجعت اليك
اتقبلني فسمع قائلا يقول احببتنا فاحببناك فتركتنا فتركناك وعصيتنا فامهلناك فان رجعت
الينا قبلناك (حياة القلوب) حكي عن الشيخ الامام ابي نصر السمرقندي انه قال كان الحسن
البصري في اول حاله شابا مليحا يلبس احسن الثياب ويطوف في دور البصرة ويتفرج
فيها فبينما هو يمشي يوما من الايام اذ رأى امرأة ذات جمال وحسن قامة

کہتے ہیں جلدی کام شیطان کا لیکن پانچ جگہ جلدی کرنا مسنون ہے (۱) مردے کے دفن کرنے میں (۲) لڑکی بالغ
کے نکاح میں (۳) ادائے قرض میں (۴) گناہ کے بعد توبہ کرنے میں (۵) مسافر کے سامنے کھانا حاضر کرنے میں
(تفسیر کبیر) ابوذر کہتے ہیں میں نے رسول خدا کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ہر بیماری کے لیے دوا موجود ہے اور گناہوں کی دوا استغفار
ہے حضور کا قول ہے کہ لوگو خدا کے آگے توبہ کرو کیونکہ میں دن میں سو مرتبہ توبہ کیا کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں جس نے
دن میں دو مرتبہ استغفر اللہ نہ کہا اُس نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ شداد بن اوس سے مروی ہے کہ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں
سید الاستغفار یہ ہے اللھم انت ربی لا الٰہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عہدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک
من شر ما صنعت ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت حکایت بنی اسرائیل کے ایک نوجوان
نے بیس برس عبادت کی پھر بیس برس گناہ کیے پھر ایکدن آئینہ دیکھا تو ڈاڑھی میں سفید بال نظر آیا۔ نہایت غمگین ہوا
اور یہ کہا الٰہی میں نے بیس برس عبادت کی پھر بیس برس گناہ کیے اگر اب تیری طرف رجوع کروں تو کیا تو مجھے قبول
کریگا۔ جواب میں ایک شخص کو یہ کہتے سنا اول تو نے ہمیں دوست رکھا ہم نے تجھے چاہا پھر تو نے ہمیں چھوڑا ہم نے تجھے
چھوڑ دیا۔ تو نے ہماری نافرمانی کی ہم نے تجھے مہلت دی۔ اب تو ہماری طرف رجوع کریگا تو ہم تجھے قبول کرینگے
(حیاۃ القلوب) حکایت شیخ امام ابو نصر سمرقندی کہتے ہیں کہ حسن بصری ابتدائے حالت میں تو خوبرو خوش پوشاک
نوجوان تھے بصرہ میں گشت کرتے پھرا کرتے تھے۔ ایکدن کسی خوبصورت سرو قامت عورت کو دیکھ کر

فمشى خلفها فالتفتت اليه وقالت اما تستحي فقال الحسن ممن فقالت ممن يعلم خائنة الاعين وما تخفي
الصدور فوقع في قلبه شيء ولكن لم يصبر ولم يتمالك نفسه ولم يرجع من خلفها فقالت لما ذا تتبعني قال
لها اني فتنت بعينيك فقالت له اقعد حتى ابعث لك بمرادك فحسب الحسن انه قد شغفها كما
شغفته فقعد فاذا بجارية معها طبق مغطى بمنديل فكشف عن الطبق فاذا عيناها على الطبق
فقالت الجارية له ان سيدتي تقول لا اريد عينا يفتتن بسببها احد فاذا راى وسمع ذلك منها
اقشعر جلده وامسك لحيته بيده وقال اف لك من لحية تكون اقل من امرأة وندم وتاب في تلك
الساعة ورجع الى بيته وبات باكيا فلما اصبح جاء الى دار تلك المرأة لان يستحل منها فاذا هو قفل على
باب دارها فدرس والناعيات ينعين فسال عن ذلك فقيل له قد توفيت صاحبة هذه الدار فانصرف
وبكى الى اخر ثلاثة ايام فرأها في الليلة الثالثة وهي في الجنة جالسة فقال لها اجعليني في حل
قالت جعلتك فيه لاني قد اخذت من الله خيرا كثيرا بسببك فقال لها عظيني قالت اذا خلوت
فاذكر الله تعالى واذا اصبحت وامسيت فاستغفر الله وتب الى الله فقبل قولها وكان مشهورا بين
الناس بالزهد والطاعة واصاب من الدرجة ما اصاب عند الله وكان من اولياء الله تعالى (جواهر البخاري)

اُسکے پیچھے ہو لیے۔ عورت نے پیچھے پھر کر دیکھا اور یہ کہا تجھے شرم نہیں آتی؟ حسن بولے کس سے
عورت نے کہا اُس سے جو خیانت بھری آنکھ اور دل کی پوشیدہ بات کو جانتا ہے اِس سے حسنؒ کے دل میں
کسی قدر اثر ہوا مگر بیقراری کے باعث اپنے نفس کو قابو میں نہ رکھ سکے اور اُسی طرح اُس کے پیچھے لگے رہے
عورت نے کہا تم کیوں آتے ہو۔ حسن بولے میں تیری آنکھوں پر عاشق ہوں وہ بولی۔ اچھا ذرا ٹھیر جاؤ
میں تمہارے مطلوب کو بھیجے دیتی ہوں۔ حسن اِس خیال سے کہ شاید میری طرح یہ بھی مجھپر عاشق ہو گئی
ہے بیٹھ گئے تھوڑی دیر میں ایک لونڈی رومال سے ڈھکا ہوا طبق لیکر آئی۔ حسن نے کھولکر دیکھا تو اُس
طبق میں دونوں آنکھیں رکھی ہوئی تھیں۔ لونڈی بولی میری بیگم فرماتی ہیں کہ میں ایسی آنکھوں کو اپنے
پاس رکھنا نہیں چاہتی جنکے باعث دوسرا شخص مفتون ہو جائے۔ حسنؒ کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔
اور اپنی ڈاڑھی پکڑ کے یہ کہا کہ افسوس تو اس عورت سے بھی کم ہے پھر نہایت ندامت کے بعد اُسیوقت
توبہ کر لی اور اپنے گھر آکر تمام رات روتے رہے صبحکو خطا معاف کرانیکے ارادہ سے اُس عورت کے گھر گئے
دروازہ بند پایا اور رونے پیٹنے والیوں کی آواز سنکر معلوم کیا کہ وہ پاکدامن انتقال کر گئی حسن وہاں سے واپس آکر
تین روز تک روتے رہے۔ تیسری رات خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں بیٹھی ہے۔ حسن نے کہا میری خطا معاف
کرو وہ بولی اچھا معاف کی کیونکہ مجھکو اللہ تعالی نے تیرے سبب بڑے بڑے رتبے عنایت فرمائے ہیں حسن نے
کہا مجھے کچھ نصیحت دو۔ جواب دیا کہ خلوت میں ذکر الٰہی اور صبح شام استغفار اور توبہ کیا کر حسن نے قبول کیا اور زہد و طاعت
کے باعث مشہور عالم ہو گئے۔ اور اللہ تعالی کے نزدیک بڑے بڑے درجے حاصل کیے اور مشہور اولیاء اللہ کے زمرہ میں شمار ہونے لگے

وذکر ان آدم علیه السلام قال ان الله تعالیٰ اعطی امة محمد علیه السلام اربع کرامات ما اعطانیها (الاولی) ان قبول توبتی کان بمکة وامة محمد علیه السلام یتوبون فی کل مکان فیتقبل الله تعالیٰ توبتهم (والثانیة) انی کنت لابسا فلما عصیت جعلنی عریانا وامة محمد یعصون عرایا فیلبسهم الله تعالیٰ (والثالثة) انی لما عصیت فرق بینی وبین امرأتی وامة محمد علیه السلام یعصون ولا یفرق بینهم وبین ازواجهم (والرابعة) انی عصیت فی الجنة فاخرجنی منها وامة محمد علیه السلام یعصون الله خارج الجنة فیدخلونها اذا تابوا (تنبیه الغافلین) وحکی) انه کان فی بنی اسرائیل امرأة بغی وکانت فاتنة للناس بجمالها وکان باب دارها مفتوحا وهی قاعدة فی دارها علی السریر حذاء الباب فکل من نظر الیها افتتن بها فان طلب ان یأتی الیها اتی بعشرة دنانیر او اکثر حتی یؤذن له فی الدخول علیها فمر علی بابها ذات یوم عابد من العباد فوقع بصره علیها فی الدار فافتتن بها وجعل یجاهد نفسه ویدعو الله ان یزول ذلك عن قلبه فلم یزل ولم یملك نفسه حتی باع اقمشته وما کان له وجمع من الدنانیر ما یحتاج الیه فجاء الی باب دارها فامرته بان یسلم ذلك الی جارها وکیل عنها ووعدته وقتا لمجیئه فجاء الیها فی ذلك الوقت وقد تزینت بنفسها وجلست علی السریر فی بیتها فدخل علیها العابد وجلس معها علی السریر فلما مد یده الیها تدارکه الله برحمته وببرکة عبادته وتوبته المتقدمة

روایت ہے کہ آدم ؑ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ کو چار کرامتیں ایسی عنایت کی ہیں جو مجھے بھی نہیں دیں (۱) میری توبہ خاص مکہ میں قبول ہوئی۔ اور امت محمدیہ کی توبہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ قبول فرما لیتا ہے (۲) میں جنت میں کپڑے پہنے ہوئے تھا گناہ کے باعث ننگا کیا گیا۔ امت محمدیہ ننگی ہو کر گناہ کریگی اور اللہ تعالیٰ اُن کا پردہ ڈھانک لیگا (۳) گناہ کی باعث مجھمیں اور میری بیوی حوا میں تفریق کیگئی۔ امت محمدیہ گناہ کریگی لیکن ہم سے اُن میں اور اُنکی بیویوں میں تفریق نہوگی (۴) میں نے جنت میں گناہ کیا تھا اسکے باعث وہاں سے نکالا گیا۔ امت محمدیہ جنت سے باہر گناہ کریگی۔ اور توبہ کے باعث جنت میں داخل کردیجائیگی (تنبیہ الغافلین) **حکایت** بنی اسرائیل میں ایک فاحشہ عورت اپنے جمال کے سبب لوگوں کو لبھایا کرتی تھی۔ اور اپنے گھر کا دروازہ کھولے سامنے کیطرف تخت پر بیٹھی رہتی تھی جو اُسکو دیکھتا عاشق ہو جاتا۔ اور جو اُسکے پاس جانا چاہتا دس دینار یا کچھ زیادہ بیجاتا۔ تب اندر آنے کی اجازت ملتی تھی۔ ایکدن اُدہر سے کسی عابد کا گزر ہوا۔ بیچارہ دیکھتے ہی عاشق ہوگیا۔ نہایت کوشش کے ساتھ خدا سے دعا مانگی کہ یہ وسوسہ دل سے جاتا رہے مگر دل بے قابو ہوگیا اپنا تمام سامان بیچکر دینار جمع کیے۔ اور اُس فاحشہ کے دروازہ پر آیا۔ عورت نے اپنے ہمسایہ کیطرف جو اُسکا دلال تھا اشارہ کرکے کہا کہ یہ دینار اس شخص کے حوالے کرو۔ اور تم فلاں وقت آجاؤ۔ چنانچہ عابد ٹھیک وقت پر پہنچا۔ دیکھا کہ بناؤ سنگار کیے تخت پر بیٹھی ہے عابد اُس کے پاس جا بیٹھا اور جب اُس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ تو پہلے عبادت اور توبہ کی برکت کے باعث عابد کو رحمت الٰہی نے آلیا۔

فوقع في قلبه ان الله يراه في هذه الحالة وقد حبط عمله كله فوقعت الهيبة في قلبه وارتعدت
فرائصه وتغير لونه فنظرت المرأة اليه متغير اللون فقالت ما الذي اصابك قال اني اخاف الله فأذني
لي في الخروج فقالت ويحك ان كثيرا يتمنون الذي حصل لك فاي شيء هذا الذي انت فيه فقال لها
اني اخاف الله والمال الذي دفعته هو لك حلال فأذني لي في الخروج فقالت له الم تعمل هذا العمل قط
قال لا فقالت له من اين انت وما اسمك فاخبرها انه من قرية كذا واسمه كذا فاذنت له في الخروج فخرج من عندها
وهو يدعو بالويل والثبور ويبكي على نفسه فوقعت الهيبة في قلب المرأة ببركة ذلك العابد فقالت
في نفسها ان هذا اول ذنب اذنبه هذا الرجل وقد دخل عليه من الخوف ما دخل واني قد اذنبت منذ
كذا وكذا سنة وان ربه الذي هو يخاف منه هو ربي وخوفي منه ينبغي ان يكون اشد فتابت الى الله
واغلقت بابها عن الناس ولبست ثيابا خلقة واقبلت على الله فكانت في عبادتها ما شاء الله فقالت في
نفسها اني لو انتهيت الى ذلك الرجل فلعله يتزوجني فاكون عنده واتعلم منه امر دينها ويكون عونا لي
على عبادة الله فتجهزت وحملت من الاموال والخدم ما شاءت فانتهت الى تلك القرية وسألت
عنه فاخبر العابد ان امرأة قدمت تسأل عنه فخرج العابد اليها

دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ خدا مجھے اس حالت میں دیکھ رہا ہے اور میرے تمام عمل نابود ہو گئے ہیں۔ دل پر
ہیبت چھا گئی۔ شانوں کا گوشت کانپ اٹھا۔ رنگ متغیر ہو گیا۔ عورت دگرگوں حالت دیکھکر کہنے لگی کہ اے
شخص تجھ پر کیا مصیبت پڑ گئی۔ عابد نے کہا میں خدا سے ڈرتا ہوں مجھے یہاں سے چلے جانے کی اجازت دو۔
وہ بولی افسوس جو بات تجھے اسوقت میسر ہے ہزاروں اسکے تمنائی ہیں۔ تجھے یکایک کیا ہو گیا۔ عابد نے
جواب دیا کہ میں خدا سے ڈرتا ہوں۔ اور جو مال تجھے دے چکا ہوں معاف کرتا ہوں۔ مجھے یہاں سے نکل جانے دے
عورت بولی کیا تم نے ایسا فعل کبھی نہیں کیا۔ اُسنے کہا نہیں۔ عورت نے نام اور مقام پوچھا۔ عابد نے دونو
باتیں بتا دیں۔ عورت نے نکل جانے کی اجازت دی۔ عابد اپنے آپ کو نفرین کرتا اور اپنی حالت پر روتا ہوا
وہاں سے نکل آیا۔ اس سے عورت کے دل پر ہیبت طاری ہو گئی۔ اور اپنے دل میں کہنے لگی کہ یہ اس شخص کا
پہلا گناہ تھا تاہم خوف الٰہی نے اسکے دل پر کس قدر تسلط کیا ہے۔ میں برسوں سے گناہ کر رہی ہوں حالانکہ
اُس کا اور میرا خدا جس سے خوف کرنا چاہیے ایک ہی ہے میرا فرض ہے کہ اُس شخص کی نسبت خدا سے بہت
زیادہ خوف کروں۔ چنانچہ اس عورت نے توبہ کرکے گھر کا دروازہ بند کر لیا اور پرانے کپڑے پہن کر خدا کیطرف متوجہ
ہو گئی۔ اور دنوں عبادت میں مصروف رہی۔ ایکدن اپنے دل میں کہا کہ اُس شخص سے ملنا چاہیے شاید وہ مجھے
نکاح کرلے اور میں اُسکے پاس رہکر دینی مسائل سیکھ لوں۔ اور وہ عبادت الٰہی کے متعلق میرا مددگار رہے چنانچہ
بہت سا مال و خادم ہمراہ لیکر اپنے گھر سے چل نکلی۔ اور اُس عابد کی بستی میں پہنچی۔ پتا پوچھا
کسی نے عابد سے جا کہا کہ ایک عورت آپ کو پوچھتی پھرتی ہے۔ عابد آیا۔

فلما رأته المرأة كشفت عن وجهها لكي يعرفها فلما عرفها العابد تذكر الذي كان بينه وبينها فصاح صيحة فخرجت روحه فبقيت المرأة حزينة وقالت اني خرجت لاجله وقد مات فهل احد من اقربائه يحتاج الى امرأة فقالوا ان له اخا صالحا ولكنه معسر ليس له مال فقالت لا باس فان لي من المال ما فيه غناء فجاء اخوه فتزوج بها فولد بينهما سبعة من البنين كلهم صاروا انبياء في بني اسرائيل ببركة التوبة والحمد لله (كذا نقل عن البخاري عليه رحمة الباري) قال الامام الزندوستي رحمه الله تعالى سمعت الامام ابا محمد عبد الله بن الفضل يقول قالت الحكماء من رزق اربعا لم يحرم اربعا من رزق الدعاء لم يحرم الاجابة لقوله تعالى ادعوني استجب لكم ومن رزق الاستغفار لم يحرم المغفرة لقوله تعالى انه كان غفارا ومن رزق الشكر لم يحرم المزيد لقوله تعالى لئن شكرتم لازيدنكم ومن رزق التوبة لم يحرم القبول لقوله تعالى وهو الذي يقبل التوبة عن عباده ويعفو عن السيئات (كذا في روضة العلماء) عن ابي هاشم الصوفي رحمه الله تعالى قال اردت البصرة فجئت الى سفينة اركبها وفيها رجل معه جارية فقال الرجل ليس ههنا موضع فسألته الجارية ان يحملني ففعل فلما سرنا دعا الرجل بالغداء فوضع فقالت ادع ذلك المسكين ليتغدى معنا فجئت على انني مسكين

عورت نے شناخت کیلئے چہرے سے برقع اٹھا دیا۔ عابد نے اُسے پہچان لیا اور اُسے گزشتہ واقعہ یاد آگیا۔ پھر ایک چیخ ماری جس سے فوراً عابد کی روح نکل گئی۔ غمزدہ عورت نے کہا کہ میں جسکے لیے نکلی تھی وہ انتقال کر گیا۔ کیا اسکے رشتہ داروں میں کوئی ایسا شخص ہے جسکو عورت کی ضرورت ہو۔ لوگوں نے کہا اسکا ایک بھائی نہایت نیک آدمی ہے لیکن مال وغیرہ کچھ نہیں رکھتا مفلس ہے۔ عورت بولی میرے پاس اسقدر مال ہے کہ اسکی ضرورت کو کافی ہوگا چنانچہ اُس عابد کا بھائی آیا اور نکاح ہوگیا پھر اُس عورت کے پیٹ سے سات بچے پیدا ہوئے اور سب کے سب توبہ کی برکت سے بنی اسرائیل میں پیغمبر کیے گئے (منقول از امام بخاری)۔ امام زندوستی کا قول ہے کہ میں نے امام ابو محمد عبداللہ بن الفضل کو یہ کہتے سنا ہے کہ حکماء کا قول ہے جس شخص کو چار چیزیں ملیں وہ چار چیزوں سے محروم نہیں رہتا (۱) جسکو دعا کی توفیق ملی وہ قبولیت سے محروم نہیں رہتا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ادعونی استجب لکم (۲) جسکو استغفار کی توفیق ملی وہ مغفرت سے محروم نہیں رہتا۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہے انہ کان غفارا (۳) جسکو شکر کی توفیق دی گئی وہ ازدیاد نعمت سے محروم نہیں رہتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لئن شکرتم لازیدنکم (۴) جسکو توبہ کی توفیق [illegible] سے محروم نہیں رہتا اللہ تعالیٰ کا قول ہے وھو الذی یقبل التوبۃ [illegible] ابو ہاشم صوفی فرماتے ہیں میں نے بصرہ جانیکا ارادہ کیا [illegible] موجود تھا مجھسے کہنے لگا یہاں جگہ نہیں ہے۔ لونڈی بولی کہ اس [illegible] اس شخص نے کھانا طلب کیا [illegible]

فلما تغدينا قال يا جارية هاتي شرابك فشرب وامرها ان تسقيني فقلت يرحمك الله ان للضيف حقا فتركني فلما رب فيه الشراب قال يا جارية هاتي عودك وهاتي ما عندك فاخذت العود وغنت ثم التفت الرجل الي فقال اتحسن مثل هذا فقلت عندي ما هو احسن وخير منه فقال قل فقلت اعوذ بالله من الشيطان الرجيم ثم قرأت اذا الشمس كورت واذا النجوم انكدرت واذا الجبال سيرت فجعل الرجل يبكي فلما انتهيت الى قوله تعالى واذا الصحف نشرت قال يا جارية اذهبي فانت حرة لوجه الله تعالى والقي ما معه من الشراب وكسر العود ثم دعاني فاعتنقني وقال يا اخي اترى ان الله يقبل توبتي فقلت ان الله يحب التوابين ويحب المتطهرين وواخيته واصطحبنا بعد ذلك اربعين سنة حتى مات فرايته في المنام فقلت له الى اين صرت قال الى الجنة قلت بماذا قال بقرأتك علي واذا الصحف نشرت انتهى من الموعظة

سورة الشورى
بسم الله الرحمن الرحيم

الله لطيف بعباده (بربهم بصنوف من البر لا تبلغها الا فهام (يرزق من يشاء) اي يرزقه كما يشاء فيخص كلا من عباده بنوع من البر على ما اقتضته حكمته (وهو القوى) الباهر القدرة (العزيز) المنيع الذي

چنانچہ جب ہم کھانا کھا چکے تو اس شخص نے شراب مانگی اور خود پیکر مجھے پلانے کا حکم دیا۔ پھر لونڈی سے عود بجانے کی فرمائش کی۔ اُس نے عود لیکر ڈھب لگا یا بجایا۔ اسکے بعد وہ شخص میری طرف متوجہ ہوکر کہنے لگا کیا تمکو اس سے بہتر کوئی چیز یاد ہے۔ میں نے کہا ہاں۔ اسنے کہا سناؤ میں نے اعوذ باللہ پڑھکر یہ آیتیں سنائیں اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ۔ وہ شخص رو پڑا۔ اور جب میں وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ پر پہنچا تو اسنے کہا۔ اے لونڈی چلی جا۔ میں نے تجھکو خدا کے لئے آزاد کیا پھر شراب پھینکی اور عود توڑ پھوڑ کر رکھدیا۔ اور مجھے بلاکر گلے لگایا اور یہ کہا کیوں بھائی جان اللہ تعالی میری توبہ قبول کریگا ؟ میں نے کہا خدا توبہ کرنے والوں اور پاک لوگوں کو دوست رکھتا ہے۔ پھر میں نے اُس سے بھائی چارہ کرلیا اور ہم دونوں چالیس سال تک ایک جگہ رہے۔ مرنے کے بعد میں نے خواب میں دیکھکر اُس سے یہ پوچھا کہ بتاؤ کہاں ٹھکانا ملا۔ اُس نے کہا جنت میں۔ میں نے کہا کس سبب سے جواب دیا تمھارے وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ پڑھنے سے۔

سورة الشورى
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ الآیۃ۔ اللہ تعالی اپنے بندوں پر مہربان ہے اُن کو طرح طرح کی خوبیوں کے ساتھ اس طرح پالتا ہے کہ سمجھ کام نہیں کرتی جسکو جیسی چاہتا ہے روزی عنایت فرماتا ہے یعنی حسب تقاضائے حکمت ہر کسی کو ایک نوع کے خوبی کے ساتھ مخصوص کردیتا ہے اور وہ ایسا غالب اور صاحب قدرۃ ہے کہ مغلوب نہیں ہوتا۔

من كان يريد حرث الآخرة ثوابها شبه بالزرع من حيث انه فائدة تحصل بعمل الدنيا ولذلك قيل الدنيا مزرعة الآخرة والحرث في الاصل القاء البذر في الارض ويقال للزرع الحاصل منه

نزد له في حرثه فنعطيه بالواحدة عشرا الى سبعمائة فما فوقها ومن كان يريد حرث الدنيا نؤته منها شيئا منها على ما قسمنا له وما له في الآخرة من نصيب اذ الاعمال بالنيات ولكل امرئ ما نوى (قاضي بيضاوی) عن انس بن مالك عن النبي عليه الصلوة والسلام انه قال ان الله تعالى خلق بحرا من نور تحت العرش ثم خلق ملكا له جناحان احدهما بالمشرق والآخر بالمغرب وراسه تحت العرش ورجلاه تحت الارض السابعة فاذا صلى العبد على في شهر شعبان امر الله تعالى ذلك الملك ان يغمس في ماء الحياة فيغمس ذلك الملك ثم يخرج منه فينفض جناحيه فيقطر من كل ريشة قطرات فيخلق الله تعالى من كل قطرة ملكا يستغفر له الى يوم القيمة (زبدة الواعظين) قيل الله لطيف بهم بالارزاق من الطيبات ولم تدفع اليهم جملة وقيل الله لطيف بعباده يعني يرحم من لا يرحم نفسه بالعناية والرحمة وبالشوق الى طاعته وطاعة رسوله بعد الرجوع عن صفة المنافقين وقيل الله لطيف بعباده يعني يرحم التائبين والمستغفرين قال عليه الصلوة والسلام ما من صوت احب الى الله تعالى من صوت عبد مذنب تائب الى الله تعالى

مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ الآیۃ جو شخص آخرت کی کھیتی چاہتا ہے ہم اُسکی کھیتی میں برکت دیتے ہیں کھیتی سے مراد ثواب ہے وجہ تشبیہ یہ ہے کہ دونوں چیزیں عمل دنیوی سے حاصل ہوتی ہیں۔ اسی لیئے دنیا کو مزرعۃ الآخرۃ کہتے ہیں۔ حرث بمعنی تخم ریزی و بمعنی زرع دونوں طرح آیا ہے۔ اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہے ہم اُسکی قسمت کے مطابق اُسے کچھ دے ڈالتے ہیں اور اسکے لئے آخرت کا حصہ نہیں رہتا کیونکہ اعمال کی بنا نیت پر ہے ہر شخص کو نیت کا پھل ملیگا (بیضاوی) انس بن مالک رسول خدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے عرش کے نیچے نور کا ایک دریا پیدا کیا پھر دو پروں کا ایک فرشتہ مخلوق فرمایا اسکا ایک پر مشرق میں ہے ایک مغرب میں۔ سر عرش کے اوپر اور پانوٴ ساتویں زمین کے نیچے ہیں۔ ماہ شعبان میں جو شخص درود بھیجتا ہے اللہ تعالی اس فرشتہ کو ماء الحیاۃ میں غوطہ کھانیکا حکم دیتا ہے۔ فرشتہ غوطہ کھانے کے بعد اپنے پر جھاڑتا ہے اس سے جس قدر قطرے ٹپکتے ہیں اللہ تعالی ہر قطرہ سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جو درود بھیجنے والے کے لیے قیامت تک استغفار کرتا رہتا ہے (زبدۃ الواعظین) بعض نے اللہ لطیف الآیۃ کے یہ معنے بتائے ہیں کہ خداوند انکو پاک روزی عنایت کرتا ہے اور بمقتضائے حکمت ایک ہی بار نہیں دے ڈالتا بعض کا قول ہے کہ خدا اُس بندہ پر رحم کرتا ہے جو اپنے نفس پر رحم نہیں کرتا۔ اور صفت نفاق سے تائب ہونے کے بعد اپنے اپنے رسول کی طاعت کا شوق عطا فرماتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ خدا توبہ و استغفار کرنیوالوں پر رحم کرتا ہے۔ پیغمبر عم فرماتے ہیں خدا کو توبہ کرنے والے گنہگار کے کلمات توبہ تمام کلمات سے زیادہ پسندیدہ ہیں

فيقول لبيك يا عبدي سل ما تريد وقيل الله لطيف اي رفيق وقيل الله لطيف بالبر والاحسان حيث لا يهلكهم بمعاصيهم ويرزق من يعصيه وقيل الله لطيف اي الذي يستقل الكثير من عطائه ويستكثر القليل من الطاعة من عباده حيث قال في كلامه القديم قل متاع الدنيا قليل (زهرة الرياض) وقال بعضهم الله لطيف بعباده في العرض والمحاسبة كما جاء في الخبر يؤتى بعبد يوم القيمة ونعرض سيئاته فيقول الله تعالى اما استحييت مني اذ عصيتني فيرفع العبد صوته ببكاء شديد فيقول الله تعالى اخفض صوتك حتى لا يسمع محمد ولا يعرف اني سترتها في الدنيا وانا اغفرها اليوم فيبكي اشد منه من فرحه فيسمع محمد عليه الصلوة والسلام فيقول الهي انت ارحم الراحمين هبه مني فيقول الله تعالى وهبتك ولا تحزن يا حبيبي (زهرة الرياض) عن النبي عليه السلام انه قال فضل شعبان على سائر الشهور كفضلي على سائر الانبياء وفضل رمضان على سائر الشهور كفضل الله تعالى على عباده كما قال الله تعالى ويختار ما كان لهم الخيرة لان النبي عليه السلام كان يصوم شعبان كله ويقول يرفع الله اعمال العباد كلها في هذا الشهر وقال عليه الصلوة والسلام اتدرون لم سمي شعبان قالوا الله ورسوله اعلم قال لانه يتشعب فيه خير كثير (روضة العلماء) اخرج مسلم عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه

اسوقت ارشاد ہوتا ہے کہ اے بندے مانگ کیا مانگتا ہے بعض نے لطیف بمعنی رفیق کہا ہے بعض کا قول ہے خدا اسلیے لطیف ہے کہ گناہوں کے سبب ہلاک نہیں کرتا۔ بلکہ روزی دیتا رہتا ہے بعض کے نزدیک لطیف وہ ہے جو بہت سی عطا کو کم اور تھوڑی سی طاعت کو بہت جانے چنانچہ خود فرماتا ہے قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ (زہرة الریاض) بعض کے نزدیک اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالی پیشی اور حساب کے وقت اپنے بندوں پر مہربان ہوگا چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ کسی بندہ کے سامنے قیامت کے دن اُس کے گناہ پیش کیے جائینگے اور اللہ تعالی یہ فرمائیگا کہ گناہ کرتے وقت تو مجھسے نہ شرمایا۔ یہ سنکر وہ آواز بلند رونے لگیگا ارشاد ہوگا کہ اپنی آواز پست کر نے کہین ایسا نہ ہو کہ محمد سن پائین ہمنے دنیا مین تیری پردہ پوشی کی اور آج مغفرت فرمادی۔ اسوقت وہ خوشی کے مارے اور زیادہ روئیگا یہانتک کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سن لینگے اور یہ فرمائینگے الہی تو ارحم الراحمین ہے میرے سبب اسے بخشدے حکم ہوگا کہ ہمنے بخشدیا اے حبیب تم اسکا غم نکرو (زہرة الریاض) پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ شعبان کو دیگر مہینون پر ایسی فضیلت ہے جیسی مجکو دیگر انبیا پر۔ اور رمضان کی فضیلت دیگر مہینون پر ایسی ہے جیسی اللہ تعالی کی فضیلت بندونپر چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ الآية پیغمبر علیہ السلام تمام شعبان کی روزے رکھتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ اللہ تعالے بندون کے تمام اعمال اس مہینے مین اٹھاتا ہے۔ آپکا قول ہے کہ کیا تم جانتے ہو اس مہینے کا نام شعبان کیون کہا گیا لوگون نے کہا خدا و رسول ہی کو معلوم ہے فرمایا اسلیے کہ اسمین نیکیان بکثرت ہوتی ہین (روضة العلماء) مسلم نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے

انه قال قال عليه الصلوة والسلام جعل الله تعالى الرحمة مائة جزء فامسك عنده تسعة وتسعين وانزل فى الارض جزأ واحدا فمن ذلك تتراحم الخلائق حتى ترفع الدابة حافرها عن ولدها خشية ان يصيبه الضرر (وفى رواية لمسلم) واخر تسعة وتسعين يرحم الله تعالى بها عباده يوم القيمة (طريقة محمدية) عن ابى هريرة رضى الله تعالى عنه انه قال قال عليه السلام اتانى جبرائيل لليلة النصف من شعبان فقال يا محمد هذه الليلة ليلة تفتح فيها ابواب السماء وابواب الرحمة فقم وصل وارفع راسك ويديك الى السماء فقلت يا جبرائيل ما هذه الليلة فقال هذه ليلة يفتح فيها ثلثمائة باب من الرحمة فيغفر الله تعالى لجميع من لا يشرك بالله شيئا الا من كان ساحرا او كاهنا او مشاحنا او مدمن خمر او مصرا على الزنا واكل الربوا وعاق الوالدين والنمام وقاطع الرحم فان هؤلاء لا يغفر لهم حتى يتوبوا ويتركوا فخرج النبى عليه السلام فصلى وبكى فى سجوده وهو يقول اللهم انى اعوذ بك من عقابك وسخطك ولا احصى ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك فلك الحمد حتى ترضى (زبدة الواعظين) وعن يحيى بن معاذ انه قال ان فى شعبان خمسة احرف يعطى بكل حرف عطية للمؤمنين بالشين الشرف والشفاعة وبالعين العزة والكرامة وبالباء البر وبالالف الالفة وبالنون النور ولذا قيل رجب لتطهير البدن وشعبان لتطهير القلب ورمضان لتطهير الروح

کہ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں۔ اللہ تعالی نے رحمت کے سو حصے کر ننانوے حصے تو اپنے پاس رکھ لیے اور ایک حصہ دنیا میں نازل فرمایا۔ مخلوق میں باہمی ترحم و محبت اسی کے باعث ہے اور یہی سبب ہے کہ چوپایہ اپنا کھر الگ اٹھا لیتا ہے کہ بچہ کو تکلیف نہ پہنچے۔ مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ رحمت کے ننانوے حصے اسلئے رکھے ہیں کہ اللہ تعالی قیامت کے دن انکے باعث اپنے بندوں پر رحم کریگا (طریقہ محمدیہ) ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں۔ شعبان کی پندرہویں شب کو جبریلؑ میرے پاس آئے اور یہ فرمایا کہ اس شب آسمان اور رحمت کے دروازے کھلتے ہیں اٹھکر نماز پڑھیے۔ اور اپنا سر اور ہاتھ آسمان کیطرف اٹھایئے میں نے کہا یہ کیسی رات ہے۔ جبریلؑ نے جواب دیا اسمیں رحمت کے تین سو دروازے کھلتے ہیں اور مشرک کے سوا سب کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ البتہ جادوگر۔ کاہن۔ کینہ ور۔ دائم الخمر۔ زناکار۔ سود خوار۔ نافرمان والدین۔ چغلخور۔ قاطع رحم کی بخشش نہیں ہوتی جبتک توبہ نکریں اور اپنے فعل کو چھوڑ نہ دیں۔ چنانچہ پیغمبر علیہ السلام نکلے۔ اور نماز پڑھی۔ اور سجدہ میں زار زار روئے اور یہ دعا پڑھتے رہے اللھم انی اعوذ بك من عقابك وسخطك ولا احصى ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك فلك الحمد حتى ترضى (زبدۃ الواعظین) یحیی بن معاذ کا قول ہے کہ شعبان میں پانچ حرف ہیں۔ ہر حرف کے مقابلہ میں مومن کو ایک عطیہ دیا جاتا ہے۔ شین سے شرف و شفاعۃ۔ عین سے عزت و کرامت۔ بے سے بر۔ الف سے الفت۔ نون سے نور۔ اسلیئے کہا گیا ہے کہ رجب پاکی جسم اور شعبان پاکی دل اور رمضان پاکی روح کے لیئے ہے

فان من یطہر البدن فی رجب یطہر القلب فی شعبان ومن یطہر القلب فی شعبان یطہر الروح فی رمضان فان لم یطہر البدن فی رجب والقلب فی شعبان فمتی یطہر الروح فی رمضان ولذا قال بعض الحکماء ان رجب للاستغفار من الذنوب وشعبان لاصلاح القلب من العیوب ورمضان لتنویر القلوب ولیلۃ القدر للتقرب الی اللہ تعالیٰ زبدۃ الواعظین، روی عن النبی علیہ السلام انہ قال من صام ثلاثۃ ایام من اول شعبان وثلاثۃ من اوسطہ وثلاثۃ من اٰخرہ کتب اللہ لہ ثواب سبعین نبیا وکان کمن عبد اللہ تعالیٰ سبعین عاما وان مات فی تلک السنۃ مات شہیدا وقال علیہ السلام من عظم شعبان واتقی اللہ تعالیٰ وعمل بطاعتہ وامسک نفسہ عن المعصیۃ غفر اللہ تعالیٰ ذنوبہ وامنہ من کل ما یکون فی تلک السنۃ من البلایا والامراض کلہا زبدۃ الواعظین، حکی عن محمد بن عبد اللہ الزاہدی انہ قال مات صدیقی ابو حفص الکبیر فصلیت علی جنازتہ ولم ازر قبرہ ثمانیۃ اشہر ثم قصدت زیارتہ وقت اللیل فرایتہ متغیر اللون مصفر الوجہ فسلمت علیہ فلم یرد السلام علی فقلت سبحان اللہ لم ترد علی السلام فقال رد السلام عبادۃ ونحن مقطوعون عن العبادۃ فقلت لہ ما لی اراک متغیر اللون وقد کنت حسن الوجہ فقال لما وضعت فی قبری جاء ملک قام علی راسی وقال یا شیخ السوء

رجب میں بدن کو پاک کرنے والا شعبان میں دل کو پاک کر لیتا ہے اور شعبان میں دل کو پاک کرنے والا رمضان میں روح کو مطہر بنا لیتا ہے۔ پھر جس نے رجب میں بدن کو اور شعبان میں دل کو پاک نہ کیا وہ رمضان میں روح کو ہرگز پاک نہیں کر سکتا۔ اسی لیے بعض حکماء نے کہا ہے کہ رجب استغفار کے شعبان اصلاح قلب کے۔ رمضان روشنی دل کے اور لیلۃ القدر اللہ تعالیٰ سے قربت حاصل کرنے کے لیے ہے (زبدۃ الواعظین)

پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ جسنے تین روزے شعبان کی اول تین اوسط اور تین آخر میں رکھے لیے اللہ تعالیٰ اسکے لیے ستر پیغمبروں کا ثواب لکھتا ہے۔ اور وہ ایسا ہو جاتا ہے گویا ستر برس عبادت کی۔ اور اگر اس سال میں مر گیا تو شہید مریگا۔ حضور کا قول ہے جسنے شعبان کی تعظیم کی۔ خدا سے ڈرا۔ نیک عمل کیے اور اپنے آپکو گناہ سے بچایا اللہ تعالیٰ اسکی مغفرت کر دیگا۔ اور اس سال اُسے تمام بلاؤں اور بیماریوں سے محفوظ رکھے گا (زبدۃ الواعظین) حکایت محمد بن عبد اللہ زاہدی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے دوست ابو حفص کبیر کی وفات کے بعد اُنکی جنازہ کی نماز پڑھی۔ پھر آٹھ مہینے تک اُنکی قبر پر نہ گیا۔ بعدہٗ ایکدن زیارت قبر کا ارادہ کیا اور رات کو خواب میں یہ دیکھا کہ ابو حفص کا چہرہ زرد اور رنگ متغیر ہے۔ میں نے سلام کیا۔ اُنھوں نے جواب نہ دیا۔ میں نے کہا سبحان اللہ آپ جواب کیوں نہیں دیتے۔ فرمایا سلام کا جواب دینا عبادت ہے اور ہم اب عبادت سے مستثنیٰ ہو گئے ہیں۔ میں نے کہا آپ تو خوبصورت آدمی تھے۔ یہ چہرہ اور رنگ متغیر کیوں ہے۔ اُنھوں نے کہا جب میں قبر میں رکھا گیا تو ایک فرشتہ میرے سر پر کھڑا ہوا اور مجھے برا شیخ کہکر پکارا

وعد ذنوبي وسوء افعالي وضربني بعمود فاشتعل جسدي نارا ثم تكلم معي قبري [illegible] قال اما
استحييت من ربي ثم ضغطني ضغطة حتى اختلفت اضلاعي وانقطعت مفاصلي وبقيت
في العذاب الى الليلة التي اهل فيها هلال شعبان فاذا انا بمناد ينادي من فوقي ايها الملك ارفع
عنه فانه احيا ليلة من شعبان في عمره وصام يوما من ايامه فرفع الله تعالى العذاب عني بحرمة
قيامي ليلة من شعبان وصيام يوم منه ثم بشرني بالجنة والرحمة ولذا قال النبي عليه السلام
من احيا ليلة العيدين وليلة النصف من شعبان لم يمت قلبه حين تموت القلوب (زهرة
الرياض) روي عن عطاء بن يسار رضي الله تعالى عنه انه قال ما من ليلة بعد ليلة القدر
افضل من ليلة نصف شعبان وقد ورد في فضلها احاديث اخر متعددة وكان التابعون
من اهل الشام كخالد بن معدان ومكحول ولقمان بن عامر وغيرهم رحمهم الله يعظمونها
ويجتهدون بالعبادة فيها فلما اشتهر ذلك عنهم في البلدان اختلف الناس في ذلك فمنهم
من قبله منهم ووافقهم على تعظيمها لكن اكثر العلماء من اهل الحجاز انكروا ذلك وقالوا
ذلك كله بدعة والحق ان المؤمن اذا اشتغل في تلك الليلة الخاصة بانواع العبادات من
الصلوة والتلاوة والذكر والدعاء يجوز ولا يكره واما الاجتماع فيها في المساجد والجوامع
لصلوة النافلة بالجماعة الكثيرة كما هو المعتاد في زماننا فيكره

میرے گناہ اور بدفعلیاں ایک ایک کرکے گنیں۔ اور گرز ماری۔ میرے تمام بدن میں آگ بھڑک اُٹھی
پھر قبر نے مجھسے کہا کہ تجھے میرے پروردگار سے شرم نہ آئی۔ پھر ایسا بھینچا کہ میری پسلیاں ادہر کی ادہر ہوگئیں
جوڑ بند سب کھل گئے۔ اور میں شعبان کی پہلی تاریخ تک اسی عذاب میں رہا۔ اسوقت ایک ندا آئی کہ فرشتو
اس سے عذاب اُٹھالو۔ کیونکہ اسنے تمام عمر شعبان میں شب بیداری کی ہی اور اسی مہینے میں کبھی روزہ
رکھا ہی۔ چنانچہ اللہ تعالی اس شب بیداری اور روزہ کی برکت سے عذاب موقوف کرکے مجھے جنت اور رحمت کی
بشارت دی۔ اسیلئے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ جو شخص شب عیدین اور شب نصف شعبان میں بیدار رہیگا
دلوں کے مُردہ ہونیکے وقت اُسکا دل ہرگز نہ مریگا (زہرة الریاض) عطاء بن یسار کا قول ہی کہ شب [illegible]
رات شب نصف شعبان سے افضل نہیں ہی۔ اسکی فضیلت میں دیگر چند احادیث وارد [illegible]
تابعی مثلاً خالد بن معدان اور مکحول۔ اور لقمان بن عامر وغیرہ اس کی تعظیم کرتے [illegible]
متعلق نہایت کوشش کیا کرتے تھے پھر جب شہروں میں یہ بات مشہور ہوگئی تو [illegible]
تعظیم نصف شعبان کی بابت اُنکی پیروی کی۔ مگر حجاز کے اکثر علمائے انکار [illegible]
کہ اگر مومن اس شب انواع عبادت مثلاً نماز و تلاوت اور ذکر [illegible]
البتہ جماعت سے نفل پڑھنے کے لئے مسجدوں میں جمع ہونا جیسا کہ [illegible]

وهذا قول الاوزاعی امام اهل الشام وعالمهم وفقیههم وکذا اسراج السرج الکثیرة فی المساجد وایقاد القنادیل الکثیرة فی الجوامع فی تلك اللیلة لایجوز لما ذکر فی القنیة ان اسراج السرج الکثیرة لیلة البراءة فی السکك والاسواق بدعة وکذا فی المساجد ویضمن القیم بل لو ذکره الواقف وشرطه لایعتبر ذلك الشرط شرعا وان لم یکن من مال الوقف بل تبرع به یکون ذلك تبذیرا واضاعة المال والتبذیر حرام بنص القرآن وقد نهی النبی علیه الصلوٰة والسلام عن اضاعة المال واعتقاد ان ذلك قربة من اعظم البدع واقبح السیئات وکذا التنفل فی تلك اللیلة بالجماعة الکثیرة بدعة قبیحة یجب الاجتناب عنها لان الفقهاء قد اتفقوا علی کراهة الجماعة فی النوافل ما عدا التراویح والاستسقاء والکسوف اذا کان سوی الامام اربعة والصلوٰة التی تصلی فی تلك اللیلة بالجماعة الکثیرة وتسمی صلوٰة البراءة بدعة ایضا لعدم وقوعها فی الصحابة رضوان الله تعالی علیهم اجمعین والتابعین رحمهم الله تعالی بل انما ظهرت بعد المائة الرابعة من الهجرة فانها احدثت فی المسجد الاقصی سنة ثمان واربعین واربعمائة واصلها علی ما ذکره الامام الطرطوسی ان رجلا قدم بیت المقدس فقام یصلی لیلة النصف من شعبان فی المسجد الاقصی فاحرم خلفه واحد ثم ثان ثم ثالث ثم رابع فما اتمها الا وهی جمع کثیر ثم جاء فی العام الاتی فصلی معه خلق کثیر

یہ اہل شام کے عالم و فقیہ امام اوزاعی کا قول ہے- علی ہذا القیاس اِس شب کو مسجدوں میں بکثرت چراغ و قندیلیں روشن کرنی ناجائز ہیں- کیونکہ قنیہ میں مذکور ہے کہ شب برات میں مسجدوں کوچوں اور بازاروں میں بکثرت چراغ جلانے بدعت ہیں- جلانے والا تیل وغیرہ کی قیمت کا ضامن ہوگا- اور اگر وقف کرنیوالے نے اِس بات کو شرط کر لیا ہے تو یہ شرط شرعًا ناجائز ہوگی- اور اگر مالِ وقف سے نہو بلکہ کسی نے تبرعًا تیل وغیرہ دیدیا ہو تو یہ صرف بیجا اور اضاعتہ مال میں داخل ہے جسکو نص قرآنی نے حرام فرمایا ہے- اور رسول خدا نے بھی اضاعتہ مال سے ممانعت فرمائی ہے اور یہ اعتقاد کرنا کہ یہ کار ثواب ہے بہت بڑی بدعت اور سخت گناہ ہے اسیطرح اِس شب میں جماعت سے نفل پڑھنے ایسی قبیح بدعت ہے جس سے پرہیز کرنا لازم ہے کیونکہ فقہاء نے بجز تراویح اور نماز استسقاء اور صلوٰۃ کسوف کے بشرطیکہ امام کے سوا چار آدمی اور ہوں نوافل کی جماعت کی مکروہ ہونے پر اتفاق کیا ہے- اور وہ نماز جو اِس شب بڑی جماعت سے ادا کیجاتی ہے اور جسکا نام لوگوں نے صلوٰۃ البراءۃ رکھ لیا ہے بدعت ہے کیونکہ صحابہ اور تابعین سے اسکا ثبوت نہیں ملتا بلکہ یہ نماز چوتھی صدی ہجری کے بعد مقرر کیگئی ہے- یہ نماز ۴۴۸ھ ہجری میں اول اول مسجد اقصیٰ میں پڑھی گئی- اِسکا سبب امام طرطوسی نے یہ لکھا ہے کہ ایک شخص بیت المقدس میں آیا- اور پندرہویں شعبان کو بوقت شب نفل پڑھنے لگا- اُسکے پیچھے ایک اور آدمی نے نیت باندہ لی اسکی دیکھا دیکھی دوسرا آکھڑا ہوا- علی ہذا القیاس تیسرا اور چوتھا آملا- یہانتک کہ دو رکعت تمام کرنیسے پہلے مقتدیوں کی جماعت کثیر ہوگئی وہ شخص آیندہ سال پھر آیا اور اُسکے پیچھے بہت سے لوگوں نے اقتدا کی-

ثم شاعت فی المساجد وانتشرت فی البلاد واستقرت سنة بین العباد وقد ذمها العلماء من اعیان المتاخرین وصرحوا بانها بدعة قبیحة مشتملة علی منکرات فعلی هذا ینبغی للعاجز عن تغییر تلك المنکرات ان لا یحضر الجماعة فی تلك اللیلة بل یصلی فی بیته ان لم یجد مسجدا سالما من هذه البدعة لان الصلوٰة فی المسجد بالجماعة سنة وتکثیر سواد اهل البدع منهی عنه وترك المنهی عنه واجب وفعل الواجب متعین لا سیما لمن کان مشهورا بین الناس بالعلم والزهد فان الواجب علیه ان لا یحضر فی مسجد شاهد فیه هذه المنکرات لان حضوره مع عدم الانکار یوهم العامة ان هذه الافعال مباحة ومندوب الیها فیکون حضوره شبهة عظیمة فی ظن العوام ان تلك الافعال مستحسنة شرعا فاذا ترك عادته ولم یجئ المسجد فی تلك اللیلة وانکر بقلبه لعجزه عن تغییره بیده ولسانه یسلم من الاثم ولا یقتدی به غیره بل یستشعر بعض الناس من عدم حضوره ان هذه الافعال غیر مرضیة عند الله بل هی بدعة لا یسوغها الشرع ولا یرضاها اهل الدین فربما یمتنع بعض الناس عن ذلك فیحصل له الثواب بفعل ما یقدر علیه من الانکار بالقلب والامتناع عن الحضور والحاصل ان تلك اللیلة وان ورد فی فضلها احادیث متعددة لکن لیس لاحد ان یعظمها بما ذمه الشارع ونهی عنه

اسکے بعد یہ نفلی جماعت اکثر مسجدون مین ہونے لگی۔ اور رفتہ رفتہ تمام ملکون مین پھیلکر لوگون کا ایک طریقہ مقرر ہوگیا۔ علمائے متاخرین نے اسکی مذمت کی ہی اور اسے ایسی بُری بدعت بتایا ہی جسمین چند منکرات موجود ہین اسلیے اِس شخص کو جو ان منکرات کی تغییر سے عاجز ہی چاہیے کہ اُس شب جماعت مین نہ آئے بلکہ اگر کوئی مسجد اس بدعت سے بچی ہوئی نہ ملے تو اپنے گھر مین نماز پڑھ لے۔ کیونکہ مسجد مین جماعت سے نماز ادا کرنا سنت ہی اور اہل بدعت کی بھیڑ بڑھانی ممنوع۔ بایں لحاظ ترک منہیات واجب۔ اور فعل واجب متعین ٹھیرا خاصکر جو شخص پرہیزگار مشہور ہو اس پر واجب ہی کہ جس مسجد مین ایسے منکرات ہوتے ہون وہان ہرگز نجائے اسلیے کہ باوجود انکار نہ ہونے شخص کا ایسے موقع پر موجود ہونا عوام کو اس دہوکے مین ڈالتا ہی کہ شاید یہ فعل مباح یا مستحب ہو اُسکے آنے سے عوام کے دلونمین بہت بڑا شبہ پڑجائیگا۔ اور وہ ان افعال کو شرعًا مستحسن سمجھنے لگین گے اور جب وہ اپنی عادت چھوڑدیگا اور اِس رات مسجد مین نہ آئیگا اور دل سے اِس فعل کا انکار کریگا (گو ہات یا زبان سے اُسے بگاڑ نہین سکتا) تو گناہ سے بچ رہیگا اور عوام اسکی اقتدا نکرین گے بلکہ اُسکے نہ آنے سے بعض لوگ سمجھ مین گے کہ یہ فعل عند اللہ ناپسندیدہ اور بدعت ہی جسکو شرع اور اہل دین ناپسند کرتے ہین۔ ممکن ہی کہ اِس خیال کے باعث بعض لوگ اپنے عزم سے رُک جائین اور اسے دلی انکار اور مسجد مین نہ آنے کے سبب ثواب حاصل ہو۔ حاصل یہ ہے کہ گو اس رات کی فضیلت مین متعدد حدیثین وارد ہین مگر اس کی تعظیم ایسے افعال کے ساتھ نہین چاہیے جو عند الشرع مذموم ہین اور جن کی ممانعت کیگئی ہے

مع ان بعض العلماء قالوا لم يثبت في قيامها شئ عن النبي عليه السلام ولا عن اصحابه فعلى هذا يجب على كل مسلم في هذا الزمان ان يحذر من الاغترار والميل الى شئ من البدع والمحدثات ويصون دينه من البدع التي استانس بها وتربى عليها فانها سم قاتل قل من سلم من آفاتها وظهر له الحق معها لان البدعة لها حلاوة في قلوب اهلها تستحسنها طباعهم فلا يتركونها هذا مجالس الرومي)

سورة بسم الله الرحمن الرحيم الزخرف

(الاخلاء الاحباء يومئذ بعضهم لبعض عدو) اى يتعادون يومئذ لانقطاع العلق يظهور ما كانوا يتخالون له سببا للعذاب الا المتقين فان خلتهم لما كانت في الله تبقى نافعة ابد الآبدين ياعبادلا خوف عليكم اليوم ولا انتم تحزنون) حكاية لما ينادى به المتقون المتحابون في الله يومئذ الذين امنوا باياتنا صفة للمنادى وكانوا مسلمين حال من الواو اى الذين امنوا مخلصين غيران هذه العبارة اكد ادخلوا الجنة انتم وازواجكم نسائكم المؤمنات تحبرون تسرون سرورا يظهر حباره اى اثره على وجوهكم او تزينون من الحبر وهو حسن الوجه والهيئة وتكرمون اكراما يبالغ فيه والحبرة المبالغة فيما وصف بالجميل

حالانکہ بعض علمار کا قول یہ بھی ہے کہ اس شب کے قیام کی بابت پیغمبر علیہ السلام اور صحابہ سے کچھ بھی ثابت نہیں ہوا۔ اسلئے اس زمانہ میں ہر مسلمان پر واجب ہے کہ دھوکا کھانے اور بدعات کی جانب مائل ہونے سے بچے اور اپنے دین کو ان بدعتوں سے نگاہ رکھے جنسے اُسے قدیم اُنس ہے کیونکہ بدعت زہر قاتل ہے اور اس سے بہت کم لوگ محفوظ ہیں اور حق قلیل آدمیوں پر ظاہر ہوا ہے کیونکہ بدعت کا مزہ اہل بدعت کی دلوں میں اُتر جاتا ہے اس لیے اسے چھوڑ نہیں سکتے (مجالس الرومی)

سورۂ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم زخرف

اَلْاَخِلَّاءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ۔ یعنی قیامت کے دن ایک دوست دوسرے کا دشمن ہوگا۔ تمام علاقے منقطع ہو جائینگے دنیا میں جسے دوست خیال کیا گیا تھا وہ باعث عذاب ہو جائے گا۔ ہاں پرہیزگاروں کی دوستی قائم رہیگی۔ کیونکہ انکی محبت فی سبیل اللہ تھی جو ابدالآباد تک باقی رہنے والی ہے۔ یَاعِبَادِ لَا خَوْفٌ الآیۃ۔ میرے بندو۔ آج تم پر کسی طرح کا خوف نہیں اور نہ تم غمگین ہوگے یہ مضمون اُسکی حکایت ہے جس سے متقیوں فی سبیل اللہ محبت رکھنے والونکو قیامت کے دن پکارا جائیگا۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یہ وہ لوگ ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور خالص مسلمان رہے۔ اُدْخُلُوا الْجَنَّۃَ الآیۃ تم اور تمھاری عورتیں سب کی سب جنت میں داخل ہو جاؤ۔ تمکو ایسی خوشی ہوگی جسکا اثر چہرہ سے ظاہر ہوتا رہیگا۔ یا یہ کہ تم باعتبار حسن صورت مزین کئے جاؤ گے۔ یا نہایت مبالغہ کے ساتھ تمہارا اکرام کیا جائے گا۔ (قاضی بیضاوی)

روی عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ انہ قال قال رسول اللہ علیہ السلام زینوا مجالسکم بالصلوۃ علی فان صلوتکم علی نور لکم یوم القیمۃ (رواہ صاحب الفردوس) وروی عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ انہ قال قال رسول اللہ علیہ السلام ان للہ تعالی عبادا یوضع لھم یوم القیمۃ المنابر یقعدون علیھا ھم قوم لباسھم نور ووجوھھم نور لیسوا بانبیاء ولا شھداء یغبطھم الانبیاء والشھداء فقالوا من ھم یا رسول اللہ قال المتحابون فی اللہ والمتزاورون فی اللہ والمتجالسون فی اللہ (رواہ الطبرانی فی الاوسط) وروی عن رسول اللہ علیہ السلام انہ قال اوحی اللہ تعالی الی موسی علیہ السلام قال یا موسی ھل عملت لی عملا قط قال الھی صلیت لک وصمت لک وتصدقت لک وذکرت لک فقال اللہ یا موسی ان الصلوۃ لک برھان والصوم لک جنۃ والصدقۃ لک ظل والذکر لک نور فای عمل عملت لی فقال دلنی علی عمل ھو لک قال یا موسی ھل والیت لی ولیا قط فعلم ان احب الاعمال الحب فی اللہ والبغض فی اللہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ علیہ السلام انہ قال ان اللہ تعالی یقول یوم القیمۃ این المتحابون فی فو عزتی وجلالی الیوم اظلھم بظلی یوم لا ظل الا ظلی (رواہ الطبرانی) وفی الخبر انہ یؤتی برجل مؤمن فی القیمۃ فتوزن اعمالہ فترجح سیئاتہ علی حسناتہ فیؤمر بہ الی النار

انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول خدا فرماتے ہین مجھپر درود بھیجکر اپنی مجالسون کو زینت دیا کرو۔ کیونکہ قیامت کو درود تمھارے لیے نور ہوگا (صاحب الفردوس) انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول خدا فرماتے ہین حق تعالے کے بہت سے بندے ایسے ہین جنکے بیٹھنے کو قیامت کے دن ممبر بچھائے جائینگے انکے چہرے اور لباس نورانی ہونگے۔ اور باوجودیکہ وہ پیغمبرون یا شہیدون مین سے نہونگے مگر پیغمبر اور شہیدا نپر رشک کرین گے صحابہ نے عرض کیا کہ وہ کون لوگ ہین فرمایا۔ خدا کے واسطے دوستی رکھنے والے۔ خدا کے واسطے ملاقات کرنیوالے۔ خدا کے لیے باہم نشست رکھنے والے (طبرانی) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے حق تعالے نے موسیٰ ؑ سے فرمایا۔ اے موسیٰ تمنے ہمارے لئے بھی کوئی عمل کیا ہے۔ عرض کیا الٰہی تیرے لیے نماز پڑھی روزے رکھے۔ صدقہ دیا۔ تیرا ذکر کرتا رہا۔ ارشاد ہوا کہ نماز تمہارے لئے حجت۔ روزہ تمہارے لیئے ڈھال صدقہ تمہارے لیے سایہ اور ذکر تمہارے لئے نور ہے۔ تمنے ہمارے لئے کیا کیا۔ موسیٰ نے عرض کیا کہ الٰہی اب مجھے ایسا عمل بتایا جائے جو خاص حضور کے لئے ہو۔ فرمایا تمنے خاص میرے لئے کسی سے دوستی کی ہے۔ اس سے ظاہر ہوا کہ اللہ کیلیے دوستی اور اللہ کے لیے دشمنی نہایت پسندیدہ اعمال ہین۔ ابوہریرہؓ رسول خدا سے روایت کرتے ہین آپنے فرمایا اللہ تعالی قیامت کے دن ارشاد فرمائیگا میرے لیے باہم محبت رکھنے والے کہان ہین۔ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم آج مین انکو اپنے سایہ مین رکھونگا کیونکہ آج میرے سایہ کے سوا اور کہین سایہ نہین ہے (طبرانی) حدیث مین ہے کہ قیامت کے دن ایک مومن کو لایا جائیگا۔ اور اُسکے اعمال تولے جائینگے۔ بدیان نیکیون سے زیادہ ہونگی حکم ہوگا کہ دوزخ مین لیجاؤ۔

فیقول یا رب امهلنی ساعة استوهب من امی حسنة فیمهله فیأتی الیها فیقول یا اماه بالتی
ربیتنی فی الدنیا وبلغتنی الی کل احسان هبی لی حسنة من حسناتک کی انجو من النار فتقول
یا بنی انی عاجزة فی شانی ومتحیرة فی امری فکیف یمکننی ان اخلصک الیوم فییأس منها وهکذا
یاتی الی جمیع اقربائه فییأس منهم جمیعا فیامر الله تعالی به الی النار فیراه خلیله یساق الی
النار فیقول له الخلیل وهبت لک جمیع حسناتی لینجو احدنا من النار وذلک اهون من
ان یکون کلانا فی النار فیؤمر به الی الجنة فیسرع الیها فینادی فی الطریق لیس من الفتوة
ان تنسی خلیلک فی النار فتدخل الجنة فیخر ساجدا ویشفع له فیامر الله تعالی بهما الی الجنة
(موعظة) وروی عن ابی هریرة وابن عباس رضی الله عنهما انهما قالا قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم من زار اخاه المسلم فله بکل خطوة حتی یرجع عتق رقبة ویحط عنه بها الف سیئة
ویکتب له الف حسنة ویرفع له نور کنور العرش عند ربه (رواه حارث بن ابی اسامة) رضی
عن ابن عباس رضی الله تعالی عنه انه قال قال رسول الله علیه السلام الا اخبرکم برجالکم من
اهل الجنة قلنا بلی یا رسول الله قال النبی علیه السلام النبی فی الجنة والصدیق فی الجنة
والشهید فی الجنة والرجل یزور اخاه المسلم فی ناحیة المصر لا یزوره الا لله فی الجنة (رواه ابو نعیم الحافظ)

عرض کریگا۔ الٰہی گھڑی بھر کی مہلت ملے تاکہ مین اپنی مان سے نیکیان لے آؤن۔ چنانچہ مہلت ملجائیگی
وہ اپنی مان سے کہیگا کہ تونے دنیا مین مجھے پالا طرح طرح کے احسان کیے۔ آج اپنی نیکیون مین سے کوئی
نیکی مجھے دے ڈال۔ تاکہ مین دوزخ سے نجات پاجاؤن۔ مان جواب دیگی کہ مین خود ہی اپنی بابت عاجز او
اپنے معاملہ مین حیران ہون۔ تجھے کیونکر نجات دلا سکتی ہون وہ شخص مایوس ہوکر دیگر اقربا کے پاس جائیگا
مگر ہر جگہ سے صاف جواب پاکر مایوسانہ پھر آئیگا۔ حکم ہوگا کہ دوزخ مین لیجاؤ۔ اُسکا ایک دوست اُسے ایسی حالت
مین دیکھکر عرض کریگا کہ الٰہی میرے اسے اپنی تمام نیکیان دیڈالین۔ کیونکہ ہم دونون کے دوزخ مین جانیسے ایک کا
دوزخی ہونا اچھا معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ اب اُسے جنت کا حکم ہوگا۔ اور وہ جلدی جلدی جنت کیطرف قدم بڑھائیگا
رستہ مین ایک آواز آئیگی کہ خود جنت مین جانا اور اپنے دوست کو دوزخ کے لیے چھوڑ دینا مروت سے بعید ہے۔ یہ
شخص سجدہ مین گر کر اُسکی شفاعت کریگا۔ اور اللہ تعالیٰ دونونکو جنت کا حکم کردیگا۔ (موعظہ) ابوہریرہ اور
ابن عباس دونون سے مروی ہے کہ رسول خدا فرماتے ہین جو شخص اپنے بھائی مسلمان سے ملنے جائے تو واپس آنے
تک ہر قدم کے بدلے یک غلام آزاد کرنیکا ثواب ملتا ہے ہزار گناہ معاف ہوتے ہین اور ہزار نیکیان لکھی
جاتی ہین اور خدا کے نزدیک اُسکے لیے نور عرش کیطرح ایک نور بلند کیا جاتا ہے (حارث بن ابی اسامہ) ابن عباس سے
مروی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کیا مین تمکو جنتی آدمیون کی خبر دون۔ ہمنے عرض کیا ہان۔ ارشاد فرمایا نبی جنتی ہے
صدیق جنتی ہے۔ اور شہید اور وہ شخص جو اپنے بھائی مسلمان سے شہر کے کسی حصہ مین صرف اللہ کیواسطے ملاقات کرنے جائے

(ابونعیم)

وروى عن بريدة عن النبي عليه السلام انه قال ان في الجنة غرفا يرى ظاهرها من باطنها وبالعكس اعدها الله للمتحابين والمتزاورين والمتباذلين فيه رواه الطبراني وروى عن ابن مسعود رضي الله عنه انه قال قال عليه السلام المتحابون والمتزاورون في الله على عمود من ياقوتة حمراء في رأس العمود سبعون الف غرفة تضيئ على اهل الجنة كما تضيئ الشمس على اهل الدنيا فيقول اهل الجنة انطلقوا بنا ننظر الى المتحابين في الله فاذا اشرفوا عليهم اضاءت وجوههم كما تضيئ الشمس على اهل الدنيا عليهم ثياب خضر من سندس مكتوب على جباههم هؤلاء المتحابون في الله والمتزاورون وروى عن علي بن الحسين انه قال اذا اجتمع الاولون والاخرون نادى مناد اين جيران الله في ارضه اي في الدنيا فتقوم طائفة من الناس يريدون الجنة فتقول لهم الملائكة اين تريدون فيقولون الجنة فتقول الملائكة اقبل الحساب فيقولون نعم فتقول الملائكة من انتم فيقولون نحن جيران الله فتقول لهم وما جيرتكم فيقولون كنا متحابين في الله فتقول الملائكة ادخلوا الجنة فنعم اجر العاملين وفي الخبر اذا كان يوم القيمة يامر الله تعالى ان يحضر بين يديه رجلان مؤمنان احدهما عاص والاخر مطيع قد ماتا على الايمان فيامر رضوان ان يذهب بالرجل الذي كان مطيعا الى الجنة ويكرمه فيقول انا كنت عند [illegible] فيامر الزبانية ان يذهبوا بالذي كان عاصيا الى النار

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے جنت میں ایسے گھر بالا خانے ہیں کہ بیرونی حصہ اندر سے اور اندرونی باہر سے نظر آتا [illegible] والوں [illegible] باہم ملنے جلنے والوں [illegible] کی راہ میں خرچ کرنیوالوں کے لئے [illegible] روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا۔ فی سبیل اللہ محبت وملاقات رکھنے والے [illegible] ستون پر ہونگے [illegible] ستون میں ستر ہزار گھر کیاں ہونگی [illegible] چمکتا ہے [illegible] ہمیں [illegible] حضرت بیچلو کہ ایک نظر دیکھیں پھر جب وہاں پہنچینگے [illegible] روشن ہو جائینگے۔ انکا لباس سبز سندس کا ہوگا انکی پیشانی پر لکھا ہوگا کہ یہ لوگ خدا کے [illegible] باہم محبت رکھنے والے ہیں۔ علی بن الحسین سے روایت ہے کہ جب محشر میں تمام مخلوق جمع ہو جائیگی تو ایک منادی ندا کریگا کہ خدا کے ہمسائے کہاں ہیں اس وقت ایک فرقہ اٹھکر جنت کا ارادہ کریگا فرشتے پوچھینگے [illegible] ہو فرشتے کہیں گے کیا حساب سے پہلے ہی جنت [illegible] کہیں گے تم کون ہو [illegible] ہمسائے ہیں پوچھینگے [illegible] فی سبیل اللہ محبت کیا کرتے تھے فرشتے [illegible] عمل کرنیوالوں کے لئے [illegible] ایک فرمانبردار [illegible] گنہگار [illegible] فرشتوں کو حکم [illegible]

ويعذبونه عذابا شديدا ويقول انه كان شارب الخمر فيذهب المطيع ضاحكا مسرورا نحو الجنة فاذا قرب من الجنة يسمع نداءه من ورائه يقول بالله يا صاحبي ويا حبيبي ارحم واشفع في فاذا سمع المطيع ذلك النداء يقف في موضعه ولا يدخل الجنة فيقول له رضوان ادخل الجنة واشكر الله تعالى على ما نجوت من النار فيقول لا ادخل الجنة اذهب بي الى النار فيقول رضوان كيف اذهب بك الى النار وقد امرني الله ان ادخلك الجنة واخذ ملك فيقول الرجل انا لا اريد خذ منك ولا الجنة فينادي مناديا رضوان انا اعلم بما في سر عبدي ولكن سله انت تعلم ما في ضميره فيقول له رضوان لم لا تدخل الجنة وترضى بالنار فيقول لان العاصي الذي ذهب الى النار كان يعرفني في الدنيا فنادى واعتذر الي وطلب مني الشفاعة وانا لا اقدر ان اخرجه من النار وادخله الجنة فلم يبق الا ان اذهب الى النار فاكون معه في العذاب فينادي مناد من قبل الرحمن يا عبدي انت بضعفك لم ترض ان يذهب ذلك الى النار لانه رآك في الدنيا رؤية قليلة وكان يعرفك وصاحبك اياما قليلة فكيف ارضى انا ان ادخل عبدي النار وقد كان يعرفني في جميع عمره واتخذني الها سبعين سنة فاذهب به الى الجنة فقد عفوت عنه ووهبته لك (موعظة) وروي ان اخوين في الله التقيا

اور سخت عذاب دونگا کیونکہ یہ شرابی تھا چنانچہ بہلا شخص ہنستا کھیلتا جنت کیطرف روانہ ہوجائیگا۔ اور جب قریب جنت پہنچ جائیگا تو ایک ندا آئیگی کہ ای میرے مصاحب۔ ای میرے دوست۔ للہ مجھپر رحم کر۔ میری شفاعت کے لیے تیار ہوجا۔ یہ ندا سنکر وہ وہین کا وہین ٹھیر جائیگا۔ رضوان کہیگا کہ آگے بڑھ اور جنت مین داخل ہوکر شکر الٰہی بجالا کہ تو نے دوزخ سے نجات پائی۔ وہ کہیگا نہیں بلکہ تو دوزخ ہی مین لیچلو۔ رضوان کہیگا مجھے تو یہ حکم ملا ہی کہ تجھے جنت مین داخل کرون پھر دوزخ مین کیونکر ڈال سکتا ہون وہ جواب دیگا کہ مجھے جنت نہین چاہیے اسوقت ندا ہوگی کہ اے رضوان مین اپنے بندے کے بھید سے واقف ہون لیکن تو بھی واقف ہونا چاہتا ہی تو اس سے پوچھ لے۔ رضوان پوچھیگا کہ تو جنت کو چھوڑکر دوزخ کو کیون پسند کرتا ہی وہ کہیگا کہ فلان گنہگار جسکی دنیا مین مجھسے جان پہچان تھی دوزخ کیطرف بھیجا گیا ہی اور اُسنے مجھسے اپنی شفاعت کرانی چاہی ہی لیکن مجھے یہ قدرت حاصل نہین کہ اُسے دوزخ سے نکالکر جنت مین لیجاؤن۔ اب اسکے سوا اور کوئی تدبیر نہین کہ اُسکے ہمراہ دوزخ مین چلا جاؤن اور عذاب مین شریک رہون۔ اسوقت اللہ تعالی کیطرف سے ندا ہوگی کہ اے بندے جب تو باوجود اپنی ناتوانی کے اسبات کو پسند نہین کرتا کہ تیرا دوست جس سے دنیا مین چندروز تیری جان پہچان رہی ہے دوزخ مین ڈالا جائے تو مین اسی کیونکر پسند کرسکتا ہون کہ اپنے بندہ کو جسکے تمام عمر میری جان پہچان رہی ہی اور جسنے ستر برس تک مجھے معبود مانا ہے دوزخ مین بھیجدون۔ اُسکو جنت کیطرف لیجا۔ مین نے اُسکے گناہ معاف کیے اور تیرے لیے اُسے بخشدیا۔ (موعظہ) روایت ہے کہ دو دینی بھائی۔ باہم کہین ملگئے۔

فقال احدهما للاخر من این اقبلت قال حججت بیت الله الحرام وزرت قبر النبی علیه السلام فانت من این اقبلت قال من زیارة اخ احبه فی الله فقال فهل تهب لی فضل زیارتك حتی اهب لك فضل حجی فاطرق الاخر راسه ملیا فاذا بهاتف یقول زیارة اخ فی الله افضل عند الله من مائة حجة نافلة (موعظة) وحکی عن بعض العلماء فی قوله تعالی فی سورة یوسف علیه السلام وجاؤا اباهم عشاء یبکون کذبا ومعهم ذئب اخذوه قهرا فقالوا لابیهم هذا الذئب اکل ابنك یوسف فخلا یعقوب علیه السلام بالذئب فصلی رکعتین ثم قال ایها الذئب اکلت ولدی وقرة عینی فانطق الله الذئب فقال معاذ الله یا نبی الله فان لحوم الانبیاء لا تاکلها الارض ولا النار ولا السباع ولکن اخذونی قهرا فجاؤا بی الیك فقال له یعقوب علیه السلام ایها الذئب وقعت فی ایدیهم من این اقبلت واین قصدت قال اقبلت من ارض جرجان وقصدت کنعان لازور اخا لی فی الله فقال یعقوب علیه السلام لم تزور فقال الذئب لان ابی حدثنی عن جدی عن جدك ابراهیم الخلیل علیه السلام انه قال من زار اخا فی الله کتب الله له الف حسنة ومحا عنه الف سیئة ورفع له الف درجة وانجاه من عذاب یوم القیمة بزیارة اخیه وجمع بینه وبین اخیه فی الجنة کالسبابة مع الوسطی وکنت ارید زیارة ذئب هو رضیعی فسمعت موته فغنی لذ

ایک نے دوسرے سے پوچھا۔ بھائی جان تم کہان سے آرہے ہو۔ جوابدیا حج اور روضہ پیغمبر علیہ السلام کی زیارت سے فارغ ہوکر آرہا ہون۔ دوسرے نے کہا تم کہان سے آرہے ہو۔ اُسنے کہا ایک دینی بھائی سے ملنے گیا تھا پہلا شخص بولا کیا تم اپنے دینی بھائی سے ملنے کا ثواب میرے حج کے ثواب سے بدلتے ہو اُسنے یہ سُنکر قدرے توقف کیا اتنے مین ہاتف نے ندا دی۔ کہ دینی بھائی کی ملاقات کو جانا سو حج نافلہ سے بڑھکر ہے (موعظہ) سورۂ یوسف مین تحت آیت وجاؤا اباھم عشاء یبکون بعض علمار سے منقول ہے کہ یوسف کے بھائی شام کو جھوٹا رونا روتے ہوئے آئے اور ایک بھیڑیا پکڑتے لائے۔ پھر اپنے باپ سے کہا کہ اس بھیڑیے نے تمہارے بیٹے یوسف کو کھالیا ہے۔ یعقوب بھیڑیے کو ایک گوشہ مین لیگئے اور دو رکعتین پڑھکر اُس سے پوچھا کہ کیا میرے قرۃ العین فرزند کو تونے کھایا ہے۔ خدانے بھیڑیے کو گویائی عنایت کی۔ اور اُسنے جوابدیا کہ معاذ اللہ۔ انبیا کی گوشت کو نہ زمین کھا سکتی ہے نہ آگ نہ درندے۔ یہ لوگ مجھے زبردستی پکڑلائے ہین۔ یعقوب نے فرمایا تو کہان سے آرہا تھا۔ کہان جاتا تھا انکے ہات کیونکر لگ گیا بھیڑیے نے کہا مینے جرجان سے کنعان جانیکا ارادہ کیا تھا تاکہ اپنے ایک دینی بھائی سے مل آؤن آپنے فرمایا اُسکے ملنے سے کیا غرض تھی بھیڑیے نے کہا میرے باپ نے میرے دادا سے اور اُسنے آپکے دادا حضرت ابراہیم سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ جو شخص اپنے دینی بھائی سے ملاقات کیا کرتا ہے اللہ تعالی اُسکے لئے ہزار نیکیان لکھتا ہزار گناہ معاف کرتا اور ہزار درجے بڑھا دیتا ہے اور عذاب قیامت سے نجات دیکر اُسے اور اُسکے دینی بھائی کو جنت مین اسطرح اکٹھا کردیتا ہے جسطرح کلمے کی اور بیچ کی انگلی مین جس بھیڑیے سے ملنے جاتا تھا وہ میرا دودھ شریک تھا۔ رستہ مین اسکی موت کی خبر سُنکر مجھے نہایت غم ہوا

قال يعقوب عليه السلام اكتبوا هذا الحديث عن هذا الذئب يا اخواني ان الذئب يزور
اخاه في الله لطلب الثواب من الله والنجاة من عذابه والجمع بينه وبين اخيه في الجنة فكيف
لا تطلبون الثواب من الله بزيارة اخوانكم والنجاة من عذابه والجمع بينكم وبين اخوانكم في
الجنة انتهى (موعظة) واما ثواب المتزاورين في الله فروي عن انس بن مالك رضي الله
تعالى عنه انه قال قال عليه الصلوة والسلام ما من عبد يزور اخاه في الله الا قال الله تعالى
في ملكوت عرشه عبدي زارني وعلى قراه اي ضيافته لا ارضى لعبدي قرى دون الجنة
(رواه صاحب الفردوس بغير اسناد) وروي عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه انه قال قال
عليه السلام خرج رجل يزور اخا له في الله فارصد الله على مدرجته ملكا قال اين تريد قال اريد
فلانا قال القرابة قال لا قال النعمة له عندك تريدها قال لا قال ففيم تزوره قال اني احبه
في الله قال اني رسول الله وانه يحبك واياه (رواه صاحب الفردوس) وروي انه عليه السلام
قال افضل الاعمال الحب في الله والبغض في الله (هذا من حسان المصابيح) رواه ابو هريرة وفيه
اشارة الى ان المؤمن لا بد ان يكون له اصدقاء يحبهم في الله تعالى ولا بد ان يكون له من يبغضه
في الله عند كونه عاصيا الله تعالى لان من يكون محبوبا لسبب في الضرورة يكون مبغوضا لضده

یعقوبؑ نے فرمایا اس بھیڑیے سے اس حدیث کو لکھ لو۔ بھائیو جب بھیڑیا طلب ثواب اور عذاب الٰہی سے
نجات اور جنت میں اپنے بھائی کے ساتھ جمع ہونیکی آرزو میں اپنے بھائی سے ملاقات کرنیکو پسند کرتا ہے تو تم اپنے
بھائیوں سے ملکر ثواب کیوں نہیں کماتے اور عذاب الٰہی سے نجات کیوں نہیں حاصل کرتے۔ اور اپنے بھائیوں کے
ہمراہ جنت میں جمع ہونیکے آرزومند کیوں نہیں رہتے (موعظہ) دینی بھائیوں سے ملاقات کے بارہ میں انس بن مالک رضی
رسول خدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا جو اللہ کے واسطے محبت رکھکر کسیکی ملاقات کو جاتا ہے اللہ تعالے
ارشاد فرماتا ہے کہ میرے بندے نے مجھسے ملاقات کی اسکی مہمانی میرے ذمے میں جنت کے سوا اسکے لئے اور کسی
چیز کو پسند نہیں کرتا۔ (صاحب الفردوس) ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول خدا فرماتے ہیں ایک شخص اپنے دینی
بھائی سے ملنے چلا۔ اللہ تعالے نے رستہ میں ایک فرشتہ بھیج دیا۔ پوچھا کہ کہاں جاتے ہو۔ اسنے کہا فلان
شخص سے ملنے جاتا ہوں۔ فرشتے نے کہا کیا تمہیں اس سے قرابت ہے۔ کہا نہیں پھر پوچھا کیا تم پر اسکا
کچھ احسان ہے جسکا بدلا دینے جاتے ہو [illegible] فرشتے نے پوچھا [illegible] جاتے ہو اسنے کہا کہ
میں اس سے [illegible] فرشتے نے کہا [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

وهو مطرد فی الحب والبغض لكن كل واحد منهما دفين فی القلب فانما يترشح عند الغلبة اذ عند غلبة الحب يظهر افعال المحبين من المقاربة والموافقة وتسمى موالاة وعند غلبة البغض يظهر افعال المبغضين من المباعدة والمخالفة وتسمى معاداة فان قيل بای طريق يمكن اظهار البغض فالجواب ان اظهاره لا يخلو اما ان يكون فی القول او فی الفعل اما فی القول فيكون تارة بكف اللسان عن مكالمته ومحادثته وتارة بتغليظ القول عليه واما فی الفعل فيكون تارة بقطع السعی فی اعانته وتارة بالسعی فی اساءته وافساد ماربه فيما يفسد عليه فی طريق المعصية لا فيما لا يؤثر فيه وهذا اذا صدر عنه المعصية علی طريق القصد كبيرة كانت او صغيرة واما ما جری مجری الهفوة التی يعلم انه نادم عليها غير مصر عليها فالاولی فيه الاغماض والستر لاسيما اذا كانت معصية بالجناية علی حقك او حق من يتعلق بك فالاعراض عنه حسن لان العفو عمن ظلمك واساء اليك من اخلاق الصديقين واما من ظلم غيرك وعصی الله تعالی فعدم الاعراض عنه احسان اليه فلا يحسن الاحسان اليه لان الاحسان اليه اساءة الی المظلوم والمظلوم اولی بالمراعاة وتقوية قلب المظلوم بالاعراض عن الظالم احب الی الله تعالی من تقوية قلب الظالم (هذا من مجالس الرومی) ولقد امددنا الكلام بعناية الملك القوی السميع الجهر والخفی له الحمد فی الاولی والاخری

حُب اور بُغض کے متعلق یہ قاعدہ قیاسی اور کُلی ہے ہاں یہ ضرور ہے کہ حب وبغض دونوں باطنی صفتیں ہیں بغلبہ وقت دونوں میں سے ایک کا ترشح ہو جایا کرتا ہے۔ مثلاً غلبۂ محبت کے وقت مقاربت اور موافقت وغیرہ ایسے افعال ظاہر ہوتے ہیں جو دوستوں کی جانب سے ہوا کرتے ہیں۔ اسکا نام موالاۃ ہے اور غلبۂ بُغض کے وقت مباعدۃ ومخالفت وغیرہ ایسے افعال ظاہر ہوتے ہیں جو دشمنوں کی طرف سے ہونے چاہییں۔ اسکا نام معاداۃ ہے۔ اب اگر تم یہ کہو کہ بغض کا اظہار کس طریقہ سے ہونا چاہیے تو جواب یہ ہے کہ اظہار بغض قول اور فعل دونوں طریقوں سے ممکن ہے مثلاً خدا کے نافرمان سے سلام وکلام چھوڑ دینا یا سخت کلامی سے پیش آنا بغض قولی ہے اور اُسکے کاموں میں مدد نہ دینا یا انہیں خراب کر دینا یا اُسکی ایسی چیزوں کو بگاڑ دینا جو گناہوں کی معاون ہیں بغض فعلی ہے۔ یہ اُسوقت ہے کہ جب اُس سے قصداً کبیرہ یا صغیرہ گناہ صادر ہوتے ہیں اور جن گناہوں پر وہ نادم یا غیر مصر ہوا اُنکی بابت چشم پوشی اور پردہ داری ضروری بات ہے۔ خاصکر جبوہ کوئی ایسا گناہ کرتا ہو جو تمہاری یا تمہاری متعلقین کی ذات سے تعلق رکھتا ہے ایسی حالت میں چشم پوشی نہایت نیک فعل ہے کیونکہ جو تم پر ظلم کرے اُسے معاف کر دینا اور جو تمہارے ساتھ بُرائی کرے اُسکے ساتھ احسان کرنا صدیقین کے اخلاق میں داخل ہے۔ البتہ جو کسی غیر پر ظلم یا خدا کی نافرمانی کرے اُس سے اعراض کرنا گویا اسپر احسان کرنا ہے جو کسیطرح برمحل نہیں کیونکہ ظالم کیساتھ احسان کرنا مظلوم کے ساتھ بُرائی کرنی ہے۔ رعایت مظلوم ہی کی ہونی چاہیے اسلیے ظالم سے اعراض کر کے مظلوم کے دلکو تقویت دینی اللہ تعالی کی نزدیک ظالم کے دلکو تقویت دینے سے بدرجہا بہتر ہے (مجالس الرومی) ہمنے اُس خداوند قوی کی عنایت سے جو آشکارا و پنہاں کو خوب سنتا ہے اور ہر حال اُسی کیلیے حمد ہے اسموقع پر بسط کیساتھ کلام کیا ہے

سورة النور بسم الله الرحمن الرحيم

(يا ايها الذين امنوا لا تتبعوا خطوات الشيطان) باشاعة الفاحشة وقرأ نافع والبزي وابو بكر وابو عمرو وحمزة بسكون الطاء (ومن يتبع خطوات الشيطان فانه يامر بالفحشاء والمنكر) بيان لعلة النهي عن اتباعه والفحشاء ما افرط قبحه والمنكر ما انكره الشرع (ولولا فضل الله عليكم ورحمته) بتوفيق التوبة الماحية للذنوب وشرع الحدود المكفرة لها (ما زكى) ما طهر من دنسها (منكم من احد ابدا) آخر الدهر (ولكن الله يزكي من يشاء) بحمله على التوبة وقبولها (والله سميع) بمقالتهم (عليم) بافعالهم وبنياتهم (قاضي) روي عن النبي عليه السلام انه قال اكثركم على صلوة اكثركم ازواجا في الجنة صدق من نطق وعن ابن هشام انه قال بلغنا ان رسول الله عليه الصلوة والسلام قال اكثروا من الصلوة علي في الليلة الزهراء واليوم الازهر فانهما يؤديان منكم وان الارض لا تاكل اجساد الانبياء وما من مسلم يصلي علي الا حملها ملك حتى يؤديها الي ويسميه حتى انه يقول ان فلانا يقول كذا وكذا (شفاء شريف) والمراد بخطوات الشيطان سيرة الشيطان وطريقته والمعنى لا تسلكوا مسالكه ولا تتبعوا آثاره ووسواسه باشاعة الفاحشة والاصغاء الى الافك والقول به (شيخ زاده) قوله ولولا فضل الله عليكم ورحمته بالتوبة لما طهر منكم احد الى آخره

سورة نور بسم اللہ الرحمن الرحیم

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطَانِ مسلمانو شیطان کے قدم بقدم نہ چلو یعنی فحش نہ پھیلاؤ۔ بعض قرأت میں خُطوات بسکون طاے مہملہ آیا ہی کیونکہ جو شیطان کے قدم بقدم چلیگا تو شیطان اُسے فحش اور بُری باتونکی ترغیب دیگا۔ یہ شیطان کے اتباع نکرنے کی دلیل ہی فحشاء حد سے بڑھی ہوئی بُرائی کو کہتے ہین اور منکر وہ ہی کہ جس کا شرع نے انکار کردیا ہو۔ اور اگر تمپر خدا کا فضل اور اُسکی رحمت نہوتی یعنی وہ توبہ کی توفیق نہ دیتا جو گناہونکی مٹانیوالی ہی۔ اور حدود کا حکم نفرماتا جو گناہونکا کفارہ ہین تو تم مین کوئی شخص گناہونکی میل کچیل سے کبھی پاک نہوتا لیکن جسکو چاہتا ہی پاک کردیتا ہی یعنی توبہ کیطرف برانگیختہ کرکے اُسے قبول فرمالیتا ہے اور خدا اُنکے اقوال کو سنتا اور افعال اور نیتون کو جانتا ہی (قاضی) پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جو مجھپر زیادہ درود بھیجیگا وہ جنت مین بکثرت حورون کا مستحق ہوگا۔ نیز آپکا قول ہی کہ چاندنی رات اور روز روشن مین مجھپر بکثرت درود بھیجا کرو۔ کیونکہ یہ دونون تمہارا درود مجھے پہنچا دیتے ہین۔ زمین انبیاء کے بدن کو نہین کھاتی جو مسلمان مجھپر درود بھیجتا ہی فرشتے اُسکا نام لیکر مجھ تک پہنچا دیتے ہین یعنی فلان فلان کا بیٹا آپ پر درود عرض کررہا ہی (شفا شریف) شیطان کے قدم سے اُسکی سیرت اور طریقہ مراد ہی اور معنی یہ ہین کہ شیطان کے رستوں پر نہ چلو۔ بیحیائی پھیلانے۔ جھوٹی تہمت سننے یا لگانیکے متعلق شیطانی وسوسونکی پیروی نکرو (شیخ زادہ) اگر توبہ کے باعث تمپر خدا کا فضل اور اُسکی رحمت نہوتی تو گناہون کی میل کچیل سے کوئی بھی پاک نہ ہوسکتا

ولکن الله تعالیٰ یطہر التوابین بقبول توبتہم بلطفہ وکرمہ (کشاف) عن شقیق البلخی انہ قال کان ابراہیم بن ادہم یمشی فی اسواق البصرۃ فاجتمع الناس الیہ فقالوا یا ابا اسحق ان اللہ تعالیٰ قال فی کتابہ (ادعونی استجب لکم) ونحن منذ دہر ندعو فلا یستجیب لنا قال یا اہل البصرۃ ماتت قلوبکم فی عشرۃ اشیاء فکیف یستجاب دعاؤکم (الاول) عرفتم اللہ تعالیٰ ولم تؤدوا حقہ (والثانی) قرأتم القرآن ولم تعملوا بہ (والثالث) ادعیتم حب رسول اللہ وترکتم سنتہ (والرابع) ادعیتم عداوۃ الشیطان واطعتموہ ووافقتموہ (والخامس) ادعیتم دخول الجنۃ ولم تعملوا لہا (والسادس) ادعیتم النجاۃ من النار ورمیتم فیہا انفسکم (والسابع) قلتم ان الموت حق ولم تستعدوا لہ (والثامن) اشتغلتم بعیوب اخوانکم فلا ترون عیوب انفسکم (والتاسع) اکلتم نعمۃ ربکم ولم تشکروا لہ (والعاشر) دفنتم موتاکم ولم تعتبروا بہم (حیاۃ القلوب) وفی الخبر اذا حضر وقت الصلوۃ امر ابلیس علیہ اللعنۃ جنودہ بان یتفرقوا ویاتوا الناس ویشغلوہم عن الصلوۃ فیجیء الشیطان الی من اراد الصلوۃ فیشغلہ حتی یؤخرہا عن وقتہا فان لم یقدر علی ذلک یامرہ بان لا یتم رکوعہا وسجودہا وقراءتہا وتسبیحہا فان لم یقدر علی ذلک یشغل قلبہ باشغال الدنیا فاذا لم یقدر علی شیء من ذلک ذہب خاسرا ذلیلا فیامر ابلیس علیہ اللعنۃ بان یوثق ذلک الشیطان ویرمی فی البحر وان کان یقدر علی شیء من ذلک یکرمہ ویعظمہ (تنبیہ الغافلین) عن النبی علیہ السلام انہ قال

لیکن اللہ تعالیٰ اپنے لطف وکرم سے توبہ قبول کرکے تائبین کو پاک کردیتا ہی (کشاف) شقیق بلخی سے مروی ہی کہ ابراہیم ادہم بصرہ کے بازارون مین پھر رہے تھے۔ لوگون نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ (دعا کیا کرو مین قبول کرونگا) ہم برسون سے دعا کررہے ہین قبول نہین ہوتی جواب دیا دس چیزین ہین کے باعث تمہارے دل مُردہ ہوگئے ہین۔ پھر دعا کیونکر قبول ہو (۱) تمنے خدا کو پہچانا مگر اُسکا حق ادا نکیا (۲) قرآن پڑھکر عمل سے کام نرکھا (۳) محبت رسول کا دعوی کرکے سنت رسولؐ کے تارک رہے (۴) عداوتِ شیطان کے مدعی ہوکر اُسیکا اتباع کیا (۵) دخول جنت کے مدعی رہے مگر اُسکے لیے عمل نہ کیے (۶) دوزخ سے نجات پانیکا دعوی کیا مگر اُسی مین جان جھونکتے رہے (۷) موت کو حق جانکر کبھی اُسکے لئے تیار نہوئے (۸) دوسرے کے عیب ڈھونڈتے رہے اور اپنے عیبونکی خبر نہ لی (۹) خدا کی نعمتین اُڑائین اور شکر ادا نکیا (۱۰) اپنے مُردے دفنائے مگر عبرت حاصل نکی (حیاۃ القلوب) حدیث شریف مین ہی کہ نماز کے وقت ابلیس اپنے لشکرونکو متفرق ہونیکا حکم دیتا ہی تاکہ لوگون کے پاس جائین اور اُنکو نماز سے بازرکھین چنانچہ شیاطین مین سے ایک شیطان نمازی کو کسی مشغلہ مین لگاکر نماز کا وقت ٹالنا چاہا کرتا ہی اگر اسپر قابو نہین پاتا تو اُسکا دل نماز مین دنیوی شغلون کی طرف ڈالدیتا ہی۔ اور جب یہ بھی نہین ہوسکتا تو ذلیل ہوکر چلدیتا ہی اسوقت ابلیس حکم دیتا ہے کہ اِس شیطان کی مشکین باندہکر دریا مین ڈالدو۔ اور اگر اُسے نماز خراب کرنے کا موقع ملجاتا ہے تو ابلیس اُس کی تعظیم وتکریم کرتا ہے (تنبیہ الغافلین) پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہی کہ آپنے فرمایا

ان للشيطان لمة بابن آدم وللملك لمة فاما لمة الشيطان فايعاد بالشر وتكذيب بالحق واما لمة

الملك فايعاد بالخير وتصديق بالحق فمن وجد هذا فليعلم انه من الله فليحمد الله تعالى ومن وجد

الاخرى فليتعوذ من الشيطان الرجيم مصابيح فاللمة من الالمام وهو القرب فان كل واحد من الملك

والشيطان يقرب من الانسان لهذين الامرين وهما الايعاد بالخير والشر المراد بهما الالهامان

اللذان يقعان في القلب احدهما بواسطة الملك والاخر بواسطة الشيطان وما وقع بواسطة

الملك يسمى الهاما وما وقع بواسطة الشيطان يسمى وسوسة والقلب متجاذب بينهما لانه باصل

فطرته يصلح لقبول آثار الملك وآثار الشيطان صلاحا متساويا لا يترجح احدهما على الاخر الا باتباع

الهوى والاكباب على الشهوات او بمخالفة الهوى والاعراض عن الشهوات رسناتيه، وقال ابو الليث

اعلم ان لك اربعة من الاعداء تحتاج الى ان تجاهد كل واحد منهم (الاول) الدنيا قال الله تعالى

فلا تغرنكم الحياة الدنيا (والثاني) نفسك وهي اشر الاعداء لما روي عن ابن عباس رضي الله عنه

انه قال قال عليه الصلوة والسلام اعدى عدوك نفسك التي بين جنبيك قال الله تعالى

وما ابرئ نفسي ان النفس لامارة بالسوء (والثالث) شيطان الجن فاستعذ بالله تعالى

منه كما قال الله تعالى ان الشيطان لكم عدو فاتخذوه عدوا (والرابع) شيطان الانس فاحذره

انسان سے فرشتے اور شیطان دونوں کو قرب حاصل ہے۔ انسان کے دل میں برے خیالات ڈالنے اور حق

کو جھٹلانا شیطان کا اور نیک خیالات ڈالنا اور حق کی تصدیق فرشتے کا قرب ہے۔ اگر یہ دوسری بات دلمیں آئے

تو انسان کو چاہیے کہ اسے خدا کیطرف سے سمجھکر حمد الٰہی بجالائے۔ اور اگر وہ پہلی بات دلمیں پڑے تو وسوسہ شیطانی

سے پناہ مانگے (مصابیح) لمہ بمعنی قرب المام سے لیا گیا ہے اور مذکورہ بالا دونوں باتوں کے سبب فرشتے اور شیطان

دونوں کو انسان سے قرب حاصل ہے فرشتہ نیک خیالات ڈالتا ہے اور شیطان برے وسوسے القاء کرتا ہے۔ یہ دو

طرح کے الہام ہیں۔ ایک فرشتہ کو ذریعہ سے دلمیں آتا ہے دوسرا شیطان کے وسیلہ سے۔ اُسکا نام الہام ہے اسکا

نام وسوسہ۔ دلمیں دونو طرح کی کشش موجود ہے۔ کیونکہ قلب اصل فطرۃ کی باعث آثار ملکی اور آثار شیطانی دونوں کے

قبول کرنیکے متساوی لیاقت رکھتا ہے۔ ایک کو دوسرے پر ترجیح نہیں ہوسکتی ہاں نفسانی خواہشوں کا اتباع قبول

آثار شیطانی کو ترجیح دیدیتا ہے۔ اور اِن خواہشوں کی مخالفت اور اعراض قبول آثار ملکی کو غالب کردیتا ہے (سنانیہ)

ابو اللیث کا قول ہے کہ اے انسان۔ تجکو اپنے چار دشمنوں پر ضرور جہاد کرنا چاہیے (۱) دنیا پر اللہ تعالی فرماتا ہے

لوگو۔ کہیں تمکو دنیوی زندگی دھوکے میں نہ ڈالدے (۲) اپنے نفس پر جو تمام دشمنوں سے بدتر ہے چنانچہ ابن عباس رض

رسول خدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا۔ تیرا نفس جو تیرے پہلو میں ہے تمام دشمنوں سے بڑھکر دشمن ہے۔ اور اللہ تعالی

فرماتا ہے بیشک نفس برائیوں کا حکم کیا کرتا ہے (۳) جنی شیطان پر۔ اِس سے ہمیشہ پناہ مانگنی چاہیے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے

شیطان تمہارا دشمن ہے تم اِس سے دشمنی رکھو (۴) انسی شیطان پر جو انسان ہوکر شیطانی کام کرے اِس سے پرہیز کرنا لازم ہے

فانه اشد عليك من شيطان الجن لان شيطان الجن يكون اغواؤه بالوسوسة فقط واما شيطان الانس فبالمعاينة والمواجهة او الاعانة (تنبيه الغافلين) وذكر عن وهب بن منبه انه قال امر الله تعالى ابليس ان ياتي محمدا عليه السلام ويجيبه عن كل ما يسأله فجاءه على صورة شيخ صبيح وبيده عكازة فقال عليه السلام من انت قال انا ابليس قال لماذا جئت قال الله امرني ان آتيك واجيبك عن كل ما سألتني فقال عليه السلام يا ابليس كم اعداؤك من امتي قال خمسة عشر (الاول) انت يا محمد (والثاني) امام عادل (والثالث) غني متواضع (والرابع) تاجر صادق (والخامس) عالم مصل متخشع (والسادس) مؤمن ناصح (والسابع) مؤمن رحيم (والثامن) تائب ثابت على توبته (والتاسع) متورع عن الحرام (والعاشر) مؤمن يداوم الطهارة (والحادي عشر) مؤمن كثير الصدقة (والثاني عشر) مؤمن حسن الخلق (والثالث عشر) مؤمن ينفع الناس (والرابع عشر) حامل القرآن يديم قراءته (والخامس عشر) قائم بالليل والناس نيام فقال عليه الصلوة والسلام لابليس كم رفقاؤك من امتي قال عشرة (الاول) سلطان جائر (والثاني) غني متكبر (والثالث) تاجر خائن (والرابع) شارب الخمر (والخامس) القتات (والسادس) صاحب الرياء (والسابع) آكل مال اليتيم (والثامن) المتهاون بالصلوة (والتاسع) مانع الزكوة (والعاشر) من يطيل الامل فهؤلاء اخواني واصحابي (نقل من تنبيه الغافلين)

کیونکہ یہ جنی شیطان سے زیادہ شریر ہے، اسلئے کہ جنی شیطان کا اغوا صرف وسوسہ کے ذریعہ سے ہوتا ہے اور انسی شیطان بالمواجہ تجھسے ملکر تمہارے کاموں میں مدد کرکے تمکو بہکا سکتا ہے (تنبیہ الغافلین) وہب بن منبہ کہتے ہیں اللہ تعالی نے ابلیس سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو اور جو کچھ وہ فرمائیں اسکا جواب دے۔ چنانچہ شیطان سفید رنگ بڈھے کی صورت میں عصا ہاتھ میں لیئے آموجود ہوا۔ آپنے ارشاد فرمایا۔ تو کون۔ عرض کیا ابلیس حضور بولے یہاں کیوں آیا ہے۔ عرض کیا اللہ تعالی نے اسلئے بھیجا ہے کہ جو کچھ حضور ارشاد فرمائیں اسکا جواب دوں۔ آپنے فرمایا۔ اچھا یہ بتا میری امت میں تیرے دشمن کتنے ہیں۔ ابلیس نے کہا۔ پندرہ شخص (۱) آپ (۲) بادشاہ عادل (۳) متواضع مالدار (۴) سچا تاجر (۵) نمازی عالم (۶) ناصح مسلمان (۷) رحمدل مومن (۸) تائب جو اپنی توبہ پر قائم رہے (۹) حرام سے بچنے والا (۱۰) پاکباز مومن (۱۱) صدقہ دینے والا مسلمان (۱۲) نیک اخلاق ایمان والا (۱۳) نفع دینے والا مسلمان (۱۴) حافظ قرآن جو ہمیشہ تلاوت کرتا ہے (۱۵) شب بیدار کہ لوگ سوتے ہوں اور وہ نماز پڑھتا رہے۔ پھر پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ اے ابلیس۔ میری امت میں تیرے رفیق کون کون ہیں۔ عرض کیا۔ دس (۱) ظالم بادشاہ (۲) متکبر مالدار (۳) خیانت پیشہ سوداگر (۴) شرابخور (۵) چغلخور (۶) ریاکار (۷) زکوۃ نہ دینے والا (۸) نماز کا سست (۹) یتیم کا مال کھانے والا (۱۰) صاحب طول امل۔ یہ دسوں میرے رفیق اور بھائی ہیں (منقول از تنبیہ الغافلین)

وذكر في الخبر انه كان في بني اسرائيل رجل متعبد في صومعته يقال له برصيصا العابد وكان مستجاب الدعوات وكان الناس يأتونه بمرضاهم ويبرأ المريض بدعائه فدعا ابليس عليه اللعنة الشياطين فقال من يفتن هذا ويضله فقال عفريت من الشياطين انا افتنه فان لم افتنه فلست منكم فقال ابليس انت له فانطلق حتى اتى ملكا من ملوك بني اسرائيل وله بنت من احسن الناس وهي جالسة مع ابيها وامها واخواتها فصرعها ففزع والد لك فزعا شديدا فصارت البنت مجنونة وكانت على ذلك اياما ثم اتاهم على صورة انسان فقال لهم ان اردتم ان تبرأ فاذهبوا بها الى فلان الراهب وهو يبرئها ويدعو لها فذهبوا بها اليه فبرئت من علتها فلما رجعوا بها عاد ذلك فقال لهم الشيطان ان اردتم ان تبرأ بالكلية فاجعلوها عنده اياما فانطلقوا بها اليه لتركوها عنده فابى الراهب فالحوا عليه وتركوها عنده فكان الراهب مقيما للصلوة مديما للصيام فاجلسها الراهب عنده فاطعمها حتى طال عليها الوقت فنظر اليها يوما فراى وجهها وجسدها لم ير مثلها في الحسن فمال قلبه اليها بوسوسة الشيطان ولم يصبر ثم قربها فحملت منه ثم اتاه الشيطان فقال له انك احبلتها

روایت ہی کہ بنی اسرائیل مین برصیصا نامی ایک بڑا عابد وزاہد شخص تھا مستجاب الدعوات ہونیکے باعث لوگ اپنے مریضونکو اُسکے پاس لایا کرتے تھے اور وہ برصیصا کی دعا سے اچھے ہوجاتے تھے۔ ابلیس نے اپنے شیاطین کو بلا کر پوچھا کہ تم مین برصیصا کو کون شخص گمراہ کرسکتا ہی۔ ایک نے جواب دیا مین ایسا کرسکتا ہون اور اگر نہ کرسکون تو مجھے اپنے جتھے کا نہ سمجھنا۔ ابلیس نے اُسے اس کام پر معین کردیا۔ چنانچہ یہ شیطان ابلیس سے اجازت حاصل کرکے بنی اسرائیل کے ایک بادشاہ کے پاس آیا اسوقت بادشاہ کے پاس اُسکی ایک نہایت حسین بیٹی اپنی مان بہنون سمیت بیٹھی ہوئی تھی۔ شیطان نے اُس لڑکی کو مرگی والے کی طرح پچھاڑ دیا۔ سارا گھر گھبرا اُٹھا۔ اور لڑکی دیوانی ہوکر عرصہ تک اسی مین مبتلا رہی۔ اسکے بعد شیطان بصورت انسان گھر والون کے پاس آیا اور یہ کہا کہ اگر تم اسکی شفا چاہتے ہو تو فلان زاہد یعنی برصیصا کے پاس لیجاؤ۔ اُسکی دعا سے ضرور شفا ہوگی چنانچہ مریضہ کو لیگئے اور برصیصا کی دعا سے اُسنے شفا حاصل کرلی۔ لیکن جب وہ واپس آئی تو پھر شیطان نے دبوچکر پچھاڑ دیا۔ لڑکی بدستور بیمار ہوگئی۔ شیطان نے کہا کہ اگر شفاء کلی چاہتے ہو تو لڑکی کو چند روز اُسی زاہد کے پاس چھوڑ دو۔ چنانچہ گھر والے لیگئے اور اُس کے پاس چھوڑ آئے۔ اُنکا اصرار برصیصا کے انکار پر غالب آیا۔ برصیصا حسب سابق نماز روزہ مین مصروف رہا اور لڑکی کو اپنے پاس رکھا چند روز کے بعد ایک دن اُس پر برصیصا کی نظر پڑگئی ایسا حسین چہرہ اور ایسا سڈول بدن کاہیکو دیکھا تھا۔ طبیعت کچھ ایسی مائل ہوئی کہ صبر نہ ہوسکا۔ مجبورًا لڑکی سے قربت کی۔ اور اُسے حمل رہ گیا۔ اس کے بعد شیطان نے برصیصا سے کہا کہ مرشد۔ تم نے لڑکی کو پیٹ رکھوا دیا ہے۔

وليس لك نجاة من الملك مما صنعت بها الا ان تقتلها وتدفنها عند صومعتك فاذا سالوا عنها فقل انها ماتت فانهم يصدقونك فذبحها ودفنها فجاؤا وسالوا عنها فقال ماتت بامر الله تعالى فصدقوه ورجعوا فانطلق الشيطان فقال لهم ان الراهب قد وقع عليها فلما خشي ان يطلع عليها احد ذبحها ودفنها فركب الملك مع الناس مقبلا الى نحو الراهب وحفروا قبرها فوجدوها مذبوحة فاخذوا الراهب وصلبوه وجاء الشيطان وهو على مصلبه فقال له انا انجيك منها ان سجدت لي سجدة من دون الله تعالى فقال كيف اسجد لك وانا في هذه الحالة فقال ارضى منك ان تومي براسك فيومى له ايماء براسه فقال الشيطان انا بريء منك اني اخاف الله رب العلمين وهو قوله تعالى كمثل الشيطان اذ قال للانسان اكفر ۰ فلما كفر ۰ قال اني بريء منك اني اخاف الله رب العلمين فكان عاقبتهما انهما في النار خالدين فيها وذلك جزاء الظلمين هكذا روى عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما فاذا علمت حال برصيصا الذي صار في النار مخلدا فاعلم ان الانسان اذا اتبع مقتضى الشهوات والغضب يظهر تسلط الشيطان على قلبه بواسطة الهوى ويصير قلبه عش الشيطان ومقره لكون الهوى مرعى الشيطان ومرتعه

بادشاہ کے پنجہ سے اسی حالت مین نجات ملسکتی ہیکہ اس لڑکی کو قتل کرکے اپنے عبادتخانہ کے آس پاس دفنا دو اور جب اسکے وارث سوال کرین تو کہدینا کہ لڑکی انتقال کر گئی۔ تمہارے قول کا سب کو یقین آجائے گا چنانچہ برصیصا نے اسے قتل کرکے دفنا دیا۔ بعدہ جب اسکے وارثون نے اپنی لڑکی طلب کی تو کہدیا وہ بحکم الٰہی انتقال کر گئی۔ انہین باور ہوگیا۔ شیطان بادشاہ کے پاس آیا اور یہ کہا کہ برصیصا نے اول اس سے زنا کیا اور پھر بخوف افشائے راز قتل کرکے دفنا دیا۔ بادشاہ اہلکارونکو لیکر زاہد کیطرف گیا۔ اور قبر کھود کر دیکھا تو لڑکی کو مقتولہ پایا۔ برصیصا کو گرفتار کرکے سولی کا حکم دیا گیا عین مصلوب ہونے کے وقت شیطان نے برصیصا کے پاس آکر کہا کہ اگر تو اسوقت مجھے سجدہ کرلے تو میں بلا سے نجات دلا سکتا ہون۔ برصیصا بولا کہ اس حالت مین تجھے کیونکر سجدہ کر سکتا ہون۔ شیطان نے کہا فقط سر کا اشارہ کافی ہے۔ بالجملہ برصیصا نے اشارتاً شیطان کو سجدہ کر لیا۔ اور شیطان یہ کہکر چلدیا کہ مین تجھسے بیزار اور تیرے افعال سے بری ہون کیونکہ مین پروردگار عالم سے ڈرتا ہون۔ چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ الآیۃ یعنے شیطان آدمی کو کفر کی ترغیب دیا کرتا ہے اور جب وہ کافر ہو جاتا ہے تو یہ کہکر چلدیتا ہیکہ مین تجھسے بری ہون۔ کیونکہ مین خدا سے ڈرتا ہون دونون کا انجام کار یہ ہیکہ ہمیشہ دوزخ مین رہین گے۔ اور یہ ظالمون کا بدلہ ہے اسی طرح ابن عباس رضی سے مروی ہے۔ بس تو جب تم نے برصیصا کے ابدی جہنمی ہونیکا حال سُن لیا تو یہ یاد رہیکہ جب آدمی خواہش بد اور مقتضائے غضب کا تابع ہو جاتا ہے تو شیطان اُسکے دل پر مسلط ہو جاتا ہے۔ اور اس وقت اُسکا قلب گذرگاہ ابلیس بن جاتا ہے کیونکہ خواہش ابلیس کی سیرگاہ ہے۔

واذا جاهد نفسه ولم يتبع مقتضى الشهوة والغضب يكون قلبه مستقر الملائكة ومهبطهم
لكن لما لم يكن قلب من القلوب خاليا عن الشهوة والغضب والحرص والطمع وغير ذلك من الصفات
البشرية المتشعبة عن الهوى لم يتصور ان يوجد قلب خال من ان يكون فيه للشيطان جولان
بالوسوسة ولا تزول وسوسته الا بذكر شئ سوى ما يوسوس فيه اذ عند حصول ذكر شئ
فيه ينعدم ما كان فيه من قبل الا ان كل شئ سوى ذكر الله تعالى وما يتعلق به يجوز ان يكون
مجالا للشيطان فاما ذكر الله تعالى فهو الذي يؤمن جانبه ويعلم انه ليس مجالا للشيطان
فخذ ما اهديتك واعمل بالايمان سهل عليك الله الملك المستعان فمثل القلب كمثل حصن له
ابواب كثيرة والشيطان يريد ان يدخل فيه من كل باب ويملكه ويستولي عليه فلا بد للعبد
من حفظه ولا يقدر على حفظه الا بحراسة ابوابه وسد مداخله وابوابه ومداخل الصفات
المذمومة فليس للآدمي صفة من الصفات المذمومة الا وهي قوة من قوى الشيطان
وسلاح من اسلحته وباب من ابوابه ومدخل من مداخله (من مجالس الرومي) وشروط التوبة
ثلاثة (الاول) الرجوع عن المعاصي (والثاني) الندم عليها (والثالث) العزم على ان لا يعود
اليها ابدا وروى جابر رضي الله تعالى عنه ان اعرابيا دخل مسجد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم وقال
اللهم اني استغفرك واتوب اليك وكبر فلما فرغ من صلاته قال له علي رضي الله تعالى عنه

اور اگر انسان مجاہدہ کرتا اور مقتضائے خواہش ہوا و غضب سے بچتا رہتا ہے تو اسکا قلب گزرگاہ ملائکہ ہو جاتا ہے
لیکن جبکہ شہوت غضب حرص طمع وغیرہ صفات بشریہ سے کوئی دل پاک نظر نہیں آتا۔ اسلیئے یہ بات متصور ہی
نہیں ہو سکتی کہ کسیکا قلب شیطانی جولانگاہی سے خالی ہو۔ اور نہیں شیطانی وسوسونکا دخل نہو۔ وسوسۂ اسی وقت
زائل ہو سکتا ہے کہ آدمی وسوسہ ڈالنے والی چیز کو چھوڑ کر کسی اور شے کا ذکر کرنے لگے۔ کیونکہ ایک شے کے تذکرہ
کے وقت دوسری شے معدوم ہو جاتی ہے البتہ یہ بات ضرور ہے کہ ذکر اللہ اور اُسکے متعلقات کے سوا ہر چیز جولانگاہ
شیطانی بن سکتی ہے۔ ذکر اللہ شیطان سے امن دینے والی چیز ہے جو کسیطرح جولانگاہ شیطانی نہیں ہو سکتی۔ بس تو تم
جو رستہ بتا دیا ہے اُسپر چلو اور ایمان کے ساتھ عمل کرو اللہ تعالی سب کام آسان کر دیگا۔ قلب ایک ایسا قلعہ ہے جسکے
دروازے بکثرت ہیں۔ شیطان ہر دروازہ سے داخل ہو کر غالب آنا چاہتا ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ ہر دروازہ کی حفاظت
کرے۔ یہ حفاظت سخت نگہبانی اور کواڑ بند کرنے پر منحصر ہے صفات بد اِن دروازوں کے کواڑ ہیں آدمی میں ہر صفت
مذمومہ ایک شیطانی قوت اُسکا ہتھیار اور مدخل ہے (مجالس الرومی) توبہ کی تین شرطیں ہیں (۱) گناہوں سے
رجوع (۲) معاصی پر ندامت (۳) ہمیشہ کے لئے ترک گناہ۔ جابر روایت کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے
مسجد نبوی میں آکر یہ کہا اللھم انی استغفرک واتوب الیک (الٰہی میں تجھسے مغفرت چاہتا ہوں اور
توبہ کرتا ہوں) اسکے بعد نیت باندھ لی۔ جب نماز پڑھ چکا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

يا هذا ان سرعة اللسان بالاستغفار توبة الكذابين وتوبتك هذه تحتاج الى التوبة فقال
يا امير المؤمنين وما توبة الصادقين قال هي اسم يقع على ستة معان (الندامة) على الماضي من
الذنوب والاعادة لماضيعه من الفرائض ورد المظالم واذابة النفس في الطاعة كما ربيتها
في المعصية واذاقتها مرارة الطاعة كما اذقتها حلاوة المعصية (والبكاء) بدل ضحك ضحكته
كذا ذكره ابو السعود قال نجم الدين قدس سره اذا اراد الله ان يتوب على عبد من عباده
ليرجع من اسفل سافلين البعد الى اعلى عليين القرب يخلصه من عبودية ماسواه بتصرف
جذبات العناية ثم يوفقه للرجوع الى الحضرة ويقبل منه الرجوع بالتقرب اليه كما قال الله
تعالى من تقرب مني شبرا تقربت منه ذراعا ومن تقرب مني ذراعا تقربت منه باعا الحديث انتهى
معناه من تقرب الي بالتوبة والطاعة تقربت اليه بالرحمة والتوفيق والاعانة وان زاد زدت

سورة بسم الله الرحمن الرحيم عنكبوت

(يا عبادي الذين امنوا ان ارضي واسعة فاياي فاعبدون) اي اذا لم تسهل لكم العبادة
في بلدة ولم يتيسر لكم اظهار دينكم فهاجروا الى حيث يتمشى لكم ذلك

اے شخص یہ زبان سے جلدی جلدی استغفار کہنا جھوٹے لوگونکی توبہ ہی اور یہ توبہ خود توبہ کی محتاج ہی
اُسنے عرض کیا کہ حضور سچونکی توبہ کیسی ہوتی ہی۔ فرمایا توبہ چھ معنونمین مستعمل ہوتی ہی (۱) گزشتہ گناہوں پر
ندامت (۲) فائتہ فرائض کا اعادہ (۳) حقوق کی واپسی (۴) اپنی جان کو اس طرح طاعات مین صرف
کرنا جسطرح گناہونمین مصروف کیا تھا (۵) نفس کو اسطرح طاعت کا مزہ چکھانا جسطرح معصیت کا مزہ چکھایا تھا
(۶) گزشتہ ہنسی کے بدلے بکثرت رونا (ابو السعود) نجم الدین قدس سرہٗ کا قول ہی کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو بُعد
کے اسفل السافلین سے قُرب کے اعلی علیین کیطرف لیجانا چاہتا ہی تو اپنے جذبات عنایت کے باعث اُسی
عبودیت ماسوا سے رہائی دیکر اپنی بارگاہ کیجانب بُلا لیتا ہی اور اُس سے قریب ہوکر اُسکے رجوع الی اللہ
کو قبول کر لیتا ہی۔ چنانچہ حدیث قُدسی کا مضمون ہے کہ جو مجھسے ایک بالشت قریب ہو مین اُس سے ایک گز
قریب ہو جاتا ہوں۔ اور جو ایک گز قریب ہو مین اُس سے دو گز نزدیک ہو جاتا ہوں اسکا مطلب
یہ ہی کہ جو شخص توبہ و طاعت سے میرا تقرب ڈھونڈتا ہی مین رحمت و توفیق و اعانت سے اُسکا مقرب
بنجاتا ہوں اور اگر اس قرب میں زیادتی چاہتا ہے تو مین بھی زیادتی کر دیتا ہوں۔

سورہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم عنکبوت

یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ اَرْضِیْ وَاسِعَةٌ فَاِیَّایَ فَاعْبُدُوْنِ۔ (میرے ایماندار بندو۔ بیشک
میری زمین فراخ ہی تم میری ہی عبادت کرو) مطلب یہ کہ اگر تم کسی خاص شہر مین عبادت اور اپنے
دین کا اظہار نہ کر سکو تو کسی ایسے مقام مین ہجرت کر جاؤ جہاں یہ باتیں میسر ہو سکیں۔

وعنه علیہ السلام من فر بدینه من ارض الی ارض ولو کان شبرا استوجب الجنة وکان رفیق ابراهیم ومحمد علیهما السلام والفاء جواب شرط محذوف اذ المعنی ان ارضی واسعة ان لم تخلصوا العبادة لی فی ارض فاخلصوها فی غیرها کل نفس ذائقة الموت، تناله لامحالة ثم الینا ترجعون، للجزاء من هذا عاقبته ینبغی ان یجتهد فی الاستعداد له والذین امنوا وعملوا الصالحات لنبوئنهم لننزلنهم من الجنة غرفا علالی وقرأ حمزة والکسائی لنثوینهم ای لنقیمنهم من الثواء فیکون انتصابه فاجرائه مجری لننزلنهم او بنزع الخافض او تشبیه الظرف الموقت بالمبهم تجری من تحتها الانهار خالدین فیها نعم اجر العاملین، وقرئ فنعم والمخصوص بالمدح محذوف دل علیه ما قبله (قاضی بیضاوی)، روی عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه ان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم قال للمصلی علی نور علی الصراط ومن کان علی الصراط من اهل النور لم یکن من اهل النار صدق رسول الله قال مقاتل والکلبی نزلت هذه الایة فی ضعفاء مسلمی مکة یقول ان کنتم فی ضیق بمکة من اظهار الایمان فاخرجوا منها الی ارض المدینة ان ارضی یعنی المدینة واسعة امینة قال مجاهد هو ان ارضی واسعة فهاجروا فیها وقال سعید ابن جبیر اذا عمل فی الارض بالمعاصی فاخرجوا فان ارضی واسعة وقال عطاء اذا امرتم بالمعاصی فاهربوا

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص اپنے دین کو ایک مقام سے دوسرے مقام کیطرف لے نکلا (خواہ ایک ہی بالشت کیوں نہو) وہ جنت کا مستحق ہے۔ آیت میں ف شرط محذوف کا جواب ہے یعنی میری زمین فراخ ہے اگر تم ایک جگہ خالص طور سے عبادت نہیں کر سکتے تو دوسری جگہ ہجرت کر جاؤ کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ہر شخص لامحالہ موت کا مزہ چکھنے والا ہے۔ پھر تم سب کے سب جزا کے لیے ہماری طرف رجوع کرو گے۔ بس تو جسکا انجام موت ہو اسے ہر دم تیار رہنا چاہیے اور ایماندار وں نیک عمل کرنیوالوں کو ہم جنت کے بالاخانوں میں جگہ دیں گے (حمزہ اور کسائی کی قرأت میں لَنُثْوِیَنَّهُم ہے اور غرفا کا نصب یا تو اسلیے ہے کہ لنبوئنهم بمعنی لننزلنهم ہے یا نصب بنزع خافض ہے یا ظرف موقت کو مبہم سے تشبیہ دیگئی ہے) ان جنتوں کے نیچے نہریں جاری ہیں ایماندار ہمیشہ وہیں رہا کرینگے۔ اور یہ عمل کرنیوالوں کی بہت ہی اچھی مزدوری ہے۔ ایک قرأت میں فَنِعْمَ ہے اور مخصوص بالمدح محذوف ہے اسلیے کہ جملہ ما قبل اُس پر دال ہے (بیضاوی) ابوہریرہ رسول خدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ درود بھیجنے والے پر پلصراط کے وقت نور ہوگا۔ اور جسپر اسوقت نور ہوگا وہ ناری نہیں ہو سکتا (رسولخدا نے سچ فرمایا) مقاتل اور کلبی کا قول ہے کہ یہ آیت مکہ کے ضعیف مسلمانوں کی بابت نازل ہوئی ہو مطلب یہ ہے کہ اے اہل مکہ۔ اگر مکہ میں رہکر تم اظہار ایمان نہیں کر سکتے تو وہاں سے مدینہ چلے جاؤ (ارضی سے مراد مدینہ اور واسعة بمعنی امینة ہے۔ مجاہد کا قول ہے کہ میرا ملک فراخ ہے تم کسی اور جگہ ہجرت کر جاؤ۔ سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ جب کسی زمین پر گناہ ہونے لگیں تو وہاں سے نکلجاؤ۔ کیونکہ میرا ملک وسیع ہے عطاء فرماتے ہیں جب تمکو گناہوں کا حکم دیا جائے تو بھاگ جاؤ

فان ارضي واسعة ولذلك يجب على كل من كان في بلدة يعمل فيها بالمعاصي ولا يمكنه تغييرها ان
يهاجر الى حيث تهيأ له العبادة وقيل نزلت في قوم تخلفوا عن الهجرة بمكة وقالوا نخشى ان هاجرنا
نموت من الجوع وضيق المعيشة فانزل الله هذه الاية ولم يعذرهم بترك الخروج وقال مطرف
ابن عبد الله ان ارضي واسعة اي رزقي لكم واسع فاخرجوا (معالم التنزيل) روي عن ابي هريرة عن
رسول الله عليه الصلوة والسلام اذا مات المؤمن حام روحه حول داره شهرا فينظر الى من خلف
من عياله كيف يقسم ماله وكيف يؤدي ديونه فاذا اتم شهرا رد الى حفرته فيحوم حول قبره
سنة وينظر من ياتيه ويدعو له ومن يحزن عليه فاذا اتم سنة رفع روحه الى حيث يجتمع فيه
الارواح الى يوم ينفخ في الصور (بهجة الانوار) سئل ابو حنيفة رحمة الله عليه اي ذنب اخوف
بسلب الايمان قال ترك الشكر لله على الايمان وترك خوف سوء الخاتمة وظلم العباد (كذا في الاخبار)
ويرسل الله تعالى اليه بعد موته عند حمل الجنازة اربعة ملائكة فاذا اتوا على راس قبره نادى
احدهم انقضت الآجال وانقطعت الآمال ونادى الثاني ذهبت الاموال وبقيت الاعمال
ونادى الثالث زالت الاشغال وبقي الوبال ونادى الرابع طوبى لك ان كان مطعمك من
الحلال وكنت مشغولا بخدمة ذي الجلال (بهجة الانوار) وحكي ان سليمان عليه الصلوة والسلام لما وسع عليه في دنيا

خدا کی زمین فراخ ہے۔ اسی لیے جب کسی شہر میں بکثرت گناہ ہونے لگیں اور آدمی اُنکے مٹانے پر قادر نہو
تو اُسپر واجب ہے کہ ایسی جگہ چلا جائے جہاں آسانی سے عبادت کر سکے۔ بعض کا قول ہے کہ آیت مذکورہ اُنکے
حق میں نازل ہوئی ہے جو ہجرۃ کو چھوڑ کر مکہ میں رہ گئے تھے اور یہ کہتے تھے کہ اگر ہم ہجرت کر جائینگے تو بھوک اور تنگی
معاش کے باعث مر جائینگے۔ چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی اور یہ لوگ ترک ہجرت کے متعلق معذور نہیں سمجھے
گئے۔ مطرف بن عبد اللہ کہتے ہیں ارضی واسعۃ کا یہ مطلب ہے کہ میری دی ہوئی روزی وسیع ہے تم ہجرت کر کے
تو دیکھو (معالم التنزیل) ابو ہریرہ رسول خدا سے روایت کرتے ہیں کہ مومن کی روح مرنے کے بعد ایک مہینے تک اُسکے
گھر کے گرد پھرتی اور یہ دیکھا کرتی ہے کہ اُسکے وارث مال کیونکر تقسیم کرتے اور اُسکا قرض کس طرح سے چکاتے ہیں
یہ مہینا بھر کے بعد ایک سال تک قبر کے گرد پھرتی اور یہ دیکھتی ہے کہ مرنے والے کیلئے کون غمگین ہوتا اور دعا مغفرت
کرتا ہے پھر بعد اتمام سال یہ روح دیگر ارواح سے جا ملتی اور نفخ صور تک وہیں رہتی ہے (بہجۃ الانوار) ابو حنیفہ رح
سے پوچھا گیا کہ ایمان جاتے رہنے کا سب سے زیادہ خوف کون سے گناہ میں ہے۔ فرمایا دولت ایمان ملنے پر خدا کا شکر نہیں
کرنا۔ خاتمہ کا خوف نہ رکھنے میں۔ بندوں پر ظلم کرنے میں (کذا فی الاخبار) موت کے بعد جنازہ اٹھتے وقت اللہ تعالی سرہانے
چار فرشتے بھیجتا ہے۔ ایک کہتا ہے کہ عمر گذر گئی اور امیدیں جاتی رہیں۔ دوسرا ندا کرتا ہے کہ مال جاتا رہا اعمال رہ گئے
تیسرا کہتا ہے کہ شغل سب زائل ہو گئے صرف وبال رہ گیا۔ چوتھا ندا دیتا ہے کہ اگر تیرا کھانا پینا حلال اور تو خدا کی عبادت میں
مشغول تھا تو تیرے لیے مبارکباد ہے (بہجۃ الانوار) حکایت سلیمان علیہ السلام کو جب دنیوی فراخی حاصل ہوئی

وحكم الانس والجن والوحوش والطيور وحكم الرياح عزت نفسه فاستاذن ربه فقال يارب ائذن لي حتى اعطي رزق كل مرزوق سنة كاملة فاوحى الله تعالى اليه انك لا تستطيع فقال الهي ائذن لي يوما فاذن الله له يوما فامر سليمان عليه الصلوة والسلام الانس والجن ان ياتوا بجميع من في الارض وامران يطبخ ما يطبخ وان يحضر ما يحضر فطبخ وحضر اربعين يوما ثم امر الصبا ان لا تهب على الماكولات حتى لا تفسد الطعام وامران يصف الطعام في صحراء واسعة فكان طول السماط مسيرة شهر وفتش عليه عرضه ثم اوحى الله تعالى الى سليمان عليه الصلوة والسلام بمن تبتدئ من المخلوقات قال بسكان البر والبحر فامر الله تعالى من سكان البحر المحيط حوتا بان ياتي دعوة سليمان فرفع الحوت راسه وتقدم نحو السماط وقال يا سليمان قد جعل الله رزقي في هذا اليوم عليك فقال سليمان عليه السلام دونك الطعام فابتدا فما تم لحظة حتى ابتلع ذلك الزاد كله ثم نادى يا سليمان اشبعني فاني جائع فقال اما شبعت قال الى الآن ما شبعت فعند ذلك خر ساجدا وقال سبحان من تكفل برزق كل مرزوق من حيث لا يشعر (بدائع الاسرار) وروى ان سليمان عليه السلام سال نملة قال كم رزقك في السنة فقالت حبة من حنطة فجعل سليمان عليه السلام النملة في قارورة ووضع معها حبة من حنطة وسد راسها

اور جن، انسان، وحوش، طیور، ہوا، سب انکے محکوم ہوگئے تو ایکدن آپنے بارگاہ خداوندی مین عرض کیا الہٰی مین ہر متنفس کو ایک برس تک روزی دینی چاہتا ہون اسکی اجازت ملجائے۔ حکم ہوا کہ تمسے یہ ہرگز نہوسکیگا۔ عرض کیا کہ اچھا ایک ہی دن کی اجازت ہو۔ چنانچہ ہوگئی۔ حضرت سلیمان نے جن و انسان کو حکم دیا کہ روئے زمین کے تمام باشندون کو جمع کرلو۔ اور تمام کھانے کی چیزین پکواؤ۔ بالجملہ چالیس روز کھانے پکتے رہے پھر باد صبا کو حکم دیا کہ خبردار کھانے سڑنے نہ پائین۔ اسکے بعد ایک وسیع جنگل مین تمام کھانے چُنے گئے۔ دسترخوان ایک مہینے کی راہ لمبا اور اسیقدر چوڑا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے وحی کی کہ پہلے کونسی مخلوق کو کھلانا شروع کروگے۔ عرض کیا جنگلی اور دریائی مخلوق کو۔ اللہ تعالیٰ نے بحر محیط کی ایک مچھلی کو حکم دیا کہ سلیمان کی دعوت مین حاضر ہو۔ مچھلی سر نکالکر دسترخوان کیطرف بڑھی اور یہ کہا کہ آج اللہ تعالیٰ نے میرا رزق آپکے ذمہ کردیا ہے۔ آپنے جواب دیا۔ ہان ہان کھانا شروع کر۔ مچھلی ایک لحظہ مین سارا کھانا دھڑ مین اُتار گئی۔ اور پھر یہ کہا کہ اے سلیمان ع۔ پیٹ بھر کر کھلوائیے۔ مین تو ابھی بھوکی ہون۔ آپنے فرمایا کیا تیرا پیٹ نہین بھرا۔ مچھلی نے کہا۔ ابھی تو نہین بھرا۔ اسوقت سلیمان ع سجدہ مین گر پڑے۔ اور یہ کہا پاک ذات وہی ہے جو ہر متنفس کے رزق کا کفیل ہے۔ اور وہان سے دیتا ہے کہ جہان سے گمان نہو (بدیع الاسرار) روایت ہے کہ سلیمان ع نے ایک چیونٹی سے پوچھا تو ایک سال مین کتنا کھاتی ہے۔ عرض کیا گیہون کا ایک دانہ آپنے ایک دانہ ڈالکر چیونٹی کو شیشہ مین بند کردیا اور ڈاٹ لگا دی۔

فلما اتت السنة فتح القارورة فاذا النملة اكلت نصف الحبة فقال سليمان عليه السلام
لماذا لم تاكلي نصفها الآخر قالت لان توكلي كان على الله فاكل الحبة لانه لا ينساني فلما صار توكلي
عليك في القارورة تركت نصفها وقلت ان نسيتني في هذه السنة اكلت النصف الآخر في السنة
الآتية (رجبيه) وفي الخبر اذا اخذ العبد في النزع ينادي ملك الموت دعه حتى يستريح واذا بلغ
الروح الصدر قال دعه حتى يستريح واذا بلغ الحلقوم جاءه نداء دعه حتى يودع الاعضاء بعضها
بعضا فتودع العين العين فتقول السلام عليكم الى يوم القيمة وكذلك الاذنان واليدان
والرجلان ويودع الروح النفس فنعوذ بالله تعالى من وداع الايمان اللسان والمعرفة الجنان
فتبقى اليدان بلا حركة والرجلان لا حركة لهما والعينان لا نظر لهما والاذنان لا سمع لهما والبدن
لا روح له ولو بقي القلب بلا معرفة فكيف حال العبد في اللحد لا يرى احدا ولا ابا ولا اما
ولا اولادا ولا اصحابا ولا فراشا ولا اخوانا ولا حجابا فلو لم يره باكريما فقد خسر خسرانا عظيما
(زهرة الرياض) وفي الخبر ايضا ان ملك الموت اذا اراد قبض الروح يقول العبد لا اعطيك
ما لم تومر به فيقول ملك الموت امرني ربي بذلك ويطلب الروح منه العلامة والبرهان فيقول الروح

برس روز کے بعد کھولکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ اُسنے صرف آدھا دانہ کھایا ہے۔ فرمایا تو نے نصف
کیوں چھوڑ دیا۔ چیونٹی نے عرض کیا پہلے میرا بھروسا خدا پر تھا۔ میں تمام دانہ کھا لیتی تھی اور یہ جانتی تھی
کہ وہ مجھے ہرگز فراموش نکریگا۔ شیشہ میں بند ہونے کے بعد صرف آپ پر اعتماد ہو گیا اسلئے میں نے نصف دانہ
چھوڑ دیا اور یہ خیال کیا کہ اگر آپ اس سال مجھے بھولجائیں گے تو باقی نصف دانہ آیندہ سال کام آئے گا
(رجبیہ) حدیث میں ہے کہ جب بندہ عالم نزع میں ہوتا ہے تو ملک الموت ندا کرتے ہیں کہ "اسے آرام
پانے کے لئے چھوڑ دے"۔ پھر جب روح سینہ تک آجاتی ہے تو مکرر یہی ندا ہوتی ہے۔ اور جب حلقوم تک
پہنچ جاتی ہے تو ملک الموت فرماتے ہیں کہ "اسے چھوڑ دے تاکہ ایک عضو دوسرے عضو کو رخصت کرے"
اسوقت آنکھ السلام علیکم کہکر دوسری آنکھ کو قیامت تک کے لئے رخصت کرتی ہے پھر اسیطرح کان۔ ہات
پانو۔ ایک دوسرے کو وداع کرتے ہیں۔ روح نفس کو چھوڑ جاتی ہے (اللہ تعالیٰ ایمان کو زبان سے اور
معرفت کو دل کے رخصت کر دینے سے پناہ میں رکھے) اسوقت ہات پانو بلا حرکت آنکھیں بلا نور۔ کان
بلا سماعت اور بدن بلا روح باقی رہجاتا ہے۔ توبہ توبہ اگر دل بلا معرفت رہگیا تو بندہ پر قبر میں کیسی بنے گی۔
جہاں نہ ماں نہ باپ۔ نہ اولاد۔ نہ یار دوست۔ نہ بھائی بند۔ نہ بچھونا نہ پردہ۔ اگر خداوند کریم کا دیدار نہوا تو بڑا
گھاٹا اُٹھانا پڑے گا (زہرۃ الریاض) حدیث میں ہے کہ جب ملک الموت جان لینے آتے ہیں تو بندہ
کہتا ہے کہ جس چیز کا تمکو حکم نہیں میں اُسے حوالے نہیں کر سکتا۔ وہ فرماتے ہیں کہ مجھے خدا نے
حکم دیا ہے۔ اسوقت روح ملک الموت سے علامت اور حجت طلب کرتے ہوئے یہ کہا کرتی ہے

ان ربی خلقنی وادخلنی فی جسدک ولم تکن عند ذلک معی فلان تریدان تاخذنی فیدخل ملک الموت
الی الله تعالی ویقول ان عبدک فلانا یقول کذا وکذا ویطلب البرهان فیقول الله تعالی صدق روح
عبدی یا ملک الموت اذهب الی الجنة فخذ تفاحة علیها علامتی وارها روحه فیذهب ملک الموت
فیاخذها وعلیها مکتوب بسم الله الرحمن الرحیم فیریه ایاها فاذا راها روح العبد یخرج من النشاط
(زہرة الریاض) روی انه علیه السلام قال لا یخرج روح المومن حتی یری مکانه فی الجنة فلا ینظر
الی ابویه ولا الی اولاده عند ذلک من عشق ذلک المکان ولا یخرج روح المنافق حتی یری مکانه
فی النار فلا ینظر الی اولاده ولا ابویه من فزع ذلک المکان قیل یا رسول الله کیف یری المومن
مکانه فی الجنة والمنافق مکانه فی النار قال ان الله تعالی خلق جبرائیل علیه السلام فی احسن صورة
وله مائة الف واربعة وعشرون الف جناح وبین تلک الاجنحة جناحان اخضران مثل جناح
الطاوس اذا نشر جناحا من تلک الاجنحة یملاء ما بین السماء والارض وعلی جناحه الایمن مکتوب
صورة الجنة وما فیها من الحور والقصور والدرجات والخدام وعلی جناحه الایسر مکتوب صورة النار
وما فیها من الحیات والعقارب والدرکات والزبانیة واذا جاء اجل واحد یدخل فوج من الملائکة فی عروقه
ویعصرون روحه من قدمیه الی رکبتیه ویخرج ذلک الفوج ویدخل الفوج الثانی فیعصرون روحه من رکبتیه الی بطنه

کہ خدا نے پیدا کرنیکے بعد جب مجکو بدن مین داخل کیا ہی تو تم میرے ساتھ نہ تھے۔ اسوقت کس حجت سے
مجھے لینے آئے ہو۔ ملک الموت بارگاہ الٰہی مین حاضر ہوکر عرض کرتے ہین کہ فلان بندہ حجت طلب کرتا ہی۔
ارشاد ہوتا ہی کہ میرے بندہ کی روح نے سچ کہا جنت کا ایک سیب لیجاؤ اور اُسکی روح کو دکھاؤ۔ ملک الموت
جنت کا ایک سیب جسپر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھی ہوئی ہوتی ہی لیجاکر اُسے دکھاتے ہین اسوقت روح
نہایت خوش ہوکر بدن سے جدا ہوجاتی ہے (زہرة الریاض) پیغمبر علیہ السلام کا قول ہی مؤمن کی روح جنت مین
اپنا ٹھکانا دیکھے بغیر بدن سے نہین نکلتی۔ اور اس ٹھکانے پر فریفتگی کے باعث مان باپ اور اولاد کی ذرا پروا
نہین کرتی۔ اور منافق کی روح دوزخ مین اپنا مقام دیکھے بغیر جسم سے خارج نہین ہوتی اور اُس خوفناک
مقام کی ہول کے سبب مان باپ اور اولاد کی طرف متوجہ نہین ہوتی۔ لوگون نے عرض کیا حضور مومن
ومنافق کو اپنا اپنا ٹھکانا کیونکر نظر آجاتا ہی۔ فرمایا۔ اللہ تعالی نے جبرئیل ع کو نہایت خوبصورت پیدا کیا ہی
اُنکے ایک لاکھ چودہ ہزار پر ہین۔ ان مین برنگ طاوس دو سبز پر ہین۔ جب آپ کسی پر کو کھولتے ہین تو خلو آسمان
وزمین سب ڈھک جاتا ہی۔ آپکے دہنے بازو پر جنت حور و قصور۔ درجات اور خدام جنت وغیرہ کی صورت منقوش
ہی۔ اور بائین بازو پر دوزخ۔ اُسکے سانپ۔ بچھو۔ درکات۔ اور زبانیہ وغیرہ کی صورتین درج ہین۔ جب
کسیکی موت آتی ہے تو فرشتونکی ایک جماعت رگو نمین داخل ہوکر اُسکی روح کو پاؤن سے لیکر گھٹنون تک
کھینچتی ہے۔ پھر یہ جماعت چلی جاتی ہے اور دوسری جماعت جان کو گھٹنون سے پیٹ تک کھینچ لاتی ہے

ثم يخرج ذلك الفوج ويدخل الفوج الثالث فيعصرن روحه من بطنه الى صدره ثم يخرج ذلك الفوج ويدخل الفوج الرابع فيعصرن روحه من صدره الى الحلقوم وعند ذلك يكون وقت النزع فلو كان مؤمنا ينشر جبرائيل عليه السلام جناحه الايمن فيرى مكانه فى الجنة فيعشقه ولا ينظر الى ابويه ولا الى اولاده من عشق ذلك المكان فينصب بصره اليه وان كان منافقا ينشر جناحه الايسر فيرى مكانه فى النار ولا ينظر الى ابويه ولا الى اولاده من فزع ذلك المكان فينصب بصره اليه فطوبى لمن كان قبره روضة من رياض الجنان وويل لمن كان قبره حفرة من حفر النيران (زهرة الرياض) فى ذكر نداء الروح بعد الخروج من البدن وفى الخبر انه اذا فارق الروح البدن نودى من السماء بثلاث صيحات يا ابن ادم اتركت الدنيا ام الدنيا تركتك اجمعت الدنيا ام الدنيا جمعتك اقتلت الدنيا ام الدنيا قتلتك واذا وضع على المغتسل نودى من السماء بثلاث صيحات يا ابن آدم اين بدنك القوى ما اضعفك واين لسانك الفصيح ما اسكتك واين اذنك السامعة ما اصمك واين احباؤك الخلص ما اوحشك واذا وضع فى الكفن نودى من السماء بثلاث صيحات يا ابن ادم طوبى لك ان صحبك رضوان الله والويل لك ان صحبك سخط الله

اسکے بعد تیسری جماعت پیٹ سے سینہ تک اور چوتھی جماعت سینہ سے حلقوم تک جان نکال لیتی ہے۔ اسوقت عالم نزع شروع ہوجاتا ہے۔ اگر مرنے والا مومن ہے تو جبریل ع دہنا بازو کھول دیتے ہیں یہ شخص جنت میں اپنا ٹھکانا دیکھکر اُسپر عاشق ہوجاتا ہے ماں باپ یا اولاد کیطرف نہیں دیکھتا۔ اُس مقام کی فریفتگی کے سبب اُدہر ہی کو ٹکٹکی بندہی رہجاتی ہے۔ اور اگر میت منافق ہے تو جبریل ع بایاں بازو کھولتے ہیں یہ دوزخ میں اپنا مقام دیکھکر ہول کے باعث ماں باپ یا اولاد کی طرف نہیں دیکھ سکتا۔ آنکھیں اُدہر ہی پھٹی کی پھٹی رہجاتی ہیں جسکی قبر جنت کا باغ ہو اُسے مبارکباد اور جسکی قبر آگ کا گڑہا ہو اُسپر افسوس (زہرۃ الریاض) (بدن سے نکلنے کے بعد روح کی ندا کا تذکرہ) حدیث شریف میں ہے کہ جب روح بدن سے نکلتی ہے تو آسمان سے تین آوازیں آتی ہیں (۱) اے ابن آدم ع تو نے دنیا کو چھوڑا یا دنیا نے تجھے چھوڑ دیا (۲) تو نے دنیا سمیٹی یا دنیا نے تجھے سمیٹ لیا (۳) تو نے دنیا کو مارا یا دنیا نے تجھے مار ڈالا۔ پھر جب میت کو نہلانے کے لیے پٹرے پر ڈالتے ہیں تو تین آوازیں آتی ہیں۔ (۱) اے ابن آدم تیرا قوی جسم کیا ہوا آج تو کس قدر ناتوان ہے (۲) تیری فصیح زبان کیا ہوئی آج تو کس قدر خاموش ہے (۳) تیرے سننے والے کان کیا ہوئے آج تو بالکل گونگا ہے۔ تیرے خالص دوست کیا ہوئے۔ آج تو تنہا ہے۔ اور جب کفن پہنایا جاتا ہے تو تین آوازیں آتی ہیں (۱) اے ابن آدم اگر رضوان الٰہی تیرا مصاحب ہے تو تجھے مبارکباد، اور اگر غضب الٰہی تیرا رفیق ہے تو تجھپر افسوس۔

يا ابن آدم طوبى لك ان كان مأواك الجنان والويل لك ان كان مأواك النيران يا ابن آدم
تذهب الى الى سفر بعيد بغير زاد وتخرج من منزلك فلا ترجع اليه ابد الآباد وتصير الى بيت
الاهوال واذا حمل على الجنازة نودى من السماء بثلاث صيحات يا ابن آدم طوبى لك ان كان
عملك خيرا وطوبى لك ان كنت تائبا وطوبى لك ان كنت مطيعا لله واذا وضع للصلوة
نودى من السماء بثلاث صيحات يا ابن آدم كل عمل عملته تراه الساعة فان كان عملك خيرا
تره خيرا وان كان عملك شرا تره شرا واذا وضعت الجنازة على شفير القبر نودى بثلاث
صيحات يا ابن آدم ما تزودت من العمران لهذا الخراب وما حملت من الغنى لهذا الفقر وما حملت
من النور لهذه الظلمة واذا وضع فى اللحد نودى بثلاث صيحات يا ابن آدم كنت على ظهرى
ضاحكا فصرت فى بطنى باكيا وكنت على ظهرى فرحا فصرت فى بطنى حزينا وكنت على ظهرى ناطقا
فصرت فى بطنى ساكتا واذا ادبر الناس عنه يقول الله تعالى يا عبدى بقيت فريدا
وحيدا وتركوك فى ظلمة القبر وقد عصيتنى لاجلهم وانا ارحمك اليوم رحمة يتعجب منها
الناس وانا اشفق عليك من الوالدة بولدها كذا فى دقائق الاخبار عليك بمضمونه
بعون الملك الغفار تكن فى دار السلام رفيق الابرار كل نفس ذائقة الموت

(۲) اے ابن آدم اگر جنت تیرا ٹھکانا ہی تو تجھے مبارکباد اور اگر دوزخ ہی تو تجھپر افسوس (۳) ای ابن آدم تو
بغیر توشہ دور دراز سفر کیلئے نکلا ہی اور جس گھر سے چلا ہی ابد الآباد اُسکیطرف رجوع نکر سکیگا بلکہ تجکو خوفناک مقام مین
رہنا پڑیگا اور جب جنازہ اُٹھایا جاتا ہی تو تین آوازین آتی ہین (۱) ابن آدم۔ اگر تیرے عمل نیک ہین تو تجھے
مبارکباد (۲) اگر تو تائب ہے تو تجھ مبارکباد (۳) اگر مطیع خدا ہی تو تجھے مبارکباد۔ پھر جب نماز کیلئے جنازہ رکھا جاتا
ہی تو تین آوازین آتی ہین (۱) ابن آدم۔ تو نے جو کچھ کیا ہی اسوقت سامنے آجائیگا (۲) تیرے عمل نیک ہین
تو نیکی پیش آئے گی (۳) اور تیرے افعال بد ہین تو بدی حاصل ہوگی۔ پھر جب جنازہ قبر کے کنارہ رکھا جاتا ہی تو
تین آوازین آتی ہین (۱) اے ابن آدم۔ تو نے دنیا کی آبادی سے اِس اُجڑے دیار کیلئے کیا توشہ باندھا (۲)
تونگری سے اِس محتاجی کیلئے کیا مال لیا (۳) نور سے اِس اندھیرے گھر کے لیئے کیا سامان لایا۔ پھر جب میت کو
قبر مین رکھتے ہین تو تین آوازین آتی ہین (۱) ابن آدم تو میری پیٹھ پر ہنسا کرتا تھا آج میرے پیٹ مین
پڑا رو رہا ہی (۲) تو میری پیٹھ پر خوش تھا آج میرے پیٹ مین غمگین ہی (۳) تو میری پیٹھ پر باتین کیا کرتا
تھا آج میرے پیٹ مین خاموش ہی۔ پھر جب لوگ دفنا کر چلدیتے ہین تو اللہ تعالی فرماتا ہی۔ میرے بندے تو
تنہا بیکس رہگیا تجھے اندھیری گور مین چھوڑ گئے۔ تو نے لوگون کیلئے میری نافرمانی کی مین آج تجھپر ایسی رحمت
کرونگا کہ لوگونکو تعجب ہوگا مین تجھپر مان سے زیادہ مہربان ہون (یہ دقائق الاخبار سے منقول ہی اسکا مطلب یاد
رکھنا چاہیے۔ انشاء اللہ تعالی جنت مین تم نیک لوگون کے مصاحب ہوجاؤگے) كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ کے یہ معنے ہین

اى فاجعة مرارة الموت ومتجرعة غصص المفارقة كما يجد الذائق ذوق المذوق وهذا مبنى على ان الذوق يصلح للقليل والكثير كما ذهب اليه الراغب وقال بعضهم اصل الذوق بالفم فيما يقل تناوله فالمعنى اذا ان النفوس تزهق بملابسة جزء من الموت واعلم ان للانسان روحا وجسدا وبخارا لطيفا بينهما هو الروح الحيوانى فما دام هذا البخار باقيا على الوجه الذى يصلح ان يكون علاقة بينهما فالحياة قائمة وعند انطفائه وخروجه عن الصلاحية تزول الحياة ويفارق الروح البدن مفارقة اضطرارية وهو الموت الصورى ولا يعرف كيفية ظهور الروح فى البدن ومفارقته له وقت الموت الا اهل الانسلاخ التام ثم الينا اى الى حكمنا وجزائنا ترجعون من الرجع وهو الرد اى تردون فمن كانت هذه عاقبته ينبغى ان يجتهد فى التزود والاستعداد لها ويرى مهاجرة الوطن سهلة واحتمال الغربة هينا هذا اذا كان الوطن دار الشرك وكذا اذا كان ارض المعاصى والبدع وهو لا يقدر على تغييرها والمنع منها فيهاجر الى ارض المطيعين من ارض الله الواسعة (من روح البيان)

سورة بسم الله الرحمن الرحيم الدخان

(حم والكتاب المبين) اى القرآن والواو للعطف ان كان حم مقسما به والا فللقسم والجواب قوله (انا انزلناه فى ليلة مباركة) فى ليلة القدر او البراءة

کہ ہر شخص موت کی تلخی اور مفارقت جسم و روح کے کڑوے گھونٹ کا مزہ چکھنے والا ہے جسطرح چاشنی چکھا کرتے ہیں۔ اِس سے یہ نکلا کہ چکھنا قلیل وکثیر دونوں پر صادق آتا ہے چنانچہ راغب کا یہی قول ہے بعض علماء نے صرف قلیل چیز پر چکھنے کا اطلاق کیا ہے۔ اِس سے ثابت ہوا کہ موت کے پہلے ہی جُز سے روح نکلجاتی ہے یاد رہے کہ انسانی روح و جسم کے مابین ایک بخار لطیف کا نام روح حیوانی ہے۔ جبتک یہ بخار مناسب طور پر قائم رہتا ہے حیات باقی رہتی ہے اور جب یہ نہیں رہتا یا حد اعتدال سے خارج ہو جاتا ہے زندگی نہیں رہتی روح بدن کو چھوڑ جاتی ہے اسکا نام ظاہری موت ہے۔ بدن میں ظہور روح کی کیفیت اور مرتے وقت اُس کی مفارقت کا حال اولیاء اللہ ہی جانتے ہیں ثُمَّ اِلَیۡنَا تُرۡجَعُوۡنَ پھر تم ہماری طرف رجوع کروگے۔ یعنی ہمارے حکم اور جزائے اعمال کیجانب پھر آؤگے۔ بس توجسکا انجام کار یہ ہوا اُس پر لازم ہے کہ توشہ لینے اور موت کے لئے مستعد رہنے میں کوشش کرتا رہے۔ ترک وطن کو آسان اور مشقت سفر کو خوشگوار سمجھے۔ جبکہ وطن دار الشرک یا مقام معاصی و بدعات ہو۔ اور آدمی انکے منع کرنے یا مٹانے پر قادر نہو سکے تو اُسکو نیک لوگوں کے ملک کیطرف ہجرت کرجائے۔ کیونکہ خدا کی زمین فراخ ہے۔ (روح البیان)

سورہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم دخان

حٰمٓ ۚ وَالۡكِتٰبِ الۡمُبِيۡنِ قسم ہے کتاب روشن یعنی قرآن مجید کی اگر لفظ حٰم مقسم بہ ہے تو واو عاطفہ ہے ورنہ قسمیہ اور جواب یہ آیت ہے اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةٍ مُّبٰـرَكَةٍ ہمنے اسکو بابرکت رات یعنی لیلۃ القدر یا لیلۃ البراۃ میں نازل کیا

ابتدی فیہا انزالہ او انزل فیہا جملة الی سماء الدنیا من اللوح المحفوظ ثم انزل علی الرسول نجوما
فی ثلاث وعشرین سنة وبرکتہا لذلک فان نزول القرآن سبب المنافع الدینیة والدنیویة
او لما فیہا من نزول الملائکة والرحمة واجابة الدعوة وقسمة النعمة وفصل الاقضیة (انا کنا
منذرین) استیناف یبین المقتضی للانزال وکذلک قولہ فیہا یفرق کل امر حکیم فان کونہا
مفرق الامور المحکمة او الملتبسة بالحکمة یستدعی ان ینزل فیہا القرآن الذی ہو من عظائمہا
(قاضی) قال النبی علیہ الصلوة والسلام من نسی الصلوة علی فقد اخطأ طریق الجنة وانما اراد
بالنسیان الترک واذا کان التارک یخطی طریق الجنة کان المصلی علیہ سالکا الی الجنة (الحدیث)
وقال قتادة ان حم اسم من اسماء القرآن ویقال اسم من اسماء اللہ تعالی ویقال قسم اقسم اللہ تعالی
بہ ویقال معناہ قضی ما ہو کائن الی یوم القیمة ویقال الحاء مفتاح کل اسم اولہ حاء کالحکیم
والحلیم والمیم مفتاح کل اسم اولہ میم من الاسماء کالمبین والملک والمہیمن (وفی تفسیر ابی اللیث) حم
یا محمد بحق الحی القیوم (والکتاب المبین) بحق القرآن الفارق بین الحق والباطل انتہی (انا انزلناہ
فی لیلة مبارکة) ای فی لیلة القدر والبراءة (قال صاحب الکشاف) فی لیلة مبارکة لیلة القدر
وقیل لیلة النصف من شعبان (انا کنا منذرین) مع ما بعدہ تفسیر لجواب القسم

یعنی یا تو ابتدائے نزول اس رات ہوئی یا لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر آگیا اور اس کے بعد رسول خدا
پر تیئیس سال تک تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا۔ اس رات کی برکت نزول قرآن ہی کی بدولت ہے کیونکہ نزول
منافع دینی و دنیوی اور نزول ملائکہ و رحمت الٰہی اور قبولیت دعا۔ اور تقسیم نعمت غیر متناہی و فیصلہ مقدمات
کا باعث ہے۔ اِنَّا کُنَّا مُنْذِرِیْنَ۔ بیشک ہم ڈرانے والے ہیں۔ یہ جملہ مستانفہ ہے جس سے باعث نزول کا
اظہار ہوتا ہے۔ اور علی ہذا القیاس فِیْہَا یُفْرَقُ کُلُّ اَمْرٍ حَکِیْمٍ مستانفہ ہے کیونکہ اس رات کا امور محکمہ یا امور
متلبسہ بالحکمة میں فارق ہونا اسکا مقتضی تھا کہ قرآن مجید جو اعلیٰ درجہ کا فارق ہے اسی رات میں نازل کیا
جائے (بیضاوی) پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے جو شخص مجھپر درود بھیجنا بھولگیا وہ گویا جنت کے رستے سے
بہک گیا۔ بھول سے مراد ترک درود ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جب تارک جنت کا رستہ بھولجاتا ہے تو درود
بھیجنے والا گویا بہشت کی راہ چل رہا ہے۔ قتادہ کہتے ہیں حم قرآن مجید یا اللہ تعالی کے ناموں میں سے ایک نام
ہے بعض کہتے ہیں قسم ہے کہ جسکے ساتھ اللہ تعالی نے قسم کھائی ہے بعض نے کہا ہے کہ اسکے معنی یہ ہیں قضی ما ہو
کائن الی یوم القیمة یعنی قیامت تک جو کچھ ہونیوالا ہے اسکی بابت حکم ہو چکا ہے بعض کا قول ہے حم کی حا ان
اسماء صفات میں سے حکیم و حلیم وغیرہ کے اور میم مبین۔ ملک۔ مہیمن وغیرہ کیلئے بمنزلہ مفتاح ہے۔ تفسیر ابو اللیث
میں لکھا ہے حم۔ یا محمد بحق الحی القیوم یعنی اے محمد خدا و حی قیوم کی قسم اور حق و باطل میں فرق کرنیوالے قرآن کی قسم
ہمنے اسے مبارک رات میں اتارا ہے۔ صاحب کشاف کہتے ہیں اس سے لیلة القدر یا شعبان کی پندرہویں مراد ہے۔ انا کنا منذرین

اى انزلنا انذارنا وتحذيرنا للكافرين من العذاب والعقاب فيها يفرق اى فى ليلة القدر
او البراءة يفصل ويكتب كل امر حكيم، اى محكوم بوقوعه من خير وشر و رزق واجل وكل ما هو كائن
من هذه الليلة الى الليلة الاخرى من السنة القابلة (شيخ زاده) قوله ان كان حم مقسما به فيكون
حم مجرور المحل باضمار حرف القسم ولا يجوز ان يكون منصوبا بحذف الجار وايصال الفعل اليه
لانهم قالوا فى الفرق بين حذف الجار واضماره ان المضمر لا يكون مذكورا لفظا ولكن يكون اثره
باقيا فى الكلام والمحذوف هو المتروك اصلا لا بقاء له لا بحسب لفظه ولا بحسب اثره وههنا
اثر الجار قائم فى حم بشهادة المعطوف عليه وهو الكتاب (شيخ زاده) قوله والا فللقسم الخ وان
لم يكن حم مقسما بها سواء جعلت تعديدا للحروف او اسما للسورة مرفوع المحل على انها خبر مبتدا
محذوف (شيخ زاده)، وانما سميت براءة لان الله تعالى يعطى فى هذه الليلة للاعداء والاشقياء
براءة من الجنة كما قال الله تعالى براءة من الله ورسوله ويعطى للاصفياء والاتقياء براءة من
النار وفيها يرفع عمل الامر من السنة الى السنة وفيها يفرق الارزاق كما قال الله تعالى فيها
يفرق كل امر حكيم وعن على كرم الله وجهه عن النبى عليه الصلوة والسلام انه قال اذا كان ليلة
النصف من شعبان فقوموا ليلتها وصوموا نهارها فان الله تعالى ينزل فى تلك الساعة
الى سماء الدنيا عند غروب الشمس فيقول هل من سائل فاعطيه سؤله

یعنی ہمنے اپنے انذار و تحذیر کو کافرون کیلئے نازل کیا ہی کہ اُنکو عذاب سے ڈرایا جاتا ہی اس رات مین جن باتکے وقوع
کا حکم ہوتا ہی اُسکا فیصلہ لکھدیا جاتا ہی یعنی برائی بھلائی رزق موت اور جو کچھ آیندہ سال تک ہوگا اس رات فرشتے
سب کچھ لکھدیتے ہین (شیخ زادہ) حم اگر مقسم بہ ہی تو باضمار حرف قسم محلاً مجرور ہی اسکو نصب بنزع خافض نہین
کہہ سکتے کیونکہ ان دونون مین یہ فرق رکھا گیا ہی کہ مضمر لفظاً تو مذکور نہین ہوتا مگر کلام مین اُسکا اثر باقی رہتا ہی اور
محذوف نہ لفظاً مذکور رہتا ہی اور نہ کلام مین اُسکا اثر رہتا ہی یہان حم مین اثر جار موجود ہی کیونکہ معطوف یعنی
لفظ کتاب اسپر شاہد ہی (شیخ زادہ) اور اگر حم مُقسم بہ نہین تو واو قسمیہ ہے اس صورت مین لفظ حم یا تو تعداد حروف
ہے یا اس سورت کا نام ہی اور باعتبار اعراب بمبتدائے محذوف کی خبر ہوکر محلاً مرفوع واقع ہوا ہی (شیخ زادہ)
اس رات کو براءت اسلئے کہا گیا کہ اسمین اللہ تعالی اپنے دشمنون اور بدون کو جنت سے الگ کردیتا ہی۔ چنانچہ خود
فرماتا ہی بَرَاءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔ اور پرہیزگارون برگزیدہ لوگونکو دوزخ سے نجات عنایت فرماتا ہے
اسی رات برس دن کے عمل آسمان کیطرف اُٹھائے جاتے ہین اسمین رزق تقسیم ہوتا ہی۔ اللہ تعالی فرماتا
ہے فیہا یفرق کل امر حکیم حضرت علی کرم اللہ وجہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ
آپنے فرمایا جب شعبان کی پندرہوین شب آجائے تو رات کو بیدار رہو۔ دن کو روزہ رکھو اللہ تعالی اس رات
غروب آفتاب کے وقت آسمان دنیا کیطرف نازل ہوکر یہ فرماتا ہی کوئی ہے کچھ مانگتا ہی کہ ہم اُسکا سوال پورا کردین

وهل من مستغفر فاغفر له وهل من مسترزق فارزقه حتى يطلع الفجر (مجالس الرومي) عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه عن النبي عليه الصلوة والسلام انه قال من صلى مائة ركعة في ليلة النصف من شعبان يقرأ في كل ركعة فاتحة الكتاب والاخلاص خمس مرات انزل الله تعالى عليه خمسمائة الف ملك مع كل ملك دفتر من نور يكتبون ثوابه الى يوم القيمة وقال عليه الصلوة والسلام والذى بعثنى بالحق نبيا من صلى على فى هذه الليلة يعطى من ثواب النبيين والمرسلين والملائكة والناس اجمعين (مشكوة الانوار) روى عن ابى نصر بن سعيد عن النبي عليه الصلوة والسلام انه قال لما كانت الليلة الثالثة عشرة من شعبان اتانى جبرائيل فقال يا محمد قم فقد جاء وقت التهجد لتسأل مرادك فى امتك ففعل عليه الصلوة والسلام فاتاه عند انفجار الصبح فقال يا محمد ان الله تعالى قد وهب لك ثلث امتك فبكى النبي عليه السلام وقال يا جبرائيل اخبرنى عن الثلثين الباقيين فقال لا ادرى فاتاه الليل الثانية وقال يا محمد قم فتهجد ففعل عليه الصلوة والسلام فاتاه عند الفجر وقال يا محمد قد وهب الله لك ثلثى امتك فبكى النبي عليه السلام وقال يا جبرائيل اخبرنى عن الثلث الباقى فقال لا ادرى ثم اتاه ليلة البراء فقال يا محمد البشارة لك فان الله تعالى قد وهب لك جميع امتك ممن لا يشرك بالله شيئا

کوئی ہمسے گناہونکی مغفرت چاہتا ہو کہ ہم اسکے گناہ معاف کردین۔ کوئی روزی کا طالب ہے کہ ہم اُسے روزی دین۔ یہ ارشاد طلوع فجر تک رہتا ہو (مجالس الرومی) عبد اللہ بن مسعود پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا جو شخص شعبان کی پندرہوین رات کو سو رکعتین اس طریقہ سے پڑھے کہ ہر رکعت مین سورۂ فاتحہ ایکبار اور سورۂ اخلاص پانچ بار ہو اللہ تعالیٰ اُسپر ایسے پانچ لاکھ فرشتے نازل کرتا ہو کہ ہر فرشتہ کے پاس نور کا ایک دفتر ہوتا ہو۔ یہ فرشتے قیامت تک اُسکا ثواب لکھتے رہتے ہین نیز آپکا قول ہے کہ اُس خدا کی قسم جسنے مجکو برحق نبی بناکر بھیجا ہو جو شخص اس شب مجھپر درود بھیجتا ہو اسکو انبیاء و مرسلین ملائکہ اور تمام لوگون کے اعمال کے برابر ثواب ملتا ہو (مشکوٰۃ الانوار) ابو نصر بن سعید پیغمبر خدا سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا کہ ایکبار شعبان کی تیرہوین رات کو جبریل میرے پاس آئے اور یہ کہا کہ اُٹھئے تہجد کا وقت آگیا۔ خدا سے اُمت کے بارہ مین اپنی مراد مانگئے آپنے اسکی تعمیل فرمائی صبح کے وقت جبریل پھر تشریف لائے اور یہ فرمایا اللہ تعالیٰ آپکی تہائی امت کو بخشدیا۔ آپ رونے لگے اور یہ فرمایا کہ باقی دو تہائی کی نسبت اطلاع دو۔ حضرت جبریل بولے کہ مجھے خبر نہین۔ اسکے بعد جبریل دوسری شب کو آئے اور تہجد کے لیئے اُٹھایا۔ آپنے تعمیل کی صبح ہوتے جبریل پھر آئے اور یہ کہا کہ آپکی دو تہائی امت بخشی گئی پیغمبر علیہ السلام رو پڑے اور یہ فرمایا کہ باقی ایک تہائی کی نسبت اطلاع دو۔ جبریل نے جواب دیا کہ مجھے معلوم نہین۔ اسکے بعد تیسری رات پھر جبریل تشریف لائے اور یہ فرمایا کہ آپکو بشارت ہو اللہ تعالیٰ نے حضور کی تمام اُمت کو بخشدیا بشرطیکہ اُن مین کوئی مشرک نہ ہو

ثم قال جبرائيل عليه السلام يا محمد ارفع راسك الى السماء فانظر ماذا ترى فنظر النبي عليه السلام فاذا ابواب السموات مفتوحة والملائكة من سماء الدنيا الى العرش فى السجود يستغفرون لامة محمد عليه السلام وعلى كل باب سماء ملك فعلى باب الاولى ملك ينادى طوبى لمن يركع فى هذه الليلة وعلى باب الثانية ملك ينادى طوبى لمن يسجد فى هذه الليلة وعلى باب الثالثة ملك ينادى طوبى للذاكرين فى هذه الليلة وعلى باب الرابعة ملك ينادى طوبى لمن دعا ربه فى هذه الليلة وعلى باب الخامسة ملك ينادى طوبى لمن بكى من خشية الله تعالى فى هذه الليلة وعلى باب السادسة ملك ينادى طوبى لمن عمل خيرا فى هذه الليلة وعلى باب السابعة ملك ينادى طوبى لمن قرأ القرآن فى هذه الليلة ثم ينادى ذلك الملك هل من سائل فيعطى سؤله وهل من داع فيستجاب له دعاؤه وهل من تائب فيتاب عليه وهل من مستغفر فيغفر له قال النبي عليه الصلوة والسلام ابواب الرحمة مفتوحة على امتى من اول الليل الى طلوع الفجر فان الله تعالى يعتق من النار فى هذه الليلة اكثر من عدد شعر غنم لقبيلة بنى كلب (زبدة الواعظين) وعن عائشة رضى الله تعالى عنها انها قالت كنت نائمة مع النبي عليه السلام فانتبهت فما وجدت النبي عليه السلام وصرت متحيرة فظننت انه رجع الى بعض نسائه فى نوبتى فطلبته فى بيوتهن فلم اجده ثم جئت منزل فاطمة رضى الله عنها

پھر یہ فرمایا کہ اے پیغمبر آسمان کی طرف نگاہ اُٹھا کر دیکھو آپ نے دیکھا تو آسمان کے دروازے کھلے ہوئے تھے اور ہر دروازہ پر ایک فرشتہ موجود تھا پہلے دروازہ کا فرشتہ ندا کر رہا تھا کہ اس رات میں رکوع کرنیوالے کو مبارکباد - دوسرے دروازہ کا فرشتہ کہہ رہا تھا اس رات سجدہ کرنے والے کو مبارکباد - تیسرے دروازہ والے فرشتہ کی یہ ندا تھی کہ اس رات ذکر الٰہی کرنے والوں کو مبارکباد - چوتھے دروازہ والے کی ندا تھی کہ اس شب دعا مانگنے والے کو مبارکباد - پانچویں دروازہ والے کا قول تھا اس رات خوف خدا سے رونے والے کو مبارکباد - چھٹے دروازہ والے فرشتہ ندا کر رہا تھا - اس رات نیک عمل بجالانے والے کو مبارکباد - ساتویں دروازہ والے فرشتہ کی ندا تھی اس رات قرآن پڑھنے والے کو مبارکباد - اس کے بعد یہ فرشتہ ندا کرتا تھا کہ ہے کوئی سائل اُسکا سوال پورا کیا جائے - ہے کوئی دعا مانگنے والا - اُسکی دعا قبول کیجائے - ہے کوئی تائب اُسپر رحمت نازل کیجائے - ہے کوئی طالب مغفرة - اُسکی مغفرة کیجائے - پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس رات اول شب سے طلوع فجر تک میری اُمت پر رحمت کے دروازے کھلے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس رات قبیلۂ بنی کلب کی بھیڑوں کے بالوں سے زیادہ گنہگاروں کو دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے (زبدة الواعظین) حضرت عائشہ رض فرماتی ہیں - میں پیغمبر خدا کے پاس پڑی سو رہی تھی کہ یکایک جاگ اٹھی اور اُنکو بستر پر نہ پایا حیران رہ گئی اور خیال کیا کہ شاید حضور کسی اور بیوی کے پاس تشریف لیگئے ہیں - میں نے تمام گھروں میں ڈھونڈا - کہیں پتہ نہ لگا - آخر کار میں فاطمہ رض کے گھر گئی -

فقرعت الباب ففتح ی من علی الباب فقلت انا عائشة جئت هنا فی هذا الوقت لطلب النبی علیه الصلوة والسلام فخرج علی والحسن والحسین وفاطمة رضی الله عنهم اجمعین فقلت این نطلب النبی علیه الصلوة والسلام قالوا نطلبه فی المساجد فطلبناه فما وجدناه فقال علی ما ذهب النبی علیه الصلوة والسلام الا الی بقیع الغرقد فجئنا الی الماتم فاذا نور یسطع فی المقبرة فقال علی رضی الله تعالی عنه ما ذاک الا نور النبی علیه السلام فجئنا فرایناه ساجدا وهو یبکی ولا یشعر به احد قط ویتضرع ویقول فی سجدته ان تعذبهم فانهم عبادک وان تغفر لهم فانک انت العزیز الحکیم فلما راته فاطمة وقعت علی راسه ورفعت وجهه من الارض فقالت یا ابی ماذا اصابک احد حضر ام وحی نزل فقال یا فاطمة ما حضر العدو وما نزل الوحی ولکن هذه اللیلة لیلة البراءة اطلب من الله تعالی وقال یا عائشة لو قامت القیامة فانا اکون ساجد الطلب من ربی واشفع ثم قال رسول الله علیه الصلوة والسلام ان اردتم رضائی فاسجدوا واعینونی بالدعاء والتضرع وقال یا علی اسجد انت واطلب الرجال ویا فاطمة ویا عائشة اسجدا انتما واطلبا الصبیان والنساء فسجدوا وبکوا الی انفجار الصبح یا اهل المجلس انتم اولی بالتضرع لان ذنوبکم اکثر فانهم یبکون لاجلکم فاولی ان تبکوا علی انفسکم (روضة العلماء) هذا دعاء البراءة

دروازہ کھٹکھٹایا اندر سے آواز آئی کون - میں نے کہا عائشہ - میں اسوقت پیغمبر خدا کو ڈھونڈنے آئی ہوں چنانچہ علی حسن حسین فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہم سب کے سب باہر نکل آئے - میں نے کہا حضور کو اب ہم کہاں ڈھونڈیں سب نے جواب دیا مسجد میں - چنانچہ سب نے ڈھونڈا مگر آپ نہ ملے - آخر حضرت علی نے فرمایا آپ جنت البقیع میں ہیں ہم اُدھر کی طرف چلے تو مقبرہ میں ایک چمکتا نور نظر آیا - حضرت علی نے کہا یہ پیغمبر خدا کا نور ہے ہم آگے بڑھے اور یہ دیکھا کہ حضور سجدہ میں پڑے رہے ہیں اور ایسی جگہ ہیں کہ کوئی واقف نہیں ہو سکتا اور تضرع کے ساتھ یہ فرما رہے ہیں - الہی اگر تو میری امت کو عذاب کرے تو تیرے بندے ہیں اور اگر بخشدے تو تو غالب اور با حکمت ہے حضرت فاطمہؓ نے یہ دیکھکر آپکا سر مبارک زمین سے اُٹھایا - اور یہ فرمایا حضور آپ پر کیا حادثہ گزرا کوئی دشمن آنے والا ہے یا وحی نازل ہوئی ہے - آپنے فرمایا - اے فاطمہ نہ دشمن آیا نہ وحی نازل ہوئی لیکن یہ لیلۃ البراءۃ ہے میں اللہ تعالی سے اپنی مراد مانگ رہا ہوں - اے عائشہ اگر قیامت قائم ہوگی تو میں سجدہ میں گرکر اپنے پروردگار سے شفاعت کراؤنگا - پھر فرمایا اگر تم میری رضامندی چاہتے ہو تو سجدہ میں گر پڑو اور دعا و تضرع کے ساتھ میری مدد کرو - اے علی تم سجدہ میں مردونکی مغفرۃ چاہو - اور اے فاطمہ اے عائشہ تم بچوں اور عورتونکی مغفرۃ طلب کرو - اسکے بعد سب کے سب سجدے میں گر پڑے اور صبح تک روتے رہے - حاضرین چونکہ تمہارے گناہ بکثرت ہیں اسلئے تمکو زیادہ تضرع کرنا چاہیے - وہ تمہارے لئے روتے تھے تم اپنے لئے گریہ وزاری کرتے رہو (روضۃ العلماء) لیلۃ البراءۃ کی دعا جو متن میں موجود ہے اُسکا اُردو ترجمہ یہ ہے -

اللهم ان كنت كتبت اسمي شقيا في ديوان الاشقياء فامحه واكتبني في ديوان السعداء وان كنت كتبت اسمي سعيدا في ديوان السعداء فاثبته فانك قلت في كتابك الكريم يمحو الله ما يشاء

ويثبت وعنده ام الكتاب (كذا في رسالة علي القاري) عليه رحمة الباري وعن عائشة رضي الله عنها انها قالت قال رسول الله صلى الله تعالى عليه ان الله تعالى ينزل ليلة النصف من شعبان الى سماء الدنيا فيغفر لاكثر من عدد شعر غنم لقبيلة بني كلب وانما خصها لانهم اكثر نفرا وغنما من سائر القبائل والمعنى انه تعالى يحول في تلك الليلة صفة الجلال المقتضية لقهر العدو والانتقام من العصاة الى صفة الجمال المقتضية للرحمة والمغفرة وانما حمل لفظ الحديث على هذا المعنى لان النزول والصعود والحركة والسكون لما كانت من صفات الاجسام المتحيزة وقد ثبت بالادلة العقلية والنقلية ان الله تعالى منزه عن الجسم والتحيز امتنع النزول والصعود من موضع اعلى الى ما هو اخفض منه فيكون المعنى على ما ذكره اهل الحق وهو نزول رحمته تعالى على عباده واجابة دعوتهم وقبول توبتهم (شرح) وعن عبد الله بن عمر عن النبي عليه السلام انه قال خمسة اوقات لا يرد فيهن الدعاء ليلة الجمعة وليلة العشر من المحرم وليلة النصف من شعبان وليلتا العيدين (زبدة الواعظين) حكي ان عيسى عليه السلام كان سائحا فنظر الى جبل عال فقصده فاذا هو بصخرة في ذروة الجبل اشد بياضا من اللبن فطاف

الٰہی اگر تو نے بدبختون کے دفتر مین میرا نام بدون کے ساتھ لکھدیا ہی تو اُسے مٹا کر نیک بختون کے دفتر مین لکھدے اور اگر نیک بختون کے دفتر مین نیکون کے ساتھ میرا نام درج ہی تو اُسے قائم رکھ کیونکہ تو قرآن مجید مین فرما چکا ہی کہ خدا جس چیز کو چاہتا ہی مٹا دیتا ہی اور جسکو چاہتا ہی باقی رکھتا ہی اور لوح محفوظ اُسی کے پاس ہے (رسالہ ملا علی قاری) حضرت عائشہ سے مروی ہی کہ پیغمبرؐ کا قول ہی۔ اللہ تعالیٰ پندرھوین شعبان کو آسمان دنیا کی طرف نازل ہو کر بنی کلب کی بھیڑون کے بالون سے زیادہ گنہگارونکی مغفرت کر دیتا ہی (بنی کلب کی تخصیص اسلئے ہی کہ اِس قبیلہ مین آدمی بہت اور بھیڑ بکریان بکثرت تھین۔ اِس حدیث کا مطلب یہ ہی کہ اِس رات اللہ تعالیٰ اپنی اُس صفتِ جلال کو جو دشمنون اور گنہگارون سے انتقام لینے کے لئے ہی صفتِ جمال کیطرف منتقل کر دیتا ہی جو رحمت و مغفرت کی مقتضی ہی حدیث کے یہ معنی اسلئے لئے گئے کہ اُترنا چڑھنا اور حرکت و سکون جسمانی صفتین ہین۔ اور دلائل عقلیہ و نقلیہ سے یہ ثابت ہو چکا ہی کہ اللہ تعالیٰ جسم اور مکان سے پاک ہے اُس کے لئے ایک جگہ سے دوسری جگہ کیطرف نزول و صعود ممتنع ہی۔ پس تو حدیث کے معنی وہی ہین جو اہل حق نے بیان کئے ہین۔ یعنی نزولِ رحمت۔ اجابتِ دعا اور قبول توبہ (شرح) عبد اللہ بن عمر رسول خداؐ سے روایت کرتے ہین پانچ ساعتین ایسی ہین کہ اُنمین دعا رد نہین ہوتی۔ شبِ جمعہ۔ شبِ عشرہ محرم۔ شب برات۔ شبِ عید الفطر۔ شبِ عید اضحی (زبدة الواعظین) حکایت عیسیٰؑ نے حالتِ سفر مین ایک اونچا پہاڑ دیکھا۔ اوپر چڑھ گئے پہاڑ کی چوٹی پر ایک بڑا سا نہایت سفید رنگ پتھر نظر پڑا۔ آپ اُسکے گرد پھرے اور اُسکی خوبصورتی سے تعجب کرتے رہے

فاوحى الله اليه يا عيسى اتحب ان ابين لك اعجب من هذا قال عيسى عليه السلام نعم فانفلقت الصخرة فاذا هو بشيخ عليه مدرعة من الشعر وبين يديه عكازة وعنبة عنب وهو قائم يصلي فتعجب عيسى عليه السلام فقال يا شيخ ما هذا الذي ارى قال رزقي في كل يوم فقال له منذ كم سنة تعبد في هذه الصخرة فقال منذ اربعمائة سنة فقال عيسى عليه السلام يا الهي اخلقت خلقا افضل من هذا فاوحى الله تعالى اليه يا عيسى ان رجلا من امة محمد ادرك شهر شعبان فصلى ليلة النصف صلوة البراة فهي افضل عندي من عبادة عبدي هذا اربعمائة سنة فقال عيسى عليه السلام ليتني كنت من امة محمد (زهرة الرياض) عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه عن النبي عليه السلام انه قال اتاني جبرائيل عليه السلام ليلة النصف من شعبان فقال يا محمد هذه الليلة تفتح فيها ابواب السماء وابواب الرحمة فقم فصل وارفع راسك ويديك الى السماء فقلت يا جبرائيل ما هذه الليلة فقال هذه ليلة يفتح فيها ثلثمائة باب من الرحمة والمغفرة فيغفر الله تعالى لجميع من لا يشرك به الا من كان ساحرا او كاهنا او مشاحنا او مدمن خمر او مصرا على الزنا او على الربا او عاقا لوالديه او غماما او قاطع رحم فان هؤلاء لا يغفر لهم حتى يتوبوا ويتركوا فخرج النبي عليه السلام فصلى وبكى في سجوده وهو يقول اعوذ بك من عقابك وسخطك ولا احصي ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك فلك الحمد حتى ترضى (زبدة المجالس) وقيل فضل الله الاشهر والايام

اللہ تعالیٰ نے وحی کی کہ عیسیٰؑ کیا تم چاہتے ہو کہ ہم اس سے عجیب تر ایک چیز دکھائیں۔ فرمایا۔ ہان پتھر بیچ سے پھٹ گیا۔ اسمین ایک بوڑھا شخص کملی اوڑھے نماز پڑھ رہا تھا۔ سامنے پھلدار لکڑی رکھی تھی اور اسکے ساتھ مین انگور تھے۔ حضرت عیسیٰؑ نے ازراہِ تعجب فرمایا کہ اے شیخ یہ کیا چیز ہی۔ جواب دیا کہ یہ میری روزی ہی جو ہر روز ملا کرتی ہی۔ آپنے پوچھا تم اس پتھر مین کب سے عبادت کر رہی ہو۔ کہا چارسو برس سے۔ آپنے فرمایا الٰہی تونے اس سے افضل کوئی مخلوق پیدا کی ہی یا نہین۔ وحی آئی کہ اے عیسیٰؑ امت محمدیہ کا وہ شخص جو پندرہوین شعبان کو صلوٰۃ البراۃ ادا کرے۔ میرے نزدیک اسکی چارسو برس کی عبادت سے افضل ہی۔ عیسیٰؑ نے فرمایا کاش مین امۃ محمدیہ مین ہوتا (زہرۃ الریاض) ابو ہریرہ رسول خدا سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا پندرہوین شعبان کو جبرئیل میرے پاس آئے اور یہ فرمایا کہ اس رات آسمان اور رحمت کے دروازے کھلتے ہین اٹھکر نماز پڑھیے سر مبارک اور ہاتھ آسمان کیطرف اٹھائیے۔ مینے کہا۔ اے جبرئیل یہ کیسی رات ہی۔ فرمایا اس رات رحمت و مغفرت کے تین سو دروازے کھلتے ہین اللہ تعالیٰ مشرکین کے سوا سب کو بخشدیتا ہی۔ ہان جادوگر۔ کاہن۔ کینہ ور۔ دائم الخمر۔ زناکار۔ سودخوار۔ ماں باپ کا نافرمان۔ قاطع رحم نہین بخشا جاتا۔ جبتک توبہ نکرے یا اپنا فعل نہ چھوڑدے۔ رسول خدا نماز کے لئے نکلے۔ اور سجدے مین رو کر یہ فرماتے رہے۔ الٰہی تیرے عذاب اور غصے سے پناہ مانگتا ہون۔ جیسی تونے اپنی تعریف آپ کی ہی مین نہین کر سکتا۔ تیری رضامندی کی حد تک تیرے لئے حمد ہی (زبدۃ المجالس) کہتے ہین اللہ تعالیٰ نے بعض مہینون اور دنون اور وقتون کو بعض دیگر اوقات پر ایسی فضیلت دی ہے

كما فضل الرسل والامم بعضها على بعض لتبادر النفوس وتسارع القلوب الى احترامها وتشوق الارواح الى احيائها بالتعبد فيها ويرغب الخلق في فضائلها واما تضاعف الحسنات في بعضها فمن المواهب اللدنية والاختصاصات الربانية ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم قال القاشاني في شرح التائية كما ان شرف الازمنة وفضيلتها بحسب شرف الاحوال الواقعة فيها من حضور المحبوب ومشاهدته فكذلك شرف الاعمال يكون بحسب شرف النيات والمقاصد الباعثة وشرف النية في العمل ان يؤدى للمحبوب ويكون خالصا لوجهه غير مشوب بغرض آخر قال عمر بن الفارض قدس سره ؎

وعندى عيدى كل يوم ارى به ✦ جمال محياها بعين قريرة

وكل الليالى ليلة القدر ان دنت ✦ كما كل ايام اللقا يوم جمعة (من روح البيان)

سورة **بسم الله الرحمن الرحيم** الجاثية

(وترى كل امة جاثية) مجتمعة من الجثوة وهي الجماعة او باركة مستوفزة على الركب وقرئ جاذية اى جالسة على اطراف الاصابع لاستيفازهم (كل امة تدعى الى كتابها) صحيفة اعمالها وقرأ يعقوب كل بالنصب على انه بدل من الاول وتدعى صفة او مفعول ثان اليوم تجزون ما كنتم تعملون

جیسی بعض رسولون اور امتون کو بعض دیگر رسولون اور امتون پر تا بعض اُدھر سبقت کرین۔ دل اُنکے احترام کی طرف مائل ہون۔ روحین اُنمین عبادت کے لئے مشتاق رہین۔ مخلوق اُنکے فضائل کیجانب رغبت کرے۔ البتہ بعض اوقات مین حسنات کا دوچند ہوجانا عطائے لدنی اور عنایت ربانی ہے اسکو فضل خداوندی سمجھنا چاہیئے جسے چاہتا ہے عنایت کردیتا ہے کیونکہ وہ بہت بڑے فضل کا مالک ہے۔ قاشانی شرح تائیہ مین لکھتے ہین کہ جسطرح زمانہ کی بزرگی اُسکے نیک واقعات۔ مثلاً حضور محبوب اور مشاہدہ وغیرہ سے تعلق رکھتی ہے اسیطرح اعمال کی بزرگی نیّت اور نیک مقاصد سے متعلق ہے۔ نیّت کی بزرگی یہ ہے کہ عمل خالص محبوب کے لئے ہو جسمین کوئی اور غرض ہرگز نہ مل سکے۔ عمر بن الفارض قدس سرہ کا قول ہے کہ مین جسدن دوست کا جمال دیکھ لیتا ہون میرے نزدیک وہی عید کا دن ہے۔ اور مین اگر قدر کرون تو ہر رات شب قدر ہے اور عبادت کرون تو ہر دن روز جمعہ ہے (روح البیان)

سورۂ **بسم اللہ الرحمن الرحیم** جاثیہ

وَتَرٰی كُلَّ اُمَّةٍ جَاثِيَةً۔ یعنی تو ہر امت کو مجتمع یا گھٹنون کے بل افتادہ دیکھے گا۔ جثوۃ سے مشتق ہے بعض قرأتون مین جاذیۃ آیا ہے یعنی ہر امت گھٹنون کے بل اُنگلیون کے سہارے بیٹھی ہوئی ہوگی۔ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰى اِلٰى كِتَابِهَا ہر امت اپنی کتاب یعنی اعمالنامہ کیطرف بلائی جائیگی۔ یعقوب نے کُلَّ امۃ بالنصب پڑھا ہے اس صورت مین اول سے بدل ہے اور تدعی یا صفت ہے یا مفعول ثانی۔ اور یہ کہا جائے گا کہ آج تمکو تمھارے کیے کی جزا ملنے والی ہے۔

محمول علی القول هذا ـ انما اضاف صحائف اعمالهم الی نفسه لانه امر الکتبة ان یکتبوا فیها اعمالهم ینطق علیکم بالحق یشهد علیکم بما عملتم بلا زیادة ولا نقصان انا کنا نستنسخ نستکتب الملائکة ما کنتم تعملون اعمالکم (قاضی بیضاوی) عن ابی امامة الباهلی رضی الله عنه قال سمعت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یقول ان الله تعالی وعدنی اذا مت ان یسمعنی صلاة من صلی علی وانا فی المدینة وامتی فی مشارق الارض ومغاربها وقال یا ابا امامة ان الله تعالی یجعل الدنیا کلها فی قبری ثم جمیع ما خلق الله اسمعه ثم انظر الیه فکل من صلی علی صلوة واحدة صلی الله علیه بها عشرا ومن صلی علی عشرا صلی الله علیه مائة قوله جاثیة ای مجتمعة او بارکة مستوفزة علی الرکب یقال استوفز فی قعدته اذا قعد قعودا منتصبا غیر مطمئن (شیخ زاده) وقیل الجثو جلوس علی الرکب جلسة المخاصم بین یدی الحکم وذلک لانها خائفة فلا تطمئن فی جلستها (شیخ زاده) وعن عبد الله ابن عباس رضی الله عنهما انه قال اذا کان یوم القیمة وجمع الخلائق فی صعید واحد جنهم وانسهم والامم جثیا صفوفا فینادی مناد: ستعلمون الیوم من اصحاب الکرم لیقم الحمادون الله علی کل حال فیقومون فیسرحون الی الجنة ثم ینادی ثانیا ستعلمون الیوم من اصحاب الکرم لیقم الذین تتجافی جنوبهم عن المضاجع

یہ ہماری کتاب بلا زیادہ و نقصان تمہارے اعمال پر گواہ ہے اللہ تعالی نے صحائف اعمال کو اس لیے اپنی طرف مضاف کیا ہے کہ کراماً کاتبین کو لکھنے کا حکم اُسی نے دیا تھا۔ انا کنا نستنسخ ما کنتم تعملون ہم تمہارے اعمال لکھواتے جاتے تھے۔ (قاضی بیضاوی) ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مین نے پیغمبر علیہ السلام سے سنا ہے۔ فرماتے تھے۔ اللہ تعالی نے مجھسے وعدہ کرلیا ہی کہ تمہاری وفات کے بعد جو شخص تمپر درود بھیجے گا ہم تمکو سنوا دینگے۔ تم مدینہ مین ہوگے۔ اور تمھاری امت انتہائے مشرق یا مغرب مین۔ پھر فرمایا اے ابو امامہ۔ اللہ تعالی تمام دنیا کو میری قبر مین آیا کردیگا۔ مین تمام مخلوق کی باتین سنونگا اور اُنکی طرف دیکھتا رہونگا۔ اور جو مجھپر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالی اُسپر دس رحمتین نازل فرمائیگا۔ اور جو دس بار درود بھیجے گا۔ اُس پر سو رحمتین نازل ہونگی جاثیہ یعنی مجتمع یا گھٹنون کے بل اُفتادہ۔ یعنی مستوفز جو بحالت اطمینان نہ بیٹھ سکے (شیخ زادہ) بعض کا قول ہے جثو اُس نشست کو کہتے ہین جو مستغیث کی حاکم کے سامنے ہوتی ہے۔ اِس نشست مین اطمینان نہین ہوتا۔ (شیخ زادہ) عبد اللہ بن عباس سے مروی ہی کہ قیامت کے دن جبکہ تمام مخلوق جنات ہون یا انسان ایک جگہ صف بصف گھٹنون کے بل گری پڑی ہوگی تو ایک منادی ندا کرے گا کہ آج اہل کرم سب پر ظاہر ہوجائینگے۔ وہ لوگ جو بہرحال خدا کی حمد کیا کرتے تھے کھڑے ہوجائین چنانچہ کھڑے ہوکر جنت کی طرف چلے جائینگے۔ پھر دوسری بار ندا ہوگی کہ وہ لوگ جن کے پہلو بستر سے جدا ہوجاتے تھے

يدعون ربهم خوفا وطمعا ومما رزقناهم ينفقون فيقومون فيسرحون الى الجنة ثم ينادي ثالثا ستعلمون اليوم من اصحاب الكرم ليقم الذين لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله واقام الصلوة وايتاء الزكوة فيقومون فيسرحون الى الجنة فاذا اخذ هؤلاء الثلاث منازلهم وذهبوا الى الجنة خرج عنق من النار واشرف على الخلائق وله عينان بصيرتان ولسان فصيح فيقول انى وكلت بثلاثة بكل جبار عنيد فيلتقطهم من الصفوف لقط الطير حب السمسم فيخنس بهم فى جهنم ثم يخرج ثانية فيقول انى وكلت بمن اذى الله ورسوله فيلتقطهم من الصفوف فيخنس بهم فى جهنم ثم يخرج ثالثة قال ابو المنهاج حسبت انه قال وكلت باصحاب التصاوير فيلتقطهم من الصفوف فيخنس بهم فى جهنم فاذا اخذ من هؤلاء الثلاثة نشرت الصحف ونصب الميزان ودعيت الخلائق الى الحساب (تنبيه الغافلين) وذهب اكثر المفسرين الى ان هذا الاستنساخ من اللوح المحفوظ يستنسخ الملائكة كل عام ما يكون من اعمال بنى ادم فيجدون ذلك موافقا لما يعملونه قالوا والاستنساخ لا يكون الا من اصل وهو ان يستنسخ كتاب (من كتاب وسيط) ويقال الشهداء على الناس سبعة (الاول) الملائكة لقول الله تعالى (والملائكة يشهدون)

اور جو امید و بیم کے باعث اپنے خدا کو یاد کیا کرتے اور ہمارے دیئے میں سے خرچ کر ڈالتے تھے کھڑے ہو جائیں چنانچہ کھڑے ہو کر جنت کیطرف چلے جائینگے۔ پھر تیسری بار ندا ہوگی کہ جنکو تجارت اور خرید فروخت ذکر الٰہی کرنے نماز پڑھنے اور زکوۃ دینے سے غافل نہیں کر سکتی تھی کھڑے ہو جائیں چنانچہ کھڑے ہو کر جنت کیطرف چلے جائینگے اور جب یہ تینوں فرقے داخل بہشت ہو چکینگے تو دوزخ میں سے ایک گردن نکلکر مخلوق کیطرف متوجہ ہوگی اسکی دو آنکھیں ہونگی اور اپنی فصیح زبان سے یہ کہیگی کہ میں تین طرح کے آدمیوں پر مقرر ہوئی ہوں (۱) سرکشوں متکبروں پر چنانچہ صفوں میں سے انکو اسطرح چن لیگی جسطرح پرندہ دانے چن لیا کرتا ہے اور پھر دوزخ میں ڈالدیگی۔ اسکے بعد نکلکر کہے گی کہ (۲) میں خدا و رسول کے ایذا دینے والوں پر مقرر ہوئی ہوں چنانچہ ان سب کو چنکر دوزخ میں جھونکدے گی پھر تیسری مرتبہ نکلیگی۔ اور حسب روایت ابو المنہاج یہ کہے گی کہ (۳) میں تصویر بنانے والوں پر مقرر ہوئی ہوں چنانچہ انکو چن چن کر دوزخ میں لیجائے گی۔ پھر جب یہ تینوں فرقے دوزخ میں جا چکینگے تو نامہ اعمال اڑائے جائیں گے۔ میزان کھڑی ہوگی۔ اور مخلوق کو حساب کے لئے بلایا جائیگا (تنبیہ الغافلین) اکثر مفسروں کا قول ہے کہ لوگوں کے اعمال لوح محفوظ میں سے نقل ہو کر لکھے جاتے ہیں۔ فرشتے ہر سال بنی آدم کے اعمال لوح محفوظ سے نقل کر لیتے ہیں اور اعمال کو اُس تحریر کے مطابق پاتے ہیں۔ استنساخ کے معنی ہی یہ ہیں کہ ایک کتاب دوسری کتاب سے نقل کیجائے (وسیط) کہتے ہیں آدمیوں پر سات چیزیں گواہ ہیں (۱) فرشتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ یعنی فرشتے گواہی دیں گے

روالثاني) الارض لقوله تعالى وقال الانسان مالها يومئذ تحدث اخبارها (والثالث) الزمان
كما قال في الخبر ينادي كل يوم انا يوم جديد وانا على ما تعمل شهيد (والرابع) اللسان لقوله تعالى
يوم تشهد عليهم السنتهم الآية (والخامس) الاركان لقوله تعالى اليوم نختم على افواههم وتكلمنا
ايديهم وتشهد ارجلهم بما كانوا يكسبون، (والسادس) الملكان الكاتبان لقوله تعالى وان عليكم
لحافظين كراما كاتبين يعلمون ما تفعلون (والسابع) الديوان لقوله تعالى هذا كتابنا ينطق
عليكم بالحق فكيف يكون حالك يا عاصي بعد ما شهد عليك هؤلاء الشهداء وعن عمرو بن
العاص رضي الله عنه انه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم اذا جمع الله الخلائق
نادى مناد اين اهل الفضل قال فيقوم اناس وهم يسيرون سراعا الى الجنة فتتلقاهم
الملائكة فيقولون انا نراكم سراعا الى الجنة فمن انتم فيقولون نحن اهل الفضل فيقولون
ما كان فضلكم فيقولون اذا ظلمنا صبرنا واذا اسيء الينا عفونا فيقال لهم ادخلوا الجنة فنعم
اجر العاملين ثم ينادي المنادي اين اهل الصبر فيقوم اناس منهم يسيرون سراعا الى الجنة فتتلقاهم
الملائكة فيقولون انا نراكم سراعا الى الجنة فمن انتم فيقولون نحن اهل الصبر فيقولون ما كان صبركم فيقولون
كنا نصبر على مصيبة الله فيقال لهم ادخلوا الجنة ثم ينادي اين المتحابون في الله فيقوم اناس منهم يسيرون سراعا الى الجنة

(۲) زمین۔ چنانچہ آیت ہی یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا یعنی زمین اُسدن اپنی خبرین بیان کردیگی (۳) زمانہ
چنانچہ حدیث شریف مین ہے کہ دن ہر روز کہا کرتا ہی کہ مین نیا دن اور تیرے اعمال کا گواہ ہون (۴) زبان
اللہ تعالی فرماتا ہی کہ اُسدن لوگون کی زبانین اُنپہ گواہی دینگی (۵) ہات پانوٗ وغیرہ۔ چنانچہ ایک آیت کا
مضمون ہی کہ آج ہم اُنکے مُنہ پر مہر لگا دینگے اور ہمسے اُنکے ہات کلام کرینگے اور اُنکے پانوٗ اعمال کے
گواہی دینگے (۶) وہ دو فرشتے جنکی اس آیت مین تصریح کیگئی ہی وَاِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ
یعنی تمپر کراما کاتبین نگہبان ہین (۷) دفتر الہی چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی۔ ہماری کتاب تمپر سچی گواہی دیگی
اے بندہ عاصی جب اتنے گواہ شہادت دینگے تو تجھپر کیا گذریگی عمرو بن العاص سے روایت ہی کہ پیغمبر
علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا جب مخلوق کو جمع کریگا تو یہ ندا ہوگی کہ اہل فضل کہان ہین چنانچہ بہت سے لوگ
جلدی جلدی جنت کیطرف چلنے لگین گی ملائکہ کہینگے تم کون۔ جواب ملیگا اہل فضل فرشتے پوچھینگے تم مین
کیا فضیلت تھی جواب دینگے کہ ہمپہ ظلم ہوا تو ہمنے صبر کیا اور کسی نے برائی کی تو ہمنے معاف کردیا حکم ہوگا
کہ جنت مین داخل ہوجاؤ۔ پھر ندا ہوگی کہ اہل صبر کہان ہین یہ سنکر صابرین جنت کیطرف چلنے لگینگے فرشتے
پوچھینگے کہ تم جنت کیطرف دوڑے چلے جاتے ہو کون لوگ ہو کہینگے ہم صابرین ہین۔ ملائکہ سوال کرینگے
تمہارا صبر کس بات مین تھا۔ جواب دینگے خدا کی بھیجی ہوئی مصیبتو مین حکم ہوگا کہ جنت مین داخل ہوجاؤ پھر ندا
ہوگی کہ خدا کیلئے باہم محبت رکھنے والے کہان ہین چنانچہ بہت سے لوگ یہ سنکر جنت کیطرف چلنے لگین گے

فتتلقاهم الملائكة فيقولون انا نراكم سراعا الى الجنة فمن انتم فيقولون نحن المتحابون في الله فيقولون ماكان تحابكم فيقولون كنا نتحاب في الله ونتباذل في الله فيقال لهم ادخلوا الجنة وقال عليه السلام وضع الميزان والحساب بعد دخول هؤلاء الجنة واعلم ان كيفية الحساب مختلفة واحواله متباينة فمنه اليسير ومنه العسير ومنه السر ومنه الجهر ومنه التكريم ومنه التوبيخ ومنه الفضل ومنه العدل ويكون للمؤمن والكافر والانس والجن الامن ورد الحديث باستثنائهم وقال البقاعي لم اقف في حساب الاطفال والمجانين واهل الفترة على نص صريح ومراتب الموقف البعث ثم الحشر ثم القيام لرب العلمين ثم العرض اى تميز كل نبي بامته ثم تطاير الصحف ثم اخذها بالايمان والشمائل ثم السؤال والحساب ثم الميزان واذا جمع الله الخلائق في العرصات واراد ان يحاسبهم تطاير عليهم كتبهم كتطاير الثلج وينادي المنادي من قبل الرحمن يا فلان خذ كتابك بيمينك ويا فلان خذ كتابك بشمالك ويا فلان خذ كتابك من وراء ظهرك فلا يقدر احد ان ياخذ كتابه بيمينه الا الاتقياء يعطون كتابهم بيمينهم والاشقياء بشمالهم والكفار من وراء ظهورهم وكذلك الناس في المحاسبة على ثلاث طبقات طبقة يحاسبون حسابا يسيرا وهم الاتقياء

فرشتے کہینگے تم کون ہو جواب دینگے ہم خدا کے لئے باہم محبت رکھنے والے ہین پوچھین تمہاری محبت کیسی تھی کہینگے ہم صرف خدا کے لئے دوستی رکھتے اور اُسکی راہ مین خرچ کیا کرتے تھے حکم ہوگا کہ جنت مین داخل ہو جاؤ۔ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ اِن لوگون کے جنت مین داخل ہونیکے بعد میزان لی جائیگی یاد رکھنا چاہیئے کہ حساب کی کیفیت اور اُسکے حالات متباین ہین ایک حساب آسان ہے دوسرا سخت ایک ظاہر ہے دوسرا باطن۔ کسی حساب مین تکریم ہے کسی مین توبیخ۔ کہین فضل کا لحاظ ہے کہین عدل کا مومن ہویا کافر جن ہو یا انسان سب کو حساب دینا پڑیگا البتہ از روی حدیث جو لوگ مستثنی ہین وہ بچے رہینگے بقاعی کا قول ہے کہ مجھے بچون اور دیوانون اور اہل فترۃ کے حساب کی بابت کوئی صریح نص نہین ملی۔ عالم عقبے مین موقف کے کئی درجے ہین (۱) قبر سے اُٹھنا (۲) حشر (۳) خدا کے سامنے کھڑا ہونا (۴) عرض یعنی ہر نبی کا اپنی امت کے ساتھ ممتاز ہونا (۵) نامۂ اعمال کا اُڑایا جانا (۶) صحائف کا دہنے یا بائین ہات مین آنا (۷) سوال (۸) حساب (۹) میزان اللہ تعالی جب تمام مخلوق کو جمع کرکے حساب لینا چاہیگا تو اعمال نامے برف کیطرح اُڑینگے اور اللہ تعالی کیطرف سے ندا ہوگی کہ اے فلان تو اپنا اعمالنامہ دہنے ہات مین اور اے فلان تو بائین ہات مین اور اے فلان تو اپنا اعمالنامہ اپنی پیٹھ کے پیچھے سے لیلے۔ پرہیزگارون کے سوا اور کسیکو یہ طاقت نہوگی کہ اپنا اعمالنامہ دہنے ہاتھ مین لے سکے۔ بدونکو بائین ہات مین ملیگا اور کافرون کو پیٹھ کے پیچھے سے اسی طرح حساب کے بابت لوگون کے تین درجے ہون گے۔ پرہیزگارون کا حساب آسانی سے ہوگا

وطبقة يحاسبون حسابا شديدا ثم يهلكون وهم الكفار وطبقة يحاسبون ويناقشون ثم ينجون وهم العصاة وفي الحديث انه عليه السلام قال لا تزول قدما عبد يوم القيمة بين يدى الله تعالى حتى يسأل عن اربعة عن عمره فيم افناه وعن جسده فيم ابلاه وعن علمه ما عمل به وعن ماله من اين اكتسبه وفيم انفقه ويسأل عما في كتابه فاذا بلغ اخر الكتاب يقول الله تعالى يا عبدى اعملت هذا كله ام ملائكتى زادوا عليك في كتابك فيقول لا يارب ولكن عملت ذلك كله فيقول الله تعالى انا الذى سترتها في الدنيا عليك وانا اغفرها لك اليوم اذهب فانى قد غفرتها لك هذا حال من يناقش في الحساب ثم ينجو بفضله تعالى ومما يجب اعتقاده ان لله تعالى ملائكة يكتبون افعال العباد من خير وشر هؤلاء وجد اخطأ ونسيانا في الصحة والمرض حتى انينه وانفاسه فيه والعبد مؤمنا كان او كافرا وروى عن على رضى الله عنه انه قال كنت جالسا مع النبي عليه السلام وهو يحدثنا عن اخبار بنى اسرائيل والامم الماضية ثم قال في اخر حديثه يا على ان جبرائيل ارسله الله تعالى يخبرنى عن احوال امتى فقال يا محمد ان في امتك رجالا يقفون في الحساب بين يدى الله تعالى ثم يتكلمون معه كما يتكلم الخصم مع خصمه

کافرون کا حساب نہایت سختی سے۔ اور گنہگار مومن سختی حساب کے بعد نجات پا جائینگے حدیث مین ہے کہ جبتک چار باتون کا سوال وجواب تمام نہو گا بندہ اپنے خدا کے سامنے کھڑا رہیگا اول عمر کا سوال ہوگا کہ اُسے کس مشغلہ مین فنا کیا۔ دوسرے جسم کا سوال ہوگا کہ کس طرح کے افکار مین اُسے گھلایا تیسرے علم کا سوال ہوگا کہ پڑھکر کیا عمل کیا چوتھے مال کا سوال ہوگا کہ کسطرح کمایا اور کس چیز مین صرف کیا اور اعمالنامہ کی تحریر سے الگ سوال ہوگا آخر مین حکم ہوگا کہ بندہ تونے یہ عمل کئے تھے یا میرے فرشتون نے کچھ زیادہ لکھدیا ہے جواب دیگا ہرگز نہین بلکہ یہ سب کام مینے کئے تھے حکم ہوگا کہ مینے دنیا مین تیرے گناہ چھپائے اور آج تیری مغفرت کرتا ہون جا مینے تیرے گناہ بخشدیے یہ اسکا ذکر ہے جس سے حساب مین مناقشہ ہوگا اور پھر خدا کے فضل سے اسے نجات ملجائیگی اس بات کا اعتقاد کرنا واجب ہے کہ اللہ تعالی کے مقرر کردہ فرشتے بندون کے تمام افعال لکھتے رہتے ہین۔ خواہ ہنسی سے صادر ہون یا بغیر ہنسی کے۔ خطا سے ہون یا بھول سے۔ تندرستی مین صادر ہون یا بیماری مین یہان تک کہ کنگناتا اور سانس وغیرہ سب لکھا جاتا ہے اسمین مومن وکافر سب برابر ہین۔ حضرت علی رضی سے بطور روایت منقول ہے کہ مین ایکدن پیغمبر علیہ السلام کی خدمت مین حاضر تھا۔ آپ گزشتہ امتون اور بنی اسرائیل کے متعلق کچھ باتین کر رہے تھے۔ آخر مین آپنے فرمایا اے علی۔ اللہ تعالی نے جبرئیل کو میری امت کے حالات بتانے کیلئے میرے پاس بھیجا ہے۔ اور یہ فرمایا ہے کہ اے نبی تمہاری امت کے اکثر لوگ اللہ تعالی کے روبرو حساب دینے کھڑے ہونگے اور اللہ تعالی سے اسطرح گفتگو کرینگے جسطرح مدعی مدعا علیہ باہم کیا کرتے ہین۔

فقلت يا اخي يا جبرائيل فهل يقدر احد على ذلك فقال نعم يا رسول الله فقلت اعلمني هم يا اخي يا جبرائيل فقال هؤلاء يطول شرحهم استأذن ربي واتي اليك فغاب عني ساعة ثم اقبل وهو يضحك فقلت ما اضحكك يا اخي يا جبرائيل فقال يا احمد قد وقع لي في هذه الساعة حكايات عجيبة فقلت ما هي فقال الحكاية الاولى التي وعدتك بها يا رسول الله فاعلم يا احمد اذا كان يوم القيمة يعطي الله كل احد كتابه فيأخذ ذلك العبد كتابه فينظر اليه يقرأه ويعرف ما فيه من خير وشر ثم يقول الله تعالى يا عبدي اقرأت كتابك فيقول نعم ولكن هذا الذي في كتابي ما عملته قط فيقول الله تعالى يا عبدي اغيرك عمله فيقول يا رب لا ادري فيقول ان كراما كاتبين احصوه عليك وانت متغافل فيقول يا رب ان الملائكة الكاتبين هم عبيدك يقولون ما شاؤا ولا يتركونك معي فان كان ولا بد فانت الحكم العدل لا تأخذ الا بالبينة فيقول الله تعالى يا عبدي ومن يشهد عليك وكلهم عبيدي وانت اتهمت الملائكة الكرام وكتابهم فيقول نعم يا رب لا اقبل شهودا على الا مني فيقول الله تعالى واذا اتيت بالبينة منك اتقبل وتعترف فيقول العبد نعم يا رب فيقول الله تعالى اللسان يقدرتي انطق ولا تقل الا حقا فان هذا يوم يموت فيه الباطل فينطق اللسان بكل ما عمل في دار الدنيا من القبيح والحسن فيقول العبد الهي وسيدي ومولائي انت تعلم اني لا حكم لي على اللسان وهو من طبعه انه لا يزال ناطقا ولا اقبل شهادة ذلك فانه كان عدوي في الدنيا وجميع ما وقع لي من الاثام وقع بسببه

میں نے کہا اے جبرئیل کیا ایسی گفتگو پر کوئی شخص قادر ہو سکیگا جوابدیا۔ بیشک میں نے کہا وہ کون لوگ ہونگے جبرئیل ؑ نے جوابدیا اُنکی شرح طول طویل ہے۔ ٹھیر جائیے میں اپنے پروردگار سے اجازت لیکر آپکے پاس آتا ہوں۔ چنانچہ جبرئیل ؑ تھوڑی دیر کے لئے چلے گئے اور پھر ہنستے ہوئے آئے۔ مینے کہا بھائی کیوں ہنس رہے ہو۔ جبرئیل ؑ نے کہا کہ مجھے اسوقت چند عجیب حکایتیں معلوم ہوئی ہیں مینے کہا کیا۔ جبرئیل ؑ نے فرمایا پہلی حکایت قیامت کے دن اللہ تعالی ہر شخص کو اُسکا اعمالنامہ دیدیگا اور لینے والا اُسے پڑھکر اپنی تمام بھلائی برائی معلوم کریگا۔ پھر حکم ہوگا کیوں جی تمنے پڑھ لیا بندہ کہیگا جی ہاں پڑھ لیا لیکن فلاں عمل جو اس صحیفہ میں درج ہے مینے ہرگز نہیں کیا۔ ارشاد ہوگا کہ اچھا پھر کسنے کیا بندہ جوابدیگا کہ مجھے خبر نہیں ارشاد ہوگا کہ کراماً کاتبین لکھتے رہے اور تو غفلت کرتا رہا۔ بندہ عرض کریگا الہی کراماً کاتبین تیرے بندے ہیں جو چاہتے ہیں کہدیتے ہیں تو حاکم عادل ہے مجھے گواہوں کے میری پکڑ نہونی چاہیے ارشاد ہوگا کہ تمام مخلوق میری محکوم ہے تو نے فرشتوں اور انکی تحریر کو مستند نمانا تو اب گواہی دینے اور کون آئیگا۔ عرض کریگا الہی میں اپنوں ہی کی گواہی چاہتا ہوں حکم ہوگا اگر تمہارے ہی یگانوں نے گواہی دیدی تو اپنے گناہ کا اقرار کروگے۔ عرض کریگا۔ جی ہاں ضرور اسوقت اللہ تعالی اُسکی زبان کو حکم دیگا کہ بول اُٹھ۔ اور حق حق بیان کردے کیونکہ آج باطل فنا ہوگیا ہے چنانچہ زبان اچھے بُرے تمام اعمال کی گواہی دیگی۔ بندہ کہیگا الہی میں زبان پر حاکم نہیں ہوں یہ طبعی طور پر ہمیشہ بولتی رہی ہے میں اسکی گواہی منظور نہیں کرتا کیونکہ یہ دنیا میں میری دشمن تھی اکثر گناہ اسی کے سبب واقع ہوئے ہیں

وقد قال رسولك مخبرا عن اللسان عدو الانسان وانت تحكم بالعدل لا تقبل شهادة العدو على عدوه فيقول الله لي عليك غيره منك فما تقول فيقول ذلك العبد لا انكر بعد ذلك يا رب فيقول الله ليديه انطقا بما فعل عبدي فتنطقان بكل ما فعل بهما وتشهدان فيقول ذلك العبد الهي وسيدي ومولاي انك ارسلت الينا رسولا فشرع فينا شرعا فاتبعناه باذنك حيث قلت من يطع الرسول فقد اطاع الله فيقول الله تعالى يا عبدي وما شرع رسولي فيقول قد قال الشاهد الواحد في البينة لا يكفي واليدان شاهد واحد فلا يكفي ويبقى الشاهد الثاني فيقول الله واذا شهد عليك الشاهد الثاني اتقر وتعترف فيقول ذلك العبد نعم فيقول الله للارجل ما تقولين انطقي بما فعل ذلك العبد واشهدي بالحق فتنطق بقدرة الله وتقول انه مشى وعمل من حسن وقبيح وتشهد بكل ما فعل فيلتفت ذلك العبد وهو متحير الى اعضائه ويعاتبهم ويقول يا اعضائي ما انا غيركم بل انا انتم وانتم انا وانما انازع ربي لاجلكم فما رايت اجهل منكم ادافع عنكم وانتم تطعمون انفسكم الى النار فيقولون انت نسبتنا الى الجهل والتقصير وما راينا اجهل منك انما نحن مأمورون انطقنا الله الذي انطق كل شيء ثم يصير ذلك العبد حائرا باهتا خجلا فيأمر الله تعالى الزبانية ان يسحبوا ذلك العبد

تیرے رسول نے فرمایا تھا کہ زبان آدمی کی دشمن ہے۔ تو حاکم عادل ہے۔ میرے بابت میرے دشمن کی شہادت قبول نہونی چاہیے حکم ہوگا اچھا تمہارے اور بیگانے گواہی دینے کو موجود ہیں۔ پھر کیا عذر کروگے۔ بندہ عرض کریگا۔ الہی میں بالکل خاموش رہونگا۔ اللہ تعالی اُسکے ہاتھونکو حکم دیگا کہ میرے بندے کے افعال کی گواہی دو۔ ہات بولنے لگیں گے اور اُسکے تمام افعال پر گواہی دینگے۔ بندہ کہیگا الہی تونے ہمارے پاس رسول بھیجا اور اُسنے شرع کے احکام بتائے ہمنے تیرے حکم سے اسکا کہا مانا کیونکہ تو فرما چکا ہے کہ جو رسول کی اطاعت کرتا ہے وہ گویا خدا کا مطیع ہے۔ اللہ تعالی فرمائیگا کہ میرے رسول نے کیا حکم نافذ کیا تھا۔ عرض کریگا۔ رسول نے یہ فرمایا تھا گواہی میں ایک گواہ کافی نہیں ہوتا۔ میرے دونوں ہاتھ ملکر ایک گواہ ہوئے دوسرا گواہ اور چاہیے حکم ہوگا اگر دوسرا گواہ تمہارے خلاف گواہی دے تو اپنے گناہ کا اقرار کروگے۔ عرض کریگا۔ ہاں اقرار کرونگا۔ اللہ تعالی اُسکے پانوون کو حکم دیگا کہ اسکے تمام افعال بیان کردو اور سچ بولو چنانچہ پانو گواہی دینگے اور یہ کہینگے کہ اسنے فلاں وقت چل پھر کر فلاں نیکی یا بدی کی تھی اسوقت بغلیں جھانکتا اور حیرت سے اپنے اعضا کو دیکھتا رہجائیگا۔ اور جھلا کر کہیگا کہ اے اعضا میں اور تم ایک ہی چیز تھے۔ میں تمہارے دفع ضرر کے لئے اللہ تعالی سے جھگڑ رہا ہوں اور تم دوزخ کا لقمہ بننے چلے جاتے ہو تم بڑے نادان ہو اعضا جواب دینگے کہ تو ہمیں جاہل اور قصوروار ٹھیراتا ہے حالانکہ خود جاہل ہے ہم تو حکم الٰہی کے تابع ہیں اُسنے اور چیزوں کی طرح ہمیں بھی گویائی عنایت کردی ہے ہم اپنی خوشی نہیں بولے۔ اسوقت بندہ حیرت اور خجالت زدہ ہو کر خاموش رہجائے گا۔ پھر فرشتوں کو ارشاد ہوگا کہ اسے دوزخ کی طرف کھینچ لیجاؤ۔

فيقول يارب اين رحمتك وانت ارحم الراحمين فيقول الله تعالى هي بلسلم فلو وقع الاعتراف منك حصل الانصاف فيقول يارب اني مقصر ومعترف ولكن خوف النار الجأني الى ذلك فيقول الله تعالى ياملائكتي امضوا بعبدي الى الجنة فاني قد غفرت له وعفوت عنه فيمضون به الى الجنة وتقول تلك الملائكة وكان الانسان اكثر شيء جدلا ياعبد الله دخلت في رحمته ادخلوها بسلام آمنين هذه مكالمة جبرائيل مع النبي عليه السلام وقيل نستنسخ اى نأخذ نسخته وذلك ان الملكين يرفعان عمل الانسان فيثبت الله سبحانه وتعالى منه ما كان له ثواب وعليه عقاب فيطرح منه اللغو نحو قولهم هلم واذهب كذا في معالم التنزيل (سنائية)

سورة الاحقاف بسم الله الرحمن الرحيم

ووصينا الانسان بوالديه حسنا اى ايصاء حسنا حملته امه كرها ووضعته كرها ذات كره او حملا ذا كره وهو المشقة (وحمله وفصاله) ومدة حمله وفصاله والفصال الفطام والمراد به الرضاع التام المنتهى به ولذلك عبر به كما يعبر بالامد عن المدة ثلاثون شهرا كل ذلك بيان لما تكابده الام في تربية الولد مبالغة في التوصية بها حتى اذا بلغ اشده اذا اكتهل واستحكم قوته وعقله

بندہ عرض کریگا الٰہی۔ تیری رحمت کیا ہوئی تو تو ارحم الراحمین ہے۔ ارشاد ہوگا ہماری رحمت تو تمہارے واسطے ہی ہے اگر تو اپنے گناہ کا اقرار کرلیتا تو انصاف ہوجاتا۔ عرض کریگا الٰہی میں قصوروار ہوں اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں مجھے دوزخ کے خوف نے انکار پر مجبور کردیا تھا حکم ہوگا اے فرشتو میرے بندہ کو جنت کی طرف لیجاؤ میں نے اسے بخشدیا۔ چنانچہ فرشتے اسے جنت میں لیجائینگے اور یہ کہینگے کہ بیشک انسان بڑا جھگڑالو ہے اے خدا کے بندے تو رحمت الٰہی میں داخل ہوگیا جنت میں امن اور سلامتی کے ساتھ داخل ہوجا۔ یہ جبرئیل کی وہ گفتگو ہے جو پیغمبر علیہ السلام کے ساتھ ہوئی۔ بعض علماء نے نستنسخ کے یہ معنی لئے ہیں کہ ہم اسکی ایک نقل لیتے رہتے ہیں یعنی فرشتے انسان کے اعمال لیجاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ثواب و عذاب کے متعلق اسکے ہر عمل کو لوح محفوظ میں ثبت کرلیتا ہے اور کلام لغو (مثلاً آ۔ اور چلا جا) کو الگ کردیتا ہے کذا فی معالم التنزیل (سنائیہ)

سورۂ احقاف بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ الآیہ یعنے ہمنے انسان کو ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم دیا ہے اُسکی ماں نے اُسکو بڑی مشقت سے حمل میں رکھا اور بڑی محنت سے جنا۔ اسکے حمل اور دودھ چھٹانیکی مدت ڈھائی برس ہے فصال سے رضاعت کامل مراد ہے اور یہ ایسا ہے جیسا مدۃ کو انتہا سے تعبیر کیا کرتے ہیں۔ اِس آیت میں اُن تکالیف کا بیان ہے جو ماں کو بچہ کی تربیت میں اُٹھانی پڑتی ہیں۔ اور اس سے وصیت میں مبالغہ کرنا مراد ہے حَتّٰی اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ الآیہ یعنی یہانتک کہ جب وہ پورا جوان ہوگیا۔ قوت اور عقل سے مستحکم ہوگئی

وبلغ اربعين سنة قيل لم يبعث نبي الا بعد اربعين قال رب اوزعني) الهمني واصله اولعني من اوزعته بكذا ان اشكر نعمتك التي انعمت علي وعلي والدي يعني نعمة الدين او مايعم وغيرها وان اعمل صالحا ترضاه) نكره للتعظيم او لانه اراد نوعا من الجنس يستجلب رضا الله عز وجل واصلح لي في ذريتي اجعل لي الصلاح ساريا في ذريتي راسخا فيهم (اني تبت اليك) عما لا ترضاه او يشغل عنك واني من المسلمين المخلصين لك (قاضي بيضاوي) عن عمر بن الخطاب رضي الله تعالى عنه انه قال قال رسول الله عليه السلام اذا كانت ليلة الجمعة ياتي قبري الف ملك لزيارتي فاذا قضوا الزيارة يسيحون في مشارق الارض ومغاربها فكل من سمعوه يصلي ذهبوا بصلوته حتى يضعوها تحت العرش فيقولون يا ربنا هذه صلوة فلان ابن فلان فيقول الله تعالى اني صليت عليه امثالها اذهبوا بها الى جبرائيل يضعها عنده حتى تاتي صاحبها يوم القيمة وساحطها في ميزان ذلك المصلي وتاتي له تلك الصلوة فيرجح بها الميزان ويمضي صاحبها الى الجنة (موعظة) قيل نزلت هذه الاية في ابي بكر رضي الله عنه وفي ابيه ابي قحافة وامه ام الخير وفي اولاده واستجابة دعائه فيهم فانه امن بالنبي عليه السلام وهو ابن ثمان وثلاثين سنة ودعاهم وهو ابن اربعين سنة

اور چالیس سال کو پہنچگیا تو یہ کہا الٰہی مجھے اس بات کا الہام کر کہ تیری اُن نعمتوں کا شکریہ ادا کروں جو تونے مجھے اور میرے ماں باپ کو دی ہیں۔ اس سے یا تو خاص نعمتِ دین مراد ہے یا لفظ نعمت بطور عام دنیا و دین دو نو طرح کی نعمتوں کو شامل ہے وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ اور مجھے اسکا الہام کر کہ ایسے نیک عمل کروں جنکو تو پسند کرے صالحاً مین تنکیر تعظیم کے لئے ہے اور اجناس صالحات سے ایسی نوع کا ارادہ کیا ہے جو حصول رضائے الٰہی کا باعث ہو وَاَصْلِحْ لِي الآیۃ اور میری اولاد کے متعلق میری درستی کر دے اُن مین نیکیوں کو محکم فرما دے میں ایسے اعمال سے جنہیں تو پسند نہیں کرتا یا جو تجھسے باز رکھنے والے ہیں توبہ کرتا ہوں اور مین خالص مسلمانوں میں سے ہوں (قاضی بیضاوی) عمر بن الخطاب رسولخدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا شب جمعہ کو ہزار فرشتے میری قبر کی زیارت کیلئے آتے اور بعد زیارت روئے زمین کے ہر مقام میں پھیل جاتے ہیں اور جس شخص کو درود پڑھتے سُن لیتے ہیں اُسکے درود کو اُٹھاکر عرش کے نیچے رکھدیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں الٰہی یہ فلان ابن فلان کا بھیجا ہوا درود ہے حکم ہوتا ہے کہ مین اُسپر اسیقدر رحمتیں نازل کرتا ہوں اس درود کو جبرئیل کے حوالے کردو کہ صاحب درود کے لئے رکھ چھوڑیں قیامت کے دن ہم اسکو درود بھیجنے والے کی ترازو میں رکھکر تولیں گے۔ اسکی برکت سے اُسکا پلہ جُھک جائیگا اور صاحب درود داخل جنت ہوگا (موعظہ) کہتے ہیں آیت مذکورۂ بالا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور اُن کے والد ابو قحافہ اور اُن کی والدہ ام الخیر اور اُن کی اولاد اور ان سب کے حق میں آپ کی قبولیت دعا کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ آپ کے والد اٹھاسی برس اور آپ خود چالیس برس کی عمر میں ایمان لائے۔

ولم يكن احد من الصحابة المهاجرين منهم والانصار اسلم هو ووالده وبنوه وبناته غير ابي بكر
رضي الله عنه (من المدارك) عن علي بن ابي طالب رضي الله تعالى عنه انه قال سمعت رسول الله
عليه السلام يقول انا بريء ممن لم يؤد حق والديه فقلت يا رسول الله فان لم يكن معه شيء
قال اذا سمع قولهما فليقل سمعا وطاعة ولا يقل لهما اف ولا ينهرهما وليقل لهما قولا كريما اوكما
قال روي انه جاء رجل الى النبي عليه الصلوة والسلام فقال يا رسول الله اوصني بوصية انتفع بها
في الدنيا والآخرة فقال عليه السلام هل لك والد ووالدة فقال نعم قال اذا رايت حقهما
واطعمتهما لك بكل لقمة قصر في الجنة صدق رسول الله وجاء رجل ايضا فقال يا رسول الله
ان لي والدة انفق عليها وهي تؤذيني بلسانها فكيف اصنع فقال عليه السلام اد حقها فوالله
لو قطعت لحمك ما اديت ربع حقها اما علمت ان الجنة تحت اقدام الامهات فسكت
الرجل وقال والله لا اقول لها شيئا ثم اتى الرجل والدته وقبل قدميها وقال يا والدتي بذلك
امرني رسول الله وذكر النبي عليه السلام حديثا طويلا وقال في آخره والذي بعثني بالحق
نبيا ما من عبد رزقه الله مالا ثم بر والديه الا كان معي في الجنة فقال رجل يا رسول الله فان
لم يكن له والدان في الدنيا فما يفعل قال يتصدق عنهما باطعام الطعام وقراءة القرآن او بالدعاء

اور اپنے خاندان کے لئے دعا کی۔ مہاجرین و انصار میں سے بجز ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اور کوئی صحابی ایسا نہیں
کہ خود اور اُنکے والدین اور بیٹے بیٹیاں سب کے سب مسلمان ہوں (مدارک) حضرت علی رسول خدا سے روایت کرتے
ہیں کہ آپ نے فرمایا جو والدین کا حق ادا نکرے میں اُس سے الگ ہوں میں نے عرض کیا اگر اُسکے پاس کچھ نہو تو
کیا کرے۔ فرمایا اُنکی بات سُن کر مان لے اُنکے سامنے اُف نکرے انہیں جھڑکی ندے نرمی اور ادب سے بات
کرے۔ روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول خدا سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسی نصیحت فرمایئے جس سے دین و دنیا
کا نفع اُٹھاؤں۔ فرمایا کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں عرض کیا ہاں۔ ارشاد ہوا جب تو انکو مستحق دیکھے اور
کھلائے پلائے تو ہر لقمہ کے بدلے ایک قصر جنت عطا ہوگا ایک اور شخص نے عرض کیا کہ میں اپنی والدہ پر اپنا
مال صرف کرتا رہتا ہوں اور وہ مجھے زبان سے برا بھلا کہا کرتی ہیں اب کیا کروں آپ نے فرمایا اُسکا حق ادا
کرتا رہ۔ خدا کی قسم تو اگر اپنا گوشت کاٹ دے تو ماں کا چوتھائی حق بھی ادا نہیں کر سکتا۔ کیا تجھے معلوم
نہیں کہ جنت ماؤں کے قدموں کے نیچے ہے۔ سائل خاموش ہوگیا اور یہ کہا کہ خدا کی قسم اب اپنی والدہ کو کچھ
نہ کہونگا۔ پھر یہ سائل اپنی ماں کے پاس آیا اور اُسکے پاؤں کو چوما اور کہا اے ماں مجھے رسول خدا نے ایسا ہی ارشاد
فرمایا ہے۔ پیغمبر علیہ السلام نے ایک طویل حدیث کے آخر میں ارشاد فرمایا ہے کہ خدا کی قسم جسنے مجکو برحق
نبی بنا کر بھیجا ہے جو مالدار آدمی اپنے والدین سے نیکی کریگا [illegible] میرے ساتھ ہوگا۔ ایک شخص نے عرض
کیا اگر [illegible] والدین زندہ نہوں تو کیا کرے فرمایا انکی طرف سے صدقہ [illegible] کھانا کھلائے۔ قرآن پڑھے دعا کرے

فان تركهما عند غضبهما او من عقهما فقد عصى وقال ما من عبد صلى الفريضة ودعا لوالديه
بالمغفرة الا استجاب الله تعالى له دعاءه وغفر له ببركة دعائه لهما ولو كانا فاسقين (موعظة)
وعن ابي ذر الغفاري رضي الله تعالى عنه انه قال سمعت رسول الله عليه السلام يقول من مشى
الى زيارة والديه كتب الله تعالى له بكل خطوة مائة حسنة ومحا عنه مائة سيئة ورفع له
مائة درجة فاذا جلس بين يديهما وتكلم معهما بطيب الكلام اعطاه الله تعالى يوم القيامة نورا
يسعى بين يديه فاذا خرج من عندهما خرج مغفورا له وروي انه كان في زمن عمر رضي الله
عنه رجل تاجر فاتت اليه والدته يوما تطلب منه شيئا تنفقه على نفسها فقالت امرأته
ان والدتك تريد ان تتركنا فقراء اذا كانت كل يوم تطلب هكذا فبكت امه ومضت
ولم يعطها شيئا ثم مشى في بعض اسفاره مع التجارة اذ خرج عليه قطاع الطريق ونهبوا ما كان
معه ثم اخذوا الرجل فقطعوا يده وعلقوها في عنقه وتركوه مطروحا يجري الدم على الطريق فمر عليه
قوم فحملوه الى منزله فلما دخل عليه اقاربه قال هو هذا جزائي فلو كنت اعطيت امي بيدي درهما
ما قطعت يدي وما سلب مالي فاتت اليه والدته فقالت له يا بني اني متحسرة على ما فعل
العدو معك فقال الرجل يا امي هذا كله بذنبي اليك فاسالك الرضى فقالت يا بني اني رضيت عنك

جس نے ان باتوں کو چھوڑ دیا اُس نے والدین کی نافرمانی کی اور جس نے نافرمانی کی وہ گنہگار رہا جو شخص
فرض نماز پڑھکر والدین کے لئے دعا کرتا ہی خدا قبول کر لیتا ہی اور اُسکی دعا کی برکت سے اُنہیں بخشدیتا ہی خواہ
گنہگار ہی کیوں نہوں (موعظہ) ابوذر غفاری رض سے مروی ہی کہ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں جو شخص اپنے
والدین کی زیارت کو جاتا ہی اللہ تعالی اُسکے لئے ہر قدم کے بدلے ایک نیکی لکھتا ہی اور ایک گناہ معاف
کر دیتا ہی اور سو درجے بلند کرتا ہی اور جب اُنکے سامنے بیٹھکر نرمی سے کلام کرتا ہی تو اُسکو ایک نور عطا فرماتا
ہی جو قیامت کے دن اُسکے آگے آگے چلیگا اور جب اُنکے پاس سے جاتا ہی تو بخشا بخشایا ہو کر نکلتا ہی۔ روایت
ہی کہ حضرت عمر رض کے زمانہ میں ایک سوداگر تھا۔ ایکدن اُسکی والدہ کو خرچ کی ضرورت ہوئی بیٹے سے کچھ مانگنے
آئے۔ اُسکی گھر والی نے کہا کہ تمہاری ماں ہمیں مفلس بناکر چھوڑیگی۔ کیونکہ روز کے روز مانگنے آکھڑی ہوتی
ہے۔ یہ سنکر بیچاری بڑھی بی رو پڑی اور وہاں سے چلدی۔ بیٹے نے کچھ ندیا۔ اتفاقاً اُسکے بیٹے کو سفر کرنا
پڑا۔ رستہ میں ڈاکوؤں نے آلیا۔ سب مال متاع لوٹ کر لیگئے اور اُسکا ہاتھ کاٹکر گلے میں لٹکا دیا اور
اُسی طرح خون میں لتھڑا ہوا چھوڑ گئے زاں بعد رہگیر اُدہر سے گزرے اور اُسے اُسکے گھر پہنچا دیا۔ عزیز اقارب پوچھنے
آئے تو اُسنے کہا کہ اگر میں اپنے ہات سے اپنی ماں کو کچھ دیدیتا تو نہ ہات کٹتا نہ مال چھنتا۔ پھر اُسکی ماں آئی اور
یہ کہا کہ مجھے اُس تکلیف کا افسوس ہی جو تجھے دشمنوں سے پہنچی۔ اسنے جواب دیا کہ یہ اُس گناہ کا بدلہ ہے جو مجھسے
تمہاری نسبت صادر ہوا تھا اب میں تمہاری رضامندی کا خواہاں ہوں ماں نے کہا کہ میں تجھسے رضامند ہوں

فلما كان الليل امر الرجل بقدمه عادت يده وكما كانت بقدرة الله تعالى دموعظة حكى ان شيخا كان مشهورا بالفضل فخرج من مكة وله ام لا ترضى ان يسافر الى مكة فلم يعتد الشيخ على رضاها ومشى الى مكة فجاءت امه من خلفه فقالت يا رب ابني احرقني بنار الفرقة فسلط عليه عقابا وتضرعت ونادت فلما بلغ الشيخ مدينة من المدائن دخل مسجدا في الليل للعبادة فدخل لص في بيت من البيوت فعلم صاحب البيت ان في البيت لصا ففر اللص الى جانب المسجد فتعقبوه فلما جاؤا الى باب المسجد غاب اللص فقالوا بل في المسجد فدخلوا فرأوا الشيخ قائما يصلي ففي الحال اخذوه فاتوه ملك المدينة فامر الملك بقطع يديه ورجليه واخراج عينيه فقطعوا يديه ورجليه واخرجوا عينيه ونادوا في السوق هذا جزاء السارق فقال الشيخ لا تقولوا ذلك بل قولوا هذا جزاء من قصد طواف مكة بلا اذن امه فلما رأوا انه الشيخ وعلموا بهذه الحالة بكوا وجزعوا فاعادوا الشيخ الى امه ووضعوه على باب الصومعة وفيها تنادي امه وتقول يا رب ان ابتليت ابني ببلاء اعده الي حتى اراه فنادى الشيخ انا مسافر جائع فاطعميني فقالت امه ائت الى الباب فقال ما لي من رجلين امشي اليك فقالت امدد يديك فقال ما لي من يدين فقالت ان اطعمتك تحصل بيني وبينك حرمة فقال الشيخ لا تخافي ما لي من عينين فاخذت امه خبزا واحدا وماء باردا بكوز فقدمت اليه

حکایت ایک شیخ جو مشہور فاضل تہا ماں کی مرضی بغیر مکہ کیطرف چلا۔ ماں پیچھے پیچھے دوڑی اور یہ کہا کہ الٰہی میرے بیٹے نے مجکو مفارقت کی آگ سے پھونکا ہی تو اسپر اپنا عذاب مسلط کر۔ بڑھیانے یہ بددعا نہایت تضرع سے کی آخر شیخ کسی شہر مین پہنچکر عبادت کیلئے راتکو ایک مسجد مین چلے گئے۔ اُس مسجد کے متصل کسی مکان مین چور گھسا۔ مکان والا جاگ اُٹھا۔ چور مسجد کی طرف بھاگا۔ لوگ اُسکے پیچھے دوڑے۔ مسجد کے پاس پہنچکر چور غائب ہوگیا لوگون نے کہا مسجد مین ہے۔ اندر گئے اور شیخ کو بحالت نماز گرفتار کرکے بادشاہ کے پاس لے آئے۔ حکم ہوا کہ اسکے ہات پانو کاٹ ڈالو اور آنکھین نکال پھینکو۔ چنانچہ فوراً اس حکم کی تعمیل کیگئی اور بازار مین منادی ہوئی کہ چور کی یہ سزا ہے۔ شیخ نے کہا نہین۔ بلکہ یہ کہو کہ یہ اُس شخص کی سزا ہے جو ماں کی مرضی بغیر مکہ کا طواف کرنا چاہے پھر جب لوگون نے شیخ کو پہچان لیا تو بہت روئے پیٹے۔ افسوس کیا۔ اور انکو اُنکی ماں کے پاس اُٹھا لائے دیکھا تو وہ عبادتخانہ مین یہ کہہ رہی ہین الٰہی اگر تو نے میرے بیٹے کو بتلائے عذاب کردیا ہے تو مجھے آنکھون سے دکھادے۔ اتنے مین شیخ نے آواز دی کہ مین بھوکا مسافر ہون کچھ کھلواؤ۔ اندر سے ماں نے جواب دیا کہ دروازہ پر آجا شیخ نے کہا کیونکر آؤن پانو ندارد ہین۔ ماں بولی اچھا ہات بڑھا۔ شیخ نے کہا مین ہات نہین رکھتا۔ ماں نے جواب دیا کہ اگر مین خود تجھے کھانا دون تو بے پردگی ہوتی ہے۔ شیخ نے کہا اسکا خوف نہ کرو۔ مین آنکھون سے نابینا ہون ماں ایک روٹی اور آبخورے مین ٹھنڈا پانی لیکر گئی۔

فلما رأى الشيخ امه وضع وجهه على قدميها وقال انا ابنك العاصي فعلمت امه انه ابنها وبكت
فقالت يا رب اذا كانت الحال كذلك فاقبض روحي وروحه حتى لا يرى الناس سواد وجهنا
فلم تتم المناجاة الا وقد قبض روحهما من تفسير انا عرضنا الامانة وعن علي بن ابي طالب رضي
الله تعالى عنه انه قال كنت جالسا مع النبي عليه السلام وجماعة من الصحابة اذ اتى رجل
فقال السلام عليكم فقلنا وعليك السلام فقال يا رسول ان عبد الله بن سلام يدعوك
ليودعك فانه مريض وعلى خروج من الدنيا فلما سمع ذلك قام ثم قال قوموا بنا نزور
اخانا عبد الله ثم مضى عليه السلام عند راسه وقال يا عبد الله قل اشهد ان لا اله الا الله
وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله فقالها في اذنه ثلاثا فلم يقلها فقال عليه
الصلوة والسلام لا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم وقال عليه السلام لبلال يا بلال امض
الى امرأته واسألها ما كان يعمل زوجها في الدنيا وما كان شغلها فمضى بلال رضي الله عنه
وسألها عن عمل زوجها فقالت لبلال وحق رسول الله ما اعرف من يوم تزوجني
انه ترك الصلوة خلف رسول الله ولا مضى عليه يوم الا تصدق فيه بشيء
الا ان والدته غير راضية عنه فقال عليه السلام ائتوني بها فمضى بلال اليها وقال اجيبي
النبي عليه السلام فقالت وما ذلك فقال ليصلح بينك وبين ولدك عبد الله فانه على خروج من الدنيا

جب شیخ نے اپنی ماں کو دیکھا تو اُسکے قدموں میں سر رکھدیا اور یہ کہا کہ میں تمہارا گنہگار بیٹا ہوں۔ ماں یہ
سنکر رو پڑی اور دعا کی کہ الٰہی میری اور اسکی روح فوراً قبض کرلے تاکہ لوگ ہماری رسوائی سے آگاہ ہوں
ابھی دعا تمام نہ ہونے پائی تھی کہ دونوں کی روح بدن سے نکلگئی۔ (تفسیر آیۃ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ) حضرت
علیؓ فرماتے ہیں کہ میں ایکدن صحابہ کی جماعت میں رسول خدا کے پاس بیٹھا تھا۔ ایک شخص نے السلام علیکم
کے بعد یہ کہا کہ حضور عبداللہ بن سلام آپ کو آخری ملاقات کے لئے بلاتے ہیں کیونکہ وہ مریض ہیں اور
عنقریب دنیا سے رخصت ہونیوالے ہیں۔ آپ یہ سنکر کھڑے ہوگئے اور صحابہ کو حکم دیا کہ چلو بھائی
عبداللہ کی زیارت کرآئیں چنانچہ تشریف لیجانے کے بعد آپ عبداللہ کی سرہانے کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا
کہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمداً عبدہ ورسولہ کہو۔ یہ ارشاد تین مرتبہ ہوا مگر عبداللہ
کہہ نہ سکے۔ پھر آپنے فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور بلال کو حکم دیا کہ انکی بیوی سے انکے افعال کی
بابت سوال کرو۔ بیوی نے قسم کھاکر جوابدیا کہ جبسے میں انکی نکاح میں آئی ہوں انہوں نے کبھی حضور کے
پیچھے نماز نہیں چھوڑی اور کوئی دن صدقہ دینے سے خالی نہیں گیا البتہ انکی والدہ ان سے ناراض تھیں حضور نے فرمایا
انہیں میرے پاس لے آؤ۔ بلالؓ انکی والدہ کے پاس گئے اور یہ کہا کہ پیغمبر علیہ السلام طلب فرماتے ہیں انہوں نے
کہا کیوں۔ بلالؓ نے جوابدیا تم میں اور تمہارے بیٹے عبداللہ میں صلح کرانی منظور ہے کیونکہ وہ دنیا سے جانیوالے ہیں

فقالت وحق رسول الله لا امضی ولا اجعل فی حل مما اذانی فی الدنیا ولا الآخرة ثم امتنعت فاتی بلال الی النبی علیه السلام فاعلمه فقال علیه السلام یا عمر ویا علی اذهبا فاتیانی بها فذهبا الیها فلما دخلا علیها قالا لها ایتها العجوز انه علیه السلام یدعوك قالت وما یرید منی وما له من حاجة فقالا لها لا بد ان تمشی معنا فمشت معهما حتی اتت الیه فقال علیه السلام ایتها العجوز انظری الی ولدك وما هو علیه فلما نظرت الیه قالت یا ولدی والله لا جعلت فی حل من حقی لا فی الدنیا ولا فی الآخرة فقال علیه السلام ایتها العجوز خافی الله عز وجل واجعلیه فی حل فقالت کیف اجعله فی حل وهو ضربنی وطردنی من بیته لاجل امرأته فهو اذانی وعصانی فقال علیه السلام ان حقك علی ان جعلته فی حل فقالت اشهد یا رسول الله انت ومن معك انی جعلته فی حل فقال علیه السلام یا عبد الله قال اشهد ان لا اله الا الله فرفع صوته بالشهادة ثم مات بعد ذلك فلما صلینا علیه ودفناه قال علیه السلام یا معشر المسلمین الا من کانت له والدة لم یرض عنه ما خرج من الدنیا علی الشهادة (موعظة) وعن انس رضی الله عنه انه قال علیه السلام [illegible] یخرج من قبره علی غیر الشهادة ولا یخرج من قبره الا وعلی وجهه مکتوب هذا جزاء من عق [illegible] عن انس بن مالك رضی الله عنه انه قال سمعت رسول الله علیه السلام یقول ما من عبد [illegible]

ماں نے جواب دیا میں ہرگز اسکی [illegible]

ہے۔ بلال نے واپس [illegible]

صاحب [illegible]

فرمایا تمہارا اسوقت چلنا ضروری امر ہے۔ چنانچہ [illegible] اپنے بیٹے کا حال تو دیکھو۔ بڑھیا نے کہا۔ بیٹا! میں نہ دنیا میں تیری خطا معاف نہ کرونگی حضور نے فرمایا کہ بڑی بی خدا سے ڈرو اور اسکی خطا معاف کردو۔ ماں نے کہا اسنے اپنی بیوی کی خاطر مجھے مار پیٹ کر گھر سے نکالا ستایا۔ نافرمانی کی۔ میں اسکی خطا کیونکر معاف کردوں آپ نے فرمایا اگر تم اسے معافی دو تو تمہارا حق میرے ذمہ۔ بوڑھیا نے جواب دیا کہ آپ اور آپکے صحابہ گواہ رہیں میں نے اسکی خطا معاف کی۔ رسول خدا نے فرمایا اے عبد اللہ کہہ اشہد ان لا الہ الا اللہ عبد اللہ نے بلند آواز سے کلمہ شہادت پڑھا اور انتقال فرمایا۔ پھر جب ہم اُنکی نماز اور دفن سے فارغ ہو گئے تو آپ نے فرمایا مسلمانو جسکی ماں زندہ ہو اور وہ اُسکے ساتھ نیکی سے پیش نہ آئے تو مرتے وقت کلمہ نصیب نہ ہوگا (موعظہ) انس سے روایت ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا جس شخص کے ماں باپ اُس سے ناراضمند ہو کر مرے ہوں تو مرتے وقت کلمہ شہادت سے محروم رہیگا اور جب قبر سے اُٹھیگا تو اُسکے چہرے پہ یہ لکھا ہوگا کہ ماں باپ کے نافرمان کی یہی سزا ہے۔ دوسری روایت انس سے ہے کہ رسول خدا فرماتے ہیں جس کسیکو خدا نے مال دیا اور اُس نے ماں باپ کا حق ادا نہ کیا

الا احبط الله عز وجل عمله واذاقه العذاب الاليم (الحديث) روى الترمذي عن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم رضى الرب في رضى الوالد وسخط الرب في سخط الوالد (كذا في جامع الصغير) لانه تعالى امران يطاع الاب ويكرم فمن اطاعه فقد اطاع الله تعالى ومن اغضبه فقد اغضبه وهذا وعيد شديد يفيد ان العقوق كبيرة وعلم منه بالاولى ان الام كذلك (كذا في التيسير) لان حقها اكثر فعلى العاقل ان يحترز عن ان يكون عاقا للوالديه (انتهى) قال الفقيه ابو الليث رحمه الله تعالى لو لم يذكر الله سبحانه وتعالى في كتابه حرمة الوالدين ولم يوص بهما لكان يعرف بالعقل ان حرمتهما واجبة وكان الواجب على العاقل ان يعرف حرمتهما ويقضي حقهما ويسعى في تحصيل رضاهما فكيف وقد ذكرها الله سبحانه وتعالى في جميع كتبه في التورية والانجيل والزبور والفرقان وقدم طاعتهما في جميع كتبه واوحى الى جميع الرسل واوصاهم بحرمة الوالدين ومعرفة حقهما وجعل رضاه في رضا الوالدين وسخطه في سخطهما (انتهى) (كذا في تنبيه الغافلين)

سورة بسم الله الرحمن الرحيم الحجرات

يا ايها الذين امنوا اجتنبوا كثيرا من الظن كونوا منه على جانب وابهام الكثير ليحتاط في كل ظن ويتامل حتى يعلم انه من اي القبيل

اللہ تعالی اُسکے تمام عمل نابود کر دیگا اور اُسے دردناک عذاب کا مزہ چکھایگا (الحدیث) ترمذی عبد اللہ بن عمر سے روایت کرتے ہین کہ رسول خدا فرماتے ہین خدا کی رضامندی باپ کی رضامندی مین اور رضا کا غصہ باپ کے غصہ مین پنہان ہے (کذا فی الجامع الصغیر) یہ اسلئے کہ اللہ تعالی نے باپ کی تکریم واطاعت کا حکم دیا ہے بس جسنے باپ کی اطاعت کی اُسنے خدا کی اطاعت کی اور جسنے اُسے ناراض کیا اُسنے خدا کو ناراضمند رکھا۔ اِس وعید شدید سے صاف نکلتا ہے کہ والد کی نافرمانی کبیرہ گناہ ہے اور ماں کی نافرمانی بدرجہ اولی اسمین داخل ہے (کذا فی التیسیر) یہ اسلئے کہ ماں کا حق باپ سے زیادہ ہے۔ عاقل آدمی کو والدین کی نافرمانی سے احتراز کرنا چاہیئے (انتہی) فقیہ ابو اللیث کا قول ہے اگر اللہ تعالی قرآن مجید مین والدین کی تعظیم وتکریم کا حکم نہ دیتا تو خود عقل اسپر گواہی دیتی کہ اُنکی تعظیم واجب ہے ہر عاقل پر اُنکی تعظیم کا نگاہ رکھنا اور اُنکا حق ادا کرنا فرض ہے حتی الامکان ماں باپ کی رضاجوئی چاہیئے۔ پھر جب اللہ تعالی نے اپنی تمام کتابوں مثلاً توریت انجیل زبور فرقان مین ماں باپ کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور تمام پیغمبرونکو تعظیم والدین کی بابت وصیت کی ہے اُنکا حق معلوم کرایا ہے اُنکی رضا مین اپنی رضا اور اُنکے غصہ مین اپنا غصہ مخفی رکھا ہے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ والدین کا رتبہ کہانتک ہے (تنبیہ الغافلین)

سورۂ بسم اللہ الرحمن الرحیم حجرات

یا ایہا الذین امنوا اجتنبوا کثیرا من الظن یعنی مسلمانو کسیکی نسبت گمان کرنیسے بہت کچھ اجتناب کرو الگ رہو لفظ کثیر کو اسلئے مبہم رکھا ہے کہ آدمی ہر طرح کی گمان کی بابت احتیاط رکھے اور تامل کرے کہ یہ گمان کسطرح کا ہے

فان من الظن ما يجب اتباعه كالظن حيث لا قاطع فيه من العمليات وحسن الظن بالله تعالى وما يحرم كالظن فی الالهيات والنبوات وحيث يخالفه قاطع وظن السوء بالمؤمنين وما يباح كالظن فی الامور المعاشية ان بعض الظن اثم تعليل مستانف للامر والاثم الذنب الذی يستحق العقوبة عليه والهمزة فيه من الواو كانه يثم الاعمال ای يكسرها ولا تجسسوا ولا تبحثوا عن عورات المسلمين وفی الحديث ولا تتبعوا عورات المسلمين فان من تتبع عوراتهم تتبع الله تعالى عورته حتى يفضحه ولو فی جوف بيته ولا يغتب بعضكم بعضا ولا يذكر بعضكم بعضا بالسوء فی غيبته ايحب احدكم ان ياكل لحم اخيه ميتا تمثيل لما يناله المغتاب من عرض المغتاب على افحش وجه مع مبالغات الاستفهام المقرر واسناد الفعل الى احد للتعميم وتعليق المحبة بما هو فی غاية الكراهة وتمثيل الاغتياب باكل لحم الانسان وجعل الماكول اخا وميتا وتعقيب ذلك بقوله فكرهتموه تقريرا وتحقيقا لذلك والمعنى ان صح ذلك او عرض عليكم هذا فقد كرهتموه واتقوا الله ان الله تواب رحيم لمن اتقى ما نهى عنه وتاب مما فرط منه

کیونکہ بعض گمان (جبکہ عملیات مین کوئی دلیل قاطع موجود نہو) واجب الاتباع ہوتا ہی علی ہذا القیاس اللہ تعالی سے نیک گمان رکھنا واجب ہے اور بعض گمان (مثلاً الوہیت اور نبوت کے متعلق) حرام ہی کیونکہ اسکے خلاف دلیل قاطع موجود ہی علی ہذا القیاس مسلمانون سے بدگمانی ناجائز ہی اور بعض گمان (مثلاً امور معاش کے متعلق) مباح ہی اِنَّ بَعۡضَ الظَّنِّ اِثۡمٌ بیشک بعض گمان باعث گناہ ہی یہ آیت امر اجتناب کی علت ہی اثم بمعنی گناہ مین ہمزہ واو کا بدل ہی یعنی بعض گناہ اعمال کو کثیر کر دیتا ہی وَلَا تَجَسَّسُوۡا یعنی جاسوس نہ بنو مسلمانون کے چھپے عیب نہ ٹٹولو حدیث مین ہے کہ مسلمانون کے عیبون کے پیچھے نہ پڑو جو ایسا کریگا خدا اُسکے عیبون کے پیچھے پڑیگا اور اُسے رسوا کر دیگا خواہ وہ اپنے گھر کی کوٹھری ہی مین کیون نہ بیٹھا رہی وَلَا یَغۡتَبۡ بَّعۡضُكُمۡ بَعۡضًا اور تم مین ایکدوسرے کی غیبت ہرگز نہ کرے پیٹھ پیچھے برا نہ کہے اَیُحِبُّ اَحَدُكُمۡ اَنۡ یَّاۡكُلَ لَحۡمَ اَخِیۡهِ مَیۡتًا کیا تم مین کوئی اس بات کو پسند کرسکتا ہی کہ اپنے مرے بھائی کا گوشت کھایا کرے غیبت کرنیوالا جو دوسرے شخص کی آبرو ریزی کیا کرتا ہی اس آیت مین مضمون مذکور کو نہایت بُری تمثیل سے بیان کیا گیا ہی۔ باینہمہ ہمزۂ استفہام اور تعمیم کیلئے لفظ احد کی طرف فعل کی اسناد اور نہایت مکروہ چیز سے محبت کی تعلیق اور غیبت کو انسان کے گوشت کھانے سے تشبیہ پھر جسکا گوشت کھایا جائے اسکو کھانے والے کا بھائی۔ اور پھر مردہ بھائی فرماتا اور اسکے بعد فَكَرِهۡتُمُوۡهُ کہلانا اُن برائیون کی تحقیق و تقریر ہے جو غیبت مین پائی جاتی ہین۔ مطلب یہ ہے کہ اگر ایسا گوشت تمہارے سامنے [illegible] تو تم مکروہ سمجھوگے وَاتَّقُوا اللّٰهَ۔ الآیۃ۔ اور خدا سے ڈرتے رہو۔ بیشک خدا توبہ قبول کرنے والا [illegible] مہربان ہے۔ یعنی جو منہیات سے بچے اور اپنی زیادتیون سے تائب ہو۔ خدا اس پر مہربان ہے۔

وانما اغتفر الثواب لانه بليغ فى قبول التوبة اذ يجعل صاحبها كمن لم يذنب قاضى بيضاوى

روى عن انس بن مالك رضى الله عنه انه قال قال رسول الله عليه السلام زينوا مجالسكم بالصلوة على فان صلوتكم على نور لكم يوم القيمة (رواه صاحب الفردوس) وقال عليه السلام لا يرى وجهى ثلاثة عاق الوالدين وتارك سنتى ومن ذكرت عنده فلم يصل على (صدق من نطق) قيل سبب نزول هذه الاية فى رجلين من اصحاب النبى عليه السلام وذلك ان النبى عليه السلام ضم الى رجلين غنيين فى السفر رجلا من فقراء الصحابة ليصيب معهما من طعامهما ويتقدمهما فى المنزل ويهيئ لهما المنزل والطعام فضم سلمان الفارسى الى الرجلين المذكورين فنزل ذات يوم منزلا ولم يهيئ لهما شيئا فقالا له اذهب الى رسول الله فسله لنا فضل ادام فانطلق فقال احدهما لصاحبه وقد غاب عنهما انه لو انتهى الى بير سميحة وهى المشهورة بكثرة الماء لغار ماؤها فلما انتهى الى رسول الله وبلغه الرسالة قال عليه السلام له قل لهما انكما قد اكلتما الادام فرجع اليهما واخبرهما بما قال رسول الله فاتيا النبى عليه السلام وقالا ما اكلنا من ادام يا رسول الله قال عليه السلام انى لارى حمرة اللحم فى افواهكما لاغتيابكما صاحبكما فنزلت هذه الاية وعن على بن ابى طالب رضى الله عنه انه قال عليه السلام من صلى على يوم الجمعة مائة مرة جاء يوم القيمة ومعه نور لو قسم ذلك النور بين الخلائق كلهم لوسعهم

تواب مین مبالغہ اسلئے ہی کہ وہ توبہ کرنیوالے کو ایسا پاک کر دیتا ہی گویا اُس نے گناہ ہی نہین کیا (بیضاوی) انس بن مالک سے روایت ہی کہ رسول خدا فرماتے ہین مجھپر درود بھیجکر اپنی مجلسونکو زینت دو تمہارا مجھپر درود بھیجنا قیامت کے دن نور ہوگا (صاحب الفردوس) پیغمبر علیہ السلام کا قول ہی تین شخص مجھے نہ دیکھ سکینگے (۱) ماں باپ کا نافرمان (۲) سنت کا تارک (۳) میرے تذکرہ کیوقت مجھپر درود نہ بھیجنے والا (حضور نے سچ فرمایا) مذکورہ بالا آیت کے نزول کا سبب یہ ہی کہ پیغمبر خدا نے کسی سفر مین دو دو غنی آدمیوں کے ساتھ ایک ایک محتاج صحابی کو کر دیا تھا تاکہ اُنکے کھانے پینے سے فائدہ اُٹھا سکے اور منزل مین آگے بڑھکر اُنکے لئے جگہ منتخب کرے اور کھانا تیار کرے چنانچہ سلمان فارسی دو غنی آدمیوں کے ساتھ تھے۔ ایکدن سلمان کسی منزل مین پہونچے مگر اُنکے لئے کھانا تیار نکیا۔ اُنھون نے سلمان سے کہا کہ پیغمبر خدا سے کچھ بچا ہوا سالن لے آؤ سلمان چلے گئے۔ اسوقت ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر سلمان بیر سمیحہ (مشہور کنوین کا نام) کے پاس جائین تو اسکا پانی خشک ہو جائے جب سلمان رسول خدا کے پاس پیغام لیکر پہونچے تو آپ نے فرمایا اُنسے کہدو تم سالن کھا چکے ہو۔ سلمان نے جا کہا دونو حضور کے پاس آئے اور عرض کیا کہ ہمنے تو سالن نہین کھایا آپ نے فرمایا مین تمہارے مُنہ مین گوشت کی سرخی پاتا ہوں کیونکہ تمنے اپنے ہمراہی کی غیبت کی ہی۔ اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی حضرت علیؓ سے روایت ہی کہ پیغمبر نے فرمایا جو شخص مجھپر جمعہ کے دن سو بار درود بھیجیگا قیامت مین اُسکے ہمراہ ایسا نور ہوگا کہ اگر تمام مخلوق مین تقسیم کر دیا جائے تو سبکو کافی ہو

ذلك يبين قول النبي عليه السلام انه قال اربعة من الجفاء الاول ان يبول الرجل وهو قائم والثاني ان يمسح جبهته قبل ان يفرغ من الصلاة والثالث ان يسمع النداء فلا يتشهد مثل ما يتشهد المؤذن والرابع ان ذكرت عنده لا يصلي علي (سيد علي ثاني) وقال عليه السلام رغم انف رجل ذكرت عنده فلم يصل علي (قاضي) وعن النبي عليه السلام انه قال الغيبة اشد من الزنا قالوا كيف يا رسول الله قال عليه السلام الرجل يزني ثم يتوب فيتوب الله عليه واما صاحب الغيبة فلا يغفر له حتى يغفر صاحبه فعلم من هذا الحديث ان الغيبة من الكبائر وعن اوحى الله تعالى الى موسى عليه السلام من مات تائبا من الغيبة فهو آخر من دخل الجنة ومن مات مصرا عليها فهو اول من دخل النار (زبدة الواعظين) سئل النبي عليه السلام عن الغيبة فقال ان تذكر اخاك بما يكرهه فان كان ذلك الشيء فيه فقد اغتبته وان لم يكن ذلك الشيء فيه فقد بهته (قاضي) كما روي عن عكرمة ان امرأة طويلة دخلت على النبي عليه السلام فلما خرجت قالت عائشة هذه طويلة القامة فقال عليه السلام الفظي الغيبة فلفظت مضغة من لحم فقالت عائشة ما قلت الا ما فيها فقال عليه السلام ذكرت قبح ما فيها لان الغيبة ان تذكر اخاك بما فيه واما ليس فيه فهو البهتان وهو اشد من الغيبة لانه يحتاج الى التوبة في ثلاثة مواضع

پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں چار چیزیں جفا میں داخل ہیں (۱) آدمی کا کھڑے ہوکر پیشاب کرنا (۲) فراغ نماز سے پہلے پیشانی کو پوچھ ڈالنا (۳) اذان سنکر موذن کیطرح کلمات شہادت کا ادا نکرنا (۴) میرا تذکرہ سنکر مجھپر درود نہ بھیجنا (سید علی ثانی) حضور کا قول ہے خدا کرے وہ آدمی ذلیل ہو جو میرا تذکرہ سنے اور مجھپر درود نہ بھیجے (قاضی) پیغمبر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپنے فرمایا غیبت زنا سے بدتر ہے صحابہ نے عرض کیا کیونکر۔ فرمایا زنا کار توبہ کرتا ہے تو خدا قبول کر لیتا ہے اور غیبت معاف نہیں ہوتی جبتک وہی معاف نکرے جسکی غیبت کیگئی ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غیبت کبیرہ گناہ ہے۔ روایت ہے حضرت موسیٰ پر وحی اتری کہ غیبت سے توبہ کرکے مرنیوالا سب سے پیچھے جنت میں جائیگا۔ اور جو غیبت پر اصرار کرتا رہا وہ سب سے پہلے دوزخ میں داخل ہوگا (زبدۃ الواعظین) رسول خدا سے غیبت کے بابت سوال ہوا تو آپنے فرمایا غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی مسلمان کا تذکرہ اسطرح کرے کہ وہ سن لے تو اسے برا معلوم ہو۔ اگر وہ بات فی الواقع اسمیں موجود ہے تو غیبت ہے اور نہیں تو بہتان (قاضی) عکرمہ سے روایت ہے کہ ایک دراز قد عورت پیغمبر علیہ السلام کے پاس آئی نکلے چلے جانیکے بعد حضرت عائشہ نے فرمایا یہ کیسی لمقدی عورت تھی آپنے فرمایا غیبت کو تھوکدے کیونکہ گوشت کا ٹکڑا کہا ہے حضرت عائشہ بولیں میں نے تو وہی بات کہی ہے جو اسمیں موجود ہے آپنے فرمایا تو نے اسکا عیب بیان کیا۔ غیبت کے یہی معنی ہیں کہ تو وہی برائی بیان کرے جو اسمیں موجود ہو اور اگر ایسی چیز بیان کیجائے جو اسمیں نہو تو بہتان ہے اور بہتان غیبت سے بدتر ہے کیونکہ بہتان میں تین جگہ توبہ کرنی چاہیے

(الاول) ان يرجع الى القوم الذين تكلم بالبهتان عندهم ويقول قد ذكرت عندكم فلاناً
بكذا فاعلموا انی قد كذبت فيه (والثانی) ان يذهب الى من قال عليه البهتان ويطلب منه
الاستحلال (والثالث) ان يستغفر الله تعالى ويتوب اليه ولذا قيل الغيبة سواء ذكرت
نقصاناً فی نفسه او عقله او ثوبه او قوله او نسبه او دابته او شیء مما يتعلق به حتی قولك
انه واسع الكم او طويل الذيل او القامة كما فی قصة عائشة (زبدة الواعظين) عن علاء
ابن الحرث ان رسول الله عليه السلام قال الهمازون واللمازون والمشاؤن بالنميمة الباغون
للبراء العيب يحشرهم الله يوم القيمة فی وجوه الكلاب (طريقة محمدية) عن ابی هريرة عن
النبی عليه السلام انه قال من مشی بالنميمة بين اثنين سلط الله عليه فی قبره ناراً يحرقه الى
يوم القيمة (موعظة) روی عن وهب بن منبه انه قال لما ركب نوح عليه السلام السفينة ادخل
معه من كل نوع زوجين حتی الكلب والهرة ومنع الكل عن المجامعة لئلا يتوالدوا فتضيق
السفينة عليهم فلم يصبر الكلب فجامع فرأته الهرة فجاءت الى نوح واخبرته عليه السلام فدعا
نوح عليه السلام الكلب ولامه فخلی سبيله ففعل ذلك مرة اخری فجاءت الهرة واخبرت فدعا نوح عليه السلام الكلب
ولامه وانكر الكلب فقالت الهرة يا نبی الله رأيته قد فعل فلو دعوت الله يظهر لك علامته وتبصره بعينك

(۱) اُس مجمع میں جہاں کسی پر بہتان لگایا ہو اُنسے یہ کہے کہ میں نے فلاں شخص پر جھوٹا بہتان لگایا تھا (۲) اس
شخص کے پاس جائے جسپر بہتان لگایا تھا اور معافی چاہی (۳) خدا سے معافی مانگے اور توبہ کرے اسلیئے کہا گیا ہی کہ
کسیکا برائی کے ساتھ ذکر کرنا خواہ اسکی ذات کے متعلق ہو یا عقل و لباس کے یا قول و نسب کے یا سواری وغیرہ کے سب
داخل غیبت ہی۔ علی ہذا القیاس کسیکو فراخ آستین والا۔ یا دامن دراز یا طویل القامۃ کہنا غیبت ہی چنانچہ حضرت
عائشہ کے قصہ میں ابھی گزر چکا ہی (زبدۃ الواعظین) علاء بن الحارث رسول خدا سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے
فرمایا غیبت کرنیوالے نکتہ چینی کرنیوالے۔ ادہر کی اُدہر لگانیوالے نیکوں میں عیب تلاش کرنیوالے قیامت
کے دن کتوں کی صورتوں میں اُٹھینگے (طریقۃ محمدیہ) ابوہریرہؓ سے روایت ہی کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا جو دو
آدمیوں میں لگائی بجھائی کریگا اللہ تعالی اُسکی قبر میں آگ مسلط کردیگا جو قیامت تک جلاتی رہیگی (موعظہ)
وہب بن منبہ سے روایت ہی کہ جب نوحؑ کشتی میں سوار ہوئے تو ہر جانور کا ایک ایک جوڑا ساتھ رکھ لیا اسمیں کتے
اور بلی کا بھی ایک ایک جوڑا موجود تھا نوحؑ نے ہر جانور کو جفتی کرنے سے منع فرما دیا تھا تاکہ آیندہ نسل بڑھکر کشتی
میں جگہ تنگ نہو جائے لیکن کتے سے صبر نہو سکا۔ بلی نے حضرت نوحؑ کو خبر دی کہ کتا باز نہیں آیا آپنے
کتے کو بلا کر ملامت کی اور چھوڑ دیا۔ کتے نے پھر جفتی کی۔ اور بلی نے پھر نوحؑ سے جا لگائی حضرتؑ نے کتے کو
طلب کیا اور سخت ملامت کی کتا انکار کر گیا۔ بلی نے کہا یا حضرت میں نے اپنی آنکھوں سے اسے جفتی کھاتے
دیکھا ہے آپ خدا سے دعا کریں کہ اسکی کوئی علامت ہو جائے اور آپ خود ملاحظہ فرمائیں۔

قد دعا نوح عليه السلام ربه ثم ان الكلب جامعها فاشتد ذلك عليها بحيث لا يمكنه الانفصال عنها
جاءت الهرة فاخبرت فجاء نوح عليه السلام فرآهما كذلك فجعل الكلب من ذلك قد دعا ربه
فقال يارب اجعل لها فضيحة على رؤس الخلائق وقت الجماع كما فضحتنا فاستجاب الله تعالى
دعاءه حتى ان الهرة اذا جومعت تصيح حتى يعلم الخلائق بصيحتها عقوبة لما كشفت ستره
كذلك ابن آدم اذا كشف ستر المؤمنين يكشف الله ستره يوم القيمة (زبدة الواعظين)
عن كعب الاحبار انه قال اصاب بني اسرائيل قحط فخرج موسى عليه السلام الى الاستسقاء ثلثة
ايام فلم يسقوا فقال موسى عليه السلام الهي ان عبادك قد خرجوا ثلاثة ايام فلم تستجب دعاءهم
فاوحى الله تعالى اليه ياموسى اني لا استجيب دعاء قوم فيهم رجل نمام قد اصر على النميمة فقال موسى
عليه السلام يارب من هو حتى نخرجه من بيننا فقال الله تعالى ياموسى انهاكم عن النميمة واكون
نماما فتابوا باجمعهم فسقوا (زبدة الواعظين) عن ابي هريرة عن النبي عليه السلام انه قال من
اغتاب في عمره مرة يعاقبه الله بعشر عقوبات (الاولى) يصير بعيدا من رحمة الله (والثانية) يقطعهم الملئكة
عند الصحبة (والثالثة) يكون نزع روحه عند موته شديدا (والرابعة) يصير قريبا الى النار (والخامسة)
يصير بعيدا من الجنة (والسادسة) يشتد عليه عذاب القبر (والسابعة) يحبط عمله (والثامنة) يتاذى منه
روح النبي عليه الصلوة والسلام (والتاسعة) يسخط الله عليه (والعاشرة) يصير مفلسا يوم القيمة عند الميزان (زبدة الواعظين)

حضرت نوح ع نے دعا کی اور اسکے بعد کتے سے بلی جفتی کی اور نر و مادہ الگ نہو سکے اتنے مین بلی نے حضرت کو
اطلاع دی آپ تشریف لائے اور دونونکو اس حالت مین دیکھ لیا کتے نے دعا کی کہ الٰہی جسطرح جفتی کے وقت بلی نے
ہمین رسوا کیا ہی اسیطرح تو اسے رسوا کر یہ دعا قبول ہوئی یہی سبب ہے کہ جفتی کے وقت بلی چیخنی چلاتی ہی اور
لوگونکو خبر ہوجاتی ہے یہ کتے کی پردہ دری کا بدلہ ہی اسیطرح جو انسان کی پردہ دری کریگا اللہ تعالی قیامت کے
دن اُسے رسوا کردیگا (زبدۃ الواعظین) کعب احبار سے روایت ہی کہ ایکبار بنی اسرائیل مین قحط پڑا حضرت
موسیٰ ع تین روز تک استسقا کیلئے نکلے۔ مینہ نہ برسا۔ وحی آئی کہ اے موسیٰ جس قوم مین چغلخور ہوتا ہی ہم اُنکی دعا
قبول نہین کرتے حضرت موسی نے کہا الٰہی وہ کون ہی ہم اُسکو اپنی قوم سے ابھی نکالدینگے حکم ہوا کہ
اے موسیٰ ہم خود ہی تو چغلخوری سے منع کرین اور خود ہی اُسکے مرتکب ہون یہ نہین ہوسکتا چنانچہ سبنے
توبہ کی اور مینہ برس گیا (زبدۃ الواعظین) ابو ہریرہ پیغمبر خدا سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا جس شخص نے
عمر بھر مین ایکبار غیبت کی ہوگی اللہ تعالی اسکو دس طرح کے عذاب مین مبتلا کریگا (۱) خدا کی رحمت سے دور ہوگا
(۲) اُس سے فرشتے دور رہین گے (۳) جان مشکل سے نکلیگی (۴) دوزخ سے نزدیک ہوجائیگا (۵)
جنت سے دور رہیگا (۶) عذاب قبر سخت ہوگا (۷) عمل نابود ہوجاینگے (۸) پیغمبر علیہ السلام کی روح کو اُس سے
ایذا ہوگی (۹) اُسپر خدا کا غصہ ہوگا (۱۰) قیامت کے دن اعمال تولے جانیکے وقت مفلس ہوجائیگا (زبدۃ الواعظین)

عن ابي امامة الباهلي انه قال ان العبد يعطى كتابه يوم القيمة فيرى حسنات لم يكن عملها فيقول يا رب من اين هذا لي فيقول الله تعالى هذا عمل من اغتابك من الناس وانت لا تشعر ولذا روى ان الحسن البصري قال له رجل فلان قد اغتابك فبعث اليه طبقا من الطرف وقال بلغني انك اهديت الي حسناتك وانا اهديت اليك هذا عن انس بن مالك عن النبي عليه السلام انه قال من اغتاب اخاه المسلم حول الله قبله الى دبره يوم القيمة وعن علي كرم الله وجهه عن النبي عليه السلام انه قال اياكم والغيبة لان فيها ثلاث آفات (الاولى) لا يستجاب له الدعاء (والثانية) لا تقبل له الحسنات (والثالثة) تزداد عليه السيئات (زبدة) روى عن جابر بن عبد الله الانصاري انه قال كنا مع النبي عليه السلام فارتفع ريح جيفة منتنة فقال النبي عليه السلام اتدرون ما هذا الريح فقالوا الله ورسوله اعلم فقال عليه السلام هذا ريح الذين يغتابون الناس من المؤمنين فان قيل ما الحكمة في ان ريح الغيبة ونتنها كان يظهر في اول الامة ولا يظهر في زماننا قلنا بكثرة الغيبة امتلأت منها الانوف فلا تظهر رائحة النتن كرجل دخل في دار الدباغين فلا يقف لشدة النتن ساعة واهلها يأكلون الطعام ولا تتبين لهم الرائحة لامتلاء انوفهم منها (زبدة الواعظين) قيل الغيبة على اربعة اوجه منها مباح ومعصية ونفاق وكفر اما المباح فهو

ابو امامہ باہلی کا قول ہی کہ قیامت کے دن بندہ اپنے نامۂ اعمال میں بعض ایسی نیکیاں لکھی پایگا جو اُسنے نکی ہونگی تعجب سے کہیگا کہ الٰہی یہ کہاں سے آگئیں ارشاد ہوگا یہ اُس شخص کی نیکیاں ہین جسنے تیری غیبت کی تھی ایسلیے حسن بصری سے مروی ہے کہ اُنسے ایک شخص نے بیان کیا فلان شخص آپکی غیبت کیا کرتا ہی حسن نے اُس غیبت کرنیوالے کے پاس تحائف کا ایک طبق بھیجا اور یہ کہا مجھے معلوم ہوا ہی کہ تم اپنی نیکیاں بطور ہدیہ مجھے دیا کرتے ہوہین اُسکے بدلے میں یہ ہدیہ تمہارے پاس بھیجتا ہون۔ انس بن مالک سے مروی ہی کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی مسلمان کی غیبت کریگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسکے آگے کا رخ پیچھے کر دے گا حضرت علیؓ رسول خدا سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا غیبت سے بچتے رہو کیونکہ اسمین تین آفتیں ہین (۱) دعا قبول نہین ہوتی (۲) نیکیاں قبول نہین کیجاتیں (۳) برائیاں بڑہا دیجاتی ہین (زبدہ) جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہی کہ ہم ایکبار پیغمبر علیہ السلام کے ساتھ تھے اتفاقاً کہین سے نہایت سڑی ہوئی بدبو آئی آپنے فرمایا کیا اس بو کا حال تمہین معلوم ہی؟ صحابہ نے عرض کیا خدا جانے یا اُسکا رسول ارشاد ہوا یہ اُن لوگوں کی بدبو ہے جو مسلمانوں کی غیبت کیا کرتے ہین یہان اگر یہ سوال ہو کہ جسطرح ابتدا مین غیبت کی بدبو ظاہر ہوا کرتی تھی اب کیوں نہین ہوتی۔ تو اسکا جواب یہ ہے کہ کثرت غیبت کے باعث دماغوں اور ناکوں مین اُسکی بدبو سمائی ہوئی ہی اسلیے اثر نہین معلوم ہوتا اسکی مثال ایسی ہے کہ کوئی شخص چمڑہ رنگنے والوں کے گھر مین داخل ہو تو بدبو کے باعث ٹھیر نہ سکیگا حالانکہ گھر والے اُسی مکان مین رہتے سہتے اور کہاتے پیتے ہین کیونکہ بدبو اُنکی ناک مین بسی ہوئی ہی (زبدۃ الواعظین) کہتے ہین غیبت چار قسم ہی مباح۔ گناہ۔ نفاق۔ کفر (۱) علی الاعلان گناہ کرنیوالوں اور اہل بدعت کی غیبت مباح ہے

نعلم هى ان النبى عليه السلام قال اذكروا الفاجر بما فيه كى يحذره الناس (واما المعصية) فهو ذكر انسان بما فيه من العيب باسمه عند جماعة ويعلم انها معصية فهو عاص وعليه التوبة واما النفاق فهو ذكر انسانا بما فيه من العيب من غير ذكر اسمه عند من يعرف انه يريد به فلانا ويرى من نفسه انه متورع هذا هو النفاق (واما الكفر) فهو ذكر انسان بما ليس فيه من العيب عند جماعة باسمه فاذا قيل له لا تغتب يقول هذا ليس بغيبة وانا صادق فيما قلت فيه فهذا كفر لانه يستحل ما حرم الله تعالى (زبدة الواعظين) (خ م) عن حذيفة رضى الله عنه انه قال سمعت رسول الله عليه السلام يقول لا يدخل الجنة قتات وفى رواية نمام (طريقة محمدية) وروى عن حماد بن سلمة انه قال باع رجل غلاما فقال الرجل للمشترى ليس فيه عيب الا انه نمام فاستحقره المشترى فاشتراه على ذلك العيب فمكث الغلام عنده اياما ثم قال لزوجة مولاه ان زوجك لا يحبك وهو يريد ان يتسرى عليك افتريدين ان يعطف عليك قالت نعم قال لها خذى موسى واحلقى شعرات من باطن لحيته اذا نام ثم جاء الغلام الى الزوج فقال ان امرأتك تخادنت عليك يعنى اتخذت خدنا وتريد ان تقتلك اتريد ان يتبين لك ذلك قال نعم قال فتناوم لها ففعل فجاءت المرأة بالموسى لتحلق الشعرات فظن الزوج انها تريد قتله فاخذ منها الموسى فقتلها

کیونکہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہی فاسق وفاجر کے عیب بیان کردیا کروتا کہ لوگ اس سے بچیں (۲) ایک جماعت کے سامنے کسی آدمی کا نام لیکر اُسکا عیب بیان کرنا اور معصیت سمجھکر ایسا کرنا گناہ ہی (۳) کسی شخص کا نام نہ لیکر اُسکا عیب اِس ترکیب سے بیان کرنا تاکہ سننے والا اُسے معلوم کرلے اور ہمیں غیبت کرنیوالا اپنے آپکو محتاط سمجھے نفاق ہی (۴) کسی جماعت میں انسان کا نام لیکر ایسا عیب بیان کرنا جو فی الواقع اُسمیں نہو اور جب اُسے سمجھایا جائے کہ غیبت مکر تو یہ کہدینا کہ یہ غیبت نہیں ہے بلکہ میں اپنے قول میں سچا ہوں کفر ہی کیونکہ وہ حرام چیز کو حلال سمجھتا ہی (زبدۃ الواعظین) حذیفہ رضی پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے فرمایا غیبت کرنیوالا اور ایک روایت میں چغلخور جنت میں داخل نہوگا (طریقہ محمدیہ) حماد بن سلمہ کہتے ہیں ایک شخص نے اپنا غلام بیچتے وقت خریدار سے کہا کہ چغلخوری کے سوا اسمیں اور کوئی عیب نہیں خریدار نے اس عیب کو ادنے درجہ کا سمجھکر اُسے خریدلیا۔ غلام نے چند روز رہکر ایکدن مولے کی بیوی سے کہا کہ تمہارا خاوند تمسے محبت نہیں کرتا اور اب وہ لونڈی خریدنے والے ہیں کیا تم انکو اپنی طرف پھیرنا چاہتی ہو بیوی نے کہا ہاں۔ غلام نے کہا اچھا جب وہ سوتے ہوں اُسترہ لیکر داڑھی کے چند بال مونڈلاؤ۔ یہ کہکر غلام خاوند کے پاس آیا اور عرض کی کہ آپکی بیوی نے کسی مردوے سے آشنائی کرلی ہی اسلئے آپکو قتل کرنا چاہتی ہیں اگر آپ اسکی تصدیق چاہتے ہیں تو جھوٹ موٹ تھوڑی دیر کے لئے سوجائیے وہ بیچارہ لیٹ رہا۔ بیوی اُسترہ لیکر بال مونڈنے آئی خاوند جاگ تو رہا ہی تھا معلوم کرگیا کہ قتل کے ارادہ سے آئی ہے فوراً اُسترہ چھین کر جورو کو مار ڈالا۔

فجاء اولياؤها فقتلوه فجاء اولياء الرجل فوقع القتال بين الفريقين (موعظة) حكى ان
ابا الليث البخاري خرج حاجا فجعل في جيبه درهمين وحلف فقال ان اغتبت في طريق مكة
ذاهبا وجائيا فلله علي ان اصرف الدرهمين فرجع الى منزله والدرهمان في جيبه فقيل له في ذلك
فقال لان ازني مائة مرة احب الي من ان اغتاب مرة واحدة ثم قال من اغتاب عالما فقيها جاء يوم القيمة مكتوبا على جبهته
آيس من رحمة الله ومن اغتاب نبيا كان كمن قتل نفسا بغير حق ومن اغتيب فبلغه فصبر
عليها غفر له نصف ذنوبه فينبغي لصاحب الغيبة ان يستغفر الله تعالى ويتوب قبل
القيام من المجلس عسى ان يغفر الله له ذلك كما قال عليه السلام اذا ذكر احدكم اخاه
بالسوء فليستعذ بالله تعالى فانه كفارة واعلم ان الغيبة انما رخص فيها في خمسة
مواضع (الاول) ان المظلوم يذكر ظلم الظالم عند السلطان ليدفع ظلمه واما عند
غير السلطان فلا (الثاني) عند المستفتي اذا افتقر الى ذكر السوء وقد قالت هذا
القول امرأة ابي سفيان حين جاءت النبي عليه السلام مستفتية ان ابا سفيان رجل لا يعطيني
ما يكفيني (الثالث) تحذير المسلم من شر الغير اذا علم (الرابع) ان يكون معروفا باسم فيه كالاعمش
والاعرج والعمش والى اسم آخر اولى (الخامس) ان يكون مجاهرا بذلك العيب

عورت کے وارثوں نے بطور قصاص خاوند کو مار دیا مرد کے وارث آئے اور فریقین میں عرصہ تک لڑائی ہوتی رہی (موعظہ) حکایت
ابو اللیث بخاری جب حج کیلئے چلے تو دو درم جیب میں ڈال لئے اور یہ نذر مانی کہ اگر میں راہ حج میں آتے جاتے
کسیکی غیبت کروں تو یہ دو درم صدقہ دونگا جب واپس آئے تو دونوں درم اسیطرح جیب میں پڑے ہوئے تھے
لوگوں نے اسکا سبب پوچھا جواب دیا کہ میرے نزدیک سو مرتبہ زنا کرنا ایکبار غیبت کرنے سے بہتر ہے پھر فرمایا
عالم یا فقیہ کی غیبت کرنیوالے کے چہرے پر قیامت کے دن یہ لکھا ہوا ہوگا کہ یہ شخص خدا کی رحمت سے ناامید ہے
اور نبی کی غیبت کرنے والے کو ناحق قتل کرنیوالے کی برابر گناہ ہوتا ہے۔ اور جسکی غیبت کیجائے اگر وہ صبر
کرے تو آدھے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اسلیئے غیبت کرنیوالے کو چاہئے کہ استغفار کرے اور مجلس غیبت
چھوٹنے سے پہلے توبہ کرلے کیا تعجب کہ اسکی مغفرت ہو جائے چنانچہ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں تم میں جب کوئی
شخص دوسرے کو برائی سے یاد کرے تو خدا سے مغفرت چاہے یہ اسکا کفارہ ہے۔ یہ یاد رہے کہ پانچ موقعوں میں
غیبت کی اجازت دیگئی ہے (۱) حاکم وقت کے روبرو ظالم کی غیبت تاکہ مظلوم کی دادرسی ہو۔ مگر حاکم کے
سوا اور کسیکے آگے ایسی غیبت جائز نہیں (۲) مفتی کے سامنے مستفتی کی غیبت۔ کیونکہ ابو سفیان کی بیوی نے پیغمبر
علیہ السلام کیخدمت میں عرض کیا تھا کہ ابو سفیان بخیل آدمی ہے مجھے بقدر کفایت نفقہ نہیں دیتا (۳) کسیکے شر سے مسلمانوں
کو بچانیکے لیئے اسکی غیبت بشرطیکہ اسکا شر معلوم ہو (۴) کوئی شخص کسی لقب یا نام سے مشہور ہو مثلاً چندھا یا لنگڑا
تاہم اسکی جگہ کسی اور نام سے پکارنا اولی ہے (۵) جو شخص اپنے عیب کا خود اظہار کرے۔

يكرهه ما قدمت نالوا من اللهو بعذاب الحياء منه فلا تفتنا الا الذي زدنا الواعظين

سورة القمر

بسم الله الرحمن الرحيم

(اقتربت الساعة وانشق القمر) روى ان الكفار سألوا من رسول الله صلى الله عليه وسلم آية فانشق القمر وقيل معناه سينشق القمر يوم القيمة ويؤيد الاول انه قرئ وقد انشق القمر اى اقتربت الساعة وقد حصل من آيات اقترابها انشقاق القمر (وان يروا آية يعرضوا) عن تاملها والايمان بها (ويقولوا سحر مستمر) مطرد وهو يدل على انهم راوا قبله آيات اخرى مترادفة ومعجزات متتابعة حتى قالوا ذلك او محكم من المرة يقال امررته فاستمر اذا احكمته فاستحكم او مستبشع من استمر الشئ اذا اشتدت مرارته او مار ذاهب لا يبقى (وكذبوا واتبعوا اهواءهم) وهو ما زين لهم الشيطان من رد الحق بعد ظهوره وذكرهما بلفظ الماضي للاشعار بانهما من عادتهم القديمة (وكل امر مستقر) منته الى غاية من خذلان او نصر في الدنيا وشقاوة او سعادة في الآخرة فان الشئ اذا انتهى الى غاية ثبت واستقر وقرئ بالفتح اى ذو مستقر بمعنى استقرار وبالكسر والجر على انه صفة امر وكل معطوف على الساعة (قاضي)

اور اُسے مکروہ نجانے مثلاً ہیجڑا علما کا قول ہے جیسے حیا کا برقع اُتار دیا اُسکی غیبت داخل غیبت نہیں (زبدۃ الواعظین)

سورۃ القمر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ یعنی قیامت قریب آگئی اور چاند بیچ سے دو ٹکڑے ہوگیا۔ روایت ہے کہ کفار نے پیغمبر علیہ السلام سے معجزہ طلب کیا تھا۔ اسلیے حضور کی اُنگلی کے اشارہ سے چاند دو ٹکڑے ہوگیا بعض نے یہ معنی کیے ہیں کہ عنقریب قیامت کے متصل چاند کے دو ٹکڑے ہو جائینگے لیکن قراۃ وقد انشق القمر پہلے معنو کی تائید کرتی ہے یعنی قیامت اسلئے قریب ہے کہ اُسکے قرب کی علامت (شق القمر) ظاہر ہو چکی ہے وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَةً الآیۃ یعنی کفار کوئی آیت دیکھ لیتے ہیں تو اسمیں غور کرنے اور اُسپر ایمان لانے سے اعراض کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ یہ تو وہی قدیم جادو ہے اس سے ثابت ہوا کہ کفار اس سے پہلے ہی پے درپے اکثر معجزے دیکھ چکے ہیں۔ مستمر بمعنی قدیم ہے یا بمعنی محکم۔ یا بمعنی تلخ۔ یا بمعنی قریب الزوال جو باقی نرہے یہاں سب معنی درست ہیں وَكَذَّبُوْا وَاتَّبَعُوْا اَهْوَاءَهُمْ انہوں نے آیتوں کو جھٹلایا اور اپنی خواہشوں کی پیروی کی یعنی اغوائے شیطانی کے باعث ظہور کے بعد حق کی تردید کرتے رہے۔ ماضی کے دونوں صیغے اسلئے ہیں کہ تکذیب اور اتباع ہوا انکی قدیم عادت ہے وَكُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ اور ہر بات ایک حد تک قرار پا چکی ہے یعنی دنیوی محرومی یا نصرت اور اخروی سعادت یا شقاوت مقرر ہو چکی ہے کیونکہ ہر شے اپنی حد تک پہنچکر قرار پا جاتی ہے ایک قراۃ میں مستقر بفتح القاف ہے اسوقت اسم مفعول بمعنی مصدر۔ اور لفظ ذو محذوف ہے یعنی ہر شے صاحب قرار ہے اور ایک قراۃ میں بکسر القاف مع راء کے مجرور آیا ہے۔ اس صورت میں مستقر امر کی صفت اور کل الساعۃ پر معطوف ہے (قاضی بیضاوی)

وعن بعض الصحابة رضوان الله عليهم اجمعين انه قال ما من مجلس يصلى فيه على محمد صلى الله عليه وسلم الا قامت منه رائحة طيبة حتى تبلغ عنان السماء فتقول الملائكة هذه رائحة مجلس صلى فيه على محمد صلى الله عليه وسلم (دلائل الخيرات) روى ان حبيب بن مالك كان ملكا من ملوك الجاهلية فى الشام وكانت العرب يسمونه ريحانة قريش فلما جاء مكتوب ابي جهل اليه لكذا وكذا كما ركب حبيب بن مالك ومعه اثنا عشر الف فارس ونزل بالابطح وهو موضع قريب من مكة وخرج ابو جهل اليه وعظماء مكة بالهدايا من العبيد والحلل فاقعده عن يمينه وسأله عن محمد صلى الله عليه وسلم فقال ايها السيد سل بني هاشم فقال لهم ما تقولون فى محمد قالوا نعرفه من صغره بالامانة والصدق فى القول فلما بلغ عمره اربعين سنة جعل يسب آلهتنا ويظهر دينا غير دين آبائنا فقال حبيب احضروا محمدا صلى الله عليه وسلم طوعا ولو ابى فكرها فبعثوا اليه رجلا فخرج رسول الله عليه السلام ومعه ابو بكر رضي الله عنه وخديجة يبكيان يقولان نخاف عليك من سطوة هذا الكافر من قهره وغلبته وغضبه قال عليه السلام لا تخافا على فوضا امري الى الله فاقبل ابو بكر الصديق بحلة حمراء وعمامة سوداء فلبسهما رسول الله عليه السلام وخرج حتى وقف بين يدي حبيب وابو بكر عن يمينه وخديجة من خلفه فلما راى النبي عليه السلام قام اكراما للنبي عليه السلام و

بعض صحابہؓ سے مروی ہی کہ جس مجلس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا جاتا ہی اُس سے ایک خوشبو اُٹھکر آسمان تک پہنچتی ہی اسوقت فرشتے کہتے ہیں کہ یہ اُس مجلس کی خوشبو ہی جسمیں پیغمبر علیہ السلام پر درود بھیجا گیا ہی (دلائل الخیرات) روایت ہی کہ حبیب بن مالک جسکو عرب ریحانۂ قریش کہتے تھے ایام جاہلیت میں شام کا بادشاہ تھا اُسکے پاس جب ابوجہل کا خط پہنچا تو بارہ ہزار سوار لیکر چلا اور مکہ کے قریب مقام ابطح میں قیام کیا۔ ابوجہل اور دیگر سرداران مکہ لونڈی غلام اور بیش بہا حُلّے اور طرح طرح کے دیگر تحائف لیکر استقبال کے لیئے گئے۔ بادشاہ نے ابوجہل کو دہنی طرف بٹھا کر پیغمبر علیہ السلام کا حال پوچھا۔ اُسنے کہا کہ بنی ہاشم سے دریافت کریجیے آخر اُن سے سوال کیا گیا سبنے ایک زبان ہو کر کہا ہم لڑکپن سے اُن کی امانت داری اور راست گوئی کے قائل ہیں البتہ چالیس برس کی عمر کے بعد اُنھوں نے ہمارے معبودوں کو بُرا کہنا اور نیا دین پھیلانا شروع کر دیا ہی۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بلاؤ۔ اور اگر یوں نہ آئیں تو زبردستی لے آؤ۔ ایلچی بھیجا گیا۔ پیغمبر علیہ السلام مع حضرت خدیجہ و ابوبکر صدیق تشریف لیگئے یہ دونوں رو رو کر کہہ رہے تھے کہ ہم اُس کافر کے قہر و غضب سے ڈرتے ہیں ایسا نہو کہ حضور کو کچھ تکلیف پہنچائے۔ آپنے فرمایا تم ہرگز نہ ڈرو اور مجھے خدا کے حوالے کرو۔ حضرت ابوبکر سرخ حلہ اور سیاہ عمامہ لائے۔ حضور نے زیب تن فرما کر اُس بادشاہ کے سامنے جا کھڑے ہوے۔ ابوبکرؓ آپکے دہنی طرف تھے اور حضرت خدیجہؓ پس پشت ایستادہ تھیں۔ بادشاہ حضور کو دیکھتے ہی تعظیم کے لیئے اُٹھا۔

نصب له كرسيا من ذهب وخديجة تدعو وتقول اللهم انصر محمدا صلى الله عليه وسلم واوضح حجته فلما جلس بين يديه والنور يتلألأ من وجهه سكت وتطاولت الاعناق ووقعت الهيبة على الناس فرفع راسه وقال يا محمد صلى الله عليه وسلم انت تعلم ان للانبياء كلهم معجزات الك معجزة فقال عليه السلام ماذا تريد فقال حبيب اريد ان تغيب الشمس ويخرج القمر وينزل الى الارض وينشق نصفين ويدخل تحت ازارك ويخرج نصفه من كم يمينك ونصفه من كم شمالك ثم يجتمعان فوق راسك ويشهد لك بالرسالة ثم يعود الى السماء قمرا منيرا ثم يغيب وتخرج الشمس بعده وتسير الى منزلها كاول مرة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان فعلت ذلك كله اتؤمن بي قال نعم بشرط ان تخبرني بما في قلبي فوثب اي قام ابو جهل اليه وقال احسنت يا ايها السيد لقد قلت وابلغت فخرج عليه السلام من عنده وصعد الى جبل ابي قبيس وصلى ركعتين وبسط يديه الى ربه فنزل جبرائيل عليه السلام ومعه اثنا عشر الفا من الملائكة وبايديهم الحراب فقال السلام عليك يا رسول الله ان الله يقرئك السلام ويقول حبيبي لا تخف ولا تحزن وانا معك حيثما كنت فقد ثبت في علمي وجرى قضائي في الازل ما سأل حبيب عنه اليوم فاذهب اليهم وبلغ الحجة واوضح شانك وبين رسالتك واعلم ان الله تعالى سخر لك الشمس والقمر

اور آپکے لئے سُنہلا کرسی طلب کی۔ حضرت خدیجہؓ اسوقت یہ دعا کررہی تھیں کہ الٰہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کر اور انکی حجت کو ظاہر کردے۔ جب پیغمبر علیہ السلام بیٹھ گئے تو بادشاہ دیر تک ساکت رہا تو لوگوں پر ہیبت پڑ گئی بہت دیر کے بعد بادشاہ نے سر اُٹھا کر یہ کہا کہ اے محمدؐ آپکو معلوم ہے انبیا نے معجزے دکھائے ہیں آپکا معجزہ کیا ہے آپنے فرمایا تم کیا دیکھنا چاہتے ہو۔ بادشاہ نے کہا یہ چاہتا ہوں کہ آفتاب چھپ جاوے اور چاند نکلکر زمین کیطرف آوے اور پھر بیچ سے دو ٹکڑے ہوکر آپکی چادر میں آجائے بعدہٗ اسکا ایک ٹکڑا آپکی دہنی آستین سے نکلے اور ایک بائیں سے پھر دونوں ٹکڑے جمع ہوکر آپکے سر پر آجائیں اور آپکی رسالت پر گواہی دیکر آسمان پر چلے جائیں اور پوری چاندنی کیصورت میں ہوکر غائب ہوجائیں اسکے بعد آفتاب نکل آوے اور حسب معمول اپنی منزل طے کرے۔ حضورؐ نے فرمایا اگر میں ایسا کر دکھاؤں تو تم ایمان لے آؤگے۔ بادشاہ نے کہا ہاں بشرطیکہ تم میرے دل کی بات بتادو یہ سُنکر ابوجہل اُچھل پڑا اور کہنے لگا کہ بادشاہ سلامت حضور نے بہت ٹھیک فرمایا اسکے بعد پیغمبر علیہ السلام بادشاہ کے پاس سے اُٹھکر کوہ ابوقبیس کیطرف تشریف لیگئے اور دو رکعتیں پڑھکر دعا کیلئے ہاتھ پھیلائے۔ جبرئیلؑ بارہ ہزار فرشتوں کے ساتھ اُترے۔ ان سب کے ہاتھ میں نیزے تھے جبرئیل نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے سلام کے بعد فرمایا ہے کہ آپ کسیطرح کا خوف و رنج نہ کریں میں ہر جگہ آپکے ساتھ ہوں حبیب نے جو آج سوال کیا وہ میرے علم اور حکم ازلی میں پہلے ہی ثابت ہوچکا ہے آپ اُنکے پاس جاکر حجت پوری کردیں اور اپنی شان رسالت کا اظہار کریں اللہ تعالیٰ نے آپکے لئے چاند سورج

والليل والنهار وان لحبيب بن مالك بنتا سطيحة يعنى ساقطة على قفاها ما لها يدان ولا رجلان
ولا عينان فاخبره بان الله تعالى رد عليها يديها ورجليها وعينيها فنزل عليه السلام وقد ازداد
نورا وسرورا وجبرائيل عليه السلام فى الهواء وصفت الملائكة صفوفا حتى وقف رسول الله
عليه السلام عند مقام ابراهيم وكان ذلك وقت غروب الشمس فجعلت الشمس تركض ركضا
اى تسرع حتى غابت واشتد الظلام ثم طلع القمر بدرا منيرا فلما ارتفع اشار اليه باصبعيه فجعل
القمر يركض ركضا حتى نزل الى الارض ووقف بين يدى النبى عليه السلام وهو يرتعد كالسيماب
ثم انشق نصفين ثم دخل تحت ثيابه وخرج نصفه من كمه الايمن ونصفه من كمه الايسر ثم عاد
قمرا منيرا ونادى رافعا صوته اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله قد افلح
من صدقك وقد خاب من خالفك ثم عاد الى السماء قمرا منيرا وغاب ثم عادت الشمس كما كانت
اول مرة ثم قال حبيب بقى لى الشرط فقال ان لك بنتا سطيحة وان الله قد رد عليها جوارحها
فنهض حبيب قائما وقال يا اهل مكة لا كفر بعد الايمان ولا شك بعد الايقان اعلموا انى اشهد ان
لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله واسلم معه اصحابه فقال ابو جهل يا ايها
السيد اتؤمن بهذا الساحر اذ رايت سحره ثم خرج حبيب الى الشام مسلما ودخل قصره فاستقبلته بنته قائلة
اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله فقال لها يا بنتى من اين تعلمين هذه الكلمات

اور دن رات کو مسخر کر دیا ہی۔ اس بادشاہ یعنی حبیب بن مالک کی بیٹی اپاہج ہی ہات پانو آنکھیں سب ندارد
ہین۔ اسکو خبر کر دیجیے کہ اللہ تعالی نے اُس لڑکی کو تندرست کر دیا ہی۔ اسکے بعد پیغمبر علیہ السلام مع زیادتی
نور و سرور ابو قبیس سے اترے جبرئیل مع ملائکہ آسمان پر رہے اور فرشتے برابر باندھکر کھڑے ہوگئے اور حضور مقام ابراہیم کے
پاس آکھڑے ہوئے یہ دن چھپنے کا وقت تھا چنانچہ آفتاب جلدی سے غروب ہوگیا سب طرف اندھیری چھاگئی اور پورا
چاند نکل آیا۔ حضور نے اُنگلی سے اشارہ کیا۔ چاند جلدی سے زمین پر اُتر آیا اور حضور کے روبرو ایستادہ ہوکر ابر کیطرح
کانپنے لگا۔ پھر بیچ سے دو ٹکڑے ہوکر حضور کی چادر مین چلا گیا تھوڑی دیر کے بعد نصف آپکی دہنی آستین سے نکلا اور
نصف بائین سے پھر پورا چاند بنگیا اور بلند آواز سے کلمۂ شہادت پڑھا اور یہ کہا کہ آپکی تصدیق کرنیوالا ناجی اور
آپکا مخالف محروم و ذلیل ہی۔ اسکے بعد چاند آسمان پر پہنچکر غائب ہوگیا اور سورج نکل آیا حبیب نے کہا کہ میری
ایک اور شرط باقی ہی۔ آپنے فرمایا تیری اپاہج بیٹی کو اللہ تعالی نے تندرست کر دیا ہی حبیب یہ سُنکر کھڑا ہوگیا
اور اہل مکہ کو مخاطب کرکے یہ کہا کہ ایمان کے بعد کفر اور یقین کے بعد شک کرنیکی گنجائش نہین ہی اشہد ان لا اله
الا الله و اشهد ان محمدًا عبده و رسوله یعنی حبیب مع لشکر مسلمان ہوگیا ابو جہل بولا کہ اے بادشاہ افسوس
آپ اِس جادوگر کے سحر پر ایمان لے آئے حبیب شام مین پہنچکر جب اپنے محل مین داخل ہوا تو اُسکی بیٹی نے
کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے باپ کا استقبال کیا۔ اسنے کہا بیٹا تمہین یہ کلمات کس نے تعلیم کیے ہین

قالت لي اني في المنام رجل فقال لي ان اباك قد اسلم فان كنت مسلمة فقد بعد نا عليك اعضاءك سالمة فاسلمت في منامي فاصبحت كما تراني فوقع حبيب ساجدا لله و شاكرا لنعمة الايمان وازداد يقينا ثم حمل حبيب بن مالك على خمسة جمال ذهبا وفضة وقماشا وارسلهم عبيده الى رسول الله عليه السلام فلما قربوا من مكة فاذا ابو جهل يصطاد فقال لمن انتم قالوا نحن لحبيب بن مالك نريد رسول الله عليه السلام فحمل عليهم ابو جهل لياخذها من ايديهم فابوا حتى تضاربوا وقامت الحرب بينهم فاجتمع اهل مكة واعمام النبي عليه السلام والعبيد يقولون اهدى حبيب هذا المال الى محمد عليه السلام وابو جهل يقول اهداه الى فقال النبي عليه السلام يا اهل مكة اترضون بقولي قالوا نعم فقال نحكم الجمال فمن تكلمت يكون له المال فقال ابو جهل نؤخرها الى الغد فرضي رسول الله عليه السلام فاتى ابو جهل الى بيت الاصنام فبات تلك الليلة عندها فقرب لها قربانا ودعا الاصنام وتضرع الى الصباح فلما اسفر الصباح اقبل اهل مكة باجمعهم واقبل رسول الله عليه السلام واعمامه فاقبل ابو جهل ودار حول الجمال يقول انطقن باللات والعزى ومنات فلم يزل على هذا حتى هجرت الشمس اي ارتفعت فلم يسمع منهن شئ حتى قال اهل مكة حسبك يا ابا جهل فتقدم انت يا محمد فاقبل اليهن

وہ بولی خواب مین مجھے ایک شخص نے بشارت دی کہ تیرا باپ مسلمان ہوگیا ہی اگر تو بھی سلام لے آئے تو ہم تجکو تندرست کر دینگے مین خواب ہی مین مسلمان ہوگئی اور صبحکو اچھی خاصی تندرست ہو کر اٹھی حبیب نے نعمت ایمان وغیرہ کی بابت سجدہ شکر ادا کیا اور اُسکا یقین واثق ہوگیا۔ پھر حبیب نے سونے چاندی اور دیگر سامان کے پانچ اونٹ اپنے غلامونکی ہمراہی مین پیغمبر علیہ السلام کیخدمت مین بھیجے جب یہ مکہ کے قریب پہنچے تو ابو جہل شکار کھیل رہا تھا۔ پوچھنے لگا۔ تم کسکے قاصد ہو لوگون نے کہا حبیب نے رسول خدا کیخدمت مین بھیجا ہی۔ ابو جہل نے مال چھیننے کیلئے اُنپر حملہ کیا۔ فریقین مین لڑائی ہو پڑی اہل مکہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا وغیرہ جمع ہوئے حبیب کے غلام کہتے تھے کہ یہ ہدیہ رسول خدا کیلئے بھیجا گیا ہی اور ابو جہل کا قول تھا کہ میرے لئے آیا ہی پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا لوگو کیا تم میری بات کو پسند کروگے۔ سب نے کہا ہان۔ آپ بولے کہ ہم اونٹونکو حکم بناتے ہین۔ اونٹ جسکے لئے گواہی دینگے یہ مال اُسی کے لئے ہی ابو جہل بولا کہ مجھے کل تک کی مہلت دو پیغمبر علیہ السلام اسپر رضامند ہوگئے ابو جہل بتخانہ مین گیا رات وہین گزاری بتون کے نام کی قربانی کی انکے آگے بہت گڑگڑایا صبح تک التجا کرتا رہا علی الصباح تمام اہل مکہ جمع ہوئے پیغمبر علیہ السلام اور آپکے چچا وغیرہ تشریف لائے۔ اُدہر سے ابو جہل آیا اور اونٹون کے گرد پھر کر یہ کہنے لگا کہ تمہین لات وعزی اور منات کی قسم بول پڑو صبح سے دوپہر دن چڑھے تک یہی کہتا رہا مگر اونٹون نے خاک جواب ندیا اہل مکہ بولے کہ اے ابو جہل بس۔ تمہارا سوال ہو چکا ہی۔ اب محمد آگے آئین۔ چنانچہ حضور اونٹون کے طرف متوجہ ہوئے۔

فقال ایتها المخلوقة بخلق الله انطقی بقدرة الله تعالی فقام واحد منها وقال رافعا صوته
یا قوم نحن هدیة من حبیب بن مالك الی محمد صلی الله علیه وسلم فاخذ علیه السلام زمامها
الی جبل ابی قبیس فاخرج الذهب والفضة وجعلها تلا ثم قال کونی ترابا فصارت کذلك الی
الیوم قال الشیخ ابو حفص عمر بن حسن فی القصة لما ظهر شان النبی علیه السلام اخذ ابو جهل
فی تدبیر هلاکه فجمع رعایاه علی ان یحفر بئرا فحفر وستر راسه بالحشیش والتراب الضعیف
وامر عبیدہ ان ینظروا فاذا جاء محمد ووقع فی البئر ان یحثوا علیه التراب فتمرض ابو جهل و
اشتهر مریضا فلما انتهی خبر مرضه الی النبی علیه السلام قام من حسن خلقه لیعوده فلما بلغ قریبا
من باب داره جاء جبرائیل علیه السلام فاخبره بذلك ومنعه عن الدخول فرجع النبی علیه السلام فاخبر
ابو جهل بذلك فقام من فراشه مسرعا وعدا خلف النبی علیه السلام لیقول له لم رجعت ونسی البئر فوقع
فیه فادلوا الیه حبلا فلم یبلغ الیه فجمعوا الحبال والاطناب کلما ازدادوا حبلا ازداد سفلا فنادی
ابو جهل من البئر ان امضوا الی محمد وائتونی به فانه لا یخلصنی احد دونه فسالوه الحضور عنده فحضر الی
راس البئر وقال له ان اخرجتك من هذا البئر اتؤمن بالله ورسوله قال نعم فمد یده علیه السلام وامسك بیده ابی جہ

اور یہ کہا کہ اے خدا کی مخلوق خدا کی قدرت سے بول اٹھ۔ فوراً ایک اونٹ نے بلند آواز سے کہا کہ اے قوم
ہمیں حبیب بن مالک نے بطور ہدیہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا ہے چنانچہ رسول خدا
انکی مہار تھامکر کوہ ابو قبیس کیطرف تشریف لیگئے اور سونے چاندی کو نکالکر ارشاد فرمایا کہ مٹی بن جا
فی الفور سب مٹی ہوگیا۔ شیخ ابو حفص عمر بن حسن اس قصہ میں لکھتے ہیں کہ جب پیغمبر علیہ السلام کی شان نبوت
کا اظہار ہوا تو ابو جہل آپکے ہلاک کی تدبیریں کرنے لگا۔ ایکدن اپنی رعایا کو کنواں کھودنے کا حکم دیا چنانچہ
کھودا گیا اور اسکے منہ پر پتلی پتلی مٹی ڈالکر گھاس جمائی گئی۔ غلاموں کو حکم تھا کہ موقع کے منتظر رہیں اور جب
رسول خدا کنوئیں میں گر پڑیں تو فوراً مٹی ڈالکر پاٹ دیں۔ اسکے بعد ابو جہل نے جھوٹ موٹ اپنے آپ کو
بیمار مشہور کیا۔ اسکے مرض کی خبر جب پیغمبر علیہ السلام کو پہنچی تو اپنے اخلاق حسنہ کے باعث عیادت
کیلئے تشریف لیگئے۔ اور جب اسکے گھر کے متصل پہنچے جبرائیل نے آپکو خبر کردی اور اندر جانے سے روکا
حضور واپس آگئے جب ابو جہل کو آپ کی واپسی معلوم ہوئی فوراً بستر سے اٹھکر آپکے پیچھے دوڑا تاکہ
واپسی کا سبب معلوم کرے۔ اس جلدی میں کنوئیں کو بھولگیا اور دھڑام سے اندر جا پڑا۔ لوگوں نے رسی ڈالی
لیکن تہ تک نہ پہنچ سکی اور رسیاں جوڑی گئیں مگر کام نہ چلا جسقدر رسیاں جوڑی جاتی تھی کنواں اور
زیادہ گہرا ہوتا جاتا تھا مجبوراً ابو جہل نے چلا کر کہا کہ محمد کو لے آؤ مجھے انکے سوا اور کوئی نجات نہیں دلا
سکتا چنانچہ لوگ دوڑ گئے اور حضور کنوئیں کے پاس تشریف لے آئے اور یہ کہا کہ اگر میں تجھے اس کنوئیں
سے نکال لوں تو ایمان لے آئیگا ابو جہل نے اقرار کیا آپنے ہات بڑھایا اور ابو جہل کا ہات پکڑکے کنوئیں سے نکال لیا

فلما صعد قال ما اسحر لك يا محمد وهذا من معجزات النبي عليه السلام ولذا قال عليه السلام من حضر بئر الاخية المسلم وقع فيه (موعظة) وروى في بعض الاخبار ان النبي عليه السلام كان في حال صغره يلعب مع الصبيان فاوحى الله تعالى الى جبرائيل اذهب الى الجنة وخذ منها طستا وابريقا من ذهب واملاه من ماء الكوثر واذهب الى محمد عليه السلام وشق صدره ثم استخرج منه قلبه ثم اغسله في الطست بذلك الماء الذي في الابريق ثم املاه بالايمان والحكمة ثم ارجع الى مكانك فجاء جبرائيل عليه السلام كانه طير في الهواء ورفع النبي عليه السلام من بين الصبيان وذهب الى الصحراء ثم وضعه تحت الشجرة فضرب جناحيه على صدره وشقه واخرج قلبه ثم شقه وغسله بالماء الذي في الابريق في ذلك الطست واخرج منه كل ما كان فيه وقال هذا حظ الشيطان ثم اعاده الى مكانه وقال هذا قلب طهره الله من العيوب وذهب الى السماء وتركه في ذلك المكان وذهب الصبيان الى حليمة وقالوا ان محمدا صلى الله عليه وسلم ارفعه طير وذهب به في الهواء فبكت حليمة وكشفت عن راسها ونتفت شعرها وصاحت وقالت وا محمداه صلى الله عليه وسلم فاجتمع عندها الناس واعمام محمد صلى الله عليه وسلم واقاربه واخبرهم فركبوا الافراس وذهبوا من كل وجه فوجدوا محمدا في ظل تلك الشجرة مستلقيا على قفاه مستغرقا في عرقه فسالوه عن حاله فاخبرهم بالقصة فتعجبوا من ذلك الامر وقالوا ان هذا لشئ عجيب (موعظة)

ابو جہل بولا کہ اے محمدؐ تم بڑے جادوگر ہو۔ اسیلئے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کسی کے [illegible] واسطے کنواں کھودتا ہے خود اسمین گر پڑتا ہے (موعظہ) روایت ہے کہ پیغمبر علیہ السلام لڑکپن مین لڑکون کے ساتھ کھیلا کرتے تھے اللہ تعالی نے جبرئیلؑ کو حکم دیا کہ جنت سے سونے کا ایک طشت اور آفتابہ لیکر آب کوثر سے بھرکر لاؤ اور محمدؐ کے پاس جاکر اُنکا سینہ چیر دو۔ پھر اُس سے قلب مبارک نکالکر اِس پانی سے دھو ڈالو اور اس دلکو ایمان و حکمت سے پُر کرکے اپنے مقام مین واپس آجاؤ جبرئیل طائر کی طرح اُڑتے ہوئے آئے اور پیغمبر علیہ السلام کو لڑکون مین سے جنگل کیطرف اُٹھا لیگئے۔ اور ایک درخت کے نیچے لٹا کر سینہ مین ایک پر مارا سینہ مبارک شق ہوگیا۔ پھر دل نکالکر چیر ڈالا۔ اور اُس آفتابہ کے پانی سے اس جنت کے طشت مین قلب اطہر کو دھو یا اور تمام کثافت دور کرکے یہ فرمایا کہ یہ شیطان کا حصہ تھا پھر دلکو اُسی جگہ رکھکر یہ کہا کہ اس دل کو اللہ تعالی نے تمام عیوب سے پاک کر دیا ہے۔ اسکے بعد جبرئیلؑ آپ کو چھوڑکر آسمان کیطرف چلے گئے۔ لڑکون نے آپکی انا حلیمہ دائی سے جا کہا کہ محمدؐ کو ایک طائر لے اُڑا حلیمہ رونے لگین سر کھولدیا اور بال نوچ ڈالے خوب چیخین چلائین اور وا محمداہ کہکر نوحہ کرنے لگین۔ آپکے چچا اور دیگر لوگ جمع ہوگئے حلیمہ نے واقعہ بیان کیا لوگ گھوڑون پر چڑھ چڑھ ہرطرف دوڑ گئے۔ اور آپ کو ایک درخت کے سایہ مین چت لیٹے پایا۔ حضور پسینے مین نہائے ہوئے تھے۔ واقعہ پوچھا آپنے سب حال بیان کر دیا۔ اس سے لوگون کو تعجب ہوا اور سب نے ایک زبان ہوکر کہا کہ بیشک یہ بڑے اچنبھے کی بات ہے (موعظہ)

قال الشیخ ابو حفص ان ابا جهل واشراف قریش جاؤا الی ابی طالب عم النبی علیه السلام وقالوا
ان ابن اخیک هذا اظهر دینا خلاف ما کنا علیه وهو یسب آلهتنا ونحن نعفو عنه فان لم
یترک ما جری علیه من الخلاف فیعاد الی الوفاق والا لم یبق بیننا الا السیف فقال لهم ابو طالب
اقعدوا حتی استدعیه واستخبره وابصر ما یجیبنی فدعاه فحضر وکان ابو طالب
جالسا علی سریر متکئا علیه فجاء النبی علیه السلام الی هؤلاء الرؤساء من قریش حتی بلغ الیه
فقعد واستند بجنب ابی طالب فقالوا لابی طالب اما رأیته کیف ترک حرمتک وخطی
اعناقنا وقعد بجنبک علی سریرک فقال ان کان فیما یقول ویدعیه صادقا فالیوم قعد علی سریر وغدا
یقعد علی اعناقکم فقالوا ان کان صادقا فی دعواه فقل له جئ بحجة قد املک حتی نقره ونصدقه
فقال ابو طالب یا ابن اخی ما تقول فیما قالوا فقال علیه السلام تمنوا ما شئتم وکان فی صحن
الدار صخرة فاجتمعت آراؤهم علی ان یخرج من هذه الصخرة شجرة تنشق راسها
نصفین یبلغ احدهما المشرق والآخر المغرب فاشتغل النبی علیه السلام بالدعاء
فنزل جبرائیل علیه السلام وقال ان الله تعالی یقول منذ خلقت هذه
الصخرة علمت انهم یطلبونک بهذه المعجزة وقد خلقت تلک الشجرة فی
جوفها فاشار علیه السلام فانشقت تلک الصخرة نصفین

شیخ ابو حفص کا قول ہی کہ ایکبار ابو جہل اور دیگر اشراف قریش رسول خدا کے چچا ابو طالب کے پاس آئے اور کہا
کہ آپکا بھتیجا ہمارے خلاف نیا دین جاری کرنا چاہتا ہی ہمارے معبودوں کو برا کہتا ہی اور ہم اُسے معاف کرتے رہتے
ہیں۔ اگر وہ مخالفت چھوڑکر ہمارے ساتھ متفق ہوجائے تو بہتر ورنہ ضرور تلوار چلیگی۔ ابو طالب نے کہا اچھا تم بیٹھ جاؤ۔
میں محمد کو بلاکر حقیقت حال معلوم کیے لیتا ہوں اور یہ دیکھتا ہوں کہ وہ کیا جوابدیتے ہیں چنانچہ حسب طلب آپ
تشریف لائے۔ ابو طالب اسوقت تکیہ لگائے تخت پر بیٹھا تھا۔ رسول خدا دیگر سرداران قریش کو چیرکر ابو طالب کے
برابر تخت پر جابیٹھے۔ لوگوں نے کہا او دیکھو۔ آپکی عزت کا لحاظ نہیں رکھا اور یہ شخص ہماری گردنیں پھلانگ کر آپکے
تخت پر جا بیٹھا۔ ابو طالب نے جوابدیا کہ اگر یہ اپنے دعوے میں سچا ہی تو آج میرے تخت پر بیٹھا ہی کل تمہاری گدی پر
سوار ہوگا۔ لوگوں نے کہا کہ اگر یہ سچے ہیں تو کہئے کہ کوئی حجت قائم کریں تاکہ ہمیں اقرار اور انکی تصدیق کا موقع
ملے۔ ابو طالب نے کہا کہ اے محمد اب بتاؤ کیا کہتے ہو۔ آپنے فرمایا تم اپنی خواہش بیان کرو اس مکان کے صحن میں
ایک بہت بڑا پتھر پڑا تھا۔ سبکی راے اس بات پر متفق ہوئی کہ اس پتھر میں سے ایک ایسا درخت نکلے جسکی دو شاخیں
ہوں۔ ایک مشرق تک پہنچے دوسری مغرب تک رسول خدا دعا میں مشغول ہوئے اتنے میں جبرئیل تشریف
لائے اور یہ کہا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی اس پتھر کی پیدائش کیوقت مجھے معلوم تھا کہ آپسے ایک معجزہ طلب کیا
جائیگا۔ لیے اسمیں انکا مطلوب درخت پیدا کر رکھا ہی چنانچہ پیغمبر علیہ السلام نے اشارہ کیا پتھر بیچ سے چر گیا

وخرجت منهما الثمرة وانفسحت حتى بلغت عنان السماء على حسب ما طلبوا منه فقالوا ما احسن ما جئت به ولكن لا نؤمن بك حتى ترد الشجرة الى الحجرة كما كانت فتفكر النبي عليه السلام فنزل جبرائيل عليه السلام وقال ان الله يقرئك السلام ويقول الدعاء منك والاجابة مني فدعا عليه السلام فرجعت الشجرة الى حالها فقاموا من الخصم فقالوا لقد اعطيت يا محمد ما طلبنا فما مثلك مجرات

سورة بسم الله الرحمن الرحيم الحشر

(يا ايها الذين امنوا اتقوا الله ولتنظر نفس ما قدمت لغد) ليوم القيمة سماه به لدنوه اولان الدنيا كيوم والاخرة غده وتنكيره للتعظيم واما تنكير النفس فلاستقلال الانفس النواظر فيما قدمن للاخرة كانه قال فلتنظر نفس واحدة في ذلك واتقوا الله تكرير للتاكيد او الاول في اداء الواجبات لانه مقرون بالعمل والثاني في ترك المحارم لاقترانه بقوله (ان الله خبير بما تعملون) وهو كالوعيد على المعاصي (ولا تكونوا كالذين نسوا الله) نسوا حقه فانساهم انفسهم فجعلهم ناسين لها حتى لم يسمعوا ما ينفعها ولم يفعلوا ما يخلصها او اراهم يوم القيمة من الهول ما انساهم انفسهم اولئك هم الفاسقون (اى الكاملون في الفسق (قاضي

اور حسب طلب قریش ایک ستا اونچا درخت نکلا جسکی شاخین آسمان تک پہنچ گئین لوگون نے کہا آپنے بہت اچھا معجزہ دکھایا مگر یہ درخت جبتک اسیطرح پتھر مین نہ سما جائیگا ہم ایمان نہ لائینگے پیغمبر علیہ السلام کو فکر ہوا جبرئیل نے کہا اللہ تعالی سلام کے بعد فرماتا ہی تم دعا کئے جاؤ ہم قبول کئے جائینگے آپنے دعا کی اور درخت حسب سابق پتھر مین سما گیا لوگ کھڑے ہو گئے اور یہ کہا ای محمد تم بڑے جادوگر ہو جیسے تمہاری برابر دوسرا نہین دیکھا

سورۂ بسم اللہ الرحمن الرحیم حشر

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ مسلمانو خدا سے ڈرو اور ہر شخص دیکھا ہی کہ اُسنے کل یعنی قیامت کے لئے کیا سامان بھیج رکھا ہی۔ قرب کے باعث قیامت کو کل آیندہ کہا گیا ہے۔ یا اسلئے کہ دنیا گویا آج کا دن اور آخرت کل کا غدؔ کی تنوین تعظیم کیلئے ہی اور نفسؔ کی اسلئے کہ ہر نفس تقدیم سامان پر نظر کرنے مین بجائے خود مستقل ہی۔ پس تو گویا تمام نفوس اسبارہ مین بمنزلہ نفس واحدہ ہین وَاتَّقُوا اللّٰهَ اور خدا سے ڈرتے رہو یہ تکرار بطور تاکید ہی یا اسلئے کہ اول اتقوا ادائے واجبات سے متعلق ہی کیونکہ مقرون بالعمل ہی۔ اور ثانی اتقوا ترک محارم سے علاقہ رکھتا ہے کیونکہ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ سے متصل ہی یعنی خدا تمہارے کرتوت سے واقف ہی یہ گویا گناہو نپر وعید ہی وَلَا تَکُوْنُوْا الآیۃ تم اُن لوگونکی طرح نہ ہو جاو جنہون نے خدا کو بھلادیا یعنی اُسکے حق ادا نہ کئے اسلئے خدا نے اُنسے اُنکی جانونکو فراموش کرادیا یعنی اُنھون نے ایسی باتین نہ سنین جنسے نفس کو نفع پہنچتا اور وہ عمل نہ کئے جو نجات دلواتے یا یہ معنی ہین کہ خدا قیامت کے دن ایسی دہشت اُنکے سامنے لائیگا جس سے اپنی جانونکو بھول جائین گے ایسے لوگ پورے فاسق ہین (بیضاوی)

عن ابی کاهل عن النبی علیه السلام انه قال یا ابا کاهل من صلی علی کل یوم ثلاث مرات

وکل لیلة ثلاث مرات حبا لی وشوقا الی کان حقا علی الله ان یغفر له ذنوب ذلك الیوم وذنوب

تلك اللیلة (زبدة الواعظین) قیل کان لعمر رضی الله عنه صحیفة یکتب فیها ما فعله من الاسبوع

الی الاسبوع من الخیر والشر فاذا کان یوم الجمعة یعرض اعمال الاسبوع علی نفسه فکلما بلغ شیئا

فی غیر رضی الله تعالی جعل یضرب بالدرة نفسه ویقول افعلت هذا فلما مات ارادوا غسله

فاذا فی ظهره وجنبه سواد من کثرة الضرب وکان اذا سمع آیة العذاب من القرآن خر مغشیا

علیه ویکون مریضا ویجئ اصحابه للعیادة وعلی وجهه خطان من کثرة سیلان دموع عینیه ویقول

لیتنی لم تلدنی امی فیوما کان یمشی فسمع قارئا یقرأ آیة ان عذاب ربك لواقع ماله من دافع

فسقط عن دابته مغشیا علیه فحملوه الی بیته فلم یخرج من بیته شهرا (مجالس الابرار) عن کعب الاحبار

انه قال لان ابکی من خشیة الله حتی تسیل دموع عینی احب الی من ان اتصدق بوزن نفسی ذهبا لانه ما من

بالد یبکی من خشیة الله تعالی حتی تسیل قطرة من دموع عینیه علی الارض الا لم تمسه النار (مجالس الابرار)

روی ان الله تعالی اوحی الی موسی علیه السلام ما زهد الزاهدون فی شیء مثل الزهد فی الدنیا

وما تقرب المتقربون الی بشیء مثل الورع عما حرمت علیهم وما تعبد المتعبدون الی بمثل من بکی

من خشیتی فقال موسی علیه السلام یا اکرم الاکرمین ویا ارحم الراحمین فما تثیبهم علی ذلك

ابو کاہل پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اے ابو کاہل جو شخص میری محبت و شوق سے

ہر روز تین مرتبہ دن کو اور تین مرتبہ رات کو مجھپر درود بھیجیگا اللہ تعالی اُسدن اور رات کے تمام گناہ معاف

فرمادیگا (زبدۃ الواعظین) کہتے ہیں حضرت عمر رض اپنے ہفتہ بھر کے اعمال ایک کتاب میں لکھ لیا کرتے تھے اور

ہر جمعہ کو اپنے نفس سے حساب لیتے تھے رضائے الٰہی کے خلاف کسی فعل پر نظر پڑتی تھی تو اپنے آپ کو

دُرّے سے سزا دیتے تھے۔ وفات کے بعد جب نہلانے کا وقت آیا تو آپکے پشت اور پہلو و نیز بدن پر سیاہ

نشان بکثرت موجود تھے۔ قرآن میں آیت عذاب سُنکر آپکو غش آجاتا تھا اور بیمار ہوجاتے تھے لوگ عیادت کرتے

تھے آنسوؤں کی کثرت نے آپکے رخساروں پر دو سیاہ نشان ڈالدئے تھے آپکا قول تھا کہ کاش میں پیدا نہوتا ایکدن رستہ

میں آپنے کسی قاری کو یہ آیت پڑھتے سنا اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ (یعنی تیرے پروردگار کا عذاب واقع ہونیوالا ہے اسکو

کوئی دفع نہیں کرسکتا) آپ غش کھاکر سواری سے گر پڑے لوگ اُٹھا کر گھر لیگئے ایکماہ تک گھر ہی میں گوشہ نشین رہے

(مجالس الابرار) کعب احبار کا قول ہے میرے نزدیک خدا کے خوف سے رونا اپنے وزن کی برابر سونا خیرات کرنیسے افضل ہے

کیونکہ جو شخص خدا کے خوف سے روکر آنسو ٹپکائیگا اسکو دوزخ کی آگ ہرگز نہ چھوئیگی (مجالس الابرار) روایت ہے اللہ تعالی

موسیٰ ع پر وحی نازل کی کہ سب سے بڑا زہد دنیا سے الگ رہنا اور سب سے افضل تقرب ہمارے محرمات سے پرہیز کرنا اور سب سے

بہتر عبادت ہمارے خوف سے رونا ہے موسی علیہ السلام نے فرمایا ایسے لوگونکو کیا بدلہ ملیگا ارشاد ہوا

قال اللہ تعالی اما الزاهدون فانی ابیح لهم الجنۃ یتبوؤن منها حیث یشاؤن واما المتورعون فانی استحیی ان احاسبهم

فادخلهم الجنۃ بغیر حساب واما الباکون من خشیتی فهم مع الرفیق الاعلی فی الجنۃ (موعظہ) فی

الخبر اذا کان یوم القیمۃ فیتوقف العبد بین یدی اللہ تعالی فینظر فی کتابہ ویجد فیہ سیئات کثیرۃ

فیقول الهی ما فعلت هذہ السیئات فیقول اللہ تعالی ان لی شهود ثقاتا فیلتفت الی یمینہ وشمالہ

ولم یر احدا من الشهود فیقول یا رب این الشاهد فیامر اللہ جوارحہ بان تشهد علیہ فتشهد

فتقول الاذنان انا سمعنا وعلمنا انہ قد عمل والعینان انا قد نظرنا واللسان انا قلت وکذا الیدان

والرجلان انا فعلنا والفرج انا زنیت فیبقی العبد متحیرا فیامر اللہ تعالی بہ الی النار فیظهر من عینہ الیمنی

شعرۃ واحدۃ تستاذن من اللہ تعالی ان تتکلم فیاذن اللہ تعالی لها فتقول یا رب الست قلت ای

عبد اغرق شعرۃ واحدۃ من اجفانہ بدموع عینیہ من خشیتی الا انجیتہ من النار فیقول اللہ تعالی

بلی فتقول انا اشهد ان هذا العبد المذنب قد اغرقنی بالدموع من خشیتک فیامر اللہ تعالی بہ الی الجنۃ

فینادی المنادی الا ان فلان بن فلان قد نجا من النار بشعرۃ واحدۃ من اجفان عینیہ (حیاۃ القلوب) روی عن عطا

انہ قال دخلت انا وابن عمر وعبید بن عمر علی عائشۃ رضی اللہ تعالی عنها فقال ابن عمر یا عائشۃ حدثینا باعجب

شیء عن النبی علیہ السلام فبکت وقالت اتانی رسول اللہ علیہ السلام لیلۃ هی لیلتی

ہم زاہدون کے لئے جنت کو مباح کردینگے جہان چاہین رہین اور پرہیزگارون کو بلاحساب کتاب

بہشت مین جگہ ملیگی اور ہمارے خوف سے رونے والے جنت مین رفیق اعلی کے ہمراہ رہینگے (موعظہ)

حدیث مین ہے قیامت کے دن ایک شخص حاضر کیا جائیگا اور وہ اپنے نامۂ اعمال مین بکثرت گناہ دیکھکر

یہ عرض کریگا الٰہی مین نے تو یہ عمل نہین کئے۔ ارشاد ہوگا ہمارے پاس ثقہ گواہ موجود ہین وہ شخص دہنے

بائین غور سے دیکھیگا مگر کوئی گواہ نظر نہ آئیگا۔ عرض کریگا الٰہی گواہ کہان ہین اللہ تعالی اُسکے اعضا کو ادائے

شہادت کا حکم دیگا۔ کان۔ آنکھ۔ زبان۔ ہات۔ پانو۔ شرمگاہ وغیرہ اُن افعال کی شہادت دینگے جو اِن سے

سرزد ہوئے تھے۔ اسوقت بندہ حیران رہجائیگا۔ اور اُسے دوزخ کا حکم ہوگا۔ اِس حالت مین اُسکی دہنی آنکھ

سے ایک بال نمودار ہوکر عرض کریگا کہ الٰہی مجھے کلام کی اجازت ہو۔ چنانچہ اللہ تعالی اذن عطا فرمائیگا۔ بال عرض

کریگا کہ خداوندا کیا تو نے یہ نہین فرمایا تھا کہ جس بندہ کی پلک کا ایک بال ایسے آنسوون سے تر ہوگا جو ہمارے

خوف سے جاری ہوئے ہون اُسے ہم دوزخ سے نجات دینگے؟ ارشاد ہوگا ہان ہمنے یہ ضرور فرمایا تھا۔ بال

عرض کریگا مین گواہی دیتا ہون کہ اِس گنہگار بندے نے تیرے خوف سے روکر مجھے تر کیا تھا۔ اللہ تعالی اُسے جنت کا

حکم فرمائیگا۔ اسوقت ندا ہوگی کہ فلان بن فلان نے پلک کے ایک بال کے طفیل دوزخ سے نجات پائی (حیاۃ القلوب)

عطا کہتے ہین کہ مین۔ اور ابن عمر اور عبید بن عمر حضرت عائشہ کے پاس گئے ابن عمر نے کہا کہ کوئی ایسی عجیب بات

سنائیے جو پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہو۔ حضرت عائشہ رو پڑین اور یہ فرمایا کہ ایک رات میری باری مین

فالتزق جلده بجلدی ثم قال یا عائشة ائذنی لی ان اعبد ربی فقلت انی لا احب هواك بل احب قربك الی الله تعالی فقام الی قربة فی البیت وهو یبکی فتوضأ واکثر من صب الماء ثم افتتح القرآن فبکی حتی جرت دموعه علی الارض فجاء بلال وهو یبکی فقال یا رسول الله بابی انت وامی ما یبکیك فقد غفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر فقال علیه السلام افلا اکون عبدا شکورا وما یمنعنی عن البکاء وقد انزل الله تعالی علی البارحة ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنهار لآیات لاولی الالباب الذین یذکرون الله قیاما وقعودا وعلی جنوبهم ویتفکرون فی خلق السموات والارض ربنا ما خلقت هذا باطلا سبحانك فقنا عذاب النار یا بلال لا یطفئها الا ماء العین ویل لمن قرأ هذه الآیة ولم یتفکر فیها (مجالس الابرار)

وروی عن ابن عباس وعن العباس بن عبد المطلب رضی الله عنهما انهما قالا قال علیه السلام اذا اقشعر جلد العبد من خشیة الله تعالی سقطت عنه ذنوبه کما تحات من الشجرة الیابسة اوراقها (حیاة القلوب) قیل اذا کان یوم القیمة تخرج من الجحیم نار مثل الجبال فتقصد امة محمد علیه السلام فیجتهد النبی علیه السلام فی دفعها فلم یقدر فینادی یا جبرائیل یا جبرائیل الحق الحق النار قد قصدت امتی لتحرقهم

اپنا جسم میرے بدن سے چمٹا کر یہ فرمایا کہ اے عائشہ مجھے عبادت خداوندی کی اجازت دو۔ مین نے کہا بہت اچھا اجازت ہے آپ گھر کے ایک گوشہ مین کھڑے ہو کر رونے لگے پھر زیادہ پانی سے وضو کیا اور قرآن مجید پڑھنا شروع فرمایا اور اسقدر روئے کہ آپکے آنسو زمین پر بہ نکلے اتنے مین بلال آئے۔ حضور اسوقت رو رہے تھے۔ بلال نے کہا۔ آپ پر میرے ماں باپ قربان حضور کیون رو رہے ہین۔ آپ تو بالکل مغفور و مرحوم ہین۔ فرمایا۔ کیا مین اس نعمت کا شکریہ ادا نکرون۔ اور اے بلال۔ مین کیون نہ روؤن۔ آج اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی ہے اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ الَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ الآیہ یعنی آسمانون اور زمین کی پیدائش اور رات دن کے اختلاف مین اُن اہل عقل کیلئے قدرت کی نشان موجود ہین جو کھڑے بیٹھے اور کروٹون پر لیٹے خدا یاد کیا کرتے ہین اور یہ کہتے ہین کہ الہی تو نے ان چیزونکو بیکار نہین بنایا پس ہمین دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھ) اے بلال اس آگ کو صرف آنکھ کا پانی بجھا سکتا ہے جو شخص اس آیت کو پڑھکر غور نکرے اُسپر افسوس (مجالس الابرار)

ابن عباس و عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا جب خوف الہی سے آدمی کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہین تو اُسکے گناہ اسطرح جھڑتے ہین جسطرح درخت کے خشک پتے (حیاۃ القلوب) کہتے ہین قیامت کے دن پہاڑونکی برابر دوزخ سے آگ نکلکر امۃ محمدیہ کیطرف آئیگی۔ پیغمبر علیہ السلام اسکے دفعیہ کی کوشش کرینگے مگر کامیابی نہوگی۔ اسوقت آپ ندا کرینگے کہ اے جبرئیل آئیے۔ آگ میری امت کو جلانا چاہتی ہے

فاذا جبرائيل عليه السلام يقذف من الماء على النار فيقول يا رسول الله خذ
هذا الماء ورشه عليها فاذا رشه عليه تطفأ في الحال فيقول النبي عليه السلام يا جبرائيل
ما هذا الماء لم ار مثله في اطفاء النار فيقول جبرائيل عليه السلام ما هذا الا دموع امتك الذين
يبكون من خشية الله تعالى في الخلوة فامرني ربي ان آخذه واحفظه الى وقت احتياجك
اليه لتطفئ به النار التي قصدت امتك (موعظة) يقال ان آدم عليه السلام بكى حين
هبط من الجنة ثلثمائة عام وما رفع راسه الى السماء حياء من الله تعالى وسجد سجدة
على جبل الهند مائة عام يبكي حتى جرت دموع عينيه في وادي سرنديب فانبت
الله في ذلك الوادي من دموع عينيه الدارصيني والقرنفل وشربت الطيور من دموع
عين آدم عليه السلام فقالوا لم نشرب شرابا اعذب من هذا فظن آدم عليه السلام
انهم يسخرون منه لعصيانه فاوحى الله تعالى اليه يا آدم اني لم اخلق شرابا الذ واعذب
من ماء عيون العصاة (زهرة الرياض) حكى ان رباح العبسي اشترى غلاما اسود
باربعة دنانير فكان لا ينام ولا يدع مولاه ينام فاذا جن الليل قال رباح يا غلام
الا تنام ولا تدعنا ننام فقال يا مولائي اذا جن ظلام الليل ذكرت ظلمة القبر وظلمة جهنم فيطير
نومي فاذا ذكرت الوقوف بين يدي ربي عظم غم قلبي واذا ذكرت الجنة ونعيمها تضاعف شوقي

جبرئیل پانی کا ایک پیالہ آپکو دیکر یہ کہینگے کہ اسے آگ پر چھڑک دیجے۔ چنانچہ آپ چھڑک دینگے اور وہ
آگ فی الفور بجھ جائیگی۔ آپ جبرئیل سے پوچھینگے یہ کیسا پانی تھا کہ مین نے آگ بجھانے مین اس سے زیادہ
موثر کسی چیز کو نہین پایا۔ جواب ملیگا کہ یہ آپکی امت مین سے اُن لوگون کے آنسو ہین جو خوف الٰہی سے خلوت
مین رویا کرتے تھے۔ مجھے حکم تھا کہ آپکی احتیاج کیلئے انہین محفوظ رکھون تاکہ اُنسے وہ آگ بجھا دیجائے
جو آپکی امت پر حملہ کرنیکا قصد کرے (موعظہ) کہتے ہین جنت سے اُترآنیکے بعد حضرت آدم تین سو برس تک روتے رہے
اور شرم کے باعث کبھی آسمانکی طرف نہ دیکھا۔ سو برس تک جبل ہندی پر سجدہ اور گریہ مین مصروف رہے۔ آپکے آنسو سرندیب
کے جنگلو مین بہ نکلے۔ اِن آنسوؤن سے اللہ تعالیٰ نے دارچینی اور لونگین پیدا کین۔ بعض طائرون نے آپکے آنسو پی کر کہا
کہ ہمنے اِس سے زیادہ کوئی میٹھا پانی نہین پیا۔ حضرت آدم کو خیال ہوا کہ میرے گناہ کے باعث پرندے مجھسے
ہنسی کرتے ہین اتنے مین اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی کہ اے آدم ہمنے گنہگارونکی آنکھون کے آنسوؤن سے زیادہ لذیذ اور
میٹھا پانی ابتک نہین پیدا کیا (زہرۃ الریاض) **حکایت** رباح عبسی نے چار دینار کو ایک حبشی غلام خریدا۔ یہ غلام نہ
تو کسی وقت سوتا نہ آقا کو سونے دیتا۔ رباح نے بوقت شب غلام سے کہا کہ یہ کیا نہ تو خود سوتا ہے نہ ہمین سونے
دیتا ہے۔ غلام نے کہا جب رات اندھیرا کرتی ہوئی آتی ہے تو مجھے قبر اور جہنم کی تاریکی یاد آجاتی ہے اسلئے نیند نہین
آتی اور جب مین اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونیکا تصور کرتا ہون تو میرا اندرونی غم بہت زیادہ ہوجاتا

فکیف لی بالنوم یا مولای فلما سمع رباح ذلک خر مغشیا علیه فلما افاق قال یا غلام مثلی لیس ان یملک مثلک اذهب انت حر لوجه الله تعالی (مجالس الرومی) روی ان رجلا له ابن صغیر یبیت معه فی الفراش ففی لیلة اضطرب ولم ینم فقال له یا ولدی ایک وجع قال لا یا ابی ولکن غدا یوم الخمیس یوم اعرض ما کسبت من العلم ویسمع معلمی منی فی الاسبوع فاخاف ان یجد الاستاذ خطأ فیضربنی ویغضب علی فصاح الرجل صیحة واهال التراب علی راسه وبکی فقال انا احق بهذا الخوف لیوم العرض علی الرحمن بما کسبت فی الدنیا من العصیان کما قال الله تعالی وعرضوا علی ربک صفا (موعظة) عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه عن النبی علیه السلام انه قال لا تزال قدما عبد یوم القیمة حتی یسأل عن اربع عن عمره فیما افناه وعن جسمه فیما ابلاه وعن علمه ما عمل به وعن ماله من این اکتسبه وفیما انفقه (طریقة محمدیة) قال اهل المعرفة اغسلوا اربعا باربع وجوهکم بماء اعینکم والسنتکم بذکر خالقکم وقلوبکم بخشیة ربکم وذنوبکم بالتوبة الی مولاکم قال الفقیه الذنب علی وجهین ذنب فیما بینک وبین الله وذنب فیما بینک وبین العباد فاما الذنب الذی بینک وبین الله فتوبته الاستغفار باللسان والندم بالقلب والاضمار ان لا یعود الیها ابدا

تو اسے میرے آقا نہیں کہو کہ مجھے نیند کیونکر آ سکے۔ رباح غلام کی یہ باتیں سن کر بیہوش ہو گئے اور غش کھا کر گر پڑے۔ افاقہ کے بعد اُس سے یہ کہا کہ مجھ جیسا شخص تجھ جیسے غلام کا آقا نہیں بن سکتا۔ جا میں نے خدا کے لئے تجھے آزاد کیا (مجالس رومی) روایت ہے ایک شخص کا چھوٹا سا لڑکا باپ کے ساتھ سویا کرتا تھا۔ ایک رات فرط اضطراب کے باعث لڑکے کو نیند نہ آئی۔ باپ نے کہا بیٹا کیا تو بیمار ہے۔ جواب دیا نہیں۔ مگر یہ بات ہے کہ کل جمعرات ہے۔ میں نے ہفتہ بھر میں جو کچھ لکھا پڑھا ہے اُستاد کو سناؤں گا اِس لئے ڈر رہا ہوں کہ کہیں بھول گیا تو پیٹے گی۔ اُستاد جی بہت خفا ہونگے۔ یہ سنتے ہی اُسکے باپ نے ایک چیخ ماری سر پر مٹی ڈالی اور بہت رویا پھر یہ کہا قیامت کے دن خدا کے سامنے میرے دنیوی گناہ پیش کئے جائینگے اسلئے مجھے اِس بچے کی بہ نسبت اُس دن سے بہت زیادہ خوف کرنا چاہیے کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے تیرے رب کے آگے لوگ صف بصف پیش کئے جائینگے (موعظہ) ابو ہریرہ پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جبتک چار چیزوں کا سوال نہ ہو چکیگا بندہ خدا کے سامنے کھڑا رہیگا (۱) عمر کا کہ کس چیز میں فنا کی (۲) جسم کا کہ کس مشغلہ میں بوڑھا ہوا (۳) علم کا کہ پڑھکر کیا عمل کیا (۴) مال کا کہ کہاں سے کمایا اور کہاں صرف کیا (طریقہ محمدیہ) اہل معرفت کہتے ہیں کہ چار چیزوں کو چار چیزوں سے دھونا چاہیے (۱) منہ کو آنکھوں کے پانی سے (۲) زبان کو یاد الٰہی سے (۳) دلکو خدا کے خوف سے (۴) گناہوں کو۔ توبہ کرنے سے۔ فقیہ ابو اللیث کہتے ہیں کہ گناہ دو طرح کا ہے ایک خدا کا دوسرا بندہ کا۔ خدا کی گناہ کی توبہ یہ ہے کہ زبان سے استغفار کرے دل میں نادم ہو اور پھر اُس گناہ میں پڑنیکا ارادہ ہرگز نہ رے

فلا تحل ذلك فانه لا تنفعه التوبة ما لم يقض ما فاته ثم يندم ويستغفر الله واما الذنب الذي بينك وبين العباد فما لم ترضهم لا تنفعك التوبة حتى يحالوك (موعظة) فاما العبد المذكور في الحديث الشريف فهو وان كان عاما لكونه نكرة في سياق النفي لكنه مخصوص بقوله عليه السلام يدخل الجنة من امتي سبعون الفا بغير حساب فعلى هذا يكون السؤال المذكور فيه لغير هؤلاء سبعين الفا فلا بد لكل من يؤمن بالله تعالى واليوم الآخر ان يعلم انه يسأل يوم القيمة ويناقش في الحساب ويطالب بمثاقيل الذر من الاعمال والافعال ويتحقق انه لا ينجيه من هذه الاخطار الا لزوم محاسبة النفس في تجارتها لآخرتها ومطالبتها في انفاسها وساعاتها وحركاتها وسكناتها فان من حاسب نفسه قبل ان يحاسب يخفف عليه يوم القيمة حسابه ويحضره عند السؤال جوابه ويحسن منقلبه ومآبه ومن لم يحاسبها تدوم حسراته وتطول في عرصات القيمة وقفاته ويقوده الى الخزى والمقت سيئاته فاذا لا بد للمؤمن من ان لا يغفل في تجارته لآخرته عن مراقبة نفسه في حركاتها وسكناتها ولحظاتها وخطراتها لان هذه التجارة يربح بها الفردوس الاعلى والبلوغ الى سدرة المنتهى مع النبيين والصديقين والشهداء (من مجالس الرومي)

اگر پھر کر لیا تو بلا قضائے مافات توبہ نفع نہ دے گی۔ اسلئے پھر نادم ہوکر استغفار کرے۔ اور بندہ کے گناہ کی توبہ اُس کا رضامند کر لینا ہے۔ جبتک وہ رضامند نہوگا توبہ کچھ کام نہ دے گی اسلئے بندہ ہی سے اپنی خطا معاف کرانی چاہئے (موعظہ) حدیث مذکور میں لفظ عبد سیاق نفی میں نکرہ ہونے کے باعث عام معلوم ہوتا ہے مگر یہ عام مخصوص البعض ہے کیونکہ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ میری امت کے ستر ہزار آدمی بلا حساب کتاب جنت میں داخل ہوں گے۔ اس لئے سوال مذکور ان ستر ہزار کے سوا اوروں سے ہوگا تاہم ہر مومن مسلمان کا فرض ہے کہ سوال روز قیامت۔ مناقشۂ حساب اور ذرہ ذرہ اعمال و افعال کے مطالبہ کا یقین رکھے اور یہ جان لے کہ تجارت آخرت کے متعلق اپنے نفس سے حساب لینا اور اپنی سانسوں۔ ساعتوں۔ ۔۔ حرکات و سکنات کا محاسبہ اپنی ذات سے کرنا قیامت کے ہولناک مقامات سے نجات دلا سکتا ہے کیونکہ جو یوم الحساب سے پہلے اپنے نفس سے حساب لیگا قیامت کے دن اسکے حساب میں تخفیف ہوگی ایسا آدمی ہر سوال کا جواب آسانی سے دیگا اور اُسکو اعلے درجہ کا ٹھکانا ملیگا۔ اور جس نے نفس سے حساب نہ لیا اُسے بہت بڑی حسرت ہوگی۔ عرصہ قیامت میں مدتوں ٹھہرا رہے گا یہ غفلت اُسے رسوائی اور گناہوں کی طرف کھینچے گی۔ اسلئے مومن کو چاہئے کہ تجارت آخرت کے متعلق اپنے نفس کے تمام حرکات و سکنات اور وساوس۔ خطرات کی نگہبانی رکھے کیونکہ اس تجارت کا نفع فردوس ہے اور پیغمبر۔ ۔۔۔ صدیقوں۔ شہیدوں کے ہمراہ سدرۃ المنتہے تک پہنچ جانا ہے (مجالس ۔۔ ۔می)

قال الراغب النسيان ترك الانسان ضبط ما استودع اما لضعف قلبه واما عن غفلة حتى ينحذف عن القلب ذكره وكل نسيان من الانسان ذمه الله تعالى به فهو ما كان اصله عن تعمد وما عذر فيه نحو ما روي عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم رفع عن امتي الخطاء والنسيان فهو ما لم يكن سببه منه فقوله (فذوقوا بما نسيتم لقاء يومكم هذا) هو ما كان سببه عن تعمد منهم وتركه على طريق الاهانة واذا نسب ذلك الى الله تعالى فهو تركه اياهم استهانة بهم ومجازاة لما تركوه كما قال في اللباب قد يطلق النسيان على الترك ومنه قوله تعالى نسوا الله فنسيهم اي تركوا طاعة الله ترك الناسي فتركهم الله وقال بعض المفسرين ان قيل ان النسيان يكون بعد الذكر وهو ضد الذكر لانه السهو الحاصل بعد حصول العلم فهل كان الكفار يذكرون حق الله سبحانه ويعترفون بربوبيته حتى ينسوا بعد اجيب بانهم اعترفوا وقالوا بلى يوم الميثاق ثم نسوا ذلك بعد ما خلقوا والمؤمنون اعترفوا بعد الخلق كما اعترفوا قبله بهداية الله تعالى وداعوا حقها قل او كثر جل او صغر سئل ذو النون المصري عن سر ميثاق مقام الست بربكم هل تذكره فقال كانه الآن في اذني (روح البيان)

راغب کا قول ہی کہ جس چیز کو انسان محفوظ کرے اُسکے ترک کو نسیان کہتے ہین۔ یہ مرض یا تو ضعف قلب سے ہوتا ہی یا غفلت کے باعث آئی ہوئی بات دل سے نکل جاتی ہے۔ اللہ تعالی نے جس نسیان کی مذمت کی ہی وہ اُس قبیل سے ہی جو دراصل عمداً جائز رکھا گیا ہو۔ اور جس نسیان مین حسب فرمان پیغمبر علیہ السلام رافع عن امتی الخطاء والنسیان (میری امت سے خطا و نسیان اُٹھا لیا گیا ہی) انسان معذور سمجھا گیا ہی وہ اُس قبیل سے ہی جو عمداً نہو۔ اسلئے آیہ فَذُوقُوا بِمَا نَسِيتُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا ار چونکہ تم اسدن کی ملاقات کو بھول گئے تھے اسلئے عذاب کا مزہ چکھو مین وہی نسیان مراد ہی جو کفار کیجانب سے عمداً صادر ہوا اور جسکی یاد کو اُنھون نے بطریق اہانت چھوڑ دیا۔ اور جب نسیان اللہ تعالی کیطرف منسوب ہو تو یہ معنی ہین کہ جس طرح کفار نے خدا کو چھوڑ دیا اسیطرح اللہ تعالی نے بطور مجازاۃ و تذلیل اُنھین ترک فرما دیا چنانچہ لباب مین مذکور ہی کہ نسیان بمعنی ترک مستعمل ہو جاتا ہی۔ قرآن مجید مین ہی نَسُوا اللهَ فَنَسِيَهُمْ یعنی کفار نے بطور بھولی خدا کی طاعت چھوڑی۔ اسلئے اللہ تعالی نے اُنھین چھوڑ دیا۔ بعض مفسرونکا قول ہی کہ اگر کوئی یہ کہے کہ نسیان جو ذکر کے بعد ہوا کرتا ہی ذکر کی ضد ہے کیونکہ حصول علم کے بعد سہو کو نسیان کہتے ہین۔ اس سے لازم آتا ہی کہ کفار پہلے ذکر الٰہی اور اُسکی ربوبیت کا اقرار کیا کرتے تھے نسیان بعد مین عارض ہوا ہے۔ اسکا جواب یہ ہی کہ کفار میثاق کے دن اقرار کرکے پیدا ہونے کے بعد اُس سے پھر گئے ہین۔ اور مومن اُسیطرح اپنے اقرار پر قائم ہین۔ اور کم و بیش اُسے نباہ رہے ہین۔ ذوالنون مصری سے کسی نے سوال کیا کہ سر میثاق یعنی اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ آپ کو یاد ہے یا نہین۔ جواب دیا کہ اب تک میرے کانون مین اُسکی آواز آرہی ہے (روح البیان)

بسم الله الرحمن الرحيم

(يا ايها الذين آمنوا اذا نودي للصلوة) اى اذن لها (من يوم الجمعة) بيان لاذا وانما سمي جمعة لاجتماع الناس فيه للصلوة وكانت العرب تسميه العروبة وقيل سماه كعب بن لؤى لاجتماع الناس فيه اليه واول جمعة جمعها النبي عليه السلام انه لما قدم المدينة نزل قباء واقام بها الى الجمعة ثم دخل المدينة وصلى الجمعة في دار بني سالم بن عوف (فاسعوا الى ذكر الله) اى فامضوا اليه مسرعين قصدا فان السعي دون العدو والذكر الخطبة وقيل الصلوة والامر بالسعي اليها يدل على الوجوب (وذروا البيع) اى واتركوا المعاملة (ذلكم خير لكم) اى السعي الى ذكر الله خير لكم من المعاملة فان نفع الآخرة خير وابقى (ان كنتم تعلمون) اى الخير والشر الحقيقيين او ان كنتم اهل العلم (قاضي بيضاوي) روى عن النبي عليه السلام انه قال من صلى على يوم الجمعة ثمانين مرة غفرت له ذنوب ثمانين سنة وكذا روى عن ابي الدرداء انه قال عليه السلام اكثروا من الصلوة على يوم الجمعة فانه يوم مشهود يشهده الملائكة وان احد يصلي على الا عرضت على صلوته حتى يفرغ منها (الحديث) وسبب نزول هذه الآية وهي (يا ايها الذين آمنوا اذا نودي للصلوة) ان النبي عليه السلام كان يخطب على المنبر يوم الجمعة

سورة الجمعة

بسم الله الرحمن الرحيم

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ الآية۔ مسلمانو! جب جمعہ کے دن نماز کیلئے اذان دیجائے تو ذکر الٰہی کی طرف چلو اور تجارت کو چھوڑ دو۔ چونکہ نماز کیلئے آدمیوں کا اجتماع ہوتا ہے اسلئے اسدن کا نام جمعہ رکھا گیا۔ عرب اسے عروبہ کہا کرتے تھے کہتے ہیں کعب بن لوئی کے پاس اسدن اکثر لوگ آیا کرتے تھے اسلئے کعب نے اسدن کا نام جمعہ رکھدیا۔ پیغمبر علیہ السلام نے جبکہ مدینہ میں تشریف لائے سب سے پہلا جمعہ مسجد قبا میں ادا کیا۔ پھر مدینہ پہنچکر بنی سالم بن عوف کے مکان میں جمعہ پڑھتے رہے۔ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ میں دوڑنے سے جلدی کرنا مراد ہے کیونکہ سعی دوڑنے سے کم درجہ کی رفتار کو کہتے ہیں۔ ذکر سے خطبہ یا نماز مراد ہے اور سعی کا امر وجوب پر دلالت کرتا ہے ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ الآیہ یہ دوڑنا تمہارے حق میں دیگر دنیوی معاملات سے بہتر ہے (کیونکہ آخرت کا نفع باقی رہیگا) بشرطیکہ تم خیر و شر کی حقیقت سے واقف یا اہل علم ہو (بیضاوی) پیغمبر علیہ السلام سے ... آپنے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن مجھپر اسی مرتبہ درود بھیجیگا اسکے اسی برس کے گناہ معاف ہونگے ابودرداء سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہیں جمعہ کے دن مجھپر بکثرت درود بھیجا کرو۔ کیونکہ اسکا نام یوم مشہود ہے اسمیں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ اور اگر کوئی مجھپر درود بھیجتا ہے تو فارغ ہونے تک میرے روبرو پیش ہوتا رہتا ہے (الحدیث) اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ ایکبار پیغمبر علیہ السلام جمعہ کے دن ممبر پر خطبہ فرما رہے تھے

اذا اقبل دحية الكلبي من تجارة الشام وضرب الطبل ليؤذن الناس بقدومه فخرج
الناس اليه ولم يبق في المسجد الا اثنا عشر رجلا فنزلت هذه الاية واذا راوا تجارة
او لهوا انفضوا اليها وتركوك قائما فقال عليه السلام والذي نفسي بيده لو لم يبق
هؤلاء الاثنا عشر رجلا منكم لسال الوادي نارا وهو قوله تعالى ولولا دفع الله الناس
بعضهم ببعض لفسدت الارض الاية (سبعيات) عن ابي هريرة رضي الله عنه انه قال
الجمعة واجبة على من بينه وبين الجمعة مسافة يمكن الرجوع بعد ادائها الى وطنه قال النبي
عليه الصلوة والسلام من ترك جمعة بلا عذر فليتصدق بدينار فان لم يجد فبنصف
دينار ومن ترك ثلاث جمع متواليات لا تقبل شهادته (مصابيح) عن ابي بكر رضي الله
عنه عن النبي عليه السلام انه قال من اغتسل يوم الجمعة كفرت عنه ذنوبه واذا مشى الى الجمعة
كتب الله تعالى له بكل خطوة عبادة عشرين سنة فاذا صلى الجمعة اجر بعمل مائتي سنة وعن
سعيد بن المسيب انه قال لان اصلي صلوة الجمعة احب الي من حجة تطوعا وكذا روي عن مبشر
انه قال مررت بمقابر المسلمين فقلت السلام عليكم يا اهل القبور انتم لنا سلف ونحن لكم تبع فرحم الله تعالى
ايانا واياكم وغفر لنا ولكم فسمعت نداء من قبر يقول طوبى لكم يا اهل الدنيا تحجون في كل شهر اربع مرات

دحیۃ الکلبی ملک شام سے مال تجارت لیکر آئے اور اپنے آنیکی ڈونڈی پٹوادی سب لوگ ادھر متوجہ ہوگئے
اور بارہ آدمیوں کے سوا مسجد میں کوئی نہ رہا۔ اسوقت یہ آیت اتری واذا راوا تجارۃ الآیۃ یعنی لوگ جب تجارت یا
لہو کی کسی چیز کو دیکھتے ہیں تو اسکی طرف دوڑ پڑتے ہیں اور تمہیں کھڑا چھوڑ جاتے ہیں اسوقت پیغمبر علیہ السلام
نے فرمایا خدا کی قسم جسکے قبضہ میں میری جان ہے اگر یہ بارہ آدمی مسجد میں نہ رہتے تو تمام جنگل آگ سے بھر جاتا
اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اگر خدا بعض لوگوں کے وبال بعض لوگوں کے باعث دفع نکرتا ہے تو تمام ملک اجڑ جائے
(سبعیات) ابوہریرہ سے مروی ہے کہ ایسے ہر شخص پر جمعہ واجب ہے جو بعد ادائے جمعہ مسافت طے کرکے اپنے گھر چلا
آئے پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے جو شخص بلا عذر جمعہ ترک کردے اسے ایک دینار خیرات کرنا چاہیے یہ ممکن نہو
تو نصف دینار خیرات کرے۔ متواتر تین جمعے ترک کرنیوالے کی گواہی قبول نکیجائیگی (مصابیح) حضرت ابوبکر رض
پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہے اسکے تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں اور جب
مسجد کیطرف چلتا ہے تو ہر قدم کے بدلے بیس سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے اور جب نماز پڑھ لیتا ہے تو دو سو برس
کے اعمال کی نیکیاں ملتی ہیں سعید بن المسیب کا قول ہے کہ میرے نزدیک جمعہ کی نماز نفلی حج سے بہتر ہے اسی طرح
مبشر کہتے ہیں کہ میں نے ایکبار مسلمانوں کے قبرستان میں جاکر یہ کہا السلام علیکم یا اہل القبور تم ہمسے
پہلے چلے گئے ہو ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں خدا ہم تم پر رحم کرے اور ہمارے تمہارے گناہ بخشدے جب
میں یہ کہہ چکا تو ایک قبر سے ندا آئی کہ اے اہل دنیا تمہارے لئے مبارکباد کیونکہ تم ہر مہینے میں چار حج کرتے ہو

فقلت لهن لم كذلك قال هن الجمعة اما تعلمون انها جمعة مبرورة فيا ليتنا ندور على ابواب مجالسكم حتى ننظر اعمالكم ونسمع اذكاركم ولكن قد رضينا عنكم يا اهل الدنيا بقولكم لنا رحم الله فلانا المتوفى (زبدة الواعظين) روى عن ابي عمرو عن ابيه عن جده عن النبي عليه السلام انه قال ان من وراء جبل قاف ارضا بيضاء ليس فيها شيء من النباتات كانها مثل الفضة سعتها مثل الدنيا سبع مرات مملوة من الملائكة لو سقطت ابرة لسقطت عليهم في يد كل منهم لواء طوله اربعون فرسخا وعلى كل لواء مكتوب لا اله الا الله محمد رسول الله يجتمعون كل ليلة جمعة حول جبل قاف فيتضرعون الى الله تعالى ويدعون بالسلامة لامة محمد عليه السلام فاذا انفجر الصبح يقولون اللهم اغفر لمن اغتسل وحضر الجمعة فيرفعون اصواتهم بالبكاء فيقول الله تعالى يا ملائكتي ماذا تريدون فيقولون نريد ان تغفر لامة محمد عليه السلام فيقول الله تعالى قد غفرت لهم (مشكوة الانوار) روى في الخبر ان الله تعالى خلق منارة من فضة بيضاء في جانب البيت المعمور وطول المنارة خمسمائة عام فاذا كان يوم الجمعة يصعد جبرائيل عليه السلام على تلك المنارة فيؤذن ويصعد اسرافيل عليه السلام على المنبر فيخطب فيؤم ميكائيل عليه السلام بالملائكة فاذا فرغوا من الصلوة يقول جبرائيل عليه السلام ما حصل لي من الثواب لاجل الاذان

ہم نے کہا یہ کیونکر جواب دیا ہر جمعہ حج مبرور کا ثواب رکھتا ہے۔ کاش ہم تمہاری مسجدوں کے دروازوں کی جانب چکر لگاتے۔ تمہارے اعمال دیکھتے اور ذکر الٰہی سنتے۔ لیکن اسی سے خوش ہیں کہ تم ہمارے حق میں اتنا تو کہدیتے ہو کہ خدا فلان مرنے والے پر رحم کرے (زبدۃ الواعظین) ابوعمر اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کوہ قاف کے پرے سفید چاندی کے رنگ کی ایک زمین ہے جسمین کسی قسم کی روئیدگی نہین ہوتی۔ یہ زمین دنیا سے سات حصّے بڑی ہے۔ اسمین فرشتے ہی فرشتے بھرے پڑے ہین اگر بالفرض ایک سوئی پھینکی جائے تو فرشتے پر گرے ہر فرشتے کے ہات مین چالیس فرسخ کے طول کا ایک جھنڈا ہے اور ہر جھنڈے پر لا اله الا الله محمد رسول الله لکھا ہے۔ تمام فرشتے جمعہ کی رات کو کوہ قاف کے گرد جمع ہوکر نہایت عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے امت محمدیہ کی سلامتی چاہا کرتے ہین اور صبح ہوتے یہ کہتے ہین کہ الٰہی جو شخص غسل کرے اور جمعہ مین حاضر ہو اُسکے گناہ معاف کردے پھر سب ملکر بلند آواز سے روتے ہین اسوقت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے فرشتو۔ تم کیا چاہتے ہو جواب دیتے ہین کہ ہم امت محمدیہ کی مغفرت کے خواہان ہین ارشاد ہوتا ہے کہ اچھا ہمنے اُنہین بخشدیا (مشکوۃ الانوار) حدیث مین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بیت المعمور کی ایک جانب مین سفید چاندی کا ایک منارہ پیدا کیا ہے۔ اسکا طول پانسو برس کی راہ کا ہے۔ جمعہ کے دن جبرئیل اس منارہ پر چڑھکر اذان دیتے ہین۔ اسرافیل ممبر پر خطبہ پڑھتے ہین میکائیل امام بنتے ہین اور دیگر ملائکہ مقتدی۔ بعد فراغ نماز جبرئیل کہتے ہین کہ اس اذان سے جسقدر ثواب حاصل ہوا ہے

وهبته لجميع مؤذني المؤمنين من امة محمد في وجه الارض ويقول اسرافيل عليه السلام ماحصل لي من الثواب لاجل الخطبة وهبته لجميع الخطباء في وجه الارض من امة محمد عليه السلام ويقول ميكائيل عليه السلام ماحصل لي من الثواب لاجل الامامة وهبته لجميع من ئوم يوم الجمعة في وجه الارض ويقول الملائكة كلهم ماحصل لنا من الثواب لاجل الجماعة وهبناه لجميع من صلى الجمعة خلف الامام فيقول الله تعالى يا ملائكتي هل تظهرون عندي سخاوة وعزتي وجلالي قد غفرت اليوم لمن صلى من عبادي صلوة الجمعة امتثالا لامري واقتداء بحبيبي محمد (زبدة الواعظين) حكى ان رجلا حمل حنطة على حمار وذهب الى الرحى قال فلما اخذت الحنطة عن الحمار هرب مني ولي جار في الارض جاء فقال النوبة لك اليوم في الماء فاسق ارضك والا فقت نوبتك وكان اليوم يوم الجمعة فقلت لنفسي صلوٰة الجمعة احب الي من غيرها وتركت الكل وصليت الجمعة ثم رجعت الى البيت فاذا الحنطة قد طحنت والخبز قد طبخ والارض قد سقيت والحمار قد رجع الى البيت فقلت لامرأتي كيف هذه الحالة فقالت ذهب جارنا الى الرحى فطحن جوالقنا وهو يظنه جوالقه فلما حمله الى منزله عرفت انه جوالقنا فاخذته الى بيتنا واما الارض فجاء الماء من ارض الجار فامتلأت

یینے امت محمدیہ کے موذنون کو بخشا۔ اسرافیل ع فرماتے ہین یینے خطبہ کا ثواب روئے زمین کے خطیبونکو دیا۔ میکائیل کہتے ہین یینے امامت کا اجر جمعہ کے دن امام بنکر نماز پڑھانیوالونکو ہبہ کیا۔ دیگر ملائکہ کہتے ہین کہ ہمنے اپنی جماعت کا ثواب اُن لوگون کے نام کردیا جو امام کے پیچھے جمعہ کی نماز ادا کرتے ہین اسکے بعد اللہ تعالے فرماتا ہی اے فرشتو۔ کیا تم ہمارے سامنے اپنی سخاوت کا اظہار کرنا چاہتے ہو۔ ہمین اپنی عزت وجلال کی قسم۔ آج ہمنے اُن تمام نمازیون کو بخشدیا جو ہمارے ارشاد بجالاتے اور ہمارے حبیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداکرنے کی نیت سے جمعہ ادا کرچکے ہین (زبدة الواعظین) حکایت ایک شخص گدھے پر گیہون لادکر پسوانے کیلئے خراس کی طرف چلا۔ اُس کا قول ہی کہ گیہون اُتارنے کے بعد گدہا بھاگ گیا۔ اِس وقت ایک شخص آیا جو ایک زمین مین میرا شریک تھا۔ اور یہ کہا کہ آج تمہاری باری ہے اپنی زمین کو پانی دے لو۔ اتفاقاً اُس روز جمعہ کا دن تھا۔ مین نے دل مین کہا کہ جمعہ کی نماز سب سے افضل ہے۔ چنانچہ سارے کام چھوڑکر مین نے جمعہ ادا کیا۔ گھر آکر کیا دیکھتا ہون کہ گیہون پسے پسائے موجود۔ روٹی پکی پکائی تیار۔ زمین پانی سے لبریز۔ گدھا اپنے تھان پر ایستادہ۔ مین نے گھر والی سے کہا کہ کیا بات ہی اُسنے جواب دیا کہ ہمارا ہمسایہ اپنی گیہون پسوانے لیگیا تھا۔ لیکن اپنی بوری کے گمان مین ہماری بوری پسوالایا۔ مین نے اپنی بوری پہچان کر آٹا لے لیا۔ علی ہذا القیاس ہمسایہ کی زمین کا پانی ہماری زمین کو لبریز کرگیا۔

فلما رأيت ذلك تركت امور الدنيا كلها وداومت على العبادات والطاعات (مطالع الانوار)
روى عن النبي عليه السلام انه قال ان الله تعالى خلق ملكا قائما تحت العرش وله اربعون
الف قرن من القرن الى القرن مسيرة الف عام وعلى كل قرن اربعون الف صف من الملائكة
وفي وجهه شمس وعلى قفاه قمر وعلى صدره كواكب فاذا كان يوم الجمعة يسجد لله تعالى
ويقول في سجوده اللهم اغفر لمن صلى صلوة الجمعة من امة محمد عليه السلام ويقول الله
تعالى يا ملائكتي اشهدوا اني قد غفرت لمن صلى صلوة الجمعة (كنز الاخبار) عن ابي بكر رضي الله تعالى
عنه عن النبي عليه السلام انه قال من اغتسل يوم الجمعة كفرت عنه ذنوبه واذا مشى الى الجمعة كتب
الله تعالى له بكل خطوة عبادة عشرين سنة فاذا صلى الجمعة اجر بعمل مائتي سنة الحديث
(حكاية) كان في زمن مالك بن دينار اخوان مجوسيان عبد احدهما النار ثلاثا وسبعين
سنة والآخر خمسا وثلاثين سنة ثم قال الاصغر للاكبر يا اخي نعبد النار منذ كذا وكذا
تعال نختبرها ان احرقتنا كسائر الناس لم نعبدها قط والا نعبدها الى الموت فاوقدا
نارا فقال الاخ الاصغر للاكبر انت تضع يدك في النار اولا ام انا اضعها فقال بل انت
تضع يدك تبدأ بها فوضع الاصغر يده فيها فاحرقت يده

یہ شخص کہتا ہی کہ جب میںنے یہ حال معلوم کرلیا تو دنیا کے تمام کاروبار ترک کردئے اور دن رات طاعات و
عبادات مین مصروف رہنے لگا (مطالع الانوار) پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہی کہ آپنے فرمایا اللہ تعالی نے
ایک فرشتہ پیدا کیا ہی جو عرش کے نیچے قائم ہی اسکے چالیس ہزار سینگ ہین ایک سے دوسرے سینگ تک
ہزار برس کی راہ کا فاصلہ ہی ہر سینگ پر فرشتونکی چالیس ہزار صفین ہین آفتاب اسکے سامنے چاند اسکے
پیچھے اور تارے اسکے سینہ پر ہین یہ فرشتہ جمعہ کے دن سجدہ کرتا ہی اور یہ دعا مانگتا ہی کہ الٰہی امت محمدیہ مین
جو شخص جمعہ ادا کرے اسکے گناہ معاف کردے۔ اسکے جواب مین اللہ تعالی فرماتا ہی اے فرشتو تم گواہ رہو
میںنے جمعہ کی نماز ادا کرنیوالے کو بخشدیا (کنز الاخبار) حضرت ابوبکر صدیق پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین
کہ آپنے فرمایا جو شخص جمعہ کے دن غسل کرتا ہی اسکے گناہ معاف ہوجاتے ہین اور جب مسجد کیطرف چلتا ہی ہر
قدم پر بیس برس کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہی پھر جب نماز جمعہ پڑھ لیتا ہی تو دو سو برس کی عبادت کا ثواب
ملتا ہی (الحدیث) حکایت مالک بن دینار کے زمانہ مین دو آتش پرست آپسمین بھائی بھائی تھے۔ ایکنے تہتر
اور دوسرے نے پینتیس برس آتش پرستی کی۔ ایکدن چھوٹے بھائی نے بڑے سے کہا کہ ہمین آگ پوجتے
پوجتے مدتین گذر گئین آؤ اسکا امتحان کرین اگر اور لوگونکی طرح اسنے ہمین بھی جلادیا تو اسکی پرستش چھوڑدینگے ورنہ
مرتے دم تک پوجا کیا کرینگے۔ چنانچہ دونون نے آگ جلائی اور چھوٹے نے بڑے سے کہا اول تم اپنا ہاتھ اسمین ڈالتے
ہو یا مین ڈالون۔ جواب دیا اول تمہین ڈالو چھوٹے نے اپنا ہاتھ جو نہی ڈالا تھا کہ آگ نے جھلس دیا

فقال ويحك ونزع يده وقال لها يا نار اعبدك منذ كذا وكذا فتؤذيني يا ظالمة ثم قال لاخيه الاكبر يا اخي تعال نتركها فقال لا اتركه وترك الاصغر وجاء مع عياله الى باب مالك ابن دينار وهو جالس واعظا وقص عليه القصة وعرض عليه الاسلام وعلى اهل بيته فبكى الناس كلهم فرحا ثم قال له مالك بن دينار اجلس فيما مع اصحابي اجمع لك من اصحابي شيئا من اموال الدنيا قال لا اريد ان ابيع الدين بالدنيا ثم انصرف فوجد من خربات البلدة خربة فدخل فيها مع عياله فعبد الله تعالى فلما اصبح قالت امرأته اذهب الى السوق واطلب عملا واشتر به طعاما فذهب الى السوق فلم يستاجره احد فقال في نفسه اعمل لله تعالى فدخل المسجد وصلى الى الليل ثم رجع الى منزله صفر اليد فقالت له امرأته الم تجد شيئا قال عملت اليوم لواحد وقال اعطيك اجرتك غدا فباتوا جياعا فلما اصبح ذهب الى السوق فلم يجد عملا فعمل لله كذلك ثم رجع الى منزله صفر اليد وسالته امرأته فاجاب كما اجاب اولا فباتوا جياعا فلما اصبح وكان اليوم يوم الجمعة فلم يجد فيه عملا فذهب الى المسجد فصلى ركعتي الجمعة ورفع يده الى السماء وقال يا رب بحرمة هذا الدين وبحرمة هذا اليوم ارفع حزن نفقة عيالي عن قلبي واني استحيي

اُسنے اپنا ہاتھ سمیٹ کر کہا کہ اے آگ افسوس مین تجھے برسون سے پوج رہا ہون اور تو مجھے ایذا دیتی ہے۔ پھر بڑے بھائی سے کہا کہ آؤ اسکی پرستش چھوڑ دین۔ اُسنے منظور نکیا۔ چھوٹے نے پوجا ترک کردی اور مع اہل وعیال مالک بن دینار کے پاس اُسوقت آیا کہ آپ بیٹھے وعظ کہہ رہے تھے اور اپنا قصہ بیان کیا۔ مالکنے اِن سب کو مسلمان کرلیا۔ لوگ افراط مسرت کے باعث رو پڑے۔ مالک نے کہا کہ ٹھیرجاؤ مین اپنے احباب سے تمہارے لئے کچھ بطور چندہ جمع کرادون۔ اُسنے جوابدیا مین دنیا کے بدلے دین نہین بیچتا۔ یہ کہکر چلدیا اور مع عیال و اطفال ایک ویرانہ مین بیٹھکر مصروف عبادت ہوگیا صبحکو گھر والی نے کہا کہ بازار جاؤ۔ اور مزدوری کرکے کچھ کھانا خرید لاؤ۔ یہ بازار گیا۔ مگر کہین مزدوری نہ لگی۔ اپنے دلمین کہا کہ اب خدا کے کام مین مشغول ہونا چاہئے چنانچہ ایک مسجد مین جاکر شام تک نماز پڑھتا رہا۔ رات کو خالی ہات اپنے گھر چلا آیا گھر والی نے کہا کیا تمہین کچھ ہات نہین لگا۔ اُسنے جوابدیا کہ آج جس شخص کا کام کیا ہے اُسنے کل مزدوری دینے کو کہا ہے۔ چنانچہ سب کے سب بھوکے پڑ رہے یہ صبحکو پھر بازار گیا لیکن کہین مزدوری نہ لگی۔ اور پھر مسجد مین جاکر شام تک نماز پڑھتا رہا اور رات کو پھر خالی ہات گھر گیا۔ گھر والی نے پوچھا تو پھر وہی جواب دیا جو پہلے دیا تھا۔ آج بھی سب فاقہ سے رہے۔ اگلے روز جمعہ کا دن تھا بازار مین کہین مزدوری نہ ملی۔ اسنے مسجد مین جاکر جمعہ کی نماز پڑھی۔ اور آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر یہ دعا کی کہ الٰہی اِس دین اور اِس دن کی برکت سے اہل وعیال کے نفقہ کا غم میرے دلسے دفع کردے مجھے اُنسے شرم آتی ہے

من عيالى او اخاف عليهم ان يرجعوا الى دين اخى الاكبر لغلبة الجوع عليهم فلما دخل وقت الظهر جاء شخص على باب تلك الخربة وقرع الباب فخرجت امرأته فاذا هو شاب حسن الوجه بيده طبق من ذهب مغطى بمنديل فقال لها خذى هذا وقولى لزوجك هذا اجرة عملك لله تعالى فى يوم الجمعة فان العمل القليل فى هذا اليوم كثير عند الله اجرا فاخذت الطبق فكشفت غطاءه فاذا فيه الف دينار فاخذت دينارا واحدا وذهبت الى الصراف فوزنه الصراف فزاد وزنه على ذهب الدنيا مثلين فنظر الصراف الى نقشه فعلم انه ليس من دنانير الدنيا فقال لها من اين وجدت هذا فقصت عليه القصة فقال لها اعرضى على الاسلام فعرضته عليه فاسلم فدفع اليها الفا من ذهب الدنيا فلما صلى الشاب الجمعة جاء الى منزله صفر اليد فوضع فى منديله شيئا من التراب وقال فى نفسه لو سألتنى امرأتى فقالت ما فعلت اقول فعلت بالدقيق فلما دخل الى بيته وجد فيه ريح الطعام فوضع المنديل عند الباب لئلا تشعر به ثم سألها عما راى فى البيت فقصت عليه القصة فسجد لله تعالى شكرا لما جاء من عند الله تعالى ثم قالت امرأته ما جئت به فى المنديل فقال لا تسألى ففتحت المنديل فاذا التراب صار دقيقا باذن الله تعالى بحرمة صلوة الجمعة فسجد الشاب لله تعالى هذه حكاية مختصرة من حديث الاربعين

اور اس سے ڈرتا ہوں کہ کہیں وہ میرے بڑے بھائی کے دین کیطرف رجوع نکر جائیں۔ ظہر کے وقت اُس ویرانہ کے دروازہ پر ایک شخص نے کنڈی کھٹکھٹائی۔ گھروالی نکلی۔ دیکھا کہ ایک خوبصورت نوجوان رومال سے ڈھکا ہوا سونے کا ایک طبق ہات مین لئے ہوئے ہے۔ اور یہ کہتا ہے کہ اسے اپنے خاوند کے حوالے کردینا اور یہ کہنا کہ یہ اُس کام کی مزدوری ہے جو تمنے اللہ کے لئے جمعہ کے دن کیا ہے۔ کیونکہ آجکے دن تھوڑے سے کام کی مزدوری بہت زیادہ ملا کرتی ہے۔ عورت نے طبق کھولکر دیکھا تو ہزار دینار تھے یہ بیچاری ایک دینار لیکر صرّاف کے پاس گئی۔ صراف نے تولکر دیکھا تو دنیوی دیناروں سے دوچند تھا اور اُسکا سکّہ بھی دنیوی سکون سے نئی طرح کا تھا۔ صراف نے کہا کہ تمکو یہ کہاں سے ہاتھ لگا ہے۔ عورت نے سارا قصہ بیان کردیا۔ صراف بولا کہ مجھے مسلمان کرو۔ چنانچہ عورت نے کلمۂ شہادت پڑھادیا۔ صراف نے ہزار دینار اُسکے حوالے کئے وہ شخص جمعہ کی نماز پڑھکر جبکہ خالی ہاتھ اپنے گھر کی طرف چلنے لگا تو رومال مین تھوڑی سی مٹی باندھ لی۔ اور دل مین یہ کہا کہ اگر گھر والی نے کچھ مانگا تو کہدونگا آٹا لایا ہوں۔ لیکن جب گھر پہنچا تو کھانے کی خوشبو پاکر رومال چوکھٹ کے پاس رکھدیا تاکہ گھر والی کو معلوم نہ ہو۔ اور اُس سے اِس غیبی سامان کی بابت سوال کیا۔ عورت نے تمام واقعہ کہہ سنایا۔ یہ شخص سجدۂ شکر بجالایا۔ عورت نے کہا کہ تم رومال مین کیا لائے ہو جواب دیا کچھ نہ پوچھو عورت نے رومال کھولکر دیکھا تو مٹی کی جگہ آٹا موجود تھا (یہ نماز جمعہ کی برکت تھی) اِس شخص نے دوبارہ سجدہ شکر ادا کیا۔ (یہ حکایت حدیث اربعین سے مختصر طور پر نقل کی گئی ہے)

روي ان موسى عليه السلام ذهب الى جبل بيت المقدس فرای قوما يعبدون الله تعالى بالجد والسعي فسألهم فقالوا نحن من امتك نعبد الله تعالى هنا منذ سبعين سنة بالجد والسعي لباسنا لباس الصبر وطعامنا نبات الارض وشرابنا ماء المطر ففرح موسى عليه السلام بذلك فاوحى الله تعالى اليه ياموسى لامة محمد صلى الله عليه وسلم يوم فيه ركعتان خير من هذا كله فقال يارب اي يوم هو قال يوم الجمعة فتمنى موسى عليه السلام ذلك اليوم فقال الله تعالى ياموسى يوم السبت لك ويوم الاحد لعيسى والاثنين للخليل ابراهيم والثلاثاء لزكريا والاربعا ليحيى والخميس لآدم والجمعة لمحمد ولامته فتعجب موسى عليه السلام من فضل هذه الامة (زبدة) عن النبي عليه السلام انه قال اتاني جبرائيل عليه السلام وفي كفه مرءاة بيضاء وقال هذه يوم الجمعة يعرضها عليك ربك لتكون لك عيدا ولامتك بعدك وفي وسط المرءاة نقطة فقلت ماهذه النقطة قال هي ساعة من اربع وعشرين ساعة فمن دعا الله تعالى في تلك الساعة استجاب الله دعاءه وهو سيد الايام (زبدة الواعظين) روي عن النبي عليه السلام انه قال اذا كان يوم الجمعة يبعث الله تعالى الملائكة على وجه الارض وفي ايديهم اقلام من ذهب وقراطيس من فضة يقفون على ابواب المساجد و يكتبون اسم من دخل المسجد

روایت ہے موسیٰ علیہ السلام جب کوہ بیت المقدس کیطرف گئے تو عابدونکی ایک جماعۃ دیکھی جو انتہا درجہ کی کوشش سے عبادت الٰہی مین مصروف تھی۔ احوال دریافت کیا۔ اُنھوں نے کہا ہم آپکی امت مین ہین اور ستر برس سے عبادت کر رہے ہین۔ صبر ہمارا لباس۔ گھاس ہماری خوراک اور آب باران ہمارا پانی ہے۔ حضرت موسیٰ بہت خوش ہوئے اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ اے موسیٰ امت محمدیہ کیلئے ایک خاص دن مقرر کیا گیا ہے۔ اُسمین دو رکعتین پڑھ لینی اِس ستر برس کی عبادت سے افضل ہین۔ حضرت موسیٰ نے کہا الٰہی کونسا دن ہے۔ ارشاد ہوا جمعہ کا۔ موسیٰ علیہ السلام نے اِس دن کے ملنے کی آرزو کی۔ حکم ہوا کہ ہفتہ تمہارے لئے ہے۔ اتوار حضرت عیسیٰ کیلئے۔ پیر حضرت ابراہیم کیلئے منگل حضرت زکریا کیلئے۔ بدھ حضرت یحییٰ کیلئے جمعرات آدم کیلئے۔ جمعہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اُنکی امت کیلئے۔ حضرت موسیٰ کو اِس اُمت کی فضیلت سے تعجب ہوا (زبدہ) پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جبرئیل ایک چمکتا ہوا آئینہ لیکر میرے پاس آئے اور یہ کہا کہ یہ جمعہ کا دن ہے اللہ تعالیٰ اسکی فضیلت آپکو عطا کریگا تاکہ آپکے لئے اور آپکی اُمت کے واسطے عید ہو جائے۔ اِس آئینہ مین ایک نقطہ موجود تھا۔ مینے اِسکا سبب پوچھا فرمایا یہ چوبیس ساعتون کی ایک ساعت ہے۔ اِس ساعت کی دعا اللہ تعالیٰ ضرور قبول کر لیتا ہے اور اِس دن کا نام سید الایام ہے (زبدۃ الواعظین) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ جمعہ کے دن اللہ تعالیٰ بہت سے فرشتونکو روئے زمین پر بھیجتا ہے اُنکے ہاتھونمین چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہین یہ فرشتے مسجدونکے دروازون پر کھڑے ہو کر آنے اور نماز پڑھنے والونکے نام لکھتے جاتے ہین۔

وصلے الجمعة فاذا فرغوا من الصلوۃ یرجعون الی السماء فیقولون یا ربنا کتبنا اسم من دخل
المسجد وصلے الجمعة فیقول اللہ تعالی یا ملائکتی وعزتی وجلالی انی قد غفرت لھم وما علیھم
شئ من ذنوبھم درۃ الناصحین المجالس قال علیہ السلام من راح الی الجمعة فی الساعة الاولی فکانما قرب
بدنة ومن راح فی الساعة الثانیة فکانما قرب بقرة ومن راح فی الساعة الثالثة فکانما قرب کبشا
ومن راح فی الساعة الرابعة فکانما اھدی دجاجة ومن راح فی الساعة الخامسة فکانما اھدی بیضة
فاذا خرج الامام الی المنبر طویت الصحف ورفعت الاقلام واجتمعت الملائکة عند المنبر یستمعون
الخطبة فمن جاء بعد ذلک فکانما جاء لحق الصلوۃ ویقال ان الناس یکونون فی
قربھم عند النظر الی وجہ اللہ تعالی علی قدر بکورھم الی الجمعة ولذا قیل اول بدعة احدثت
فی الاسلام ترک البکور الی الجمعة ولذا جاء فی الاثار ان الملائکة یتفقدون العبد اذا تاخر عن
وقت یوم الجمعة ویقولون اللھم ان کان ما اخرہ فقرا فاغنہ وان کان مرضا فاشفہ وان کان
شغلا ففرغہ لعبادتک وان کان لھوا فامل قلبہ الی طاعتک وکانت الطرق فی القرن الاول بعد الفجر
مملوۃ من الناس یمشون بالسرج ویزدحمون فیھا الی الجامع کایام العید حتی انقطع ذلک

پھر جب لوگ نماز سے فارغ ہو جاتے ہین تو فرشتے آسمان کیطرف چلے جاتے ہین اور یہ عرض کرتے ہین الٰہی
جتنے مسجد مین داخل ہوئے اور تمام نماز پڑھنے والون کے نام لکھ لئے ہین اللہ تعالی فرماتا ہی۔ فرشتو۔ مجھے اپنے
عزت وجلال کی قسم مینے اُن سب کو بخشدیا۔ اب اُنکے ذمہ کوئی گناہ نہین رہا (درۃ الناصحین المجالس) پیغمبر علیہ السلام فرماتے
ہین جو شخص پہلی ساعت مین نماز جمعہ کیلئے جاتا ہی اُسے اونٹ کی قربانی کا اور جو دوسری ساعت مین جاتا ہے
اُسے گائے کی قربانی کا۔ اور جو تیسری ساعت مین جاتا ہی اُسے دُنبے کی قربانی کا ثواب ملتا ہی اور جو چوتھی
ساعت مین جاتا ہی اُسے مرغ خیرات کرنیکا اور جو پانچوین ساعت مین جاتا ہی اُسے انڈا صدقہ کرنے کا اجر
دیا جاتا ہی پھر جب امام خطبہ کے لئے منبر کیطرف آتا ہی تو صحیفے لپیٹ دئے جاتے اور قلم اُٹھا لئے جاتے
ہین اور فرشتے ممبر کے قریب آکر خطبہ سنتے ہین اب جو شخص اسکے بعد آتا ہی وہ گویا صرف نماز کیلئے آتا ہی
بعض علما کا قول ہی کہ لوگ جمعہ کی نماز کو جسقدر سویرے جائینگے۔ علے حسب مراتب اُسیقدر اُن کو دیدار الٰہی
کے وقت قرب حاصل ہوگا۔ اسیلئے کہا گیا ہی کہ پہلی بدعت اسلام مین یہ نکلی کہ لوگون نے جمعہ کیلئے
سویرے جانا چھوڑ دیا۔ حدیث شریف مین آیا ہی کہ جب کوئی شخص جمعہ کا وقت ٹالدیتا ہی تو فرشتے اُسے
ڈھونڈا کرتے ہین اور یہ کہتے ہین الٰہی اگر فقر وفاقہ نے اُسے روکدیا ہی تو تو اُسے غنی کردے اور اگر بیمار ہی تو
شفا دے اور اگر وہ کسی کام مین رُکا ہوا ہی تو اُسے اپنی عبادت کیلئے فارغ کر اور اگر لہو ولعب مین مشغول ہے تو
اُسکے دلکو اپنی عبادت کی طرف مائل کر۔ قرن اول مین یہ حال تھا کہ فجر کے بعد جمعہ کی نماز مین جانیوالون سے تمام
رستے بھرے رہتے تھے اور لوگ روز عید کیطرح چراغ جلا جلا کر جامع مسجد کیطرف جایا کرتے تھے۔ اسکے بعد یہ طریقہ موقوف

سورة بسم الله الرحمن الرحيم التحريم

(یا ایها الذین امنوا قوا انفسکم) بترک المعاصی وفعل الطاعات (واھلیکم) بالنصح والتادیب وقرئ اھلوکم عطفا علی واو قوا فیکون انفسکم انفس القبیلین علی تغلیب المخاطبین ناراً وقودھا الناس والحجارۃ ناراً تتقد بھما اتقاد غیرھا بالحطب علیھا ملائکۃ تلی امرھا وھم الزبانیۃ (غلاظ شداد) غلاظ الاقوال شداد الافعال اوغلاظ الخلق اقویاء علی الافعال الشدیدۃ (لا یعصون اللہ ما امرھم) فیما مضی (ویفعلون ما یؤمرون) فیما یستقبل اولا یمتنعون عن قبول الاوامر والتزامھا ویؤدون ما یؤمرون بہ (قاضی بیضاوی زبدۃ الواعظین) روی عن النبی علیہ السلام انہ قال لیردن علی حوضی یوم القیمۃ اقوام ما اعرفھم الا بکثرۃ صلاتھم علی (شفاء شریف) وفی الخبران العبد اذا بکی من خشیۃ اللہ حتی خرج من عینیہ دموع خلق اللہ من تلک الدموع شجرۃ یقال لھا شجرۃ السعادۃ فاذا ھبت علیھا ریح الخوف والحزن خرج منھا صوت یقول واامتہ فیرد اللہ ذلک النداء الی رسولہ علیہ السلام فی قبرہ فیبکی لامتہ فیخلق اللہ من دموع عینیہ شجرۃ یقال لھا شجرۃ الشفاعۃ فاذا ھبت علیھا ریح النبوۃ والرسالۃ یخرج منھا صوت یقول واامتاہ فیرد اللہ ذلک الصوت علی السموات

سورہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم تحریم

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا الآیۃ مسلمانو۔ ترک معاصی اور فعل طاعات کے باعث اپنی جانونکو اور نصیحت وتادیب کے سبب اپنے گھر والونکو آگ سے بچاؤ۔ بعض قرأۃ مین اَھْلُوْکُمْ آیا ہی اس صورت مین ضمیر قُوْا پر عطف ہے اور انفس سے دونو قبیلونکی جانین مراد ہین اور مخاطبین کی تخصیص باعتبار تغلیب ہے اُس آگ کا ایندھن آدمی اور پتھر ہین جسطرح دنیوی آگ کا ایندھن لکڑیان وغیرہ ہین۔ اُسکے داروغہ یعنی زبانیہ ایسے فرشتے ہین جو سخت گو اور سخت فعل ہین یا بدخلق اور سخت افعال بجالانے پر قادر ہین۔ اُنھوںنے زمانہ ماضی مین احکام الٰہی کی نافرمانی نہین کی۔ اور آیندہ جو حکم ملیگا اُسے کر گزرینگے۔ یا یہ معنی ہین کہ وہ قبول حکم اور اُسکے التزام سے جان نہین چراتے اور جو حکم ملتا ہی اسے پورے طور پر بجالاتے ہین (زبدۃ الواعظین) پیغمبر علیہ السلام کا قول ہی بہت سے لوگ حوض کوثر پر مجھے ملین گے مین اُنکو صرف کثرت درود کے باعث پہچانونگا۔ (شفا) حدیث مین ہی جب خوف الٰہی کے باعث کسی شخص کی آنکھ سے آنسو جاری ہوتے ہین تو اللہ تعالیٰ اس سے ایک درخت پیدا کرتا ہی جسکا نام شجرۂ سعادت ہی پھر اسپر خوف وحزن کی ہوا چلتی ہی تو یہ آواز پیدا ہوتی ہے واامتاہ۔ یہ ندا حضور کے روضۂ مبارک تک پہنچتی ہے۔ آپ اپنی اُمت کے لئے روتے ہین ان آنسوون سے اللہ تعالیٰ ایک اور درخت پیدا کرتا ہی جسکا نام شجرۂ شفاعت ہی۔ اسپر جب نبوت ورسالت کی ہوا چلتی ہے تو یہ آواز آتی ہے واامتاہ۔ اللہ تعالیٰ اس آواز کو آسمانون تک پہنچا دیتا ہے

فتسمع الملائكة فيسجدون لله ويبكون ويتضرعون ويقولون ما استجابه فيسمع الله بكاءهم وتضرعهم فيقول يا ملائكتي ما يبكيكم فيقولون ربنا انت تعلم بكائنا وتضرعنا لامة محمد فيقول الله تعالى يا ملائكتي اشهدوا اني قد غفرت لمن بكى من خشيتي من امة محمد (حياة القلوب) قيل المراد من الناس هم الكفار والحجارة الجهال الذين لا يقبلون النصيحة والحجارة جمع الحجر على غير القياس والقياس فيه الاحجار كاروشجار جمع شجر (تفسير النسفي) وقيل المراد من الحجارة هي الاصنام التي عبدوها من الشجر والحجر كقوله تعالى انكم وما تعبدون من دون الله حصب جهنم انتم لها واردون وانما جعل التعذيب بها ليتحقق عند اهل الاصنام انها ليست بلا ثقة للعبادة وليرواذ لتها ومهانتها بعد اعتقادهم عزها وعظمتها وادخال الاصنام فيها لا لتعذيبها بل لتعذيب الكفار بها وما به العذاب لا يكون له العذاب كما قال الله تعالى يوم يحمى عليها في نار جهنم فتكوى بها جباههم الاية ادخلت الاموال في جهنم ليعذب بها مانع الزكوة والعذاب لاهل المال لا للمال من (تفسير النسفي) حكى ان زكريا عليه السلام كان اذا جلس للعظة يلتفت يمينا وشمالا فاذا لم ير ابنه يحيى عليه السلام ذكر آيات العذاب

ملائکہ یہ آواز سُنکر سجدہ کرتے روتے اور نہایت تضرع سے یہ کہتے ہیں کہ وہ امۃ محمد ہے اللہ تعالیٰ انکے گریہ وزاری کو سُنکر ارشاد فرماتا ہے۔ اے فرشتو کیوں روتے ہو۔ جواب دیتے ہیں الٰہی تو خوب جانتا ہے کہ ہمارا یہ رونا امت محمدیہ کے لئے ہی حکم ہوتا ہے۔ تم گواہ رہو کہ امت محمدیہ میں سے جو شخص میرے خوف سے رویگا۔ میں اُسکے گناہ معاف کر دونگا۔ (حیاۃ القلوب) بعض کا قول ہے آیت مذکورہ میں آدمیوں سے کفار اور پتھروں سے وہ جُہّال مراد ہیں جو نصیحت نہیں سنتے۔ حجارہ خلاف قیاس حجر کی جمع ہے قیاسًا احجار ہونی چاہئے چنانچہ شجر اور اشجار (تفسیر نسفی) بعض علماء کہتے ہیں پتھروں سے بت مراد ہیں جنکی پوجا ہوتی تھی خواہ پتھر کے ہوں یا لکڑی وغیرہ کے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اور خدا کے سوا تمہارے معبود سب جہنم کا ایندھن ہیں۔ تم اُسمیں داخل ہونیوالے ہو۔ بتونکو اسلئے دوزخ میں ڈالا جائیگا کہ پوجنے والونکو معلوم ہو جائے کہ بُت عبادت کے قابل نہ تھے یا اسلئے کہ وہ جن بتونکی عزت وعظمت کرتے تھے اپنی آنکھوں سے اُنکی ذلت دیکھ لیں۔ اِس سے بتوں کو نہیں بلکہ کافرونکو عذاب دینا مقصود ہے۔ کیونکہ جس شے سے عذاب دیا جاتا ہے وہ معذب نہیں ہوا کرتی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اُس دن سونے چاندی کو تپا کر زکوۃ نہ دینے والوں کی پیشانیوں پر داغ لگائے جائینگے مال کو جہنم میں ڈالنے سے مال کی نہیں بلکہ مال والوں کی تعذیب مقصود ہے (تفسیر نسفی) حکایت زکریا علیہ السلام وعظ فرماتے وقت دہنے بائیں دیکھکر آیت عذاب کا بیان کیا کرتے تھے۔ اگر ادھر اُدھر حضرت یحییٰ علیہ السلام نظر نہ آئے تو عذاب کا ذکر کر دیا۔

واذا راٰہ لم یذکر شیئا من اٰیات العذاب شفقۃ لابنہ لعدم تحملہ استماع النار فجلس یوما للعظۃ فنظر القوم ولم یر ابنہ لکثرۃ الناس وکان یحیی قد لف راسہ فی عباءۃ فی وسط الناس فذکر زکریا علیہ السلام اٰیات النار وھو یبکی فقال حدثنی جبرائیل علیہ السلام ان فی جھنم جبلا یقال لہ سکران وفی اصلہ وادیقال لہ غضبان خلق من غضب الرحمن وفی ذلک الوادی جباب من النار عمق کل جب مسیرۃ مائتی عام وفی تلک الجباب توابیت من النار وفی تلک التوابیت سلاسل واغلال فلما سمع یحیی علیہ السلام قام مسرعا وخرج وھو ینادی اٰہ من السکران اٰہ من الغضبان فوثب زکریا علیہ السلام وامرأتہ وخرجا فی اثرہ فلم یجداہ فرایا راعیا فقالا ھل رایت شابا کذا وکذا فقال لعلکما تطلبان یحیی قالا نعم قال ترکتہ فی عقبۃ وھو یقول لا اطعم طعاما ولا اشرب شرابا حتی اعلم منزلی فی الجنۃ ام فی النار فرایاہ وھو ینادی فقالت امہ یا ابنی بحق ما حملتک فی بطنی کذا وارضعتک من ثدیی کذا اقبل علینا واذھب معنا الی المنزل فاقبل فانطلق الی المنزل وقال لہ ابوہ ان لی الیک حاجۃ تنزع ھذہ المدرعۃ وتلبس ھذہ الجبۃ ففعل ذلک فطبخت لہ امہ مرقۃ من عدس فاکل فاخذہ النوم فنام فنودی فی نومہ یا یحیی وجدت دارا خیرا من داری وجارا

اور اگر اُن کو دیکھ لیا تو ذکر عذاب ترک فرما دیا۔ اِسکا باعث یہ تھا کہ حضرت یحییٰ ذکر عذاب نار سننے کی برداشت نہین رکھتے تھے۔ ایکدن آپنے اثنائے وعظ مین چارون طرف دیکھا مجمع کثیر مین حضرت یحییٰ نظر نآئے۔ حالانکہ یحییٰ چادر مین منہ ہات لپیٹے بیٹھے تھے۔ حضرت زکریا نے دوزخ کا ذکر شروع کیا۔ اور رونے لگے فرمایا۔ جبرئیلؑ نے مجکو خبر دی ہی کہ جہنم مین ایک پہاڑ ہی جسکا نام سکران ہی۔ اِس کے تلے مین غضبان نام ایک جنگل ہی جو خدا کے غضب سے پیدا ہوا ہے۔ اِس جنگل مین آگ کے کنوین ہین۔ ہر کنوین کی گہرائی دو سو برس کی راہ ہی۔ اِن کنوؤن مین آگ کے صندوق ہین۔ اِن صندوقون مین زنجیرین اور طوق ہین۔ یحییٰ علیہ السلام اتنا سُنکر جلدی سے کھڑے ہوگئے اور ہائے سکران ہائے غضبان کہتے ہوئے بھاگے۔ حضرت زکریاؑ اور اُنکی بیوی دونون یحییٰ کے پیچھے دوڑے کہین پتہ نہ لگا۔ ایک چرواہے سے پوچھا کہ تونے ایسی شکل صورت کا کوئی نوجوان آدمی دیکھا ہی۔ اُسنے کہا شاید تم یحییٰؑ کو پوچھتے ہو۔ کہا ہان۔ چرواہا بولا۔ وہ فلان گھاٹی مین پڑے یہ کہہ رہے ہین کہ جبتک جنت یا دوزخ مین اپنا ٹھکانا معلوم نکرلون گا دانہ پانی کچھ نہ کھاؤنگا۔ چنانچہ مان باپ دونون گئے اور یحییٰؑ کو اُسی گھاٹی مین پایا۔ مان نے کہا مین تمکو اپنے پیٹ مین رکھنے اور دودھ پلانے کا حق یاد دلاکر کہتی ہون کہ اِدھر آؤ اور ہمارے ساتھ گھر چلو۔ آپ اُنکے ساتھ ہولئے۔ باپنے کہا ہمین تمسے ایک کام ہی وہ یہ کہ چادر اُتار ڈالو اور یہ جُبہ پہن لو۔ یحییٰؑ نے پہن لیا۔ مان نے مسور کی دال کا شوربہ پکایا۔ حضرت یحییٰؑ کھا پیکر سو رہے۔ خواب مین ندا ہوئی کہ اے یحییٰ۔ تمکو ہمارے گھر سے بہتر گھر اور ہمارے ہمسایہ سے بہتر ہمسایہ ملگیا۔ آپ گھبرا کر اُٹھ کھڑے ہوئے

فقال يهوذا اعلى مهد حتى دخن وابنتكم علمت انكم تريدون هلاكي فقال زكريا عليه السلام هو ابني يعمل لنفسه لعله ينجو من النار فلما اشتدت عبادته اوحى الله تعالى الى زكريا عليه السلام ان قد حرمت عليكم النار ثم اطمأنت قلوبهم وازدادوا في عبادة الله كما قال الله تعالى في حقهم انهم كانوا يسارعون في الخيرات ويدعوننا رغبا ورهبا وكانوا لنا خاشعين (ذخرة العابدين) وروى في الخبر ان الله تعالى ارسل جبرائيل عليه السلام الى مالك خازن جهنم بان ياخذ من النار فياتي بها الى ادم عليه السلام حتى يطبخ بها طعامه فقال مالك يا جبرائيل كم تريد من النار قال جبرائيل عليه السلام قدر تمرة فقال مالك لو اعطيتك ما تريد لذابت سبع السموات وسبع الارضين من حرها فقال جبرائيل عليه السلام نصفها فقال مالك لو اعطيتك ما تريد لم ينزل من السماء قطرة ولم ينبت من الارض نبات ثم نادى جبرائيل عليه السلام الهي كم اخذ من النار قال الله تعالى خذ مقدار ذرة منها فاخذ مقدار ذرة وغسلها في سبعين نهر من انهار الجنة سبعين مرة ثم جاء بها الى ادم عليه السلام فوضعها على جبل شاهق من الجبال فذاب ذلك الجبل ورجعت النار الى مكانها وبقي دخانها في الحجارة الى يومنا هذا فهذه النار من دخان تلك الذرة فاعتبروا يا ايها الاخوان (دقائق الاخبار)

اور یہ کہا کہ میری چادر دیدو اور اپنا جبّہ لے لو۔ معلوم ہوا ہی کہ تم میری ہلاکت چاہتے ہو۔ زکریا علیہ السلام بولے کہ میرے بیٹے کو چھوڑدو اور اسے اپنے لئے نیک عمل کرنے دو۔ امید ہی کہ یہ دوزخ سے نجات حاصل کریگا۔ پھر جب آپ نے بہت سخت عبادت کی اللہ تعالیٰ نے حضرت زکریاؑ پر وحی بھیجدی کہ ہم نے تم سب پر آگ کو حرام کردیا ہی۔ اسوقت سب کو دلی اطمینان حاصل ہوگیا۔ اور تمام خاندان پہلے سے زیادہ عبادت کرنے لگا۔ اللہ تعالیٰ انکی بابت ارشاد فرماتا ہی کہ یہ لوگ نیکیوں کی طرف دوڑتے اور رغبت و خوف کے باعث ہمیں پکارا کرتے۔ اور ہمارے سامنے جھکے رہتے تھے (ذخرۃ العابدین) حدیث میں ہی اللہ تعالیٰ نے جبریل ع کو دوزخ کے داروغہ مالک کے پاس اسلئے بھیجا کہ آدمؑ کے لئے کھانا پکانے کے واسطے آگ لے آئیں مالک نے کہا کس قدر آگ چاہیئے۔ جبریلؑ نے فرمایا ایک کھجور کے موزن۔ مالک نے کہا اگر اسقدر دیدوں تو مارے گرمی کے ساتوں آسمان اور زمینیں پگھل کر رہجائیں۔ حضرت جبریلؑ بولے اچھا اس سے آدھی۔ مالک نے جوابدیا۔ آدھی دیدوں تو نہ آسمان سے کبھی بوند برسے اور نہ زمین سے کسی قسم کی روئیدگی پیدا ہو۔ جبریلؑ نے ندا کی کہ الٰہی کتنی آگ لے لوں۔ حکم ہوا ایک ذرہ کی برابر۔ چنانچہ جبریلؑ نے ذرہ بھر آگ لیکر بہشت کی ستر نہروں میں اُسے ستر مرتبہ دھویا۔ پھر آدمؑ کے پاس لائے اور ایک اونچے پہاڑ پر رکھدیا۔ پہاڑ فورًا پگھل گیا۔ اور آگ اپنی جگہ چلی گئی۔ مگر اُس کا دھواں پتھروں میں آجتک موجود ہے۔ اور یہ آگ اُس ذرہ کے دُہوئیں سے پیدا ہوئی ہے۔ بھائیو عبرت کا مقام ہے (دقائق الاخبار)

قال النبي علیه السلام ان اهون اهل النار عذابا ان یعذب الرجل وله نعلان من النار یغلی منهما دماغه کانه مرجل علی جمر یشتعل منه لهب النار ویخرج حشاء بطنه من قدمیه انه یری من اشد اهل النار عذابا وهو من اهون اهل النار (دقائق الاخبار) حکی عن منصور بن عمار انه قال کنت اطوف فی سکة من سکک الکوفة فی لیلة مظلمة فسمعت صوتا فی منزل من منازلها یقول الٰهی بعزتك وجلالك لا تنظر الی معصیتی واغفر ذنبی واقبل عذری فان لم تقبل عذری فکیف یکون حالی فلما سمعت هذا قرأت هذه الاٰیة یا ایها الذین اٰمنوا قوا انفسکم الاٰیة فسمعت صوتا وحرکة شدیدة ثم سکنت الحرکة فلم اسمع بعدها اثر الحیاة فمضیت فلما اصبحت رجعت من الطریق الذی جئت منه فرأیت القوم فی ذلك المکان یبکون وعجوز تبکی وهی ام المیت تقول لا یجازی الله قاتل ابنی خیرا وهو من تلاٰیة العذاب وهو قائم یصلی فی المحراب فلما سمعها لم یحتمل قلبه حتی صاح وخر میتا فلما سمعت هذا وکنت مغتما رایته تلك اللیلة فی المقام العالی فقلت له ما فعل الله بك قال فعل بی ما فعل بشهداء احد وبدر قلت فکیف هذا قال لانهم قتلوا بسیف الکفار وانا قتلت بسیف الملك الغفار (مشکوة الانوار)

پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ دوزخ مین سب سے ہلکا عذاب یہ ہی کہ آدمی کے پانوین آگ کی جوتیان پہنادی جائینگی۔ لیکن اس سے بھیجا کھدکھد پکنے لگیگا۔ گویا دہکتے انگارونپر ہنڈیا رکھی ہی اور اُس شخص کی انتڑیان وغیرہ قدمون کے رستے نکل پڑینگی اور وہ اِس ہلکے عذاب کو اپنے لئے نہایت سخت خیال کریگا (دقائق الاخبار) حکایت منصور بن عمار کہتے ہین کہ مین اندھیری رات مین کوفہ کی ایک گلی کا چکر لگا رہا تھا ناگاہ ایک گھر سے یہ آواز آئی۔ کہ الٰہی تجھے اپنی عزت وجلال کی قسم میرے گناہونکو نہ دیکھ اور خطاؤنکو معاف کردے میری توبہ قبول کر۔ اگر قبول نکریگا تو میرا کیا حال ہوگا۔ مینے یہ سُنکر مذکورہ بالا آیت یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَکُمْ الآیۃ پڑھ دی۔ اسکے بعد مین نے ایک آواز اور سخت حرکت محسوس کی۔ یہ حرکت تھوڑی دیر مین جاتی رہی مجھے خیال ہوا کہ شاید گھر والا مرگیا۔ چونکہ رات کا وقت تہا مین اپنے گھر کیطرف چلدیا علی الصباح اُسی گلی مین آکر کیا دیکھتا ہون کہ اُس مکان مین بہت لوگ بیٹھے رو رہی ہین اور ایک بڑھیا (مرنیوالے کی ماں) رو رو کر یہ کہتی جاتی ہی کہ خدا اُسکا بُرا کرے جسنے آیت عذاب سناکر میرے بیٹے کو مار ڈالا۔ وہ تو محراب مین کھڑا نماز پڑھ رہا تھا۔ اِس آیت کو سُنکر تحمل نکرسکا چیخ کر گر پڑا۔ اور گرتے ہی جان دیدی۔ مجھے یہ سُنکر نہایت غم ہوا۔ رات کو خواب مین دیکھتا ہون کہ وہ شخص ایک بلند مقام مین ہی مینے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا؟ جواب دیا وہ معاملہ کیا جو شہدائے اُحد وبدر کے ساتھ کیا تھا۔ مین نے پوچھا اِس کا کیا سبب۔ کہا وہ کفار کی تلوار سے قتل ہوئے تھے مین غفار کی تلوار سے مارا گیا ہون۔ (مشکوۃ الانوار)

وروى عن عبد الله بن جابر رضي الله عنه عن النبي عليه السلام انه قال ان في النار حيات وعقارب مثل اعناق الابل فتلسع احدكم لسعة يجد حرارتها اربعين خريفا (رقائق الاخبار) حكى ان شيخا كان يمشي على شط نهر فرأى صبيا يتوضأ وهو يبكي فقال الشيخ يا صبي ما يبكيك فقال الصبي قرأت القرآن حتى جاءت هذه الاية يا ايها الذين آمنوا قوا انفسكم الاية فخفت ان يلقيني الله في النار قال الشيخ يا صبي انت معصوم فلا تخف انك لا تستحق النار فقال الصبي يا شيخ انت عاقل الا ترى ان الناس اذا اوقدوا نار الحاجتهم وضعوا اولا صغار الحطب ثم وضعوا الكبير فبكى الشيخ بكاء شديدا وقال ان الصبي اخوف منا من النار فكيف يكون حالنا فاعتبروا يا اولي الالباب لم لا تبكي على نفسك المرهونة بالنار والموت راكب على عنقك والقبر منزلك والقيامة موقفك والخصماء اقوياء والقاضي الجبار والمنادي جبرائيل والسجن جهنم والسجان الزبانية وانت لا تصبر على حر الشمس فكيف تصبر على حر النار ولا تصبر على لدغ البراغيث فكيف تصبر على لسع الحيات والعقارب (جامع الجوامع) روي انه عليه السلام قال سمعت ليلة المعراج دويا فقلت لجبرائيل يا جبرائيل ما هذا الدوي قال حجر القي في السعير منذ سبعين خريفا والان انتهى الى قعرها

عبد اللہ بن جابر پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا دوزخ میں اونٹ کی گردن کے برابر سانپ بچھو موجود ہیں۔ ان کے صرف ایکبار ڈسنے کی جلن چالیس برس تک رہیگی (رقائق الاخبار)

حکایت ایک شیخ نہر کے کنارے چلے جارہے تھے کسی لڑکے کو دیکھا کہ وضو کرتے ہیں روتا جاتا ہے اس کا سبب پوچھا لڑکے نے کہا کہ قرآن پڑھتے وقت جب یہ آیت آئی یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ تو میں ڈر گیا کہ اللہ تعالیٰ کہیں مجھے دوزخ میں نہ ڈالدے شیخ بولے کہ صاحبزادے تو ابھی معصوم ہے اسکا خوف نکر۔ تجھے دوزخ سے کیا سروکار۔ لڑکے نے جواب دیا کہ اے شیخ تم تو بڑے عقلمند ہو کیا یہ نہیں جانتے کہ آگ سلگاتے وقت پہلے چھوٹی چھوٹی کھپٹیاں ڈالا کرتے ہیں شیخ یہ سنکر بہت روئے اور یہ کہا کہ لڑکا ہم سے زیادہ دوزخ کا خوف رکھتا ہے۔ اب یہ کہئے کہ ہمارا کیا حال ہوگا عقلمند و سخت عبرت کا مقام ہے۔ اے شخص تو اپنی حالت پر کیوں نہیں روتا حالانکہ تیرا نفس دوزخ کا اسیر موت تیری گردن پر سوار۔ قبر تیرا گھر۔ قیامت تیرا موقف۔ مدعی زبردست۔ قاضی خدائے جبار۔ منادی جبرائیل قیدخانہ دوزخ۔ داروغہ زبانیہ۔ تجھسے سورج کی ذراسی گرمی نہیں جھیلی جاتی دوزخ کی آگ کیونکر جھیلی جائے گی۔ تو پسو کھٹمل کاٹنے کی برداشت نہیں کرسکتا۔ سانپ بچھووں کے ڈسنے کو کیونکر سہاریگا (جامع الجوامع) پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں۔ میں نے معراج کی رات ایک آواز سنی اور جبرئیل سے اسکی بابت سوال کیا۔ فرمایا ستر برس ہوئے جہنم میں ایک پتھر ڈالا گیا تھا آج تہ میں پہنچا ہے

كما قال ابو هريرة رضي الله عنه كنا مع رسول الله عليه السلام فسمعنا صوتا مع الهيبة والشدة قال رسول الله عليه السلام اتدرون ما هذا قلنا الله ورسوله اعلم قال حجر ارسل في جهنم منذ سبعين عاما والآن انتهى الى قعرها (زبدة الواعظين) وحكي ان عابدا عبد الله تعالى مدة ثم يوما من الايام توضأ وصلى ركعتين ورفع راسه ويده فقال الهي تقبل مني فنادى مناد من قبل الرحمن لا تنطق يا ملعون فان طاعتك مردودة فقال العابد لم ذلك يا رب قال المنادي ان امرأتك فعلت فعلا مخالفا لامري وانت راض عنها فجاء العابد وسأل عن حالها فقالت ذهبت الى مجلس لغو وسمعت اللعب وتركت الصلوة فقال العابد انت طالق مني فاني لا اقبلك ابدا فطلق امرأته وتوضأ وصلى ركعتين ثم رفع رأسه ويده وقال اللهم تقبل مني فنودي الآن قد قبلت طاعتك (رعيون) روي عن علي كرم الله وجهه انه قال قال عليه السلام تعوذوا بالله من جب الحزن قيل يا رسول الله وما جب الحزن قال واد في جهنم تتعوذ جهنم منه كل يوم سبعين مرة اعده الله تعالى للقراء المرائين (زبدة الواعظين) قال منصور بن عمار بلغني ان لمالك خازن النار ايدي بعدد اهل النار مع كل رجل يد تقيمه وتقعده وتغل بسلسلة فاذا نظر الى النار اكل بعضها بعضا من خوف مالك

ابو ہریرہ فرماتے ہین ایکبار ہم پیغمبر علیہ السلام کے ساتھ تھے ناگاہ ایک نہایت سخت آواز سنائی دی حضور نے فرمایا۔ تمہین اس آواز کا سبب معلوم ہی۔ ہمنے عرض کیا کہ خدا اور اُسکا رسول ہی خوب جانتا ہی۔ ارشاد ہوا کہ ستر برس ہوئے جہنم کیطرف ایک پتھر لڑکا یا گیا تھا آج اُسکی تہ مین پہنچا ہے (زبدۃ الواعظین) حکایت ایک عابد نے جو مدتون سے عبادت کر رہا تھا ایکدن وضو کیا اور دو رکعتین پڑھین پھر سر اور ہات اُٹھا کر یہ دعا مانگی کہ الٰہی میری عبادت قبول کر غیب سے ندا آئی اے ملعون خاموش تیری طاعت نامقبول ہی۔ عابد نے کہا۔ اسکا کیا سبب۔ جواب ملا کہ تیری گھر والی نے فلان کام ہماری مرضی کے خلاف کیا۔ اور تو اُس سے رضا مند رہا عابد نے گھر آکر عورت سے پوچھا۔ کہنے لگی کہ ایکدن نامشروع محفل مین جاکر مین نے لہو و لعب کی باتین سُنی تھین اور اس مشغلہ مین میری نماز جاتی رہی تھی۔ عابد نے کہا جا۔ مین نے طلاق دی۔ مین تجکو کبھی قبول نکرونگا چنانچہ طلاق کے بعد اُسنے پھر وضو کرکے دو رکعتین پڑھین اور ہاتہ اُٹھا کر دعا کی کہ الٰہی میری عبادت قبول کر ندا آئی کہ اب قبول ہوگئی (عیون) حضرت علی پیغمبر خدا سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا جُب الحزن سے خدا کی پناہ مانگو۔ لوگون نے عرض کیا حضور جب الحزن کیا چیز ہی۔ فرمایا دوزخ مین ایک وادی ہی جس سے خود دوزخ ستر بار روز پناہ مانگتی ہی یہ ریاکار علماء و حفاظ کیلئے تیار ہی (زبدۃ الواعظین) منصور بن عمار کہتے ہین کہ مالک دوزخ کو حسب تعداد اہل جہنم ہات دیے گئے ہین۔ یا ایک ایک شخص کو ایک ایک ہاتھ سے اُٹھائے بٹھائینگے اور طوق وغیرہ پہنائینگے اور جب دوزخ کی طرف نگاہ کرینگے تو اُسکے خوف سے آگ کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو کھا جائے گا۔

وحروف البسملة تسعة عشر وعدد الزبانية كذلك سموا بذلك لانهم يعملون بارجلهم كما يعملون بايديهم
فياخذ الواحد منهم عشرة الاف من الكفار بيد واحدة وعشرة الاف باخرى برجليه عشرة الاف بيد الاخرى
ويأخذ بالرجل الاخرى كذلك فيعذب اربعين الف كافر مرة واحدة بما فيه من قوة وشدة احدهم
مالك خازن النار وثمانية عشر مثلهم رؤساء الملائكة تحت كل ملك منهم من الخزنة ما لا يحصى
عددهم الا الله اعينهم كالبرق الخاطف واسنانهم كبياض قرن البقر وشفاههم تمس اقدامهم يخرج لهب النار
من افواههم ما بين كتفي كل واحد منهم مسيرة سنة واحدة لم يخلق الله في قلوبهم من الرحمة والرأفة مقدار
ذرة يهوي احدهم في بحار النار مقدار اربعين سنة فلا تضره النار لان النور اشد من حر النار نعوذ بالله
من النار فيقول مالك للزبانية القوهم في النار فاذا القوهم في النار نادوا باجمعهم لا اله الا الله فترجع
عنهم النار فيقول مالك يا نار خذيهم فتقول النار كيف اخذهم وهم يقولون لا اله الا الله فيقول مالك
نعم بذلك امر رب العرش العظيم فتاخذهم فمنهم من يوخذ الى قدميه ومنهم من يوخذ الى ركبتيه ومنهم من
يوخذ الى سرته ومنهم من يوخذ الى حلقه فاذا هوت النار الى الوجوه يقول مالك لا تحرقي وجوههم
فطالما سجدوا للرحمن ولا تحرقي قلوبهم فطالما عطشوا من شدة رمضان (دقائق الاخبار)

بسم اللہ کے اُنیس حرف ہیں اور علی ہذا القیاس زبانیہ اُنیس فرشتے جو دوزخ کے موکل ہیں۔ انکو
زبانیہ اسلئے کہا گیا کہ پاؤں سے ہاتھوں کا کام لے سکتے ہیں۔ ایک ایک فرشتہ دس ہزار کافروں کو ایک ہاتھ
میں دس ہزار کو دوسرے ہاتھ میں علی ہذا القیاس دس ہزار کو ایک پاؤں میں دس ہزار کو دوسرے پاؤں میں لے کر
آن واحد میں چالیس ہزار کافروں کو داخل عذاب کر سکتا ہے انمیں ایک کا نام مالک یعنی خازن نار ہے اسکے
سوا اٹھارہ اور ہیں۔ یہ فرشتوں کے سردار ہیں۔ ایک ایک کے ماتحت اور بیشمار فرشتے ہیں جنکی تعداد خدا کے
سوا کوئی نہیں جانتا انکی آنکھیں گویا چمکتی بجلی دانت بیل کے سینگ کیطرح سفید۔ ہونٹ تا بقدم منہ سے
آگ کی لپیٹ نمودار۔ دونو مونڈھوں میں ایک سال کی مسافت کا فاصلہ۔ اللہ تعالی نے انکے دلوں میں ایک ذرہ
برابر بھی رحم نہیں پیدا کیا آگ کے دریا میں چالیس سال کا ایک غوطہ لگائیں تو ذرا تکلیف نہو کیونکہ نور میں
نار سے زیادہ حرارت ہے نعوذ باللہ من النار۔ محشر کے دن مالک زبانیہ کو حکم دیگا کہ گنہگاروں کو دوزخ
میں ڈالدو۔ چنانچہ ڈالدے جاینگے اسوقت تمام گنہگار لا الہ الا اللہ کہیں گے آگ پرے سرک
جائیگی۔ مالک کہیگا اے آگ انکو پکڑ لے۔ جواب دیگی کہ یہ تو لا الہ الا اللہ کہہ رہے ہیں۔ کیونکر حملہ کروں مالک
کہیگا خدا کا یہی حکم ہے چنانچہ آگ سب کو پکڑ لیگی۔ لیکن بعض کو قدموں تک لگیگی بعض کو گھٹنوں تک
بعض کو ناف تک۔ بعض کو گلے تک۔ پھر جب منہ کا ارادہ کریگی تو مالک کہے گا کہ انکے چہرے اور
دل جلا دینے کا حکم نہیں ہے۔ کیونکہ انہوں نے چہرے زمین پر رکھکر خدا کے لئے سجدے کئے
ہیں۔ اور انکے دلوں نے شدت کے رمضان میں پیاس کی تکلیف اٹھائی ہے (دقائق الاخبار)

سورة بسم الله الرحمن الرحیم

(یا ایها الذین امنوا توبوا الی الله توبة نصوحا) بالغة فی النصح وهو صفة التائب فانه
ینصح نفسه بالتوبة وصفت به علی الاسناد المجازی مبالغة او فی النصاحة وهی الخیاطة
کانها تنصح ما خرق الذنب (عسی ربکم ان یکفر عنکم سیئاتکم ویدخلکم جنات تجری من
تحتها الانهار) ذکر بصیغة الاطماع جریا علی عادة الملوک واشعارا بانه تفضل والتوبة
غیر موجبة وان العبد ینبغی ان یکون بین الخوف والرجاء ویوم لا یخزی الله النبی ظرف
لیدخلکم والذین امنوا معه عطف علی النبی احماد الهم وتعریضا لمن ناواهم وقیل مبتدأ
خبره (نورهم یسعی بین ایدیهم وبایمانهم) ای علی الصراط یقولون اذا طفی نور
المنافقین (ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انک علی کل شئ قدیر) وقیل
تتفاوت انوارهم بحسب اعمالهم فیسالون اتمامه تفضلا (قاضی) عن
النبی علیه السلام انه قال من صلی علی یوم الجمعة مائة مرة جاء یوم القیٰمة ومعه
نور لو قسم ذلک النور بین الخلائق کلهم لوسعهم (زبدة الواعظین)

تحریم

سورة بسم الله الرحمن الرحیم

یٰاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا تُوۡبُوۡۤا اِلَی اللّٰہِ تَوۡبَۃً نَّصُوۡحًا مسلمانو۔ خدا کیطرف جھک کر خالص دل سے توبہ کرو۔ یہان
نصوح جو فی الواقع تائب کی صفت ہی بطور مجاز توبہ کی صفت کردیگئی ہی۔ یا نصوح نصاحت بمعنی خیاطت سے
لیا گیا ہی۔ چونکہ توبہ گناہ کے رخنے اور ٹوٹے پھٹے کو سی دیتی ہی اسلئے اُسے نصوح کہا گیا قریب ہے کہ تمہارا
پروردگار تمسے تمہارے گناہ دور کردے اور تمکو ایسے جنتو نمین پہنچادے جنکے نیچے نہرین پڑی بہ رہی
ہین جمع کے صیغے حسب عادت شاہانہ وارد ہوئے ہین اور اس بات کی تنبیہ کیلئے لائے گئے ہین گناہ کو
دور کرکے جنتو نمین داخل کردینا صرف انعام الٰہی ہی۔ توبہ اسکے لئے موجب نہین ہوسکتی۔ اور ادہر بھی
اشارہ ہی کہ بندہ کو خوف و رجا کے مابین رہنا چاہیے یَوۡمَ لَا یُخۡزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ الاٰیۃ اُسدن اللہ تعالی نبی اور
ایمان والونکو رسوا نکریگا یوم۔ لفظ یدخلکم کا ظرف ہے اور والذین امنوا نبی پر معطوف۔ اس سے نبی اور
مومنین کی عزت اور اُنکے مخالفون پر تعریض مقصود ہی بعض نے اس آیت کو مبتدا اور آیندہ آیت کو اسکی خبر کہا ہی
نُوۡرُهُمۡ یَسۡعٰی الاٰیۃ انکا نور اُنکے آگے اور دہنی طرف دوڑتا ہوگا۔ یعنی پلصراط پر اُنکا نور اُنکے ہمراہ رہیگا۔ اور جب
منافقونکا نور جاتا رہیگا تو مومن یہ کہینگے رَبَّنَاۤ اَتۡمِمۡ لَنَا نُوۡرَنَا الاٰیۃ الٰہی ہمین کامل نور عطا کر۔ اور ہماری مغفرت فرما
دے۔ تو ہر شے پر قادر ہی۔ بعض کا قول ہی کہ اُسدن حسب تفاوت اعمال مومنونکا نور کم و بیش ہوگا اسلئے
کمی والے اُسکے فضل سے تمام نور کی دعا کرینگے (بیضاوی) پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین جسنے جمعہ کے دن مجھپر سو مرتبہ
درود بھیجا وہ قیامت کے دن اسقدر نور لیکر آئیگا کہ اگر ساری مخلوق مین تقسیم کردیا جائے تو سب کو کافی ہو (زبدۃ الواعظین)

وعن النبي عليه السلام انه قال التوبة على الذنب كالصابون على الثوب قيل تمام التوبة
يحصل بثمانية اشياء الندم على ما سلف من الذنب وقضاء الفرائض ورد المظالم واستحلال
الخصوم وان تعزم على ان لا تعود وان تربي نفسك في طاعة الله كما ربيتها في المعصية وان تذيقها
مرارة الطاعات كما اذقتها حلاوة المعاصي واصلاح الماكول والمشروب (موعظة) روي عن عبد الله
ابن مسعود رضي الله عنه انه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتدرون من التائب
قلنا الله ورسوله اعلم قال عليه السلام من تاب ولم يتعلم العلم فليس بتائب ومن تاب
ولم يزد في العبادة فليس بتائب ومن تاب ولم يرد الخصماء فليس بتائب ومن تاب ولم يغير
لباسه وزينته فليس بتائب ومن تاب ولم يبدل اصحابه فليس بتائب ومن تاب ولم يغير
خلقه فليس بتائب ومن تاب ولم يطو فراشه وبساطه فليس بتائب ومن تاب ولم يتصدق
اي ولم يتصدق بفضل ما في يده فليس بتائب فاذا استبان من العبد هذه الخصال فهو تائب حقا وعن النبي
عليه السلام انه قال اذا قال العبد اني اخاف من النار ولم يكف عن الذنوب فهو كذاب عند الله غير تائب واذا قال
العبد اني اشتاق الى الجنة ولم يعمل لها فهو كذاب غير تائب واذا قال العبد اني احب النبي عليه السلام من غير اتباع
السنة فهو كذاب غير تائب واذا قال العبد اني اشتاق الى معانقة الحور ولم يقدم لها مهرا فهو كذاب غير تائب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین گناہ کے لئے توبہ ایسی ہی جیسا کپڑے کے لئے صابن۔
بعض علما کا قول ہی کہ توبہ کا کمال آٹھ چیزون سے حاصل ہوتا ہی (۱) گزشتہ گناہون پر ندامت (۲) ادائے
فرائض (۳) رد حقوق (۴) مدعیون سے انکے حقوق کی معافی (۵) ترک عزم گناہ (۶) طاعات الٰہی مین نفس کی تربیت
(۷) نفس کو طاعت کی تلخی کا اسیطرح عادی کرنا جسطرح گناہون کے مزے کا عادی کیا تھا (۸) اصلاح اکل و شرب (موعظہ)
عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کیا تمہین تائب کی حقیقت معلوم ہی ہمنے کہا خدا اور اسکا
رسول ہی خوب جانتا ہی۔ فرمایا جس نے توبہ کی اور علم نہ پڑھا وہ تائب نہین جسنے توبہ کی اور زیادہ عبادت نکرسکا
وہ تائب نہین۔ جسنے توبہ کی اور جھگڑون سے الگ نہوا وہ تائب نہین جسنے توبہ کی اور اپنے لباس و دنیوی زینت
کو نچھوڑا وہ تائب نہین جسنے توبہ کی اور اپنے دوست نہ بدلے وہ تائب نہین۔ جسنے توبہ کی اور اخلاق درست
نہ کئے وہ تائب نہین۔ جسنے توبہ کی اور اپنا بستر معصیت نہ لپیٹا وہ تائب نہین۔ جسنے توبہ کی اور حاجت سے زائد
مال کو خیرات نکیا وہ تائب نہین۔ بندہ سے جب یہ افعال ظاہر ہونے لگین تو اس کو سچا تائب سمجھنا
چاہئے۔ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین کہ جو شخص دوزخ سے ڈرے اور گناہ نچھوڑے وہ خدا کے نزدیک
جھوٹا ہے تائب نہین ہو سکتا۔ اور جو یہ کہے کہ مین جنت کا مشتاق ہون مگر اسکے لائق عمل نکرے وہ جھوٹا
ہی تائب نہین۔ اور جو یہ کہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست رکھتا ہون مگر آپکا اتباع نکرے وہ
جھوٹا ہی تائب نہین اور جو یہ کہی کہ مین حورون سے نکاح کرنا چاہتا ہون مگر انکے مہر کا فکر نکرے وہ جھوٹا ہی تائب نہین

ان التائب حبیب الله وحبیب رسول الله کما قال الله تعالیٰ ان الله یحب التوابین ویحب المتطهرین (زبدة الواعظین) عن ابن عباس رضی الله عنه انه قال التوبة النصوح الندم علی ما مضی والاقلاع فی الحال عنه والعزم ان لا یعود ابدا وقال الله تعالیٰ (انما التوبة) ای الرجوع عن المعاصی (علی الله) علی لیس للایجاب کما قال المعتزلة لانه لا وجوب علی الله فی شیئ بل بمعنی عند (للذین یعملون السوء) ای المعصیة (بجهالة ثم یتوبون من قریب) ای بزمان قریب قبل حضور سکرات الموت (فاولئك یتوب الله علیهم) ای یقبل توبتهم ولذا قال علیه السلام التائب من الذنب کمن لا ذنب له (وکان الله علیما حکیما) عالما باهل التوبة حاکما بقبولها وقال علیه السلام ان الله یقبل التوبة من العبد ما لم یغرغر قبل توبته (مصابیح) والغرغرة تردد الروح فی الحلق فقرب الموت لا یمنع قبول التوبة ما لم یعاین احوال الآخرة وفیها لا تقبل توبة المسوفین والمنافقین کما لا یقبل ایمان الکافرین حال الباس کایمان فرعون کما قال الله تعالیٰ (ولیست التوبة) ای لا یقبل الله التوبة (للذین یعملون السیئات) ای الذنوب غیر الشرك (مصرین علیها) (حتی اذا حضر احدهم الموت)

تائب خدا اور اسکے رسول کا دوست ہوا کرتا ہی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ خدا توبہ کرنیوالوں اور پاک لوگوں کو دوست رکھتا ہی (زبدۃ الواعظین) ابن عباسؓ فرماتے ہین گزشتہ گناہو نپر ندامت بالفعل گناہوں سے اجتناب۔ اور آئندہ عدم ارتکاب کے عزم کو توبۃ النصوح کہتے ہین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ الآیۃ یعنی اللہ کے نزدیک گناہوں سے پھر آنا اُن لوگوں کے لئے ثابت ہے جو نادانی سے کوئی برا کام کر بیٹھے ہین (لفظ علی وجوب کے لئے نہین جیسا کہ معتزلہ نے خیال کیا ہے بلکہ عند کے معنوں مین مستعمل ہوا ہی) پھر جلدی سے توبہ کر لیتے ہین یعنی سکرات موت سے پہلے تائب ہو جاتے ہین۔ خدا ایسوں کی توبہ قبول کر لیتا ہے (اسی لئے پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین کہ تائب ایسا ہو جاتا ہی گویا اُسنے کوئی گناہ ہی نہین کیا۔) اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے واقف اور قبولیت توبہ پر حاکم ہے رسول خدا کا قول ہی کہ گلے مین گھنگرو بولنے سے پہلے اللہ تعالیٰ توبہ قبول کر لیتا ہے (مصابیح) مطلب یہ ہی کہ جبتک احوال آخرت نظر نہ آئین قرب موت قبول توبہ سے مانع نہین ہوتا۔ البتہ توبہ کے بارہ مین آجکل کرنے والوں اور منافقونکی توبہ قبول نہین اسی طرح نزع کے وقت کافروں کا ایمان لانا غیر مقبول ہے جیسا کہ فرعون کا ایمان غیر مقبول رہا۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ الآیۃ۔ یعنی خدا اُن کی توبہ قبول نہین کرتا جو شرک کے سوا اور گناہوں پر اڑے رہتے ہین اور جب موت کا وقت آجاتا ہے۔

ى وقع في سكرات الموت سمى علامات الموت فلان التوبة تقبل بالعلامات لان فيها لا يظهر
احوال الآخرة (قال اني تبت الآن من ذنوبي يعني لا تقبل التوبة عنه لانه حالة الياس من
الاختيار (ولا الذين اي لا يقبل ايمان الذين (يموتون وهم كفار) كما لا يقبل ايمانهم بعد
البعث او في القبر (اولئك اعتدنا لهم عذابا اليما) قال صاحب الكشاف سوّى هذه الآية بين
الذين سوّفوا توبتهم الى ان حضرهم الموت وبين الذين ماتوا على الكفر في انهم لا توبة لهم قال عليه
السلام هلك المسوفون والمسوف هو الذي يقول سوف اتوب وكذا قال الله تعالى (بل
يريد الانسان ليفجر امامه) يعني ذنوبه ويؤخر توبته قال عليه السلام اذا تاب المؤمن كتب الله تعالى
له بكل يوم مر عليه في فسقه عبادة سنة واعطاه ثواب شهيد ويتوج يوم القيمة بالف تاج ويفتح له في قبره
باب الى الجنة ويقوم يوم القيمة ملك عن يمينه وملك عن شماله وملك من بين يديه وملك من خلفه
يبشرونه بالجنة قال عليه السلام اذا مات شاب تائب يرفع الله العذاب عن مقابر المسلمين اربعين عاما
بكرامته على الله خالصة (حكي) انه دخل عمر بن الخطاب على النبي عليه السلام وهو يبكي فقال له ما يبكيك
يا عمر فقال يا رسول الله ان في الباب شابا قد احرق فؤادي بكاؤه فقال عليه السلام ادخله علي

یعنی علامات موت کے بعد سکرات موت طاری ہو جاتے ہیں۔ یہ اسلئے کہا گیا کہ علامات موت کے وقت توبہ
قبول ہو جاتی ہی کیونکہ اسوقت احوال آخرۃ نظر نہیں آیا کرتے تو یہ کہتے ہیں کہ اب ہم توبہ کی کیونکہ یہ جاتا رہا ہے
جو مرتبہ اختیار سے گزر گئی ہی اور نہ اُنکی توبہ قبول ہوتی ہی جو کفر کی حالت میں مرجاتے ہیں یعنی کافروں کی توبہ قبر یا
حشر میں قبول نہوگی ہمنے ایسوں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہی۔ صاحب کشاف کہتے ہیں کہ اس آیت
نے اُن لوگوں کو جو حالت نزع تک توبہ کو مؤخر کرتے ہیں اور اُنکو جو کافر ہو کر مرتے ہیں عدم قبولیت توبہ کے
حکم میں برابر کر دیا ہی۔ اسیلئے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہی هَلَكَ الْمُسَوِّفُونَ یعنی توبہ میں تاخیر کرنیوالے
ہلاک ہو گئے۔ مُسَوِّف اسے کہتے ہیں جو ہر روز یہ کہتا ہی کہ آج توبہ کرتا ہوں۔ کل کرتا ہوں۔ اللہ تعالی فرماتا
ہے بَلْ يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ لِيَفْجُرَ اَمَامَهٗ یعنی انسان یہ چاہتا ہے کہ اپنے آگے گناہ بھیجے۔ اور توبہ نکرے
پیغمبر علیہ السلام کا قول ہی کہ جب مومن توبہ کر لیتا ہی تو اللہ تعالی اُسکے لئے گزشتہ گناہوں کے ہر دن کے بدلے ایک
برس کی عبادت کا ثواب لکھتا ہی اور شہید کا اجر دیتا ہی۔ قیامت کے دن اُسکو ایک ہزار تاج عنایت ہونگے
قبر میں جنت کی طرف سے کھڑکی کھل جائیگی۔ محشر میں ایک فرشتہ اُسکے دہنی طرف ہوگا ایک بائیں طرف ایک
آگے ایک پیچھے۔ یہ چاروں جنت کی بشارت دینگے۔ حضور فرماتے ہیں جب کوئی نوجوان تائب ہو کر مرتا ہے تو
اللہ تعالی اُسکی خالص بندگی کے باعث مسلمانوں کی قبروں سے چالیس برس تک عذاب اُٹھا دیتا ہی حکایت حضرت
عمرؓ ایک بار رسول خدا کی خدمت میں روتے ہوئے تشریف لائے۔ فرمایا کیوں روتے ہو۔ عرض کیا۔ حضور
دروازہ پر ایک نوجوان آدمی کے گریہ نے میرے دل کو جلا دیا ہے۔ ارشاد ہوا کہ اُسے بلا لو۔

فدخل عمر وهو يبكي فسأل النبي عليه السلام عن بكائه فقال يا رسول الله بكائي لذنوب كثيرة وخشيت من
جبار غضبان علي فقال عليه السلام أشركت بالله شيئا قال لا قال عليه السلام أفقتلت نفسا بغير حق
قال لا قال عليه السلام إن الله يغفر ذنوبك ولو كانت مثل السموات السبع والأرضين السبع قال يا رسول الله
ذنبي أعظم من السموات السبع والجبال الرواسي قال عليه السلام أذنبك أعظم أم الكرسي قال ذنبي أعظم
قال عليه السلام أذنبك أعظم أم العرش قال ذنبي أعظم قال عليه السلام أذنبك أعظم أم الله يعني
غفران الله ورحمته قال بل الله أعظم وأجل قال عليه السلام أخبرني عن ذنبك قال أستحيي منك
يا رسول الله قال عليه السلام لا تستحيي مني أخبرني عن ذنبك قال يا رسول الله إني كنت رجلا
نباشا منذ سبع سنين حتى ماتت بنت من بنات الأنصار فنبشت قبرها وأخرجتها من كفنها
وغلبني الشيطان فرجعت إليها وجامعتها فقالت لي البنت أما تستحيي من ديوان الله يوم يضع
كرسيه للقضاء ويأخذ حق المظلوم من الظالم وقد تركتني عريانة في عسكر الموتى وأوقفتني
جنبا بين يدي الله فوثب رسول الله أي قام بسرعة فقال له يا فاسق اخرج عني ما جزاؤك
إلا النار فخرج الشاب باكيا تائبا نحو الصحراء لم يأكل شيئا ولم يشرب ولم ينم سبعة أيام

حضرت عمرؓ اُسے لیکے پیغمبر علیہ السلام نے رونے کا سبب پوچھا۔ عرض کیا کہ حضور مجھے گناہوں کی کثرت نے رُلا
رکھا ہی۔ غضبناک جبار سے ڈرتا ہوں پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا تونے کبھی شرک کیا ہی۔ جوابدیا نہیں پھر فرمایا تونے
کسیکو ناحق قتل کیا ہی۔ عرض کیا نہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے گناہوں سے ساتوں آسمان اور ساتوں
زمینیں لبریز ہوجائیں توبھی اللہ تعالی بخشدیگا۔ اُسنے عرض کیا حضور میرے گناہ تو ساتوں آسمانوں اور بڑے
بڑے پہاڑوں سے بھی زیادہ بڑے ہیں۔ آپنے فرمایا۔ کرسی بڑی ہے یا تیرے گناہ۔ اُسنے کہا میرے گناہ
پھر ارشاد ہوا عرش بڑا ہے یا تیرے گناہ۔ عرض کیا میرے گناہ۔ آپنے فرمایا۔ اللہ تعالی یعنی اُسکی رحمت و
مغفرت بڑی ہی یا تیرے گناہ۔ اُسنے کہا بیشک اللہ تعالی بڑا اور اُسکی مغفرت نہایت وسیع ہے۔ رسول خدانے
فرمایا۔ اپنے گناہوں کی تفصیل تو بیان کر عرض کیا مجھے حضور کے سامنے کہتے شرم آتی ہی۔ فرمایا شرم نکر بے تکلف
بیان کردے۔ اُسنے عرض کیا کہ میں آج سے سات برس پہلے کفن چور تھا۔ اتفاقاً انصار میں سے کسیکی لڑکی مری
میں نے قبر اُدھیڑ کر لڑکی کو نکال لیا۔ اسوقت شیطان مجھپر غالب آیا اور میں نے اُس میت سے جماع کیا۔ لڑکی مُنہ سے
بول اُٹھی اور یہ کہا۔ اے شخص تو عدالت خداوندی سے نہیں شرماتا۔ قیامت کے دن انصاف کرنیکے
لیئے اُسکی کرسی بچھائی جائے گی اور وہ خود ظالموں سے مظلوموں کی داد لیگا تونے مردوں کی جماعت میں مجھے
ننگا کرکے چھوڑ دیا۔ اور بحالت ناپاکی اللہ تعالی کے سامنے کھڑے ہونے پر مجبور کیا پیغمبر علیہ السلام یہ سُنکر
فی الفور کھڑے ہوگئے اور یہ فرمایا کہ اے فاسق میرے پاس سے دور ہو تیری سزا صرف دوزخ ہی یہ شخص
روتا اور توبہ کرتا ہوا جنگل کی طرف چلا گیا۔ سات روز تک کھاتا پینا سونا سب موقوف رکھا۔

حتی صلاته وسقط في موضع ووضع وجهه على التراب ساجدا يقول الهي انا عبدك المذنب
جئت الى باب رسولك ليشفع لي عندك فلما سمع عظيم خطيئتي طردني عن بابه واخرجني
من عنده فجئت اليوم الى بابك لتكون شفيعا لي عند حبيبك فانك رحمن الى عبيدك
ولهم رجائي الا بك والا فارسل نارا من عندك واحرقني بها في دنياك قبل ان تحرقني في
آخرتك ثم جاء جبرائيل الى النبي عليه السلام فقال يا رسول الله ان الله يقرئك السلام فقال
عليه السلام هو السلام ومنه السلام واليه يرجع السلام قال جبرائيل عليه السلام يقول الله تعالى
انت خلقت عبيدي فقال عليه السلام بل هو خلقني وخلقهم فقال جبرائيل عليه السلام
يقول الله تعالى انت ترزقهم قال عليه السلام بل هو الذي رزقهم ورزقني وقال جبرائيل
عليه السلام يقول انت تقبل توبتهم قال بل هو الذي يقبل التوبة عن عباده ويعفو عن
السيئات وقال جبرائيل عليه السلام يقول الله تعالى بعثت اليك عبدا من عبادي واظهر من ذنوبه
ذنبا فاعرضت عنه اشد الاعراض بسبب ذنب واحد فكيف يكون حال المذنبين غدا اذا جاؤا
بذنوب كالجبال العظام انت رسولي ارسلتك رحمة للعالمين فكن للمؤمنين رحيما وللمذنبين
شفيعا واعف عن زلة عبدي فاني قد غفرت له لصدق توبته

طاقت بالکل زائل ہو گئی۔ وہین ایک جگہ گر پڑا اور خاک پر پیشانی رکھکر سجدہ مین یہ دعا کی۔ الٰہی مین
تیرا گناہگار اور خطاوار بندہ ہون۔ تیرے رسولؐ کے پاس اسلئے گیا تھا کہ تیری بارگاہ مین میری سفارش
فرمائین۔ مگر اُنھون نے میرے بہت بڑے گناہ کا حال سُنکر اپنے دروازہ سے دھکے دلوا دیئے۔ اب
تیرے دروازہ پر آپڑا ہون۔ تو اپنے رسول سے میری سفارش کر۔ کیونکہ تو بندون پر مہربان ہی۔ میری
اُمید تیری ہی ذات سے متعلق ہے اور یہ نہو تو آگ برسا دے اور آخرت مین جلانے سے پہلے مجھے
دنیا ہی مین جلا ڈال۔ اِس کے بعد جبرئیلؑ پیغمبر علیہ السلام کے پاس آئے اور یہ کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو
سلام کہتا ہی۔ آپنے فرمایا هُوَ السَّلَامُ وَمِنْهُ السَّلَامُ وَاِلَيْهِ يَرْجِعُ السَّلَامُ۔ جبرئیلؑ بولے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کیا میرے بندونکو تمنے پیدا کیا ہی۔ آپنے جوابدیا۔ نہین۔ بلکہ مجھے اور تمام مخلوق کو اُسی نے پیدا کیا ہی۔ پھر کہا
کیا مخلوق کو تمہین رزق دیتے ہو۔ فرمایا۔ نہین۔ بلکہ مجھے اور تمام مخلوق کو وہی رزق دیتا ہے۔ جبرئیلؑ نے
کہا کیا تمہین لوگون کی توبہ قبول کرتے ہو۔ آپنے فرمایا۔ نہین۔ بلکہ اللہ تعالیٰ ہی اپنے بندونکی توبہ قبول کرتا
اور اُنکی گناہ معاف کر دیتا ہی۔ جبرئیلؑ نے ارشاد کیا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی مینے اپنے بندونمین کا ایک بندہ تمہارے
پاس بھیجا اُسنے اپنے ایک گناہ کا اقرار کیا۔ تم ایک ہی گناہ کے باعث اُس سے بیزار ہو گئے کل قیامت کے دن اُن
گنہگارون کا کیا حال ہوگا جو پہاڑونکی برابر گناہ لیکر آئینگے مینے تمکو رحمۃ للعالمین بناکر بھیجا ہی۔ مومنو پر مہربان رہو
اور گنہگارون کے شفیع بنجاؤ۔ ہمارے بندہ کی خطا معاف کر دو کیونکہ اُسکی سچی توبہ کے باعث ہمنے اُسے بخش دیا ہے

ثم بعث رسول الله علیه السلام رجالا من اصحابه فوجدوه فبشروه بالعفو والغفران فجاؤا به الی رسول الله فوجدوه فی صلوة المغرب فافتتح آیه فلما قرأ سورة الفاتحة وضم الیها الهکم التکاثر الی ان قال حتی زرتم المقابر صاح الشاب صیحة وسقط فلما اتموا الصلوة وجدوا الشاب قد مات وفارق الدنیا رحمه الله تعالی (مشکوة الانوار) روی عن النبی علیه السلام عن الخلیل علیه السلام انه قال ذات یوم یا کریم العفو فقال جبرائیل علیه السلام اتدری ما کرم عفوه قال لا قال اذا عفا عن عبد لم یرض بذلك حتی یبدل سیئاته حسنات کقوله تعالی فاولئك یبدل الله سیئاتهم حسنات (نکتة) هی ان عمر بن الخطاب رضی الله عنه مر وقتا من الاوقات فی سکك المدینة فاستقبل شاب وهو حامل تحت ثیابه شیئا فقال له عمر ایها الشاب ما الذی تحمل تحت ثیابك وکان خمرا فاستحیی الشاب ان یقول خمرا وقال فی سره الهی ان لم تخجلنی عند عمر ولم تفضحنی وسترتنی عنده فلا اشرب الخمر ابدا فقال یا امیر المؤمنین الذی احمله خل فقال عمر ارنی حتی اراه فکشفها بین یدیه فرآها عمر وقد صارت خلا نقیعا فاعتبروا ایها الاخوان حیث ان مخلوقا تاب من خوف عمر وهو ایضا مخلوق فبدل الله تعالی خمره بالخل فلو تاب العاصی المفلس المذنب عن الاعمال الفاسدة خوفا من الله تعالی فبدل الله تعالی سیئاته بفضل الطاعات لا یکون عجیبا من لطفه وکرمه لقوله تعالی فاولئك یبدل الله سیئاتهم حسنات وکان الله غفورا رحیما (من اساس الدین)

پھر پیغمبر علیہ السلام نے اسکی تلاش میں چند آدمی بھیجے۔ لوگ مغفرت کی بشارت سنا کر اسے حضور کی خدمت میں لے آئے آپ مغرب کی نماز میں الھکم التکاثر پڑھ رہے تھے۔ جب حضور حتی زرتم المقابر پر پہنچے تو اس شخص نے ایک چیخ ماری اور بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ بعد فراغ نماز دیکھا گیا تو جان نکل چکی تھی (مشکوۃ الانوار) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابراہیمؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپنے ایکدن فرمایا اے کریم العفو۔ جبرئیلؑ نے کہا کیا تم کرم عفو کے معنے جانتے ہو فرمایا نہیں جانتا۔ جوابدیا کہ خدا جبتک تمام بدیوں کو نیکیوں سے بدل نہ ڈالے خوش اور راضی نہیں ہوتا۔ چنانچہ خود فرماتا ہے فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ (نکتہ) ایکدن حضرت عمرؓ مدینہ کی گلیوں میں سے گزر رہے تھے رستہ میں ایک نوجوان شخص ملا جو آنچل میں کوئی چیز چھپائے ہوئے تھا آپنے فرمایا کہ یہ کیا چھپا رکھا ہے چونکہ اُس کے پاس شراب کی بوتل بھری ہوئی تھی خوفزدہ ہو کر جھپ گیا اور دل میں کہنے لگا الٰہی اگر تو نے مجکو حضرت عمر کے روبرو شرمندہ اور شارع عام میں رسوا نکیا تو میں کبھی شراب نہ پیونگا۔ اسکے بعد حضرت عمرؓ کے سوال کا جوابدیا کہ حضور میرے پاس سرکا ہے آپنے فرمایا ادھر آکر ہمیں دکھاؤ اُسنے آنچل ہٹایا تو خالص سرکا تھا بھائیو! یہ نصیحت حاصل کرنیکا مقام ہے۔ دیکھو ایک شخص نے حضرت عمرؓ کی خوف سے توبہ کر لی اور اللہ تعالی نے اُسکی شراب کو سرکہ سے بدل دیا۔ اگر گنہگار بخوف الٰہی معاصی سے توبہ کریگا تو بالضرور اُسکی برائیاں طاعات سے بدلدی جاینگی ایسا ہونا اُسکے لطف وکرم سے کچھ بعید نہیں۔ کیونکہ اُسکا قول ہے فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (اللہ تعالی اُنکی بدیونکو نیکیوں سے بدلدیتا ہے کیونکہ وہ بخشنے والا اور بندوں پر مہربان ہے) (اساس الدین)

في الحديث جاء رجل الى النبي عليه السلام فقال اخطأت يا رسول الله فما الحيلة قال عليه السلام التوبة فان التوبة تغسل الحوبة (كذا في خلاصة الحقائق)

سورة المدثر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كل نفس بما كسبت رهينة مرهونة عند الله مصدر كالشتيمة اطلقت للمفعول كالرهن ولو كانت صفة لقيل رهين الا اصحاب اليمين فانهم فكوا رقابهم بما احسنوا من اعمالهم وقيل هم الملائكة او الاطفال في جنات لا يكتنه وصفها وهي حال من (اصحاب اليمين) او ضميرهم في قوله (يتساءلون عن المجرمين) اي يسأل بعضهم بعضا او يسألون غيرهم عن حالهم كقولك تواعدناه اي عدناه قوله ما سلككم في سقر بجوابه حكاية لما جرى بين السائلين والمجرمين اجابوا بها (قالوا لم نك من المصلين) الصلوة الواجبة ولم نك نطعم المسكين ما يجب اعطاؤه وفيه دليل على ان الكفار مخاطبون بالفروع (وكنا نخوض مع الخائضين) نشرع في الباطل مع الشارعين فيه (وكنا نكذب بيوم الدين) اخره لتعظيمه اي كنا بعد ذلك كله مكذبين بالقيمة (حتى اتانا اليقين) الموت ومقدماته فما تنفعهم شفاعة الشافعين لو شفعوا لهم جميعا (قاضي بيضاوي)

حدیث شریف مین وارد ہی کہ ایک شخص نے پیغمبر علیہ السلام سے عرض کیا حضور مجھسے خطا ہوگئی ہی۔ کیا علاج کرون۔ فرمایا۔ توبہ کر کیونکہ توبہ گناہون کو دھو دیتی ہے (خلاصۃ الحقائق)

سورہ مدثر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ۔ ہر نفس اللہ تعالیٰ کے پاس مرہون یعنی گرو ہی۔ لفظ رھینہ مصدر بمعنی مفعول ہی ورنہ بصورت صفت رَهِيْنٌ ہونا چاہیے تھا اِلَّا اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ مگر جن لوگونکو اُنکے اعمالنامے دہنے ہات مین دئیے جاینگے اُنھون نے نیکیون کے باعث اپنی جانین رہن سے چھڑالی ہین۔ بعض کا قول ہی کہ اس سے فرشتے یا معصوم بچے مراد ہین فِيْ جَنّٰتٍ یہ لوگ ایسی جنتون مین ہونگے جنکی تعریف بیان نہین ہو سکتی۔ یہ یا تو اصحب الیمین سے حال واقع ہوا ہی یا ضمیر سے جو اس قول مین مستتر ہی يَتَسَاۤءَلُوْنَ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ۔ یعنی اہل جنت باہم ایک دوسرے۔ یا کسی غیر سے اہل دوزخ کا حال پوچھینگے اور یہ کہینگے مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ تمہین کس چیز نے دوزخ مین پہنچا دیا۔ یہ سوال مع جواب آیندہ اُس حالت کی حکایت ہے جو سائلین اور مجرمین کے مابین واقع ہوگی۔ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ۔ الآیۃ اہل دوزخ جواب دینگے کہ ہم فرض نماز نہین پڑھتے تھے اور مسکینونکو اُنکا حق واجب نہین دیا کرتے تھے (یہان سے یہ بات نکلتی ہی کہ کفار فروع اسلام کے ساتھ مخاطب ہین) اور ہم جھگڑنیوالون کے ساتھ جھوٹی باتون مین جھگڑا کیا کرتے تھے اور قیامت کے دن کی تکذیب کرتے تھے۔ اسکو تعظیم کے باعث موخر کیا ہی۔ یعنی گزشتہ تمام گناہون کے بعد ہم مین یہ عیب تھا کہ قیامت کو جھٹلایا کرتے تھے۔ یہان تک کہ ہمکو موت آگئی یعنی اسکے آثار نظر آنے لگے الیسون کو سارے جہان کی سفارش کسی طرح کا نفع نہ دے سکیگی۔ (بیضاوی)

عن ابي هريرة رضي الله عنه انه قال قلت يا رسول الله من اسعد الناس بشفاعتك
يوم القيمة قال اسعد الناس بشفاعتي يوم القيمة من قال لا اله الا الله مخلصا من قلبه
روي عن النبي عليه السلام انه قال من قال لا اله الا الله مخلصا دخل الجنة قيل يا رسول الله
وما اخلاصها قال تحجزه عن محارم الله تعالى (تذكرة القرطبي) عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه
انه قال قال عليه السلام اذا جمع الله الخلائق يوم القيمة اذن لامة محمد عليه السلام
في السجود فيسجدون فيسجدون فيه طويلا ثم يقال ارفعوا رؤسكم فقد جعلنا اعداءكم
فداءكم من النار عن انس بن مالك رضي الله عنه انه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان هذه الامة مرحومة عذابها بايديها فاذا كان يوم القيمة دفع الله الى كل رجل من المسلمين
رجلا من المشركين فيقال هذا فداؤك من النار (رواه مسلم) وعن ابي بردة انه قال قال رسول
الله عليه الصلوة والسلام اذا كان يوم القيمة دفع الله لكل مسلم يهوديا او نصرانيا فيقول
هذا فداؤك من النار وفي رواية اخرى لا يموت رجل مسلم الا ادخل الله مكانه من النار
يهوديا او نصرانيا الحديث (تذكرة القرطبي) قال عليه الصلوة والسلام الزهد في الدنيا يريح القلب
والجسد والرغبة فيها تتعب القلب والبدن (طريقة محمدية) (قال ابو يزيد البسطامي) ما غلبني احد
الا واحد من اهل بلخ قدم علينا فقال لي يا ابا يزيد ما حد الزهد عندكم قلت اذا وجدنا اكلنا واذا فقدنا صبرنا

ابوہریرہ سے مروی ہی کہ مینے پیغمبر علیہ السلام سے عرض کیا قیامت کے دن سب سے زیادہ آپکی شفاعت کا مستحق
کون ہی۔ فرمایا جسنے سچے دل سے لا الٰہ الا اللہ کہا دوسری روایت ہی کہ جس نے خلوص دل سے لا الٰہ الا
اللہ کہا وہ جنت کا مستحق ہوگیا۔ لوگون نے عرض کیا حضور اخلاص کیا شے ہی فرمایا محرمات الٰہی سے باز رہنا
(تذکرۃ القرطبی) ابوہریرہ روایت کرتے ہین کہ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن امت محمدیہ کو سجدہ
کرنیکا حکم دیگا۔ سب کے سب بہت دیر تک سجدہ مین پڑے رہینگے۔ ارشاد ہوگا کہ سر اُٹھاؤ۔ ہمنے تمہارے بدلے
تمہارے دشمنونکو دوزخ کا مستحق کر دیا ہی۔ انس بن مالک سے روایت ہی کہ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین اس امت
کے عذاب کا خود اسکو اختیار دیدیا جائیگا یعنی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک ایک کافر ایک ایک مسلمان کے حوالے
کرکے یہ فرمائیگا کہ دوزخ کیلئے یہ تیرا فدیہ ہی (مسلم) ابو بردہ پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین اللہ تعالےٰ
قیامت کے دن ایک ایک یہودی یا نصرانی ہر مسلمان کو دیکر یہ فرمائیگا کہ جہنم کے لئے یہ تیرا فدیہ ہے
دوسری روایت ہی کہ جب کوئی مسلمان مرتا ہی اللہ تعالیٰ ایک یہودی یا نصرانی کو اسکی جگہ دوزخ مین ڈالدیتا
ہی (تذکرۃ القرطبی) حضور کا ارشاد ہی کہ ترک دنیا جسم اور دل کو راحت پہنچاتی ہی اور اسکی رغبت قلب وبدن
کو مشقت مین ڈالدیتی ہے (طریقۂ محمدیہ) ابو یزید بسطامی کہتے ہین ایک بلخی مہمان کے سوا کبھی کوئی مجھ پر
غالب نہین آیا۔ اسنے مجھسے زہد کی تعریف پوچھی مین نے کہا کہ ملا تو کھا لیا۔ ورنہ صبر کیا۔

فقال تفعل هذا كلاب بلخ قلت فما الزهد عندكم فقال اذا فقدنا صبرنا واذا وجدنا آثرنا (مكاشفة القلوب) قال عليه السلام من بات فى طلب الحلال اصبح مغفورا له وقال عليه الصلوٰة والسلام لا يدخل الجنة لحم نبت من السحت اى من الحرام فالنار اولى به (مكاشفة القلوب) اعلم ان علامة السعادة احدى عشرة خصلة (احدها) ان يكون زاهدا فى الدنيا وراغبا فى الآخرة (والثانية) ان تكون همته فى العبادة وتلاوة القرآن (والثالثة) ان يكون قليل القول فيما لا يحتاج اليه (والرابعة) ان يكون محافظا على الصلوات الخمس (والخامسة) ان يكون ورعا فيما قل اوكثر من الحرام والشبهات (والسادسة) ان تكون صحبته مع الصالحين (والسابعة) ان يكون متواضعا غير متكبر (والثامنة) ان يكون سخيا كريما (والتاسعة) ان يكون رحيما بما خلق الله تعالٰى (والعاشرة) ان يكون نافعا للخلق (والحادية عشرة) ان يكون ذاكرا للموت كثيرا (تنبيه الغافلين) وعلامة الشقاوة ايضا احدى عشرة (اولها) ان يكون حريصا على جمع المال (والثانية) ان تكون همته [illegible] الدنيا (والثالثة) ان يكون فاحشا فى القول مكثارا بالغيبة [illegible] ان يكون [illegible] بالصلوات الخمس (والخامسة) ان تكون صحبته مع الفجار (والسادسة) ان يكون سيئ الخلق (والسابعة) ان يكون مختالا فخورا (والثامنة) ان يكون مانعا منفعة الناس

اس نے جواب دیا کہ یہ تو ہمارے بلخ کے کتوں کا فعل ہے میں نے کہا اچھا آپ کے نزدیک زہد کے کیا معنی ہیں۔ جواب دیا کہ نہ ملا تو صبر کیا اور ملا تو دوسروں کو دے ڈالا (مکاشفۃ القلوب) پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں جو شخص طلب حلال میں رات کو سوجاتا ہے صبح کو بخشا بخشایا اٹھتا ہے دوسری روایت میں ہے کہ جو گوشت حرام سے بڑھے گا جنت میں داخل نہ ہوسکیگا (مکاشفۃ) معلوم رہے کہ گیارہ باتیں سعادت کی علامت ہیں (۱) آدمی تارک دنیا اور مشتاق آخرت ہو۔ (۲) عبادت الٰہی اور تلاوت قرآن میں اپنی ہمت زیادہ مصروف رکھے (۳) غیر ضروری باتیں بہت کم کرے (۴) پانچوں وقت کی نماز کا پابند رہے (۵) شبہ کی چیز تھوڑی ہو یا بہت سب سے پرہیز رکھے۔ (۶) صالحین کی صحبت اختیار کرے (۷) متواضع رہے اور تکبر سے اجتناب رکھے (۸) سخی اور دل کریم ہو۔ (۹) خلق اللہ پر رحم کرتا رہے (۱۰) خلقت کو نفع پہنچائے (۱۱) موت کو بکثرت یاد کیا کرے (تنبیہ الغافلین) علی ہذا [illegible] گیارہ خصلتیں شقاوت کی علامت ہیں (۱) مال جمع کرنے کی حرص (۲) خواہشوں اور دنیوی لذتوں میں محویت (۳) فحش گوئی و کثرت غیبت (۴) نمازوں میں سستی (۵) بدوں کی صحبت (۶) بدخلقی (۷) فخر و تکبر (۸) منافع مخلوق کو روکنا (۹) مومنوں پر رحم نہ کھانا

(والعاشرة) ان يكون بخيلا (والحادية عشرة) ان يكون ناسيا للموت يعني ان الرجل اذا كان ذاكرا للموت فانه لا يمتنع عن اطعام الطعام ويرحم المسلمين والمسلمات (تنبيه الغافلين) وعن النبي عليه السلام انه قال علامة الشقاوة اربعة نسيان الذنوب الماضية وهي عند الله محفوظة وذكر الحسنات الماضية ولا يدري اقبلت ام ردت والنظر الى من فوقه في الدنيا والنظر الى من دونه في الدين يقول الله سبحانه وتعالى اردناك فلم تردني فتركتك (منهاج المتعلم) روي عن ابي سعيد رضي الله تعالى عنه انه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ايما مسلم كسا مسلما ثوبا على عري كساه الله من خضرة لباس الجنة وايما مسلم اطعم مسلما على جوع اطعمه الله تعالى من ثمار الجنة وايما مسلم سقى مسلما سقاه الله تعالى من رحيق مختوم (مصابيح) حكي انه كان في بني اسرائيل عابد هو يعبد الله تعالى في الليل ويبيع متاعه للخلائق في النهار ويقول يا نفسي اتقي الله تعالى وكان يوما قد خرج من داره ليبيع متاعه وجاء الى باب الامير ونادى باسم متاعه فرأت زوجة الامير على بابها رجلا تاجرا احسن الوجه ما رأت مثله ومالت نفسها اليه فدعت ذلك التاجر الى دارها فقالت يا تاجر اني عاشقة لك ولي مال كثير ولباس حرير فاترك متاعك القليل

(۱۰) بخل (۱۱) موت کو بھول جانا۔ کیونکہ موت کو یاد رکھنے والا آدمی بھوکوں کو کھلانے پلانے اور مسلمان مردوں عورتوں پر رحم کھانے سے ہرگز غافل نہیں رہتا (تنبیہ الغافلین) پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ شقاوت کی چار علامتیں ہیں (۱) گزشتہ گناہوں کو بھول جانا جو خدا کے نزدیک محفوظ ہیں (۲) پہلی نیکیوں کو یاد رکھنا جن کے قبول و عدم قبول کا حال معلوم نہیں (۳) دنیا میں اپنے سے اونچے کو دیکھنا (۴) دین کے لحاظ سے اُس شخص پر نگاہ ڈالنا جو اپنے سے کمتر ہو اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ میں نے تجھسے محبت کا ارادہ کیا لیکن تو مجھسے الفت نکر سکا اسلئے میں نے تجکو چھوڑ دیا (منہاج المتعلم) ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں جو شخص کسی ننگے کو کپڑا دیگا اللہ تعالیٰ اُسے جنت کے سبز لباس عطا کریگا اور جو کسی بھوکے کو کھانا کھلائیگا اُسے بہشت کے میوے دیئے جائینگے اور جو کسیکو پانی پلادیگا جنت کی خوشبودار شراب سے سیراب کیا جائیگا (مصابیح) **حکایت** بنی اسرائیل میں ایک عابد تھے جو نفع خلائق کے لئے کچھ سوداگری کیا کرتا تھا اور رات کو عبادت میں مصروف رہتا تھا۔ ایک دن کچھ سوداگری اسباب لیکر ایک امیر کے دروازہ پر گیا اور سودے والوں کی طرح آواز لگائی۔ امیر کی گھروالی نے باہر جھانکا تو اس سوداگر کو نہایت حسین او خوبرو جوان پایا۔ ہزار جان سے عاشق ہوگئی۔ اور دروازہ میں بلاکر یہ کہا کہ اے شخص میں سچے دل سے تیری عاشق ہوں میرے پاس مال و دولت اور سامان بہت کچھ ہے۔ اپنے اس قلیل المقدار سوداگری سامان کو پھینکدے

وانزع لباسك والبس لباس الحرير وخذ المال الكثير فقالت نفسه لا حب الكلام فقال يا نفسي اتقي الله ثم قال اني اخاف الله رب العلمين فقالت والله لا افتح الباب حتى تسلم نفسك الي فقال التاجر يا نفسي اتقي الله ثم تفكر ساعة في النجاة منها ثم قال يا زوجة الا امهليني الى ان اتوضأ واصلي ركعتين فتوضأ وارتفع فوق الدار ثم صلى ركعتين فوقها ونظر الى الارض فراى الارض بعيدة مقدار عشرين ذراعا ثم نصب عينيه الى السماء وناجي ربه باكيا فقال اني عبدتك منذ سبعين سنة خلصني من شرها والا اتيتك معها ثم قال يا نفسي اتقي الله يا نفسي اتقي الله فرمى نفسه من فوقها في الحال فقال الله تعالى لجبرائيل خذ بيد عبدي فقد رمى نفسه من خوف عقابي قبل نزوله الى الارض فنزل بسرعة فاخذه قبل نزوله الى الارض كاخذ الام الابن واقعده على الارض كالطير ثم ذهب الى داره خالصا من شرها وفرحا من خلاصه واتى اهله جائعا شديدا وباكيا حزينا وقصد عندها فجاء رجل من جيرانه يستقرض منه خبزا فقال العابد والله لا خبز لنا منذ ايام وان شئت فانظر الى التنور فنظر المستقرض اليه فراى فيه خبزا مطبوخا فاخبر العابد فاكلوا منه فتعجبت اهله وقالت له هذه الكرامة منك لا مني

اور اپنا پھٹا پرانا لباس اتار ڈال۔ تیرے لئے حریر کا خلعت اور بیشمار مال و دولت موجود ہے۔ سوداگر کا دل کچھ مائل ہو چلا۔ مگر بلحاظ تقوی یہ جواب دیا کہ مین پروردگار عالم سے ڈرتا ہون۔ عورت نے کہا کہ تم جبتک میرا کہا نہ مان لوگے دروازہ ہرگز نہ کھل سکیگا۔ تاجر نے دل ہی دل مین کہا یا نفس اتقی اللہ۔ اے نفس امارہ خدا سے ڈر۔ پھر اپنی رہائی کا طریقہ سوچکر عورت کو جواب دیا کہ مجھے وضو کرکے دو رکعتین پڑھنے کی مہلت دو۔ چنانچہ اجازت کے بعد سوداگر وضو کرکے کوٹھے پر چڑھگیا اور دو رکعتین پڑھکر دیکھا تو زمین چھت سے بیس گز نیچی تھی۔ آسمان کیطرف منہ کرکے بحالت گریہ وزاری مناجات کی اور یہ کہا الہی مین ستر برس سے تیری عبادت کر رہا ہون مجھے اس عورت کے شر سے نجات دے ورنہ افسوس میرا حشر اسی کے ساتھ ہوگا پھر اے نفس امارہ خدا سے ڈر۔ دو بار کہکر کوٹھے سے نیچے گر پڑا اللہ تعالی نے جبرئیل کو حکم دیا کہ زمین پر گرنے سے پہلے میرے بندہ کا ہاتھ پکڑ لو کیونکہ وہ میرے عذاب کے خوف سے گرنا چاہتا ہے۔ جبرئیل نے زمین پر گرنے سے پہلے اُسے اسطرح پکڑ لیا جسطرح مان اپنے چاہیتے بچے کو پکڑ لیتی ہے اور پرندہ کیطرح نہایت آرام سے زمین پر بٹھا دیا۔ اب یہ عابد سوداگر نہایت مسرت کے ساتھ ایسی حالت مین اپنے گھر آیا کہ شدت کی بھوک لگی ہوئی تھی۔ اتنے مین ایک ہمسایہ قرض روٹی مانگنے آیا۔ عابد نے کہا ہمارے یہان مدت سے روٹی نہین پکی۔ اعتبار نہو تو تنور کو دیکھ لو۔ اس نے تنور کو دیکھا تو روٹیان موجود تھین عابد کو خبر کی۔ اور سب نے ملکر روٹیان کھائین۔ گھر والی نے کہا کہ یہ میرا تصرف نہین بلکہ تمہاری کرامت ہے

فكشف العائد سره وشكرت اهله الى الله شكرا كثيرا كما قال الله تعالى ومن يتق الله

يجعل له مخرجا ويرزقه من حيث لا يحتسب (زبدة الواعظين) روى عن النبي عليه السلام
انه قال اذا قامت القيمة وقام الناس والجن والملك صفوفا يجيء اطفال المسلمين فيكونون
صفا وحينئذ يقول الله تعالى لجبرائيل عليه السلام اذهب وادخل اطفال المسلمين في
الجنة فيجيئون الى بابها ويقفون فيه ويقولون اين اباؤنا وامهاتنا وان دخول الجنة بغير
ابائنا وامهاتنا ليس بمناسب لنا فتقول الملائكة ان اباءكم وامهاتكم ليسوا مثلكم لانهم
عصوا ربهم واتبعوا انفسهم وشياطينهم واستوجبوا النار فاذا سمع الاطفال هذا المقال
صاحوا صيحة عظيمة وبكوا بكاء كثيرا وحينئذ يقول الله تعالى العليم العلام يا جبرائيل ما هذه
الصيحة فيقول جبرائيل عليه السلام هي صيحة اطفال المسلمين يقولون لا حاجة لنا الى الجنة
ولا يكون لنا لذات الجنان بغير ابائنا وامهاتنا و[illegible] نرجو من الله تعالى ان يعفو عنهم ذنوبهم
وين خلوا معنا الجنة والا فليدخلنا معهم النار وحينئذ يقول الله تعالى لجبرائيل عليه السلام اذهب واجلب
اباءهم وامهاتهم [illegible] فسلمهم الى اطفالهم قد غفرت ذنوبهم بشفاعتهم وادخلهم
معهم [illegible] وامهاتهم [illegible]
ودخلوا [illegible] رحمه الله

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] جانا مناسب نہیں [illegible]
[illegible] کے گناہ [illegible] نفس و شیاطین کی پیروی [illegible]
مستوجب [illegible] اس وقت حکم ہوگا کہ اے جبرئیل یہ کیسی
چیخ پکار ہے [illegible] جبرئیل [illegible] ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے ماں باپوں بغیر
[illegible] ہمارے ساتھ جنت میں بھیجو یا ہمیں انکے
[illegible] انکے والدین کو جہاں ہیں نکالو اور ان کے
حوالے کردو کیونکہ بچے انکی سفارش سے [illegible] یہ سنکر نہایت خوش ہونگے اور اپنے
ماں باپ کا ہاتھ پکڑکے جنت میں [illegible] ابن المبارک ابو صالح کلبی سے

انه قال في قوله تعالى (الله يستهزئ بهم ويمدهم في طغيانهم يعمهون) قال الله لاهل النار

في النار اخرجوا فيفتح لهم ابواب النيران فاذا راوها قد فتحت اقبلوا اليها يريدون الخروج والمؤمنون

ينظرون اليهم على الارائك فاذا انتهوا الى ابوابها غلقت دونهم فذلك قوله تعالى (الله يستهزئ

بهم) ويضحك منهم المؤمنون حين غلقت دونهم فذلك قوله تعالى (فاليوم الذين امنوا من الكفار

يضحكون على الارائك ينظرون هل ثوب الكفار ما كانوا يفعلون) قال ابن المبارك رحمه الله

اخبرنا محمد بن بشار عن قتادة في قوله تعالى (فاليوم الذين امنوا من الكفار يضحكون) قال ذكر

ان كعبا يقول ان بين الجنة والنار كوى فاذا اراد المؤمن ان ينظر الى عدو له كان في الدنيا اطلع

عليه من بعض الكوى كما قال الله تعالى في اية اخرى (فاطلع فراه في سواء الجحيم) قال ذكر لنا انه

اطلع فرای جماجم القوم تغلي (تذكرة القرطبي) روي عن ابي الدرداء عن النبي عليه السلام انه

قال سلط على اهل النار الجوع وعذاب الجوع يكون عليهم اشد من سائر العذاب فيبكون ويطلبون

الطعام فتطعمهم الزبانية ضريعا وهو حشيش في البرية اذا اكله الجمل يقف في حلقومه

فيموت فاذا اكل اهل النار ذلك الضريع يقف في حلقومهم فيطلبون ماء فيؤتون بشربة

من ماء حميم فاذا قربوا المشربة الى افواههم تقع لحوم وجوههم على المشربة من شدة حرارة

ذلك الماء فاذا شربوا اقطعت امعاؤهم في بطونهم فينظرون ويتضرعون الى الزبانية

آیۃ اللہ یستہزئ بہم کی تفسیر میں حضرت [illegible] روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالی اہل نار کو دوزخ سے نکلنے کا حکم دیگا

جب وہ دروازوں [illegible] اور مومن تختوں پر بیٹھے اس حالت کا نظارہ کرتے ہونگے پھر جب وہ نکلنے

کے ارادہ سے [illegible] دروازے بند کر دیے جائیں گے اللہ یستہزئ بہم یعنی خدا انکے ساتھ ٹھٹھا کریگا کے یہی معنی

ہیں [illegible] فالیوم الذین امنوا من الکفار یضحکون [illegible] کا یہ مطلب ہے کہ یہ نظارہ دیکھکر مومنین کافروں پر ہنسینگے اور یہ

بیٹھے کر کافروں کو ہنسنے کا بدلہ [illegible] تفسیر ابن المبارک محمد بن بشار سے اور وہ قتادہ سے کعب کا

یہ قول نقل کرتے ہیں کہ بہشت اور دوزخ کے [illegible] روشندان ہونگے مسلمان کبھی اپنے کافر دشمن کا حال معلوم کرنا

چاہیگا تو [illegible] روشندان میں سے [illegible] کر دیکھیگا چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے فاطلع فراہ فی سواء الجحیم یعنی مسلمان دوزخ

میں جھانک کر اس بات کو دیکھ لیگا کہ کفار کی کھوپریوں میں بھیجا کھول رہا ہے (تذکرۃ القرطبی) ابو درداء پیغمبر علیہ السلام

سے روایت کرتے ہیں کہ اہل دوزخ پر بھوک کا عذاب [illegible] حالت میں مسلط کیا جائیگا کہ تمام عذابوں سے زیادہ سخت

ہوگا چیخیں چلائیں گے اور کھانا طلب کرینگے عذاب کے فرشتے ضریع پیش کرینگے [illegible] گھاس

ہے کھاتے وقت اونٹ کے حلق میں پھنسکر اسے ہلاک کر دیتی ہے جب یہ دوزخیوں کے حلق میں پھنس جائیگی

تو پانی کے طالب ہونگے ایسا گرم پانی دیا جائیگا کہ منہ لگاتے ہی چہرہ کا گوشت جل بھنکر گر پڑیگا

اور پینے کے بعد تمام انتڑیاں کٹ جائینگی اسوقت نہایت تضرع کرینگے

تقول الزبانية لهم الم يأتكم نذير فى الدنيا فيقولون بلى ولكن لم نسمع كلامهم الرسل ثم تصدق

تقول الزبانية الآن لا يفيدكم الجزع والتضرع ثم يتضرعون الى مالك فلم يجبهم الى

الف سنة فاذا تم الالف يقول مالك لهم انكم ماكثون فيها ثم يتضرعون الى الله تعالى

ويقولون ربنا غلبت علينا شقوتنا اى التى كتبت علينا فلم نهتد (وكنا قوما ضالين) عن الهدى

ربنا اخرجنا منها من النار (فان عدنا) فعلنا معصية ما تكره (فانا ظالمون) اى كنا من

الظالمين يعنى ان فعلنا معصية بعد ذلك فادخلنا النار وعذبنا بنوع من عذاب جهنم ثم

يأتى الخطاب من الله تعالى بعد الف سنة (قال اخسئوا فيها ولا تكلمون) اى اسكتوا فيها

ولا تكلمونى فى رفع العذاب فانى لا ارفعه عنكم لانها ليست مقام سؤال فعند ذلك

ييأسون ويذلون ويبعدون وبعد ذلك لا يقدرون على التكلم وتكون اصواتهم

كصوت الكلب ويكونون محرومين عن جميع الخيرات (تفسير يس)

سورة **بسم الله الرحمن الرحيم** القيمة

(ينبؤا الانسان يومئذ بما قدم واخر) بما قدم من عمل عمله وبما اخر منه لم يعمله

او بما قدم من عمل عمله وبما اخر من سنة حسنة او سيئة عمل بها بعده

فرشتوں کیطرف سے جواب ملیگا کہ کیا تمہارے پاس دنیا میں اس عذاب سے ڈرانیوالے پیغمبر نہ آئے تھے کہیں گے ہاں آئے تو تھے لیکن ہمنے انکی ایک نہ سنی اور انہیں جھٹلاتے رہے فرشتے کہینگے بس تو اسوقت جزع فزع کوئی فائدہ نہیں دیسکتا۔ اسکے بعد اہل دوزخ مالک دوزخ سے فریاد کرینگے۔ ہزار برس تک جواب نملیگا۔ بعدہ مالک کہے گا اِنَّكُمْ مَّاكِثُوْنَ یعنی تم دوزخ ہی میں پڑے رہوگے پھر جناب الٰہی میں تضرع کرتے ہوئے یہ کہینگے رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا الآیۃ الٰہی ہم پر وہ شقاوت جو تونے ازل میں لکھدی تھی غالب آگئی اسلئے ہم گمراہ رہے اب تو ہمیں دوزخ سے نکال۔ اگر ہم پھر ایسے ہی گناہ کرینگے تو بیشک ظالم ٹھیرینگے۔ ہمیشہ کے لئے ہمیں دوزخ میں ڈالکر طرح طرح کے عذاب دینے کا تجھے اختیار ہوگا اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہزار برس کے بعد جواب آئیگا اِخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ یعنی خاموش ہوکر دوزخ میں پڑے رہو اور رفع عذاب کی بابت ہمسے کلام نکرو ایسا ہرگز نہوگا۔ کیونکہ یہ سوال کا مقام نہیں ہے اسوقت دوزخی مایوس۔ ذلیل اور رحمت سے ہمیشہ کے لئے بعید ہو کر کلام پر قادر نہو سکیں گے انکی آوازیں کتوں کی سی ہوجائیں گی اور ہر طرح کی راحت سے محروم رہیں گے (تفسیر یس)

سورۃ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم القیامۃ

يُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَاَخَّرَ اُسدن ہر انسان کو اُس کے تمام متقدم و مؤخر اعمال کی خبر کردی جائیگی یعنی جو کچھ اُسنے کیا تھا اور کرنیسے رہگیا تھا سب کی اطلاع کردیجائیگی۔ یا یہ معنی ہیں کہ جو عمل اُسنے خود کئے تھے یا نیک۔ بد طریقہ دوسروں کے عمل کرنیکے لئے چھوڑ گیا تھا سب معلوم کرا دیا جائے گا۔

او بما قدم من مال تصدق به وبما اخر فخلفه او باول عمل وآخره بل الانسان على نفسه بصيرة حجة بينة على اعمالها لانه شاهد بها وصفها بالبصارة على المجاز او عين بصيرة بها فلا يحتاج الى الانباء ولو القى معاذيره ولو جاء بكل ما يمكن ان يعتذر به جمع معذار وهو العذر او جمع معذرة على غير قياس كالمناكير في المنكر فان قياسه معاذر وذلك اولى وفيه نظر (قاضي بيضاوي) روى عن النبي عليه السلام انه قال من عسرت عليه حاجته فليكثر من الصلوة علي فانها تكشف الهموم والغموم والكروب وتكثر الارزاق وتقضى الحوائج وعن بعض الصالحين انه قال كان لي جار نساخ فمات فرأيته في المنام فقلت ما فعل الله بك فقال غفر لي قلت بم فقال كنت اذا كتبت اسم محمد عليه الصلوة والسلام في كتاب صليت عليه فاعطاني ربي ما لا عين رأت ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر (من دلائل الخيرات) قوله ينبأ الانسان يومئذ بما قدم واخر اي من عمله لا يحتاج الى ان ينبئه غيره لانه على نفسه حجة (تفسير) قال ابن عباس رضي الله عنهما الميزان كفتان احديهما بالمشرق والاخرى بالمغرب (تبصرة) وقال عليه السلام كلمتان خفيفتان على اللسان ثقيلتان في الميزان حبيبتان الى الرحمن سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم (بخاری)

یا یہ مطلب ہے کہ جو مال اُسنے خود خیرات کیا اور جو وارثون کیلئے چھوڑ گیا سب ظاہر کر دیا جائیگا۔ یا یہ ہے کہ قیامت کے دن انسان کو اُسکے اول و آخر تمام اعمال جتا دیے جائینگے بَلِ الْإِنسَانُ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ بلکہ انسان [illegible] خواہ کیسے ہی عذر بیان کرے مگر اپنے نفس پر آپ حجت ہوگا یعنی اپنے اعمال کی خود شہادت دیگا۔ حجت مین بمعنے بصارت بطریق مجاز ہی یا بطور مبالغہ انسان کو عین بصیرت کہا گیا ہی اسلیے اعمال پر طلاع دینے کی ضرورت نہین ہے۔ معاذیر معذار کی جمع ہی بمعنی عذر یا خلاف قیاس معذرۃ کی جمع ہی جیسا کہ مناکیر منکر کی جمع آتی ہی قیاس معذرۃ کی جمع معاذر ہونی چاہیے تھی۔ یہ دوسری توجیہ اولی ہی اور پہلی وجہ قابل کلام (قاضی بیضاوی) پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہی کہ آپنے فرمایا جو شخص زیادہ حاجتمند ہو وہ مجھپر زیادہ درود بھیجا کرے تمام غم والم رفع ہو جاینگے رزق مین ترقی ہوگی۔ حاجتین پوری ہوتی رہین گی۔ بعض صالحین کا قول ہی کہ میرے ہمسایہ مین ایک کاتب رہتا تھا۔ مرنیکے بعد خواب مین دیکھکر مینے اُس سے پوچھا کہ کہو کیا گزری۔ جوابدیا کہ اللہ تعالی نے اِس لیے مغفرت کر دی کہ مین جب کسی کتاب مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک لکھا کرتا تھا تو درود ضرور پڑھا کرتا تھا خدا نے مجھکو اسکی برکت سے ایسی شے عطا فرمائی کہ آجتک نہ کسی آنکھ نے دیکھی نہ کان نے سُنی اور نہ کسی بشر کے خیال مین آسکی (دلائل الخیرات) مذکورہ بالا آیت کے یہ معنی ہین کہ انسان چونکہ اپنے نفس پر خود حجت ہوگا اِس لیے بلا احتیاج تنبیہ غیر خود اپنے مقدم و مؤخر اعمال پر آگاہ ہو جائیگا (تفسیر) ابن عباس سے مروی ہی کہ میزان کے دو پلے ہین ایک مشرق مین ایک مغرب مین (تبصرۃ) پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین دو کلمے زبان پر آسانی سے چڑھ جاتے ہین میزان مین نہایت گران قدر ہین اور اللہ تعالی کو بہت پسند ہین اور وہ یہ ہین سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ

وقال عليه الصلوة والسلام من سن سنة حسنة يعنى فى الاسلام فهو مقتدى به فى هذة السنة فله اجرها واجر من عمل بها يعنى كل من اتى بعدہ بهذه السنة يكتب له اجرها ومن سن سنة سيئة فهو مقتدى به فى هذه السنة السيئة فعليه وزرها ووزر من عمل بها يعنى من اتى بعده بهذه السنة السيئة يكتب عليه وزرها (بخارى) وعن معاذ بن جبل قال لا تزول قدما عبد حتى يسأل عن اربع عن عمره فيم افناه وعن جسده فيم ابلاه وعن عمله فيم عمل به وعن ماله من اين اكتسبه وفيم انفقه (تنبيه الغافلين) قال الله تعالى فى سورة فصلت (حتى اذا ما جاؤها شهد عليهم سمعهم وابصارهم وجلودهم بما كانوا يعملون) وقالوا لجلودهم لم شهدتم علينا قالوا انطقنا الله الذى انطق كل شئ وهو خلقكم اول مرة واليه ترجعون قال داؤد عليه السلام يا رب انى اريد ان اشاهد الصراط والميزان فى دار الدنيا فقال الله تعالى يا داؤد اذهب الى واد كذا فاذهب الله الحجاب عنه حتى راى الصراط والميزان على الصفة التى جاءت فى الاخبار فبكى داؤد عليه السلام بكاء شديدا وقال الهى من يقدر من عبادك ان يملأ كفة الميزان بالحسنات ومن عبر على الصراط فقال الله تعالى فوعزتى وجلالى من قال لا اله الا الله محمد رسول الله مرة واحدة بالاعتقاد عبر على الصراط كالبرق الخاطف ومن تصدق بمثل تمرة لاجلى ملاء الميزان والميزان اعظم من جبل قاف (مشارق الانوار)

معاذ بن جبل روایت کرتے ہیں کہ چار سوال کئے جانے سے پہلے بندہ اپنے خدا کے سامنے سے ہرگز نہ ہل سکیگا (۱) اپنی عمر کن کاموں میں صرف کی (۲) بدن کس مشغلہ میں گھلایا (۳) عمل کیسے کئے اور کس نیت سے کئے (۴) مال کہاں سے کمایا اور کس چیز میں خرچ کیا (تنبیہ الغافلین) اللہ تعالی سورۂ فصلت میں فرماتا ہے حَتّٰی اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ الآیۃ یعنی قیامت کے دن گنہگاروں کے کان آنکھیں اور بدن اُنکے اعمال کی گواہی دینگے اور وہ اپنے بدنوں سے یہ کہینگے کہ تمنے ہمارے خلاف گواہی کیوں دی۔ اجسام جواب دینگے کہ جس خدا نے ہر چیز کو گویائی عطا فرمائی اُسنے ہمیں بھی زبان دیدی اول اُسی نے تمکو پیدا کیا اور آخر میں تم اُسی کی طرف رجوع کرجاوگے۔ داؤد علیہ السلام نے فرمایا الٰہی میں پلصراط اور میزان کو دیکھنا چاہتا ہوں حکم ہوا کہ فلاں جنگل کیطرف چلے جاؤ۔ چنانچہ آپ تشریف لیگئے اور اللہ تعالے نے پلصراط و میزان سے حجاب اُٹھا دیا۔ آپنے ان دونوں چیزوں کو اُسی کیفیت سے دیکھا جسکا ذکر اکثر احادیث میں ہے اور پھر نہایت گریہ وزاری کے بعد یہ فرمایا الٰہی تیرے بندوں میں ایسا کون ہوگا جو اس میزان کو نیکیوں سے بھر دیگا اور پلصراط سے صحیح سالم گزر جائیگا جواب آیا کہ ہمیں اپنے عزت وجلال کی قسم جو شخص دلی اعتقاد کیساتھ ایکبار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہدیگا کوندتی ہوئی بجلی کیطرح پلصراط سے گزر جائیگا اور جو ہماری راہ میں ایک کھجور خیرات کریگا وہ میزان کو نیکیوں سے بھر دیگا حالانکہ میزان کوہ قاف سے بڑی ہے (مشارق الانوار)

قال الله تعالى فی سورۃ یس (انا نحن نحی الموتی) ای الاموات عند البعث (ونکتب ما قدموا) من الاعمال من خیر وشر (واثارهم) ای ما سنوا من سنة حسنة او سيئة قال عليه السلام علامة الشقاوة اربعة نسيان الذنوب الماضية وهی عند الله محفوظة وذكر الحسنات الماضية ولا يدرى اقبلت ام ردت والنظر الى من فوقه فی الدنيا والى من دونه فی الدين يقول الله تعالى اردته فلم يرد فی فتركته (منهاج المعلم) قال عليه السلام لان يتصدق المرء فی حياته بدرهم خير له من ان يتصدق بمائة درهم عند موته (مصابيح) قوله ونكتب ما قدموا واثارهم ای خطاهم الى المسجد روی عن ابی سعيد الخدری قال شكت بنو سلمة بعد منازلهم من المسجد فانزل الله تعالى (ونكتب ما قدموا واثارهم) عن انس رضی الله تعالى عنه انه قال اراد بنو سلمة ان يتحولوا الى قرب المسجد فكره رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تعرى المدينة فقال يا بنی سلمة الا تحتسبون اثاركم فاقاموا عن ابی موسى الاشعری انه قال عليه السلام اعظم الناس اجرا فی الصلوة ابعدهم ممشى والذی ينتظر الصلوة حتى يصليها مع الامام اعظم اجرا من الذی يصلی ثم ينام (وكل شئ احصيناه) ای حفظناه وعددناه وبيناه (فی امام مبين) وهو اللوح المحفوظ (تفسير معالم)

اللہ تعالی سورہ یسین میں فرماتا ہی اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰی الآیہ یعنی ہم قیامت کے دن مردونکو زندہ کرینگے اور اب اُن کے نیک وبد اعمال اور بُرے بھلے آثار لکھتے جاتے ہین پیغمبر علیہ السلام کا قول ہی کہ شقاوت کی چار علامتین ہین (۱) گذشتہ گناہونکو جو خدا کے پاس محفوظ ہین دل سے بھلا دینا (۲) گزشتہ نیکیونکو جنکے قبول و عدم قبول کی کچھ خبر نہین ہمیشہ یاد رکھنا (۳) دنیا مین اپنے سے اونچے کو دیکھنا (۴) دین کے اعتبار سے اس شخص پر نظر ڈالنا جو اپنے سے کمتر ہو۔ اسوقت اللہ تعالی فرماتا ہی کہ مین نے اس سے ملنے کا ارادہ کیا لیکن اُسنے نہ کیا لہذا مین نے اُسے چھوڑ دیا (منہاج المعلم) پیغمبر علیہ السلام کا قول ہی کہ اپنی زندگی مین ایک درہم خیرات کرنا موت کے وقت سو درم دینے سے افضل ہی (مصابیح) آیت نَکْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ مین آثار سے وہ قدم مراد ہین جو نماز کیلئے مسجدونکی طرف اُٹھتے ہین ابو سعید خدری سے مروی ہی کہ بنی سلمہ نے جب اپنے محلہ سے مسجد کے بُعد کی شکایت کی تو اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی نکتب ما قدموا واثارهم۔ انس سے مروی ہی کہ بنی سلمہ نے جب مسجد کے قریب مکانات منتقل کرنیکا ارادہ کیا تو پیغمبر علیہ السلام کو مدینہ خالی رہجانیکے باعث یہ فعل برا معلوم ہوا فرمایا اے بنی سلمہ کیا تم اپنے آثار کو محبوب نہین رکھتے بنی سلمہ نے یہ سنکر نقل مکانی کا ارادہ منسوخ کر دیا۔ ابوموسی اشعری سے روایت ہی کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا نمازی کو سب سے زیادہ ثواب ملتا ہی جو دور سے چلکر مسجد مین آئے اور جو شخص امام کیساتھ نماز ادا کرنیکے لئے جماعت کا منتظر بیٹھا رہے اسے بہ نسبت اُس شخص کے بہت زیادہ اجر ملیگا جو نماز پڑھکر سو رہی وَکُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ فِیْ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ یعنے لوح محفوظ مین ہر شئے کا

اولا۔ سورۂ یسین (تفسیر معالم)

قال الفقيه ابو الليث يوم القيمة يوتى باربعة اقوام يعتذر كل واحد منهم من قبل عذرهم (اولهم) الغني يعتذر بانى غنى ومشغول بحقوق اموالي فلم اعبدك فيقول الله تعالى ان سليمان ملك ما بين المشرق والمغرب ولم يعص ربه فعذرك غير مقبول فيساقون الى النار (والثاني) الفقير يعتذر بفقره فيلزمه بعيسى عليه السلام ايضا (والثالث) العبد يعتذر بخدمة مولاه فيلزمه بيوسف عليه السلام (والرابع) المريض يعتذر بمرضه فيلزمه بايوب عليه السلام (تنبيه الغافلين) ويقال ان الله تعالى يحتج باربعة اشخاص على اربعة اجناس يوم القيمة يحتج على الاغنياء بسليمان بن داؤد عليهما السلام فيقول الغني يارب كنت غنيا فالغنى شغلني عن عبادتك فيقول الله تعالى لم تكن اغنى من سليمان فلم يمنعه غناه عن عبادتي ويحتج على العبيد بيوسف عليه السلام فيقول العبد يارب كنت عبدا والرق منعني عن عبادتك فيقول الله تعالى له ان يوسف لم يمنعه رقه عن عبادتي ويحتج على الفقراء بعيسى عليه السلام فيقول الفقير يارب ان حاجتي منعتني عن عبادتك فيقول الله تعالى له أانت احوج ام عيسى لم يمنعه فقره عن عبادتي ويحتج على المرضى بايوب عليه السلام فيقول المريض يارب المرض منعني عن عبادتك

فقیہ ابو اللیث کا قول ہے قیامت کے دن چار فرقوں کا عذر کسیطرح مقبول نہوگا (۱) دولتمند آدمی عذر کریگا کہ میں اپنے مال ومتاع میں مشغول رہکر تیری عبادت نکرسکا - اللہ تعالی فرمائیگا کہ سلیمان ؑ نے ہفت اقلیم کی سلطنت لیکر کبھی خدا کی نافرمانی نہیں کی اسلئے یہ عذر غیر مقبول ہے چنانچہ ایسے دولتمند جہنم کیطرف ہنکا دیئے جائینگے (۲) فقیر اپنی محتاجی کا عذر کریگا اور اللہ تعالی حضرت عیسیٰ کا حال بیان فرماکر اُسے الزام دیگا (۳) غلام اپنے مولا کی خدمت کا عذر کریگا اور اسکو حضرت یوسفؑ کے قصہ سے الزام دیا جائیگا (۴) مریض اپنی بیماری کا عذر کریگا اور اُسپر ایوبؑ کے واقعہ سے الزام قائم ہوگا (تنبیہ الغافلین) کہتے ہیں اللہ تعالی قیامت کے دن چار شخصوں کے واقعے سے چار فرقوں پر حجت قائم کرے گا (۱) مالداروں پر سلیمان بن داؤد علیہما السلام کے واقعے سے حجت قائم ہوگی - مالدار آدمی جب یہ کہیگا کہ الٰہی میرے مالی مشغلوں نے تیری عبادت سے مجھے روکدیا تو جواب ملیگا کہ سلیمان تجھسے زیادہ مالدار تھے لیکن اُنکی دولتمندی اُنکو عبادت سے نروک سکی - (۳) غلام پر یوسفؑ کے واقعے سے حجت قائم ہوگی - یعنی غلام جب یہ کہیگا کہ الٰہی مجھے دوسرے کی غلامی نے تیری عبادت نکرنے دی تو ارشاد ہوگا کہ یہی غلامی یوسفؑ کو ہماری عبادت سے نہیں روک سکی (۳) فقیروں پر عیسیٰؑ کے واقعے سے حجت قائم ہوگی یعنی فقیر جب یہ کہیگا کہ الٰہی میری ضرورتیں تیری عبادت کو مانع آئیں تو حکم ہوگا کہ تو عیسیٰؑ سے زیادہ محتاج نہ تھا اُنکو کسی احتیاج نے عبادت سے نہیں روکا (۴) مریضوں کو حضرت ایوبؑ کے حالات سے الزام دیا جائیگا یعنی مریض جب یہ کہیگا کہ الٰہی بیماریوں نے مجھے عبادت نکرنے دی

فيقول الله تعالى له ام مرضك اشد ام مرض ايوب ولم يمنعه ذلك عن عبادتي فلا يكون لاحد عند الله عذر يوم القيمة (تنبيه الغافلين) قيل ساعات الليل والنهار اربع عشرون فالانسان متنفس في كل ساعة مائة وثمانين نفسا ففي الليل والنهار يتنفس اربعة الوف وثلثمائة وعشرين نفسا وفي كل نفس يسال بسؤالين وقت الخروج ووقت الدخول يعني اي عمل عملت في خروج النفس ودخوله (روضة العابدين) فاذا علمت هذا ينبغي للعالم الزاهد ان يامر الناس بالمعروف وينهاهم عن المنكر كما روي عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عذب اهل قرية وفيها ثمانية عشر الف عابد عامل اعمالهم اعمال الانبياء قالوا يا رسول الله كيف ذلك فقال عليه السلام لم يكونوا يغضبون لله تعالى ولا يامرون بالمعروف ولا ينهون عن المنكر فكل من شاهد منكرا من احد ولم ينهه فهو شريك له فيه كالمستمع للغيبة فهو شريك مع المغتاب وكذا كل المعاصي مثلا من جلس في مجلس الشراب فهو فاسق وان لم يشرب عن انس بن مالك رضي الله عنه انه قال قلنا يا رسول الله الا نامر بالمعروف حتى نعمل به كله والا ننهى عن المنكر حتى نجتنب كله قال بل مروا بالمعروف وان لم تفعلوا به كله وانهوا عن المنكر وان لم تجتنبوه كله فلقاعل المنكر النهي عن المنكر حتى لا يجتمع اثمان

تو جواب ملیگا کہ ایوب تم سے زیادہ بیمار رہے مگر اسنے انکو ہماری عبادت سے باز نہین رکھا نتیجہ یہ ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالی کے روبرو کسیکا کوئی عذر نہ چل سکیگا (تنبیہ الغافلین) کہتے ہین رات دن کے چوبیس گھنٹے ہوتے ہین اور آدمی ہر گھنٹہ مین ایکسو اسی مرتبہ سانس لیتا ہے اس حساب سے دن رات کے چار ہزار تین سو بیس سانس ہوگے ہر سانس کے آنے جانیکے متعلق انسان سے دو سوال کئے جائینگے یعنی یہ پوچھا جائیگا کہ تو نے سانس آنے کے وقت کیا کیا اور جانیکے وقت کیا کیا (روضۃ العابدین) اسلئے عالم زاہد پر لازم ہے کہ لوگو نکو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتا رہے چنانچہ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین ایک ایسے قریہ پر عذاب نازل کیا گیا جسمین اٹھارہ ہزار عابد انبیاء کی برابر عمل کرنیوالے رہا کرتے تھے لوگون نے اسکا سبب پوچھا آپنے فرمایا یہ عابد خدا کیلئے کسی پر خفا نہین ہوا کرتے تھے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے انکو سروکار نہتا جس سے معلوم ہوا کہ جو بری بات کو دیکھکر منع نہین کرتا وہ خود اس برائی مین شریک ہے۔ جیسا کہ غیبت سننے والا کرنیوالے کا شریک ہوا کرتا ہے اسیطرح اور گناہوں کو سمجھنا چاہئے۔ مثلاً شرابخوری کی محفل مین بیٹھنے والا گو خود نہ پیئے لیکن فاسق ضرور ہوجاتا ہے۔ انس بن مالک فرماتے ہین کہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا امر بالمعروف اسیوقت کرنا چاہئے جبکہ ہم خود پورے طور پر عمل کرتے ہون اور نہی عن المنکر اس حالت مین لازم ہے کہ ہم خود برائیون کلی اجتناب رکھتے ہون فرمایا نہین۔ خواہ تم عمل نکرو لیکن امر بالمعروف کرتے رہو اور خواہ تم اجتناب نکرو مگر لوگو نکو برائیون سے بچاتے رہو۔ اسلئے برے کام کرنیوالا اگر دوسرو نکو برائیون سے نہ بچائیگا تو دوہرا گناہ کمائے گا

كما قال خذوا اقوال العالم [illegible] من [illegible] وفعله من الشيطان
حكي ان رجلا قال لابي القاسم الحكيم ما بال علماء زماننا لا ينتفع الناس بمواعظهم
كما يتعظ السلف فقال ان علماء السلف كانوا ايقاظا وكان الناس نياما فينبه الايقاظ
النيام وعلماء زماننا نيام والناس موتى فكيف يحيي النيام الموتى كما قال مكتوب
في التورية من يزرع الخير يحصد السلامة وفي الانجيل من يزرع الشر يحصد الندامة
وفي الفرقان من يعمل سوءا يجز به (حكي) عن عكرمة ان رجلا مر على شجرة تعبد من دون
الله فغضب عليها فاخذ فاسا وركب حماره وتوجه الى الشجرة ليقطعها فلقيه ابليس في
صورة انسان فقال له اين تذهب فقال الى شجرة تعبد من دون الله وعهدت
الله عهدا ان اقطعها فقال له ابليس عليه اللعنة ما لك ولها دع قطعها فلم يدع
فتخاصما فصرع ابليس ثلاث مرات فلما عجز ابليس عنه قال له ارجع وانا اعطيك كل
يوم اربعة دراهم فقال الرجل تفعل ذلك فقال نعم فرجع الى منزله فلما رجع الى سجادة
صار يجد تحتها كل يوم اربعة دراهم الى ثلاثة ايام فلما اصبح بعد ذلك لم يجد شيئا
فاخذ الفاس وركب حماره وتوجه نحو الشجرة فقام ابليس على تلك الصورة وقال له اين تريد

چنانچہ یہ بات مشہور ہے کہ بدعمل عالم کے قول کو لیلو فعل کو چھوڑ دو کیونکہ اُسکا قول خدا کیطرف سے ہے اور فعل شیطان کی
جانب سے حکایت ایک شخص نے حکیم ابوالقاسم سے کہا کیا سبب بخلاف علمای سلف اس زمانہ کی علمار کا وعظ
لوگون پر اثر نہین کرتا۔ اُنہون نے جوابدیا علمائے سلف حالت بیداری مین تھے اور اس زمانہ کے لوگ حالت خواب مین
جاگتا آدمی سوتے کو جگا سکتا ہے۔ اس زمانہ کی علما حالت خواب مین ہین اور لوگ بمنزلہ میت اسلئے سوتا آدمی مُردہ
زندہ نہین کر سکتا۔ چنانچہ توریت مین ہے کہ نیکی کا بیج بونے وال سلامتی کا کھلیان حاصل کرتا ہے اور انجیل مین ہے کہ بدی کا تخم
بونے۔ ندامت اُٹھاتا ہے اور قرآن مجید مین ہے من یعمل سوء ایجزبہ (برائی کرنیوالے کو اُسکا بدلہ ملیگا) حکایت
عکرمہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کسی ایسے درخت کو دیکھا جسکی پوجا ہوا کرتی تھی حالت غضب مین ایک کلہاڑی
لیکر اپنے گدھے پر سوار ہوا اور اُسے جڑ سے کاٹ ڈالنے کی ارادہ پر چلا۔ رستہ مین شیطان بصورت انسان نے پوچھا
کہ کہان کا ارادہ ہے جوابدیا کہ فلان درخت کی پوجا ہوا کرتی ہے مینے خدا سے عہد کر لیا ہے کہ اُسے کاٹ ڈالونگا
لہذا اپنا عہد پورا کرنے جاتا ہون۔ شیطان نے کہا بھلا تم اُس بیچارے درخت کے پیچھے کیون پڑتے ہو اپنے گھر
چلے جاؤ۔ مگر اُس شخص نے منظور نکیا تھوڑی دیر دونون مین کشتی ہوئی۔ شیطان تین بار پچھڑ گیا۔ آخر ناچار ہو کر
کہا کہ تم اُس درخت کو نہ کاٹو مین تمکو چار درم روز دیا کرونگا۔ چنانچہ یہ شخص اقرار لیکر اپنے گھر واپس چلا آیا
اور تین روز تک متواتر چار درم روز مصلے کے نیچے سے حاصل کئے۔ چوتھے دن کچھ نہ ملا۔ کلہاڑی لیکر
درخت کاٹنے چلا۔ شیطان نے کہا کدھر کے ارادے ہین۔

قال ارید قطع تلك الشجرة فقال ابلیس لا تطیق ذلك فتخاصما فصرعه ابلیس لعنه الله ثلاث مرات فتعجب الرجل فقال بای سبب انت غالب علی وکنت غالبا علیك قبل قال ابلیس علیه اللعنة نعم کان خروجك اول مرة لله تعالی فلو اجتمع اعوانی کلهم علیك لا یقاومونك واما الآن فانما خرجت حیث لم تجد الدراهم تحت سجادتك فلا جرم کنت غالبا علیك فارجع والا اضرب عنقك فرجع الرجل وترك قطع الشجرة (زبدة الواعظین) عن ابن مسعود رضی الله تعالی عنه انه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تزول قدما عبد یوم القیمة حتی یسأل عن اربع خصال عن عمره فیم افناه وعن جسده فیم ابلاه وعن علمه ما عمل به وعن ماله من این اکتسبه وفیم انفقه (هذا الحدیث من حسان المصابیح) والعبد المذکور فیه وان کان عاما لکونه نکرة فی سیاق النفی لکنه مخصوص بقوله صلی الله علیه وسلم یدخل الجنة من امتی سبعون الفا بغیر حساب فعلی هذا یکون السؤال المذکور فیه لغیر هؤلاء السبعین الفا فلا بد لکل من یؤمن بالله والیوم الآخر ان یعلم انه یسأل یوم القیمة ویناقش فی الحساب ویطالب بمثاقیل الذر من الخطرات واللحظات وانه تعالی لا ینجیه من هذه الاخطار الا بلزوم محاسبة النفس فی تجارتها واخرتها ومطالبتها فی انفاسها وساعاتها وحرکاتها وسکناتها

جواب دیا فلان درخت کاٹنے جاتا ہون۔ اُس نے کہا تم اُسپر قادر نہین ہو۔ دونوں کی کشتی ہوئی اور تین بار شیطان نے اُسے پچھاڑ دیا۔ اُس شخص نے ازراہ تعجب پوچھا کہ اِس سے پہلے مین تجھپر غالب تھا اب تیرے غلبہ کا کیا سبب۔ شیطان نے کہا اول مرتبہ تو خالص اسکے لئے نکلا تھا میرا تمام لشکر تیرا مقابلہ نہین کرسکتا تھا اور اب فقط درموں کے خیال سے نکلا ہے اسلئے مین غالب آگیا ہون جان کی خیر ہے تو واپس چلا جا۔ ورنہ گردن توڑ ڈالونگا چنانچہ یہ شخص ناکامیاب ہوکر واپس آگیا اور درخت کاٹنے کا خیال چھوڑ دیا (زبدة الواعظین) ابن مسعود سے روایت ہے کہ قیامت کے دن بندہ چار سوال کئے جانے سے پہلے اپنے خدا کے سامنے سے ہرگز نہ ٹل سکے گا (۱) عمر کس چیز مین فنا کی (۲) بدن کس کام مین گھلایا (۳) علم پڑھکر کیا کام کیا۔ (۴) مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچا (الحدیث من المصابیح) حدیث لفظ عبد سیاق نفی مین نکرہ ہونے کے باعث عام معلوم ہوتا ہے لیکن فی الواقع عام مخصوص البعض ہے کیونکہ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے میری امت کے ستر ہزار آدمی بلا حساب جنت مین داخل ہونگے اِس سے ظاہر ہے کہ سوال مذکور ان ستر ہزار کے سوا اوروں سے ہوگا مگر ہر مومن کو جو خدا اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو یہ یقین رکھنا ضروری ہے کہ اللہ تعالی قیامت کے دن سوال کریگا اور حساب مین سختی ہوگی۔ ذرہ برابر خطرات اور وسوسوں کا مطالبہ کیا جائیگا اور اِس سے اُسیکو نجات ملیگی جو آخرت کی تجارت مین اپنے نفس سے حساب لیتا رہے۔ اور ایک ایک ساعت۔ ایک ایک دم اور تمام حرکات وسکنات کا مطالبہ کرتا رہے۔

فان من حاسب نفسه قبل ان یحاسب یخف علیه یوم القیمة حسابه ویحضر عند السؤال جوابه ویحسن منقلبه ومأبه ومن لم یحاسبها تدوم حسراته وتطول فی عرصات القیمة وقفاته وتقوده الی الخزی والمقت سیئاته فاذا لابد للمؤمن ان لا یغفل فی تجارته لاخرته عن مراقبة نفسه فی حرکاتها وسکناتها ولحظاتها وخطراتها لان هذه التجارة ربحها الفردوس الاعلی وبلوغ سدرة المنتهی مع النبیین والصدیقین والشهداء والصالحین (مجالس رومی)

سورة بسم الله الرحمن الرحیم الاعلی

(قد افلح من تزکی) تطهر من الکفر والمعصیة اوتکثر من التقوی من الزکاء اوتطهر للصلوة اوادی الزکوة (وذکر اسم ربه) بقلبه ولسانه (فصلی) کقوله تعالی اقم الصلوة للذکری ویجوز ان یراد بالذکر تکبیرة التحریم وقیل من تزکی تصدق للفطر وذکر اسم ربه کبر یوم العید فصلی صلوته بل تؤثرون الحیوة الدنیا) فلا تفعلون مایسعدکم فی الاخرة والخطاب للاشقی علی الالتفات اوعلی اضمار قل اوللکل فان السعی للدنیا اکثر فی الجملة (والاخرة خیر وابقی) فان نعیمها ملذذ بالذات خالص عن الغوائل لاانقطاع له (ان هذا لفی الصحف الاولی

کیونکہ یوم الحساب سے پہلے نفس کا محاسبہ کر لیا تو پھر قیامت کا حساب آسان ہوجائیگا۔ ایسے لوگ سوالات کے جواب اچھی طرح دیدینگے اور انکا انجام اچھا ہوگا۔ البتہ جس نے نفس سے حساب نہ لیا وہ دائمی حسرت میں گرفتار رہیگا عرصۂ قیامت میں برسوں کھڑا رہنا پڑیگا۔ اسے اسکے گناہ رسوائی اور غضب الٰہی کیطرف کھینچ لیجائینگے اسلیے مومن پر واجب ہے کہ تجارت آخرت کے لیے اپنی تمام حرکات وسکنات اور خطرات ولمحات کے متعلق محاسبۂ نفس سے غافل نہو کیونکہ اس تجارت کا نفع فردوس اعلیٰ اور پیغمبروں صدیقوں شہیدوں اور صالحوں کے ساتھ سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچ جانا ہے (مجالس رومی)

سورۃ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الاعلی

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَکّٰی یعنی جو شخص کفر ومعصیت سے پاک ہوگیا۔ یا جسنے تقوے زیادہ کیا (اس صورت میں زکاء سے مشتق ہے) یا جو نماز کے لیے پاک صاف ہوا یا جسنے زکوٰۃ ادا کی وہ اپنی مراد کو پہنچا۔ وَذَکَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰی اور دل یا زبان سے اپنے پروردگار کا نام لیا اور نماز پڑھی یہ ایسا ہی جیسا اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ (میری یاد کے لیے نماز پڑھو) اور اگر ذکر سے تکبیر تحریمہ مراد لیجائے تو بھی درست ہے بعض کا قول ہے کہ صدقۂ فطر دینے والا من تزکی میں اور عید کے دن تکبیر کہنے کے بعد نماز پڑھنے والا ذکر اسم ربہ میں داخل ہے بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَیٰوۃَ الدُّنْیَا۔ لوگو تم دنیوی زندگانی کو پسند کرتے ہو اور وہ بات نہیں کرتے جو آخرت کے لیے نیک بنا دے۔ اس میں بطریق التفات اشقی کو خطاب کیا گیا ہے یا لفظ قل محذوف ہے یا خطاب کو عام سمجھیے کیونکہ فی الجملہ دنیا کے لیے زیادہ سعی کیجاتی ہے وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی۔ حالانکہ آخرت بہتر اور باقی رہنے والی چیز ہے کیونکہ اسکی نعمتیں بالذات متلذذ آمیزش سے پاک اور دائمی ہیں اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی

الإشارة إلى ما سبق من قد أفلح فإنه جامع الأمر الديانة وخلاصة الكتب المنزلة الصحف إبراهيم وموسى) بدل من الصحف الأولى قال النبي عليه السلام من قرأ سورة الأعلى أعطاه الله عشر حسنات بعدد كل حرف أنزله الله على إبراهيم وموسى ومحمد عليهم السلام (قاضي بيضاوي) عن أنس بن مالك رضي الله عنه أنه قال إن رسول الله عليه السلام صعد المنبر فقال آمين ثم صعد الدرجة الثانية فقال آمين ثم صعد الدرجة الثالثة فقال آمين ثم استوى فجلس فقال له معاذ بن جبل صعدت فأمنت ثلاث مرات فما حكمته يا رسول الله قال أتاني جبرائيل فقال يا محمد من أدرك شهر رمضان ولم يصم إلى آخره ولم يغفر له دخل النار فأبعده الله منها فقلت آمين وفقال من أدرك أبويه أو أحدهما ولم يبرهما فمات دخل النار فأبعده الله منها قلت آمين وقال من ذكر عنده اسمك ولم يصل عليك دخل النار فأبعده الله منها فقلت آمين (زبدة) قيل قد أفلح من تزكى يعني بالوالدين كقوله تعالى (وقضى ربك أن لا تعبدوا إلا إياه وبالوالدين إحسانا) وقيل قد أفلح من تزكى يعني من ترك الميل إلى الظلمة كقوله تعالى (ولا تركنوا إلى الذين ظلموا فتمسكم النار) وقيل قد أفلح من تزكى يعني من ترك الغيبة

یہ یعنی مضمون قد افلح من تزکی الی آخرہ جوامر دینی کا جامع اور کتب منزلہ کا خلاصہ ہی پہلے صحیفوں یعنی ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفون میں موجود ہی پیغمبر علیہ السلام کا قول ہی کہ اللہ تعالی سورۃ الاعلیٰ پڑھنے والے کو ان حرفون میں سے ایک ایک حرف کے بدلے دس نیکیاں عطا فرماتا ہے جو ابراہیم موسی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوے ہین (بیضاوی) انس بن مالک سے روایت ہی کہ ایک دن پیغمبر علیہ السلام نے منبر پر چڑھکر فرمایا آمین پھر دوسری سیڑھی پر چڑھکر فرمایا آمین۔ پھر تیسری سیڑھی پر چڑھکر فرمایا آمین پھر بیٹھ گئے معاذ بن جبل نے کہا حضور اس تین بار آمین کہنے مین کیا حکمت تھی۔ فرمایا۔ جبرئیل نے مجھسے یہ کہا تھا کہ جو شخص رمضان پاکر آخر تک روزے نہین رکھتا دوزخی ہوجاتا ہی خدا اُسے دوزخ سے دور رکھے۔ مینے کہا آمین۔ پھر کہا جو شخص اپنے والدین یا دونون مین سے ایک کو پاکر اُنکے ساتھ نیک سلوک نہین کرتا جہنمی ہوجاتا ہی خدا اُسے جہنم سے دور رکھے۔ مینے کہا آمین پھر کہا جو شخص آپکا نام سُنکر درود نہین بھیجتا قابل دوزخ ہوجاتا ہی۔ خدا اُسے دوزخ سے بچائے۔ مینے کہا آمین (زبدہ) قد افلح من تزکی مین لفظ تزکی کے مراد مین مختلف اقوال ہین۔ بعض نے کہا ہی جس نے والدین کے ساتھ نیکی کی جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ الآیۃ تیرے پروردگار کا حکم ہے کہ اُسکے سوا اور کسیکو نہ پوجو۔ اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرتے رہو۔ بعض کا قول ہے جسنے ظالمون سے میل ملاپ چھوڑدیا چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی وَلَا تَرْکَنُوْٓا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ظالمون کی طرف نہ جھکو۔ ورنہ تمکو آگ پکڑیگی۔ بعض کہتے ہین جس نے غیبت کو چھوڑ دیا۔

كقوله تعالى ولا يغتب بعضكم بعضا وقيل قد افلح من تزكى يعني من ترك محبة الدنيا كقوله تعالى يوم لا ينفع مال ولا بنون الا من اتى الله بقلب سليم وقيل قد افلح من تزكى يعني من ذكر الله كثيرا كقوله تعالى يا ايها الذين امنوا اذكروا الله ذكرا كثيرا وقيل قد افلح من تزكى يعني من صبر على مصيبة الله كقوله تعالى انما يوفى الصابرون اجرهم بغير حساب وقيل قد افلح من تزكى يعني من تطهر ظاهره وباطنه كقوله تعالى ظهر الفساد في البر والبحر بما كسبت ايدي الناس ليذيقهم بعض الذي عملوا لعلهم يرجعون وقيل قد افلح من تزكى يعني بتلاوة القرآن كقوله تعالى واذا تليت عليهم اياته زادتهم ايمانا وقيل قد افلح من تزكى يعني باخلاص عمله كقوله تعالى الا من تاب وآمن وعمل عملا صالحا فاولئك يبدل الله سيئاتهم حسنات وقيل قد افلح من تزكى يعني نهى النفس عن الهوى كقوله تعالى واما من خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوى فان الجنة هي الماوى (شيخ زاده) عن ابن مسعود رضي الله عنه عن النبي عليه السلام انه قال اذا صاموا شهر رمضان وخرجوا الى عيدهم يقول الله تعالى يا ملائكتي كل عامل يطلب اجره وعبادي الذين صاموا شهرهم وخرجوا الى عيدهم يطلبون اجورهم اشهدوا اني قد غفرت لهم

چنانچہ اللہ تعالی کا قول ہے وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا آپس میں ایک دوسرے کی غیبت نکرو۔ بعض کا قول ہے جسنے دنیا کی محبت چھوڑ دی چنانچہ ارشاد ہوا ہے يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ الآیۃ اس دن مال واولاد نفع نہ دیگی۔ ہاں جو خدا کے پاس سالم دل لیکر آیا وہ نفع میں رہا۔ بعض کہتے ہیں جسنے یاد الٰہی بکثرت کی چنانچہ آیت ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا مسلمانو خدا کو بکثرت یاد کیا کرو۔ بعض کا قول ہے جو خدا کی بھیجی مصیبت پر صبر کرے چنانچہ فرماتے ہیں إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ الآیۃ۔ صابرون کو بیحساب بدلہ دیا جائے گا۔ بعض نے کہا ہے جو اپنا ظاہر و باطن پاک رکھے چنانچہ ارشاد ہوا ہے ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ الآیۃ جنگلوں اور دریاؤں میں لوگوں کے بد اعمال کے باعث بگاڑ پڑ جاتا ہے اسلئے کہ خدا انکو انکے بعض اعمال کا مزا چکھادے تاکہ وہ توبہ کریں۔ بعض کا قول ہے جو تلاوت قرآن سے تزکیہ حاصل کرے اللہ تعالی فرماتا ہے وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ الآیۃ جب انپر خدا کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو انکے ایمان اور زیادہ ہوجاتے ہیں۔ بعض کا قول ہے جسنے خالص عمل کئے۔ چنانچہ حکم ہے إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ الآیۃ مگر جسنے توبہ کی اور ایمان لاکر نیک عمل کئے خدا انکی بدیوں کو نیکیوں سے بدلدیگا۔ بعض کا قول ہے جسنے نفس کو بدخواہشوں سے روکا جیسا اللہ تعالی فرماتا ہے وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جو اپنے خدا کے سامنے کھڑا ہونیسے ڈرا اور نفس کو بری خواہشوں سے روکا اسکا ٹھکانا جنت ہے (شیخ زادہ) ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ جب رمضان کے روزے رکھکر لوگ عیدگاہ کی طرف نکلتے ہیں تو اللہ تعالی فرشتوں سے کہتا ہے کہ ہر کام کرنیوالا اپنی مزدوری مانگا کرتا ہے میرے بندے روزے تمام کرکے عیدگاہ کیطرف اپنی مزدوری مانگنے نکلے ہیں تم گواہ رہیو کہ میں نے انکو

فینادی منادیا امة محمد ارجعوا الی منازلکم قد بدلت سیئاتکم بالحسنات فیقول الله تعالی یا عبادی صمتم لی وافطرتم لی فقوموا مغفورا لکم (زبدة الواعظین) عن النبی علیه السلام انه قال رمضان اوله رحمة واوسطه مغفرة وآخره عتق من النیران وقال علیه السلام ان الله یعتق فی کل ساعة من رمضان من اللیل والنهار ستمائة الف عتیق من النار ممن استوجب العذاب الی لیلة القدر وفی لیلة القدر یعتق بعدد من اعتق من اول الشهر وفی یوم الفطر یعتق بعدد من اعتق فی الشهر ولیلة القدر (تنبیه الغافلین) عن انس بن مالك عن النبی علیه السلام انه قال صوم العبد معلق بین السماء والارض حتی یؤدی صدقة الفطر واذا ادی صدقة الفطر جعل الله له جناحین اخضرین یطیر بهما الی السماء السابعة ثم یامر الله تعالی ان یجعل فی قندیل من قنادیل العرش حتی یلقی صاحبه (زبدة) قال انس بن مالك للمؤمن خمسة اعیاد (الاول) کل یوم یمر علی المؤمن ولا یکتب علیه ذنب فهو یوم عید (والثانی) الیوم الذی یخرج فیه من الدنیا بالایمان والشهادة والعصمة من کید الشیطان فهو یوم عید (والثالث) الیوم الذی یجاوز فیه الصراط ویامن من اهوال القیمة ویخلص من ایدی الخصوم والزبانیة فهو یوم عید (والرابع) الیوم الذی یدخل فیه الجنة ویامن من الجحیم فهو یوم عید (والخامس) الیوم الذی ینظر

اسوقت ایک فرشتہ ندا کرتا ہے اے امت محمدیہ اپنے گھروں کی طرف چلے جاؤ تمہاری برائیاں نیکیوں سے بدل دی گئیں - پھر اللہ تعالی فرماتا ہی میرے بندو تمنے میرے لئے روزے رکھے اور میرے لئے افطار کئے - جاؤ میں نے تمکو بخشدیا پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہی کہ رمضان کا اول عشرہ رحمت کا ہی اوسط مغفرت کا اور آخر دوزخ سے آزادی کا - حضور فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی رمضان کی ہر ساعت میں لیلة القدر تک (دن ہو یا رات) چھ لاکھ آدمیوں کو دوزخ سے آزاد کردیتا ہی اور لیلة القدر میں اول روزہ سے لیلة القدر تک کی گنتی کے برابر دوزخی آزاد ہوتے ہیں پھر عید کے دن اسقدر جہنمی آزاد ہوتے ہیں جسقدر تمام رمضان اور ہر لیلة القدر میں ہوئے تھے (تنبیہ الغافلین) انس بن مالک سے مروی ہے کہ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں مسلمان کا روزہ جبتک صدقة الفطر ادا نکرے آسمان و زمین کے مابین معلق رہتا ہے پھر جب بندہ صدقة الفطر ادا کردیتا ہی تو اسکے دو سبز پر لگجاتے ہیں اور انکے ذریعہ سے روزہ ساتویں آسمان تک اڑجاتا ہی - پھر اس روزہ دار کے آنے تک عرش کی قندیل میں امانتا رکھدیا جاتا ہی (زبدہ) انس بن مالک کا قول ہی کہ مومن کے لئے پانچ عیدیں ہیں (۱) بغیر گناہ کے جو دن گزرجائے وہ گویا مسلمان کے لئے عید کا دن ہی (۲) جسدن ایمان اور کلمہ شہادت کے ساتھ مکائد شیطان سے بچکر دنیا سے نکلجائیگا وہ عید کا دن ہوگا (۳) جسدن پلصراط سے گزرجائیگا - اہوال قیامت سے نجات پائیگا - عذاب کے فرشتوں سے رہائی ملیگی - بیشک عید کا دن ہوگا (۴) جسدن جہنم سے نجات پاکر جنت میں داخل ہوجائیگا عید کا دن ہوگا (۵) جسدن دیدار الہی ہوگا سب سے بڑا عید کا دن ہے (ابو اللیث)

وعن وهب بن منبه انه قال عليه السلام ان ابليس عليه اللعنة يصيح في كل يوم عيد فيجتمع عنده فيقولون يا سيدنا من اغضبك انا نكسره فيقول لا شئ ولكن الله تعالى قد غفر لهذه الامة في هذا اليوم فعليكم ان تشغلوهم باللذات والشهوات وشرب الخمر حتى يبغضهم الله فعلى العاقل ان يمنع نفسه في يوم العيد عن الشهوات والمناهي ويداوم على الطاعات ولذا قال النبي عليه السلام اجتهدوا في يوم الفطر في الصدقة واعمال الخير والبر من الصلوة والزكوة والتسبيح والتهليل فانه اليوم الذي يغفر الله تعالى فيه ذنوبكم ويستجيب دعاءكم وينظر اليكم بالرحمة (درة الواعظين) حكى ان صالح بن عبد الله كان اذا كان يوم الفطر ذهب الى المصلى فرجع بعد اداء الصلوة الى داره وجمع اهله وعياله عنده وجعل على عنقه سلسلة من حديد وهال الرماد على راسه وجسده وبكى بكاء شديدا فقالوا يا صالح هذا يوم العيد ويوم السرور فما حالك هذا فقال عرفت ذلك ولكن انا عبد امرني ربي ان اعمل عملا له فعملت فلا ادري اقبله ام لا وكان يجلس في طرف المصلى فقيل له لم لا تجلس في وسط المصلى قال جئت سائلا للرحمة وهذا مجلس السائلين (زبدة الواعظين) قال عليه السلام اذا كان يوم الفطر يبعث الله الملائكة فيهبطون الى الارض في كل البلاد فيقولون يا امة محمد اخرجوا الى رب كريم فاذا برزوا الى مصلاهم يقول الله اشهدوا يا ملائكتي

وہب بن منبہ سے روایت ہی کہ ابلیس عید کے دن اسقدر چیختا چلاتا ہی کہ تمام شیاطین جمع ہوجاتے ہین اور کہتے ہین کہ جس شخص نے آپکو غصہ دلایا ہی ہم اسکے ٹکڑے کرڈالینگے۔ جوابدیتا ہی کہ میرا غصہ صرف اسلئے ہی کہ آج کے دن اللہ تعالی نے اس امت کو بخشدیا تمپر لازم ہی کہ مسلمانو نکو لذتون اور بری خواہشون مین مشغول کرو۔ شرابخواری مین لگاؤ۔ تاکہ اللہ تعالی انپر غضبناک ہوجائے۔ اسلئے عاقل پر فرض ہی کہ عید کے دن اپنے نفس کو خواہش بد اور دیگر ممنوعات سے روکے اور طاعات کی مداومت کرتا رہی۔ اسلئے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہی عید کے دن خیرات نماز۔ زکوۃ۔ تسبیح وتہلیل اور دیگر اعمال خیر مین زیادہ کوشش کیا کرو۔ کیونکہ اسدن خدا تمھارے گناہ بخشتا دعائین قبول کرتا اور تمھاری طرف نظر رحمت سے دیکھتا ہی درۃ الواعظین حکایت صالح بن عبد اللہ عید کے دن جب عیدگاہ سے واپس آتے تو اپنے گھر والون کو جمع کرکے اپنے گلے مین لوہے کی زنجیر ڈالتے اور سر و جسم پر خاک ملکر گریہ وزاری کرتے۔ لوگ کہتے کہ یہ تو خوشی کا دن ہی۔ آپ یہ کیا کرہی ہین۔ جواب دیتے کہ یہ مجھے بھی معلوم ہی مگر مین بندۂ خدا ہون مجھے حکم ہی کہ خالص اسکے لئے عمل کرون۔ مینے عمل تو کئے لیکن یہ معلوم نہین قبول ہوئے یا نہوئے نیز انکا قاعدہ تھا کہ عیدگاہ مین جاکر ایک کنارہ بیٹھا کرتے تھے۔ لوگون نے کہا آپ بیچ مین کیون نہین بیٹھتے۔ فرمایا مین سائل رحمت بنکر آیا ہون اسلئے سائلون کی جگہ بیٹھتا ہون زبدۃ الواعظین پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین اللہ تعالی عید کے دن فرشتے نازل کرتا ہی اور وہ زمین پر اترکر تمام شہرون مین پھیل جاتے ہین اور یہ کہتے ہین اے امت محمدیہ رب کریم کی طرف چلو پھر جب لوگ نماز کیطرف چلتے ہین تو اللہ تعالی فرماتا ہی اے فرشتو۔ گواہ رہو

انی قد جعلت ثوابهم علی صیامهم رضائی ومغفرتی ویقال ان الحکمة فی عید الدنیا تذکرۃ عید الآخرة فاذا رایت الناس بعضهم یذهب مشاة وبعضهم رکبانا وبعضهم لابسا وبعضهم عریانا وبعضهم یلبس اطلسا وبعضهم پلاسا وبعضهم لاعبا ضاحکا وبعضهم باکیا فاذکر سیر القیمة فانه کذلک کما قال الله تعالی (یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا ونسوق المجرمین الی جهنم وردا) وقال الله تعالی (یوم ینفخ فی الصور فتاتون افواجا) وقال الله تعالی (یوم تبیض وجوه وتسود وجوه) ولذا قیل ان الاعیاد مصیبة للایتام ولبعض اصحاب الاموات (حکی) عن انس بن مالک رضی الله عنه عن النبی علیه السلام انه خرج لصلوۃ العید والصبیان یلعبون وفیهم صبی جالس فی مقابلتهم وعلیه ثیاب بذلة وهو یبکی فقال النبی علیه السلام له ایها الصبی مالک تبکی فلا تلعب معهم فلم یعرفه الصبی فقال له ایها الرجل مات ابی بین یدی رسول الله فی غزوۃ کذا وتزوجت امی واکلت اموالی واخرجنی زوجها من بیتی ولیس لی طعام ولا شراب ولا ثیاب ولا بیت فلما نظرت الیوم الی الصبیان ذوی الاباء اخذتنی مصیبة ابی فلذلک ابکی فاخذ رسول الله بیده فقال له یا صبی هل ترضی ان اکون ابا وعائشة اما وعلیا عما والحسن والحسین اخوین وفاطمة اختا لک فعرف الصبی انه رسول الله فقال لم لا ارضی یا رسول الله

ان کے روزون کا بدلہ میری رضا اور مغفرت ہی بعض کا قول ہی کہ دنیا کی عید مین یہ حکمت ہی کہ آدمی آخرت کی عید کو یاد رکھے کیونکہ دنیا مین عید کے دن بعض آدمی پیدل جاتے ہین بعض سوار بعض کپڑے پہنے بعض ننگے بعض کے پاس اطلس کے لباس اور بعض کے پاس ٹاٹ کا بعض کھیلتے کودتے اور بعض روتے ہوے اس نظارہ کو انسان حال قیامت پیش نظر رکھے کیونکہ وہان بھی اسیطرح ہوگا چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا الآیۃ یعنی اسدن پرہیزگارونکو رحمان کی طرف جمع کرینگے اور گنہگارونکو جہنم کی طرف کھینچینگے دوسری آیت ہی یَوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا جسدن صور پھونکا جائیگا تم سب اکٹھے ہوکر آجاؤگے اللہ تعالی کا قول ہی یَوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ اسدن اکثر چہرے سفید ہونگے اور اکثر سیاہ اسیلئے کہا گیا ہی کہ عیدین یتیمون اور اہل میت کیلئے مصیبتین ہین حکایت انس بن مالک پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ آپ عید کی نماز کیلئے جارہے تھے رستہ مین لڑکے کھیلتے ملے انمین ایک لڑکا پھٹے کپڑے پہنے الگ بیٹھا رو رہا تھا آپنے فرمایا لڑکے کیون رو رہا ہی تو بھی انکے ساتھ کھیل اسنے حضور کو نہ پہچانا۔ اور یہ کہا میرا باپ پیغمبر خدا کے ساتھ فلان جہاد مین شہید ہوگیا ماں نے میرے ترکہ کا تمام مال کھاپی کر اور نکاح کرلیا۔ اور اسکے خاوند نے مجھے گھر سے نکال دیا اب میرے پاس نہ کھانا نہ پینا نہ گھر نہ کپڑا جب ماں باپ والے اور لڑکون کو دیکھتا ہون تو اپنے باپ کا صدمہ یاد آجاتا ہی اسلئے روتا ہون پیغمبر خدا نے اسکا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کیا تجکو یہ پسند ہی کہ مین تیرا باپ بنون اور عائشہ تیری ماں علی چچا ہون حسن حسین بھائی بنین اور فاطمہ بہن ہون اب لڑکے نے پہچان لیا کہ آپ رسول اللہ ہین اور یہ کہا کہ مین راضی ہون

فحمله النبی علیه السلام الی منزله والبسه احسن الثیاب واشبعه وزینه وطیبه فخرج الصبی ضاحکا مستبشرا فلما رآه الصبیان قالوا له کنت قبل هذا الآن تبکی فما بالك صرت الآن مسرورا فقال کنت جائعا فشبعت وکنت عاریا فلبست وکنت یتیما فکان رسول الله ابی وعائشة امی والحسن والحسین اخوی وعلی عمی وفاطمة اختی افلا افرح فقال الصبیان یالیت اباءنا قتلوا فی سبیل الله فی تلك الغزوة فنکون کذلك فلما توفی النبی علیه السلام خرج الصبی وهو یحثو التراب علی راسه فاستغاث وقال الآن صرت غریبا ویتیما فضمه ابو بکر الصدیق الی نفسه رضی الله عنه (زبدة) صدقة الفطر واجبة عملا لا اعتقادا علی الحر المسلم المالك لنصاب فاضل عن الحوائج الاصلیة وان لم یکن نامیا وبه تحرم الصدقة وتجب الاضحیة عن نفسه وولده الصغیر الفقیر وعبده للخدمة ولو کان کافرا وکذا مدبره وام ولده لا عن زوجته وولده الکبیر وطفله الغنی بل من مال الطفل والمجنون کالطفل ولا عن مکاتبه ولا عن عبیده للتجارة ووقت اداء صدقة الفطر قبل صلوة العید وروی ان عثمان بن عفان رضی الله عنه نسی زکوة الفطر قبل صلوة العید فجعل کفارته عتق رقبة ثم جاء النبی علیه السلام فقال یا رسول الله نسیت زکوة الفطر قبل صلوة العید فجعلت کفارته عتق رقبة فقال علیه السلام لو اعتقت یا عثمان مائة رقبة لم تبلغ ثواب

آپ اُسے اپنے گھر لیگئے۔ کپڑے پہنائے۔ پیٹ بھر کے کھانا کھلایا بنایا سنوارا۔ لڑکا خوش ہوتا ہوا باہر نکلا۔ لڑکوں نے کہا یہ کیا اس سے پہلے تو رو رہا تھا اور اب ہنس رہا ہے۔ جواب دیا پہلے میں بھوکا تھا اب پیٹ بھر کے کھا آیا ہوں۔ پہلے ننگا تھا اب کپڑے پہن رہا ہوں۔ پہلے یتیم تھا اب رسول اللہ میرے باپ حضرت عائشہ میری ماں حسن حسین بھائی۔ علی چچا اور فاطمہ بہن بنگئی ہیں۔ پھر میں خوش کیوں نہ رہوں۔ لڑکوں نے کہا کاش اس جہاد میں ہمارے باپ قتل کئے جاتے اور ہم اس لڑکے کی طرح حضور کے بیٹے بنجاتے پیغمبر علیہ السلام کی وفات کے بعد یہ لڑکا سر پر مٹی ڈالتا ہوا نکلا اور یہ کہا آج میں غریب و یتیم ہوگیا ہوں یہ سنکر حضرت ابو بکر صدیق نے اُسے اپنی سایۂ تربیت میں لے لیا (زبدہ) ہر آزاد مسلمان عاقل مالک نصاب پر جو حاجت اصلی سے زائد ہو صدقۂ فطر عملاً واجب ہے (گو اعتقاداً نہیں) نصاب نامی ہو یا نہو۔ اور اسی سے صدقہ حرام ہوجاتا ہے علی ہذا القیاس قربانی اپنی ذات اور اپنی محتاج صغیر اولاد اور اس غلام کی طرف سے واجب ہے جو خدمت کے لئے ہو خواہ کافر ہی کیوں نہو یہی حکم مدبر اور ام ولد کا ہے۔ البتہ جورو۔ بالغ اولاد۔ اور مالدار اطفال کی طرف سے واجب نہیں بلکہ لڑکے ہی کے مال سے کرنی چاہئے۔ اسیطرح مکاتب اور غلام تجارت کیطرف سے قربانی واجب نہیں دیوانے کا وہی حکم ہے جو بچے کا۔ صدقہ فطر عید کی نماز سے پہلے ادا کرنا چاہئے۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عثمانؓ ایک مرتبہ نماز سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنا بھول گئے تھے۔ اسکے کفارہ میں ایک غلام آزاد کیا۔ پھر پیغمبر علیہ السلام سے اپنی نسیان اور کفارہ کا حال بیان فرمایا آپنے جواب دیا اے عثمان اگر ہزار غلام آزاد کروگے تو وہ ثواب نہیں ملیگا جو نماز سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنے میں ملتا (زبدۃ الواعظین)

قيل الركوع واحد والسجدة ثنتان مع ان كلاهما فرض لان الركوع ادعى العبودية والسجدتان شاهدان فكما لا يقبل الركوع الا بالسجود فكذلك لا يقبل الصوم الا بصدقة الفطر فانها شاهدة عليه (زبدة الواعظين) روى عن النبي عليه السلام انه قال من اعطى صدقة الفطر كان له عشرة اشياء (الاول) يطهر جسده من الذنوب (والثاني) يعتق من النار (والثالث) يصير صومه مقبولا كما قال الحسن البصري ان صدقة الفطر للصوم كسجدة السهو للصلوة فكما تجبر سجدة السهو كل واقع في الصلوة فكذا الصوم يجبر بصدقة الفطر كل واقع فيه وفي التراويح لان الحسنات يذهبن السيئات (والرابع) يستوجب الجنة (والخامس) يخرج من قبره آمنا (والسادس) يقبل ما عمل من الخيرات في تلك السنة (والسابع) تجب له شفاعتي يوم القيمة (والثامن) يمر على الصراط كالبرق الخاطف (والتاسع) يرجح ميزانه من الحسنات (والعاشر) يمحو الله تعالى اسمه من ديوان الاشقياء (شيخ زاده) وندب اخراجها قبل صلوة العيد ولا تسقط بالتاخير وهي نصف صاع من بر او دقيق او سويق او صاع من تمر او شعير والزبيب كالبر وعندهما كالشعير والصاع ثمانية ارطال ودفع قيمة ذلك افضل وعليه الفتوى لانه ادفع لحاجة الفقير (ملتقى الابحر) وقال عليه السلام من اعطى صدقة الفطر كان له بكل حبة يعطيها سبعون الف قصر طوله ما بين المشرق والمغرب (مشكوة الانوار)

بعض کا قول ہی کہ رکوع ایک ہے اور سجدے دو۔ حالانکہ دونو فرض ہین۔ اسکا سبب یہ ہے کہ رکوع عبودیت کا مدعی اور سجدے اُسکے گواہ ہین۔ پھر جسطرح رکوع بلا سجود مقبول نہین اسیطرح روزہ بلا ادائے صدقۂ فطر قبول نہین ہوتے۔ کیونکہ یہ روزہ کا گواہ ہی (زبدۃ الواعظین) پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہی کہ آپنے فرمایا جس نے صدقۂ فطر ادا کیا اسے دس چیزین عطا کی جائینگی۔ (۱) اُسکا جسم گناہون سے پاک ہوگا (۲) دوزخ سے آزادی ملیگی (۳) روزہ قبول ہوگا چنانچہ حسن بصری سے روایت ہی کہ صدقۂ فطر روزہ کے لئے ایسا ہی جیسا سجدۂ سہو نماز کے لئے جسطرح سجدۂ سہو نماز کے حق مین جبر نقصان کا باعث ہی اسیطرح صدقۂ فطر اور تراویح سے روزہ کے تمام نقصانات کا جبر ہو جاتا ہی۔ کیونکہ حسنات سیئات کو دفع کر دیتی ہین (۴) جنت کا مستحق ہو جائیگا (۵) قبر سے با امن ہوکر نکلیگا (۶) اس سال مین اُسکے تمام نیک اعمال قبول کئے جائینگے (۷) قیامت کے دن شفاعت پیغمبر علیہ السلام نصیب ہوگی (۸) پلصراط سے بجلی کی طرح گزر جائیگا (۹) میزان نیکیون کے باعث جھک جائیگی (۱۰) اشقیا کے دفتر سے اُسکا نام مٹا دیا جائیگا (شیخ زادہ) صدقۂ فطر نماز سے پہلے دیدینا مستحب ہی مگر تاخیر سے ساقط نہین ہوتا گیہون یا آٹے یا ستو کا نصف صاع دینا چاہیئے جو اور کھجورین ہون تو پورا صاع ادا کرے کشمش گیہون کے حکم مین ہی اور صاحبین کے نزدیک جَو کے حکم مین۔ ایک صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہی مگر حساب کرکے قیمت دیدینی اولی ہی کیونکہ اس سے فقیر کو زیادہ فائدہ پہنچ سکتا ہی (ملتقی الابحر) پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین صدقۂ فطر دینے والے کو ہر دانے کے بدلے ستر ہزار محل ملینگے جنکا طول مشرق سے مغرب تک ہوگا (مشکوۃ الانوار)

اخرج مسلم عن ابي هريرة رضي الله عنه عن النبي عليه السلام انه قال من صام رمضان ثم اتبعه ستا من شوال كان كصيام الدهر كله وفي رواية اخرى اعطاه الله تعالى ثواب ستة انبياء (الاول) آدم عليه السلام (والثاني) يوسف عليه السلام (والثالث) يعقوب عليه السلام (والرابع) موسى عليه السلام (والخامس) عيسى عليه السلام (والسادس) محمد عليه السلام والله اعلم بالصواب (زبدة الواعظين) يجب اخراج صدقة الفطر على الكبير والصغير سواء كان صحيحا او مجنونا عندهما وعند محمد وزفر لا يجب على الصغير والمجنون لو كان له داران دار يسكنها والدار الاخرى لا يسكنها ويؤجرها يعتبر قيمتها مائتي درهم ويجب عليه صدقة الفطر وكذلك لو كان له دار واحدة يسكنها وفضل عن سكناه بها شئ يعتبر قيمة الفضل وكذلك في الثياب والاثاث (محيط البرهان)

سورة بسم الله الرحمن الرحيم الفجر

(والفجر) اقسم بالصبح او فلقه كقوله تعالى (والصبح اذا تنفس) او بصلاته (وليال عشر) عشر ذي الحجة ولذلك فسر الفجر بفجر عرفة او النحر او عشر رمضان الاخير وتنكيرها للتعظيم وقرئ وليال عشر بالاضافة على ان المراد بالعشر الايام (والشفع والوتر)

مسلم ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے جو شخص رمضان کے پورے روزے رکھکر شوال میں چھ روزے رکھ لیا کرتا ہے وہ گویا صائم الدہر ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے چھ پیغمبروں کا ثواب دیتا ہے جنمیں اول آدمؑ ہیں۔ دوم یوسفؑ۔ سوم یعقوبؑ۔ چہارم موسیٰؑ۔ پنجم عیسیٰؑ۔ ششم محمد علیہ السلام۔ واللہ اعلم بالصواب زبدۃ الواعظین۔ صاحبین کے نزدیک بڑا ہو یا چھوٹا۔ تندرست ہو یا دیوانہ سب پر صدقہ فطر واجب ہے۔ امام محمد اور زفر کے نزدیک صغیر اور مجنون پر واجب نہیں۔ اگر کسی شخص کی ملک میں دو مکان ہیں۔ ایک میں خود رہتا ہے۔ اور ایک کرایہ کو دے رکھا ہے۔ اگر اُسکی قیمت دو سو درم ہے تو صدقہ فطر واجب ہوگا۔ علی ہذا القیاس اگر ایک ہی مکان اتنا بڑا ہے کہ ایک حصہ میں خود رہتا ہے اور ایک حصہ خالی پڑا رہتا ہے تو اس دوسرے حصہ کی قیمت لگائی جائیگی۔ نیز کپڑوں اور دیگر اثاث البیت کا یہی حال ہے۔ محیط البرہان

سورۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم الفجر

وَالْفَجْرِ میں خود صبح یا اُسکے چاک گریبان ہونیکی قسم کھاتا ہوں۔ یہ ایسا ہی جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ یعنی صبح کی قسم جبکہ وہ سانس لینے لگے۔ یا یہ معنی ہیں کہ نماز صبح کی قسم۔ وَلَيَالٍ عَشْرٍ اور دس راتوں یعنی عشرۂ ذی الحجہ کی قسم۔ اسی لئے فجر کی تفسیر یوم عرفہ یا یوم نحر کی فجر سے کی گئی ہے یا رمضان کے آخر عشرہ کی قسم کھائی ہے اور اسکی تنکیر تعظیم کے لئے ہے بعض قرأت میں وَلَيَالِ عَشْرٍ بالاضافہ ہے اس صورت میں عشر سے دس دن مراد ہوں گے۔ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ۔

والاشياء كلها شفعها و وترها او الخلق كقوله تعالى (ومن كل شيء خلقنا زوجين) والخالق هو الله لانه فرد ومن فسرهما بالعناصر الاربعة والافلاك او البروج والسيارات او شفع الصلوات و وترها او يوم النحر وعرفة وقد روي مرفوعا او بغيرها فلعله افرد بالذكر من انواع المدلول ما راه اظهر دلالة على التوحيد او مدخلا في الدين او مناسبة لما قبلها او اكثر منفعة موجبة للشكر (والليل اذا يسر) اذا يمضي كقوله تعالى (والليل اذ ادبر) والتقييد بذلك لما في التعاقب من قوة الدلالة على كمال القدرة و وفور النعمة او يسرى فيه من قولهم صلى المقام وحذف الياء للاكتفاء بالكسرة تخفيفا (هل في ذلك) القسم او المقسم به (قسم) حلف او محلوف به (لذي حجر) يعتبره ويؤكد به ما يريد تحقيقه والحجر العقل سمي به لانه يحجر عما لا ينبغي كما سمي عقلا ونهية وحصاة من الاحصاء وهو الضبط والمقسم عليه محذوف وهو ليعذبن يدل عليه قوله (الم تر كيف) الآية قاضي) وعن الحسن بن علي انه قال اذا دخلت المسجد فسلم على النبي عليه السلام فان رسول الله عليه السلام قال لا تتخذوا بيتي عيدا ولا تتخذوا بيوتكم قبورا وصلوا علي حيث كنتم فان صلوتكم تبلغني وفي حديث اوس رضي الله عنه انه قال عليه السلام اكثروا علي من الصلوة يوم الجمعة فان صلوتكم معروضة علي

یعنی کل اشیاء کے جفت و طاق کی قسم یا مخلوق کے زوج و فرد کی قسم۔ چنانچہ ایک اور آیت میں ہے وَمِن کُلِّ شَیءٍ خَلَقنَا زَوجَینِ اور خالق اللہ تعالیٰ ہے کیونکہ وہ فرد ہے۔ اور جس شخص نے عناصر اربعہ۔ افلاک۔ بروج سیارات۔ جفت و طاق نمازوں اور بطریق روایت مرفوع یوم النحر یا یوم عرفہ وغیرہ کے ساتھ شفع و وتر کی تفسیر کی ہے اُسنے انواع مدلولات میں سے جس چیز کو توحید پر بطور ظاہر زیادہ دال پایا یا دین میں اُسکا زیادہ دخل دیکھا یا مناسبت مناسب خیال کیا یا کثیر المنافع ہونیکے باعث لائق مزید شکر سمجھا اُسکا ذکر کردیا۔ وَالَّیلِ اِذَا یَسرِ۔ اور رات کی قسم جبکہ گزر جائے۔ چنانچہ خود فرماتا ہے وَالَّیلِ اِذ اَدبَرَ گزر جانیکی قید اسلئے ہے کہ رات دن کا نوبت بنوبت آنا کمال قدرت اور وفور نعمت کی نہایت قوی دلیل ہے۔ یسری میں یائے تحتانی اکتفائے کسرہ کے باعث تخفیفاً حذف کیگئی ہے۔ هَل فِی ذٰلِکَ الآیۃ۔ کیا اس قسم یا مقسم بہ میں کوئی حلف یا محلوف بہ اُس شخص کے لئے ہے جو صاحب عقل ہو۔ … جس شے کے اثبات کا ارادہ کیا گیا ہے اسکی تاکید منظور ہے حجر اسلئے عقل کو کہتے ہیں کہ عقل نا سزاوار چیزوں سے روکتی ہے چنانچہ عقل … کہتے ہیں … احصاء سے لیا گیا ہے یہاں مقسم علیہ محذوف ہے یعنی قسم ہے کافر عذاب دیئے جائینگے اور اس محذوف پر اَلَم تَرَ کَیفَ فَعَلَ رَبُّکَ دال ہے … حسن بن علی سے مروی ہے کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت نبی علیہ السلام پر درود بھیجا کرو کیونکہ آپکا قول ہے۔ لوگو میرے گھر کو عید اور اپنے گھروں کو قبریں … جہاں کہیں ہو مجھپر درود بھیجتے … درود مجھے پہنچ جاتا ہے۔ اوس کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا جمعہ کے دن مجھپر زیادہ درود بھیجا کرو۔ تمہارا درود میرے سامنے لایا جاتا ہے

وعن سليمان سحيم رحمة الله عليه انه قال رايت النبي عليه السلام في النوم فقلت يا رسول الله هؤلاء الذين يأتونك فيسلمون عليك اتفقه سلامهم قال عليه السلام نعم وارد عليهم (شفاء شريف) قال بعض العلماء من صام هذه الايام اكرمه الله بعشرة اشياء البركة في عمره والزيادة في ماله والحفظ في عياله والتكفير لسيئاته والتضعيف لحسناته والتسهيل لسكرات موته والضياء لظلمات قبره والتثقيل لميزانه والنجاة من دركاته والصعود على درجاته وكذا روي ان الله اختار من السنة ثلاث عشرات العشر الاخير من رمضان لما فيه من بركات ليلة القدر وعشر الاضحى لما فيه من يوم التروية ويوم عرفة والاضاحي والتلبية والحج وانواع المناسك كما جاء في الخبر ان الله تعالى يباهي ملائكته فيقول انظروا الى عبادي جيث جاؤا من كل فج عميق شعثا غبرا ليشهدوا منافع لهم اشهدوا يا ملائكتي اني قد غفرت لهم وعشر المحرم لما فيه من بركات يوم عاشوراء ولورود هذه الآثار وامثالها قال الفقهاء رحمهم الله لو قال رجل لله علي ان اصوم افضل الايام في سنتي هذه بعد رمضان يجب عليه العشر الاول من ذي الحجة لان الايام الفاضلة من السنة هذه الايام وفي الخبر من صام يوم عرفة من ذي الحجة كتب الله تعالى له صيام ستين سنة وكتبه الله من القانتين (زبدة الواعظين)

سلیمان سحیم روایت کرتے ہین کہ مینے پیغمبر علیہ السلام کو خواب مین دیکھکر یہ عرض کیا کہ یہ لوگ جو آپ پر سلام بھیجتے ہین کیا آپ اِسے معلوم کر لیتے ہین۔ فرمایا ہان اُنہین جواب دیا کرتا ہون (شفا شریف) بعض علما کا قول ہی کہ عشرہ ذی الحجہ کے روزہ دار کو دس چیزین عطا ہوتی ہین (۱) عمر مین برکت (۲) مال کی زیادتی (۳) اہل و عیال کی حفاظت (۴) گناہونکی معافی (۵) نیکیون کی زیادتی (۶) سکرات موت کی آسانی (۷) قبر مین روشنی (۸) میزان مین گرانباری (۹) دوزخ کے درکات سے نجات پانا (۱۰) جنت کے درجات پر ترقی کرنا اسیطرح مروی ہی کہ اللہ تعالی نے سال مین سے تین عشرون کو منتخب کیا ہی (۱) رمضان کا آخر عشرہ کیونکہ اسمین لیلۃ القدر کی برکتین موجود ہین (۲) عشرہ ذی الحجہ کیونکہ اسمین ترویہ اور عرفہ کا دن اور قربانیان اور تلبیہ اور حج اور دیگر مناسک پائے جاتے ہین چنانچہ حدیث مین آیا ہے کہ اللہ تعالی از روئے فخر فرشتون سے کہا کرتا ہی کہ میرے بندونکو دیکھو۔ پراگندہ مو اور غبار آلود ہو کر دور دور سے منافع اُخروی حاصل کرنے کیلئے حاضر ہوئے تم گواہ رہو مینے انکو بخشدیا۔ (۳) عشرہ محرم کیونکہ اسمین عاشورہ کا دن ہی۔ اور اسکی برکتون کے متعلق اکثر حدیثین وارد ہین۔ فقہا کہتے ہین کہ اگر کسی نے یہ نذر مانی کہ مین بعد رمضان اللہ کے لئے اس سال کے افضل الایام مین روزہ رکھونگا تو اُسپر ذی الحجہ کے عشرہ اول کے روزے واجب ہونگے۔ کیونکہ سارے سال مین یہ عشرہ افضل الایام ہی اور حدیث مین ہی جسنے ذی الحجہ کے عرفہ کا روزہ رکھ لیا اللہ تعالی اُسے سات برس کے روزونکا ثواب دیتا ہی اور اسکا نام قانتین مین لکھ لیتا ہی (زبدۃ الواعظین)

روی عن ابن عباس رضی الله عنهما انه قال قال علیه السلام ما من ایام العمل الصالح فیها احب الی الله تعالیٰ من هذه الایام یعنی ایام عشر ذی الحجة قالوا ولا الجهاد فی سبیل الله قال و لا الجهاد فی سبیل الله الا رجل خرج بنفسه وماله فلم یرجع بذلك وروی ابو هریرة رضی الله عنه عن النبی علیه السلام انه قال ما من ایام احب الی الله ان یعبد فیها من عشر ذی الحجة یعدل صوم کل یوم منها صیام سنة وقیام کل لیلة منها قیام لیلة القدر وفی الخبر ان موسی علیه السلام قال یا رب دعوت فلم تجب دعوتی فعلمنی شیئا ادعوك به فاوحی الله تعالیٰ الیه یا موسی اذا دخل ایام العشر من ذی الحجة قل لا اله الا الله اقض حاجتك قال یا رب کل عبادك تقولها قال یا موسی من قال لا اله الا الله فی هذه الایام مرة لو وضعت السموات السبع والارضون السبع فی کفة المیزان ولا اله الا الله فی الکفة الاخری لثقلت ورجحت هذه المقالة علیهن جمیعا روی عن ابن عباس عن النبی علیه السلام انه قال الیوم الذی غفر الله فیه لآدم علیه السلام اول یوم من ذی الحجة من صام ذلك الیوم غفر الله له کل ذنب والیوم الثانی استجاب الله دعاء یونس علیه السلام فاخرجه من بطن الحوت من صام ذلك الیوم کان کمن عبد الله تعالیٰ سنة لم یعص الله فی عبادته طرفة عین والیوم الثالث الذی استجاب الله فیه دعاء زکریا علیه السلام من صام ذلك الیوم استجاب الله دعاءه

ابن عباس رضؓ سے مروی ہی کہ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہین یہ نسبت اور دنون کے عشرۂ ذی الحجہ مین کوئی نیک عمل کرنا اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے یہانتک کہ جہاد بھی اس سے بہتر نہین مگر ہان وہ غازی جو اپنے جان و مال کے ساتھ جہاد کرے اور پھر زندہ واپس نہ آئے۔ ابو ہریرہؓ سے روایت ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے یہ نسبت اور دنون کے عشرۂ ذی الحجہ کی عبادت اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہے۔ ان دنون کا ایک ایک روزہ سال بھر روزہ رکھنے اور رات کا جاگنا شب قدر کی برابر ہی۔ حدیث شریف مین ہے کہ ایکبار موسیٰؑ نے عرض کیا الٰہی تو نے میری دعا قبول نہ کی۔ اب کوئی ایسی چیز بتا کہ اُسکے ذریعہ سے دعا مانگا کرون۔ وحی آئی کہ ای موسیٰ عشرۂ ذی الحجہ مین لا اله الا الله بکثرت کہا کرو مین تمہاری حاجتین پوری کردونگا اُنہون نے عرض کیا الٰہی یہ تو تیرے تمام بندے کہا کرتے ہین۔ جواب آیا۔ اِن دنون مین ایک مرتبہ لا اله الا الله کہنا اسقدر ثواب رکھتا ہے کہ اگر ساتون آسمان اور ساتون زمینین ایک پلّے مین رکھی جائین اور یہ کلمہ ایک پلّے مین ہو تو اسی کا پلہ گران ہوکر جھک جائیگا۔ ابن عباس سے مروی ہی کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا وہ دن جسمین اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کی خطا معاف کی تھی ذی الحجہ کا پہلا دن تھا۔ اس دن روزہ رکھنے والے کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہین دوسرے دن حضرت یونسؑ کی دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اُنکو مچھلی کے پیٹ سے نکالا۔ اسدن روزہ رکھنے والے کو اُس شخص کا ثواب ملتا ہی جسنے سال بھر کی عبادت مین ایک لحظہ خدا کی نافرمانی نہ کی ہو۔ تیسرے دن حضرت زکریاؑ کی دعا قبول ہوئی۔ اس دن روزہ رکھنے والے کی تمام دعائین قبول ہوتی ہین

(والیوم الرابع) الیوم الذی ولد فیه عیسی علیه السلام من صام ذلک الیوم نفی الله عنه الباس والفقر فکان یوم القیمة مع السفرة البررة الکرام (والیوم الخامس) الیوم الذی ولد فیه موسی علیه السلام من صام ذلک الیوم بریٔ من النفاق وامن من عذاب القبر (والیوم السادس) الیوم الذی فتح الله تعالی لنبیه فیه الخیر من صامه ینظر الله الیه بالرحمة فلا یعذبه بعده ابدا (والیوم السابع) الیوم الذی تغلق فیه ابواب جهنم ولا تفتح حتی تمضی ایام العشر من صامه اغلق الله علیه ثلاثین بابا من العسر وفتح له ثلاثین بابا من الیسر (والیوم الثامن) الذی یسمی یوم الترویة من صامه اعطی من الاجر مالا یعلمه الا الله تعالی (والیوم التاسع) الیوم الذی هو یوم عرفة من صامه کان کفارة لسنة ماضیة وسنة مستقبلة وهو الیوم الذی انزل فیه الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی (والیوم العاشر) هو یوم الاضحی من قرب قربانا فیه فباول قطرة قطرت من دمه غفر الله له ذنوبه وذنوب عیاله ومن اطعم فیه مؤمنا او تصدق فیه بصدقة بعثه الله تعالی یوم القیمة آمنا ویکون میزانه اثقل من جبل احد (مجالس) حکی عن سفیان الثوری انه قال کنت اطوف بمقابر المسلمین فی البصرة من لیالی ذی الحجة فاذا نور فی قبر رجل فوقفت متفکرا

چوتھے دن حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے اس دن روزہ رکھنے والے کا خوف اور فقر رفع ہوجاتا ہے اور اسے قیامت کے دن نیکوں کی ہمراہی نصیب ہوتی ہے۔ پانچویں دن موسیٰ پیدا ہوئے اس دن روزہ رکھنے والا نفاق سے بری اور عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے چھٹے دن اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے لئے خیر کے دروازے کھولے اس دن کے روزہ رکھنے والے کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت سے دیکھتا ہے اور پھر کبھی عذاب نہیں کرتا۔ ساتویں دن دوزخ کے دروازے بند ہوتے ہیں اور تا انقضائے عشرہ پھر نہیں کھلتے اس دن روزہ رکھنے والے پر مشکلات کے تیس دروازے بند ہوتے ہیں اور آسانیوں کے تیس دروازے کھلجاتے ہیں۔ آٹھواں ترویہ کا دن ہے۔ اس دن روزہ رکھنے والے کو اسقدر ثواب ملتا ہے کہ اسکا اندازہ خدا کے سوا اور کوئی نہیں جانتا نویں دن عرفہ کا ہے۔ جو شخص اس دن روزہ رکھے گا ایک سال گزشتہ اور ایک سال آئندہ کے گناہوں کا کفارہ ہوجائے گا آیت اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ الی آخرہا اسی دن نازل ہوئی۔ دسواں دن قربانی کا ہے۔ اس دن جو شخص قربانی کرتا ہے خون کے پہلے قطرے کے ساتھ اسکے اور اسکی اہل و عیال کے تمام گناہ اللہ تعالیٰ معاف کردیتا ہے [illegible] مومن کو کھانا کھلائے یا خیرات کرے قیامت کے دن امن کے ساتھ اٹھیگا اور [illegible] کوہ احد سے بھاری ہوجائے گی (مجالس) حکایت [illegible] ثوری کہتے ہیں کہ میں ذی الحجہ کی راتوں میں بمقام بصرہ مسلمانوں کے قبرستان میں گشت کررہا تھا یکایک ایک شخص کی قبر سے نور نکلتا نظر آیا میں تعجب کے باعث کھڑا کا کھڑا رہ گیا

فاذا صوت عال يقول يا سفيان عليك بصيام عشر ذى الحجة يعطى لك ثواب مثل هذا (زبدة الواعظين)
وقال النبى عليه السلام من صام اليوم الاخير من ذى الحجة واليوم الاول من المحرم فقد ختم السنة الماضية
وفتح السنة القابلة بالصوم وجعل الله له كفارة خمسين سنة وعن عائشة رضى الله عنها انها قالت
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما من يوم يعتق الله تعالى فيه من النار اكثر مما يعتق فى يوم
عرفة كذا فى زبدة الواعظين، خذ ما اتيتك ولا تكن من الجاحدين قال عليه السلام افضل ما قلت انا وما
قال الانبياء قبلى فى هذه الايام العشرة لا اله الا الله وحده لا شريك له وقال عليه السلام ما من ايام
العمل فيها افضل من عشر ذى الحجة فقيل يا رسول الله ولا رمضان فقال بل العمل فى رمضان
افضل ولكن هذه الايام حرمتهن اعظم (موعظة) قوله الشفع والوتر عن عبد الله بن عباس رضى الله
عنهما انه قال الشفع يوم التروية ويوم عرفة والوتر يوم العيد وعن قتادة ومجاهد انهما قالا الشفع
هو الخلق كلهم والوتر هو الله تعالى وقد قال الله تعالى ومن كل شئ خلقنا زوجين معناه ليعلموا ان الله تعالى
واحد وعن الحسن انه قال الشفع هو اربع صلوات الفجر والظهر والعصر والعشاء والوتر هو صلوة المغرب اقسم الله
تعالى بالصلوات الخمس التى يصليها اهل الاسلام وقال بعضهم الشفع يوم الخميس ويوم الاثنين
والوتر يوم الجمعة اقسم الله بهذه الايام الثلاثة لفضلها على سائر الايام

سنتے ہیں [illegible] بلند آواز سے [illegible] ایام عشرہ [illegible] اگر [illegible]
عطا کیا جائیگا۔ زبدۃ الواعظین۔ پیغمبر علیہ السلام [illegible] اور محرم [illegible]
[illegible] گذشتہ سال کو روزے پر ختم اور آئندہ کو روزے سے شروع کیا [illegible]
کا کفارہ کر دیگا [illegible] عائشہ سے روایت ہے [illegible] پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ [illegible]
دوزخ سے آزاد کرتا ہے اتنے کسی اور دن نہیں کرتا۔ زبدۃ الواعظین۔ جو کچھ بیان کیا ہے اس پر عمل کر اور منکر نہ ہو
پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ سب سے بہتر [illegible] عشرہ ذی الحجہ [illegible] مجھ سے پہلے تمام انبیاء نے [illegible]
لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ [illegible] عمل کیلئے [illegible] دن عشرہ ذی الحجہ سے افضل نہیں
لوگوں نے عرض کیا کہ کیا رمضان بھی افضل نہیں [illegible] افضل ہے لیکن ان دنوں کی تعظیم
بہت بڑی ہے۔ موعظہ۔ والشفع والوتر کی تفسیر عبد اللہ [illegible] شفع ترویہ اور عرفہ کا دن ہے اور وتر روز
عید کا۔ قتادہ اور مجاہد کا قول ہے کہ شفع کل مخلوق ہے اور وتر ذات [illegible] تعالیٰ چنانچہ خود فرماتا ہے۔ وَمِن كُلِّ شَيْءٍ خَلَقْنَا
زَوْجَيْنِ یعنی ہم نے ہر شے کو جفت پیدا کیا تاکہ معلوم ہو جائے کہ پیدا کرنے والا واحد ہے حسن سے مروی ہے کہ شفع
[illegible] ظہر عصر اور عشا کی چار نمازیں ہیں اور وتر مغرب کی نماز اللہ تعالیٰ نے ان پانچوں نمازوں کی قسم کھائی ہے
جو اہل اسلام ادا کرتے ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ جمعرات اور پیر کا دن شفع ہے اور جمعہ کا دن وتر چونکہ [illegible] اور
دنوں کے یہ تین دن اشرف و افضل ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی قسم کھائی ہے۔

وقال بعضهم الشفع رجب وشعبان والوتر رمضان اقسم الله تعالى بهذه الشهور لشرفها وفضلها على سائر الشهور وقال بعضهم الشفع آدم عليه السلام وحواء رضي الله عنها والوتر محمد عليه السلام اقسم الله تعالى بهم لكثرة فضلهم وشرفهم (والليل اذا يسر) قال بعض العلماء هي ليلة المزدلفة اقسم الله تعالى بها لفضلها وشرفها بسير الحاج فيها وقال الشيخ ابو سعيد هي ليلة المعراج يدل عليه قوله تعالى سبحان الذي اسرى بعبده ليلا من المسجد الحرام الى المسجد الاقصى الآية (تفسير حنفي) والفجر اي (الاول) على ان يكون الفجر اسما بمعنى الصبح اول وقت ظهور ضوء الشمس في جانب المشرق (والثاني) ان يكون مصدرا بمعنى خروج الصبح بفلقه الظلام اي بشقه يقال فلقت الشيء فلقا شققته اقسم الله به لما يحصل من انقضاء الليل لظهور الضوء وانتشار الناس وسائر الحيوانات من الطيور والوحوش في طلب الارزاق وذلك مشاكل لنشور الموتى وفيه عبرة عظيمة لمن تأمل (شيخ زاده) وليال عشر اي عشر ذي الحجة اقسم به لانه ايام الاشتغال بنسك الحج واعماله والحج المبرور من افضل الاعمال لكفارته ذنوب العمر وفي الخبر ما من ايام العمل الصالح افضل من ايام هذا العشر ولما فسر الليالي العشر بعشر ذي الحجة قيل المراد بالفجر فجر يوم معين وهو فجر يوم عرفة او فجر يوم النحر اقسم بفجر يوم عرفة

بعض کا قول ہی رجب و شعبان شفع ہی اور رمضان وتر۔ دیگر مہینوں پر بزرگی و فضیلت کے باعث ان تین مہینوں کی قسم کھائی ہی بعض نے کہا ہی کہ آدم و حوا شفع ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم وتر۔ اللہ تعالی نے کثرت فضیلت کے باعث ان تینوں کی قسم کھائی ہی۔ وَالَّیْلِ اِذَا یَسْرِ کی تفسیر مین بعض علما نے لیل سے مزدلفہ کی رات مراد لی ہی کیونکہ سیر حجاج کے باعث اس رات کو فضیلت حاصل ہی شیخ ابو سعید کہتے ہین کہ اس سے شب معراج مراد ہی چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی پاک ذات ہی وہ جو اپنے بندہ کو راتون رات مسجد حرام سے مسجد اقصے کی طرف لیگیا (تفسیر حنفی) وَالْفَجْرِ سے مراد اول فجر ہی بشرطیکہ فجر کو اسم بمعنی صبح لیا جائے جو جانب مشرق مین آفتاب کی روشنی ظاہر ہونیکا اول وقت ہوتا ہی اور فجر ثانی بھی مراد ہو سکتی ہی بشرطیکہ فجر کو مصدر مانا جائے اور اسکے معنی ظلمت کو چیر کر صبح نکل آنیکے ہون فلق اور شق اور فجر کے ایک معنی ہین عرب کا محاورہ ہی فلقت الشئ فلقا ای شققتہ۔ اللہ تعالی نے فجر کی قسم اسلئے کھائی ہی کہ اس سے روشنی ظاہر ہونیکے سبب رات کا گزر جانا۔ لوگون کا چلنا پھرنا وحوش و طیور اور دیگر تمام حیوانات کا روزی کی طلب مین نکلنا حاصل ہوتا ہی اور یہ محشر کے دن مُردون کے اٹھائے جانے سے بہت مشابہت رکھتا ہی۔ نیز اسمین تامل کرنیوالے کے لئے بہت بڑی عبرت ہی (شیخ زادہ) وَلَیَالٍ عَشْرٍ عشرہ ذیحجہ کی اسلئے قسم کھائی ہی کہ یہ مناسک حج مین مشغول ہونے کے دن ہین اور حج مبرور عمر بھر کے گناہون کا کفارہ ہو جانے مین تمام اعمال سے افضل ہی حدیث شریف مین ہے کہ بہ نسبت اور دنون کے اس عشرہ مین عمل صالح نہایت افضل ہی۔ اور جبکہ لیالِ عشر کی تفسیر عشرہ ذیحجہ سے کیگئی تو فجر سے یوم معین یعنی یوم عرفہ یا یوم نحر کی فجر مراد لی گئی۔

لانه يوم شريف يتوجه فيه الحجاج الى جبل عرفات للوقفة او اقسم بفجر يوم النحر لانه يوم عظيم يلتقى فيه الانسان بالقربان (شيخ زاده) والشفع والوتر والاشياء كلها شفعها ووترها على ان يكون الشفع والوتر معا كناية عن جميع الاشياء من حيث ان شيئا ما من اجناس الاشياء وانواعها واصنافها واشخاصها جواهرها واعراضها لا يتصور كونه خاليا عنهما فاقسم بها قسم بجميع الاشياء بهذا الطريق وكذا اذا جعل الشفع كناية عن جميع المخلوقات لانه تعالى خلق من كل شئ منها زوجين ذكرا وانثى ناطقا وصامتا عالما وجاهلا قادرا وعاجزا حارا وباردا رطبا ويابسا فلكيا وعنصريا الى غير ذلك وجعل الوتر كناية عن الخالق لانه فرد لا تعدد فيه وقال بعض المتكلمين لا يجوز ان يقال الوتر هو الله تعالى اذ لا يذكر مع شئ من المخلوقات على هذا الوجه بل يعظم ذكره حتى يتميز عن غيره وروى انه صلى الله تعالى عليه وسلم سمع من يقول الله ورسوله فنهاه عنه فقال قل الله ثم رسوله (شيخ زاده)

سورة القدر

بسم الله الرحمن الرحيم

(انا انزلناه فى ليلة القدر) الضمير للقرآن فخمه باضماره من غير ذكر شهادة له بالنباهة المغنية عن التصريح كما عظمه بان اسند انزاله اليه وعظم الوقت الذى انزل فيه بقوله

اور یوم عرفہ کی قسم اسلئے کھائی کہ یہ نہایت بزرگ دن ہی۔ حجاج وقوف کے لئے جبل عرفات کیطرف جاتے ہین یا یوم نحر کی فجر کی قسم اسلئے کھائی کہ اس عظیم الشان دن مین لوگ قربانیان کیا کرتے ہین (شیخ زادہ) وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ سے کل اشیاء مراد ہین (خواہ جفت ہون یا طاق) اس صورت مین شفع اور وتر جمیع اشیاء سے کنایہ ہوگا کیونکہ اجناس اشیاء مین سے کوئی شے خواہ نوع ہو یا صنف یا شخص یا جوہر یا عرض ان دو صفتون سے خالی نہین پس تو اس طریقہ سے شفع و وتر کی قسم گویا جمیع اشیاء کی قسم کھانا ہی علی ہذا القیاس شفع کو جمیع مخلوقات سے کنایہ کیا جائے تو بھی درست ہی کیونکہ اللہ تعالی نے ہر شے کا جوڑا پیدا کیا ہی مذکر اور مونث۔ گویا اور گونگا۔ عالم اور جاہل قادر اور عاجز۔ گرم اور ٹھنڈا۔ تر اور خشک فلکی اور عنصری۔ وغیرہ۔ اور وتر خالق سے کنایہ ہی اسلئے کہ وہ ایسا فرد ہے جسمین تعدد نہین۔ بعض متکلمین کا قول ہی کہ یہان یہ نہ کہنا چاہئے کہ وتر سے اللہ تعالی ہی مراد ہے کیونکہ مخلوقات کے ساتھ اسطرح شامل ہوکر اللہ تعالی کا ذکر اچھا نہین معلوم ہوتا۔ چونکہ اسکا ذکر عظیم الشان ہے اسلئے اسکا غیر سے متمیز ہونا لازم ہے۔ روایت ہی کہ پیغمبر علیہ السلام نے ایک شخص کو یہ کہتے سنا اللہ اور اسکا رسول۔ آپنے اسے منع کر دیا اور یہ فرمایا کہ اسطرح کہا کر۔ اللہ اور پھر اسکا رسول (شیخ زادہ)

سورۃ القدر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ہمنے اسکو لیلۃ القدر مین نازل کیا ضمیر غائب قرآن کیطرف راجع ہی اللہ تعالی نے بلا ذکر قرآن صرف ضمیر پھیر کر اسکی تعظیم ظاہر فرمائی ہی اور یہ اسکی بزرگی پر ایسی شہادت ہی کہ تصریح کیساتھ قرآن کا نام لینے کی ضرورت نہین علی ہذا القیاس اسکے نازل کرنیکو اپنی طرف منسوب کرنے اور وقت نزول کو

وما ادريك ما ليلة القدر ليلة القدر خير من الف شهر فانزاله فيها بان ابتدى بانزاله فيها وانزله جملة من اللوح الى السماء الدنيا على السفرة ثم كان جبرائيل عليه السلام ينزل به على النبي عليه السلام نجوما في ثلاث وعشرين سنة وقيل معنى انزل الله انزلناه في فضلها وهي في اوتار العشر الاخير من رمضان ولعلها السابعة منها والداعي الى اخفائها ان يحيي من يريدها ليالي كثيرة وتسميتها بذلك لشرفها اولتقدير الامور فيها لقوله تعالى فيها يفرق كل امر حكيم وذكر الالف اما للتكثير اولما روي عن النبي عليه السلام انه ذكر اسرائيليا لبس السلاح وغزا في سبيل الله الف شهر فتعجب المؤمنون وتقاصرت اليهم اعمالهم فاعطوا ليلة هي خير من مدة ذلك الغازي تنزل الملائكة والروح فيها اي في ليلة القدر باذن ربهم بيان لما له فضلت على الف شهر ونزولهم الى الارض او الى السماء الدنيا او تقربهم الى المؤمنين من كل امر اي من اجل كل امر من الخير والبركة قدر في تلك السنة الى القابل وقرئ امرئ اي من اجل كل انسان سلام هي خبر مقدم هي اي ليلة القدر مبتدا موخر اي ما هي الا السلامة اي لا يقدر الله فيها الا السلامة ويقضي في غيرها السلامة والبلاء او ما هي الا سلام لكثرة ما يسلمون فيها على المؤمنين حتى مطلع الفجر

اور تمکو کیا معلوم کہ لیلۃ القدر کیا چیز ہی۔ لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہی۔ لیلۃ القدر میں یا تو نزول قرآن [illegible] لوح محفوظ سے آسمان دنیا کیطرف اترا یا تو [illegible] بعد تئیس برس تک [illegible] تھوڑا تھوڑا لاتے رہی اور بعض نے یہ معنی کہے ہیں کہ ہمنے قرآن کو [illegible] لیلۃ القدر [illegible] لیلۃ القدر رمضان کے عشرہ آخر کی ہر طاق رات کا نام ہی اور ستائیسویں شب [illegible] ان سب میں افضل ہے۔ لیلۃ القدر کے اخفا میں یہ حکمت ہی کہ لوگ بطالب اکثر راتوں میں شب بیدار رہیں اور اسکا نام یا تو بوجہ شرافت لیلۃ القدر رکھا گیا ہی یا اسلئے کہ اس میں تمام آئندہ باتوں کا اندازہ کردیا جاتا ہے چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہی فیہا یفرق کل امر حکیم [illegible] مہینوں کا ذکر یا تو محض تکثیر عدد کیلئے ہی یا اس قصے کیطرف اشارہ ہی [illegible] آپنے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا جسنے ہتیار لگا کر ہزار مہینے [illegible] سے تعجب ہوا اور اپنے عملوں کو بہت کم جانا۔ اسلئے لیلۃ القدر عطا [illegible] تنزل الملئکۃ والروح فیہا باذن ربہم۔ اس رات فرشتے اور جبرئیل [illegible] دنیا کیطرف اترتے یا مومنوں سے تقرب حاصل کرتے ہیں یہ لیلۃ القدر کی ہزار مہینوں پر [illegible] فرشتے خیر و برکت کے متعلق ہر امر کیلئے جو اس سال مقدر کیا گیا ہی نازل ہوتے ہیں بعض [illegible] ہر انسان کیلئے اترتے ہیں سلام ہی لفظ سلام خبر مقدم اور ہی مبتدا موخر ہے [illegible] ہی یعنی اللہ تعالیٰ اس رات سلامتی ہی مقدر کرتا ہی اور دیگر راتوں میں سلامتی و بلا [illegible] فرشتے بکثرت مومنوں کو سلام کرتے ہیں اسلئے یہ رات خود سلام بنگئی ہی حتی مطلع

اى وقت مطلعه اى طلوعه وقرئ بالكسر على انه كالمرجع او اسم زمان على غير قياس كالمشرق (قاضى بيضاوى) روى عن النبى عليه السلام انه قال ان اولى الناس بى يوم القيمة اكثرهم على صلوة روى عن ابى عبد الله بن حفص الكبير قال مات وراق بالكوفة فرآه عالم فى المنام فقال له ما فعل الله بك يا وراق قال غفر لى ربى فقال بماذا فقال بالحاق الصلوات عقيب اسم النبى عليه السلام فمن يكتب صلواته بالقرطاس يجد الغفران فكيف لا يغفر الله لقائلها لسانا وقلبا كذا فى الزبدة قيل عظم الله تعالى القرآن بثلاثة اوجه (الاول) بان اسند انزاله اليه وجعله مختصا به دون غيره (والثانى) جاء بالضمير دون الاسم الظاهر شهادة له بالنباهة فى رفعة القدر بكمال الشرف (والثالث) رفع مقدار الوقت الذى انزل فيه (كشاف) وانما سميت ليلة القدر قيل لان فيها تقدير الامور والاحكام والارزاق والآجال وما يكون فى تلك السنة الى مثل هذه الليلة من السنة المقبلة يقدر الله تعالى ذلك فى بلاده وعباده ومعنى هذا ان الله تعالى يظهر ذلك للملائكة ويأمرهم بفعل ما هو من وظيفتهم بان يكتب لهم ما قدره فى تلك السنة ويعرفهم اياه وليس المراد منه ان يحدثه فى تلك الليلة لان الله تعالى قدر المقادير قبل ان يخلق السموات والارض فى الازل قيل للحسين بن الفضل اليس انه قد قدر الله المقادير قبل ان يخلق السموات والارض

یہ معاملہ طلوع فجر تک ہوتا رہتا ہی بعض قرأت مین مطلع بکسر اللام آیا ہی جیسا کہ مرجع یا اسے مشرق کے وزن پر خلاف قیاس اسم زمان سمجھنا چاہئے (بیضاوی) پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہی کہ آپ نے فرمایا قیامت کے دن وہی شخص مجھسے زیادہ قریب ہوگا جو بکثرت مجھپر درود بھیجیگا۔ ابو عبد اللہ بن حفص الکبیر سے روایت ہے کوفہ مین ایک کاتب مرگیا کسی عالم نے خواب مین اُس سے پوچھا کہ اللہ تعالی نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا۔ اُس نے کہا مجھے اسلئے بخشدیا کہ مین پیغمبر علیہ السلام کے نام کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور لکھدیا کرتا تھا۔ ... درود لکھکر مغفرت کا مستحق ہوگیا تو زبان و دل سے درود پڑھنے والا کیونکر نہ بخشا جائیگا (زبدہ) ... نے تین وجہ سے قرآن کی تعظیم کی ہی (۱) اُسکے اتارنے کو خاص اپنی طرف منسوب کیا ہی (۲) اسم ظاہر ... ہوئی ہی جو قرآن کی بزرگی اور کمال شرف کی شہادت ہی (۳) وقت نزول کو رفیع القدر فرمایا گیا ہی (کشاف) ... کا نام اسلئے لیلۃ القدر ہی کہ اسمین تمام امور و احکام رزق و اموات اور جو کچھ سال آیندہ کی لیلۃ القدر ... اللہ تعالی کی طرف سے تمام شہرون اور اُسکے بندون مین مقدر کیا جاتا ہی۔ اسکا یہ مطلب ہی کہ اللہ تعالی فرشتون پر ظاہر کرکے اُنہین اُنکے مقدرہ کام کرنیکا حکم دیدیتا ہے اور اس سال مین جو کچھ ہونیوالا ... دیتا ہی۔ یہ معنی نہین کہ آیندہ سال کے امور واقعیہ کو اس رات پیدا کیا کرتا ... ازل مین آسمان و زمین کی پیدائش سے پہلے تمام مقادیر کا اندازہ کرچکا ہے ... پوچھا کہ کیا اللہ تعالی نے آسمان و زمین کی پیدائش سے پہلے مقادیر کا اندازہ ...

قال نعم قیل له فما معنی لیلة القدر، قال سوق المقادیر الی المواقیت وتنفیذ القضاء المقدر (تفسیر لباب) وانما سمیت لیلة القدر، لانها یقدر فیها الامور والاحکام کلها من تلک السنة الی السنة القابلة ثم تسلم المدبرات دفتر الرحمة والعذاب الی جبرائیل علیه السلام ودفتر النباتات والارزاق الی میکائیل علیه السلام ودفتر الامطار والریاح الی اسرافیل علیه السلام ودفتر قبض الروح وانقضاء الاجال الی عزرائیل علیه السلام لقوله تعالی فیها یفرق کل امر حکیم والقدر یعنی الضیق لان الارض تضیق تلک اللیلة لکثرة نزول الملائکة علیهم السلام (مشکوة الانوار) قیل سبب نزول الملائکة الی الارض فی لیلة القدر انهم لما قالوا اتجعل فیها من یفسد فیها ویسفک الدماء ونحن نسبح بحمدک ونقدس لک قال انی اعلم ما لا تعلمون، اظهر ان الامر خلاف ما قالوا وبین حال المؤمنین فنزلوا یسلمون علیهم ویعتذرون مما قالوا ویدعون ویستغفرون لهم (بخاری)، وسبب نزول هذه السورة عن ابن عباس رضی الله عنهما انه قال ذکر جبرائیل علیه السلام عند النبی صلے الله تعالی علیه وسلم عبدا یقال له شمعون الغازی فهو غزا الکفار الف شهر وکان سلاحه لحی جمل ولبس لغیرها من الحرب وکلما ضرب الکفار بهذا اللحی قتل ما لا یحصی عددهم فاذا عطش خرج من موضع الاسنان ماء عذب

جواب دیا ہاں بیشک کیا ہے۔ اُسنے کہا پھر لیلۃ القدر کے کیا معنی ہیں فرمایا اس رات مقادیر اپنے معین اوقات کی طرف لائے جاتے ہیں اور قضائے مقدر نافذ کی جاتی ہے (تفسیر لباب) اسکا نام لیلۃ القدر اسلئے رکھا گیا کہ اسمیں اس سال سے آیندہ سال تک کے تمام امور و احکام مقدر کئے جاتے ہیں۔ پھر مدبر فرشتے رحمت و عذاب کا دفتر جبرئیل کو نباتات و ارزاق کا میکائیل کو۔ مینہ اور ہوا کا اسرافیل کو۔ اور موت و قبض ارواح کا عزرائیل کو دیدیتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اس رات تمام کام تمیز کرئے جاتے ہیں یا یہ سمجھئے کہ قدر بمعنی تنگی ہے چونکہ کثرت نزول ملائکہ کے باعث زمین تنگ ہوجاتی ہے اسلئے اس رات کو لیلۃ القدر کہا گیا (مشکوۃ الانوار) بعض علمار نے اس رات زمین کی طرف نزول ملائکہ کا یہ سبب بیان کیا ہے کہ فرشتے پیدائش آدم ع کے وقت خلقت انسانی پر اعتراض کرچکے ہیں کہ الٰہی تو مفسد اور خونریز کو اپنا خلیفہ کیوں بناتا ہے۔ ہم تیرے تسبیح و تقدیس کے لئے بہت ہیں۔ اللہ تعالی اس بات کو ظاہر کیا کرتا ہے کہ امر پیدائش انسانی تمہاری رائے کے خلاف نکلا۔ دیکھو ہمارے مومن بندے کیا کررہے ہیں چنانچہ فرشتے نازل ہوتے اور مومنوں پر سلام کرکے اپنے قول کی معذرت چاہتے ہیں اور اُنکے لئے دعا و استغفار کرتے ہیں (بخاری)۔ اس سورۃ کے شان نزول کی بابت ابن عباس سے روایت ہے کہ ایکبار جبرئیل نے پیغمبر علیہ السلام کے سامنے خدا کے ایک خالص بندے شمعون غازی کا ذکر کیا اور یہ فرمایا کہ اُنہوں نے ہزار مہینے تک کفار پر جہاد کیا۔ اُنکے پاس ہتیار۔ دین میں اونٹکے جبڑے کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ جب اس سے حملہ کرتے تھے تو بیشمار کفار کو مار ڈالتے تھے۔ پیاس کے وقت اُس جبڑے کے دانتوں کے پیچھے سے میٹھا پانی نکل آتا تھا

فاذا جاع نبت منه لحم فياكله فكان على هذا كل يوم حتى مضى من عمره الف شهر وهي ثلاث
وثمانون سنة واربعة اشهر فعجز الكفار عن رده فقالوا لامرأته وهي كافرة انا نعطيك اموالا
كثيرة ان قتلت زوجك قالت انا لا اقدر على قتله قالوا نعطيك حبلا شديدا فشدي به يديه
ورجليه في نومه ونحن نقتله فشدته المرأة في نومه فاستيقظ فقال من شدني فقالت انا
شددت لاجربك فجذب يده فقطع الحبل ثم جاء الكفار بسلسلة فشدته المرأة بها فاستيقظ فقال
من شدني قالت انا شددت لاجربك فجذب يده فقطع السلسلة ثم قالت كالاولى فقال يا امرأتي انا ولي
من اولياء الله تعالى لا يغلب علي شيء من امر الدنيا الا شعري هذا وكان له شعر طويل فسمعت امرأته فلما نام قطعت
ذوائبه في حال نومه وكانت ثماني قطع من شعر راسه وكلها تجر على الارض فشدت باربع ذوائب منها يديه وبالاربع
الاخرى رجليه في نومه فاستيقظ فقال من شدني قالت انا شددت لاجربك فجذب جذبا شديدا فلم يقدر على قطعها
فاخبرت امرأته الكفار فجاؤا وذهبوا به الى مذبحهم وكان فيه عمود فاوثقوه على ذلك
العمود فقطعوا اذنيه وعينيه وشفتيه ولسانه ويديه ورجليه وكلهم يجتمعون في ذلك
البيت فاوحى الله تعالى اليه اى شيء تريد بهم اصنعه فقال اريد ان تعطيني من القوة

اور بھوک کے وقت اللہ تعالی اُسمین گوشت پیدا کر دیتا تھا شمعون کھاتے پیتے تھے اسیطرح اُنکے عمر کے ہزار مہینے
یا تراسی برس اور چار ماہ گزر گئے۔ کفار نے انکے مقابلہ سے عاجز آ کر انکی گھر والی سے جو کافرہ تھی یہ کہا کہ اگر
تم اپنے خاوند کو مار ڈالو گی تو ہم تمکو بہت کچھ مال و متاع دیڈالین گے۔ عورت نے جواب دیا کہ مین اُنکے قتل پر
قادر نہین ہو سکتی۔ کفار نے کہا کہ ہم تمکو ایک رسّی دیے دیتے ہین۔ سوتے مین اُنکے ہات پانو باندہ دو
پھر قتل کر ڈالنا ہمارا کام ہی چنانچہ اُسنے ایسا کیا لیکن شمعون نے بیدار ہو کر کہا کہ مجھے کس نے باندہا ہی عورت
بولی مینے بطور امتحان باندہ دیا تھا۔ شمعون نے اپنا ہاتہ لگا کر رسّی توڑ ڈالی۔ پھر کفار نے اُنکی گھر والی کو ایک زنجیر دیکر
یہ کہا کہ حالت خواب مین اس سے اُنکے ہات پانو جکڑ لو۔ عورت یہ بھی کر گزری۔ مگر شمعون نے بیدار ہو کر پوچھا
کہ یہ کسکا فعل ہی عورت نے کہا میرا۔ مین تمہین آزماتی تھی۔ شمعون نے ہات لگا کر زنجیر توڑ ڈالی۔ اور یہ کہا کہ اے
عورت مین خدا کا ولی ہون۔ کوئی دنیوی شے مجھپر غالب نہین ہو سکتی۔ البتہ میرے بال مجھے مغلوب کر سکتے ہین
عورت نے اِس بات کو یاد رکھا۔ اور سوتے وقت اُنکے لمبے لمبے گیسو کتر لیے۔ شمعون کے سر پر آٹھ مینڈھیان تھین جو
چلتے وقت زمین سے لگتی تھین عورت نے چار سے ہات اور چار سے پانو باندہ دیے۔ شمعون نے بیدار ہو کر کہا
کہ مجھے کس نے جکڑ دیا ہی۔ عورت بولی مینے۔ شمعون نے بہت زور لگایا مگر بالون کی رسّی نہ ٹوٹ سکی۔ عورت
نے کفار کو خبر کر دی سب کے سب چڑھ آئے اور اُنکو اپنے مذبح مین لیجا کر ایک ستون سے باندہ دیا۔ کان آنکھ
ہونٹ زبان ہات پانو سب کاٹ ڈالے۔ اس وقت اللہ تعالی نے حکم دیا کہ تم ان کے ساتھ کیا سلوک
چاہتے ہو ہم وہی کر گزرین گے۔ شمعون نے عرض کیا الٰہی یہ چاہتا ہون مجھے ایسی قوت دے

...من هذا البيت فينهدم عليهم فقواه الله وحرك نفسه فوقع السقف عليهم
فاهلكوا جميعا وامرأته معهم فانجاه الله تعالى منهم ورد الله عليه جميع اعضائه فبعد ذلك عبد الله
الف شهر مع قيام ليلها وصيام نهارها وضرب بالسيف فى سبيل الله فبكى اصحاب النبى عليه السلام
اشتياقا الى ذلك فقالوا يا رسول الله هل تدرى ثوابه فقال عليه السلام
لا ادرى فانزل الله جبرائيل عليه السلام بهذه السورة وقال يا محمد اعطيتك و امتك ليلة القدر
العبادة فيها افضل من عبادة شمعون الف شهر وقال بعضهم قال الله تعالى يا محمد ركعتان فى
ليلة القدر خير لك ولامتك من ضرب السيف الف شهر فى زمان بنى اسرائيل (سنانيه)
وقيل سبب نزولها انه لما دنا وفاة النبى عليه السلام وقرب فراقه عن امته بكى رسول
الله وحزن وقال اذا خرجت من الدنيا فمن يبلغ سلام الله على امتى واغتم قلبه عليه الصلوة
والسلام ففرح الله قلبه بقوله (تنزل الملائكة والروح) حتى يبلغوا سلامى و لا امتى عنهم
فلا تحزن يا حبيبى (موعظة) قال الامام الرازى فاذا طلع الفجر فى ليلة القدر نادى جبرائيل
يا معشر الملائكة الرحيل الرحيل فيقولون يا جبرائيل ما صنع الله بالمسلمين فى هذه الليلة من
امة محمد عليه السلام فيقول لهم ان الله تعالى نظر اليهم بالرحمة وعفا عنهم وغفر لهم الا اربعة نفر

کہ اس ستون کو ہلا دون۔ اور یہ گھر ان کفار پر آپڑے چنانچہ اللہ تعالی نے فوراً قوت عطا فرمائی۔ اور شمعون کی
تحریک سے کفار پر اس مکان کی چھت آپڑی۔ مع عورت سب کے سب دبکر ہلاک ہوگئے شمعون کو نجات
ملی اور تمام اعضا درست ہوگئے اسکے بعد ہزار مہینے خدا کی عبادت کی دن کو روزہ رکھا۔ رات کو بیدار رہے اور خدا
کی راہ مین خوب تلوار چلائی۔ یہ واقعہ سُنکر صحابہ اشتیاق کے باعث رونے لگے۔ اور یہ کہا کہ حضور کیا آپ کو
اسکا ثواب معلوم ہے۔ فرمایا نہین۔ اتنے مین جبرئیلؑ سورۂ قدر لیکر اُترے اور یہ کہا کہ اللہ تعالی نے آپ کو اور آپکی
امت کو لیلۃ القدر عطا کی ہے۔ اس رات عبادت کرنا شمعون کی ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہے۔ بعض کا
قول ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا۔ اے محمد۔ لیلۃ القدر مین دو رکعتین تمہارے اور تمہاری امت کے لئے زمانہ بنی اسرائیل
مین ہزار مہینے تلوار مارنے سے بہتر ہے (سنانیہ) بعض نے سبب نزول سورۂ قدر یہ لکھا ہے کہ پیغمبر علیہ السلام
اپنی وفات کے قریب بہت روئے اور غمگین ہوکر یہ فرمایا مین دنیا سے چلا جاؤنگا تو امت کو خدا کا سلام
کون پہنچائے گا۔ چونکہ اس خیال سے آپ کا دل غمگین تھا اللہ تعالی نے تَنَزَّلُ الْمَلٰئِكَةُ نازل فرماکر آپ کے خاطر
مبارک کو مسرور کردیا۔ یعنی فرشتے خدا کا سلام لے کر اُترین گے۔ اے حبیب تم غمگین نہ ہو (موعظہ)
امام فخر رازیؒ کا قول ہے لیلۃ القدر کی فجر کو جبرئیلؑ ندا کرتے ہین۔ اے جماعت ملائکہ رخصت۔ وہ
پوچھتے ہین اللہ تعالی نے اس رات کو امت محمدیہ کے مسلمانون کے ساتھ کیا کیا۔ جواب ملتا ہے کہ
اُن کی طرف نظر رحمت سے دیکھا سب کے گناہ معاف کردیے۔ مگر چار شخصون کی مغفرت نہین ہوئی۔

قالوا من هولاء الاربعة قال مدمن الخمر وعاق الوالدين وقاطع الرحم والمشاحن يعني المصارم وهو الذی لا يكلم اخاه فوق ثلاثة ايام (زبدة الواعظين) عن ابن عباس عن النبي عليه السلام انه قال من صلى فی ليلة القدر ركعتين يقرأ فی كل ركعة بفاتحة الكتاب مرة والاخلاص سبع مرات فاذا سلم يقول استغفر الله واتوب اليه سبعين مرة فلا يقوم من مقامه حتى يغفر الله له ولابويه ويبعث الله تعالى ملائكة الى الجنان يغرسون له الاشجار ويبنون القصور ويجرون الانهار ولا يخرج من الدنيا حتى يرى ذلك كله (تفسير حنفی) قال النبی عليه السلام ان الله ينزل فی كل ليلة القدر رحمة واحدة تصيب جميع المؤمنين من شرق الارض الى غربها ويبقى منها بقية فيقول جبرائيل عليه السلام يارب بلغت رحمتك جميع المؤمنين وبقيت فضلة فيقول الله تعالى اصرفها الى المواليد الذين ولدوا فی هذه الليلة فيصرف جبرائيل تلك الرحمة الى مواليد الاسلام والكفار وصارت تلك الرحمة لاولاد الكفار خاصة وهی تجرهم الى دار السلام فيموتون بها مؤمنين كما قال موسى عليه السلام فی مناجاته الهی اريد قربك قال الله تعالى قربی لمن استيقظ ليلة القدر وقال الهی اريد رحمتك قال الله رحمتی لمن يرحم المساكين ليلة القدر وقال الهی اريد الجواز على الصراط كالبرق قال الله ذلك لمن تصدق ليلة القدر

(۱) ہمیشہ شراب پینے والا (۲) ماں باپ کا نافرمان (۳) قاطع الرحم (۴) کینہ رکھنے والا جو اپنے بھائی مسلمان کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے (زبدۃ الواعظین) ابن عباس پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ جو شخص لیلۃ القدر میں اس ترکیب سے دو رکعتیں ادا کرے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار اور سورۂ اخلاص سات بار پڑھے اور سلام پھیر کر اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ ستر مرتبہ کہے تو اپنی جگہ سے کھڑا نہونے پائے گا کہ اللہ تعالی اُسے اور اُس کے ماں باپ کو بخشدیگا اور فرشتوں کو جنت کی طرف بھیجکر حکم دے گا کہ اسکے لئے درخت لگائیں محل بنائیں ۔ نہریں جاری کریں یہ شخص ان تمام سامانوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھکر دنیا سے جائے گا (تفسیر حنفی) پیغمبر علیہ السلام کا قول ہی ۔ اللہ تعالی ہر شب قدر میں ایک ایسی رحمت نازل کرتا ہے جو مشرق سے لیکر مغرب تک تمام مومنوں کو احاطہ کر لیتی ہی اور کچھ باقی رہ جاتی ہے ۔ جبرئیل عرض کرتے ہیں الٰہی تیری رحمت تمام مومنوں کو پہنچکر قدرے باقی رہگئی ہے ۔ ارشاد ہوتا ہی یہ بقیہ اُن بچوں کو دیا جائے جو آج کی رات پیدا ہوں ۔ چنانچہ یہ رحمت بچوں میں تقسیم ہوتی ہی (مسلمانوں کے ہوں یا کافروں کے) اور یہ اولاد کفار کے ساتھ مخصوص ہوتی ہی اور اُنکو دار السلام کی طرف کھینچ لاتی ہی یعنی ایسے کافر ایمان لا کر مرتے ہیں جیسا کہ موسی نے عرض کیا تھا الٰہی میں تیرا قرب چاہتا ہوں حکم ہوا میرا قرب لیلۃ القدر میں بیدار رہنے والوں کے لئے ہے ۔ پھر فرمایا الٰہی میں تیری رحمت چاہتا ہوں حکم ہوا یہ اُن کے لئے ہی جو شب قدر میں مسکینوں پر رحم کرتے ہیں ۔ پھر فرمایا الٰہی میں بجلی کی طرح پلصراط سے عبور کرنا چاہتا ہوں ارشاد ہوا یہ شب قدر میں صدقہ دینے والوں کے لئے ہی

وقال الٰہی ارید ان اقعد تحت ظل اشجار الجنۃ واکل من ثمارھا قال اللہ ذلک لمن سبح تسبیحۃ لیلۃ القدر وقال الٰہی ارید النجاۃ من النار قال اللہ ذلک لمن استغفر اللہ لیلۃ القدر الی الصبح وقال الٰہی ارید رضاک قال اللہ تعالیٰ رضائی لمن صلی رکعتین لیلۃ القدر (زبدۃ الواعظین) روی انہ علیہ السلام قال ابواب السموات مفتوحۃ فی لیلۃ القدر ما من عبد یصلی فیہا الا جعل اللہ تعالیٰ لہ بکل تکبیرۃ غرس شجرۃ فی الجنۃ لو سار الراکب فی ظلہا مائۃ عام لا یقطعہا وبکل رکعۃ بیتا فی الجنۃ من در ویاقوت وزبرجد ولؤلؤ وبکل اٰیۃ من قراء تہ فی الصلوۃ تاجا فی الجنۃ وبکل جلسۃ درجۃ من درجات الجنۃ وبکل تسلیمۃ حلۃ من حلل الجنۃ (زبدۃ الواعظین) روی فی الخبر عن رسول اللہ علیہ السلام انہ قال ینزل فی لیلۃ القدر اربعۃ الویۃ لواء الحمد ولواء الرحمۃ ولواء المغفرۃ ولواء الکرامۃ ومع کل لواء سبعون الف ملک وعلی کل لواء مکتوب لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ قال علیہ السلام من قال فی تلک اللیلۃ ثلاث مرات لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ غفر اللہ لہ بواحدۃ وانجاہ من النار بواحدۃ وادخلہ الجنۃ بواحدۃ فینصب لواء الحمد بین السماء والارض ولواء المغفرۃ علی قبر النبی علیہ السلام ولواء الرحمۃ فوق الکعبۃ ولواء الکرامۃ فوق الصخرۃ فی بیت المقدس وکل واحد منہم یجیٔ فی تلک اللیلۃ علی باب

پھر فرمایا الٰہی میں جنت کے درختوں کے سایہ میں بیٹھنا اور اُنکے پھل کھانے چاہتا ہوں حکم ہوا یہ لیلۃ القدر میں تسبیح پڑھنے والوں کے لئے ہی پھر فرمایا الٰہی میں دوزخ سے نجات چاہتا ہوں ارشاد ہوا یہ اُس کے لئے ہی جو لیلۃ القدر میں صبح تک استغفر اللہ پڑھے۔ پھر فرمایا الٰہی میں تیری رضا کا طالب ہوں حکم ہوا یہ اُسکے لئے ہی جو شب قدر میں دو رکعتیں پڑھے (زبدۃ الواعظین) روایت ہی کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا لیلۃ القدر میں آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں جو شخص اس رات نماز پڑھتا ہی اللہ تعالیٰ ہر تکبیر کے بدلے اُسکے لئے بہشت میں ایک ایسا درخت لگاتا ہی کہ گھوڑے کا سوار سو برس تک اُسکے سایہ میں چلے تو منقطع نہو اور ہر رکعت کے بدلے موتی۔ یاقوت اور زبرجد کا ایک محل بنایا جاتا ہی اور قرأۃ نماز میں ہر آیت کے بدلے جنت کا تاج اور ہر جلسہ کے بدلے بہشت کا ایک درجہ اور ہر سلام کے بدلے ایک جنتی حلہ ملیگا (زبدۃ الواعظین) حدیث میں رسول خدا سے مروی ہی کہ آپ نے فرمایا شب قدر میں چار جھنڈے نازل ہوتے ہیں (۱) لواء الحمد (۲) لواء الرحمۃ (۳) لواء المغفرۃ (۴) لواء الکرامۃ ہر جھنڈے کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوتے ہیں اور ہر جھنڈے پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ مکتوب ہوتا ہی حضور کا قول ہی کہ جو شخص اس رات تین مرتبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہی ایک سے اللہ تعالیٰ اُسے بخشدیتا ہی دوسرے سے دوزخ سے نجات دیتا ہی تیسرے سے جنت میں داخل کردیتا ہی لواء الحمد آسمان و زمین کے مابین لواء المغفرۃ بالائے روضہ پیغمبر علیہ السلام۔ لواء الرحمۃ بالائے کعبہ اور لواء الکرامۃ بالائے صخرہ بیت المقدس نصب کیا جاتا ہی پھر ہر لواء مسلمانوں کے دروازہ پر ستر بار سلام کرتے آتا ہے (ستاثیہ)

وعن وهب بن منبہ انہ قال کان عابد فی بنی اسرائیل عبد اللہ تعالیٰ ثلثمائۃ سنۃ ورجا ان یوحی الیہ فدانبت اللہ تعالیٰ لہ نخلۃ تثمر کل لیلۃ ما یکفیہ وکان قلبہ مطمئنا الیہ فلم یوح الیہ فنودی لا اوحی الی رجل قلبہ مطمئن بغیری قال یارب ما یطمئن بہ قلبی فقیل بالشجرۃ التی تاکل منہا فقطع تلک الشجرۃ وشرع فی العبادۃ فقال لہ ربہ ان لعبادی لیلۃ ہی لیلۃ القدر خیر من عبادتک کلہا وقال بعض العلماء ہنا نکتۃ شریفۃ وذلک ان نوحا علیہ السلام دعا الخلق الف سنۃ الا خمسین عاما وانت یا محمد دعوت الخلق ثلاثا وعشرین سنۃ وانت خیر من نوح علیہ السلام ومدتک القلیلۃ خیر من مدۃ نوح علیہ السلام وتوابعک اکثر من توابع نوح علیہ السلام فکذا الضارب بالسیف الف شہر والقائم الف شہر وان کان کثیرا فصلوۃ الرکعتین من امتک وان کانت قلیلۃ فی تلک اللیلۃ افضل من ذلک کل لیعلم الخلائق ان فضلی ورحمتی علی محمد وامتہ افضل من رحمتی علی جمیع الخلائق (تفسیر حنفی) واختلفوا فی وقتہا فقال بعضہم انہا کانت فی عہد رسول اللہ ثم رفعت وذہب عامۃ المشائخ الی انہا باقیۃ الی یوم القیمۃ واختلفوا فی تلک اللیلۃ فقال بعضہم اول لیلۃ من رمضان وقال بعضہم لیلۃ سبعۃ عشر وقال الاکثر فی العشر الاخیر من رمضان واتفق عامۃ الصحابۃ والعلماء علی انہا لیلۃ سبع وعشرین من رمضان

وہب بن منبہ سے روایت ہی کہ بنی اسرائیل مین ایک عابد نے تین سو برس خدا کی عبادت کی اور اس کا امیدوار رہا کہ اُس پر وحی نازل ہونے لگیگی۔ اُسکے گھر مین ایک کھجور کا درخت تھا جو ہر روز اُسکے کھانے لائق پھل دیدیا کرتا تھا۔ اور عابد کا دل معاش سے مطمئن تھا لیکن اُسپر وحی نہ اُتری۔ اور ایک مرتبہ یہ آواز آئی کہ جس شخص کا دل غیر کے ساتھ مطمئن ہو ہم اُس پر وحی نہین بھیجا کرتے۔ عابد نے کہا الٰہی میرے دل کو کس شے سے اطمینان حاصل ہی۔ فرمایا کھجور کے درخت سے جسکے پھل روز کھایا کرتے ہو۔ عابد نے درخت کاٹ ڈالا اور عبادت مین مشغول ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندونکے لئے لیلۃ القدر تیری تمام عبادت سے بہتر ہی۔ بعض علما نے اس جگہ ایک نہایت عمدہ نکتہ بیان کیا ہی اور وہ یہ ہے کہ نوح عم نے ساڑھے نوسو برس مخلوق کو سمجھایا اور اے محمد آپنے کل تئیس برس۔ لیکن آپ نوح سے اور آپ کی قلیل المقدار مدت نوح کی مدت سے بہتر ہے اور آپکے تواج اُن کے توابع سے زیادہ ہین۔ اسیطرح ہزار مہینے تلوار مارنے والا اور ہزار مہینے شب بیدار گو مدت کے اعتبار سے زیادہ معلوم ہوتا ہی لیکن شب قدر مین آپ کی امت کی قلیل المقدار دو رکعتین اس سے افضل ہین تاکہ معلوم ہو جائے کہ میرا فضل و رحمت بہ نسبت جمیع مخلوق کے محمد اور اُنکی امت پر بہت زیادہ ہی (تفسیر حنفی) اُسکے وقت مین اختلاف ہے بعض کہتے ہین شب قدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین تھی آپکے بعد اُٹھا لیگئی مگر عام مشائخ کہتے ہین کہ قیامت تک باقی رہیگی۔ علی ہذا القیاس اُس رات مین اختلاف ہے بعض نے رمضان کی پہلی اور بعض نے سترہوین کہی ہے اکثر کا قول یہ ہی کہ رمضان کے عشرۂ آخر مین ہوتی ہی۔ عام صحابہ اور علما کا اتفاق ہی کہ شب قدر رمضان کی ستائیسوین رات ہے

حكي ان ابا يزيد البسطامي قال رأيت ليلة القدر في جميع عمري مرتين وهي واقعة في ليلة السابع والعشرين (وذكر في حقائق الحنفي) انه قال ان حروف ليلة القدر تسعة احرف وقد ذكر الله تعالى لفظ ليلة القدر في ثلاث مواضع فتكون سبعا وعشرين والسر في اخفائها على الامة ان يجتهدوا في العبادات جميع ليالي رمضان طمعا في ادراكها كما اخفى ساعة الاجابة في يوم الجمعة والصلوة الوسطى في الصلوات الخمس والاسم الاعظم في الاسماء ورضاه في الطاعة ليرغبوا ويجتهدوا في جميعها (مشكوة الانوار) قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم من قام ساعة في ليلة القدر قدر ما يحلب الراعي شاة احب الى الله من صام الدهر كله والذي بعثني بالحق نبيا القراءة اية من القرآن ليلة القدر احب الى الله من ان يختم في غيرها من الليالي وعن عائشة رضي الله تعالى عنها انها قالت قلت يا رسول الله لو وافقت ليلة القدر فما اقول قال قولي اللهم انك عفو كريم تحب العفو فاعف عني (موعظة) واختلف المفسرون في معنى الروح قال بعضهم هو جبرائيل عليه السلام وعن كعب الاحبار ان سدرة المنتهى فيها ملائكة لا يعلم عددهم الا الله تعالى ينزلون مع جبرائيل عليه السلام في ليلة القدر ومقام جبرائيل في اوسطها يدعون للمؤمنين والمؤمنات بخير ولا يترك جبرائيل عليه السلام احدا من الناس الا صافحه

حکایت ابو یزید بسطامی سے منقول ہے کہ انہوں نے اپنی تمام عمر میں شب قدر دو مرتبہ دیکھی مگر دونوں مرتبہ ستائیس رمضان کو واقع ہوئی۔ کتاب حقائق الحنفی میں آپکا قول منقول ہے کہ لیلۃ القدر کے نو حرف ہیں۔ اور اللہ تعالی نے اس لفظ کو سورۂ قدر میں تین مرتبہ ذکر کیا ہے۔ اسلئے سب ملکر ستائیس ہوئے۔ شب قدر کے مخفی رکھنے میں یہ حکمت ہے کہ لوگ اسکے لالچ سے رمضان کی تمام راتوں میں عبادت کرتے رہیں اسیطرح جمعہ کے دن ساعت اجابت کو پانچوں نمازوں میں صلوۃ الوسطے کو۔ اپنے اسماء میں اسم اعظم کو اور جمیع طاعات میں اپنی رضامندی کو چھپا رکھا ہے تاکہ بندے ان تمام میں رغبت اور کوشش کرتے رہیں (مشکوۃ الانوار) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص لیلۃ القدر میں اتنی دیر عبادت کیلئے کھڑا رہا کہ جتنی دیر چرواہا بکری کو دوہ لیتا ہے تو وہ اللہ کے نزدیک بارہ مہینے کے روزے رکھنے والے سے بہتر ہے۔ اُس پاک ذات کی قسم جسنے مجکو نبی بنا کر بھیجا ہے لیلۃ القدر میں قرآن کی ایک آیت پڑھنی اور راتوں کے ختم کرنے سے بہتر ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے کہ مینے عرض کیا یا رسول اللہ اگر مجھے لیلۃ القدر ملجائے تو کیا کہوں۔ فرمایا یہ دعا پڑھ اللھم انك عفو کریم تحب العفو فاعف عنی (الٰہی تو معافی دینے والا اور گناہ بخشنے والا ہے معافی دینی تجھے پسند ہے میرے گناہ معاف کر) (موعظہ) روح کے معنوں میں مفسرین کا اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ اس سے جبرئیل مراد ہیں۔ کعب احبار سے روایت ہے کہ سدرۃ المنتہی میں اسقدر فرشتے ہیں جنکی تعداد خدا کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ یہ سب کے سب لیلۃ القدر میں جبرئیل کے ساتھ نازل ہوکر مومنین و مومنات کے حق میں دعائے خیر کرتے ہیں مقام جبرئیل اوسط سدرۃ المنتہی ہے۔ آپ وہاں سے اُترکر کسی مومن مسلمان کو مصافحہ کئے بغیر نہیں چھوڑتے۔

وعلامة ذلك ان من اقشعر جلده ورق قلبه ودمعت عيناه فهو من مصافحة جبرائيل
عليه السلام وقال بعضهم المراد من الروح هو ملك عظيم لو التقم السموات والارض لكانت لقمة
له لا تراه الملائكة الا في ليلة القدر ينزل لخدمة المؤمنين مع الملائكة ليطلع على امتهم عليه
السلام وقيل طائفة من الملائكة لا تراهم الملائكة الا في ليلة القدر وقيل خلق الله تعالى
يأكلون ويلبسون ليسوا من الملائكة ولا من الانس ولعلهم خدام اهل الجنة وقيل هو عيسى
عليه السلام اذ الروح اسمه ينزل موافقة للملائكة ليطلع على امة محمد عليه السلام
وقيل هو ملك رجلاه تحت الارض السابعة ورأسه تحت العرش الاعلى وله الف رأس
اعظم من الدنيا وفي كل رأس الف وجه وفي كل وجه الف فم وفي كل فم الف لسان يسبح الله
تعالى بكل لسان فينزل تلك الليلة ويستغفر لامة محمد عليه السلام (تفسير تيسير) وقال
بعضهم المراد من الروح الرحمة يبعث الله تعالى جبرائيل عليه السلام مع الرحمة على عباده
الاحياء فتفضل منهم فيقول الله يا جبرائيل اقسم الباقي على الاموات فيفضل فيقول جبرائيل
يا رب قد فضلت رحمتك عنهم ماذا تأمر فيقول الله تعالى يا جبرائيل خزائن رحمتي مملوة فاقسم
الباقي على الكفار في دار الحرب فيقسم جبرائيل على من في علم الله انه يموت مسلما (شيخ زاده)

اسکی پہچان یہ ہی کہ جس شخص کے رونگٹے کھڑے ہوجائیں رقت قلبی پیدا ہونے لگے آنسو جاری ہوجائیں تو سمجھ لے کہ جبرئیل
کے مصافحہ کی برکت ہی بعض نے کہا ہی کہ روح سے ایک اور عظیم الشان فرشتہ مراد ہی یہ اگر تمام آسمانوں اور ساری زمینوں کو
ایک لقمہ کرنا چاہی تو کر سکتا ہی۔ دیگر ملائکہ اسے صرف لیلۃ القدر ہی میں دیکھتے ہیں۔ یہ خدمتِ مومنین اور امت محمدیہ کی
آگاہی حاصل کرنیکے لئے دیگر ملائکہ کے ہمراہ نازل ہوا کرتا ہی بعض کا قول ہی روح ملائکہ کی ایک جماعت ہے کہ فرشتوں کو بھی
اسکی زیارت لیلۃ القدر ہی میں نصیب ہوتی ہی۔ بعض کہتے ہیں روح خدا کی ایسی مخلوق ہی جو کھاتی پہنتی ہی لیکن نہ فرشتوں میں
داخل ہی نہ انسانوں میں۔ شاید یہ مخلوق اہل جنت کی خادم ہی۔ بعض کی رائے ہی کہ روح سے حضرت عیسیٰ مراد ہیں کیونکہ
روح اللہ آپکا نام ہی۔ امت محمدیہ کے حالات پر مطلع ہونیکے لئے فرشتوں کے ہمراہ نازل ہوا کرتے ہیں بعض کہتے ہیں روح
ایک فرشتہ کا نام ہی جسکے پاؤں ساتویں زمین کے نیچے اور سر عرش کے تلے ہی اسکے علاوہ ہزار سر ہیں انمیں ہر سر دنیا سے بڑا ہے
اور ہر سر میں ہزار چہرے۔ ہر چہرے میں ہزار منہ۔ ہر منہ میں ہزار زبانیں ہیں ہر زبان سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتا ہی یہ
فرشتہ لیلۃ القدر میں نازل ہو کر امت محمدیہ کے لئے استغفار کیا کرتا ہی (تفسیر تیسیر) بعض کا قول ہی کہ روح سے رحمت الٰہی
مراد ہی جسکو اللہ تعالیٰ بذریعہ جبرئیل اپنے زندہ مسلمان بندوں پر نازل کرتا ہی اور بقیہ رحمت کے لئے ارشاد فرماتا ہی کہ اے
جبرئیل اسے مردوں میں تقسیم کردے۔ چنانچہ اسکی تعمیل ہوتی ہی اور پھر جبرئیل یہ کہتے ہیں کہ الٰہی تیری رحمت کچھ اور باقی
ہے اسکے لئے کیا حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہی کہ میرے رحمت کے خزانے بھرے پڑے ہیں باقی
کو کفار پر تقسیم کردو۔ جبرئیل اسے ان لوگوں پر تقسیم کر دیتے ہیں جو علم الٰہی میں مسلمان ہو کر مرنے والے ہیں (شیخ زادہ)

سورة ... بسم الله الرحمن الرحيم ... الكوثر

(انا اعطيناك الكوثر) اى الخير المفرط الكثير من العلم والعمل وشرف الدارين
وروى عنه عليه السلام انه نهر فى الجنة وعدنيه ربي فيه خير كثير احلى من العسل
واشد بياضا من اللبن وابرد من الثلج والين من الزبد حافتاه الزبرجد واوانيه من الفضة
لا يظمأ من شرب منه وقيل حوض فيها وقيل اولاده واتباعه او علماء امته او القرآن العظيم
(فصل لربك) فدم على الصلوة خالصا لوجه الله خلاف الساهى عنها المرائى فيها شكرا
لانعامه فان الصلوة جامعة لاقسام الشكر (وانحر) البدن التى هى خيار اموال العرب
وتصدق على المحاويج خلافا لمن يدعهم ويمنع عنهم الماعون فالسورة كالمقابلة للسورة
المتقدمة وقد فسرت الصلوة بصلوة العيد والنحر بالتضحية (ان شانئك) ان من
ابغضك لبغضه لك (هو الابتر) الذى لا عقب له اذ لا يبقى منه نسل ولا حسن ذكر
واما انت فتبقى ذريتك وحسن صيتك وآثار فضلك الى يوم القيمة ولك فى الآخرة
ما لا يدخل تحت الوصف عن النبي عليه السلام من قرأ سورة الكوثر سقاه الله من
كل نهر فى الجنة ويكتب له عشر حسنات بعدد كل قربان قربه العباد فى يوم النحر (قاضي بيضاوي)

سورة ... بسم اللہ الرحمن الرحیم ... الکوثر

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ یعنی ہمنے تمکو علم و عمل اور شرف دارین کے متعلق خیر کثیر عطا فرمائی ہی پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے
کہ جنت مین ایک نہر ہی جسکا خدا نے مجھسے وعدہ کیا ہے اُسمین بہت کچھ خیر ہے۔ شہد سے زیادہ میٹھی۔ دودھ سے
زیادہ سفید۔ برف سے زیادہ ٹھنڈی۔ اور مسکہ سے زیادہ نرم ہی اسکے دونو کنارے زبرجد کے اور آبخوری چاندی کے
ہین جو شخص ایک مرتبہ اسکا پانی پئے گا کبھی پیاسا نہوگا۔ بعض کہتے ہین جنت کے ایک حوض کا نام کوثر ہی بعض
کا قول ہی کہ پیغمبر علیہ السلام کی اولاد و اتباع۔ یا علمائے امت۔ یا قرآن عظیم کو کوثر کہتے ہین فَصَلِّ لِرَبِّكَ یعنی
خالص اللہ کے لئے۔ غافل اور ریاکار کے خلاف بہ نیت ادائے شکر انعام الٰہی نماز پڑھا کر۔ کیونکہ نماز انواع شکر
کے لئے جامع ہی وَانْحَرْ اور اونٹونکی جو عرب مین بہترین مال ہی قربانی کرکے محتاجون مین تقسیم کردے اور تیرا
یہ فعل اُن لوگون کے خلاف ہو جو محتاجون کو دھکے دیدیتے ہین اور اُنکو برتنے کی چیزین نہین دیتے بس تو یہ سورۃ گویا
سورۂ ماعون کے مقابلہ مین ہی۔ نماز کی تفسیر صلوٰۃ العید کے اور نحر کی قربانی کے ساتھ کیگئی ہی اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ
الْاَبْتَرُ بیشک تجھسے بغض رکھنے والا خود ہی ابتر و منقطع النسل ہے۔ ابتر وہ ہی جسکے بعد نہ اُسکی نسل رہے
اور نہ کوئی نام لیوا۔ اسے نبی تمہاری اولاد۔ نیکنامی۔ اور آثار فضل قیامت تک باقی رہینگے اور آپکو آخرت مین وہ
شے عنایت ہوگی جسکا بیان نہین ہوسکتا پیغمبر علیہ السلام سے روایت ہی کہ سورۂ کوثر پڑھنے والے کو اللہ تعالی جنت
کی ہر نہر کا پانی پلائیگا۔ اور جسقدر لوگ یوم نحر کی قربانی کرینگے اسکے برابر نیکیان لکھی جاینگی (بیضاوی)

قال رسول الله عليه السلام من صلى علي تعظيما لي جعل الله تعالى من تلك الكلمة ملكا له جناحان جناح بالمشرق وجناح بالمغرب ورجلاه تحت العرش يقول له الله تعالى صل على عبدي كما صلى على نبيي فيصلي عليه الى يوم القيمة (زبدة الواعظين) روى مسلم عن انس رضي الله عنه انه قال نام عليه السلام نومة خفيفة ثم قام ورفع راسه متبسما فقيل ما اضحكك يا رسول الله قال نزلت علي آنفا اي قريبا سورة فقرأ علينا (انا اعطينك الـ - ثم فصل لربك وانحر ان شانئك هو الابتر) سبب نزولها ما روى عن ابي صالح عن ابن عباس انه قال ان العاص ابن وائل بن هشام رأى رسول الله عليه السلام يخرج من المسجد وهو داخل فالتقيا عند الباب وتحدثا وجماعة قريش في المسجد فلما دخل العاص عليهم قالوا من ذا الذي تحدثه قال ذلك الابتر وانما قال هذا لان قريشا سموه ابتر عند موت ابنه ابراهيم وكان في الجاهلية اذا لم يكن للرجل ولد ذكر يسمونه ابتر فسمع النبي عليه السلام ما قال العاص فحزن قلبه فانزل الله تعالى تسلية لقلبه وجوابا للعدو لو عاش ابنك فلا يخلو اما ان يكون نبيا اولا فان لم يكن نبيا فلا يكون لك فيه شرف وان كان نبيا فلا تكون انت خاتم النبيين وقرنت اسمي باسمك في التوحيد والاذان والصلوة وكثير من الاشياء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص از روے تعظیم مجھپر درود بھیجتا ہی اللہ تعالی ان کلمات سے دو پرون کا ایک فرشتہ پیدا کرتا ہی اُسکا ایک پر مشرق مین ہوتا ہی ایک مغرب مین اور پانو عرش کے نیچے اللہ تعالی اُسے حکم دیتا ہی کہ جسطرح میرے بندہ نے میرے نبی پر درود بھیجا ہی تو میرے بندہ پر رحمت بھیجا رہ چنانچہ وہ فرشتہ قیامت تک اُس بندہ پر رحمت بھیجتا رہتا ہی (زبدۃ الواعظین) مسلم انس سے روایت کرتے ہین کہ ایک دن پیغمبر علیہ السلام تھوڑی سی دیر سوکر اُٹھے اور سر اٹھا کر تبسم فرمایا لوگون نے عرض کیا کہ حضور اس ہنسی کا کیا سبب۔ ارشاد ہوا کہ مجھپر ابھی ابھی ایک سورت نازل ہوئی ہی بعدہ آپنے انا اعطینٰک الکوثر آخر تک پڑھی۔ ابو صالح ابن عباس سے اسکے شان نزول کی بابت روایت کرتے ہین کہ عاص بن وائل بن ہشام نے پیغمبر علیہ السلام کو ایکبار ایسی حالت مین دیکھا کہ آپ مسجد سے نکل رہے تھے اور عاص داخل ہو رہے تھے دروازہ پر دونون کی ملاقات ہوکر باتین ہوتی رہین اسوقت قریش کی ایک جماعت مسجد مین موجود تھی۔ عاص جب مسجد مین گئے تو لوگون نے کہا تم کس سے باتین کر رہے تھے جواب دیا ابتر سے۔ اور اسکا سبب یہ تھا کہ قریش نے حضرت کے صاحبزادے ابراہیم کی وفات کے بعد آپ کا نام ابتر رکھدیا تھا کیونکہ جس شخص کے بیٹا نہو اُسے جاہلیت مین ابتر کہا کرتے تھے پیغمبر علیہ السلام عاص کا مقولہ سُنکر غمگین ہوئے اللہ تعالی نے آپکی تسلی اور دشمنون کو جواب دینے کے لئے سورۂ کوثر نازل فرمائی کہ اگر آپ کا بیٹا زندہ رہتا تو دو حال سے خالی نہ تھا نبی ہوتا یا نہو اگر نہوتا تو آپکے لئے باعث شرف تھا اور اگر ہوتا تو آپ خاتم النبیین نہ ہوتے مینے توحید اور اذان و نماز وغیرہ بہت سی

واستماع اجابة كثير فكيف يكون ابتر (روضة العلماء) وهو اي ابراهيم مات في حال الرضاع وهي كان
عمره ابن سبعين يوما او زيادة وابناء الرسول عليه السلام ثلاثة قاسم وهو ولد قبل
نبوته عليه السلام وصار الى العقبى قبل نبوته في مدة سبعة عشر يوما على القول الاصح
والثاني ابراهيم مر اوله والثالث عبد الله قالوا اسمه طيب وطاهر وهو ولد بعد نبوة محمد
عليه السلام في مكة ومات في حال صغره وقال بعضهم ان طيبا وطاهرا غير عبد الله واما بناته
فاربع فاطمة ورقية وزينب وام كلثوم رضي الله تعالى عنهن ولدن كلهن من بطن خديجة
سوى ابراهيم فانه ولد من جارية قبطية اسمها مارية واولاده عليه السلام كلهم ماتوا قبله
غير فاطمة الزهراء وهي ماتت بعد وفاته عليه السلام بستة اشهر وهي افضل بناته (كذا في
شرح البركوي للقنوي) روي ان الكوثر نهر في الجنة وقيل حوض فيها وقيل في الموقف وقيل
فضائل كثيرة وقيل المقام المحمود وقيل خلق حسن وقيل رفعة ذكره وقيل هذه السورة
وقيل اولاده واتباعه وقيل علماء امته وقيل القرآن العظيم وقيل علماء اولاده وقيل ما اوحي
اليه مطلقا وقيل النبوة وقيل اصحابه العظام وقيل تفسير القرآن وقيل تحقيق الشرائع

آپ صاحب کثیر ہیں اسلئے ابتر نہیں ہو سکتے (روضۃ العلماء) ابراہیم نے حالت رضاع میں وفات
پائی بعض روایتوں میں آیا ہے کہ ان کی عمر دو مہینے دس دن کی یا اس سے کچھ زیادہ تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے تین بیٹے تھے اول قاسم جو نبوت سے پہلے پیدا ہوئے اور صحیح قول کے اعتبار سے سترہ
دن کی عمر پاکر نبوت سے پہلے ہی انتقال کر گئے۔ دوسرے ابراہیم جنکا تذکرہ ابھی ہو چکا ہے تیسرے عبداللہ
جن کا نام طیب وطاہر تھا یہ بعد نبوت مکہ میں پیدا ہوئے اور لڑکپن میں انتقال کر گئے۔ بعض کا قول ہے کہ طیب
وطاہر عبداللہ کے سوا اور صاحبزادہ کا نام ہے۔ اور آپکی صاحبزادیاں چار تھیں فاطمہ رقیہ زینب ام کلثوم
ابراہیم کے سوا اور تمام اولاد حضرت خدیجہ کے بطن مبارک سے پیدا ہوئی تھی۔ ابراہیم ماریہ قبطیہ سے ہوئے
تھے اور آپکی اولاد بجز فاطمہ زہرا کے سب آپکے سامنے انتقال کر گئی البتہ حضرت فاطمہ کی وفات حضور
کی وفات سے چھ مہینے بعد ہوئی ہے اور آپ تمام بیٹیوں میں افضل تھیں (شرح البرکوی القنوی) روایت
ہے کہ کوثر جنت کی نہر یا اسکا ایک حوض ہے اور بعض کا قول ہے کہ موقف میں ایک حوض کا نام ہے
بعض کہتے ہیں کوثر سے فضائل کثیرہ مراد ہیں بعض کا قول ہے کہ مقام محمود کا نام کوثر ہے۔ بعض کہتے ہیں
خلق حسن کوثر ہے۔ بعض کی رائے ہے کہ آپکے ذکر خیر کی رفعت کو کوثر کہا گیا ہے بعض نے کوثر سے آپکی
اولاد اتباع اور بعض نے علماء امت۔ بعض نے قرآن عظیم اور بعض نے آپکی اولاد کے علما بعض نے مطلق
وحی۔ بعض نے نبوت اور بعض نے صحابہ عظام بعض نے تفسیر قرآن اور بعض نے تحقیق شرائع

وقيل كثرة امته وقيل الكرامات الواقعة وقيل الشفاعة الكبرى (شهاب الدين) ووجه المقابلة ان الله تعالى وصف المنافقين في السورة المتقدمة باربعة امور الاول البخل وهو المراد من قوله تعالى (الذى يدع اليتيم ولا يحض الاية) والثانى ترك الصلوة وهو المراد من قوله (فويل للمصلين الذين هم عن صلاتهم ساهون) والثالث الرياء في الصلوة وهو المراد من قوله (الذين هم يراؤن) والرابع منع الزكوة وهو المراد من قوله (ويمنعون الماعون) فذكر في مقابلة (عن صلاتهم ساهون) قوله فصل وفي مقابلة (الذين هم يراؤن) قوله لربك وفي مقابلة الذى يدع اليتيم ويمنعون الماعون) قوله (وانحر) لان بذل خيار الاموال بقابل البخل وصرفها الى المحاويج يقابل منع الماعون (شيخ زاده) روى عن النبي عليه السلام انه قال من كان له سعة فلم يضح فليمت ان شاء يهوديا وان شاء نصرانيا وفي رواية من كان له سعة فلم يضح فلا يقربن مصلانا وعن على رضى الله عنه من خرج من بيته الى شراء الاضحية كان له بكل خطوة عشر حسنات ومحى عنه عشر سيئات ورفع له عشر درجات واذا تكلم في شراءها كان كلامه تسبيحا واذا انقد ثمنها كان له بكل درهم سبعمائة حسنة واذا طرحها على الارض يريد ذبحها استغفر له كل خلق من موضعها الى الارض السابعة واذا اهرق دمها خلق الله بكل قطرة من دمها عشرة من الملائكة

بعض نے کثرتِ امت۔ بعض نے کرامات واقعہ اور بعض نے شفاعت کبرے مراد لی ہے (شہاب الدین) سورۂ ماعون سے مقابلہ کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالی نے اُس سورہ مین منافقون کے چار وصف بیان کیے ہین (۱) بخل چنانچہ يَدُعُّ الْيَتِيمَ وَلَا يَحُضُّ سے اسی بخل کی طرف اشارہ کیا گیا ہے (۲) ترک نماز۔ چنانچہ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ اسی پر دال ہے (۳) نماز مین ریاکاری چنانچہ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ اسکی گواہی دے رہا ہے (۴) زکوۃ نہ دینا جو يَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ سے معلوم ہوتا ہے سورہ کوثر مین بمقابلہ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ۔ فَصَلِّ موجود ہے اور بمقابلہ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ لِرَبِّكَ فرمایا ہے۔ اور الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ اور يَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ کے مقابلہ مین وَانْحَرْ ہے کیونکہ پسندیدہ مال کو صرف کرنا بخل کا مقابلہ اور محتاجون کا دینا يَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ کا مقابل ہے (شیخ زادہ) پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جسکو وسعت ہو اور قربانی نکرے وہ چاہے یہودی ہوکر مرے یا نصرانی ہوکر۔ دوسری روایت ہے کہ جو شخص باوجود وسعت قربانی نکرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔ حضرت علی رضی سے روایت ہے کہ جو شخص قربانی خریدنے کی نیت کرکے گھر سے نکلتا ہے ہر قدم پر دس نیکیان لکھی جاتی ہین اور دس گناہ معاف ہوتے ہین اور دس درجے بلند کیے جاتے ہین اور خریدتے وقت بات چیت کرنے مین تسبیح کا ثواب ملتا ہے اور قیمت دیتے وقت ہر درم کے مقابلہ مین سات سو نیکیان حاصل ہوتی ہین۔ اور جب ذبح کرنے کے لئے اسکو زمین پر لٹایا جاتا ہے ساتوین زمین تک اُس جگہ کی تمام مخلوق اسکے لئے مغفرت مانگتی ہے۔ پھر جب اسکا خون گرتا ہے تو اللہ تعالی ہر قطرہ سے دس فرشتے پیدا کرتا ہے جو قیامت تک اُسکے لئے استغفار کرتے رہتے ہین

واذا قسم لحمها كان له بكل لقمة مثل عتق رقبة من ولد اسمعيل عليه السلام (خواجة ادہ)
عن النبي عليه السلام انه قال لعائشة يا عائشة قد هي اضحيتك واشهديها فان لك باول
قطرة تقطر من دمها على الارض ان يغفر الله تعالى ما سلف من ذنوبك فقالت يا رسول الله
النا خاصة ام للمؤمنين عامة فقال عليه السلام بل لنا وللمؤمنين عامة وعن وهب
ابن منبه انه قال ان داؤد عليه السلام قال الهي ما ثواب من ضحى من امة محمد عليه السلام
قال ثوابه ان اعطيه بكل شعرة على جسده عشر حسنات وامحو عنه عشر سيئات وارفع له
عشر درجات وله بكل شعرة قصر في الجنة وجارية من الحور العين ومركب من ذوات
الاجنحة خطوها مد البصر يركبها اهل الجنة فيطير بها حيث يشاء اما علمت يا داؤد ان
الضحايا هي المطايا وترفع البلايا يوم القيمة (زهرة الرياض) حكي عن احمد بن اسحق انه
قال كان لي اخ فقير وكان مع فقره يضحي كل سنة بشاة فلما توفي صليت ركعتين فقلت
اللهم ارني اخي في نومي فاسأله عن حاله فقمت على الوضوء فرايت في منامي كان القيمة قد قامت
وحشر الناس من قبورهم فاذا اخي راكب على فرس اشهب وبين يديه نجائب فقلت يا اخي ما فعل
الله بك فقال غفر لي فقلت بم فقال بسبب درهم تصدقت به على امرأة عجوز فقيرة في سبيل الله

اور جب اسکا گوشت تقسیم کرتا ہی تو ہر لقمہ کے بدلے اولاد اسمعیلؑ سے ایک غلام آزاد کرنیکا ثواب ملتا ہے
(خواجہ زادہ) پیغمبر علیہ السلام سے مروی ہی کہ آپنے عائشہ رضؓ سے فرمایا اپنی قربانی کے پاس حاضر ہوجاؤ اللہ تعالی
اسکے پہلے قطرہ سے تمہارے گزشتہ گناہ معاف کردیگا۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کیا یہ فضیلت خاص
ہمارے لئے ہی یا عموماً تمام مومن اسمین شامل ہین۔ جواب دیا کہ یہ ہمارے اور دیگر تمام مومنین کیلئے عام ہی۔ وہب
ابن منبہ سے روایت ہی کہ داؤد علیہ السلام نے کہا۔ الہی امت محمدیہ مین قربانی کرنیوالے کو کس قدر ثواب ملیگا
فرمایا یہ ثواب ملیگا کہ ہم اسکے ہر بال کے بدلے دس نیکیاں دینگے۔ دس گناہ معاف کرینگے۔ اور دس درجے بلند
کرینگے۔ اور ہر بال کے بدلے جنت مین ایک محل ایک حور اور ایک پردار سواری عطا کرینگے جسکا ہر قدم منتہائے
بصر پر پڑیگا۔ اہل جنت اسپر سوار ہوکر جہان چاہینگے اڑجائینگے اے داؤد تمہین معلوم نہین کہ قربانیان سواریان
ہونگی۔ اور قیامت کے دن بلاؤن کو دفع کردینگی (زہرۃ الریاض) حکایت احمد بن اسحق کہتے ہین کہ میرا ایک محتاج
بھائی باوجود فقر ہمیشہ قربانی کیا کرتا تھا۔ اسکی وفات کے بعد مینے دو رکعتین پڑھکر دعا کی کہ الہی مجھے خواب
مین اپنے بھائی کا حال دکھادے چنانچہ مین باوضو ہوکر سورہا خواب مین دیکھتا ہون کہ قیامت قائم ہے
لوگ قبرون سے اٹھ رہے ہین میرا بھائی اشہب گھوڑے پر سوار ہے اور بہت سی اونٹنیاں اسکے آگے آگے چل
رہی ہین۔ مینے کہا بھائی جان۔ اللہ تعالی نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ کہا بخشدیا۔ مینے کہا کس سببسے
جواب دیا ان درمون کے سبب جو مینے ایک محتاج بڑھیا کو خیرات کردیے تھے۔

فقلت ما هذه النجائب قال ضحایای فی الدنیا والتی ارکبها اول اضحیتی فقلت الی این قصدت قال الی الجنة فغاب عن بصری (رسنانیه) واما اذا لم یکن للمؤمنین مرکب من الاضحیة فیکون عمله الصالح مرکبا له یخلق الله تعالی من اعماله الصالحة بعیرا یرکب علیها اذا خرج من قبره فیتقدم الی ربه تعالی (رسنانیه) عن انس وعن علی رضی الله عنهما انهما قالا قال النبی علیه السلام اذا حشر المؤمنون من قبورهم یقول الله تعالی یا ملائکتی لا تمشوا عبادی راجلین بل ارکبوهم علی نجائبهم فانهم اعتادوا الرکوب فی الدنیا کان فی الابتداء صلب ابیهم مرکبهم ثم بطن امهم مرکبهم فحین ولد تهم امهم فحجر امهم مرکبهم الی ان یتم الرضاع ثم عنق ابیهم مرکبهم ثم الفرس والبغال مرکبهم فی البراری والسفن والزوارق فی البحار وحین ماتوا فاعناق اخوانهم وحین قاموا من قبورهم لا تمشوهم راجلین فانهم اعتادوا الرکوب فذهبوا نجائبهم وهی الاضحیة لقوله تعالی (یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا) ای رکبانا ولذا قال علیه السلام عظموا ضحایاکم فانها علی الصراط مطایاکم (رجبیة) روی عن النبی علیه السلام انه قال من قرب قربانا اذا قام من قبره رآه قائما علی راس قبره فاذا له شعر من الذهب وعیناه من یواقیت الجنة وقرناه من الذهب

میںنے پوچھا یہ اونٹنیاں کیسی ہیں۔ جواب دیا یہ میری دنیوی قربانیاں ہیں۔ اور جس پر میں سوار ہوں یہ سب سے پہلی قربانی ہے۔ میںنے کہا اب کہاں کا ارادہ ہے جواب دیا جنت کا اور اسکے بعد وہ نظارہ میری نگاہ سے غائب ہوگیا (رسنانیہ) اگر مومنوں کی قربانی کی سواری نہوگی تو عمل صالح سواری بنجائیگا۔ اللہ تعالی نیک عملوں سے اونٹ پیدا کردیگا جو قبر سے نکلتے وقت مومن کو سوار کرکے پروردگار کی طرف لیجائیگا (رسنانیہ) انسؓ اور علیؓ سے پیغمبر علیہ السلام کا یہ قول مروی ہے کہ جب مومن قبروں سے اٹھینگے تو اللہ تعالی فرشتوں کو حکم دیگا کہ میرے بندوں کو پیدل نہ لیچلو بلکہ اونٹنیوں پر سوار کرلو۔ کیونکہ یہ دنیا میں سواری کے عادی تھے انکی اول سواری باپ کی پشت تھی۔ پھر ماں کا پیٹ۔ پھر اسکی گود۔ پھر دودھ چھٹنے کے بعد باپ کی گردن۔ پھر جنگلوں میں گھوڑے خچر۔ اور دریاؤں میں کشتیاں اور ڈونگے۔ اور مرنے کے بعد بھائیوں کے کندھے اب قبروں سے اٹھنے کے بعد ان کو پیدل نہ چلاؤ۔ کیونکہ یہ سواری کے عادی ہیں اور یہی اونٹنیاں سامنے آتی ہیں۔ ان اونٹنیوں سے مراد قربانیاں ہیں کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا اس دن ہم پرہیزگاروں کو سوار کرکے اللہ تعالی کی طرف بھیجا جائیگا اسی لئے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اپنی قربانیوں کو موٹا کرلیا کرو کیونکہ وہ آخرت میں پلصراط پر تمہاری سواریاں ہونگی (رجبیہ) پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے قربانی کرنے والا قبر سے اٹھکر اپنی قربانی کو اپنے سر پر کھڑا دیکھے گا اس کے بال سونے کے ہونگے۔ آنکھیں یاقوت جنت کی اور سینگ سونے کے

فيقول من انت واى شئ انت ما رأيت احسن منك فيقول انا قربانك الذى قربتنى فى الدنيا ثم يقول اركب على ظهرى فيركب عليه ويذهب به ما بين السماء والارض الى ظل العرش (رحبيه) وقال عليه السلام من صلى صلاتنا ونسك نسكنا فهو منا ومن لم يصل صلاتنا ولم يضح فليس منا ان كان غنيا وقال عليه السلام خيار امتى يضحون وشرار امتى لا يضحون وقال عليه السلام الا ان الاضحية من الاعمال المنجية تنجى صاحبها من شر الدنيا والآخرة (زبدة الواعظين) الاضحية واجبة على كل مسلم مقيم موسر وهو ان يملك نصابا وهو مائتا درهم او قيمتها فاضلا عن حوائجه الاصلية لا يعتبر فيه صفة النماء ولا يعتبر الحولان كالزكوة فان الزكوة يعتبر فيها الحولان ومن كان فقيرا فوجد المال فى ايام الاضحية تجب عليه الاضحية ومن كان غنيا فتلف ماله فى ايام الاضحية سقطت عنه الاضحية (كذا فى كتب الفقه) وانما تجوز الاضحية من اربعة اصناف من الحيوان الابل والبقر والغنم والمعز ذكورها واناثها ومن البقر ما تمت له سنتان وطعن فى الثالثة وعن الابل والبقر يكفى الواحد عن واحد الى سبعة كلهم يريد القربة فلو اراد احدهم بنصيبه اللحم او كان كافرا لا يجوز عن احد منهن ولم ينقص نصيب احد منهم ويجوز الجذع كالجماء والخصى والثولاء والجذع شاة لها ستة اشهر والجماء هى التى لا قرن لها والثولاء هى المجنونة ولا يجوز العمياء التى ليس لها عينان ولا العرجاء التى تمشى بثلاث قوائم

یہ کہیگا تو کون ہے اور کیا چیز ہے میں نے تجھسے بہتر کوئی چیز نہیں دیکھی۔ قربانی جواب دیگی کہ تیری دنیوی قربانی ہوں اور پھر کہیگی کہ تو میری پشت پر سوار ہوجا چنانچہ وہ سوار ہوجائیگا اور قربانی اُسے آسمان و زمین کے مابین عرش کے سایہ تک پہنچا دیگی (رحبیہ) پیغمبر علیہ السلام کا فرمان ہے کہ جس نے ہماری طرح کی نماز پڑھی اور ہماری طرح کی قربانی کی وہ ہم میں سے ہے اور جسنے ایسا نہ کیا وہ ہم میں سے نہیں بشرطیکہ غنی ہو۔ پھر آپ کا قول ہے کہ میری امت کے اچھے لوگ قربانی کیا کرینگے۔ اور بُرے ترک کردینگے اور حدیث میں ہے کہ قربانی نجات دینے والے اعمال میں سے ہے۔ انسان کو دنیا و دین کی برائیوں سے بچالیگی (زبدۃ الواعظین) قربانی ہر مالدار اور مقیم مسلمان پر واجب ہے بشرطیکہ نصاب یعنی دو سو درہم یا اُسکی قیمت کا مالک ہو۔ اور یہ نصاب حاجت اصلی سے زائد ہو اسمیں زکوۃ کی طرح نمو۔ اور حولان حول معتبر نہیں۔ اگر فقیر کو قربانی کے دنوں میں مال حاصل ہوجائے تو قربانی واجب ہوجائے گی۔ اور غنی کا مال ان دنوں میں تلف ہوجائے گا تو اُسکے ذمہ سے قربانی ساقط ہوجائیگی۔ (کذا فی کتب الفقہ) قربانی چار قسم کے جانوروں کی جائز ہے (۱) اونٹ (۲) گائے بھینس (۳) دنبا بھیڑ (۴) بکری اِس میں مذکر مونث سب برابر ہیں۔ گائے بھینس دو سال بھر کر تیسرے سال میں ہو۔ لیکن اونٹ اور گائے بھینس ایک شخص سے لیکر سات تک کے لئے کافی ہے بشرطیکہ سب کا ارادہ قربانی کا ہو۔ اگر انمیں ایک کا ارادہ فقط گوشت کھانیکا ہے یا کوئی حصہ دار کافر ہے تو کسی کی قربانی درست نہوگی اور نہ حصہ کم کیا جائیگا چھ مہینے کی بکری اور بے سینگ والے یا دیوانہ جانور کی قربانی جائز ہے۔ اندھے تین پانوسے چلنے والے لنگڑے کا نڑے۔

من العجفاء التي لا تقدر على المشي الى المنسك ولا مما ذهب اكثر من ثلث اذنها او ذنبها او اليتها كذا في كتب الفقه واول وقتها بعد الصلوة في المصر ولا يذبح قبلها خلاف القرى وآخره قبل غروب اليوم الثالث والافضل ان يذبح بنفسه ان قدر والا يأمر غيره ويستحب ان يحضر بنفسه عند الذبح ويكره ترك التوجه الى القبلة ويقول بعد التوجه قبل الذبح اني وجهت وجهي للذي فطر السموات والارض حنيفا وما انا من المشركين الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله والله اكبر الله اكبر ولله الحمد بسم الله الله اكبر فيذبح ثم يصلي ركعتين على طريق الاستحباب لقوله عليه السلام القوا ما في ايديكم من السكين ثم اركعوا ركعتين فانه ما ركعهما احد وسأل الله شيئا الا اعطاه ويقول بعد السلام اللهم ان صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العلمين لا شريك له وبذلك امرت وانا اول المسلمين (ضياء الدين) ووقت صلوة العيد من ارتفاع الشمس قدر رمح او رمحين الى زوالها وبيان صلوتها انه اذا دخل وقت الصلوة بارتفاع الشمس وخروج وقت الكراهة يصلي الامام بالناس ركعتين بلا اذان ولا اقامة يكبر تكبيرة الاحرام ثم يضع يديه تحت سرته ويثني ثم يكبر ثلاث تكبيرات يفصل بين كل تكبيرتين بسكتة قدر ثلاث تسبيحات ويرفع يديه عند كل تكبيرة ويرسلهما في اثناءهن ثم يضعهما بعد الثالثة ويتعوذ ويسمي ويقرأ الفاتحة

اور ایسے دُبلے جانور کی جسکی ہڈیوں مین گودا نرہا ہو قربانی درست نہوگی۔ اور ایسے جانور کی بھی درست نہین جسکا تہائی کان یا آنکھ یا سُرین مدار دہو (کذا فی کتب الفقہ) شہرون مین قربانی کا وقت نماز کے بعد شروع ہوتا ہی اس سے پہلے جائز نہین۔ البتہ گانؤن مین نماز سے پہلے بھی درست ہی اور آخر وقت بارھوین تاریخ کے غروب تک ہی اور افضل یہی کہ اگر قادر ہو تو اپنے ہات سے ذبح کرے ورنہ کسی اور کو اجازت دیدے مگر ذبح کرتے وقت خود حاضر رہنا مستحب ہے اور قبلہ کیطرف قربانی کا مُنہ نرکھنا مکروہ ہی توجہ کے بعد اور ذبح سے پہلے یہ پڑھنا چاہیے اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہکر ذبح کردے اور پھر بطریق استحباب دو رکعت نفل پڑھے کیونکہ پیغمبر علیہ السلام کا قول ہی۔ اسکے بعد اپنے ہات سے چھری پھینکدو۔ اور دو رکعتین پڑھو جو شخص یہ دو رکعتین پڑھکر خدا سے اپنی مراد مانگتا ہی خدا اُسے عطا فرما دیتا ہی۔ پھر سلام پھیرنے کے بعد یہ کہے اَللّٰهُمَّ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ (ضیاء الدین) عید کی نماز کا وقت ایک یا دو نیزونکی مقدار آفتاب بلند ہونے سے شروع ہوکر زوال تک رہتا ہی اور نماز کی کیفیت یہ ہے کہ جب آفتاب بلند ہونیکے بعد نماز کا وقت آجائے۔ اور مکروہ وقت نکلجائے تو امام بلا اذان و بلا اقامت لوگونکو دو رکعتین پڑھائے۔ پہلے تکبیر تحریمہ کہکر دونو ہات ناف کے نیچے رکھے۔ اِسکے بعد تین تکبیرین کہے اور ہر دو تکبیرون کے مابین تین تسبیحون کی مقدار وقفہ کرے اور ہر تکبیر کے وقت دونون ہاتھ اُٹھا کر چھوڑ دے پھر تیسری تکبیر کے بعد ہات باندھکر اعوذ اور بسم اللہ پڑھے بعدہ سورہ فاتحہ پڑھکر اس کے ساتھ کوئی اور سورت ملا لے۔

ثم يكبر ويركع فاذا قام الى الواجب هو تكبيرات الزوائد يعني الى الركعة الثانية يبتدأ
بالقراءة ويفعل هكذا بعد القراءة الفاتحة والسورة ثم يركع ويسجد وتكبيرة هذا
الركوع واجبة لمقارنتها الى الزوائد الثلاثة والتكبيرات التسع واحدة منها فرض وهي
تكبيرة الافتتاح وواحدة منها سنة وهي تكبيرة الركوع الاول وسبعة منها واجبة وهي
الزوائد مع تكبير الركوع الثاني (كذا في كتب الفقه) (مسئلة) رجل له مائتا درهم فاشترى
بعشرين اضحية يوم الثلاثاء مثلا فهلكت الاضحية يوم الاربعاء وجاء الاضحى يوم الخميس
لا يجب عليه ان يضحي لان الاضحية انما تجب في يوم الاضحى وهو فقير فيه
(كذا في فتاوى الواقعات)

سورة **بسم الله الرحمن الرحيم** الاخلاص

(قل هو الله احد) الضمير للشان كقولك هو زيد منطلق وارتفاعه بالابتدائية وخبره
الجملة التي بعده ولا حاجة الى العائد لانها هي هو او لما سئل عناه الذي سألتموني عنه هو الله
اذ روي ان قريشا قالوا يا محمد صف لنا ربك الذي تدعونا اليه فنزلت هذه الآية (الله الصمد) السيد
المصمود اليه في الحوائج من صمد اليه اذا قصده وهو الموصوف به على الاطلاق فانه مستغن عن غيره مطلقا

پھر تکبیر کہکر رکوع کرے - اور جب دوسری رکعت مین واجب یعنی تکبیرات زوائد کی طرف کھڑا ہو تو پہلے
قرأت پڑھے پھر فاتحہ اور ضم سورۃ کے بعد تکبیرات زوائد کہکر رکوع کرے اور سجدہ مین جائے اس رکوع کی تکبیر
زوائد ثلاثہ سے مقارن ہونیکے باعث واجب ہے اور ان نو تکبیرون مین ایک یعنی تکبیر افتتاح فرض ہی اور ایک
یعنی رکوع اول کی تکبیر سنت - باقی سات تکبیرین یعنی چھ زوائد اور ایک تکبیر رکوع ثانی واجب (کذا فی کتب الفقہ)
مسئلہ ایک شخص نے جو دوسو درم کا مالک تھا مثلاً منگل کے دن بیس درم کو قربانی خریدی اور وہ بدھ کے
دن ہلاک ہوگئی - اور عید جمعرات کو ہوئی اب اُسپر قربانی واجب نہین کیونکہ قربانی عید کے دن واجب
ہوا کرتی ہے اور وہ اسدن فقیر ہوگیا ہے (فتاوی الواقعات)

سورۃ **بسم اللہ الرحمن الرحیم** الاخلاص

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ - کہدو کہ اللہ ایک ہے - ضمیر ہو شان کے لئے ہی جیسا کہ ہو زید منطلق مین - پھر یہ ضمیر مبتدا
ہونیکے سبب مرفوع ہی اور جملہ ما بعد خبر واقع ہوا ہی - عائد کی ضرورت اسلئے نہین کہ اگر نکالا جائے تو لفظ ہو
ہی نکلیگا - یا یہ ضمیر مسئول عنہ کیلئے ہی - یعنی لوگو جس چیز کا تم مجھسے سوال کرتے ہو وہ اللہ ہی کیونکہ قریش نے
پیغمبر علیہ السلام سے سوال کیا تھا کہ تم جس خدا کیطرف ہمین بلاتے ہو اُسکی تعریف بیان کرو - جواب مین یہ آیت
نازل ہوئی - اَللّٰهُ الصَّمَدُ - اللہ بے نیاز ہی - حوائج مین لوگ اُسیکی طرف رجوع کرتے ہین یہ لفظ صمد بمعنی قصد
سے مشتق ہے اور اللہ تعالی اس صفت سے علی الاطلاق موصوف ہے کیونکہ وہ غیر سے مطلقاً بے پرواہ ہے

وكل ما عداه محتاج اليه في جميع جهاته وتعريفه لعلمهم بصمديته بخلاف احديته وتكرير لفظ الله للاشعار بان من لم يتصف به لم يستحق الالوهية واخلاء الجملة عن العاطف لانها كالنتيجة للاولى او الدليل عليها (لم يلد) لانه لم يجانس ولم يفتقر الى ما يعينه او يخلف عنه لامتناع الحاجة والفناء عليه ولعل الاقتصار على لفظ الماضي لوروده ردا على من قال الملائكة بنات الله والمسيح ابن الله او ليطابق قوله (ولم يولد) وذلك لانه لا يفتقر الى شئ ولا يسبقه عدم (ولم يكن له كفوا احد) اى ولم يكن احد يكافئه اى يماثله من صاحبة وغيرها وكان اصله ان يؤخر الظرف لانه صلة كفوا لكن لما كان المقصود نفى المكافاة عن ذاته قدم تقديما للاهم ويجوز ان يكون حالا من المستكن في كفوا او خبرا ويكون كفوا حالا من احد ولعل ربط الجمل الثلاث بالعاطف لان المراد منها نفى اقسام الامثال فهى كجملة واحدة منبه عليها بالجمل الثلاث (قاضى بيضاوى) وكان سبب نزول هذه السورة كما قال ابى بن كعب وجابر بن عبدالله وابو العالية والشعبى وعكرمة رضى الله تعالى عنهم اجمعين انه اجتمع كفار مكة وهم عامر بن طفيل وزيد بن قيس وغيرهما وقالوا يا محمد صف لنا ربك من اى شئ هو اهو من ذهب ام من فضة ام من حديد ام من نحاس فان آلهتنا من هذه الاشياء

اور کل ماسوا بجمیع وجوہ اسکے محتاج ہین صمد کی تعریف اور احد کی تنکیر اسلئے ہی کہ کفار اللہ تعالیٰ کو صمد جانتے تھے مگر احد نہین مانتے تھے اور لفظ اللہ کی تکرار اس نکتہ پر اطلاع دے رہی ہے کہ جو ذات صمدیت سے ساتہ موصوف نہو وہ الوہیت کی مستحق نہین ہوسکتی اور اس جملہ کو حرف عطف سے خالی رکھنا اسلئے ہے کہ یہ جملہ اول کے نتیجے یا اُسکے دلیل کے مرتبے مین ہے لَمْ یَلِدْ اُسنے کسیکو نہین جنا۔ اسلئے کہ وہ کسی ہمجنس یا مددگار یا خلیفہ کا محتاج نہین اُسپر نہ حاجت طاری ہے نہ فنا۔ اِس جملہ کو لفظ ماضی پر موقوف رکھنا شاید اُن لوگونکی تردید کیلئے ہے جو فرشتونکو خدا کی بیٹیان اور مسیح کو بیٹا کہتے ہین یا یہ سمجھے کہ اگلے قول کی مطابقت کا لحاظ رکھا گیا ہے وَلَمْ یُوْلَدْ اور وہ خود کسی سے پیدا نہین ہوا کیونکہ وہ کسی شئے کا محتاج نہین اور عدم اُسپر سبقت نہین کرسکتا وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ اور اُسکا کوئی ہمسر نہین دراصل یہان ظرف یعنی لفظ لہ کو موخر کرنا چاہئے تھا کیونکہ یہ کفوا کا صلہ ہے لیکن چونکہ اپنی ذات سے مکافات کی نفی مقصود اصلی تھا اسلئے مہتم بالشان چیز کو مقدم کیا گیا ہے۔ یہ بھی درست ہے کہ لہ کفوا کی ضمیر مستکن سے حال ہے یا خبر ہے اور کفوا احد سے حال واقع ہوا ہے اور اِن تینون جملون کا ربط بذریعہ عاطف ہے کیونکہ انسے اقسام مثال کی نفی مقصود ہے پس گویا یہ تینون جملے جو نفی مذکور پر آگاہی دے رہے ہین بمنزلہ جملہ واحدہ ہین (قاضی بیضاوی) اس سورت کے شان نزول کی بابت اُبی بن کعب۔ جابر بن عبداللہ۔ ابو العالیہ۔ شعبی اور عکرمہ رضی اللہ عنہم کا قول ہے کہ ایک مرتبہ عامر بن طفیل اور زید بن ثابت وغیرہ چند کفار مکہ نے جمع ہو کر پیغمبر علیہ السلام سے یہ کہا کہ اپنے پروردگار کی تعریف بیان کیجیے کہ کس چیز کا بنا ہوا ہے۔ سونے کا ہے یا چاندی کا لوہے کا یا تانبے کا کیونکہ ہمارے معبود تو انہی چیزون سے بنائے گئے ہین۔

فقال النبی علیہ السلام من تلقاء نفسہ ھو لا یشبہ شیئا فانزل اللہ تعالیٰ ھذہ السورۃ وقال قل یا محمد ھو اللہ احد اللہ الصمد قال ابن عباس الصمد الذی لا جوف لہ ولا یاکل ولا یشرب فلو کان مجوفا لاحتاج الی شیٔ وھو لا یحتاج الی شیٔ بل کل الخلائق محتاج الیہ و لو کان محتاجا الی شیٔ لکان لا یلیق بالربوبیۃ (من حدیث الاربعین) روی عن النبی علیہ السلام انہ قال لعائشۃ یا عائشۃ لا تنامی حتی تعطی اربعۃ اشیاء حتی تختمی القرآن وحتی تجعل الانبیاء لک شفعاء یوم القیمۃ وحتی تجعلی المسلمین راضین عنک وحتی تفعلی حجۃ وعمرۃ فدخل علیہ السلام فبقیت علی الفراش حتی اتم الصلوۃ فلما اتمہا قالت یا رسول اللہ فداک ابی و امی امرتنی باربعۃ اشیاء لا اقدر فی ھذہ الساعۃ ان افعلہا فتبسم رسول اللہ علیہ السلام وقال اذا قرأت (قل ھو اللہ احد) فکانک ختمت القرآن واذا صلیت علی وعلی الانبیاء من قبلی فقد صاروا لک شفعاء یوم القیمۃ واذا استغفرت للمؤمنین فکلہم راضون عنک واذا قلت سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر فقد حججت واعتمرت (تفسیر حنفی) عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ انہ قال قال علیہ السلام من قرأ قل ھو اللہ احد بعد صلوۃ الغداۃ عشر مرات لم یصل الیہ ذنب وان جھد الشیطان وھی سورۃ مکیۃ وھی اربع ایات وخمس عشرۃ کلمۃ وسبعۃ واربعون حرفا وعن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ عن النبی علیہ السلام انہ قال من قرأ سورۃ قل ھو اللہ احد مرۃ واحدۃ اعطاہ اللہ تعالیٰ من الاجر کمثل اجر مائۃ شہید (من حدیث الاربعین)

آپ نے اپنی جانب سے جواب دیا کہ میرا پروردگار کسی چیز سے مشابہ نہیں ہے اسکے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی کہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ۔ ابن عباس کا قول ہے کہ صمد وہ ہے جو پیٹ نہ رکھتا ہو اور کھانے پینے سے مبرا ہو۔ جو پیٹ رکھے گا وہ کسی شے کا محتاج ضرور ہوگا۔ خدا کسی چیز کا محتاج نہیں بلکہ تمام مخلوق اسکی محتاج ہے اگر وہ کسی شے کا محتاج ہوتا تو قابل ربوبیت نہ ٹھیرتا (حدیث اربعین) پیغمبر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے ایک دن حضرت عائشہؓ سے کہا اے عائشہ چار چیزیں کرنے سے پہلے ہرگز نہ سویا کرو (۱) ختم قرآن (۲) انبیاء کو شفیع روز قیامت (۳) مسلمانوں کو اپنے سے رضامند (۴) حج اور عمرہ۔ یہ فرما کر حضور نماز پڑھنے لگے حضرت عائشہ بچھونے پر منتظر بیٹھی رہیں اور سلام پھیرنے کے بعد عرض کیا آپ پر میرے ماں باپ قربان آپ نے مجھے ایسی چار چیزوں کا حکم دیا ہے کہ میں بالفعل انکے بجالانے پر قادر نہیں ہوں حضور نے مسکرا کر فرمایا جب تو نے قل ھو اللہ احد پڑھ لی تو گویا سارا قرآن ختم کر لیا۔ اور جب مجھ پر اور مجھ سے پہلے انبیاء پر درود بھیجا تو سبکو روز قیامت کے لیے اپنا شفیع بنا لیا۔ اور جب مسلمانوں کے لئے مغفرت چاہی تو گویا سب کو رضامند کر لیا اور جب سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہا تو گویا حج وعمرہ ادا کیا (تفسیر حنفی) علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ پیغمبر علیہ السلام فرماتے ہیں جو شخص نماز فجر کے بعد دس بار قل ھو اللہ احد پڑھ لیگا۔ شیطان خواہ کتنی ہی کوشش کرے مگر اس تک کوئی گناہ نہ پہنچ سکے گا۔ یہ سورت مکیہ ہے چار آیتیں پندرہ کلمے اور سینتالیس حرف ہیں ابی بن کعب پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ایک بار قل ھو اللہ احد پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ سو شہیدوں کا ثواب عطا کرتا ہے

وعن النبی علیہ السلام انہ قال ان فی الجنة شجرة تسمی حوکب علیہا ثمار اکبر من التفاح واصغر من الرمان واحلی من العسل واشد بیاضا من اللبن والین من الزبد قال ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ من یاکلہا یا رسول اللہ قال علیہ السلام من سمع اسمی فصلے علی فہو یاکلہا (زہرة الریاض) وانما سمیت سورة الاخلاص لانہا تخلص قارئہا من شدائد الدنیا والآخرة وسکرات الموت وظلمات القبر واہوال القیمة (حکی) ان رجلا مات فراٰہ ابوہ فی المنام تلک اللیلة کانہ فی الجحیم والاغلال ثم راٰہ فی لیلة ثانیة فی الجنة فقال ما رایت فی البارحة کذا فما ہذا فقال مر علینا رجل فقرأ قل ہو اللہ احد ثلاث مرات ووہب اجرہ لنا فقسم علینا فہذا الذی تراہ نصیبی منہ (تفسیر خازن) عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ عن النبی علیہ السلام انہ قال من قرأ سورة الاخلاص مرة فکانما قرأ ثلث القرآن ومن قرأہا مرتین فکانما قرأ ثلثی القرآن ومن قرأہا ثلاث مرات فکانما قرأ القرآن کلہ ومن قرأہا عشر مرات بنی اللہ تعالیٰ لہ بیتا فی الجنة من یاقوتة حمراء وفی الخبر من قرأ سورة الاخلاص فی الفرائض غفر اللہ لہ ولوالدیہ ومحا اسمہ من دیوان الاشقیاء وکتبہ فی دیوان السعداء (مجالس) عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ قال کنت اخشی العذاب علی امتی باللیل والنہار حتی جاء جبرائیل علیہ السلام بسورة قل ہو اللہ احد

نبی علیہ الصلوٰة والسلام فرماتے ہیں کہ جنت میں ایک درخت کا نام حوکب ہے اسکے پھل سیب سے بڑے انار سے چھوٹے شہد سے میٹھے۔ دودھ سے سفید اور جھاگ سے نرم ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق نے فرمایا۔ وہ پھل کون کھائے گا۔ فرمایا جو میرا نام سُن کر مجھپر درود بھیجے گا (زہرة الریاض) اسکو سورہ اخلاص اسلئے کہتے ہیں کہ پڑھنے والے کو دنیا و آخرت کی سختی۔ سکرات موت۔ ظلمت قبر اور اہوال قیامت سے نجات دلوا دیتی ہے **حکایت** ایک شخص کو مرجانے کے بعد اُسکے باپ نے خواب میں دیکھا کہ قید دوزخ میں گرفتار ہے۔ پھر اگلے دن دیکھا کہ جنت میں موجود ہے۔ پوچھا کہ بیٹے کل تجکو اس حالت میں دیکھا تھا اور آج اس کیفیت میں دیکھتا ہوں۔ اسکا کیا سبب جواب دیا کہ کل ایک شخص نے تین مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھکر اُس کا ثواب تمام مردون کو بخشدیا تھا۔ یہ مجکو خاص میرا حصہ ملا ہے (تفسیر خازن) انس بن مالک رضی پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا جسنے سورہ اخلاص ایکبار پڑھی گویا تہائی قرآن ختم کیا اور جس نے دوبار پڑھی گویا دو تہائی قرآن پڑھا اور جس نے تین بار پڑھی اُسنے سارا ختم کردیا۔ پھر جس نے دس بار پڑھی اللہ تعالیٰ اُسکے لئے جنت مین سرخ یاقوت کا محل تیار کرتا ہے حدیث مین ہے کہ جو شخص فرائض مین سورہ اخلاص پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکے اور اُسکے والدین کے گناہ بخشدیتا اور اسکا نام اشقیا کے دفتر سے کاٹ کر نیکون کے دفتر مین لکھدیتا ہے (مجالس) ابن عباس رض پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ آپنے فرمایا۔ مین دن رات اپنی امت پر عذاب آنیکا خوف کیا کرتا تھا یہانتک کہ جبرئیل سورہ قل ھو اللہ احد لیکر آئے

فعلمت ان اللہ تعالیٰ لا یعذب امتی بعد نزولہا لانہا نسبۃ اللہ ومن تعہد قراءتہا تناثر البر من عنان السماء علی راسہ ونزلت علیہ السکینۃ وتغشتہ الرحمۃ فینظر اللہ تعالیٰ الی قارئہا فیغفر لہ مغفرۃ لا یعذب بعدہا ابدا ولا یسأل اللہ تعالیٰ شیئاً الا اعطاہ (تفسیر حنفی) اخرج البیہقی عن ابی امامۃ الباہلی انہ قال اتی جبرائیل علیہ السلام النبی علیہ السلام وھو بتبوک فی سبعین الف من الملائکۃ فقال جبرائیل علیہ السلام یا رسول اللہ اشہد جنازۃ معاویۃ فخرج النبی علیہ السلام ووضع جبرائیل علیہ السلام جناحہ علی الارض فتواضعت حتی نظر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی المدینۃ وصلی علی معاویۃ مع جبرائیل علیہ السلام والملائکۃ ثم قال النبی علیہ السلام یا جبرائیل بم بلغ معاویۃ ھذہ المرتبۃ فقال بقراءتہ قل ھو اللہ احد قائما وقاعدا وراکعا وماشیا روی ان النبی علیہ السلام لما خرج مہاجرا الی المدینۃ اجتمع کفار مکۃ علی باب دار الندوۃ وھی فی سکۃ ابی جہل علیہ اللعنۃ وقالوا من یرد محمدا الینا او رأسہ نعطیہ مائۃ ناقۃ حمراء سوداء الحدقۃ ومائۃ جاریۃ رومیۃ ومائۃ فرس عربیۃ فقام رجل یقال لہ سراقۃ بن مالک وقال انا اردہ الیکم فضمنوا لہ ھذہ الاموال فخرج خلفہ وادرک النبی علیہ السلام فسل سیفہ لیقتلہ فنزل جبرائیل علیہ السلام فقال یا رسول اللہ ان اللہ سخر الارض لامرک

مجھے یقین ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ میری اُمت کو اس کے نزول کے بعد ہرگز عذاب نہ کریگا کیونکہ یہ نسبِ الٰہی ہے اور جو لازمی طور پر اسے پڑھتا رہتا ہے اُس پر آسمان سے نیکی اور تسکین نازل ہوتی اور رحمت اُسے ڈھونڈھتی پھرا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مغفرت کے بعد اسکے پڑھنے والے کو کبھی معذب نہ کرے گا اور جو کچھ وہ مانگے گا اپنے کرم سے عطا فرمائے گا (تفسیر حنفی) بیہقی ابو اُمامہ باہلی سے روایت کرتے ہیں کہ تبوک میں جبرئیل ستر ہزار ملائکہ کے ساتھ پیغمبر علیہ السلام کے پاس آئے۔ اور یہ کہا کہ معاویہ کے جنازہ پر حاضر ہو جائیے چنانچہ آپ وہاں سے نکلے۔ جبرئیل نے اپنے پر زمین پر بچھا دیئے ساری زمین سمٹ گئی اور مدینہ نظر آنے لگا۔ آپ نے جبرئیلؑ اور دیگر ملائکہ کے ساتھ معاویہ کے جنازہ کی نماز پڑھی۔ پھر یہ پوچھا کہ اے جبرئیلؑ معاویہ کو یہ رتبہ کہاں سے ملا۔ فرمایا اس سبب سے کہ معاویہ کھڑے بیٹھے۔ چلتے پھرتے قل ھو اللہ احد بکثرت پڑھا کرتے تھے روایت ہے کہ جب پیغمبر علیہ السلام بہ نیت ہجرت مدینہ کی طرف نکلے تو کفار نے ابوجہل کے محلہ میں۔ بہ دار الندوہ پر جمع ہو کر یہ کہا کہ جو شخص محمدؐ کو پھیر لائے یا انکا سر ہمارے پاس لے آئے تو ہم اُسے کالی پتلیوں کی سو سرخ اونٹنیاں۔ سو رومی لونڈیاں۔ اور سو عربی گھوڑے انعام میں دیں گے۔ ایک شخص سراقہ بن مالک نام نے کہا کہ میں انہیں پھیر لاؤں گا۔ کفار اسکے لئے مذکورہ بالا انعام کے کفیل ہوئے۔ وہ آپکے تعاقب میں چلا۔ اور تھوڑی دور جا کر حضرت کو پالیا قتل کرنیکے لئے میان سے تلوار نکالی اتنے میں حضرت جبرئیلؑ نازل ہوئے اور یہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے زمین کو آپکے لئے مسخر کر دیا ہے جو کچھ ارشاد ہوگا فوراً بجا لائے گی۔

فقال رسول الله يا ارض خذيه فتسفل فرسه فى الارض الى الركبة فقال يا رسول الله لا افعل الامان الامان فدعا رسول الله فانجاه الله بدعائه عليه السلام فسار ساعة ثم سل سيفه واراد قتله فتسفل فرسه فى الارض حتى اخذته الارض الى سرته فقال الامان الامان يا رسول الله لا افعل بعدها شيئا فدعا رسول الله عليه السلام فانجاه الله تعالى فنزل عن فرسه وجثا بين يدى ناقة رسول الله وقال يا رسول الله اخبرنى عن الهك حيث كانت له قدرة عظيمة مثل هذه امن الذهب ام من الفضة فنكس رسول الله عليه السلام راسه ساكتا فنزل جبرائيل عليه السلام وقال يا محمد (قل هو الله احد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد) و(قل اللهم مالك الملك تؤتى الملك من تشاء) و(فاطر السموات والارض جعل لكم من انفسكم ازواجا ومن الانعام ازواجا يذرؤكم فيه ليس كمثله شئ وهو السميع البصير) فقال سراقة يا رسول الله اعرض على الاسلام فعرض عليه الاسلام واسلم وحسن اسلامه (من حديث الاربعين) وقد كان النبى عليه السلام يقرأ سورة الاخلاص مع المعوذتين وينفث على يديه ويمسح بهما على جسده عند النوم اذا كان وجعا ويأمر بذلك قال بعض العلماء من واظب على قراءتها نال كل خير وامن من كل شر فى الدنيا والاخرة ومن قرأها وهو جائع شبع او عطشان

آپ نے فرمایا۔ اے زمین سُراقہ کو پکڑ لے۔ چنانچہ اُسکا گھوڑا گھٹنوں تک زمین میں دھنس گیا۔ سُراقہ نے کہا۔ یارسول اللہ۔ اب ایسا نہ کرونگا۔ مجھے امان دیجئے۔ آپ نے دعا کی اور اُسکی برکت سے سراقہ کو نجات ملگئی۔ مگر اُس نے تلوار کھینچ کر پھر قتل کا ارادہ کیا۔ گھوڑا فوراً زمین میں دھنسا اور سراقہ ناف تک اندر اُتر گیا۔ اور الامان الامان پکارنے لگا۔ حضور میں آیندہ ہرگز ایسا نہ کرونگا۔ چنانچہ آپ نے دعا کی اور اُسے پھر نجات ملگئی۔ اسوقت سراقہ اپنے گھوڑے سے اُتر کر ناقۂ پیغمبر علیہ السلام کے آگے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور یہ کہا کہ یارسول اللہ۔ مجھے اپنے اُس معبود کے حال سے مطلع کیجے جو ایسی زبردست طاقت رکھتا ہو سونے کا ہے یا چاندی کا۔ پیغمبر علیہ السلام نے سر جھکا لیا۔ اور جبریل فوراً قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ الی آخرہ لیکر اُترے اور اسی کے ساتھ ہی آیت قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ الی آخرہ اور آیت فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا الی آخرہ نازل ہوئی۔ سراقہ نے کہا کہ یارسول اللہ۔ مجھپر اسلام پیش کیجے۔ آپ نے کلمۂ شہادت پڑھایا اور انجام کار سراقہ کا اسلام بہت اچھا ہوا (حدیث اربعین) پیغمبر علیہ السلام معوذتین کے ہمراہ سورۂ اخلاص پڑھکر ہاتھوں پر دم کیا کرتے اور سوتے وقت بحالت مرض دونو ہاتھ جسم مبارک پر پھیرا کرتے تھے اور دوسروں کو بھی اسکا ارشاد فرماتے تھے۔ بعض علمار کا قول ہے کہ جو شخص ہمیشہ سورۂ اخلاص پڑھتا رہیگا اُسے ہر طرح کی نیکی حاصل ہوگی اور دنیا و دین کی تمام آفتوں سے امن ملیگی۔ بھوکا اسکے پڑھنے سے پیٹ بھرا اور پیاسا اسکی برکت سے سیراب ہو جائیگا

حسن انس بن مالك رضي الله تعالى عنه انه قال كنا مع النبي عليه السلام بتبوك فطلعت الشمس بيضاء وشعاع نورها لم ير مثله فيما مضى وكان بينه وبين المدينة مسيرة شهر فطلعت الشمس يوما مغبرة فنزل جبرائيل عليه السلام فقال النبي عليه السلام يا جبرائيل مالي ارى الشمس مغبرة فقال جبرائيل عليه السلام لكثرة اجنحة الملائكة قال عليه السلام لم ذلك قال جبرائيل عليه السلام لان معاوية مات بالمدينة اليوم فبعث الله تعالى سبعين الف ملك يصلون عليه قيل لم ذلك قال لكثرة قراءته قل هو الله احد بالليل والنهار في مشيه وقيامه وقعوده وذاهبا وجائيا وعلى كل حال فاتاه جبرائيل عليه السلام فقال يا رسول الله هل لك ان اقبض الارض فتصلي عليه فقال عليه السلام نعم فضرب بجناحيه على الارض فضاقت ورفع له سريره حتى نظر اليه وخلفه صفوف من الملائكة كل صف سبعون الف ملك فصلى عليه السلام عليه ثم رجع الى تبوك روى مسلم عن ابي الدرداء رضي الله تعالى عنه ان الله تعالى جزأ القرآن وهو بتشديد الزاي المعجمة بمعنى قسمه ثلاثة اجزاء فجعل قل هو الله احد جزأ من اجزاء القرآن وجعله جزأ يجوز ان يكون باعتبار الثواب يعني ان الله تعالى يعطي قارئ هذه السورة ثواب قراءة ثلث القرآن من غير تضعيف اجر (كذا قال النووي) وقيل ان القرآن على ثلاثة انحاء قصص واحكام وصفات الله

انس بن مالک روایت کرتے ہین کہ ہم تبوک مین پیغمبر علیہ السلام کے ہمراہ تھے۔ آفتاب نہایت روشن نکلا کرتا تھا تبوک اور مدینہ مین ایک مہینے کی راہ کا فاصلہ تھا۔ ایکدن سورج کچھ غبار آلودہ سا معلوم ہوا پیغمبر علیہ السلام نے جبرئیل سے اسکا سبب پوچھا اور یہ کہا کہ مین آفتاب کو غبار آلودہ دیکھتا ہون۔ جبرئیل نے جواب دیا کہ فرشتون کے پرون کی کثرت نے اُسکا نور کم کردیا ہے۔ آپنے فرمایا فرشتون کی کثرت کا کیا باعث۔ جواب دیا۔ آج مدینہ مین معاویہ کا انتقال ہوگیا ہے۔ اور اللہ تعالی نے انکی نماز کے لئے ستر ہزار فرشتے بھیجے ہین۔ آپنے فرمایا معاویہ کو یہ رتبہ کیونکر ملا۔ حضرت جبرئیل نے ارشاد کیا کہ بکثرت قل ھو اللہ احد پڑھنے کے سبب۔ کیونکہ وہ دن رات کھڑے بیٹھے آتے جاتے اسیکا ورد رکھتے تھے اسکے بعد جبرئیل نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپکی مرضی ہو تو مین زمین کو سکیڑ دون تاکہ آپ معاویہ کے جنازہ کی نماز ادا فرماسکین۔ آپنے ارشاد فرمایا۔ اچھا۔ جبرئیل نے دونون پر زمین پر مارے اور وہ فوراً سکڑ گئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاویہ کا جنازہ کمال حالت مین نظر آنے لگا کہ پیچھے پیچھے ملائکہ کی چند صفین تھین۔ ہر صف مین ستر ہزار فرشتے تھے آپ جنازہ کی نماز پڑھکر پھر بمقام تبوک واپس آگئے۔ بمسلم ابو الدرداء سے روایت کرتے ہین کہ اللہ تعالی نے قرآن کو تین جزو کیا ہے۔ ان مین قل ھو اللہ احد ایک جزو ہے۔ اس سورت کے ایک جزو ہونیکی وجہ اعتبار ثواب کے ہے اور مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی اسکے پڑھنے والے کو بلا تضعیف اجر تہائی قرآن کا ثواب عنایت فرماتا ہے (کذا قالہ النووی) بعض کا قول ہے کہ قرآن قصون حکمون اور صفات الٰہی کے لحاظ سے تین طرح کا ہے

وقل هو الله احد احد هذه الثلاثة وهو صفات الله تعالى ابن ملك على المشارق يروى ان النبي عليه الصلوة والسلام كان جالسا على باب المدينة اذ مرت جنازة رجل فقال عليه السلام هل عليه دين فقالوا عليه دين اربعة دراهم وقد مات ولم يؤدها فقال عليه السلام صلوا فاني لا اصلي على من كان عليه دين ومات ولم يؤده فنزل جبرائيل عليه السلام فقال يا محمد ان الله تعالى يقرئك السلام ويقول بعثت جبرائيل بصورته وادى دينه قم فصل فانه مغفور له ومن صلى على جنازته غفر الله له فقال النبي عليه السلام يا جبرائيل من اين له هذه الكرامة فقال بقراءته كل يوم مائة مرة سورة قل هو الله احد لان فيها بيان صفات الله تعالى والثناء عليه وقال النبي عليه السلام من قرأها في عمره مرة لا يخرج من الدنيا حتى يرى مكانه في الجنة خصوصا من قرأها في الصلوات الخمس في كل يوم مرة يشفع يوم القيمة لجميع اقربائه وعشيرته ممن قد استوجب النار (حديث الاربعين) وفي الحديث من قرأ قل هو الله احد مع التسمية غفر الله له ذنوب خمسين سنة (تفسير حنفي) حكي عن بعض الصالحين انه رای في المنام مائة حمامة من حمام مكة بلا رؤس فلما انتبه قص رؤياه على المعبر فقال له لعلك قرأت سورة الاخلاص مائة مرة بلا تسمية فقال صدقت (تفسير حنفي)

قل هو الله احد ان میں کی ایک طرح ہے کیونکہ اس میں صفات الٰہی مذکور ہیں (ابن ملک علے المشارق) حکایت ایک دن پیغمبر علیہ السلام مدینہ کے دروازہ پر بیٹھے تھے ایک مرد کا جنازہ آیا۔ ارشاد ہوا کہ کیا یہ قرضدار ہے۔ لوگوں نے کہا ہاں چار درہم ہیں۔ آپنے فرمایا میں اُسکے جنازہ کی نماز نہیں پڑھتا جو قرضدار ہوکر مرے اور ادا نکر سکے۔ تم پڑھ لو۔ اتنے میں جبرئیلؑ نازل ہوئے اور یہ کہا کہ اے محمدؐ۔ اللہ تعالی سلام کے بعد فرماتا ہے کہ ہم جبرئیلؑ کو اس مرنے والے کا ہمشکل بناکر بھیج چکے ہیں اور اُسنے اپنا قرض ادا کردیا تم اسکے جنازہ کی نماز پڑھو کیونکہ یہ خود بخشا بخشایا ہے اور اللہ تعالی اسکے جنازہ پڑھنے والے کو بھی بخشدیگا آپنے پوچھا کہ اسے یہ بزرگی کیونکر حاصل ہوئی۔ جبرئیلؑ نے کہا یہ روز سو مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھنے سے۔ کیونکہ اسمیں صفات الٰہی کا بیان اور اُسکی ثنا ہے پیغمبر علیہ السلام کا قول ہے کہ جو شخص عمر بھر میں ایک بار سورہ اخلاص پڑھے گا جبتک جیتے جی جنت میں اپنا ٹھکانا نہ دیکھ لے گا ہرگز دنیا سے نہ نکلیگا۔ خاصکر جو شخص ہر روز پانچوں نمازوں میں ایک مرتبہ اسے پڑھتا رہیگا قیامت کے دن اپنے تمام کنبے قبیلے کی جو نی الواقع مستحق دوزخ ہونگے شفاعت کر سکے گا (حدیث اربعین) حدیث میں ہے کہ بسم اللہ سمیت قل ھو اللہ احد پڑھنے سے اللہ تعالی پچاس برس کے گناہ بخشدیتا ہے (تفسیر حنفی) حکایت بعض صالحین سے منقول ہے کہ انہوں نے خواب میں بے سر کے سو کبوتر دیکھے جو مکہ کے کبوتروں میں سے تھے بیدار ہوکر اپنا خواب کسی معبر سے بیان کیا اسنے کہا بدیں کہ شاید تمنے سو مرتبہ سورہ اخلاص بلا بسم اللہ پڑھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تم سچ کہتے ہو (تفسیر حنفی)

عن ابن عباس عن النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام انہ قال لما اسری بی الی السماء رأیت العرش علی ثلثمائۃ وستین الف رکن من الرکن الی الرکن مسیرۃ ثلثمائۃ الف سنۃ وتحت کل رکن اثنا عشر الف صحراء کل صحراء من المشرق الی المغرب وفی کل صحراء ثمانون الفا من الملائکۃ یقرؤن قل ھو اللہ احد فاذا فرغوا من القراءۃ یقولون یا ربنا ویا سیدنا تاقد وھبنا ثواب ھذہ القراءۃ لمن قرأ سورۃ الاخلاص من الرجال والنساء فتعجبوا من ذلک قال علیہ السلام اتعجبون یا اصحابی قالوا نعم یا رسول اللہ فقال علیہ السلام والذی نفسی بیدہ ان قل ھو اللہ احد مکتوب علی جناح جبرائیل علیہ السلام اللہ الصمد مکتوب علی جناح میکائیل علیہ السلام لم یلد ولم یولد مکتوب علی جناح عزرائیل علیہ السلام ولم یکن لہ کفوا احد مکتوب علی جناح اسرافیل علیہ السلام فمن قرأ من امتی سورۃ الاخلاص اعطاہ اللہ تعالٰی ثواب من قرأ التوریۃ والانجیل والزبور والفرقان العظیم قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اتعجبون یا اصحابی قالوا نعم یا رسول اللہ فقال علیہ السلام والذی نفسی بیدہ ان قل ھو اللہ احد مکتوب علی جبھۃ ابی بکر الصدیق اللہ الصمد مکتوب علی جبھۃ عمر الفاروق لم یلد ولم یولد مکتوب علی جبھۃ عثمان ذی النورین ولم یکن لہ کفوا احد مکتوب علی جبھۃ علی السخی رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین فمن قرأ سورۃ الاخلاص اعطاہ اللہ تعالٰی ثواب ابی بکر وعمر وعثمان وعلی رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین (حیاۃ القلوب)

ابن عباس پیغمبر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا معراج کی رات جب مجکو آسمان پر لیگئے تو مینے عرش کو ساتھ ہزار تین سو پایوں پر رکھا دیکھا۔ ایک سے دوسرے پایہ تک تین لاکھ برس کی راہ کا فاصلہ تھا اور ہر پایہ کے نیچے بارہ ہزار صحرا اور ہر صحرا کا طول عرض مشرق سے لیکر مغرب تک تھا۔ پھر ہر صحرا مین اسی ہزار فرشتے قل ھو اللہ احد پڑھ رہے تھے۔ اور قرارت سے فارغ ہوکر یہ کہتے تھے کہ الٰہی ہمنے اپنی اس قرارت کو اُن مردون عورتون کو بخشا جو سورہٗ اخلاص پڑھتے ہین۔ لوگون نے اس واقع سے تعجب کیا۔ حضور نے فرمایا۔ تعجب کیون کرتے ہو خدا کی قسم قل ھو اللہ احد جبرئیل کے بازو پر۔ اللہ الصمد میکائیل کے بازو پر لم یلد ولم یولد عزرائیل کے بازو پر ولم یکن لہ کفوا احد اسرافیل کے بازو پر مکتوب ہے۔ میری اُمت مین سے سورہٗ اخلاص پڑھنے والے کو اللہ تعالٰی توریت انجیل زبور اور فرقان عظیم پڑھنے والے کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ پھر آپ نے فرمایا میرے صحابیو تم اس واقعہ سے تعجب کیون کرتے ہو خدا کی قسم قل ھو اللہ احد ابوبکرؓ کی پیشانی پر۔ اللہ الصمد عمرؓ کی پیشانی پر لم یلد ولم یولد عثمانؓ کی پیشانی پر۔ اور ولم یکن لہ کفوا احد علیؓ کی پیشانی پر مکتوب ہے رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین پس تو جو شخص سورہٗ اخلاص پڑھتا ہے اللہ تعالٰی اُس کو ابوبکر و عمر اور عثمان و علی کا سا ثواب عنایت فرماتا ہے (حیاۃ القلوب)

روی ان رجلا شکا الی النبی علیه السلام من الفقر فقال النبی علیه الصلوة والسلام اذا دخلت منزلک
فاقرأ سورة الاخلاص ففعل ذلک فوسع الله علیه الرزق وقال علیه السلام من قرأ سورة الاخلاص فی
مرضه الذی یموت فیه لم یفتن فی قبره وامن من ضیق القبر وحملته الملائکة باجنحتهم حتی یجوزوا به
من الصراط الی الجنة (کذا فی تذکرة القرطبی) لکن شرطه مع البسملة

خاتمة الکتاب من المؤلف رحمه الله تعالی

الحمد لمن وفقنا بین الموفقین بانجاز المعارف المطلوبة واتم علینا باتمام الدرة الملتقطة من
الکتب المرغوبة وصیر حلل الحریم فرجا بفطام الدموع من الاقلام المنصوبة والصلوة والسلام
علی من هو افضل الرسل واکمل البریة وعلی اله واصحابه الذین نالوا ما نالوا باعتصام الشریعة النبویة یسر الله لنا
شفاعتهم یوم القیمة والجمعیة وقد تمت علی ید الحقیر الفقیر العاصی الراجی رحمة الله ربه القدیر یوم یؤخذ بالنواصی
عثمان بن حسن بن احمد الشاکر الخوبوی اکرمه الله فی الدارین بلطفه وکرمه المولوی وغفر الله له ولوالدیه واحسن
الیهما بحرمة سید الانبیاء والمرسلین فی سنة اربع وعشرین ومائتین والف من هجرة علیه الصلوة والتسلیم

روایت ہی کہ ایک شخص نے پیغمبر علیہ السلام سے فقر وفاقہ کی شکایت کی۔ آپنے فرمایا کہ گھر مین داخل ہوتے
وقت سورہ اخلاص پڑھ لیا کر۔ اُسنے اسپر عمل کیا۔ اللہ تعالی نے اسکا رزق فراخ کردیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا
قول ہی کہ جو شخص مرض الموت مین سورہ اخلاص پڑھ لیگا قبر مین گلنے سڑنے سے محفوظ رہیگا گور کی تنگی سے
نجات ملیگی اور فرشتے اپنے بازوون پر اُٹھا کر اُسے پل صراط سے گزار دینگے۔ اور بہشت مین داخل کرینگے
(تذکرة القرطبی) لیکن قرطبی نے یہ شرط کی ہے کہ سورہ اخلاص مع بسم اللہ پڑھے۔

خاتمة الکتاب من المؤلف علیه الرحمة

سب تعریف اُس خدا کے لئے ہے جسنے ہمین معارف مطلوبہ کے پورا کرنیکی توفیق دی اور ہمپر اُن بکھرے
ہوئے موتیون کے پرونے کا احسان رکھا جو پسندیدہ کتابون مین موجود تھے اور جسنے قلم کے آنسو پونچھکر
تنگی کو کشائش کر دکھایا اور درود وسلام اُس پیغمبر پر جو رسولون مین سب سے افضل اور تمام مخلوق مین کامل تر
ہین اور اُنکے آل واصحاب پر جو شریعت نبویہ کو مضبوط تھام کر اعلے مراتب پر ترقی کر گئے۔ اللہ تعالی قیامت کے
دن اُنکی شفاعت نصیب کرے یہ کتاب سنہ ۱۲۲۴ ہجری مین حقیر فقیر عاصی راجی رحمة رب قدیر عثمان بن حسن بن
شاکر الخوبوی کے قلم سے تمام ہوئی۔ اللہ تعالی دونون جہان مین اپنے لطف وکرم کے ساتھ اُسپر مہربان
ہو۔ اُسے اور اُسکے مان باپ کو بخشدے۔ اور سید الانبیاء والمرسلین کے طفیل اُنپر احسان کرے

خاتمة الطبع الحمد للہ علی احسانہ کہ کتاب درة الناصحین عربی مع تحفة الواعظین ترجمہ اردو مطبع مجتبائی
دہلی مین خاکسار محمد عبد الاحد کے اہتمام سے چھپکر نہایت خوبی سے تیار ہوگئی۔

فہرست مضامین کتاب دقیقۃ [illegible] ین مع ترجمہ تحفۃ الواعظین

(جلد اول)

مطالب کتاب

مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ	مطالب	صفحہ
مالک الملک کے فضائل	٦٨	رکھتا اسی طرح خدا تعالیٰ اس کی		عورتوں کی برائیوں کی مختصر فہرست	٩٠
کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی	"	بخشش میں کسی طرح دریغ نہیں کرتا	٧٧	نافرمان عورتوں کی تمام اعمال	
فضیلت	"	شرک کے علاوہ تمام گناہوں کے		رائگان جاتے ہیں	٩٢
امت محمدیہ ایسی پانچ چیزوں کے ساتھ		بخشے جانے کا بیان	٧٨	جو عورت اپنے خاوند کو ناحق	
مخصوص و ممتاز ہے جو پیشتر کی کسی	٦٩	توبہ میں آجکل کرنا بہت برا ہے	"	تکلیف دیتی ہے اسکے فرائض	٩٣
امت کو عنایت نہیں کی گئیں		آیۂ وسارعوا الی مغفرۃ من ربکم		و نوافل کچھ قبول نہیں ہوتے	
اسلام تمام عبادات و فضائل کا جامع ہے	٧٠	کی تفسیر	٧٩	خاوند کو زبان سے تکلیف دینے	
حضرت موسیٰ ؑ اور ایک بوڑھی کا عجیب		جنت کے عرض و طول کی کیفیت اور		کا بیان	"
قصہ	٧١	اس میں علماء کے اقوال	٨٠	جو عورت گھر سے آراستہ ہو کر نکلے	
ابراہیم واسطی رحمہ اللہ کا ایک		تکبیر اولیٰ کی بزرگی	٨١	اور خاوند اس پر رضا مند ہو تو اسکی	"
حیرتناک واقعہ	٧٢	عبادت ماہ رجب کے فضائل	"	سزا کی کیفیت	
آیۂ والذین اذا فعلوا فاحشۃ الخ		ماہ رجب میں حضرت پر درود بھیجنے		خاوند کے سامنے عورت کے	
کی تفسیر اور ظلم و فاحشہ کی تحقیق	"	کا ثواب	٨٢	ترشرو ہونے کا گناہ	"
استغفار کرنیوالا گناہ پر مصر نہیں		ایک عابدہ عورت کی دلچسپ حکایت	٨٣	جس عورت کو اسکا خاوند اپنے بستر	
ہوتا گو ایک روز میں ستر بار گناہ	٧٣	ان بدعتوں کا بیان جو ماہ شعبان	٨٤	پر بلائے اور وہ انکار کردے تو ایسی	٩٤
کرے		کے مہینے میں رواج پذیر ہیں	٨٥	عورت پر فرشتوں کی لعنت ہوتی ہے	
توبہ مقبولہ کی شرطیں	٧٤	اتباع سنت کا بیان	٨٦	حضرت علی اور فاطمہ میں رنجش	
جو شخص موت سے ایک ساعت		حوران جنت کا ذکر	٨٧	ہونے کا ذکر	"
پیشتر بھی توبہ کرتا ہے اس کی	٧٥	آیۂ الرجال قوامون علی النساء کی		دو بیبیوں میں عدل و انصاف	
توبہ قبول ہوتی ہے		تفسیر اور مردوں کے عورتوں پر حاکم	"	کرنے کا بیان	٩٥
ایک شخص کی جانکنی کا عبرت انگیز		ہونے کی وجہ		ایک نیک عورت ہزار مردوں سے	
واقعہ	٧٦	مرد عورتوں پر کیوں فضیلت رکھتے ہیں	٨٨	بہتر ہے	"
توبہ چار چیزوں سے پہچانی جاتی ہے	"	آیۂ مذکورہ کا شان نزول	"	ہمسایہ کی عزت کرنے میں بڑا ثواب ہے	"
توبہ نصوح کے معنے	٧٧	نیکبخت عورتوں کے ثواب کا بیان	٨٩	آیۂ واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ	
جس طرح شیطان انسان کے		ایک نیکبخت عورت کی قابل تقلید		شیئا کی تفسیر	"
بہکانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں		حکایت	٩٠	حقوق ہمسایہ کا بیان	٩٦

فہرست جلد دوم

فہرست مضامین کتاب درۃ الناصحین

شائقین حسب ذیل کتابین اور نیز جملہ علوم وفنون کی کتابین مطبع مجتبائی دہلی سے طلب فرماوین

اعجاز اسلام - مجتبائی اُردو مؤلفہ مولوی ابومحمد عبدالسلام صاحب انصاری ناظم محکمہ دینیات مدرسۃ العلوم علیگڈھ جسمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش آغاز رسالت آغاز دعوت ہجرت اور کل غزوات کا ذکر خصائل حمیدہ - کمالات جامعہ وفات کا ذکر بہت خوبی سے لکھا ہے اس مختصر مین مجموعی حالات بہت اچھی طرح نمایان ہین جو طالب بڑی بڑی کتابون مین مشکل سے ملین وہ اس مین بآسانی مل سکتے ہین۔ ۴ر

رحمۃ الرحمن فی ترجمۃ قصیدۃ النعمان یہ وہ قصیدہ مبارک ہی جسکو حضرت امام ابوحنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضائل ومحامد اور معجزات مین لکھا ہی اگر اسکی پوچھئے ہو تو دریا کو کوزہ مین بھرا ہی مترجم نے یہ کمال کیا ہی کہ اول شعر لکھکر اسکا ترجمہ نظم مین لکھا ہی پھر نثر مین اسکا باقاعدہ اُردو ترجمہ اسکے بعد حل لغات تحقیق محاورات تشریح مناسب استدلال نصوص واحادیث بحوالہ کتب تفاسیر وصحاح اس خوبی سے کیا ہی کہ دیکھنے والے کو مسرت ہوتی ہی متن بہ متن قرآن واحادیث سے ملا کر دکھلایا ہے یہ مبارک کتاب آجتک کہین نہین چھپی تھی اسی مطبع نے اسکو پہلے پہل خوشخط عمدہ کاغذ پر چھاپکر شائع کیا ہے۔ ۴ر

شیدایان رسول عربی ملاحظہ فرماوین۔ مجتبائی

ہشت گنجینہ مقدس خواجگان چشت اہل بہشت

جسمین ملفوظات حضرت خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمۃ مسمّٰی بہ انیس الارواح وحضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ مسمّٰی بہ دلیل العارفین وحضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ مسمّٰی بہ فوائد السالکین وحضرت خواجہ فریدالدین گنجشکر علیہ الرحمۃ مسمّٰی بہ راحۃ القلوب وحضرت خواجہ نظام الدین علیہ الرحمۃ مسمّٰی بہ راحۃ المحبین کے ملفوظات [illegible] مندرج [illegible] مین جو [illegible] ہی بات دل ہی مین جاکر ٹھیرتی ہے اسلیئے بعد ملاحظہ ملفوظات ہذا انکی باطنی کشش اور حقیقی جذب دل کے متعلق آپ خود بول اُٹھین گے کہ دل سے واندرون دانم وواند دل من معہ مختصر حالات ونقشہ مزارات حضرات خواجگان یہ مجموعہ جدید قابل دید ہی حصہ دوم جسمین ملفوظات حضرت بابا فرید گنج شکر رحمہ اللہ مسمّٰی بہ اسرار الاولیا وترجمہ ملفوظات حضرت سلطان جی صاحب علیہ الرحمۃ مسمّٰی بہ فوائد الفواد مندرج ہی اسکی خوبیان شائقین مطالعہ سے معلوم کرین گے قیمت کامل ہر دو حصہ کاغذ سفید وحنائی قیمت ۴ر

ایضاً کاغذ حنائی مصری

ایضاً کاغذ ولایتی

تحفۃ الصوفیہ لوائح حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رح بزبان عربی مع ترجمہ اُردو زیر متن وترجمہ آداب الشیخ از شیخ شہاب الدین سہروردی رح مطبوعہ مجتبائی ۱ر

ضیاء القلوب از حاجی امداد اللہ رح مطبوعہ مجتبائی ۱ر

حکایات الصالحین اُردو مجتبائی یہ بڑی عمدہ کتاب ہے اسمین اولیاء اللہ کے حالات اور عجیب وغریب حکایات اور نقلین صالحین کی مرقوم ہین مؤلف مرحوم نے زیادتی لطف کے لیئے بعض جگہ مولانا روم کے اشعار اور کثرت ذوق شوق کیلئے بعض فوائد بھی درج کئے ہین جو ناظرین کو کمال روحانی لذت بخشتے ہین۔ ۴ر

حق السماع در منع سماع مصنفہ مولوی محمد اشرف علی صاحب تھانوی یہ رسالہ دیکھنے کے قابل ہی مطبوعہ مجتبائی ۱ر

نافع المسلمین ترجمہ اُردو انیس الواعظین مجتبائی

رونمای مثنوی یعنی شرح دیباچہ مثنوی معنوی بزبان اُردو منظوم از مولوی محمد اشرف علی صاحب تھانوی مجتبائی

اعمال قرآنی حصہ اول از مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب تھانوی مجتبائی

ایضاً حصہ دوم اعمال قرآنی ملقب بہ خواص فرقانی مجتبائی

ایضاً حصہ سوم اعمال قرآنی ملقب بہ آثار تبیانی مع ضمیمہ اسرار اسمائے ربانی۔ مجتبائی

کشف المتین بیسے تعلیم حصن حصین مع ترجمہ اردو بامحاورہ مجتبائی از مولوی شاہ محمد معصوم صاحب نقشبندی مجددی احمدی

ایضاً مجلد یہی تقریباً

خطب المنبر من الآیات القرآنیہ مجتبائی بارہ مہینے کے بارہ خطبے تمام قرآن مجید کی آیتوں سے مرتب کئے گئے ہین

دلائل الخیرات کوئی تین سال ہوا۔ بس تھوڑا ہی کا عرصہ ہوتا ہی کہ اسی مطبع سے اشرفی فی غلطی والی حمائل کی تقطیع کے مطابق ایک دلائل الخیرات نہایت خوشنما اور کم قیمت صورت مین نکلی تھی جو عام مقبولیت کے ساتھ لوگون مین رائج ہوئی اور جسکی قدر افزا شائقینوں سے توقع سے بڑھکر قدر کی اور بہت سی جلدین ہاتھوں ہاتھ خرید کین۔ چونکہ عام مذاق اور عام طبائع کے اندازہ کرنیکا بہت کچھ موقع مل چکا تھا اس لیے اب دوبارہ مطبع سے ایک اور دلائل الخیرات چھاپنی شروع کی۔ اسمین شبہ نہین کہ اسکی بھی تقطیع وہی ہے جو اسکی تھی۔ خط وہی ہی جو اُسکا تھا۔ چھاپہ وہی ہے جو اُسکا تھا لیکن اسکے ساتھ ہی چند باتین ایسی زیادہ کی گئی ہین جن کی وجہ سے یہ اُس سے بالکل جدا اور ممتاز ہے (۱) بجائے حاشیہ کے ترجمہ بین السطور مین ملیا گیا ہی اور اس خوبصورتی سے دیا گیا ہی کہ ہر ہر لفظ کا ترجمہ اُسی کے نیچے موجود ہے جس سے تلاوت کرنے والون کو دیگر وظائف اور دعاؤں کے مختصر مختصر مطلبون کے ترتیب کرنے مین کافی مدد مل سکتی ہی۔ (۲) حاشیہ پر نہایت مفید و دلچسپ مطالب جو حدیث و تفسیر کی معتبر و مشہور کتابون کے علاوہ تاریخ الخمیس۔ حیوۃ الحیوان۔ مطالع المسرات۔ المواہب اللدنیہ فی خصائص الحبیب۔ صلوات ناصری۔ فاسی۔ نسیم الریاض۔ مزرع الحسنات۔ ناصر الحسنین۔ مواہب لدنیہ۔ زرقانی۔ فتوحات المیہ وغیرہ وغیرہ سے منتخب کرکے عام فہم اردو مین لکھے گئے ہین جن سے ہر ہر دعا اور درود کا مطلب اور شان نزول نہایت وضاحت و تفصیل سے ساتھ ساتھ ذہن نشین ہوتا جاتا ہے (۳) صحت مین اہتمام بلیغ کیا گیا ہی (۴) چونکہ اس زمانہ مین مولانا سید علی حریری مدنی قدس سرہ کی روایت تمام عربستان مین عموماً اور حرمین محترمین مین خصوصاً رائج ہے لہذا اُسی روایت کے مطابق یہ دلائل الخیرات چھاپی گئی ہے۔ قیمت

جواہر خمسہ اردو۔ مجتبائی حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری کا فارسی اصلی جواہر خمسہ کا یہ ترجمہ اردو زبان مین عام فہم صحیح طور پر مولوی مرزا محمد بیگ صاحب سلمہ نے کیا ہی تین حصون مین منقسم ہے پہلے حصہ مین دو جوہر دوسرے مین ایک تیسرے مین بقیہ دو جوہر ہین پہلا حصہ عبادو زہاد کے متعلق ہی اسمین اکثر اعمال اور اوراد سنت نبوی کے موافق ہین ۱۲

ایضاً حصہ دوم تیسرا جوہر جو نامی دعوات کلیات جزئیات۔ توجہات تسخیرات استخراج موکلات اور اسماء عظام کا حاوی ہے ۱۲

ایضاً حصہ سوم جسمین چوتھا اور پانچواں جوہر ہے ۱۲

گنج ملفوظات خواجگان چشت اول بہشت مجتبائی جسمین ملفوظات حضرت خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمۃ مسمی بہ انیس الارواح و حضرت خواجہ معین الدین چشتی علیہ الرحمۃ مسمی بہ دلیل العارفین۔ و حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ مسمی بہ فوائد السالکین و حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر علیہ الرحمۃ مسمی بہ راحۃ القلوب و حضرت خواجہ نظام الدین مسمی بہ راحۃ المحبین کے ملفوظات نہایت شرح و بسط کے ساتھ بزبان اردو بامحاورہ مندرج ہین۔ چونکہ دل سے نکلی ہوئی باتین دل ہی مین جاکر ٹھیرتی ہین اسلیے بعد ملاحظہ ملفوظات ہذا انکی باطنی کشش اور حقیقی جذب دل کے متعلق آپ خود بول اُٹھینگے کہ دل مین اندر وہن دائم و دائم دل مین ہے مختصر حالات و نقشہ مزارات حضرت خواجگان یہ مجموعہ خاص قابل دید ہے حصہ دوم جسمین ملفوظات حضرت سلطان جی صاحب رح مسمی بہ فوائد الفواد مندرج ہے۔ اسکی خوبیاں شائقین مطالعہ سے معلوم کرینگے۔ قیمت کامل ہر دو حصہ

کاغذ حنائی مصری

کاغذ ولایتی

کشکول شریف مغنی درا ذکار و اشغال فارسی۔ مجتبائی از شاہ کلیم اللہ جہان آبادی

ایضاً معہ ترجمہ اردو

صفات الاولیا فارسی مجتبائی

ضیاء القلوب فارسی از حاجی امداد اللہ مرحوم۔ مطبوعہ مجتبائی

رموز العارفین نظم مطبوعہ مجتبائی

اعلان

چونکہ اس کتاب درۃ الناصحین
کا ترجمہ بامحاورہ
سلیس اُردو زبان میں عام
فہم کیا گیا ہے اور اس کا نام تحفۃ الواعظین
رکھا گیا ہے اور مع متن و ترجمہ اس کو طبع کیا ہے
لہذا جملہ حقوق کاپی رائٹ اس کتاب کے بذریعہ
رجسٹری باضابطہ محفوظ کئے گئے ہیں۔
کوئی صاحب اسکے طبع کا مجاز نہیں۔

ناشر

محمد عبد الاحد
المشتہر

